

هُدَى لِلْمُتَّقِينَ

هُدَى لِلْمُتَّقِينَ

هُدَى لِلْمُتَّقِينَ

هُدَى لِلْمُتَّقِينَ

هُدَى لِلْمُتَّقِينَ

کلام اللہ کی تفسیر

لسان اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین

کی احادیث کے مطابق

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

کلام اللہ کی تفسیر

لسان اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین

کی احادیث کے مطابق

تفسیر ہذا کی ماخذ عربی کتب تفسیر

مطبوعہ مؤسسۃ العلمی للمطبوعات - بیروت، لبنان

۱- تفسیر قمی (علامہ علی بن ابراہیم قمیؒ - تیسری صدی ہجری)

۲- تفسیر البرہان (علامہ السید ہاشم البحرانیؒ - گیارہویں صدی ہجری)

۳- تفسیر الصافی (علامہ محسن فیض الکاشانیؒ - گیارہویں صدی ہجری)

نشریاتِ ولایتِ الہیہ

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ

الميزان العقائد و الاعمال

كلام الله عز وجل

نعت معصومين

صحيفه ولايت

شفا للصدور

ضابطه حيات

ترجمه و ترتيب و تاليف

ڈاکٹر السید ابو محمد نقوی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب: هُدَى لِّلْمُتَّقِينَ

ناشر: نشریات ولایت الہیہ

ترجمہ و ترتیب و تالیف: طابعام باب مدینۃ العلم

ڈاکٹر السید ابو محمد نقوی

ای میل: syyed.naqvi@yahoo.com

ویب سائٹ: www.shiamawaddatbooks.com

http://shiabooks.biz

طبع اول: اکتوبر 2010 (شوال 1431 ہجری)

طبع پنجم: مارچ 2013 (ربیع الثانی 1434 ہجری)

ہدیہ:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رحمان ورحیم نے ہدایت و نجات کیلئے قرآن کریم نازل فرمایا اپنے حبیب محمد مصطفیٰ پر اور اسکے وارث و معلم آل محمد ہیں۔

قرآن مبین اور عترت طاہرہ کو پس پشت ڈال کر خود ساختہ خطوات الشیطان کی پیروی کی دعوت دی جا رہی ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوان نسل متذبذب

و حیران ہے کہ کس راستے کو اختیار کرے اور سینکڑوں سوالات ذہنوں میں ابھرتے ہیں: مثلاً

☆ کائنات کی تخلیق کا مقصد کیا ہے؟ محمد و آل محمد کی مودت یا کچھ اور؟

☆ جن و انس کو اللہ نے عبادت کیلئے پیدا کیا ہے تو عبادت کیا ہے؟ عبادت کیسے کرنی چاہیے؟ اپنی مرضی سے یا ملائکہ کے اشاروں پر یا خالق کی منشاء کے

مطابق؟

☆ دین الہی کا اصل مقصد کیا ہے؟ تمام انبیاء اور رسولوں کی تبلیغات کا خلاصہ کیا ہے؟

☆ کیا صرف طلبِ معاش کیلئے علم حاصل کرنا لازم ہے؟ یا ہر ایک پر دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا فرض ہے؟

☆ کیا صرف نیک اعمال کی کثرت معرفتِ محمد و آل محمد کے بغیر نجات کا ذریعہ بن سکتی ہے؟

☆ کیا کوئی ایک شخص نیک اعمال کے بل بوتے پر شفاعتِ محمد و آل محمد کے بغیر دوزخ سے بچ سکتا ہے؟

☆ آجکل ہر ایک کو یہ تو معلوم ہے کہ ملائکہ جی کیا کہتے ہیں مگر کتنے لوگ جستجو کرتے ہیں کہ مولا (اللہ اور معصومین) کیا کہتے ہیں؟

☆ دین الہی کا مرجع و محور مولا ہیں یا ملائکہ؟

☆ اللہ نے انسان کو احسن تقویم پر عقل و بصیرت دے کر پیدا کیا ہے۔ کیا جانوروں کی طرح گلے میں پٹہ ڈلوانے اپنی عقل کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کسی

غیر معصوم کی پیروی جائز ہے؟ یا اطاعت صرف اللہ اور معصومین کی ہو سکتی ہے؟

☆ کلام الہی کی تفسیر و ترجمہ و تاویل کا زیادہ حق قرآن کے معلم و وارث کا ہے جو لسان اللہ ہیں؟ یا وہ ملائکہ جس کو عربی بھی صحیح طریقے سے نہ آتی ہو؟ مگر

مجوسی زبان پر عبور ہو اور قرآن کو خود ساختہ علوم کے تحت اپنے مطالب میں ڈھالنے کی کوشش کرے؟

☆ اللہ نے قرآن کو آسان کر کے ہدایت کیلئے نازل کیا ہے۔ تو کیا اس کو فلسفے اور دوسرے خود ساختہ اصول و ضوابط سے ٹکڑے ٹکڑے کرنا، عوام کیلئے

مشکل بنانا، اس کو ناکافی بتانا جائز ہے؟

☆ شیطان تمام دنیا میں ہر مقام پر انسانوں کے دلوں، رگوں اور کانوں میں گھس کر گمراہ کر سکتا ہے تو کیا اللہ عادل نہیں ہے کہ اس کی حجت امام زمانہ ہماری

براہ راست ہدایت کر سکیں؟ یا ایسا شخص ہماری ہدایت پر مامور ہے جو خود ہدایت کا محتاج ہو؟

بہر حال سوالات کا سلسلہ تو ختم نہیں ہو سکتا مگر تمام مسائل اور سوالات کا واحد حل یہی ہے کہ قرآن و سنت کو پڑھا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ قرآن

کے بارے میں رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو! ہماری طرف سے جو تم تک پہنچے اگر وہ قرآن کے موافق ہے تو ہم نے کہا ہے اور اگر ایسی چیز پہنچے جو اللہ کی

کتاب کے خلاف ہے تو وہ ہمارا قول نہیں ہے۔

ہر چیز کی کسوٹی کلام اللہ اور کلام معصومین ہے۔ خود ساختہ علوم کو کسوٹی بنانا اور ان پر قرآن و حدیث کو پرکھنا بالکل باطل ہے۔
 قیامت تک ہر ایک پیدا ہونے والے مسئلے کا حل قرآن و سنت میں موجود ہے اور اللہ اور اسکے معصومین کے اقوال اس دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔
 مگر ہدایت طلب کرنے سے ملتی ہے۔
 کلام الہی کا ترجمہ، تفسیر اور تاویل صرف اقوال معصومین کی روشنی میں کی جاسکتی ہے۔ کیونکہ قرآن صامت کا مطلب صرف قرآن ناطق ہی بتا سکتا ہے
 اور ناطق صامت سے افضل ہوتا ہے۔
 تمام ائمہ طاہرین کا قول قول رسول ہوتا ہے اور قول رسول مشیت الہی ہوتا ہے۔ معصومین لسان اللہ ہیں۔ کلام اللہ اور اقوال معصومین درحقیقت ایک
 ہی چیز ہیں۔

ہمارا خالق و مولا اللہ عز و جل ہم سے کیا چاہتا ہے؟ کلام الہی قرآن حکیم کی آیات کو مشیت الہی کے تحت سمجھنے سے ہمیں رضائے الہی کا پتہ چلتا ہے۔
 یا الہی! ہمارے ہادی و رہبر، حاضر و ناظر، ناصر و مددگار، منتقم دشمنان محمد و آل محمد کا جلد از جلد ظہور فرما۔ الہی آمین۔



سورة الفاتحة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے اسم کے ساتھ جو رحمان و رحیم ہے۔ (الفاتحہ-1)

1. محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ سے سبع مثانی اور قرآن عظیم کے بارے میں پوچھا کہ کیا یہ فاتحہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے پوچھا: بسم اللہ الرحمن الرحیم سات (آیات) میں سے ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں یہ ان میں افضل ہے۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۹۹)
2. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سورۃ جس کی ابتداء تجمید ہے وسط اخلاص ہے اور آخردعا ہے سورۃ الحمد ہے۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۰۱)
3. امام محمد باقر صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اکرم آیت جو اللہ کی کتاب سے چرائی گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۰۱)
4. نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مومن صراط پر گزرے گا تو کہے گا بسم اللہ الرحمن الرحیم تو اس سے آگ کے شعلے بجھنے لگیں گے اور وہ کہے گی: اے مومن جلدی گزر جاؤ کیونکہ تیرے نور سے میرے شعلے بجھ رہے ہیں۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۰۴)
5. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مطابق حور العین کے دائیں رخسار پر محمد رسول اللہ اور بائیں رخسار پر علی ولی اللہ اور پیشانی پر حسن اور ٹھوڑی پر حسین اور لبوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہے۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۰۴)
6. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے بارے میں فرمایا: الباء: بھاء اللہ اور سین: سناء اللہ، اور میم: ملک اللہ، اور اللہ کا الف: آلاء، اللہ کی نعمتیں اس کی مخلوق پر ہماری ولایت، اور ہاء: ہوان (پستی، ہلاکت) اس کیلئے جس نے محمد و آل محمد صلوات اللہ علیہم اجمعین کی مخالفت کی۔ الرحمن: تمام عالم کے لئے، الرحیم: صرف مومنین کے لئے خاص طور پر۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۰۶)
7. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: کسی بھی کام میں اگر ”اسم اللہ“ کا ذکر نہ کیا جائے تو وہ ادھورا رہ جاتا ہے۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۰۹)

فوائد:-

1. بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن پاک کی مکرم اور افضل آیت ہے۔
2. ہر کام کو ”بسم اللہ“ سے شروع کرنے کا حکم ہے کیونکہ اس میں معصومین کا ذکر ہے۔ معصومین اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی ہیں جن کے ذکر سے قرآن کریم کی ابتداء ہوتی ہے۔



اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ

الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت پر قائم رکھ۔ ان لوگوں کی صراط جن پر تیرا انعام ہے جن پر نہ کبھی غضب ہوا اور نہ کبھی گمراہ ہوئے۔

(الفاتحہ - 6-7)

1. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صراط مستقیم سے مراد امیر المؤمنین صلوٰۃ اللہ علیہ کا راستہ اور معرفت امام ہے۔ (البرہان - ج 1 - ص 111)
2. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صراط مستقیم امیر المؤمنین اور ان کی معرفت ہے اور اس کی دلیل کہ وہ امیر المؤمنین ہیں اس کا قول ہے ”وانہ فی ام الكتاب لیدینا لعلی حکیم“ (الزخرف - 4) اور وہ امیر المؤمنین ہیں ام الكتاب میں اس کے قول ”الصرط المستقیم“ میں۔ (البرہان - ج 1 - ص 111)
3. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: المَغضوب علیہم نصاب (ناصی) ہیں اور المضالین وہ لوگ جو شک کرتے ہیں اور امام کی معرفت نہیں رکھتے۔ (البرہان - ج 1 - ص 111)
4. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ صراط اللہ عزوجل کی معرفت کی طرف راستہ ہے اور وہ دور استے ہیں: دنیا میں صراط اور آخرت میں صراط اور جو صراط دنیا میں ہے وہ امام کی فرض کی گئی اطاعت ہے جس نے دنیا میں اس کی معرفت حاصل کر لی اور پیروی کی ہدایت پا گیا۔ دوسرا صراط وہ ہے جو آخرت میں جہنم پر پل ہے اور جس نے دنیا میں اس کی معرفت حاصل نہ کی اس کے قدم آخرت میں صراط پر پھسل جائیں گے اور جہنم کی آگ میں گر جائے گا۔ (البرہان - ج 1 - ص 118)
5. امام سید العابدین علی بن الحسین صلی اللہ علیہما نے فرمایا: اللہ اور اس کی حجت کے درمیان کو حجاب نہیں اور نہ ہی اللہ اپنی حجت سے پردہ کرتا ہے۔ ہم اللہ کے دروازے ہیں اور ہم صراط مستقیم ہیں اور ہم اس کے علم کے خزانے ہیں اور ہم اس کی وحی کے ترجمان ہیں اور ہم اس کی توحید کے ارکان ہیں اور ہم اس کے اسرار کی پناہ گاہ ہیں۔ (البرہان - ج 1 - ص 119)
6. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: صراط الذین انعمت علیہم سے مراد محمد اور ان کی ذریت صلوٰۃ اللہ علیہم ہے۔ (البرہان - ج 1 - ص 119)
7. رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ کے شیعہ وہ لوگ ہیں جن پر ولایت علی بن ابی طالب صلوٰۃ اللہ علیہما کی وجہ سے انعام ہے جن پر غضب نہیں اور نہ ہی وہ گمراہ ہیں۔ (البرہان - ج 1 - ص 119)

فوائد:-

1. صراط مستقیم معرفتِ ولایت اور اطاعتِ محمد و آل محمد ہے۔
2. سورۃ فاتحہ (ام الكتاب) میں مولا علیؑ کا نام صراط مستقیم ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کا اسم مبارک ”علی حکیم“ رکھا ہے۔
3. مغضوب وہ ناصبی لوگ ہیں جو معصومین کی ولایت کے مقابلہ پر غیر معصوم کی ولایت کا جھنڈا نصب کرتے ہیں۔ اور گمراہ (ضالین) وہ ہیں جو آئمہ میں کسی قسم کا شک کرتے ہیں مثلاً آئمہ کی عظمت، قدرت، علم غیب، عصمت اور ان کی احادیث اور وہ معصومین کی معرفت نورانیہ حاصل کرنا ضرورت دین نہیں سمجھتے۔
4. شیعہ وہ لوگ ہیں جو ولایتِ علیؑ کے صدقے ہدایت یافتہ ہیں اور اسی کے صدقے آخرت میں نجات پائیں گے۔
5. قرآن پاک کی تفسیر تو درکنار، اس کے ترجمہ کا حق بھی صرف معصومین کو ہے۔



سورة البقرة

اَلَمْ ءَذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هٰدِيًۭا لِّلْمُتَّقِيْنَ ؕ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ؕ

الحم..... وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں، ہدایت ہے متقین کیلئے۔ جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو رزق ہم نے ان کو دیا ہے اسے خرچ کرتے ہیں۔ (البقرة 1-3)

1. امام جعفر صادق صلوٰۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ”الکتاب“، علی صلوٰۃ اللہ علیہ ہیں جن میں کوئی شک نہیں۔ متقین کیلئے ہدایت ہمارے شعیوں کا بیان ہے۔ جو لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں یعنی جو امام قائم عجل اللہ تعالیٰ کے قیام پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ حق ہے۔ اور جو رزق ہم نے دیا ہے اسے خرچ کرتے ہیں یعنی جو علم ہم نے عطا کیا ہے اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔ (البرہان۔ ج 1۔ ص 122)
 2. امام حسن عسکری صلوٰۃ اللہ علیہ کے فرمان کے مطابق غیب وہ ہے جو حواس اور مشاہدے سے باہر ہو مثلاً دوبارہ اٹھایا جانا، حساب، جنت، دوزخ اور توحید الہی جن پر ایمان رکھنا لازم ہے۔ (البرہان۔ ج 1۔ ص 132)
- فوائد:-

1. مولیٰ علی صلوٰۃ اللہ علیہ اور تمام معصومین قرآن ناطق ہیں جس میں کسی قسم کا شک نہیں اور وہ متقین کے ہادی ہیں اور متقین امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ کے غیب اور ظہور پر یقین رکھتے ہیں اور نماز کو ولایت علی کے ذریعے قائم رکھتے ہیں اور جو ولایت علی کی تبلیغ کرتے ہیں وہی ہدایت یافتہ ہیں۔



خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ ط وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ذ وَّلَهُمْ

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ؕ

- مہر لگادی ہے اللہ نے ان کے دلوں پر اور ان کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے اور ان کے لئے عظیم عذاب ہے۔ (البقرة-7)
1. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوالحسن صلوٰۃ اللہ علیہ بیشک اللہ عزوجل نے فضائل اور ثواب میں آپ کیلئے واجب کر دیا ہے جس کو کوئی اور نہیں جانتا۔ قیامت کے دن منادی اعلان کرے گا: علی بن ابی طالب کے محبت کہاں ہیں؟ تو صالحین کی ایک قوم اٹھے گی تو ان سے کہا جائے گا: میدان قیامت میں سے جس کا چاہو ہاتھ پکڑو اور جنت میں داخل ہو جاؤ عرصہ محشر میں کم از کم ایک ایک ہزار آدمی ان کی شفاعت سے نجات پائیں گے۔ پھر منادی

اعلان کرے گا: محبان علی ابن ابی طالب میں سے باقی کہاں ہیں؟ پس مقتصدین لوگ اٹھیں گے تو ان سے کہا جائے گا: مانگو اللہ تعالیٰ سے جو چاہو، پس وہ مانگیں گے تو ان میں سے ہر ایک کی مراد پوری ہوگی جو وہ مانگے گا پھر اس میں ایک لاکھ اضافہ کر دیا جائے گا۔ پھر منادی اعلان کرے گا: محبان علی ابن ابی طالب میں باقی کہاں ہیں؟ تو اپنے نفسوں پر ظلم کرنے والے لوگ کھڑے ہو جائیں گے۔ جنہوں نے اپنے آپ پر زیادتی کی۔ اور اعلان کیا جائے گا: علی ابن ابی طالب سے بغض رکھنے والے کہاں ہیں؟ تو ایک جم غفیر آجائے گا جن کی تعداد بہت زیادہ ہوگی تو اعلان کیا جائے گا: خبردار! ان میں سے ایک ہزار کو ایک محب علی ابن طالب پر قربان کر دیا جائے تاکہ وہ جنت داخل ہو جائے۔ تو اللہ عزوجل آپ کے محبوں کو نجات دے گا اور آپ کے دشمنوں کو ان پر قربان کر دے گا.....“ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۳۵)

فوائد:-

1. جودل سے ولایت علی قبول نہیں کرتے اور ولایت علی کی بات نہیں سنتے اور ولایت علی والی کتاب نہیں پڑھتے وہ قیامت کے دن محبت علی کے لئے صدقے کا بکرا بن جائیں گے اور ہمیشہ عذاب میں رہیں گے۔



وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ۝

اور لوگوں میں سے کچھ جو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ پر اور روز آخرت پر حالانکہ وہ مؤمن نہیں ہیں۔ (البقرہ - 8)

1. امام موسیٰ کاظم صلوٰۃ اللہ علیہ کی حدیث کا خلاصہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم غدیر مولانا علی صلوٰۃ اللہ علیہ کی ولایت کا اعلان کیا اور اس کے بعد لوگوں کو مولانا علی کی امیر المؤمنین کہہ کر بیعت کرنے کا حکم دیا تو لوگوں نے حکم کی تعمیل کی اور مبارک بھی دی۔ پھر کچھ مرد و دظالموں نے آپس میں معاہدہ کیا کہ خلافت مولانا علی سے چھین لیں گے اور وہ ظاہر رسول اللہ کے پاس آ کر مولانا علی کی ولایت کی تعریفیں کرتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کر کے ان کی سازش فاش کر دی۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۱۳۶)

فوائد:-

1. جو لوگوں کے سامنے تو ولایت علی کا اقرار کرے مگر عمل کی منزل پر اس کو چھوڑ دے اور مخالفت کرے وہ اللہ کی نظر میں مؤمن نہیں ہوتا بلکہ بے ایمان ہوتا ہے۔



يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَالدِّينَ أَمْوَاجَ وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝

وہ دھوکہ بازی کر رہے ہیں اللہ سے اور ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور (دراصل) وہ دھوکہ نہیں کر رہے مگر اپنے آپ سے اور وہ شعور نہیں رکھتے۔ (البقرہ - 9)

1. امام موسیٰ کاظم صلوٰۃ اللہ علیہ کی حدیث کا خلاصہ ہے کہ جب لوگوں نے مولانا علی کے خلاف سازش کی تو رسول اللہ نے ان کو بلا کر پوچھا تو صاف مکر گئے اور کسی نے کہا کہ اس بیعت مولانا علی سے ہمیں بہت فائدہ ہوا ہے اس کے صدقے اللہ ہمیں جنت میں وسیع محل عطا کرے گا اور کسی نے کہا کہ اس بیعت کی بدولت ہمیں دوزخ سے نجات ملی اور جنت میں جائیں گے اور کوئی کہنے لگا کہ ہمیں اس بیعت کے صدقے پریشانی سے نجات ملی اور خوشی نصیب ہوئی اور ہمیں یقین ہے کہ اگر تمام اہل دنیا کے گناہ بھی ہم پر ہوتے تو اس بیعت کے صدقے ختم ہو جاتے، وغیرہ وغیرہ اور پھر قسمیں کھائیں مگر بعد میں پھر وہی کیا جودل میں تھا تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ رسول اللہ اور مولانا علی کو دھوکہ نہیں دے رہے بلکہ خود اپنے آپ کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اللہ ان سے بے نیاز ہے۔ اور اللہ نے ان کی منافقت، کفر اور جھوٹ کو ظاہر کر دیا اور ان بیعت توڑنے والے ظالموں پر دنیا میں لعنت اور آخرت میں شدید عذاب

1. آجکل بھی ایسے لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ مولا علیؑ کی محبت کی بدولت نجات ملے گی مگر دل میں ٹھانے ہوئے ہیں کہ اقرار ولایت کے بغیر ہمارے اعمال ہمیں جنت لے جائیں گے۔ ایسے لاشعور روح عبادات کے بغیر کوثر کا سراب دیکھ رہے ہیں۔ ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ کی کھلی مخالفت کر کے اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں ایسے لوگ اس دنیا میں ملعون اور آخرت میں مغضوب ہیں۔



فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ ۖ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۗ بِمَا كَانُوا

يَكْذِبُونَ ۗ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ ۖ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ

مُصْلِحُونَ ۗ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَكِنْ لَا يَشْعُرُونَ ۝

ان کے دلوں میں ایک بیماری ہے پس اللہ نے انکی بیماری زیادہ کر دی اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے اس لیے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے۔ اور جب ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد نہ کرو تو انہوں نے کہا ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ خبردار بیشک یہی مفسدین ہیں لیکن شعور نہیں رکھتے۔

(البقرة-10-12)

1. جو لوگ ولایت علیؑ کی مخالفت پر متفق ہو چکے تھے جبرائیلؑ ان کے بارے میں وحی لے کر آئے کہ اے حبیب محمد! اعلیٰ الاعلیٰ آپؑ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ ان سرکش لوگوں پر جو بیعت توڑنے والے ہیں اور اپنے دلوں میں علیؑ کی مخالفت کا فیصلہ کر چکے ہیں اللہ کا کرم جو علیؑ پر ہے ظاہر کر دو کہ زمین، پہاڑ، آسمان اور تمام مخلوقات اس کی اطاعت میں ہیں تاکہ اس کی منزلت و مقام واضح ہو جائے۔ تاکہ وہ جان لیں کہ اللہ کا ولی علیؑ ان سے بے نیاز ہے اور اس کو کوئی انتقام لینے سے نہیں روک سکتا مگر یہ کہ اللہ کے امر سے جس میں مکمل تدبیر اور حکمت کا فرما ہے۔ تو رسول اللہؑ اس جماعت کو جو ظاہری طور پر ولایت کا اقرار کر چکے تھے مگر مخالفت پر متفق ہو چکے تھے لے کر نکلے۔ مدینہ کے پہاڑوں کے دامن میں پہنچ کر فرمایا کہ یا علیؑ بیشک اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو آپؑ کی مدد و نصرت اور دل لگا کر خدمت کرنے اور آپؑ کی اطاعت میں کوشاں رہنے کا حکم دیا ہے۔ اگر یہ آپؑ کی اطاعت کریں تو یہ ان کیلئے بہتر ہے کہ اللہ کی جنت میں ہمیشہ کیلئے آرام سے مالک بن کر رہیں گے اور اگر آپؑ کی مخالفت کریں گے تو انکی لئے برا ہے کہ جہنم میں ہمیشہ عذاب پاتے رہیں گے پھر رسول اللہؑ نے اس جماعت سے فرمایا کہ جان لو اگر تم علیؑ کی اطاعت کرو گے تو تمہاری خوش قسمتی ہے اور اگر مخالفت کرو گے تو تمہاری شقاوت ہے اور اللہ نے علیؑ کو بے نیاز بنایا ہے جو تم ابھی دیکھو گے اور جو نہیں دیکھ سکو گے۔ رسول اللہؑ نے فرمایا کہ یا علیؑ اللہ سے محمدؐ و آل محمدؑ کی عظمت کا واسطہ دے کر سوال کرو کہ ان پہاڑوں کو بدل دے جو تم چاہتے ہو۔ تو مولا علیؑ نے اپنے رب تعالیٰ سے اس کا سوال کیا تو پہاڑ چاندی میں تبدیل ہو گئے اور پہاڑوں نے پکار کر کہا کہ یا علیؑ یا وصی رسول رب العالمین! اللہ نے ہمیں بنایا ہے کہ اگر آپؑ چاہیں اپنے امر میں ہمیں خرچ کریں اور جب بلائیں ہم حاضر ہوں کہ ہم پر آپؑ کا حکم جاری ہو اور ہم پر آپؑ کا فیصلہ نافذ ہو۔ پھر وہ تمام سونے میں بدل گئے اور وہی کلام کیا جو چاندی نے کیا تھا۔ پھر وہ مشک و عنبر و زعفران و جواہرات و یا قوت میں تبدیل ہوئے اور پکار کر کہا کہ اے ابوالحسن! اے رسول اللہؑ کے بھائی اللہ نے ہمیں آپؑ کیلئے مسخر کر دیا ہے جو چاہیں ہمیں حکم دیں۔

درخت اسلح سے لیس مرد اور یہ پتھر کالے سانپ، چپتے اور اژدھے بن جائیں۔ آپ نے دعا کی تو وہ پہاڑ، زمینیں، سطح مرتفع، میدان اسلح سے لیس مردوں سے بھر گئے جن میں سے ایک دس ہزار سرکش لوگوں کیلئے کافی تھا۔ اور وہ پہاڑ زمین اور سطح مرتفع سانپوں، شیروں اور اژدھوں سے بھر گئے۔ اور سب نے پکار کر کہا کہ یا علی اے رسول اللہ کے وصی بیشک اللہ نے ہمیں آپ کیلئے مسخر بنایا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ آپ کی بات مانیں۔ پس جو آپ چاہیں ہمیں حکم دیں ہم قبول کریں گے اور اطاعت کریں گے۔ یا علی اے رسول اللہ کے وصی اللہ کے نزدیک آپ کی شان عظیم ہے۔ اگر آپ اللہ سے کہیں تو وہ زمین اور اس کی اطراف کو آپ کی مٹھی میں دے دے یا آپ کی خاطر آسمان کو زمین پر گرا دے یا آپ کی خاطر زمین کو آسمانوں کی طرف بلند کر دے یا آپ کی خاطر سمندروں کا کڑوا پانی میٹھا بنا دے یا پارہ یا دودھ بنا دے یا جیسے آپ چاہیں مشروب کی مختلف قسموں میں سے یا تیل بنا دے، اور اگر آپ چاہیں تو سمندر جمادے یا تمام زمین کو سمندر بنا دے تو وہ ضرور بنا دے۔ آپ کو ان سرکشوں کی سرکشی کا کوئی ملال نہیں اور ان مخالفوں کی مخالفت کا کوئی حزن نہیں کیونکہ یہ دنیا سے ایسے گزر جائیں گے جیسے تھے ہی نہیں اور آخرت میں ایسے وارد ہوں گے جیسے ہمیشہ وہیں تھے۔ یا علی ان کو آپ کی اطاعت سے کفر فسوق اور سرکشی کے ساتھ مہلت دی گئی ہے جس نے فرعون اور نمرود کو مہلت دی جو خدائی کا دعویٰ کرتے تھے اور سرکش تھے اور سرکشوں کا سرکش ابلیس جو ضلالتوں کا سردار ہے۔ اللہ نے آپ کو اور ان کو دار فنا کے لئے نہیں بنایا بلکہ آپ کو دار بقا کیلئے خلق کیا اور آپ کو ایک دار سے دوسری دار کو منتقل کیا۔ آپ کے رب کو ان برے اور رذیل لوگوں سے کوئی حاجت نہیں مگر اللہ کا ارادہ آپ کی تشریف آوری اور آپ کے بیٹوں کی تشریف آوری سے ان پر فضل کرنا ہے اور ان کی ہدایت چاہتا ہے۔

جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو ان کے مرض میں اضافہ ہو گیا یہ اضافہ ہوا اس مرض پر جو پہلے سے ان کے جسموں میں موجود تھی ان کے دلوں میں۔ وہی سرکش، شک کرنے والے، بیعت توڑنے والے جو مولیٰ علی کی بیعت کر چکے تھے ان کے دل گمراہ ہو گئے جب انہوں نے ان آیات و معجزات کو دیکھا۔ ان کے لئے عذاب الیم ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں کہ زبان سے مولیٰ علی کی بیعت کا اقرار کیا اور اس عہد پر قائم رہنے کا (مگر دل اور عمل میں ولایت کی مخالفت کرتے ہیں) (اقتباس حدیث۔ امام موسیٰ کاظم) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۳۹)

2. یوم غدیر مولیٰ علی کی کی ہوئی بیعت کو توڑنے والوں کو جب کہا گیا کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ بیعت کو کھلے عام توڑ کر اور کمزور ایمان والوں کو شک و شبہ میں ڈالتے ہو ان کے دین میں اور دین و مذہب میں انہیں متزلزل کرتے ہو۔ تو وہ کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔ اصل میں وہ نہ دین محمد پر ہیں اور نہ کسی اور دین پر بلکہ وہ متزلزل کرنے والے مذہب پر ہیں اور وہ صرف ظاہری طور پر حضرت محمد سے راضی ہوئے ظاہری طور پر دین و شریعت قبول کر کے اور حقیقی طور پر اپنی خواہشات نفسانی اور آرام کا اتباع کیا اور اپنے نفس کو دین محمد سے آزاد رکھا اور مولیٰ علی کی اطاعت سے باز رہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ یہی فساد برپا کرنے والے ہیں کیونکہ وہ اپنے نفس کی پیروی کرتے ہوئے اعمال بجالاتے ہیں اور اللہ نے اپنے نبی کو ان کے نفاق کی خبر دی تو آپ نے ان پر لعنت کی اور مسلمانوں کو بھی ان پر لعنت کرنے کا حکم دیا یہ مؤمنین کے دشمن ہیں ان پر اعتبار نہ کرنا کیونکہ یہ منافق ہیں۔

(خلاصہ حدیث۔ امام موسیٰ کاظم) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۴۱)

فوائد:-

1. مولیٰ علی کے فضائل کھل کر بیان کرو چاہے منافقوں کے کفر میں اس سے اضافہ ہو اس کی پرواہ نہ کرو۔
2. مولیٰ علی اس سے بے نیاز ہیں کہ کوئی ان کی ولایت کا اقرار کرے یا نہ کرے۔ تمام مخلوقات ان کی گرفت میں ہیں۔ محمد و آل محمد رحمان ہیں سزا دینے میں جلدی نہیں کرتے۔
3. جو مولیٰ علی کی اطاعت کرے اس کا اپنا فائدہ ہے اور جو ولایت علی کی کسی طریقے سے بھی مخالفت کرے اس کی اپنی ہلاکت کا سبب ہے۔
4. پوری کائنات محمد و آل محمد کے حکم کے ماتحت ہے ایک اشارے سے رد و بدل ہو سکتا ہے نئی کائناتیں وجود میں آسکتی ہیں۔ محمد و آل محمد مشیت الہی ہیں۔
5. ولایت علی کے مخالفین کو مہلت دی گئی ہے جس طرح فرعون، نمرود اور شیطان کو دی گئی ہے۔ ولایت علی اور عزاداری امام حسین کے خلاف فتوے دینے والوں کو جان لینا

چاہیے کہ ان کا وقت معلوم ختم ہونے والا ہے۔

6. یہ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل ہے کہ اس نے محمدؐ و آل محمدؐ کو ہماری ہدایت کیلئے نازل کیا اور لباسِ بشری میں بھیجنا کہ مخلوقات ان کی زیارت کی متحمل ہو سکیں۔
7. آجکل کے منافق ملاں بھی زبان سے ظاہری طور پر ولایتِ علیؑ کا اقرار کرتے ہیں مگر اپنے فتووں اور عمل سے کمزور ایمان والوں کو متزلزل اور گمراہ کر رہے ہیں کہ ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کے بغیر خالص اللہ کی عبادت کرو جیسے پیر حارث کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ، اس کا حبیب اور مؤمنین ان پر لعنت کرتے ہیں۔ ایسے منافقوں پر کسی قسم کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے۔



وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ امِنُوا كَمَا امِنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا امِنَ السُّفَهَاءُ ط أ

لَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَكِن لَّا يَعْلَمُونَ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ایمان لاؤ جیسے (دوسرے) لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کیا ہم ویسا ایمان لائیں جیسے احمق لوگ ایمان لائے ہیں۔ خبردار بیشک یہی احمق ہیں لیکن یہ جانتے نہیں ہیں

(البقرة-13)

1. بیعتِ ولایت توڑنے والوں کو جب کہا جاتا ہے کہ رسول اللہؐ اور مولا علیؑ پر ایسے ایمان لاؤ جیسے بہترین مؤمنین ایمان لائے ہیں دین و دنیا میں ان کے تمام احکام کو مانتے ہیں نبی اکرمؐ پر ایمان لائے ہیں اور مولا علیؑ کو طاہر و باطن میں تسلیم کرتے ہیں۔ تو مخالفین ولایت کہتے ہیں کہ ہم احمقوں کی طرح ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کا مطلب سلمان اور ان کے ساتھی ہیں جن کو اللہ نے مولا علیؑ کی خالص مودت عطا کی ہے۔ جو محمدؐ و آل محمدؐ کے موالیوں کو بیوقوف کہتے ہیں اللہ عزوجل ان کو احمق قرار دیتا ہے ان کی عقلوں اور رائے پر پردہ پڑا ہے وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے امر میں غور نہیں کرتے جیسا غور کرنے کا حق ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام موسیٰ کاظمؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۴۱)
- فوائد:-

1. آجکل کا مقصر ملاں بھی اپنے مریدوں کو یہی بتا رہا ہے کہ احمق مسلمان نہ ہو ہر وقت ہر عمل میں ولایتِ علیؑ کی رٹ نہ لگاؤ۔ اللہ کے نزدیک ایسے لوگوں کی عقلوں اور دلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے۔
2. محمدؐ و آل محمدؐ کی معرفت نورانی حاصل کرنا ہر ایک پر لازم ہے۔ نجات کا دار و مدار صرف اور صرف مودتِ معصومینؑ پر ہے۔



وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۖ وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيْطَانِهِمْ ۖ قَالُوا إِنَّا

مَعَكُمْ ۖ لَإِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُونَ ۝ اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي

طُغْيَانِهِم يَعْمَهُونَ ۝

اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں ہم (بھی) ایمان لائے ہیں اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہا ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم (دراصل) تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف (ان لوگوں سے) مذاق کر رہے ہیں۔ اللہ ان سے مذاق کر رہا ہے اور انہیں مہلت دے رہا ہے یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ (البقرہ۔ 14-15)

1. یہ ولایتِ علیؑ کے مخالفین کے بارے میں ہے کہ جب نبی اکرمؐ نے ولایتِ امیر المؤمنینؑ کو قائم کیا تو انہوں نے ایمان اور رضا کا اظہار کیا اور جب امیر المؤمنینؑ کے دشمنوں سے تنہائی میں ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہم تو تمہارے ساتھ ہیں ہم تو صرف مذاق کر رہے ہیں۔ (حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج 1۔ ص 145)

2. ولایتِ علیؑ کے مخالفین جب حضرت سلمان، مقداد، ابوذر اور عمار سے ملتے تو کہتے کہ ہم حضرت محمدؐ پر ایمان لائے اور مولانا علیؑ کی بیعت اور فضیلت کو تسلیم کرتے ہیں پھر ان مؤمن اصحاب کی تعریفیں کرتے کہ رسول اللہؐ نے آپ کے بارے میں یہ یہ فرمایا ہے۔ اور جب اپنے ساتھ منافقین کے ساتھ علیحدہ ہو جاتے تو پھر کہتے یہ تو جادوگر اور بے خطر جنگجو کے اصحاب ہیں (نعوذ باللہ) یعنی حضرت محمدؐ کا مذاق اڑانے کا بدلا دے گا۔ روز قیامت ان کو جنت میں مؤمنین کے لئے تمام نعمتیں دکھائی جائیں گی پھر دوزخ میں پھینک دیئے جائیں گے۔ جن مؤمنوں کا یہ ولایتِ علیؑ کی وجہ سے مذاق اڑاتے تھے وہ جنتوں سے ان کو بلائیں گے کہ جنت کا دروازہ کھلا ہے ادھر آ جاؤ تا کہ عذاب سے بچ جاؤ تو وہ دوزخ کے عذاب کے سمندروں سے کئی کئی سال تیر تیر کر جنت کے دروازے تک پہنچیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا اور ایک دوسرا دروازہ کھول کر کہا جائے گا کہ اس دروازے سے آؤ۔ جب وہ مشکل سے دوسرے دروازے تک پہنچیں گے تو پھر وہی کیا جائے گا۔ اس طرح ان کے مذاق کی جزا آخرت میں دی جائے گی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام موسیٰ کاظمؑ) (البرہان۔ ج 1۔ ص 142)

فوائد:-

1. آجکل بھی شیعوں میں ایسے منافقین موجود ہیں جو منبر پر بیٹھ کر ناچاہتے ہوئے بھی مولانا علیؑ کے فضائل بیان کرتے ہیں تاکہ مؤمنین سے مال اور خمس بٹور لیں اور جب اپنے ساتھیوں سے ملتے ہیں تو اقرار ولایت اور عزاداری کے مذاق اڑاتے ہیں۔ ولایتِ علیؑ کے مخالفین کو اللہ تعالیٰ شیطان قرار دیتا ہے اور اس دشمنی اور منافقت کا بدلہ آخرت میں دیا جائے گا۔ ناصبیوں کو یہ مہلت شیطان زینت بنا کر دکھلا رہا ہے۔



۱۱ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَنَارًا ۖ فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ

بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلْمٍ لَا يُبْصِرُونَ ۗ صُمُّ بِكُمْ عُمَىٰ فَهُمْ لَا

يُرْجَعُونَ ۗ

ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پس جب اس نے اس کے ماحول کو روشن کر دیا تو اللہ نے ان کی بصارت کو ختم کر دیا اور انہیں چھوڑ دیا اندھیروں میں کہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس یہ نہیں پلٹیں گے۔ (البقرہ۔ 17-18)

1. منافقوں کی مثال ہے کہ وہ آگ روشن کرتے ہیں تو ان کے ارد گرد روشنی ہو جاتی ہے تو اللہ ہوایا بارش سے ان کی روشنی ختم کر دیتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی بیعت لی تو ان منافقوں نے ظاہری طور پر زبانی کلامی شہادت دے دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے لاشریک ہے اور محمدؐ اس عبد اور رسول ہیں اور علیؑ اس کے ولی، وصی، وارث اور خلیفہ ہیں دین الہی کے قاضی ہیں۔ اس ظاہری اقرار سے ان پر زندگی میں مسلمانوں والے احکامات جاری ہوئے جس کے انہوں نے فائدے اٹھائے مگر جب ان کو موت آئی تو دلوں کے پوشیدہ رازوں کے جاننے والے اللہ تعالیٰ نے ان کو عذاب میں ڈال دیا ان کے باطنی کفر کی وجہ سے اور وہ عذاب کی تاریکیوں میں بھٹکتے رہیں گے اور اس سے کبھی نہ نکل سکیں گے وہ آخرت کے عذاب میں بہرے ہوں گے دوزخ کے طبقوں میں گونگے ہوں گے اور وہاں اندھے دھکے کھاتے پھریں گے اور اس کی مثال اللہ عزوجل کے قول میں ہے ”اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا تو اس کے لیے تنگ زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے“ (طہ - 124) اور ”اور قیامت کے دن ہم ان کو چہروں کے بل (گھسیٹ کر) اکٹھا کریں گے یہ اندھے گونگے اور بہرے ہونگے ان کا ٹھکانہ جہنم ہے جب کبھی (آگ) دھیمی ہونے لگے گی تو ہم اسے مزید بھڑکا دیں گے“ (بنی اسرائیل - 97) (خلاصہ حدیث - امام موسیٰ کاظمؑ) (البرہان - ج 1 - ص 142)

فوائد:-

1. جو منافقین منہ زبانی ”علیؑ ولی اللہ“ کا اقرار کرتے ہیں ان پر مؤمنین کے احکام جاری ہوتے ہیں مؤمنین میں ان کا نکاح ہوتا ہے اور باقی تمام احکامات کا فائدہ بھی اٹھاتے ہیں۔ مگر ایسے منافق نہ تو ولایت علیؑ والی آیات و احادیث سنتے ہیں نہ ہی پڑھتے ہیں اور نہ ہی اللہ کے حضور ولایت کا اقرار کرتے ہیں۔ تو اسی ظلم کے سزا میں اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن بہرا، گونگا اور اندھا منہ کے بل گھسیٹ کر محسوس کرے گا اور وہ ہمیشہ دوزخ کے مختلف عذابوں میں رہیں گے۔ کیونکہ وہ زندگی میں اللہ کے ذکر علیؑ سے منہ موڑتے رہے اور علیؑ کو چھوڑ کر غیر معصوم کو اپنا ولی بنا لیا۔



يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ ۝

اے لوگوں اپنے رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم ڈرو (عذاب الہی سے)۔ (البقرہ - 21)

1. اے تمام آدم کی اولاد اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو جیسا وہ حکم دیتا ہے کہ اعتقاد رکھو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں نہ اس کی کوئی شبیہ ہے نہ کوئی مثال، وہ عدل کرتا ہے ظلم نہیں، سخی ہے بخیل نہیں، حلیم ہے جلد باز نہیں، حکیم ہے فضول کلام نہیں کرتا اور یہ کہ محمدؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور یہ کہ آل محمدؑ تمام انبیاء کی آلوں سے افضل ہیں اور علیؑ آل محمدؑ میں افضل ہیں اور امت محمدؑ سلین کی امتوں سے افضل ہے۔ پھر انسان کو خلقت یاد دلاتے ہوئے کہا کہ تمہیں مائے مہین کے نطفے سے پیدا کیا گیا ہے۔ تو عبادت کرو اللہ کی حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کی تعظیم کے ساتھ۔ اللہ نے تمام انسانوں کو خلقت کے تمام مراحل سے گزار کر احسن صورت میں پیدا کیا ہے تاکہ اس کی عبادت کریں جیسا وہ چاہتا ہے تو اللہ کے جہنم کے عذاب سے ڈرو۔ (خلاصہ حدیث - امام زین العابدینؑ) (البرہان - ج 1 - ص 150)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی خلقت یاد دلا کر بتا رہا ہے کہ اپنے آپ کو محمدؐ و آل محمدؑ جیسا خیال نہ کرنا۔ اللہ الصمدیہ نہیں چاہتا کہ اس کی عبادت شیطان کی طرح کی جائے جو صرف

توحید کو مانتا تھا، بلکہ اللہ جس طرح چاہتا ہے اس طرح عبادت کی جائے گی تو تب دوزخ سے نجات ہے۔

2. اللہ اپنے حبیب محمدؐ اور علیؑ کی تعظیم کے ساتھ عبادت چاہتا ہے جیسے ہی محمدؐ و آل محمدؐ کا نور حضرت آدمؑ میں منتقل ہوا فرشتوں کو سجدہ کرنا پڑا۔ عبادت ان کی تعظیم کی خاطر ہیں ان کے ذکر کے بغیر عبادت ناقابل قبول ہیں۔



۲۲ **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّمَّنْ مِثْلِهِ ۚ**

وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ

تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۗ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ

ۚ وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ

تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۗ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا هَذَا الَّذِي رُزِقْنَا

مِنْ قَبْلُ ۙ وَأَتُوا بِهٍ مُّتَشَابِهًا ۗ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا

خَالِدُونَ ۚ

اور اگر تم شک میں ہو اس کے متعلق جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے تو لاؤ کوئی سورت اس کی مثال اور بلا لو اپنے ہمنواؤں کو اللہ کے سوا اگر تم سچے ہو۔ پس اگر تم نے ایسا نہ کیا اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اور بشارت دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور صالح اعمال کیے کہ ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں جب انہیں وہاں کوئی پھل (کھانے کو) دیا جائے گا تو وہ کہیں گے یہ وہی ہے جو ہمیں اس سے پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں اس کے مشابہ دیا جائے گا اور وہاں ان کیلئے پاک بیویاں ہوں گی اور وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ۔ 23-25)

1. اللہ تعالیٰ نے مثالیں بیان کی ہیں کافروں کیلئے جنہوں نے کھلے عام نبوت کا انکار کیا اور ناصبی منافقوں کیلئے جنہوں نے رسول اللہ کے قول کو مولا علیؑ کے بارے میں رد کیا جو اللہ کی طرف سے تھا اور ولایت علیؑ کو واضح بیان کرنے والی آیات و معجزات کو رد کیا اور ان کی سرکشی میں اضافے کے سوا اور کچھ اضافہ نہ ہوا۔ ناقابل تردید آیات دیکھتے رہے کہ سفر میں بادل کا سایہ ہے جمادات میں سے پہاڑوں چٹانوں اور پتھروں نے آپؐ کی گواہی دی۔ درخت چل کر آئے اور گواہی دی اور حکم کو تسلیم کرتے ہوئے واپس اپنی جگہ گئے۔ پھر بھی وہ شک کرتے ہیں کہ جو اللہ نے اپنے عبدؐ پر نازل کیا ہے تو اللہ نے ان منکروں اور ناصبیوں کو چیلنج کیا ہے جو اپنے آپ کو فصیح و بلیغ اور صاحب زبان سمجھتے ہیں کہ ایسا ایک سورہ لے آؤ۔ اگر تم شک کرتے ہو کہ جو کچھ محمدؐ مصطفیٰؐ پر نازل کیا گیا ہے

وہ اللہ کی طرف سے نہیں ہے کہ آپ نے اپنے بھائی علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کی ولایت کو قائم کیا ہے اور تمہیں معجزات بھی دکھائے ہیں۔ جانوروں نے گواہی دی ہے اور مختلف معجزات دکھائے گئے۔ اگر نہیں مانتے تو اپنے ہمنواؤں کو بلا لیا اگر تم سچے ہو کہ قرآن اللہ کی طرف سے نہیں ہے اور وہ ہمنوا بت ہیں جن کی مشرک پوجا کرتے ہیں ملحدین ہیں منافق مسلمان ہیں جو ناصبی اہل بیت کی مخالفت کرنے والے اور ان کے مددگار جو مولانا علیؑ کے فضل کا انکار کرتے ہیں۔ اے منکرین حجت الہی تم کبھی بھی کلام الہی کی مثال نہیں لاسکتے۔ ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں جو تیار کی گئی ہے ان لوگوں کے لیے جو کلام الہی، اللہ کے نبیؐ اور اس کے ولی و وصی علیؑ کے دشمن ناصبی ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۵۲)

فوائد:-

1. جو لوگ ولایت علیؑ والی آیات و احادیث کو مختلف حیلوں بہانوں سے رد کرتے ہیں اپنے پیروں (بتوں) کے کہنے پر وہ مرید اور پیر دونوں دوزخ کا ایندھن ہیں۔ اور جو زبان، دل اور عمل سے توحید، رسالت اور ولایت پر قائم ہیں وہ لوگ آخرت میں کامیاب ہیں اور اللہ کی نعمتوں والی جنتوں میں ہمیشہ رہیں گے جس کا ذکر آیت مبارکہ میں آیا ہے۔



۱۳
الَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ مَّ بَعْدِ مِيثَاقِهِ ص وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ

يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ط أُولَئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝

جو اللہ کے عہد کو توڑ دیتے ہیں اسے مضبوط باندھ لینے کے بعد اور کاٹتے ہیں اس چیز کو جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کو جوڑا جائے اور وہ زمین میں فساد کرتے ہیں یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔ (البقرة۔ 27)

1. اللہ نے میثاق لیا اپنی ربوبیت کا اور حضرت محمدؐ کی نبوت کا اور مولانا علیؑ کی امامت کا اور ان کے شیعوں کی محبت اور عزت کا اور حکم دیا کہ معصومینؑ سے رابطہ اور قربت رکھنا ان کا حق ادا کرنا۔ جیسے والد اور والدہ کیلئے حق قرابت اور صلہ رحمی ہے اس سے بڑھ کر صلہ رحمی اور واجب حق رسول اللہ کیلئے ہے۔ جس نے اس حق رحم کو کاٹ دیا اور اللہ کی فرض کی ہوئی امامت سے بیزاری کی اور فرض عقیدہ امامت کی مخالفت کی وہ زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں ان لوگوں نے اپنا نقصان کیا کہ اپنے اوپر ہمیشہ رہنے والا عذاب لازم کر لیا اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو حرام کر لیا۔

اور جس نے معصومینؑ کو تسلیم کر لیا اور منافقت جھگڑا اور تقصیر نہ کی اگر وہ صراط پر گناہوں کی وجہ سے روکا بھی جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس سے نہ جھگڑا اس کو جنت میں داخل کرو کہ آئمہؑ کی قربت کا شرف حاصل کرے کیونکہ اس نے دنیا میں آئمہؑ کے اجر کو تسلیم کیا تھا۔ اور جس نے معصومینؑ کے امر میں جھگڑا کیا کہ کیوں اور کیسے اسے ملائکہ صراط پر روک کر اس کے اعمال پر جھگڑا کریں گے جیسے اس نے دنیا میں آئمہؑ سے کیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے ملائکہ تم ٹھیک کر رہے ہو اس سے سخت حساب لو اور اس کی ندامت و حسرت شدت اختیار کر جائے گی نجات کی کوئی امید وہاں نہ ہوگی اور وہ دوزخ میں ہمیشہ رہے گا۔

جس نے دنیا میں اپنے عہد کو نذر، ایمان اور وعدے میں پورا کیا اور محمدؐ و آل محمدؑ سے رشتہ جوڑے رکھا اور ان کے اسماء و القاب کو غیروں کیلئے استعمال نہ کیا اس سے آخرت میں اللہ اپنا وعدہ پورا کرے گا اور جنتوں میں داخل کرے گا جہاں جو چاہے گا عطا کیا جائے گا۔ اور جس نے معصومینؑ سے صلہ رحمی کو قطع کیا اور ان کے اسماء و القابات سے غیروں کو پکارا ان کا آخرت میں کوئی مددگار نہ ہوگا اور عذاب الیم میں ڈال دیا جائے گا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ معصومین سے براہ راست رشتہ و رابطہ جوڑے رکھنے کا حکم دیتا ہے درمیان میں کسی غیر معصوم ملاں کے وسیلے کی ہرگز ضرورت نہیں۔
2. جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں اللہ کے نزدیک وہ مفسد ہیں۔
3. معصومین کے القابات کسی اور کیلئے جائز نہیں۔
4. آخرت میں نجات کا دار و مدار محمدؐ و آل محمدؑ کی ولایت قبول کرنے پر ہے۔



وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ ط أَبِي وَاسْتَكْبَرَ ق وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِينَ ۝

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور کافروں میں ہو گیا۔ (البقرة - 34)

1. جب رسول اللہؐ نے تیمی، عدی اور بنی امیہ کو اپنے منبر پر قابض دیکھا تو پریشان ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے تسلی کیلئے قرآن نازل کیا ”اور جب ہم نے ملائکہ سے کہا آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا“ پھر وحی کی آپؐ کی طرف: اے محمدؐ میں نے حکم دیا تو اس کو نہ مانا پس پریشان نہ ہو جب آپؐ حکم دیں گے اپنے وصیؑ کے بارے میں تو نہیں مانیں گے۔ (امام ابوالحسنؑ) (البرہان - ج ۱ - ص ۱۶۹)

2. جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ میں روح پھونکی تو ملائکہ سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے کیا مگر ابلیس کے دل میں جو حسد تھا اس نے ظاہر کر دیا تو اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس سے بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے خلق کیا ہے اور اسے مٹی سے۔ امام صادقؑ نے فرمایا کہ جس نے سب سے پہلے قیاس کیا اور تکبر کیا وہ ابلیس ہے اور تکبر کرنا پہلا گناہ ہے جس سے اللہ کی معصیت کی گئی۔

ابلیس نے کہا کہ اے رب مجھے آدم کو سجدہ کرنے سے معاف رکھ اور میں تیری ایسی عبادت کرتا ہوں کہ ایسی عبادت فرشتے اور نبی بھی نہیں کرتے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا مجھے تیری عبادت کی کوئی ضرورت نہیں میں چاہتا ہوں کہ میری اس طرح عبادت کی جائے جس طرح میں چاہتا ہوں نہ کہ جس طرح تو چاہتا ہے۔ تو اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ تو اللہ نے فرمایا کہ فوراً یہاں سے نکل جا کہ تم رجیم ہو اور بیشک تم پر قیامت تک میری لعنت ہے۔ تو ابلیس نے کہا کہ اے رب کیسے؟ تو تو عادل ہے ظلم و زیادتی نہیں کرتا۔ تو کیا میرے اعمال ضائع ہو گئے؟ اللہ نے فرمایا کہ نہیں مانگ جو کچھ مانگتا ہے دنیا سے اپنے اعمال کے بدلے میں دوں گا۔ تو اس نے پہلے یوم الدین تک زندگی مانگی تو اللہ نے دے دی۔ پھر انسانوں پر قابو ہونا مانگا تو اللہ نے دے دیا۔ پھر رگوں میں خون کی طرح دوڑنے کا اختیار مانگا تو دیا گیا۔ پھر ایک انسان کے بدلے دو شیطان پیدا ہوں اور شیطان انسانوں کو دیکھ سکیں مگر انسان شیطانوں کو نہ دیکھ سکیں اور شیطان کو کوئی صورت اختیار کرنے پر طاقت ہو۔ اللہ نے یہ بھی دیا۔ شیطانوں کو انسانوں کے دلوں پر سوار ہونے کا بھی اختیار مل گیا تو شیطان نے کہا کہ اب یہ میرے لیے کافی ہے تیری عزت کی قسم سب کو اغوا کر لوں گا سوائے تیرے مخلص بندوں کے۔ پھر میں سامنے پشت دائیں بائیں جانب سے ان پر حملے کروں گا اور تو اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

حضرت آدمؑ نے عرض کی سب چیزوں کا ذکر کرتے ہوئے جن کا اختیار ابلیس کو دیا کہ میری اولاد کو کیا عطا کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیری اولاد کیلئے اگر گناہ کرے تو ایک لکھا جائے گا نیکی کا بدلہ دس گنا ہوگا۔ حضرت آدمؑ نے عرض کی کہ اے رب اضافہ فرما۔ فرمایا کہ سانس گلے تک پہنچنے تک تو رکھ

دروازہ کھلا رکھوں گا۔ عرض کی اے رب اضافہ فرما۔ اللہ نے فرمایا میں بخش دوں گا مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ حضرت آدمؑ نے کہا کہ کافی ہے۔ ابلیس کو یہ سب کچھ اس لیے دیا کہ اس نے آسمان پر دو رکعت پڑھیں تھیں جو چار ہزار سال پر محیط تھیں۔ (حصلا ص ۶۷ حدیث۔ امام باقرؑ و صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۷۴)

فوائد:-

1. شیطان نے نور محمدؐ و آل محمدؐ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا جب اس نور کو آدمؑ میں اللہ تعالیٰ نے منتقل کیا۔ اسی طرح شیطان کے پیروکار ولایت علیؑ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کرتے ہیں حتیٰ کہ مولا علیؑ کی عبادت میں ذکر تک برداشت نہیں کر سکتے۔
2. ابلیس کا حسد موروثی طور پر ناصبی ملاں کے دل میں منتقل ہوتا ہے اور خود اپنی برتری اور ولایت کا اعلان کرتا ہے۔
3. کائنات میں سب سے پہلے جس نے قیاس، ظن، رائے سے نتیجہ اخذ کیا وہ ابلیس ہے۔ اللہ نے فوراً مرد بنا کر نکال دیا کہ اللہ کا حکم ماننے کی بجائے اپنا اجتہاد کرنے کی وبا آسمانوں میں نہ پھیل جائے۔
4. ابلیس نے اپنی خالص عبادت جتاتے ہوئے اللہ کو ایک طرح سے مشورہ دیا کہ عبادت تو صرف تیری ہونی چاہیے مگر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ جس طرح میں چاہتا ہوں اور جس نور کو میں چاہتا ہوں سجدہ ہوگا۔ اللہ خود تو عبادت اور سجدوں سے بے نیاز ہے۔
5. جو خالص ابلیس کی طرح ذکر محمدؐ و آل محمدؐ اور اقرار ولایت کے بغیر اس دنیا میں عبادت کرتے ہیں اللہ ان کو اس دنیا میں ابلیس کی طرح طاقت اور اقتدار بھی دے دیتا ہے فرعون کی طرح بڑے بڑے دعوے بھی کرتے ہیں بڑے بڑے القابات بھی استعمال کرتے ہیں جو معصومین نے ممنوع قرار دیئے ہیں۔
6. اگر ابلیس اور اس کی اولاد سے بچنا ہے تو ولایت کی دہلیز پر اپنی پیشانی رکھ دو۔



وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ص
وَلَا تَقْرَبَا هَذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَازْلَمَهُمَا الشَّيْطَانُ عَنهَا
فَاخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ص وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ وَلَكُمْ فِي
الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ ۝

اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری زوجہ جنت میں رہو اور اس میں آرام سے کھاؤ جہاں سے چاہو مگر اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پس شیطان نے ان دونوں کو اس بات سے پھسلا دیا اور انہیں اس سے نکلوا دیا جس میں وہ تھے۔ اور ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیے ایک مقررہ وقت تک زمین میں جائے قرار اور سر و سامان ہے۔ (البقرة۔ 35-36)

1. اللہ کی اطاعت میں آدمؑ کو سجدہ کرنے سے ملائکہ کا وقار بڑھا اور ابلیس ملعون بنا۔ اللہ نے حضرت آدمؑ اور حواؑ کو جنت میں رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ آرام سے اپنی مرضی سے جہاں سے چاہو کھاؤ مگر اس علم کے درخت کے پاس نہ جانا جو صرف اور صرف محمدؐ و آل محمدؑ کیلئے مخصوص ہے جو تمام مخلوقات میں سے

کسی اور کیلئے نہیں ہے۔ جب محمدؐ و آل محمدؐ اپنا کھانا تیبیوں مسکینوں اور اسیروں کو کھلا دیتے تو اللہ اس علم کے درخت سے ان کو کھلاتا۔ یہ درخت جنت کے درختوں میں اس لیے بھی امتیاز رکھتا ہے کہ اس پر ہر قسم کے پھل اور کھانے کی اشیاء مہیا ہیں اسی لیے کسی نے گندم کا درخت کہا کسی نے مختلف قسم کے انگور اور انجیر کہا۔ اللہ تعالیٰ نے اس درخت کے قریب جانے سے منع کیا یعنی محمدؐ و آل محمدؐ کے مقام و مرتبہ اور فضیلت کی تمنا نہ کرنا جو ان کے علاوہ کسی کیلئے نہیں ہے۔ جس نے اللہ کے اذن کے بغیر اس درخت سے لیا وہ نامراد اور گناہ گار ہوا اور ظالموں سے ہو جائے گا۔ شیطان نے سانپ کے جڑے میں چھپ کر حضرت آدمؑ کو پھسلانے کی کوشش کی اور قسمیں کھائیں مگر وہ نہ مانے۔ پھر شیطان نے حضرت حواؑ سے قسمیں کھا کر پھسلا دیا تو اللہ نے اس جنت ارضی سے جس میں سورج چاند بھی نکلتا تھا حضرت آدمؑ و حواؑ اور شیطان و سانپ کو نکل جانے کا حکم دیا اور سانپ و شیطان کو آدمؑ و حواؑ اور ان کی اولاد کا دشمن قرار دیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۷۸)

2. جب حضرت آدمؑ صفوة اللہ صفا پر اترے تو اس کا نام الصفا ہوا اور حضرت حواؑ مروہ پر اتریں تو اس کا نام مروہ ہوا کیونکہ اس پر المراء اتریں۔ حضرت آدمؑ سجدے میں گر کر رونے لگے تو جبرائیلؑ نے پوچھا اے آدمؑ کیا اللہ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے نہ بنایا اور اپنی روح پھونک کر ملائکہ سے سجدہ نہ کرایا؟ آپ نے کہا کہ ہاں۔ جبرائیلؑ نے پوچھا کیا اللہ نے آپ کو اس درخت سے منع نہیں کیا تھا پھر آپ نے نافرمانی کیوں کی؟ آپ نے جواب دیا اے جبرائیلؑ دراصل ابلیس نے اللہ کا حلف اٹھا کر اور مصلح بن کر بات کی میں نہیں سوچ سکتا تھا کہ اللہ کی مخلوق جھوٹی قسم بھی کھا سکتی ہے۔

(اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۸۱)

3- حضرت آدمؑ نے معصومینؑ کی منازل کی طرف دیکھا تو جنت کی منازل سے اشرف پایا تو پوچھا: اے میرے رب یہ منزلیں کس کیلئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سر اٹھا کر عرش کی طرف دیکھو تو وہاں محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور آئمہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کے اسمائے مبارکہ کو اللہ جبار جل جلالہ کے نور کے ساتھ لکھا ہوا پایا۔ آدمؑ نے پوچھا اے میرے رب ان منازل کے مالک جو اکرم اشرف اور تیرے محبوب ہیں کون ہیں؟ اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ اگر یہ نہ ہوتے تو تم دونوں کو خلق نہ کرتا یہ میرے علم کے خزانے ہیں اور میرے اسرار کے امین ہیں۔ ان کو حسد کی نظر سے نہ دیکھنا اور نہ ان کے مرتبہ کی خواہش کرنا اور نہ ان کی کرامت کے مقام کی کیونکہ اس طرح کرنے سے میری نافرمانی اور ظالموں میں داخل ہو جاؤ گے۔ آدمؑ نے پوچھا کہ ظالم کون ہیں؟ فرمایا جو بغیر حق کے ان کی مقام کی تمنا کریں۔ آدمؑ نے پوچھا کہ اے میرے رب مجھے دوزخ میں ظالموں کا ٹھکانہ دکھا دے تو اللہ نے دوزخ کو حکم دے کر تمام طرح کے عذاب اور سزائیں دکھلا دیں جس طرح جنت کی منازل دکھائیں تھیں۔

آدمؑ و حواؑ نے ان کی طرف رشک سے دیکھا تو اس کی وجہ سے پھسل گئے اور اس درخت کی مانند ایک اور درخت سے کھالیا، اور اصل درخت کے پاس نہ

گئے۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۸۶)

فوائد:

1. محمدؐ و آل محمدؑی غذا علم الہی ہے۔ ان کے مقام و منزلت کی تمنا کرنا یا حسد سے دیکھنا معصوم انبیاء کیلئے بھی جائز نہیں۔
2. مقصر ملاں نہ صرف فضائل و عظمت معصومینؑ سے حسد کرتا ہے بلکہ ان کے القابات اپنے لیے جائز قرار دیتا ہے۔ اور سنت ابلیس پر چلتے ہوئے جھوٹے بیان دے کر شیعوں کو گمراہ کرتا ہے کہ جو میرے فتوؤں پر عمل کرے گا میں اس کا ذمہ دار ہوں اور وہ انشاء اللہ جو ابدهی سے بری ذمہ ہے۔
3. شیطان سانپ کے جڑے میں چھپ کر قسمیں کھا کر انسانوں کے ماں باپ کو پھسلا تا رہا۔ اس شیطان کے پیروکار مقصر ملاں شیعہ علماء کے لباس میں چھپ کر راہ حق سے گمراہ کر رہے ہیں۔

4. محمدؐ و آل محمدؑی مخالفت کر کے ابلیس نے ناصبی فرقے کی بنیاد رکھی۔

5. اللہ الصمد محمدؐ و آل محمدؑ کے اسمائے مبارکہ کو عرش پر نور جبار جل جلالہ سے لکھتا ہے۔ مقصر ملاں ان کے ذکر سے منہ موڑتا ہے۔



فَلَقَىٰ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ قُلْنَا
 اهْبُطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ فَمَا يَأْتِيَكُمْ مِّنِّي هُدًى فَمَنْ تَبَعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ
 عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

پس آدم نے اپنے رب سے کلمات سیکھے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔ ہم نے کہا تم سب یہاں سے اتر جاؤ پس اب میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت ضرور آئے گی تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے تو ان کیلئے کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ پریشان ہوں گے۔ (البقرہ-37-38)

1. جب ترک اولیٰ نے آدم کو پھسلا دیا تو انہوں نے اللہ عزوجل سے معذرت کی کہ اے رب میری طرف پلٹ اور میری معذرت قبول فرما اور مجھے میرے مرتبہ پر بحال فرما اور اپنے نزدیک میرا درجہ بڑھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم تجھے میرا حکم یاد نہیں کہ جب شدید مصیبتیں اور غم غلبہ پالیں تو محمدؐ اور اسکی پاک آل کے صدقے مجھ سے دعا کرو۔ پس خصوصاً محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ کے توسل سے دعا کرو تو قبول کروں گا اور مراد سے کہیں زیادہ بڑھ کر دوں گا۔ آدم نے عرض کی اے میرے رب اور معبود مجھے ان کے مقام جو تیرے نزدیک ہے یقین ہو گیا ہے کہ تو ان کے توسل کے بغیر میری توبہ قبول نہیں کرے گا اور میری خطا معاف نہیں کرے گا۔ اور ملائکہ سے تو نے مجھے سجدہ کروایا اور مجھے اور میری زوجہ جو اتیری کنیز ہے کو جنت میں رہنے کی اجازت دی اور اپنے مکرم فرشتوں کو ہماری خدمت پر لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم صرف اور صرف اس لیے تیری تعظیم کی خاطر ملائکہ کو تجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ تو ان انوار کا ظرف ہے۔ اگر تو خطا سے قبل ان کے صدقے سوال کرتا کہ تجھے اس سے بچالوں اور ابلیس کی دشمنی کی سجدہ دے دوں کہ اس سے بچ سکے تو میں ضرور کرتا مگر میرے علم میں سب کچھ پہلے سے ہے اور میرے علم کے مطابق سب کچھ ہوتا ہے۔ پس اب ان کے صدقے مجھ سے دعا کرو تا کہ میں قبول کروں۔ تو اس وقت آدم نے دعا کی کہ اے اللہ محمدؐ اور اس کی پاک آل کی جاہ و عظمت کے صدقے، محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور ان کی طیب آل کی جاہ و جلالت کے صدقے مجھ پر فضل کر میری توبہ قبول کر اور میری خطا معاف فرما اور جو تو نے مجھے عزت دی ہے اس مرتبہ پر بحال فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یقیناً میں نے تیری توبہ قبول کی اور تجھ پر راضی ہوا اور اپنی مہربانیاں اور نعمتیں تجھ پر پلٹا دیں اور میری طرف سے عزت کے مرتبہ پر بحال کیا اور اپنی رحمت میں تیرا حصہ بڑھا دیا۔ یہ وہ کلمات تھے جو آدم نے اپنے رب سے سیکھے جن سے ان کی توبہ قبول ہوئی۔ (اقتباس حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۱۹۷)

2. آدم نے اپنی پشت سے نور ساطع ہوتا دیکھا جب اللہ تعالیٰ نے ہمارا نور عرش کی چوٹی سے اس کی پشت میں منتقل کیا۔ تو آدم نے پوچھا کہ اے رب یہ نور کس کا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان صورتوں کا نور جس کو میں نے اپنے عرش کے اشرف مقام سے تیری پشت میں منتقل کیا ہے اور اسی لیے میں نے ملائکہ کو تیرا سجدہ کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ تو ان صورتوں کا ظرف ہے۔ آدم نے کہا کہ اے رب مجھے صاف دکھا دے تو اللہ تعالیٰ نے عرش کی چوٹی پر دیکھنے کا حکم دیا تو آدم نے بالکل صاف صورتیں دیکھیں جس طرح انسان آئینے میں اپنی صاف صورت دیکھتا ہے تو پوچھا یہ صورتیں کون ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے آدم یہ صورتیں میری تمام مخلوقات اور پیدا کی ہوئی چیزوں سے افضل ہیں۔ یہ محمدؐ ہے اور میں محمود الحمید ہوں اس کا نام اپنے نام سے علیحدہ کیا اور یہ علیؑ ہے اور میں علیؑ العظیم ہوں اس کا نام اپنے نام سے علیحدہ کیا اور یہ فاطمہؑ ہے اور میں فاطمہ السامات والارض ہوں فیصلے کے دن دشمنوں کو میری رحمت سے جدا کرے

گی اور محبوبوں کو بے عزتی اور عیبوں سے بچالے گی اس کا نام اپنے نام سے علیحدہ کیا ہے اور یہ دونوں حسن اور حسین ہیں اور میں محسن المجلہ ہوں ان کے نام اپنے نام سے علیحدہ کیئے ہیں یہ میری تمام مخلوقات سے بہترین ہیں اور میری پیدا کی ہوئی چیزوں سے اکرم ہیں انہیں کی وجہ سے میں پکڑتا ہوں اور انہیں کی وجہ سے جزا دیتا ہوں اور انہی کے توسل میری طرف پہنچا جاتا ہے اگر کوئی دھوکہ دے تو ان کو شفیق بناؤ پس میں نے اپنے آپ پر قسماً فرض کر لیا ہے کہ ان کے صدقے کسی امیدوار کو مایوس نہیں کروں گا اور نہ کسی سائل کو رد کروں گا اور انہی کے صدقے جب پھسل کر خطا کی تو اللہ سے دعا کی تو آدم کی توبہ قبول ہوئی اور معاف کیا۔ (حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان - ج ۱ - ص ۱۹۸)

3. نبی اکرم سے ایک یہودی نے کہا کہ آپ افضل ہیں یا موسیٰ بن عمران جو کلمۃ اللہ ہیں اور ان پر تورات نازل کی گئی اور عصا اور سمندر شق کیا اور بادل کا سایہ کیا؟ رسول اللہ نے فرمایا عبد نہیں چاہتا کہ اپنی تعریف کرے مگر میں کہتا ہوں جب آدم نے خطا کی تو ان کی توبہ قبول ہوئی جب یہ دعا کی اے اللہ میں محمد و آل محمد کے حق کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دے پس اللہ نے اسے معاف کر دیا۔ اور جب نوح کشتی پر سوار تھے اور غرق ہونے کا خطرہ ہوا تو دعا کی اے اللہ محمد و آل محمد کے حق کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ مجھے غرق ہونے سے بچالے تو اللہ نے اس سے نجات دی۔ اور جب ابراہیم کو آگ میں پھینکا گیا تو دعا کی اے اللہ محمد و آل محمد کے حق کے صدقے سوال کرتا ہوں کہ اس سے مجھے نجات دے تو اللہ نے اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ اور جب موسیٰ نے عصا پھینکا تو دل میں خوف محسوس کیا تو دعا کی اے اللہ محمد و آل محمد کے حق کے صدقے مجھے نجات دے تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ خوف نہ کر تو ہی غالب رہے گا۔ اے یہودی اگر میں موسیٰ کو بلاؤں اور وہ مجھ پر اور میری نبوت پر ایمان نہ لائے تو اس کے ایمان میں سے کوئی چیز اس کو فائدہ نہ دے گی اور نہ ہی اس کی نبوت اس کو نفع پہنچا سکے گی۔ اے یہودی جب میری ذریت میں سے مہدی عجل اللہ تعالیٰ فرجہ شریف ظہور کرے گا تو عیسیٰ بن مریم اس کی نصرت کیلئے نازل ہوگا اور ان کو آگے کر کے ان کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ (حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان - ج ۱ - ص ۱۹۸)

فوائد:-

1. تمام مخلوقات حتیٰ کہ معصوم مخلوق (ملائکہ - انبیاء) کی دعا بھی اللہ تعالیٰ صرف تب سنتا ہے جب محمد و آل محمد کو وسیلہ بنا کر اللہ سے سوال کریں۔
2. سجدے اور عبادت بھی محمد و آل محمد کی تعظیم کی خاطر اللہ کو اتا ہے تاکہ ان کا ذکر مخلوق بھول نہ جائے۔
3. لاتعداد معصوم فرشتے جن کا شمار صرف ان کا خالق اور معصومین جانتے ہیں محمد و آل محمد کے انوار کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور مقصر ملاں ان کے ذکر کو عبادت سے نکال کر اپنے پیر ابلیس کی سنت پوری کرتا ہے۔
4. اللہ تعالیٰ نے محمد و آل محمد کے اسمائے گرامی کو اپنے ناموں سے مشتق کیا اور اپنی صفات کا مظہر بنایا ہے۔ نجات کا دار و مدار اعمال پر نہیں بلکہ ان سے محبت و مودت پر منحصر ہے۔
5. اگر ایک نبی بھی ولایت محمد و آل محمد سے انکار کر دے تو اس کی نبوت و ایمان باللہ کسی کام نہیں آسکتے۔ غیر معصوم ملاں ولایت معصومین اور عزاداری کے خلاف فتوے دے کر عقاب الہی سے کیسے بچ سکتا ہے۔



وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ﴿۳۹﴾

اور جن لوگوں نے انکار کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ - 39)

- 1۔ یہ آیت نبوت ہے حضرت محمد کی سچائی کی کہ جو انہوں نے پہلے زمانوں کی خبریں دیں اور جو مولا علی اور ان کی پاک آل کی فضیلت بیان کی۔ جن لوگوں نے آپ کی خبروں کو رد کیا اور مولا علی اور ان کی پاک ذریت کی ولایت قائم کرنے کی تکذیب کی وہ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے۔ (خلاصہ حدیث - امام

ولایت و فضائل مولا علیؑ والی آیات و احادیث سے مختلف طریقوں سے پہلو تہی کرنا دوزخی ہونے کی علامت ہے۔



يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوا۟ بِعَهْدِيْۤ اَوْفِۤ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَاَرْهَبُوْنَ ۝

اے بنی اسرائیل یاد کرو میری نعمت جو میں نے تمہیں عطا کی اور پورا کرو میرے (ساتھ کیئے ہوئے) عہد کو تاکہ میں پورا کروں تمہارے (ساتھ کیئے ہوئے) عہد کو اور صرف مجھ سے ڈرو۔ (البقرہ - 40)

1. اللہ عز و جل فرماتا ہے کہ اے بنی اسرائیل میری نعمت کو یاد کرو جو میں نے تمہیں عطا کی یعنی جب حضرت محمدؐ کو مبعوث کیا اور تمہارے شہر میں رہتے ہیں اور تمہیں کوئی مشقت نہیں کرنا پڑی ان کی علامات تم پر واضح ہیں اور سچے ثبوت ہیں تو اپنے عہد کو پورا کرو جو تمہارے انبیاء اور اجداد سے لیا گیا کہ محمدؐ عربی قرشی ہاشمی پر ایمان لائیں گے جو کھلی آیات اور بے شمار معجزات لے کر آئے ہیں اور اس کا بھائی اور ساتھی اکبر ولی علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ جس کا علم حلم اور عقل رسولؐ سے ہے جو کاٹنے والی تلوار کے ساتھ دین کا مددگار ہے جو ناقابل تردید دلیلوں سے دشمنوں کے عذر ختم کرتا ہے جس کا علم افضل ہے اور فضل و کرم کامل ہے۔ اس واجب عہد کو پورا کرو تاکہ تمہیں ہمیشہ رہنے والی نعمتوں عزت والی جگہ رحمت الہی میں جگہ دی جائے۔ اور محمدؐ و آل محمدؐ کی مخالفت سے ڈرو کیونکہ قادر مطلق بلاؤں میں مبتلا کر سکتا ہے جسے انتقام سے کوئی نہیں روک سکتا۔ (خلاصہ حدیث - امام حسن عسکریؑ) (البرہان - ج ۱ - ص ۲۰۰)
2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ عز و جل کا قول کہ میرا عہد پورا کرو یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ کا اور میں تمہارا عہد پورا کروں یعنی تمہارے ساتھ جنت کا وعدہ۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۲۰۲)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارے عہد کو پورا کروں۔ اللہ کی قسم یقیناً آدھم اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے بیٹے شیثؑ کے ساتھ وفا کرنے کا عہد نہ لیا مگر انہوں نے اس سے وفانہ کی۔ اور نوحؑ اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنے بیٹے سامؑ کے ساتھ وفا کرنے کا عہد قوم سے نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفانہ کی۔ اور ابراہیمؑ اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے بیٹے اسماعیلؑ سے وفا کرنے کا عہد نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفانہ کی اور موسیٰؑ اس دنیا سے نہ گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے وصی یوشع بن نونؑ سے وفا کرنے کا عہد نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفانہ کی۔ اور عیسیٰؑ بن مریمؑ نہ اٹھائے گئے جب تک اپنی قوم سے اپنے وصی شمعون بن حنونؑ سے وفا کرنے کا عہد نہ لے لیا مگر ان کی امت نے وفانہ کی۔ اور بیشک عنقریب میں تم سے جدا ہو جاؤں گا اور تمہاری نظروں سے غائب ہو جاؤں گا اور میں نے اپنی امت سے علیؑ ابن ابی طالبؑ کے بارے میں عہد لے لیا ہے اور میری امت بھی پہلی امتوں کے نقش قدم پر چلتی ہوئی میرے وصیؑ کی مخالفت کرے گی اور اس کی معصیت کرے گی۔ خبردار کہ میں تم پر اپنے عہد کی تجدید کر رہا ہوں پس جس نے اسے توڑا اس نے اپنا ہی نقصان کیا اور جس نے اللہ کا عہد پورا کیا عنقریب اسے اجر عظیم عطا کیا جائے گا۔

اے لوگو! بیشک میرے بعد علیؑ تمہارا امام ہے اور تم میں میرا خلیفہ ہے اور وہ میرا وصیؑ ہے اور میرا وزیر ہے اور میرا مددگار ہے اور میری بیٹی کا سرتاج ہے اور میرے بیٹوں کا باپ ہے اور میری شفاعت کا مالک ہے اور میرے حوض اور لوائے حمد کا۔ جس نے اس کا انکار کیا اس نے میرا انکار کیا اور جس نے میرا انکار کیا اس نے اللہ عز و جل کا انکار کیا۔ اور جس نے اس کی امامت کا اقرار کیا اس نے میری نبوت کا اقرار کیا اس نے میری نبوت کا

اقرار کیا اس نے اللہ عزوجل کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ اے لوگو! جس نے علیؑ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ عزوجل کی نافرمانی کی۔ اور جس نے علیؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کی۔ اے لوگو! جس نے علیؑ کو قول یا فعل میں رد کیا اس نے مجھے رد کیا اور جس نے مجھے رد کیا اس نے اللہ عزوجل کو عرش پر رد کیا۔ اے لوگو! جس نے تم میں سے کسی کو علیؑ پر امام بنا لیا اس نے مجھ پر نبی بنا لیا اس نے اللہ عزوجل پر کسی کو رب بنا لیا۔ اے لوگو! بیشک علیؑ سید الوصیین ہے قائد الغر المحجلین ہے مؤمنین کا مولیٰ ہے اس کا دوست میرا دوست میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ اس کا دشمن میرا دشمن ہے میرا دشمن اللہ عزوجل کا دشمن ہے۔ اے لوگو! اللہ کے ساتھ کیا ہوا عہد پورا کرو علیؑ کے بارے میں تاکہ وہ تمہارے ساتھ کیا ہوا جنت کا وعدہ روز قیامت پورا کرے۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۲۰۲)

فوائد:-

1. ازل سے ابد تک اللہ عزوجل کا نجات کیلئے وعدہ صرف اور صرف توحید الہی، نبوت محمدؐ اور ولایت علیؑ و آئمہ اطہارؑ پر ہے۔ اس کے برعکس مقصر ملاں کہتا ہے کہ ولایت علیؑ کو چھوڑ کر اس کے حارثی فتوے مانو تو جو ابد ہی سے بری ذمہ ہو جاؤ۔
2. رسول اللہؐ دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر آخردن تک ولایت علیؑ کی تجدید کرتے رہے جس کا انکار و مخالفت توحید الہی کا انکار و مخالفت ہے۔
3. علیؑ کو قول اور عمل دونوں میں واضح طور پر رد کرنے سے منع فرمایا ہے یعنی صرف زبانی کلامی ”علیؑ ولی اللہ“ کہنا کافی نہیں۔ اعمال میں اللہ کے سامنے بھی اس کا اقرار لازم ہے۔



وَامِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ص وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ذ وَإِيَّاي فَاتَّقُونِ ۝

اور ایمان لاؤ اس پر جو میں نے نازل کیا ہے جو تصدیق کرتا ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے اور پہلے انکار کرنے والے نہ بن جاؤ اور میری آیات کو تھوڑی قیمت پر فروخت نہ کرو اور صرف مجھ سے ڈرو۔
(البقرہ - 41)

1. اللہ عزوجل فرماتا ہے اے یہودیو! ایمان لاؤ جو میں نے محمدؐ پر نازل کیا ہے اس کی نبوت کا ذکر اور اس کے بھائی علیؑ اور عترت طاہرہ کی امامت کی خبریں جو تصدیق کرتی ہیں جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہے یہی ذکر تمہاری کتابوں میں ہے کہ نبی محمدؐ اولین و آخرین کے سردار ہیں۔ سید الوصیین اور رب العالمین کے رسولؐ کے خلیفہ سے اس کی مدد کی جو اس امت کا فاروق ہے اور باب مدینۃ العلم ہے اور رسول رحمت کا وصی ہے۔ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ اور اس کی پاک عترت کی امامت کو دنیا کی خاطر نہ بیچو جو ختم ہونے والی خسارے اور ہلاکت والی ہے۔ اور اللہ سے ڈرو کہ محمدؐ کا امر اور اس کے وصی کا امر نہ چھپاؤ اور ڈرو اللہ سے کہ نبیؐ کی نبوت اور اس کے وصیؐ کی وصایت کی شان میں گستاخی نہ کرو بلکہ وہ اللہ کی قائم حجت اور شہوت ہیں تم پر جس سے تمہارے عذر ختم ہو گئے اور جھوٹ باطل ہو گیا۔ ان یہودیوں نے محمدؐ کی نبوت کی مخالفت کی اور خیانت کی اور کہنے لگے ہمیں علم ہے کہ محمدؐ نبی ہیں اور علیؑ اس کے وصی ہیں مگر وہ آپؐ نہیں ہیں اور نہ یہ علیؑ ہیں ان کی طرف اشارہ کر کے۔ اللہ نے ان کے لباس اور جرابوں کو قوت گویائی دی ان سب کپڑوں نے کہا جو انہوں نے پہنے ہوئے تھے کہ اے اللہ کے دشمن جھوٹ بولتا ہے یہی تو نبی محمدؐ ہیں اور یہی علیؑ وصی ہیں اور اگر اللہ ہمیں اجازت دے تو تمہیں دبوچ کر کاٹ لیں اور زخمی کریں اور قتل کر دیں۔ اللہ نے ان کو مہلت دی کیونکہ ان میں سے مؤمن پیدا ہونے والے تھے اور اگر عذاب سے ذلیل کرنا چاہتا تو سخت سزا دیتا مگر جلدی وہی کرتا ہے جس کو ہاتھ

سے وقت نکلنے کا خوف ہو۔ (حدیث امام حسن عسکریؑ) (البرہان - ج ۱ - ص ۲۰۳)

2. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے (اول) انکار کرنے والے نہ بنو یعنی جنہوں نے پہلے مولا علیؑ کی ولایت کا انکار کیا اور ان کے ساتھ جو ان کی اتباع کرتے تھے اور ان کے مذہب پر چلتے تھے۔ (خلاصہ حدیث - امام محمد باقرؑ)

(البرہان - ج ۱ - ص ۲۰۴)

فوائد:-

1. مسلمان یہودی وہ ہیں جو ولایت علیؑ کی مخالفت میں اپنی ولایت نصب کرتے ہیں یعنی ناصبی اور مغضوب ہوتے ہیں۔ اور یہ ناصبی شیعہ کتب حقہ سے حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کے امر کو چھپاتے ہیں اور اپنے من گھڑت فتوے دین کے نام پر اس دنیا کی خاطر بیچتے ہیں۔
2. اللہ تعالیٰ خبردار کر رہا ہے کہ ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے ان لوگوں کے ساتھی نہ بن جانا جنہوں نے سب سے پہلے ولایت علیؑ کا انکار اور مخالفت کی۔



وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَأَقِيمُوا

الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّكْعِينَ ۝

اور حق میں باطل کی آمیزش نہ کرو اور حق کو نہ چھپاؤ جبکہ تم جانتے بھی ہو۔ اور صلاۃ قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ (البقرہ - 42-43)

1. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حق میں باطل نہ ملاؤ کیونکہ یہودیوں نے غلط خیال کیا کہ نبی محمدؐ اور ان کے وصی علیؑ پانچ سو سال بعد آئیں گے تو ان سے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کیا تم چاہتے ہو کہ تورات خود ہمارے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ تو وہ تورات لے کر آئے جو اس میں لکھا تھا اس کے خلاف پڑھنے لگے۔ تو وہ صحیفہ تورات جو ان پڑھنے والوں کے ہاتھوں میں تھا پہلے سے آخری آدمی تک اللہ نے اسے اڑ دھا بنا دیا جس کے دوسرے اس نے ان سب کے سروں کو ہڑپ کر لیا اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تو دوسرے یہودی فریاد کرنے لگے جن کے پاس تورات کا دوسرا نسخہ تھا تو اس نے کلام کر کے کہا تم اس عذاب سے ذلیل نہیں ہو گے اگر تم وہی پڑھو جو اس میں لکھا ہے محمدؐ اور ان کی نبوت کی صفات اور علیؑ اور ان کی امامت کی صفات کے بارے میں جو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا ہے۔ تو پھر انہوں نے صحیح صحیح پڑھ دیا اور رسول اللہؐ پر ایمان لے آئے اور علیؑ جو ولی اللہ اور وصی رسول اللہؐ ہیں کی امامت کا اعتقاد لے آئے۔

اللہ عزوجل نے فرمایا کہ حق کو باطل سے نہ ملاؤ یعنی ایک طرف تو محمدؐ اور علیؑ کا اقرار کرتے ہو دوسری طرف ان کی مخالفت کرتے ہو اور حق چھپاتے ہو کہ یہی محمدؐ نبی ہیں اور یہی علیؑ امام ہیں اور جانتے بھی ہو کہ تم حق چھپا رہے ہو اور اپنے علم پر تکبر کرتے ہو اور اپنی عقل پر۔ اللہ نے خبروں سے تم پر حجت قائم کی مگر تم نے اس کو دوسرے طریقے سے بنا دیا تم اپنے رب پر غلبہ پانے کی قدرت نہیں رکھتے اور نہ اسے زیر کر سکتے ہو۔ اور محمدؐ جو فرض کی ہوئی صلاۃ لے کر آئے ہیں اسے قائم کرو اور قائم کرو صلاۃ محمدؐ اور اس کی پاک آل پر جس میں علیؑ سردار اور افضل ہیں۔ اور اپنے مال و متاع اور بدنوں کی زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو یعنی اللہ عزوجل کی عظمت انکساری و تواضع کے ساتھ بیان کرو اور اللہ کے اولیاء محمدؐ نبی اللہ اور علیؑ ولی اللہ اور ان کے بعد آئمہ اطہار جو اوصیاء کے سردار ہیں کی پاکیزگی بیان کرو۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۰۴)

فوائد:-

1. درس عبرت ہے ان کیلئے جو اس دور میں قرآن پاک کی ان تفاسیر کو عام کر رہے ہیں جو فلسفہ اور دوسرے مختلف علوم کے مطابق کی گئی ہیں اور ان میں ذکر و فضائل معصومینؑ مفقود ہیں۔ مزید یہ کہ کتب اربعہ جو احکامات معصومینؑ پر مبنی ہیں ان کی بجائے غیر معصوم ملاؤں کی ذاتی فتوؤں پر مبنی کتب رائج ہو چکی ہیں۔ عوام کو دھوکہ دیا جاتا ہے کہ یہ کتب بھی معصومینؑ کے احکامات کے مطابق ہیں مگر ان میں معصومینؑ کے اسمائے گرامی نظر نہیں آتے۔
2. اپنے علم (خود ساختہ علوم جن کو مدارس میں شامل کیا گیا ہے) اور عقل (ظن، قیاس، رائے) پر تکیہ کرتے ہوئے حق معصومینؑ کو چھپانا یہودیت ہے۔
3. صلاة محمدؐ و آل محمدؑ کے ذکر سے قائم ہوتی ہے جس میں ان کے مرتبے اور عصمت و عظمت کا اقرار کیا جاتا ہے۔
4. ہر وہ برائے نام دینی کتاب یا عمل جس میں ذکر معصومینؑ نہ ہو اڑ دھے، بن کر دوزخ میں انتظار کر رہے ہیں۔



اتَّامِرُونَ النَّاسَ بِالْبُرِّ وَتَنَسُونَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ط أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿۴۴﴾

کیا تم لوگوں کو حکم دیتے ہو نیکی کرنے کا اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو اور تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے۔

(البقرہ-44)

1. یہودی سردار اور علماء غریب عوام کو صدقات و خیرات اور امانتیں ادا کرنے کا حکم دیتے اور اس کی آڑ میں ان کے اموال کو چھپا لیتے صدقات و خیرات کو کھا جاتے چھین لیتے۔ رسول اللہؐ نے ان کو اور ان کی عوام کو بلا کر خبردار کیا تو وہ نعوذ باللہ آپؐ کے قتل پر آمادہ ہوئے اور تلواریں کھینچ کر ان کے سردار کہنے لگے کہ اے محمدؐ گیا آپؐ کا خیال ہے کہ آپؐ رب العالمین کے رسول ہیں موسیٰؑ اور تمام پہلے انبیاءؑ کی طرح؟ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ہاں میں اللہ کا رسول ہوں اور یہ کہ میں موسیٰؑ اور باقی تمام انبیاءؑ جیسا ہوں تو یہ میرا قول نہیں ہے اور نہ ہی اس سے میری عظمت و قدر کم ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ بلکہ میرا رب فرماتا ہے کہ اے محمدؐ بیشک تیری فضیلت تمام انبیاءؑ و مرسلینؑ اور ملائکہ مقررین پر اسی طرح ہے جس طرح میری فضیلت اور میں رب العزت ہوں باقی تمام مخلوقات کے لیے اور یہی اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو بتایا جب اس نے ظن کیا کہ تمام عالمین پر اسے فضیلت ہے۔ اس پر یہودی غصہ میں آگئے اور قتل کے ارادے سے تلواریں کھینچ لیں تو ان میں ہر ایک نے اپنے ہاتھوں کو پشت پر سختی سے بندھا پایا اور حرکت کرنے تک کی طاقت نہ رہی تو حیرت زدہ ہو گئے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پریشان نہ ہو اللہ کا ارادہ خیر کا ہے کہ تم کو اپنے ولی پر کود پڑنے سے منع کرنا چاہتا ہے اور تمہیں روکا ہے تاکہ اس کی دلیل سنو محمدؐ کی نبوت اور اس کے بھائی علیؑ کے وصی ہونے کے بارے میں۔ پھر آپؐ نے یہودی عوام کو ان کے سرداروں کی کارستانیوں سنائیں تو وہ اعتراض کرنے لگے کہ اس بیان کا کیا مطلب ہے کیا یہ آپؐ کی نبوت اور آپ کے اس بھائی علیؑ کے وصی ہونے کی دلیل ہے (نعوذ باللہ) آپؐ کا دعویٰ غلط ہے اور اس سے آپؐ ہماری قوم کو گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو اجازت دی ہے کہ کمزوروں کا مال جو تم نے خیانت سے چھین لیا ہے یہاں تمہارے سامنے حاضر کر دو اور وہ بول کر بتائے گا۔ رسول اللہؐ نے فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے تمام قسم کے اموال جو ان ظالموں نے عوام سے چھینے تھے وہاں لا کر حاضر کر دیئے چند لمحوں میں جو مال کی بوریاں، دینار، کپڑے، حیوانات اور تمام قسم کا مال تھا۔ اور ملائکہ وہ کتاب بھی لائے جس میں درج تھا کہ کس کس کا مال ہے۔ تو حاضرین میں سے جس جس کا مال تھا وہ دے دیا اور جو غیر حاضر تھے ان کو بھجوا دیا اور جو مر چکے تھے ان کے ورثاء کو دیا۔ اس فضیحت سے بعض

کے دل اور شقی ہو گئے اور بعض ایمان لے آئے۔ تو ان کے سرداروں نے کہا کہ اے محمدؐ، تم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ افضل نبی ہیں اور آپؐ کا یہ بھائی وصی الاجل الاکمل ہے۔ پس اللہ نے ہمیں ہمارے گناہوں کی وجہ سے ڈانٹا ہے۔ تو رسول اللہؐ نے ان ایمان لانے والوں کی تعریف کی اور تسلی دی کہ عوام اس فضیحت کو بھول جائے گی۔ تو پھر انہوں نے اقرار کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لا شریک ہے اور اے محمدؐ آپؐ اس کے عبد اور رسول ہیں اور اس کے صغی اور خلیل ہیں اور یہ کہ علیؑ آپؐ کے بھائی اور وزیر ہیں اور دین کو قائم کرنے والے ہیں اور آپؐ کے نائب ہیں اور آپؐ کے غیروں سے لڑنے والے ہیں اور وہ آپؐ سے بمنزلہ ہارونؑ من موسیٰؑ ہیں مگر آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں تو رسول اللہؐ نے فرمایا تم کامیاب ہو۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۰۶)

فوائد:-

1. دین کے نام پر عوام سے مال بٹورنا یہودی علماء کی سنت ہے۔ مال امام حق داروں تک پہنچ جانا چاہیے نہ کہ بتکوں میں جمع کیا جائے۔
2. مقصر ملاں معصومین کی شان میں اور حق میں تقصیر کرتا ہے مگر خود کو ظن اجتہادی کی بنا کر معصوم انبیاءؑ جیسا سمجھتا ہے اور معصوم کے القابات استعمال کرتا ہے۔
3. یہودیوں کو بھی معلوم ہے کہ پورا کلمہ کس طرح پڑھنا ہے مسلمان ہونے کیلئے جس میں ولایت علیؑ کا اقرار ضروری ہے مگر بد قسمت مقصر کو آج تک مکمل کلمہ نصیب نہ ہو سکا۔



وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ط وَأِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ ۝ الَّذِينَ

يُظَنُّونَ أَنَّهُمْ مُلْقُوا رَبَّهُمْ وَإِنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝

اور صبر اور صلوٰۃ (نماز) سے مدد لو اور بیشک یہ (نماز) ایک مشکل (بھاری) کام ہے سوائے خاشعین کے جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور اسی کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ (البقرہ۔ 45-46)

1. صبر کرو یعنی حرام سے بچو، امانتیں ادا کرو، باطل ریاست حاصل نہ کرو، محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کے وصی ہونے کا اعتراف کرو اور ان دونوں کی اطاعت و خدمت میں صبر سے کام لو اور اس کی بھی خدمت کرو جس کا یہ حکم دیں تاکہ تم رحمان کی قربت میں اس کی رضا و مغفرت اور دائمی نعمتوں والی جنتوں کے مستحق ہو جاؤ اور نیک مؤمنین کی رفاقت میں ہو اور محمدؐ اولین و آخرین کے سردار اور علیؑ اوصیاء کے سردار اور بہترین طاہر لوگوں کے سردار کی عترت طاہرہ کی زیارت کر سکو کیونکہ اس سے تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور تمہاری خوشی انتہا کو پہنچے گی اور جنت کی تمام نعمتیں مکمل ہوں گی۔ اور مدد بھی پانچ نمازوں سے مانگو، محمدؐ اور اس کی پاک آل پر صلوٰۃ کے ساتھ تاکہ تمہیں نعمتوں والی جنتیں ملیں۔ اور بھاری مشکل یہ ہے کہ پچھلا نہ نماز محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوٰۃ کے ساتھ ان کا حکم بھی مانو اور دل سے ایمان لاؤ اور علیؑ الاعلان بھی اور ان کی مخالفت چھوڑ دو۔ یہ بھاری کام ہے سوائے خاشعین کے جو اس عظیم فرض (ولایت) کی مخالفت میں اللہ کے عقاب سے ڈرتے ہیں جو اللہ کی ملاقات کو بڑی عظیم کرامت سمجھتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں والی جنتوں میں جائیں گے۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۰۹)

2. خاشع کا مطلب ہے جو ذلیل ہو کر (انکساری کے ساتھ) اپنی نماز پیش کرے رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ گو۔

(امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۱۱)

فوائد:-

1. صبر سے مراد حضرت محمدؐ ہیں اور صلوات سے مراد مولیٰ علیؑ ہیں کہ ہر وقت ان سے مدد مانگو۔ ان میں پہلا کام آسان ہے کہ ہر مسلمان کہتا ہے یا رسول اللہؐ مدد کر دوسرا کام بھاری ہے ولایت علیؑ لوگوں کے حلق سے نیچے دل میں نہیں اترتی سوائے خاشعین متقین کے جو آخرت میں معصومین کی مستقل زیارت و ملاقات کی خاطر جنت نعیم میں جانا چاہتے ہیں ان کی زبان پر ہر وقت یا علیؑ مدد ہوتا ہے۔

2. مولیٰ علیؑ نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مؤمن کی نماز ہوں۔

3. جو جنت نعیم سے نفرت کرتے ہیں وہی یا علیؑ مدد نہیں کہتے اور نہ نماز میں ذکر علیؑ کرتے ہیں اور نہ نماز معصومین کے حضور ذلیل بن پر پیش کرتے ہیں۔



يٰۤاَيُّهَا اِسْرَائِيْلُ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيْ الَّتِيْ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّلَا

يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنصَرُوْنَ ۝

اے بنی اسرائیل یا کرو میری وہ نعمت جو میں نے تمہیں عطا کی تھی اور یہ کہ میں نے تمہیں ساری قوموں پر فضیلت دی تھی۔ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی شخص کسی دوسرے شخص کے کچھ بھی کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی سفارش قبول کی جائے گی اور نہ کسی سے معاوضہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جاسکے گی۔ (البقرہ-47-48)

1. اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ کو مبعوث کیا تو انہوں نے قوم کو حضرت محمدؐ کی نبوت مولیٰ علیؑ کے وصی ہونے اور عترت طاہرہ کی امامت کی ہدایت کی اور اس بات پر ان سے عہد و پیمانہ لیں کہ اگر تم نے وفا کی تو جنت میں جاؤ گے اور اس عمل سے دین و دنیا میں تمام قوموں میں فضیلت پاؤ گے اور یہ دین میں فضیلت بادل کا سایہ، من و سلوی کا اترنا، پتھر سے تمہیں بیٹھا پانی پلانا، سمندر میں تمہارے لیے راستہ بنانا اور تمہیں نجات دینا اور تمہارے دشمنوں فرعون اور اس کی قوم کو غرق کرنا ہے۔ اگر کوئی اپنے زمانے میں محمدؐ و آل محمدؑ کی ولایت تسلیم کرے گا تو اس سے زیادہ اللہ فضل کرے گا۔ اور موت کے دن کو یاد کرو جس دن کوئی شخص، سفارش اور فدیہ کام نہ آئے گا کہ موت ٹل سکے۔

یہ ذکر موت کے دن کا ہے کہ سفارش اور فدیہ کام نہ آئیں گے مگر قیامت کے دن محمدؐ و آل محمدؑ اعراف پر ہوں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ عرصہ محشر میں جن شیعوں نے اعمال میں کوتاہی کی ہوگی ان کیلئے ان کے زمانے کے اختیار شیعوں کو بھیجیں گے جو سلمان، ابوذر، مقداد، عمار جیسے ہونگے تاکہ ان کو جنت میں چین چین کر لے جائیں پھر ہم اپنے محبوبوں اور نیک شیعوں کو چین چین کر اپنی جنت میں لے جائیں گے۔ پھر ایسا شخص بھی آئے گا جس نے اعمال میں کوتاہی کی ہوگی مگر اس کے پاس ہماری ولایت، تقیہ اور بھائیوں کے حقوق ہوں گے تو اس کے لیے ایک سو سے ایک لاکھ تک ناصبی فدیے کے طور پر قربان کر کے دوزخ میں پھینک کر اسے جنت داخل کیا جائے گا۔

(خلاصہ احادیث - امام حسن عسکریؑ و جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۱ - ص ۲۱۲)

فوائد:-

1. یہ درس عبرت ہے ان مقصر ناصبیوں کیلئے جو اقرار ولایت کے بغیر اپنے اعمال و عبادات پر غرور کر رہے ہیں کہ جنت میں نیک اعمال لے کر جائیں گے مگر یہ نہیں جانتے کہ ناصبی قربانی کے بکرے ہیں۔

2. دین و دنیا کی بھلائی اسی کیلئے ہے جو دل سے علی الاعلان ولایت علی کا اقرار زبان و عمل سے کرے وہی اللہ کے نزدیک صاحب فضیلت ہے۔



وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ وَإِذْ

وَعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْكُمْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ

۝ ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِمَّنْ بَعْدَ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذْ آتَيْنَا

مُوسَىٰ الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝

اور جب ہم نے تمہارے لیے سمندر کو پھاڑ دیا پھر تمہیں بچالیا اور آل فرعون کو ہم نے غرق کر دیا اور تم دیکھ رہے تھے۔ اور جب ہم نے موسیٰؑ کو چالیس راتوں کا وعدہ دیا پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو (معبود) بنا لیا اور تم (اس بنا پر) ظالم تھے۔ مگر پھر ہم نے تمہیں اس کے بعد معاف کر دیا کہ شاید تم شکر گزار بنو۔ اور جب ہم نے موسیٰؑ کو کتاب اور فرقان عطا کی تاکہ تم ہدایت پاسکو۔ (البقرہ-50-53)

1. جب حضرت موسیٰؑ قوم کے ساتھ سمندر کے کنارے پہنچے تو اللہ عزوجل نے کہا کہ ان سے کہو کہ تجدید کریں میری توحید کی اور دل سے ذکر محمد کریں جو میرے بندوں اور کینروں کا سردار ہے اور اپنے نفسوں پر ولایت علیؑ کا عہد کریں اور ان کی پاک آل کی ولایت کا اور پھر ان کے صدقے دعا کریں تو پانی زمین کی طرح ہو جائے گا۔ قوم نے تردد کیا ان میں سے کالب بن یوحنا جو گھوڑے پر سوار تھا۔ اس نے اپنے دل میں توحید الہی، نبوت محمدؐ اور ولایت علیؑ و آلہ طہیین کی تجدید کی اور ان کے صدقے دعا کی کہ پانی پر گزرنے کی اجازت دے اور اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر پانی پر چل پڑا یہ خلیج چار فرسخ چوڑی تھی وہ اسپر دوسرے کنارے پہنچا پھر واپس آ کر قوم سے کہنے لگا کہ یہ دعا تو جنت کے دروازوں کی کنجی ہے اور عذاب کے دروازے بند کرنے والی ہے رزق نازل کرنے والی ہے بندوں اور کینروں پر اللہ کی خوشنودی نازل کرنے والی ہے اے قوم اللہ اور موسیٰؑ کی بات مان لو۔ مگر قوم نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ہم تو صرف زمین پر چلیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ اے موسیٰؑ محمدؐ و آل محمدؐ کا صدقہ دے کر عصا مارو تو سمندر پھٹ گیا اور خلیج کے آخر تک زمین ظاہر ہوگئی تو داخل ہونے کا حکم دیا تو قوم نے کہا کہ زمین گیلی ہے ہمیں غرق ہونے کا خوف ہے۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے اللہ کے حکم سے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کیا تو ہوا چلی جس نے زمین کو خشک کر دیا۔ پھر قوم نے کہا کہ ہم تو بارہ قبیلے ہیں لڑائی ہو جائے گی ہر ایک کیلئے علیحدہ راستہ بناؤ۔ پھر حضرت موسیٰؑ نے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر عصا بار بار سمندر پر مار کر بارہ رستے بنائے پھر ہوانے ان کو خشک کیا۔ پھر قوم نے مطالبہ کیا کہ ہمیں پتہ نہیں چلے گا کہ دوسروں کے ساتھ رستے میں کیا ہو رہا ہے تو پھر حضرت موسیٰؑ نے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر رستوں کے درمیان پانی کی دیواروں پر عصا مارا تو ان میں کھڑکیاں بن گئیں کہ ایک دوسرے کو دیکھ سکیں۔ پھر قوم اس میں داخل ہوئی اور جب دوسری طرف پہنچ گئی تو فرعون کا آخری اس میں داخل ہو چکا تھا تو اللہ نے سمندر کو ان پر بند کر دیا اور وہ سب غرق ہو گئے اور قوم موسیٰؑ دیکھ رہی تھی۔ اللہ نے پوری قوم کو معصومین کے صدقے نجات دی تم بھی عقل کرو اور محمدؐ و آل محمدؐ پر ایمان لے آؤ۔

فرعون سے نجات کے بعد حضرت موسیٰؑ نے قوم سے کہا کہ اللہ تمہیں کتاب دینے والا ہے جس میں اوامر و نواہی اور نصیحت و عبرت اور مثالیں ہیں۔

پھر موسیٰؑ نے پہاڑ کے دامن میں جا کر تیس روز رکھے اور مسواک کی آخری روز افطار کرنے سے پہلے تو اللہ نے فرمایا کہ روزہ دار کے منہ کی بو مجھے مشک سے

زیادہ اچھی لگتی ہے۔ اس لیے دس روزے مزید رکھو تو چالیس دن بعد اللہ نے کتاب عطا کی۔ دوسری طرف سامری نے کمزور ایمان والوں کو شک و شبہ میں ڈال دیا کہ بیس دن اور بیس راتیں ملا کر چالیس کا وعدہ پورا ہوا اور موسیٰؑ کو غلطی لگ گئی اللہ تو قادر ہے خود بنفس نفیس تمہیں اپنی طرف بلا سکتا ہے اور موسیٰؑ کو مبعوث کرنے کی ضرورت نہیں۔ تو یہ بچھڑا ہے اس سے اللہ کلام کرے گا تمہارے ساتھ جس طرح موسیٰؑ سے درخت میں سے کلام کرتا تھا تو اس سے قوم گمراہ ہو گئی۔

حضرت موسیٰؑ نے بچھڑے سے پوچھا کہ ان کا گمان ہے کہ ہمارا رب تم میں بولا؟ اس نے اللہ کی تقدیس کرتے ہو کہا کہ اللہ اس سے بالاتر ہے کہ کسی چیز میں سما جائے۔ اصل میں یہ مردود میرے پیچھے چھپ کر آواز لگاتا تھا کہ یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰؑ کا معبود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو محمدؐ و آل محمدؑ کے صدقے معاف کر دیا تاکہ ان کی آنے والی نسل جو رسول اللہؐ کے زمانے میں تھی اس معافی کی نعمت کو یاد کر کے شکر ادا کرے (یعنی ایمان لے آئے) اور ان کے بعد والے بھی۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ سے فرمایا کہ قوم سے تجدید عہد کرو اور میں نے اپنے آپ پر حق قسم اٹھا کر فرض کر لیا ہے کہ کسی ایک کا بھی نہ ایمان لانا قبول کروں گا اور نہ ہی کوئی عمل مگر یہ کہ اس پر ایمان لائے کہ محمدؐ سب نبیوں سے افضل اور مرسلین کے سردار ہیں اور ان کے بھائی اور وصی علیؑ تمام اوصیاء سے افضل ہیں۔ حضرت موسیٰؑ نے ان سے تجدید عہد کروایا تو جن لوگوں نے سچا اقرار کیا ان کی پیشانی روشن ہو گئی نور مبین سے اور جن لوگوں نے دل کے بغیر خالی زبان سے اقرار کیا ان کے ماتھوں پر نور نہ آیا اور یہی فرقان ہے جو اللہ نے موسیٰؑ کو عطا کیا جو حق والوں اور باطل والوں میں فرق کرتا ہے۔ شاید تم ہدایت پاسکو کا مطلب ہے کہ شاید تم جان لو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک وہی بندہ شرف و عزت والا ہے جو ولایت کا اعتقاد رکھتا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۱۵)

فوائد:-

1. ولایت محمدؐ و آل محمدؑ کا دل سے اقرار اور ان کا ذکر اسم اعظم ہے۔ ذکر معصومینؑ سے کائنات کی ہر چیز مسخر ہو جاتی ہے۔
2. سابقہ امتوں کا بیان واضح سبق ہے کہ نجات صرف ولایت کے اعتقاد اور اقرار پر ہے۔
3. کتاب الہی میں ہر چیز ہوتی ہے اور مرد و نواہی اور نصیحت و عبرت اور مثالیں وغیرہ جن سے کی انسان کو ضرورت ہوتی ہے قرآن کریم ضابطہ حیات ہے اب اگر کوئی بصیرت کا اندھا یہ کہے کہ صرف چار یا پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں تو وہ خود بھی گمراہ ہے اور کمزور ایمان والوں کو بھی گمراہ کر رہا ہے۔
4. اپنے وقت کی حجت موسیٰؑ کی غیر حاضری میں سامری نے جو کچھ اپنی قوم کو گمراہ کرنے کیلئے کیا وہی کچھ آج کل کا مقصر ملاں کہتا ہے۔ اور ایک بچھڑے کی بجائے کئی بچھڑے ہیں جن کی عبادت ہو رہی ہے۔ رائے بڑی ظنی فتوؤں کو اللہ سے منسوب کیا جاتا ہے کہ یہ اللہ کا حکم سمجھ کر مانو جیسے بچھڑے سے آواز آئی میں معبود ہوں۔ مقصر ملاں کہتا ہے کہ امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ کی ظاہری طور پر غیر حاضری میں میں تمہارا ولی ہوں! اللہ قادر مطلق غیر معصوم مقصر ملاں کے ذریعے فتوے صادر کر رہا ہے بچھڑے کی طرح! اللہ کو معصوم و وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ صرف اسی کے ذریعے مخلوق سے رابطہ رکھے اللہ یہ کام کبھی مچھر سے بھی لے سکتا ہے! (نعوذ باللہ)
5. اللہ بے نیاز نے اپنے اوپر واجب کر لیا ہے کہ ولایت کے اقرار کے بغیر نہ ایمان قبول نہ کوئی عمل۔ تمام فروع دین اعمال ہیں جو ذکر ولایت علیؑ کے بغیر ناقابل قبول ہیں۔
6. شیعیان مولا علیؑ کی دل کی دھڑکن اور ہر سانس سے علیؑ کی صدائے اقرار بلند ہوتی ہے۔
7. روشن پیشانیوں والے اور اللہ کے نزدیک مشرف اور ہدایت یافتہ وہی لوگ ہیں جو ولایت محمدؐ و آل محمدؑ کا اقرار دل، زبان اور عمل سے کر رہے ہیں۔



وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يُقَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجَلَ
فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ط ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ط

فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝

اور جب موسیٰؑ نے اپنی قوم سے کہا اے قوم تم نے پچھڑے کو (معبود) بنانے سے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے پس توبہ کرو اپنے خالق سے اور قتل کرو اپنے (مجرم) لوگوں کو یہ بات تمہارے خالق کے نزدیک تمہارے لیے بہتر ہے پھر اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(البقرة-54)

1. حضرت موسیٰؑ نے پچھڑے کو نکلڑے نکلڑے کر کے سمندر میں غرق کر دیا جو سونے کا بنا ہوا تھا پھر قوم سے پانی پینے کو کہا تو جس جس نے پچھڑے کی پوجا کی تھی اس کے ہونٹ اور ناک کا لے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ جن لوگوں نے پچھڑے کو نہیں پوجا وہ ان کو قتل کر دیں۔ جنہوں نے قتل کرنا تھا کہنے لگے کہ بڑی مشکل ہے ہم پر کہ اپنے ہاتھوں سے باپ بیٹوں بھائیوں اور رشتہ داروں کو قتل کریں اور ہم نے اس کی عبادت بھی نہیں کی۔

تو اللہ نے وحی کی کہ وہ محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے دعا کریں تو گناہ گاروں کو قتل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ رشتہ داروں کو قتل کرنے پر مغموم بھی نہیں ہوں گے۔ اس بات کا گناہ گاروں کو پتہ چل گیا کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ و آل محمدؐ کے وسیلے سے کی ہوئی دعا کو رد نہیں کرتا تو وہ سب جمع ہو کر گڑگڑا کر دعا کرنے لگے کہ اے ہمارے رب محمدؐ کی عظمت کے صدقے، علیؑ افضل و اعظم کی عظمت کے صدقے اور فاطمہؑ کی افضلیت کے صدقے، سید المرسلین کے بیٹوں حسنؑ و حسینؑ کے صدقے جو جنت کے تمام جوانوں کے سردار ہیں اور ان کی طیب و طاہر اولاد آل طہ و یس کی عظمت کے صدقے ہمارے گناہوں کو معاف فرما اور سزا کو معاف فرما اور ہمارے قتل ہونے کے فیصلے کو ختم کر دے۔ تو حضرت موسیٰؑ کو اس وقت وحی ہوئی کہ ان کو قتل نہ کیا جائے کیونکہ انہوں نے ان کے وسیلے سے سوال کیا ہے اور قسم دی ہے، اگر ابلیس بھی مجھے ان کی قسم دیتا تو ضرور اس کی ہدایت کر دیتا اور اگر نمرود و فرعون ان کی قسم دیتے تو انہیں ضرور نجات دیتا۔ پس ان پر سے قتل اٹھالیا گیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۱۹)

فوائد:-

1. گمراہی کے سامان کو نکلڑے نکلڑے کر کے ضائع کر دو چاہے سونے چاندی سے بنا ہوا ہو۔ جن کتب میں مکمل کلمہ طیبہ نہ ہو، نہ معصومین کا حوالہ ہو بلکہ ولایت و عصمت کے خلاف فتوے ہوں اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے ہوں ان کتابوں کو دریا برد کر دیا جانا چاہیے۔
2. اگر بڑے بڑے مردود بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے در پر سر تسلیم رکھ دیتے تو اللہ شرک جیسے عظیم گناہ معاف کر دیتا۔ ان کے صدقے اللہ سر پر آیا ہوا عذاب ٹال دیتا ہے۔ شرمانے کی کیا ضرورت ہے ابھی بھی وقت ہے کہ اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت کا اقرار کر لو۔ حرنے حسین رحمان کے قدموں پر سر رکھ دیا تو علیہ السلام ہو گیا۔



وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَىٰ اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاكُم مِّنْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَشْكُرُونَ ۝

اور جب تم نے کہا اے موسیٰؑ ہم ہرگز تمہارے (قول کا) یقین نہیں کریں گے حتیٰ کہ ہم خود علانیہ طور پر اللہ کو دیکھ لیں پس تم کو بجلی کی کڑک نے

آ لیا اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر ہم نے تمہیں زندہ کر دیا تمہارے مرجانے کے بعد شاید کہ تم شکر گزار بن جاؤ۔ (البقرۃ۔ 55-56)

1. جب حضرت موسیٰؑ نے عہد فرقان لینا چاہا کہ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ و آئمہ طاہرینؑ کی امامت کا اقرار کرو تا کہ حق والوں اور باطل والوں میں فرق ظاہر ہو جائے۔ تو قوم نے کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ یہ اللہ کا حکم ہے وہ خود ہمیں علانیہ کہے تو اللہ نے ان پر بجلی کی کڑک نازل کی۔ جو باقی بچ گئے ان سے موسیٰؑ نے پوچھا اب تم کیا کہتے ہو تو انہوں نے کہا ہمیں کیا پتا کہ ان پر بجلی کیوں گری بجلی تو ہر ایک اچھے برے پر گرتی ہے اور اگر ان پر بجلی محمدؐ و علیؑ کے امر کو رد کرنے کی وجہ سے گری ہے تو اللہ سے دعا کرو کہ ان کو زندہ کرے تاکہ ہم ان سے پوچھ لیں۔ موسیٰؑ کی دعا سے وہ زندہ ہو گئے اور پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ اے بنی اسرائیل ہم پر یہ مصیبت علیؑ کی امامت اور محمدؐ کی نبوت کے عقیدے سے انکار کرنے کی وجہ سے پڑی یقیناً ہم نے موت کے بعد رب کے آسمانوں، حجاب، عرش، کرسی، جنتوں اور دوزخ کے ممالک دیکھے اور ان تمام ممالک میں محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، محسنؑ اور حسینؑ کے علاوہ کسی اور کا زیادہ حکم چلتے نہ دیکھا اور نہ ان سے بڑا سلطان دیکھا۔ جب صعقہ نے ہمیں مار دیا تو ہمیں دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے کہ محمدؐ و علیؑ کی آواز آئی کہ روک لو ان کو عذاب سے کیونکہ ان کو دوبارہ زندہ ہونا ہے کیونکہ ایک سائل نے ہمارا واسطہ دے کر اللہ سے اس کا سوال کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے امت حضرت محمدؐ کو خبردار کیا ہے کہ پہلوں کی طرح محمدؐ و آل محمدؐ سے منہ نہ موڑو۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۲۰)

فوائد:-

1. محمدؐ و آل محمدؐ مشیت الہی ہیں لامحالہ ان کا اقتدار تمام کائنات پر ہے دنیا ہو یا آخرت فلاح اور رضائے الہی ان کی مودت و اطاعت میں ہے۔



وَزَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰ وَالسَّلْوٰ ط كُلُوا مِنْ طَيْبٰتِ
مَا رَزَقْنَاكُمْ ط وَمَا ظَلَمُونَا

وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝

اور ہم نے تم پر بادلوں کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا کہ کھاؤ پاک چیزیں جو ہم نے تمہیں دیں ہیں۔ انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ پر ہی ظلم کر رہے تھے۔ (البقرۃ۔ 57)

1. بنی اسرائیل پر صحرا کی دھوپ میں بادل کا سایہ کیا اور من و سلویٰ اتارا جو حلوہ اور پاک پرندے کا گوشت ہوتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پاک رزق کھاؤ جو ہم نے دیا ہے اور شکر کرو اللہ کی نعمت کا اور عزت و احترام کرو محمدؐ و آل محمدؐ کا جن کے بارے میں تم سے عہد و پیمان لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو حکم دیا تھا اس میں تبدیلی اور تغیر کر کے اور عہد کو پورا نہ کرے وہ ہم پر ظلم نہیں کر سکتے کیونکہ کافر کا انکار ہماری سلطنت و مملکت میں کمی نہیں کر سکتا اور مومن کا ایمان ہماری سلطنت میں اضافہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ حکم میں کفر اور تبدیلی کر کے اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اے اللہ کے بندوں تم پر ہم اہلبیتؑ کی ولایت کا عقیدہ رکھنا فرض ہے اور یہ کہ ہم میں تفریق نہ کرنا اور دیکھو کہ اللہ نے تمہیں کیسی وسعت دی کسی طرح محبت تم پر واضح کر دی تاکہ حق کی معرفت تمہارے لیے آسان ہو جائے پھر تمہیں تفسیر کی وسعت دی تاکہ مخلوق کے شر سے محفوظ رہو۔ پھر تم اگر تغیر و تبدل کرو تو توبہ پیش کی اور اسے قبول بھی کرتا ہے تاکہ تم اللہ کی نعمت کا شکر گزار بن جاؤ۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۲۴)

1. رزق اور نعمت صرف کھانے پینے کی اشیاء نہیں ہوتیں۔ سب سے افضل رزق و نعمت ہدایت الہی ہے جو ولایت محمد و آل محمد کا علم و معرفت ہے۔
2. جمعہ جمعہ آٹھ دن کی مختصر زندگی میں بغیر معرفت کے چند نگرین مار کر اللہ پر کوئی احسان نہیں۔ اللہ کے اقتدار میں نہ کفر سے کمی آتی ہے نہ ایمان لانے سے اضافہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کا اپنا فائدہ یا نقصان ہے کہ ولایت معصومین پر ایمان لائے یا انکار کرے۔
3. رسول اللہ نے واضح فرمایا ہے کہ ہم میں تفریق نہ کرنا کہ میری نبوت کی شہادت دینے کے بعد تمہاری زبانیں گوئی ہو جائیں میری آل کی ولایت کی شہادت کیلئے۔ اور جو غلط راستے پر ہو تو توبہ کر لے قبول ہوگی پھر نعمت ولایت کا شکر ادا کرو۔
4. اللہ نے عالم زریں میں شاق لیا پھر تمام انبیاء اس کی تجدید کرتے رہے کہ شہادت دو تو حید الہی کی نبوت محمد کی اور علی اور ان کی آل کی ولایت کی۔ اللہ تعالیٰ اس عہد میں تبدیلی و تغیر اور کانٹ چھانٹ کومع فرماتا ہے کہ ولایت علی کو چھوڑ کر اپنے آپ پر ظلم نہ کرو۔

❖.....❖.....❖

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّادْخُلُوا
 الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيئَتِكُمْ ۖ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ ۝
 فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا
 رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ وَإِذْ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا
 اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ

فَإِنْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوا
 وَاشْرَبُوا مِنْ رِزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعَثُوا فِي الْأَرْضِ مُمْسِدِينَ ۝ وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ
 لَنْ نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ
 الْأَرْضُ مِنْ مِّنْ بَقْلِهَا وَقِشَائِبِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ
 الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۖ إِهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُمْ مَّا سَأَلْتُمْ ۖ وَضُرِبَتْ
 عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۖ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۖ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا

يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيَّ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصْرِيَّ وَالصَّبْعِيْنَ

مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۖ وَلَا

خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۗ

اور جب ہم نے کہا اس بستی میں داخل ہو جاؤ اور اس میں جہاں سے چاہو بفرامغت کھاؤ اور اس کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور کہنا ہمیں بخش دے، ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے اور نیکو کاروں کو مزید دیں گے۔ پس جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اس بات کو بدل کر کچھ اور کہہ دیا جو ان سے کہی گئی تھی پھر ہم نے ظلم کرنے والوں پر آسمان سے عذاب نازل کیا اس لیے کہ وہ نافرمانی کر رہے تھے۔ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کیلئے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا مارو اپنے عصا کو پتھر پر پس اس سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے۔ یقیناً تمام لوگوں نے اپنی اپنی پانی لینے کی جگہ کو جان لیا۔ کھاؤ اور پیو اللہ کے رزق سے اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اور جب تم نے کہا اے موسیٰ ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کریں گے پس ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ ہمارے لیے وہ مہیا کرے جو زمین اگاتی ہے جیسے سبزیاں اور کھڑیاں اور لہسن اور مسور اور پیاز۔ (موسیٰ نے) کہا کیا تم اس بدلے میں جو بہتر ہے ادنیٰ چیز لیتے ہو تو کسی شہر میں جا رہو وہاں جو مانگتے ہو تمہیں مل جائے گا اور ان پر ذلت اور پستی مسلط کر دی گئی اور وہ اللہ کے غضب میں گھر گئے یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق قتل کر دیتے تھے یہ اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھنے والے تھے۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور وہ لوگ جو یہودی ہیں اور عیسائی ہیں اور ستارہ پرست ہیں جو لوگ بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں کوئی خوف اور کوئی غم نہیں ہوگا۔

(البقرۃ-58-62)

1. اللہ نے حکم دیا کہ اے بنی اسرائیل شام کی ایک بستی اریحا کے دروازے میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ۔ اس دروازے پر اللہ نے حضرت محمدؐ اور مولا علیؑ کی تصویریں بنائی ہوئی تھیں کہ ان تصویروں کی تعظیم میں سجدہ کرو اور ان دونوں کی بیعت کی تجدید کرو اور انکی ولایت کا ذکر کرو اور یاد رکھو ان کے متعلق کیا ہوا عہد اور میثاق اور تصویروں کی تعظیم کیلئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہوئے ان دونوں کی ولایت کا اعتقاد رکھتے ہوئے دعا کرو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیاں مٹا دے تو اللہ تمہاری سابقہ خطائیں معاف اور ماضی کے گناہ ختم کر دے گا اور جس نے ولایت کی مخالفت چھوڑ دی اور عہد ولایت پر ثابت قدم رہا تو اس کے اس عمل کی وجہ سے درجات اور ثواب بڑھادیں گے۔ تو انہوں نے اس بات کو بدل دیا اور سجدہ نہ کیا جیسا کہ حکم دیا اور وہ کہا جو حکم نہیں تھا اور ظلم کیا اور وہ پیٹھ دکھا کر داخل ہوئے اور یہ کہتے ہوئے ہٹا سمقنا یعنی سرخ گندم۔ تو اللہ نے ان ظالموں پر عذاب نازل کیا کیونکہ انہوں نے تغیر و تبدل کیا اس میں

جو کہا گیا تھا اور اللہ کی ولایت اور محمدؐ کی اور علیؑ اور ان کی پاک و طاہر آلؑ کی ولایت قائم نہ کی تو اللہ کے امر اور اطاعت سے خارج ہو گئے اور طاعون کا عذاب آیا اور ایک لاکھ بیس ہزار مر گئے کیونکہ اللہ کے علم میں تھا کہ ان میں سے کوئی ایمان لانے والا یا توبہ کرنے والا نہیں ہوگا۔ اگر کوئی توبہ کرنے والا ہو یا اس کی اولاد میں سے کوئی توحید الہی ماننے والا محمدؐ پر ایمان لانے والا ان کے بھائی اور وصی علیؑ کی ولایت کی معرفت رکھنے والا آنے والا ہو تو اللہ اس پر عذاب نہیں کرتا۔

جب صحرا میں قوم کو پیاس نے مار ڈالا تو رو کر گڑ گڑائے تو حضرت موسیٰؑ نے دعا کی کہ اے اللہ نبیوں کے سردار محمدؐ کے صدقے اور اوصیاء کے سردار علیؑ کے صدقے اور سیدۃ النساء فاطمہؑ کے صدقے اور اولیاء کے سردار حسنؑ کے صدقے اور سب شہداء سے افضل حسینؑ کے صدقے اور ان کی عترت اور خلفاء جو پاک لوگوں کے سردار ہیں کے صدقے ان بندوں کو پانی پلا دے۔ تو اللہ کی وحی سے موسیٰؑ نے پتھر پر عصا مارا تو بارہ چشمے پھوٹ نکلے تو سب قبیلوں نے پانی پیا ایک دوسرے کی مزاحمت کے بغیر۔ جس نے اہلیت کی ولایت قائم کی اللہ سے اپنی محبت کا جام پلائے گا اور جس نے مخالفت کی دل میں ٹھان لی وہ دوزخ کے عذابوں میں بھٹکتا پھرے گا۔ جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور محمدؐ و آل محمدؑ کی ولایت پر اور نیک اعمال کیلئے اس عہد ولایت کو وفا کرتے ہوئے ان کیلئے اللہ کے پاس اجر و ثواب ہے ان کو خوف اور حزن نہیں ہوگا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۲۶)

2. اللہ کی آیات کا انکار اور نبیوں کو ناحق قتل کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہاتھوں سے مارتے تھے یا تلوار سے قتل کرتے تھے مگر یہ کہ وہ ان کی باتیں سنتے اور پھر تنقید کرتے ہوئے پھیلاتے تو قتل، سرکشی اور معصیت ہوئی۔

(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۳۱)

فوائد:-

1. عبادات دراصل ذکر محمدؐ و آل محمدؐ کو قائم رکھنے کیلئے ہیں کیونکہ یہ اللہ کے محبوب ہیں ان کے نور کو آدم کی پیشانی میں منتقل کرے سجدہ کروایا محصوم مخلوق سے، باب حطہ پر محمدؐ و علیؑ کی تصویروں کی تعظیم میں سجدہ کروایا اور اس لیے امام باقرؑ نے فرمایا کہ ہم تمہارے لیے باب حطہ ہیں۔ مولیٰ علیؑ کا کعبے میں ظہور کر کے اس کو مرکز وجود بنا دیا۔
2. نبی کے قول پر تنقید اور انکار قتل کے مترادف ہے۔ اسی لیے مفتاح الجنان میں زیارت امام کا ایک فقرہ ہے کہ اللہ ان کو ہلاک کرے جنہوں نے آپؐ کو ہاتھ یا زبان سے قتل کیا۔ تو جو زبان سے ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے اور عملاً مخالفت کرے وہ امام کا قاتل ہے۔



وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمْ الطُّورَ ط خُذُوا مَا آتَيْنَكُمْ بِقُوَّةٍ
وَإِذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ مَّ بَعْدِ ذَلِكَ ۚ فَلَوْلَا
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ لَكُنْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ
اعْتَدُوا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝ فَجَعَلْنَاهَا
نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِينَ ۝

اس میں ہے اسے یاد رکھو شاید کہ تم تقویٰ اختیار کر لو۔ پھر اس کے بعد تم پھر گئے اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی تو تم ضرور خسارہ پانے والوں میں ہوتے۔ اور یقیناً تمہیں معلوم ہے کہ تم میں سے جن لوگوں نے ہفتے (کے قانون) کی خلاف ورزی کی تھی ہم نے ان سے کہا ذلیل و رسوا ہو کر بند رہنا جاؤ۔ پھر ہم نے ان کو اس زمانے اور بعد میں آنے والوں کیلئے عبرت اور متقین کیلئے نصیحت بنا دیا۔ (البقرہ۔

(66-63)

۱۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ عمل کرو اس پر جو تورات میں ہے اور فرقان میں جو موسیٰ پر کتاب کے ساتھ نازل کی گئی جس میں خصوصاً محمدؐ کا علیؑ کا اور آئمہ طہیینؑ کا ذکر ہے جو تمام مخلوق کے سردار ہیں اور حق قائم کرنے والے ہیں۔ حضرت جبرائیل نے اللہ کے حکم سے فلسطین کے پہاڑوں میں سے پہاڑ اٹھایا جو ایک فرسخ لمبا اور ایک فرسخ چوڑا تھا جو قوم پر پورا آتا تھا۔ ان کے سروں کے اوپر لاکر معلق کر دیا اور موسیٰ نے قوم سے کہا کہ جو حکم (ولایت معصومینؑ) دیا گیا ہے قبول کرو ورنہ یہ طور پہاڑ تم پر گرا دیا جائے گا تو سب نے خاک پر سجدہ کرتے ہوئے حکم کو قبول کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس امر حلیل یعنی ذکر محمدؐ و علیؑ اور ان کی پاک آل کے ذکر کو مضبوطی سے پکڑ لو اگر یاد رکھو گے تو اس پر قائم رہنے کا بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کرو گے تو شدید پکڑ ہوگی۔ پھر تم عہد پر قائم نہ رہے اور اس عہد ولایت کو وفا نہ کیا اگر اللہ کے فضل سے تمہیں مہلت نہ دی گئی ہوتی اور اس کی رحمت سے تو بہ کا موقع نہ دیا جاتا تو تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاتے۔

یہ قوم سمندر کے کنارے رہتی تھی اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ ہفتے کے دن مچھلیاں نہ پکڑیں۔ انہوں نے سمندر کے کنارے چھوٹے چھوٹے تالاب بنا لیے اور ان کو سمندر سے ملا دیا اس طرح کہ مچھلی تالاب میں آجائے تو واپس نہ جاسکے۔ پھر اتوار کو جا کر تالاب سے ساری مچھلیاں لے آتے اور سمجھتے کہ اس طرح چالاکی سے انہوں نے اللہ اور نبیؐ کی حکم کی نافرمانی نہیں کی۔ اللہ نے انکو مسخ کر کے بند بنا دیا اور تین دن بعد مر گئے۔ اللہ نے مچھلی کا شکار کرنے والوں کو مسخ کر دیا تو جنہوں نے اولاد رسولؐ کو قتل کیا اور حرم پاک کی ہتک کی اللہ ان کا کیا حال کرے گا۔ اللہ نے ان کو دنیا میں مسخ نہیں کیا بلکہ آخرت میں ان کے عذاب میں اضافے پر اضافہ ہو رہا ہے۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۳۳)

فوائد:-

1. مقصر ملاں کو قرآن کریم دیکھ کر بڑی گھبراہٹ ہوتی ہے کہ اس میں بار بار تجدید بیثاق ولایت مولا علیؑ کا انکار کرنے والوں پر عتاب الہی کی تفصیل ہیں۔ اس لیے بہانے سے چار پانچ سو آیات نکال کر باقی سے جان چھڑانا چاہتا ہے۔ یا قرآن کے ظاہری الفاظ کے مطابق تفسیر کرتا ہے کہ یہ عذاب والی آیات یہودیوں کے بارے میں ہیں اور عوام سے وہ تفسیر چھپاتا ہے جو قرآن کے حقیقی وارث معلم مترجم مفسر معصومینؑ نے کی ہے تاکہ لوگوں کو پتہ نہ چلے کہ یہ یہودی مزاج لوگ منکرین ولایت علیؑ ہیں۔ جب امام زمانہؑ عجل اللہ کی ذوالفقار موت کے پہاڑ کی طرح سر پر ہوگی تو مقصرین منافقوں کی طرح فوراً ولایت علیؑ کا اقرار کریں گے۔

❖.....❖.....❖

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ط قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا

هُزُؤًا ط قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ ه قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ

لَنَا مَا هِيَ ط قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بُكْرٌ ط عَوَانٌ م بَيْنَ

ذَلِكَ ط فافعلوا ما تؤمرون ۞ قالوا ادع لنا ربك يبين لنا ما لونها ط قال
انه يقول انها بقرة صفراء لا فاقع لونها تسر النظرين ۞ قالوا ادع لنا
ربك يبين لنا ماهي لا ان البقر تشبه علينا ط وانا ان شاء الله لمهتدون ۞
قال انه يقول انها بقرة لا ذلول تثير الارض ولا تسقى الحرث ج
مسلمة لا شية فيها ط قالوا السن جئت بالحق ط فذبحوها وما كادوا
يفعلون ۞ واذا قتلتكم نفسا فادراءتم فيها ط والله مخرج ما كنتم تكتمون
ج فقلنا اضربوه ببعضها ط كذلك يحي الله الموتى لا ويريكم اياته
لعلكم تعقلون ۞

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا اللہ تمہیں ایک گائے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے انہوں نے کہا کیا تم ہمارا مذاق اڑاتے ہو۔ اس نے کہا میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں ہو جاؤں۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو کہ وہ ہمیں تفصیل سے بتائے کہ وہ کیسی ہو۔ اس نے کہا کہ اللہ کہتا ہے کہ وہ نہ بوڑھی ہو اور نہ پھیا اس کے درمیانی عمر کی ہو۔ پس جو حکم دیا جا رہا ہے اسے کرو۔ انہوں نے کہا اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کرو کہ وہ بیان کے کہ اس کا رنگ کیسا ہو۔ اس نے کہا کہ اللہ کہتا ہے کہ وہ گائے زرد رنگ کی ہو اس کا رنگ شوخ ہو کہ دیکھنے والوں کو خوش کرے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ وہ بتائے کہ وہ کیسی ہو کیونکہ گائیں ہمیں ملتی جلتی نظر آتی ہیں اگر اللہ نے چاہا تو ضرور اس کا پتہ لگالیں گے۔ اس نے کہا اللہ کہتا ہے کہ وہ گائے کام کرنے والی نہیں کہ جو زمین جوتی ہو اور نہ وہ کھیتوں کو پانی دیتی ہے صحیح سالم ہے اس میں کوئی داغ نہیں۔ انہوں نے کہا اب تم صحیح بات لائے ہو پھر انہوں نے اسے ذبح کیا۔ قریب نہ تھا کہ وہ ایسا کرتے۔ جب تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا پھر اس بارے میں ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے اور اللہ ظاہر کرنے والا تھا جو کچھ تم چھپاتے تھے۔ پھر ہم نے کہا اسے اس کے ایک حصے سے ضرب لگاؤ اس طرح اللہ مردوں کو زندگی دیتا ہے اور تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے

تا کہ تم عقل سے کام لو۔ (البقرہ۔ 67-73)

1. بنی اسرائیل کے ایک جوان کو اسکے چچا کے بیٹے نے حسد سے قتل کیا اور بڑے قبیلے کے گھروں کے پیچھے رات کے وقت لاش کو پھینک دیا۔ اس طرح اصلی قاتل کا پتہ لگانے میں جھگڑا ہو گیا۔ اللہ نے حضرت موسیٰؑ کو کہا کہ آپ کی قوم میں ایک جوان ہے جو بہترین ہے اس کا دین ہی محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات اور ان کے فضائل بیان کرنا ہیں۔ اس جھگڑے کے فیصلے کے ذریعے میں اس کا رزق زیادہ کرنا چاہتا ہوں۔ تو اللہ نے وحی کی کہ ایسی نشانیوں والی گائے ذبح کر کے اس کا ایک ٹکڑا مقتول پر مارو تو وہ زندہ ہو جائے گا۔ (ساری نشانیاں جو اللہ نے بتائیں وہ اس گائے میں تھیں جو اس نیک جوان کے پاس تھی)۔ انہوں نے مذاق کیا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک میت کا ٹکڑا دوسری میت پر مارنے سے ان میں سے ایک زندہ ہو جائے؟ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ میں جاہلوں میں سے نہیں کہ کسی بات کو اللہ سے نسبت دوں جو اس نے نہیں کہی۔ اور ان کو مثالوں سے سمجھایا کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔ پھر وہ گائے ڈھونڈنے نکلے تو ان نشانیوں والی گائے صرف اس نیک نو جوان کے علاوہ کسی کے پاس موجود نہ پائی۔ اس کو اللہ نے خواب میں محمدؐ و آل محمدؐ دکھائے تھے تو انہوں نے فرمایا تھا کہ تو ہمارا محبت ہے ہم تمہیں دنیا میں بھی جزا دینا چاہتے ہیں۔ اپنی گائے کا سودا ماں کے حکم سے کرنا اس طرح اللہ تمہیں اور تمہاری اولاد کو غنی کر دے گا۔ قوم نے آ کر گائے خریدنا چاہی تو اس نے قیمت دو دینار ماں کی مرضی کے مطابق بتائی۔ لوگوں نے کہا ایک دینار۔ ماں نے کہا کہ اب قیمت چار ہے لوگوں نے کہا دو دینار اس کی ماں نے آٹھ دینار کہے قوم نے چار دینار چاہے اس طرح بڑھتے بڑھتے قیمت یہاں تک آئی کہ بیل کی کھال میں جتنے دینار آجائیں۔ پھر انہوں نے اسے ذبح کر کے اس کا حصہ مقتول کو مارا تو وہ زندہ نہ ہوا۔ حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اللہ فرماتا ہے تم نے وعدہ خلافی کی ہے کہ اس کی ابھی قیمت ادا نہیں کی۔ انہوں نے مال جمع کر کے قیمت ادا کی وہ پچاس لاکھ دینار بنی۔ پھر گائے کا ٹکڑا مقتول کو مارا تو وہ زندہ ہو گیا اور بتایا کہ اس کے چچا کے بیٹے نے اسے حسد کی وجہ سے قتل کیا تھا۔

اس نیک جوان کے اس طرح غنی بننے کی وجہ قوم نے پوچھی تو حضرت موسیٰؑ نے بتادی۔ پھر اس جوان نے پوچھا کہ دولت کی حفاظت کیسے کرے تو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ اسے لینے سے پہلے محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجو۔ مقتول نے یہ سب کچھ سن کر محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے اللہ سے زندگی کی دعا مانگی تو اللہ نے ساٹھ سال عطا کی اور مزید ستر سال معصومین کے صدقے میں یعنی اسکو ایک سو تیس سال زندگی مل گئی۔ پھر جس قبیلے نے اپنا سارا مال گائے کی قیمت میں دے دیا تھا حضرت موسیٰؑ سے پوچھا تو ان کو بھی بتایا کہ اس نیک جوان اور مقتول کی دعائیں چکے ہو تو تم بھی محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے مانگو۔ انہوں نے دعا کی تو حکم ہوا کہ فلاں کھنڈر میں دفینہ مال جا کر کھود لو۔ ان کو سولہ لاکھ دینار ملے پچاس لاکھ گائے کی قیمت سے دگنے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دینے کی وجہ سے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱ ص ۲۳۸)

فوائد:-

1. رزق، موت و حیات، جزا و سزا، کائنات کی بقا محمدؐ و آل محمدؐ کی وجہ سے ہے۔ سب حقیقی واقعات اور معجزات کا صرف مقصد یہی ہے کہ انسان کو سمجھ آ جائے کہ کائنات کی تخلیق کا مقصد مودت معصومین ہے، ہر آسمانی کتاب کا درس مودت معصومین ہے، ہر عمل کی روح مودت معصومین ہے۔ دین الہی معصومین کا نقش قدم ہے۔



ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ط وَإِنَّ

مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ط وَإِنَّ مِنْهَا لَمَاءٌ يَشَّقُّ فَيُخْرِجُ مِنْهُ

الْمَاءُ ط وَإِنَّ مِنْهَا لَمَّا يَلْبَسُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ط وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

پھر تمہارے دل اس کے بعد سخت ہو گئے پتھروں کی مانند یا اس سے زیادہ سخت اور پتھروں میں سے تو کوئی یقیناً ایسا بھی ہوتا ہے جس سے چشمے پھوٹ نکلتے ہیں اور ان میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جو پھٹتا ہے تو اس سے پانی نکل آتا ہے اور ان میں سے کوئی اللہ کے خوف سے گر پڑتا ہے اور اللہ بے خبر نہیں ہے اس سے جو تم کر رہے ہو۔ (البقرہ-74)

1. پتھر دل اور اس سے بھی زیادہ سخت وہ ہیں جنہوں نے ولایت کی مخالفت کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہودیوں نے اعتراض کیا کہ ہمارے دل تو خیر سے بھرے ہیں صدقہ خیرات کرتے ہیں تو رسول اللہ نے فرمایا خیر وہ ہے جو وجہ اللہ کی خاطر ہونہ کہ ریا کاری۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اگر آپ سچے ہیں تو پہاڑ گواہی دیں۔ آپ نے فرمایا جس پہاڑ سے چاہو شہادت دلو الود۔ تو انہوں نے جبل اور کا انتخاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تجھے محمدؐ و آل محمدؐ کی عظمت کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جن کے اسمائے مبارکہ کی وجہ سے آٹھ ملائکہ عرش اٹھائے ہوئے ہیں جس عرش کو لا تعداد ملائکہ حرکت تک نہ دے سکے جن کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور محمدؐ اور پاک آل کے صدقے جن کے ناموں کے ذکر کے صدقے آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی اور خطا معاف ہوئی اور مرتبے پر بحال ہوا اور محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا صدقہ جن کے ناموں کا ذکر کر کے اور بیس نے سوال کیا تو مکانات علیاً تک جنت میں بلند ہوا۔ محمدؐ کی شہادت دو اور تصدیق کرو کہ ان یہودیوں کے دل سخت ہیں یہ جھوٹے ہیں اور محمدؐ رسول اللہ کے قول کی مخالفت کرتے ہیں۔

پہاڑ متحرک ہوا اور زلزلہ آیا اور اس میں سے پانی جاری ہو گیا اور اس نے تفصیلاً شہادت دی اور رسول اللہ جو حکم دیتے رہے وہ کرتا رہا۔ (خلاصہ

حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۴۷)

فوائد:-

1. ان پتھر دل لوگوں کی اولاد آج بھی کثرت سے موجود ہے جو ولایت علیؑ والی آیات اور احادیث سنتے ہیں مگر ان کے دل پھر بھی سخت اور خشک رہتے ہیں کیونکہ ان دلوں پر مقصر ملائکہ کی محبت کا غلاف چڑھا ہوا ہے۔ کائنات کی ہر چیز علیؑ پر کاربہی ہے مگر مقصر بہرے گونگے اندھے بے عقل نہ علیؑ ولی اللہ سن سکتے ہیں نہ کہہ سکتے ہیں نہ دیکھ سکتے ہیں نہ سوچ سکتے ہیں۔



اَفَتَطْمَعُونَ اَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلِمَ اللّٰهِ ثُمَّ يَحْرَفُونَهُ مِنْ مَّ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْا اٰمَنَّا ۗ وَاِذَا خَلَا بِبَعْضِهِمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْا اَتَحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰىكُمْ لِيَحٰجِبُوْكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ط اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ اَوَلَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

کیا تم توقع رکھتے ہو کہ وہ تمہاری بات مان لیں گے اور یقیناً ان میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو اللہ کا کلام سنتا ہے پھر سمجھ لینے کے بعد اس میں تحریف کرتے ہیں اور وہ جانتے بھی ہیں اور جب ان لوگوں سے ملتے ہیں جو ایمان لائے ہیں تو کہتے ہیں ہم بھی ایمان لائے ہیں اور جب ایک دوسرے کے ساتھ تھکیے میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کیا تم ان کو وہ باتیں بتاتے ہو جو اللہ نے تم پر کھولی ہیں تاکہ وہ اس سے تم پر حجت لائیں تمہارے رب کے پاس سے کیا تم عقل نہیں رکھتے۔ کیا انہیں معلوم نہیں بیشک اللہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔ (البقرہ-75-77)

1. جب یہودیوں نے رسول اللہ کے ناقابل تردید دلائل و معجزات دیکھے تو ظاہری طور پر نبوت محمد اور ولایت علی کا اقرار کر لیا اور جب اپنوں کے ساتھ تھیلے میں ہوتے تو کہتے یہ تو ہم نے اپنے بچاؤ کیلئے کہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات سے ان کی منافقت ظاہر کر دی۔ یہ منافق جب سلمان، مقداد، ابو ذر اور عمار سے ملتے تو نبوت و ولایت کا اقرار کرتے اور ولایت علی کے فوائد بیان کرتے اور آل محمد کے فضائل بیان کرتے۔

ابو جہل نے قاصد بھیجا جس نے گستاخانہ پیغام سنایا تو رسول اللہ نے جواب میں مستقبل کی خبر بھی دی کہ ہمارے تمہارے درمیان جنگ بدر ہوگی سب کچھ بتایا کب ہوگی کتنے دن ہوگی کون کون قتل ہوگا کتنے قیدی ہونگے پھر تمام مجمع جو اس وقت موجود تھا مدینہ میں کو کہا کیا میں تمہیں ان سب کی قتل گاہ دکھاؤں مجھے میں مومن، یہودی، عیسائی اور سب طرح کے لوگ تھے۔ سوائے مولا علی کے سب نے کہا کہ بدر بہت دور ہے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ ایک قدم اٹھاؤ دوسرا بدر میں ہوگا۔ وہاں پھر سب کو جنگ کے حالات، مقتولوں کی جگہ دکھائی پھر کہا کہ لکھ لو جو تم سن رہے ہو۔ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ دوات اور کاغذ کہاں ہے؟ رسول اللہ نے فرمایا کہ وہ ملائکہ کیلئے ہے اور پھر ملائکہ کو حکم دیا کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اسکو لکھ کر ہر ایک کی آستین میں رکھ دو۔ پھر لوگوں کو کہا کہ اپنی آستینوں میں سے نکال کر پڑھو سب نے نکال کر دیکھا تو بالکل وہی تھا جو آپ نے فرمایا تھا نہ کم نہ زیادہ نہ ترتیب میں فرق تھا۔ فرمایا اس کو واپس رکھ لو یہ مومنین کیلئے شرف ہے اور دشمنوں پر حجت ہے۔

جب یہودی آپس میں ملے تو ان کے سرداروں اور علماء نے کہا کہ تم مسلمانوں کو جو رسول اللہ کی نبوت اور ان کے بھائی علی کی امامت کے بارے میں جو سچے نبوت تو ریت میں ہیں کیوں بتاتے ہو اس طرح تو وہ ہم پر اللہ کی حجت لاتے ہیں کیا تم اتنی بھی عقل نہیں رکھتے۔ تو اللہ نے ان کی غلط فہمی رد کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ (خلاصہ حدیث - امام حسن عسکریؑ) (البرہان - ج 1 - ص 252)

فوائد:-

1. منکرین ولایت حق کا مقابلہ کرنے کی سکت نہیں رکھتے اسلیئے وہ مقصر بن کر مومنین میں گھس گئے۔ یہ مقصر منافق مومنین کے سامنے منبر پر بیٹھ کر مجبوراً فضائل مولا علی کا ذکر کرتے ہیں اور کبھی کبھی زرد چہرے کے ساتھ یا علیؑ مدد بھی کہہ دیتے ہیں تاکہ نذرانہ ملتا رہے۔ مگر جب دوسرے مقصروں کے ہمراہ تھیلے میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ کیا کریں ہماری مجبوری ہے عوام جانوروں کی طرح نا سمجھ ہے ابھی ارتقاء کی اس منزل پر نہیں پہنچی کہ ان کو حقیقت عقائد بتائے جائیں، ان کو فضائل معصومین اور فضائل محبت علیؑ مجالس میں زیادہ نہیں بتانے چاہیں ورنہ یہ ہم سے بھاگ جائیں گے۔ اور یہ حقیقت ہے کہ مقصر ملاؤں کا یہ متفق فیصلہ ہے کہ اپنا اصلی عقیدہ اور چہرہ عوام سے چھپا کر رکھو۔



وَمِنْهُمْ أُمِّيُونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُونَ ۝

فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بَأْيَدِيهِمْ ۖ ثُمَّ يَقُولُونَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِمَّا

يَكْسِبُونَ ۝

اور ان میں سے کچھ بے علم ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے سوائے جھوٹی امیدوں کے اور وہ محض ظن (وہم وگمان) کرتے ہیں۔ پس ان لوگوں کے لیے تباہی ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس کے ذریعے قلیل سا معاوضہ حاصل کریں۔ پس ان کیلئے تباہی ہے اس کی وجہ سے جو یہ کر رہے ہیں۔ (البقرہ۔ 78-79)

۱۔ یہ یہودی بالکل علم و عقل نہیں رکھتے۔ آسمانی کتاب میں تو کوئی جھوٹ نہیں ہوتا۔ مگر جو کچھ ان کو سنایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ اللہ کی کتاب میں سے ہے اور اس کا کلام ہے تو ان کو پتہ نہیں چلتا اور تمیز نہیں کر سکتے کہ جو ان کو سنایا جا رہا ہے کتاب الہی میں نہیں ہے۔ جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ ظن ہے اور جھوٹ ہے حضرت محمدؐ کی نبوت اور مولا علیؑ کی امامت کے بارے میں اور لوگ ان کی تقلید کرتے ہیں حالانکہ ان کی تقلید ان پر حرام ہے۔

مسلمان اور ان کے علماء اور یہودی اور ان کے علماء ایک جہت سے مختلف ہیں اور ایک جہت سے مساوی ہیں۔ مساوات کے پہلو کے لحاظ سے مسلمان اللہ کے نزدیک خود ذمہ دار ہیں علماء کی تقلید کرنے پر جیسے یہودی عوام خود مجرم ہے۔ اور اسی طرح فرق کا پہلو ہے۔ یہودی جانتے تھے کہ ان کے علماء جھوٹ بولتے ہیں (حق چھپاتے ہیں) حرام اور رشوت کھاتے ہیں۔ واجب احکام میں تغیر و تبدل کرتے ہیں دنیا کی چیزوں کے لالچ میں۔ علماء شدید متعصب ہیں اگر کسی کو ناپسند کریں تو اس کا حق مارتے ہیں اور غیر مستحق کو دے دیتے ہیں جس سے حسد کرتے ہیں اس پر ظلم کرتے ہیں۔ حرام کا ارتکاب کرتے ہیں۔ یہودی دل میں جانتے ہیں کہ علماء فاسقوں والے کام کر رہے ہیں اللہ کے بارے میں سچ نہیں بولتے اور نہ وہ عوام اور اللہ کے درمیان وسیلہ بننے کے قابل ہیں۔ اسی لیے یہودی خود تقلید کرنے کے نتیجے کا ذمہ دار ہیں جبکہ وہ انہیں پہچانتے ہیں۔ اور جانتے ہیں کہ ان کی بات ناقابل قبول ہے انکا بیان ناقابل تصدیق ہے اور عمل بھی۔ عوام پر تو واجب ہے کہ خود رسول اللہؐ کے امر کے بارے میں غور کرے کیونکہ آپؐ کے دلائل اتنے واضح ہیں کہ چھپائے نہیں جاسکتے اگر کوئی بیان نہ بھی کرے۔ اور اسی طرح مسلمان عوام ہے کہ اگر جانیں کہ علماء فاسق ہیں متعصب اور دنیا کے لالچی اور حرام کاموں کی طرف مائل ہیں۔ جس سے تعصب کریں اس کو ہلاک کرنے پر درپے ہیں حالانکہ اگر وہ مدد کا مستحق بھی ہو۔ اور جس کی طرفداری کریں اس کے لیے نیکیاں اور احسان حالانکہ اگر وہ ذلالت و بے عزتی کا مستحق ہو۔ جو ایسے علماء کی تقلید کرے وہ یہودیوں جیسا ہے اللہ کے نزدیک وہ ایسی تقلید کا خود ذمہ دار ہے کہ فاسق علماء کی تقلید کی۔ علماء میں سے جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اپنے دین کی حفاظت کرے اپنی خواہشات کی مخالفت کرے مولاً کے امر کا مطیع ہو عوام اس کی تقلید کرے مگر یہ خصوصیات صرف چند شیعہ علماء میں ہیں تمام شیعہ علماء میں نہیں۔ جو قبیح اور فحش کا ارتکاب کرے جیسے عام علماء تو اس سے کوئی چیز قبول نہ کی جائے اور اس کی عزت نہ کرو کیونکہ جو علم اس نے اہلبیتؑ سے لیا اس میں ملاوٹ کرتا ہے اس کی جہالت ہے کہ تحریف کرتا ہے چیزوں کو اصلی مقام پر نہیں رکھتا کیونکہ معرفت نہیں رکھتا اور کچھ شیعہ علماء جان بوجھ کر ہم پر جھوٹ بولتے ہیں دنیا کی لالچ میں مگر یہ ان کے لیے صرف دوزخ کی آگ میں اضافہ ہے۔ اور شیعہ علماء میں ایک ناصبی گروپ ہے جو ہماری شان میں گستاخی کی طاقت نہیں رکھتے وہ ہمارے شیعوں کو متوجہ کرنے کیلئے ہمارے کچھ صحیح علوم پڑھ لیتے ہیں پھر ہمیں گھٹا نا شروع کر دیتے ہیں (یعنی شان و عظمت میں گستاخی) پھر اس میں اضافے پر اضافہ اور ہمارے متعلق جھوٹ پر جھوٹ باندھتے ہیں جس سے ہم مبراہیں۔ تو

کمزور شیعہ اس کو قبول کر لیتے ہیں کہ یہ علم کی باتیں معصومین کی طرف سے ہیں۔ ایسے شیعہ علماء خود بھی گمراہ ہیں اور شیعوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ ایسے شیعہ علماء کمزور ایمان شیعوں کیلئے فوج یزید سے زیادہ نقصان دہ ہیں ان پر لعنت اور عذاب ہو۔ انہوں نے امام حسینؑ اور ان کے صحابیوں کی جانوں اور مالوں کو سلب کیا۔ ان کا حال اللہ کے دشمنوں سے زیادہ برا ہوگا۔ یہ علماء سوء نامصبی ہمارے محبوب کا روپ دھارے ہوئے ہیں مگر ہمارے دشمنوں کے مددگار ہیں ہمارے کمزور شیعوں کو شک و شبہ میں ڈالتے ہیں تاکہ وہ حق تک پہنچنے سے گمراہ اور منح ہو جائیں۔ اللہ دلوں کا حال جانتا ہے کہ کس کے دل میں اپنے دین و عقیدہ کی حفاظت کرنے کا ارادہ ہے اور ولی کی تعظیم ہے۔ ایسا شخص اس طرح کے بہر و پیئے کافر (نامصبی شیعہ عالم) کے ہاتھ میں کچھ نہیں دیتا بلکہ اپنا کام مومن کی صوابدید پر چھوڑتا ہے پھر اللہ کی مرضی ہے اسے قبول کرے یا نہ کرے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میری امت کے علمائے شرورہ ہیں جو لوگوں کو ہم سے گمراہ کریں ہماری طرف آنے والے رستہ کو کاٹیں ہمارے مخالفوں کو ہمارے ناموں سے پکاریں اور ہمارے القاب دیں ان پر سلام کریں اور وہ لعنت کے مستحق ہیں وہ ہمیں برا بھلا کہتے ہیں جبکہ ہم مکمل اللہ کی کرامتوں کے اندر ہیں اور اللہ کی صلوات اور اس کے مقرب ملائکہ ہم پر صلوات بھیجتے ہیں جسکی وجہ سے ہم ایسے لوگوں کی صلوات سے بے نیاز ہیں۔

مولانا علیؑ کے فرمان کے مطابق آئمہ طاہرینؑ کے بعد صالح علماء اچھے ہیں اور ابلیس، فرعون، نمرود، معصومینؑ کے اسما و القاب اپنانے والوں، ان کے حق چھیننے والوں اور ملکیت کو غصب کرنے والوں کے بعد وہ علماء برے ہیں جو فساد کرتے ہیں باطل ظاہر کرتے ہیں حق چھپاتے ہیں اللہ اور لعنت کرنے والوں کی ان پر لعنت ہو۔ تباہی ہے ان لوگوں کیلئے جو اپنے ہاتھ سے لکھ کر کہتے ہیں کہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ کچھ قیمت پر اس کو فروخت کر سکیں۔ یہودی اپنے ہاتھ سے حقیقت کے برخلاف حضرت محمدؐ کی صفات لکھتے اور کمزوروں کو کہتے کہ یہ صفات آخری زمانہ میں آنے والے نبیؐ کی صفات ہیں کہ بڑے لہجے اور عظیم الجثہ ہوں گے پیٹ بھی بڑا اور لمبے بال اور ابھی پانچ سو سال مزید کے بعد آئیں گے حالانکہ یہ صفات آپؐ کی نہیں ہیں۔ اس کا مقصد تھا کہ کمزور لوگوں پر حکومت کر سکیں اور ہمیشہ اپنا تسلط رکھیں اور ان کو حضرت محمدؐ مولانا علیؑ اور عمرتؓ کی خدمت سے روکے رکھیں۔ ان جھوٹی صفات معصومینؑ لکھنے پر ان کیلئے تباہی ہے اور جہنم کے برے ٹھکانے میں شدید عذاب ہے اور اس شدید عذاب میں مزید اضافہ اس مال کی وجہ سے جو انہوں کے حاصل کیا اور عوام کو انکار نبوت پر ثابت قدم رکھا اور علیؑ ولی اللہ کی مخالفت پر۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۵۷)

فوائد:-

1. مقصر نامصبی شیعہ علماء کی اندھی تقلید کرنے والا بے علم و عقل بصیرت کا اندھا یہودی کی مانند ہے کہ بلا دلیل ملاں کی مانے جارہا ہے۔ یہ نہیں پوچھتا کہ یہ پانچ فقرے جو سنا کر اپنی تقلید واجب بتا رہے ہو حدیث صرف اتنی ہے یا بہت طویل حدیث کے پانچ اپنی مرضی کے جملے نکال کر لوگوں کو گمراہ کر رہے ہو؟ یزید لعنت اللہ آدی آیت پڑھتا تھا کہ نماز کے قریب نہ جاؤ مگر اگلا حصہ چھوڑ دیتا تھا کہ جب تم غنودگی کی حالت میں ہو۔ دراصل یہ حدیث اندھی تقلید اور نامصبی شیعہ علماء کی تقلید کرنے کی ممانعت ہے۔
2. نامصبی علماء جو مختلف طریقوں سے معصومینؑ کی عصمت و عظمت و ولایت و عزاداری کی مخالفت کریں ان کی کوئی بات نہ سنیو۔
3. اگر کوئی کسی کی تقلید کرے تو وہ قول معصوم کے مطابق خود اپنے اعمال کا ذمہ دار ہے تقلید کے باوجود۔ اگر عالم کہے کہ میری تقلید کرنے والا جو ابدا ہی سے بری ذمہ ہے تو یہ خلاف حق ہے۔

4. ولایت مولانا علیؑ والی آیات و احادیث بیان نہ کرنا حق چھپانا ہے۔ شہادت و ولایت اور عزاداری کے خلاف فتوے واجب احکامات میں تغیر و تبدیلی کرنا ہے۔

5. فضائل معصومینؑ سے حسد اور انکار ظلم ہے۔ غیر معصوم نامصبی عالم کو وسیلہ بنا کر ظلم ہے۔ ایسے لوگوں کا قول و فعل ناقابل قبول ہے۔

6. ہر ایک پر بذات خود معرفت محمدؐ و آل محمدؐ حاصل کرنا واجب و لازم ہے۔ نامصبی ملاں کی من گھڑت باتیں کوئی وزن نہیں رکھتیں۔

7. فاسق وہ جو مولانا کے امر کی نافرمانی کرے اور اس کے مقابلہ میں اپنے فتوے جاری کرے متعصب وہ ہے جو معصومینؑ کے فضائل سے حسد کرے اور پھر خود کو معصوم انبیاء سے افضل سمجھے۔ دنیا کے اقتدار اور مال کے لالچ میں آجائے اور جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرے اس کا ہر فعل حرام ہے۔ شیعہ علمائے حق پر نامصبی شیعہ علماء قاتلانہ حملے کرواتے ہیں اگر

بس نہ چلے تو الزام لگا کر نظر بند کر دیتے ہیں۔ اور ناصبی علماء کی جھوٹی مدح اور خوشامد کیلئے کتابیں چھاپی جاتی ہیں۔

8. جو امر مولانا کا مطیع ہو یعنی قرآن و حدیث سے قول معصوم کے مطابق واضح کر کے حکم بتائے اس کی بات مانو۔ جو اپنی عقل و ظن سے فتویٰ دے اور دلیل دینے سے گریز کرے اس کی بات ناقابل قبول ہے۔

9. علمائے حق شیعوں میں اقلیت میں ہیں اکثریت حق کی دلیل نہیں۔ ناصبی مقصر جو قبیح و فحش ہوتے ہیں ان کی بات ماننا اور عزت کرنا غلط بات ہے وہ جاہل اور لالچی ہیں۔ ناصبی گروپ سے معصومین نے خبردار کیا ہے کہ وہ شیعہ مدارس سے ہی پڑھ کر نکلیں گے۔ پھر عوام میں بڑے پروپیگنڈے سے توجہ کا مرکز بن جائیں گے پھر اپنا کام شروع کر دیں گے یعنی ولایت و عزاداری کی مخالفت۔ ایسے بہرہ و پیئے ناصبی یزید اور اس کی فوج سے بدتر ہیں۔ وہ اللہ کے نور اور مشیت کو بشر کہہ کر کمزور شیعوں کو شک و شبہ میں ڈالتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے درس و تدریس، نماز، نکاح و جنازہ پڑھوانا باطل ہے۔

10. ناصبی اللہ کے وسیلہ کو کاٹ کر براہ راست اللہ سے رابطہ جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معصوم ولی کے ساتھ ملاں کو بھی ولی مانتے ہیں مولانا کے القابات خود استعمال کرتے ہیں مثلاً حجت، صدیق اکبر، فاروق، آیت اللہ العظمیٰ وغیرہ وغیرہ۔ پھر عوام سے کہتے ہیں جب ہمارا نام لو تو ساتھ صلوٰۃ بھی پڑھو! ایسے لوگ حق معصومین غصب کرنے والوں کے طرفدار ہیں کہتے ہیں کہ نعوذ باللہ فک حق فاطمہؑ نہیں تھا۔

11. صالح علماء جو قابل تعریف ہیں ان کا قول و فعل ولایت مولانا علیؑ پر منحصر ہوتا ہے اور وہ امر معصومین کی اتباع کرتے ہیں خود فتویٰ نہیں دیتے بلکہ ہر بات قرآن و سنت کے حوالے سے بیان کرتے ہیں۔ ناصبی علماء بھی یہی راگ آلاپتے ہیں کہ ان کے فتوے بھی قرآن و سنت کے مطابق ہوتے ہیں، اگر کوئی حوالہ مانگے تو چپ سادھ لیتے ہیں۔ اگر ان علماء کی کتب کا مطالعہ کیا جائے جنہوں نے چوتھی صدی میں یہ ناصبی مذہب شروع کیا تھا تو صاف ثبوت ملتا ہے کہ ان کو قرآن و سنت سے بہت کم واسطہ تھا۔

12. اللہ اور لعنت کرنے والے ان ناصبی علماء پر لعنت کرتے ہیں جو حق کو چھپاتے ہیں یعنی ولایت علیؑ اور عزاداری کے خاص طور پر دشمن ہیں۔ انہوں نے یہودی علماء کی طرح خود کتابیں وضع کر کے عوام کو دیں ہیں جن میں معصومین کا نام نہیں ہے۔ اس کے برعکس اگر مثلاً من لا ینحصر الفقیہ دیکھیں تو اس میں ہر مسئلے کے ساتھ معصوم کا نام گرامی موجود ہے۔ اسی لیے ناصبی اب کتب اربعہ کی مخالفت کرتے ہیں ان کو صحیح نہیں مانتے۔ ناصبی علماء کی خود ساختہ کتب سے دایم کمزور شیعہ خریدتے ہیں۔

13. یہودی علماء کی طرح ناصبیوں نے بھی معصومین کی صفات بدل دیں ہیں مثلاً سہو و نسیان معصوم کیلئے ماننا واجب ہے اور جو نہ مانے وہ غالی ہے۔ مولانا علیؑ اب شہید ہو چکے ہیں لہذا مدد اللہ خود کرتا ہے۔ امام زمانہؑ کے ظہور میں ابھی کافی دیر ہے اس لیے سورۃ قصص کی پانچوں آیت لکھ کر نیچے مقصر علماء کی تصویریں چھاپی جاتی ہیں کہ یہی امام اور وارث ہیں۔ حالانکہ یہ آیت واضح طور پر معصومین اور امام زمانہؑ کیلئے ہے۔ مقصرین آیت کا مطلب اپنی مرضی سے بیان کر کے عوام پر حکومت و تسلط قائم رکھنا چاہتے ہیں تاکہ محمدؐ و آل محمدؑ کے اتباع سے باز رکھ سکیں اور مالی طور پر بھی استحصال جاری رکھیں۔ اسلام کے نام پر جھوٹی کتابیں وضع کر کے، کمزور ایمان شیعوں کا مال غصب کر کے، ولایت علیؑ سے روک کر مقصر ناصبی علماء صرف عذاب کے مستحق بن رہے ہیں۔



وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ط قُلْ اتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَنْ يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ه بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

اور انہوں نے کہا کہ ہمیں دوزخ کی آگ ہرگز نہیں چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ کہو کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے لیا ہے کہ اللہ اپنے عہد

کی مخالفت ہرگز نہیں کرے گا۔ یا تم اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کرتے ہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں؟ کیوں نہیں! جو بھی بدی کمائے گا اور

اس کے گناہوں نے اسے گھیر لیا پس وہی لوگ اہل دوزخ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ-80-81)

1۔ شقی لوگ جو ایمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنی منافقت چھپاتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اس منافقت کی سزا اگر ملی بھی تو زیادہ سے زیادہ گنتی کے کچھ دن ہوں گے پھر ہمیشہ نعمتوں والی جنت میں چلے جائیں گے۔ کیا اللہ نے ان سے کوئی وعدہ کر لیا ہے کہ محمدؐ کا انکار کرنے اور ان آیات جو نبوت، علیؑ اور خلفاء کے بارے میں ہیں رد کرنے پر صرف چند دن کا عذاب ہوگا؟ دراصل یہ عذاب نہ ختم ہونے والا دائمی ہوگا۔ اپنے آپ کو قبیح گناہوں پر آمادہ نہ کرو انکار کر کے اللہ کا اس کے رسولؐ کا اس کے ولیؑ کا جو امت کی فلاح و بہبود کیلئے قائم کیا گیا ہے جیسے ایک شفیق رحیم کریم والد اپنی اولاد کیلئے مہربان و شفیق ہوتا ہے۔ پھر تم جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹا دعویٰ کرتے ہو۔ پھر وہ گناہ جو ان کو گھیرے ہوئے ہیں جن کی وجہ سے دین کے دائرے سے خارج ہیں اللہ کی ولایت سے نکل گئے ہیں اور اللہ کے غضب میں پھینک دیئے گئے ہیں وہ اللہ کا شرک و انکار ہے محمدؐ رسول اللہ کی نبوت کا انکار ہے اور ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا انکار ہے۔ ان میں ہر گناہ ان کے اعمال باطل کر رہا ہے۔ ان گھیرنے والے گناہوں کے کرنے والے اہل دوزخ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ولایت علیؑ وہ نیکی ہے جس کے ساتھ کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا اگر موالی پر کوئی سختی آئے تو اس کی وجہ سے دنیا کی کسی بدبختی سے بچ جاتا ہے اور آخرت کے عذاب سے نجات پاتا ہے معصومینؑ کی شفاعت کی برکت سے۔ اور علیؑ کے دشمنوں کی ولایت اور علیؑ کی مخالفت وہ گناہ ہے جس کے ساتھ کوئی چیز فائدہ نہیں دیتی۔ صرف نرمی سے صحیح طریقے سے کوشش کے ساتھ دنیا میں معصومینؑ کی اطاعت فائدہ دیتی ہے پس دشمنانِ ولایت کیلئے آخرت میں صرف دائمی عذاب ہے۔ اور جس نے علیؑ کی ولایت سے جھگڑا کیا وہ اپنی آنکھوں سے کبھی جنت نہیں دیکھ سکے گا مگر صرف اس لیے جنت دکھائی جائے گی کہ جان لے کہ اگر محبت کرتا تو یہ اس کا مقام و محلہ ہوتا تا کہ اس کی حسرت و ندامت میں اضافہ ہو جائے۔ اور جس نے علیؑ سے محبت کی اور ان کے دشمنوں سے برأت کی اور ولیوں کو تسلیم کیا وہ کبھی بھی آنکھوں سے دوزخ نہ دیکھے گا مگر صرف اس لیے دکھا کر یہ کہا جائے گا کہ اگر غیر کی ولایت پر ہوتا تو تیری منزل یہ ہوتی یا دنیا میں کفر و ولایت کے علاوہ نفسانی فضولیات میں مبتلا رہا تو دوزخ دکھا کر اسے صاف کر دیا جائے جیسے گرم حمام میں نہانے سے گندگی دور ہوتی ہے تاکہ پھر اسے شفاعتِ معصومینؑ سے نجات مل سکے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۶۰)

فوائد:

1. شقی القلب جو ظاہر اُشیعہ ہیں مگر دراصل ولایت کے مخالف ہیں وہ منافق سمجھتے ہیں کہ اللہ نے ان سے جنت کا وعدہ کیا ہوا ہے اگر سزا ملی بھی تو چند دن ملے گی ولایت علیؑ اور عزاداری کے خلاف فتوے دینے کی وجہ سے، اس کے بعد نماز اور روزوں کے عوض ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے کب ان سے وعدہ کیا تھا کہ گناہ کبیرہ قبیح جو کہ مخالفت ولایت ہے کرنے کے باوجود بخش دوں گا۔
2. ولایت علیؑ کی مخالفت تو وہ گناہ ہے جو آگ بگولے کی طرح محیط ہو کر گھیر کر دین اور ولایت الہی کے حلقے سے نکال کر دوزخ کے اندھے کنوئیں میں پھینک دیتی ہے اور تمام اعمال نماز روزے وغیرہ جلا کر رکھ کر دیتی ہے۔
3. ولایت علیؑ وہ بحر مطہر ہے جس میں جو داخل ہو جائے تو کوئی نجاست و گناہ باقی رہ ہی نہیں سکتا۔ اقرار ولایت کے ساتھ معصومینؑ کے دشمنوں سے بیزاری لازم ہے۔
4. اور جو علیؑ کے دشمن کو ولی مانے یعنی جو ولایت علیؑ کے اقرار پر فتوے لگائے اور حسینؑ مظلوم کی عزاداری کے خلاف فتوے دے اس کے نیک اعمال ہرگز فائدہ نہ دیں گے۔ ان کی حسرت بڑھانے کیلئے جنت دکھا کر دوزخ میں ہمیشہ کیلئے پھینک دیا جائے گا۔
5. شفاعتِ معصومینؑ کے بغیر کوئی مخلوق نجات نہیں پاسکتی۔ نیک اعمال کے بل بوتے پر جنت داخل ہونے کے وسوسے سب شیطانی ہے۔ صرف ولایت علیؑ وہ نیک عمل ہے جو شفاعت کی سند ہے۔



وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ قَفْ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۖ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ ۝

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور حسن سلوک کرو گے والدین کے ساتھ اور قرابتداروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور لوگوں سے بھلی بات کرنا اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا پھر قلیل آدمیوں کے سوا تم سب اس عہد سے پھر گئے اور تم منہ پھیرنے والے ہو۔ (البقرہ-83)

1. تمہارے افضل والدین جن کا زیادہ حق ہے کہ ان کا شکر ادا کرو وہ محمد اور علی ہیں۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان - ج 1 - ص 265)

2. میں اور علی اس امت کے باپ ہیں اور ہمارا حق ان پر زیادہ عظیم ہے ان کے والدین کی نسبت کیونکہ اگر ہماری اطاعت کرو گے تو ہم دوزخ سے بچا کر جنت لے جائیں گا اور نیک آزاد بندوں کے ساتھ ملا دیں گے۔ اور قرابت داروں کا حق پہچانو جو آمنہ طاہرین ہیں۔ جس نے محمد اور علی کے قربی کا خیال رکھا اسے جنت میں ہزار درجات عطا فرمائے جائیں گے بلکہ اس سے بھی زیادہ ثواب۔ ایک درجے کی دوسرے درجے سے بلندی گھوڑے کی ایک لاکھ سال مسافت کے برابر ہوگی۔ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان - ج 1 - ص 265)

3. یتیم سے زیادہ وہ یتیم ہے جس کا رابطہ اپنے امام سے منقطع ہو کہ امام سے کچھ وصول نہ کر سکے دین میں شرعی حاجت ہو تو اسے معلوم نہ ہو کہ امام کا حکم کیا ہے اس بارے میں۔ خبردار جو ہمارے شیعوں میں سے ہمارے علوم کا عالم ہو اور ہماری شریعت سے ناواقف ہو، ہمارے مشاہدے سے منقطع ہو جائے وہ اپنے گھر میں یتیم ہے۔ خبردار جو رشد و ہدایت اور ہماری شریعت کا علم حاصل کر لے وہ ہمارے ساتھ اعلیٰ درجوں میں دوست ہوگا۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (البرہان - ج 1 - ص 266)

4. سائل کو دینے کے متعلق پوچھا گیا تو امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہاں سب کو دو اگر وہ ولایت کی معرفت نہ رکھتا ہو مگر حق کی مخالفت نہ کرتا ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے بھلی بات کرو۔ اور اسے ہرگز نہ دو جو حق کے کسی پہلو کے سامنے نصب کرے یا باطل کے کسی پہلو کی طرف بلائے۔ (امام جعفر صادق) (البرہان - ج 1 - ص 267)

فوائد:-

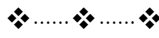
1. اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات سے ميثاق لیا ہوا ہے کہ عبادت ایسے کرو گے جیسا میں کہوں گا نہ کہ شیطان کی طرح کہ اپنی مرضی سے صرف خالص اللہ کی عبادت کرو اور میرا حکم نہ مانو۔ شیطان نے نور محمد و آل محمد کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اس کے پیروکاروں نے محمد و آل محمد کا ذکر عبادت سے نکال دیا۔ حالانکہ تمام عبادات اللہ نے ذکر محمد و آل محمد قائم رکھنے کیلئے انسانوں کو تھکا دیا ہے۔

2. والدین اور قربی محمد و علی اور ان کی اہلیت ہیں۔ جس نے ان کے حق ولایت کو جانا اور ادا کیا وہی نجات پائے گا۔ جو مولیٰ علی جیسے عظیم والد کی معرفت نہیں رکھتا اسی لیے اس کی ولادت طاہر نہیں ہوتی۔

3. اللہ تعالیٰ اپنے زمانے کے امام سے رابطے کا حکم دیتا ہے۔ بعض ضعیف الاعتقاد لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ امام سے رابطہ نہیں کر سکتے بلکہ انکا پیر مقصر ملاں رابطہ کر کے ان کو نتیجہ بتا

دے گا حالانکہ ناصبی ملاں تو امام سے رابطہ کرنا ہی نہیں چاہتا وہ تو اپنی سوچ سمجھ سے فیصلے کرتا ہے۔ تو ایسے لوگ یتیم ہیں جو شریعت کے مسائل میں امام کے احکام کی بجائے مقصر ملاں کے فتوؤں پر عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ تمام شرعی مسائل کے جوابات معصومین نے فراہم کیے ہیں جو کتب میں موجود ہیں مگر یتیم قسم کے لوگ امام کے حکم کے باوجود غیر معصوم مقصر ملاں کا فتویٰ مانتے ہیں۔ اور وہ شیعہ عالم بھی یتیم ہے جو عالم تو بن جاتا ہے مگر شریعت سے جاہل ہوتا ہے یعنی فروع دین تو زبانی رٹ لیتا ہے مگر روح عبادت کی معرفت نہیں رکھتا۔ کتب میں موجود ہوتا ہے کہ رسول اللہ کیسے نماز پڑھتے تھے اس میں کیا پڑھتے تھے مگر اس کی آنکھیں اس حقیقت کا مشاہدہ کرنے سے قاصر رہتی ہیں لہذا وہ اپنے حجرے میں یتیم ہوتا ہے۔ حالانکہ مولا علی نے ایک فقرے میں علم شریعت کی وضاحت فرمادی کہ میں ہی مومنوں کی نماز ہوں ان کا حج ہوں ان کی زکوٰۃ ہوں ان کا جہاد ہوں۔ یعنی جو شریعت پر اس کی روح جو ولایت علی ہے کے ساتھ عمل پیرا ہو وہی اعلیٰ درجوں میں ہوگا۔

4. جو مولا علی کی ولایت کے سامنے مقصر ملاں کی ولایت نصب کرتا ہو اور لوگوں کو بھی مختلف بہانوں سے مقصر ملاں کا مرید بننے کی دعوت دیتا ہو اس کو خیرات تک دینے سے منع فرمایا گیا ہے۔ مگر اس کے برعکس غیر مسلم کو خیرات دیں اگر وہ سوال کرے اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی مگر وہ ولایت علی کی مخالفت نہ کرتے ہوں تو ان کے ساتھ میل جول، مریضوں کی عیادت، جنازے میں ساتھ دینے اور مسجدوں میں جانے تک کا حکم دیا گیا ہے۔



وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ ۝ ثُمَّ أَنْتُمْ هَؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِّنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ ۚ تَظْهَرُونَ عَلَيْهِم بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسْرَىٰ تَفْدُوهُمْ وَهُمْ مُّحْرَمُونَ ۚ عَلَيْهِمْ إِخْرَاجُهُمْ ط أَفْتُونُونَ بَعْضُ الْكُتُبِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ط وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۚ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝

اور جب ہم نے تم سے میثاق لیا کہ تم اپنوں کا خون نہیں بہاؤ گے اور ان کو اپنے گھروں سے نہیں نکالو گے پھر تم نے اقرار کیا اور تم اس کے گواہ ہو۔ پھر تم ایسے لوگ ہو کہ اپنوں کو قتل کرتے ہو اور اپنے ایک گروہ کو ان کی بستوں سے نکالتے ہو اور ان کے خلاف ظلم اور زیادتی کے ساتھ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ اور اگر وہ تمہارے پاس قیدی بن کر آجائیں تو ان کا فدیہ دیتے ہو اور حالانکہ ان کا نکالنا (ہی) تم پر حرام تھا۔

کیا تم کتاب کے ایک حصے پر ایمان لاتے ہو اور ایک حصے کا انکار کرتے ہو۔ پس جو لوگ تم میں سے ایسا کریں ان کی سزا دنیا کی زندگی میں رسوائی کے سوا کچھ نہیں اور قیامت کے دن وہ شدید عذاب میں پلٹا دیئے جائیں گے اور اللہ بے خبر نہیں اس سے جو تم کرتے ہو۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے خرید لیا ہے پس ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا جائے گا اور نہ ان کی مدد کی جاسکے گی۔

(البقرۃ۔ 84-86)

1. جب یہ آیت یہودیوں کے بارے میں اتری کہ انہوں نے اللہ کا عہد توڑ دیا اور اللہ کے رسولوں کی تکذیب کی اور اللہ کے لیون کو قتل کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس امت میں یہودیوں کی مثال یا ان سے بڑھ کر کون ہے؟ میری قوم کا ایک گروہ مسلمان ہونے کا دعویٰ تو کریں گے مگر میری ذریت کے افضل ترین اور پاک اصل کو قتل کریں گے اور میری سنت و شریعت کو بدلیں گے اور میرے بیٹوں حسن اور حسین کو قتل کریں گے جیسے یہودیوں کے اجداد نے زکریا اور یحییٰ کو قتل کیا۔ خبردار اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور قیامت سے پہلے ان کی بچی ہوئی اولاد پر حسین مظلوم کی اولاد میں سے مہدی ہادی کو ظاہر کرے گا تاکہ اس کے ساتھیوں کی تلواریں ان کو جہنم رسید کریں۔ خبردار اللہ کی لعنت ان پر جنہوں نے حسین کو قتل کیا اور ان کے محبوبوں کو اور ان کے ناصروں کو اور جوان پر لعنت نہیں کرتے بغیر کسی مجبوری کے۔ اور اللہ کی رحمت و شفقت ان پر جو مولا حسین پر روتے ہیں اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتے ہیں اور ان کے دشمنوں کیلئے غیض و غضب سے پُر رہتے ہیں۔ خبردار جو حسین کے قتل پر راضی ہو وہ قتل میں شریک ہے۔ خبردار جس نے ان کو قتل کیا یا مدد کی یا سامان فراہم کیا یا لشکر کے کام کیئے وہ اللہ کے دین سے خارج ہیں۔ جان لو بیشک اللہ نے مقرب فرشتوں کو حکم دیا کہ قتل حسین سے جو خون گرا ہے اسے جنت کے خزانوں میں لے کر آؤ اور اسے اب حیات میں ملا دیا تو اب حیات کی خوشبو و مٹھاس میں ہزار گنا اضافہ ہو گیا۔ اور اگر ملا نہ قتل حسین پر خوش ہونے والوں اور ہسنے والوں کا خون دوزخ میں لاکر اس کے کھولتے ہوئے پانی اور پیپ اور بدبودار اور گندے پانی میں ملایا جائے تو اس کی حرارت اور عذاب میں ہزار گنا اضافہ ہو جاتا ہے اور آل محمد کے دشمنوں پر عذاب میں شدت آ جاتی ہے۔

(خلاصہ حدیث امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۶۹)

فوائد:-

1. نام نہاد مسلمان جو محمد و آل محمد کے دشمن ہیں وہ یہودیوں کی مثال ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر ہیں کہ جب معصومین کے سامنے موجود تھے تو ان کو شہید کیا اب پردہ غیبت میں ہیں تو زبان سے شہید کر رہے ہیں اقرار ولایت سے انکار کر کے۔
2. یہ یہودی آستین کے سانپ ہیں بیرونی دشمن نہیں ہیں یہ سنت و شریعت کو بدل رہے ہیں حالانکہ اللہ کا قانون کبھی نہیں بدلتا۔ ولایت و عزاداری کی مخالفت، عصمت و طہارت پر زبان دارازی دین الہی کو بدلنے کی ناپاک جسارت نہیں تو اور کیا ہے۔
3. معصومین کو جنہوں نے شہید کیا ہاتھ سے یا زبان سے ان پر لعنت کرنا ان سے بیزاری اختیار کرنا لازمی ہے سنت الہی ہے۔
4. شہادت حسین نے دین الہی اور کائنات کو بقا بخشی ہے۔ جنت میں جنتی صرف حسین کے صدقے آج حیات پنی کر ہمیشہ رہیں گے۔
5. دشمنان عزاداری امام مظلوم دوزخ کا بھڑکتا ہوا ایندھن ہیں۔ عزاداری کے خلاف ہر حربے کا علم اللہ جل جلالہ کو ہے۔ یا علی مدد کے منکر آخرت میں بے یار و مددگار ہوں گے۔
6. حضرت ابوذرؓ کو ربذہ کے صحرا میں جلا وطن کر دینا بھی اس آیت کے زمرے میں آتا ہے۔ حضرت ابوذر کا جرم بھی تبلیغ ولایت مولا علیؑ تھا۔



وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ مَّ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ذَوَاتَيْنَا عِيسَى ابْنِ

مَرِيَمَ الْبَيْتِ وَإَيْدُنَهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ط أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمْ اسْتَكْبَرْتُمْ ج فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ ز وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ ه

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی ادا اسکے بعد پے در پے رسول بھیجے اور عیسیٰ بن مریم کو روشن نشانیاں دیں اور روح القدس سے اس کی مدد کی۔ یہ کیا کہ جب بھی کوئی رسول اس چیز کو لے کر آیا جسے تمہارے دل نہیں چاہتے تھے تو تم نے سرکشی کی تم نے (انبیاء کے) ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو تم قتل کرتے رہے۔ (البقرہ-87)

1. یہودیوں نے رسول اللہ کے واضح معجزات دیکھے پھر بھی ایمان لانے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے سرزنش کی کہ موسیٰ کو تورات عطا کی جس میں اللہ کے احکام، محمد اور ان کی پاک آل کے فضائل، علی ابن ابی طالب اور ان کے خلفاء کا ذکر، مسلمانوں اور مخالفوں کا ذکر موجود ہے۔ پھر یکے بعد دیگرے رسول بھیجے۔ عیسیٰ کو معجزات کے ساتھ بھیجا مثلاً مردہ زندہ کرنا، اندھے اور برص والے مریضوں کو شفا دینا، لوگ گھروں میں کیا کھاتے اور جمع کرتے ہیں کی خبر دینا اور روح القدس سے انکی مدد اللہ نے کی۔ ان کو آسمان کی طرف اٹھایا گھر کے روشن دان سے اور جس نے قتل کی سازش کی تھی وہ ان کے بدلے قتل ہو گیا۔ کیونکہ اللہ نے اسے عیسیٰ کی شبیہ بنا دیا۔ اللہ نے رسول بھیجے انہوں نے عہد اور بیثاق لیے اللہ کے افضل اور پاک اولیاء محمد اور ان کی طیب و طاہر آل کے بارے میں کہ ولایت محمد و آل محمد وہ ہے جو انتہائی غرض ہے اور افضل ترین مراد ہے اللہ نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی اور کوئی ایک رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ محمد، علی اور ان کے خلفاء کی ولایت کی دعوت دے اور عہد لے ان سے کہ ولایت پر قائم رہیں اور عمل کریں امتوں کی تمام عوام۔ تم اور تمہارے اجداد نے سرکشی کی یہاں تک کہ زکریا اور یحییٰ کو قتل کر دیا۔ تم سرکشی کرتے ہو اور حضرت محمد اور مولا علی کے قتل کی سازشیں کرتے ہو اللہ نے تمہاری ان بدکوشیوں کو ناکام بنایا اور بری چال کو رد کیا۔ شہید کرنے والوں کے فعل سے راضی ہونا اس عمل میں شامل ہونا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکری)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۷۱)

2. جب بھی محمد اس چیز کو لے کر آئے جو تمہارے دل نہیں چاہتے یعنی ولایت علی تو تم انکار و سرکشی کرتے ہو تم نے آل محمد میں سے کچھ کی تکذیب کی اور کچھ کو قتل کیا۔ (امام محمد باقر) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۷۲)

فوائد:-

1. روز اول سے ہر امت سے اللہ نے بیثاق ولایت محمد و آل محمد لیا پھر وعدہ بھی لیا کہ اس پر قائم رہنا اور عمل کرنا۔ اکثر لوگوں نے انکار و سرکشی کی اور کچھ نے تکذیب کی کہ ولایت علی کے علاوہ کیا دین میں اور کچھ نہیں ہے اور کچھ نے عملی طور پر انکار کیا ہے۔ اور کچھ زبان سے شہید کرتے ہیں۔

2. حالانکہ اللہ عز و جل کی انتہائی سب سے آخری اعلیٰ غرض و غایت اور افضل ترین مقصد و مراد صرف ولایت محمد و آل محمد ہے۔ تمام مخلوقات کو پیدا کرنے کا مقصد صرف معرفت ولایت ہے جس عبادت کیلئے انسانوں اور جنوں کو پیدا کیا گیا ہے وہ یہی ولایت الہی ہے۔



وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ط بَلْ لَعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ ه

اور وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت بھیج دی ہے اس لیے وہ کم ہی

ایمان لاتے ہیں۔ (البقرة-88)

۱۔ انبیاء نے زبان سے بتایا، اللہ کی کتب میں محمدؐ و آل محمدؐ کے فضائل موجود تھے پھر رسول اللہؐ سے معجزات دیکھے پھر بھی دل سخت رہے اور خیر سے دور رہے۔ ان کے دل غلاف میں لپٹے ہیں کہ رسول اللہؐ کی حدیث دل میں داخل نہیں ہوتی اسی لیے ان کا ایمان کم ہے اور اللہ نے ان پر لعنت کی ہے۔ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے توبہ کر لو جیسے حضرت آدمؑ کی توبہ قبول ہوئی۔ توبہ مخالفت کے ساتھ قبول نہیں ہوتی۔ حضرت آدمؑ نے پوچھا کہ یا اللہ میری توبہ کس طرح قبول ہوگی تو اللہ نے فرمایا کہ ان افضل ہستیوں کے توسل سے جن کے اسمائے مبارکہ کا تمہیں علم دیا اور جن کی وجہ سے تمہیں ملائکہ پر فضیلت دی اور وہ محمدؐ و آل محمدؐ ہیں۔ حضرت آدمؑ نے محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے دعا کی تو قبول ہوئی تو پوچھا کہ یا اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کی شان کتنی عظیم ہے؟ اللہ نے وحی کی کہ اگر تو محمدؐ و آل محمدؐ کے جاہ و جلال کی حقیقت جان لے تو لازم ان سے محبت کرے محبت تیرا افضل ترین عمل ہو جائے۔ اگر محمدؐ کا وزن روز اول سے آخر، تحت الثویٰ سے عرش تک تمام مخلوقات نبیوں رسولوں فرشتوں تمام نیک بندوں سے کیا جائے تو بھاری ہے۔ اگر آل محمدؐ کے ایک فرد کا وزن تمام انبیاء کی آلوں سے کیا جائے تو بھاری ہے اور اگر حضرت محمدؐ کے ایک نیک صحابی کا وزن تمام انبیاء کے صحابیوں سے کیا جائے تو بھاری ہے۔ اے آدمؑ اگر ایک کافر یا تمام کفار آل محمدؐ کے ایک فرد اور نیک صحابیوں سے محبت کریں تو اللہ کیلئے کافی ہے کہ ان کیلئے توبہ اور ایمان لکھ دے اور پھر جنت داخل کر دے۔ بیشک اللہ محمدؐ و آل محمدؐ کے محبوبوں میں سے ایک پر اتنی رحمت فرماتا ہے کہ اگر اس رحمت کو تمام مخلوق جو اللہ نے اول سے آخر تک پیدا کی ہے پر تقسیم کیا جائے اگرچہ وہ سب کافر بھی ہوں تو وہ کافی ہوگی کہ ان سب کو قابل تعریف آخرت تک لے جائے یعنی اللہ پر ایمان اور جنت کا مستحق ہونا۔ اور اگر کوئی شخص آل محمدؐ اور ان کے نیک صحابیوں سے بغض رکھے یا ان میں سے ایک سے تو اللہ اسے ضرور عذاب دے گا کہ اگر وہ عذاب تمام مخلوق کے برابر پر تقسیم کیا جائے تو سب کو ہلاک کر دے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۷۲)

فوائد:-

1. توبہ صرف محمدؐ و آل محمدؐ کے اسمائے مبارکہ کا ذکر اور واسطہ دینے سے قبول ہوتی ہے۔ اسی طرح تمام اعمال کی قبولیت کی شرط ذکر معصومینؑ ہے۔
2. مودت محمدؐ و آل محمدؐ افضل ترین عمل ہے۔
3. اللہ تعالیٰ کو کسی مذہب و ملت کی پرواہ نہیں۔ اللہ کی رضا و خوشنودی صرف اس میں ہے کہ آل محمدؐ سے محبت کی جائے اور ان کے مخالفوں پر لعنت۔
4. غلامی دلوں والے افراد ہر دور میں ہوتے ہیں جن پر آیات و احادیث اثر نہیں کرتیں۔ اگر ان کے سامنے ایک طرف آیت یا قول معصوم رکھا جائے اور دوسری طرف مقصر ملاں کا فتویٰ تو وہ بلا تردد فتوے کو اختیار کریں گے۔ ایسے لوگوں کے شیطانی ظن میں غیر معصوم مقصر ملاں کا علم اللہ کے علم جو معصومینؑ سے ظاہر ہوتا ہے سے زیادہ ہوتا ہے (نعوذ باللہ) اور ایسے غلامی لوگ اس پر فخر بھی کرتے ہیں کہ ان پر قرآن و حدیث کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا جو کچھ ملاں کہتا ہے بس وہی صحیح ہے۔



وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۖ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ

يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ فَلَعْنَةُ

اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝

اور جب ان کی طرف اللہ کے پاس سے ایک کتاب آگئی ہے جو اس کی تصدیق کرتی ہے جو ان کے پاس ہے اور یہ اس سے پہلے ان لوگوں

پر جو کافر ہیں فتح حاصل کرنے کی دعائیں مانگتے تھے لیکن جب وہ آ گیا جسے انہوں نے پہچان لیا تو اسے ماننے سے انکار کر دیا پس ان منکرین پر اللہ کی لعنت ہے۔ (البقرہ-89)

۱۔ قرآن پاک تورات کی تصدیق کرتا ہے۔ تورات میں بیان ہے کہ حضرت محمدؐ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ہونگے اور ان کی مدد اللہ کے ولی علیٰ کریں گے۔ مولا محمد مصطفیٰؐ کے ظہور سے پہلے یہودی دشمنوں پر فتح حاصل کرنے کیلئے محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتے تھے تو فتح حاصل ہو جاتی تھی۔ آپؐ کا ظہور ہوا تو وہ آپؐ کو پہچان گئے کیونکہ آپؐ کی صفات و کمالات جانتے تھے مگر حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے انکو حکم دیا تھا کہ جب مصیبت پڑے تو محمدؐ و آل محمدؐ کا واسطہ دے کر دعا کرنا۔ وہ ایسا ظہور محمد مصطفیٰؐ سے کئی سال پہلے کرتے رہے۔ اور دس سال پہلے قبیلہ اسد اور غطفان اور مشرکین نے مل کر ان کو تنگ کرنے کا پروگرام بنایا اور تین ہزار سوار لے کر یہودیوں کی ایک بستی کا رخ کیا وہ تین سو سواروں کے ساتھ نکلے اور محمدؐ و آل محمدؐ کے واسطے سے دعا کی اور فتح پائی۔ شکست کے بعد انہوں نے تیس ہزار کا لشکر جمع کر کے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا اور ان پر کھانا پانی بند ہو گیا تو پھر انہوں نے محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے دعا کی کہ بھوک پیاس سے مر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بارش کی اور ان کی پانی والی ضروریات پوری ہوئیں اور بارش سے محاصرے والی فوج کا نقصان ہوا تو لشکر نے کہا اچھا پانی تو تمہیں مل گیا ہے مگر کھانا کہاں سے ملے گا؟ تو اللہ سے پھر انہوں نے محمدؐ و آل محمدؐ کے توسل سے دعا کی تو ایک قافلہ گندم اور کھانے کے سامان سے لدا ہوا ہزار اونٹوں نچروں گدھوں کے ساتھ آ گیا اور محاصرہ کیئے ہوئے لشکر کے سوتے ہوئے یہودیوں کے شہر میں داخل ہو گیا اور ان کی حاجت پوری ہو گئی۔ پھر یہودی تین سو سواروں کے ساتھ مقابلہ کو نکلے اور تیس ہزار پر محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے فتح پائی۔

اے امت محمدؐ بھی مصیبت و پریشانی کے وقت محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کیا کرو تو اللہ تمہاری ملائکہ سے مدد کرتا ہے اور ان شیاطین پر فتح عطا کرتا ہے جو تمہارا قصد کرتے ہیں ہر شخص کے ساتھ دو ملک نیکیاں اور گناہ لکھنے کیلئے موجود ہوتے ہیں اور ابلیس کی طرف سے دو شیطان ہر وقت اغوا کرنے کے چکر میں ہوتے ہیں۔ پس جب کوئی وسوسہ دل میں آئے تو کہو 'لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ علی محمدؐ و آلہ الطیبین'، اس پر شیطان بھاگ کر ابلیس کے پاس جاتے ہیں وہ ایک ہزار شیطانوں کو مدد کیلئے بھیجتا ہے تو جب بندہ پھر اللہ اور محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر کرتا ہے تو انکو فرار کا کوئی راستہ نہیں ملتا۔ پھر ابلیس لشکر بھیجتا ہے تو اللہ ایک لاکھ فرشتوں کا لشکر جن کے پاس آگ کا اسلحہ ہے بھیجتا ہے وہ ان کو ایسے زخم لگاتے ہیں جو ٹھیک نہیں ہوتے جب تک وہ مومن اللہ کی اطاعت اور اسکا ذکر اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجتا رہتا ہے۔ اور اگر وہ بندہ مخالفت و مصیبت شروع کر دے تو شیطانوں کے زخم بھر جاتے ہیں پھر وہ طاقور ہو کر اس کی پشت پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اگر شیطان کی آنکھوں کو جلانا چاہتے ہو اور زخموں سے تکلیف دینا چاہتے ہو تو ہمیشہ اللہ کی اطاعت و ذکر کرو اور محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجو۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۷۴)

فوائد:-

1. یہودیوں کی کتب میں لکھا تھا کہ محمد مصطفیٰؐ ہجرت کر کے غیر اور احد کے پہاڑوں کے درمیان تشریف لائیں گے تو ان کے قبیلے انتظار میں آ کر تہما، فذک، خیبر، احد اور غیر کے نزدیک آباد ہو گئے۔ جب آپؐ آ گئے تو حسد میں آ کر انکار کر دیا۔ اسی طرح مقصر ملاں قرآن و حدیث کو ولایت علیؑ سے مالا مال پاتا ہے تو حسد سے جل جاتا ہے اور اپنی ولایت کے قصیدے پڑھنا شروع کر دیتا ہے اور کتب حقد کی صحت پر اعتراض کرتا ہے تا کہ لوگ صرف اس کی فتوؤں والی کتاب پڑھیں اور عمل کریں جس میں معصومین کا نام حذف ہے۔
2. مؤمنین کو ہر وقت ہر عمل میں ذکر معصومین کرنا چاہیے تا کہ مقصر ملاں کی آنکھیں جلتی رہیں اور زخم گہرے ہوتے رہیں اور وہ کسی کی پشت پر سوار نہ ہو سکے۔



بِسْمِ اسْتُرُوا بِهِ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوا بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يَنْزِلَ اللّٰهُ مِنْ

فَضْلِهِ عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۚ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَى غَضَبٍ ط وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا ہے کہ وہ اس چیز کا جو اللہ نے نازل کی ہے اس بات کی ضد کر کے انکار کر رہے ہیں کہ اللہ اپنا فضل بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے نازل کرتا ہے بس وہ غضب در غضب لے کر لوٹے اور کافروں کیلئے ذلیل کرنے والا عذاب ہے۔ (البقرہ-90)

۱۔ کیا ہی بری ہے وہ چیز جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی جانوں کو بیچ دیا ہے کہ وہ اس چیز کا جو اللہ نے نازل کی ہے علیٰ کے بارے میں محض یہ ضد کر کے انکار کر رہے ہیں کہ اللہ اپنا فضل اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے یعنی مولا علیؑ پر کیوں نازل کرتا ہے۔ پس دشمنان آل محمدؐ مغضوب ہیں اور کافر ہیں جن پر ذلت آمیز عذاب ہوگا۔

(خلاصہ حدیث۔ امام باقرؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۸۰)

فوائد:-

۱۔ مقصرین نے بھی ولایت مولا علیؑ کے بدلے دنیا کی عارضی چیزیں خرید لی ہیں اور ان کی ضد بھی یہی ہے کہ کیا ولایت علیؑ کے علاوہ دین میں کچھ اور نہیں ہے۔ دراصل وہ اپنا حسد نہیں چھپا سکتے جو ان کو وجہ اللہ سے ہے۔ اللہ قادر مطلق کو کون پوچھ سکتا ہے اسکی مرضی جسے چاہے اسے اپنی مشیت اور چہرہ بنائے۔



وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُوْمِنُ بِمَا أَنْزَلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَ هُ ف وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ ط قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ

أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اس چیز پر ایمان لاؤ جو اللہ نے نازل کی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور وہ چیز جو اس کے علاوہ ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ حق ہے اور اس چیز کی تصدیق کرنے والی ہے جو ان کے پاس ہے۔ ان سے کہو پھر تم کیوں اللہ کے نبیوں کو اس سے پہلے قتل کرتے رہے اگر تم مومن ہو۔ (البقرہ-91)

۱۔ یہودی قرآن پر ایمان نہیں لاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم صرف تورات پر ایمان رکھتے ہیں جو ان پر نازل ہوئی۔ تورات میں تو انبیاء کے قتل کرنے کا حکم نہیں دیا گیا یعنی تم تورات پر بھی ایمان نہیں رکھتے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کا قرآن پر ایمان نہیں وہ تورات پر بھی ایمان نہیں لایا کیونکہ اللہ نے دونوں پر ایمان کا عہد لیا ایک پر ایمان لانا قابل قبول نہیں حتیٰ کہ دوسری پر ایمان لائے۔ اسی طرح اللہ نے ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ پر ایمان لانا فرض کیا ہے جیسے محمدؐ پر ایمان لانا فرض ہے۔

جو یہ کہے کہ میں محمدؐ کی نبوت پر ایمان لایا اور ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کا انکار کرے پس وہ محمدؐ کی نبوت پر بھی ایمان نہیں لایا۔ جب اللہ قیامت کے دن تمام مخلوقات کو دوبارہ زندہ کرے گا تو منادی مخلوقات کے ایمان اور کفر کی پہچان کیلئے آواز دے گا ”اللہ اکبر اللہ اکبر“ اور تمام مخلوق کو دہرانے کا حکم ہوگا تو دھریہ اور معطلہ فرقے والے نہیں کہہ سکیں گے باقی تمام مخلوق کہے گی اس طرح دھریہ اور معطلہ فرقے والے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پھر منادی کہے گا ”اشھد ان لا الہ الا اللہ“ تو سب کہیں گے سوائے ان کے جنہوں نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تھا مجوسیوں، عیسائیوں اور بت پرستوں میں سے۔ پس وہ نہ بولنے سے دوسری مخلوق سے علیحدہ ہو جائیں گے۔ پھر منادی کہے گا ”اشھد ان محمدؐ رسول اللہ“ تو تمام مسلمان کہیں گے مگر یہودی عیسائی اور تمام مشرکین چپ رہیں گے۔ پھر عرصہ محشر میں منادی کہے گا کہ ان کو محمدؐ کی نبوت کی شہادت کی وجہ سے جنت کی طرف لے جاؤ تو اس وقت اللہ کی طرف سے آواز آئے گی کہ نہیں ان کو روکو کہ ابھی ان سے سوال کرنا ہے۔ تو فرشتے کہیں گے کہ اے ہمارے رب کیوں روکیں تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئے گی کہ ان کو روکو کیونکہ ان سے ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ اور آل محمدؑ کا سوال کرنا ہے۔ اے میرے بندو اور کثیرو! میں نے تمہیں محمدؐ کی شہادت کے ساتھ دوسری شہادت کا حکم دیا تھا اگر اسے لائے ہو تو ثواب بھی ملے گا اور عزت والا ٹھکانہ بھی اور اگر اسے نہیں لائے تو محمدؐ کی شہادت نبوت تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گی اور نہ میری ربوبیت کی شہادت۔ پس جو اسے لے کر آیا ہے وہی کامیاب ہے اور جو نہیں لایا وہ ہلاک ہونے والوں میں ہے۔

ان میں سے کچھ کہیں گے کہ ہم علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کی گواہی دیتے تھے اور آل محمدؑ کے محبت بھی تھے۔ اور وہ اس میں جھوٹے ہیں خیال کرتے ہیں کہ جھوٹ سے نجات پا جائیں گے۔ ان سے کہا جائے گا تو پھر علیؑ اس پر تمہارے گواہ ہیں یا علیؑ آپ گواہی دیں۔ تو وہ فرمائیں گے جنت میرے مولیوں کی شاہد ہے اور دوزخ میرے دشمنوں کا شاہد ہے۔ پس جو ان میں سچا ہوگا اسے جنت کی ہو اور نسیم سوار کر کے لے جائے گی رب کے فضل سے اعلیٰ مقام و منزل والی جنت میں اور جو ان میں جھوٹا ہوگا اسے دوزخ کی بھڑکتی آگ اور کھولتا پانی لے جائے گا اور اس پر سہہ شعبہ سایہ ہوگا جس کے شعلے اس کو اٹھا کر ہوا میں بلند کر کے دوزخ میں پھینک دیں گے۔ اسی لیے مولا علیؑ جنت اور دوزخ کے تقسیم کرنے والے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۸۰)

فوائد:-

1. ولایت مولا علیؑ و آئمہؑ کی شہادت کا اقرار تو حید و نبوت کی شہادت کے اقرار کے ساتھ بلا فصل ہے۔
2. جو اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں کہ لوگوں کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم بھی ولایت کے قائل ہیں اور آل محمدؑ سے محبت کرتے ہیں مگر ان مقصودوں کی کتب ولایت علیؑ کی شہادت کو کسی چیز کا جز بھی نہیں بتاتیں بلکہ مظلوم ظاہر کرتی ہیں اور آل محمدؑ کی محبت کی بجائے عزاداری امام مظلوم پر توڑے لگاتی ہیں۔ ایسے عادی جھوٹے اور منافق قیامت میں بھی اللہ کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں گے اور بیان بازی کی کوشش کریں گے مگر مولا علیؑ جنت و جہنم کو حکم دے کر صادق اور کاذب کو علیحدہ علیحدہ کر دیں گے۔



وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ ط خذُوا مَا اتَيْنَكُم بِقُوَّةٍ
وَاسْمَعُوا ط قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا ق وَأَشْرَبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ط
قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُم بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝

اور جب ہم نے تم سے میثاق لیا اور تمہارے اوپر طور کو بلند کیا (اور کہا) جو کچھ ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی کے ساتھ پکڑو اور سنو۔

انہوں نے کہا ہم نے سنا اور نافرمانی کی۔ اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں پھٹڑا رچ بس گیا تھا۔ ان سے کہہ دو بہت بری ہے وہ چیز جس کا تمہیں تمہارا ایمان حکم دیتا ہے اگر تم مومن ہو۔ (البقرہ۔ 93)

1۔ موسیٰؑ جو دین کے احکام، اور محمدؐ و علیؑ اور ان کے خلفاءؓ کی تمام مخلوق پر فضیلت کے جو احکام لے کر آئے قوم نے انکار کیا۔ اللہ نے ان فرانس کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا اور توجہ سے سننے کو کہا تو انہوں نے سن تو لیا مگر اس پر عمل کرنے میں نافرمانی کی۔ جب پھڑے کوریزہ ریزہ کر کے پانی میں بہا دیا گیا تو قوم کو پانی پینے کا حکم دیا تا کہ جنہوں نے پوجا کی تھی اور جنہوں نے پوجا نہیں کی تھی ان میں فرق ظاہر ہو جائے۔ تمہارا ایمان کتنا برا حکم دیتا ہے کہ محمدؐ، علیؑ اور ولیوں کا انکار کرو۔ تورات یہ تو حکم نہیں دیتی۔

جنہوں نے پوجا کی تھی جب انہوں نے پانی پیا تو وہ ان کے دلوں میں جا بیٹھا اور ان کے ہونٹ اور ناک کا لے ہو گئے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج 1۔ ص 283)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے ولایت کے فرض کو مضبوطی سے پکڑنے اور اس پر عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ محمدؐ و آل محمدؑ کی مہربانی سے اس امت کو مہلت دی گئی ہے ورنہ ان پر بھی کوہ طور بلند کیا جاتا۔
2. مقصرین کے دلوں میں پھٹڑوں کی محبت رچ بس گئی ہے جن کی وہ پوجا کرتے ہیں ہر بات مانتے ہیں کہتے ہیں یہی اللہ کی نشانیاں ہیں۔ ولایتِ مولا علیؑ کی بات کبھی مجبوراً مجالس میں سن تو لیتے ہیں مگر ان کے دل انکار کرتے ہیں کہ ولایت الہی پر عمل پیرا نہ ہونا بلکہ جو پھٹڑا (مقصر ملاں) کہتا ہے وہی کرنا۔



قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمْ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِّنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوْا
الموتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمْتُمْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَاللَّهُ

عَلِيمٌ ۗ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَلَتَجِدَنَّهٗمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَى حَيٰوةٍ وَمِنَ الَّذِينَ
أَشْرَكُوا يَوْمًا أَحَدُهُمْ لَوْ يُعْمَرُ أَلْفَ سَنَةٍ جَ وَمَا هُوَ بِمُزْحَرِحِهِ مِّنَ
العذابِ أَنْ يُعْمَرَ ط وَاللَّهُ بَصِيرٌ مِّمَّا يَعْمَلُونَ ۝

ان سے کہو اگر اللہ کے ہاں آخرت کا گھر دوسرے لوگوں کے علاوہ صرف تمہارے لیے مخصوص ہے تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو۔ اور وہ ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے ان (کرتوتوں) کی وجہ سے جو انہوں نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجے ہیں اور اللہ ان ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور تم ان کو سب لوگوں سے زیادہ زندگی کا حریص پاؤ گے ان لوگوں سے بھی زیادہ جنہوں نے شرک کیا ہے۔ ان میں ہر ایک چاہتا ہے کہ کاش اس کو ہزار سال عمر دے دی جائے حالانکہ یہ عمر بھی اسے دی جائے تو یہ اسے عذاب سے بچانے والی نہیں ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے جو کچھ

یہ کر رہے ہیں۔ (البقرہ۔ 94-96)

1. جب اللہ نے ملامت کی رسول اللہ کی زبان مبارک کے ذریعے اور ان کے تمام عذر ختم ہو گئے اور حجت واضح ہو گئی کہ محمد نبیوں کے سردار ہیں علی وصیوں کے سردار ہیں اور آل محمد دین کو قائم کرنے والے آئمہ ہیں تو یہودی کہنے لگے مگر جنت تو صرف ہمارے لیے ہے اور ہم اللہ کے دوست ہیں ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں اللہ ہماری کوئی دعا رد نہیں کرتا۔ تو اللہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہ ان یہودیوں سے کہو کہ اگر جنت اور اسکی نعمتیں صرف تمہارے لیے ہیں اور مومنوں کیلئے نہیں ہیں اور تمہاری دعا بھی قبول ہوتی ہے تو جھوٹوں کیلئے موت کی دعا کرو۔ یہودی علماء کو پتہ تھا کہ وہ جھوٹے ہیں اور محمد علی اور ان کے تصدیق کرنے والے سچے ہیں۔ انہوں نے جھوٹوں پر موت کی دعا نہ کی کیونکہ اگر دعا کرتے تو خود مر جاتے اور ان کو پتہ تھا کہ انہوں نے اللہ کا انکار اسکے رسول محمد وصی علی اور آئمہ کا انکار اپنے ہاتھوں سے آگے اللہ کے حضور بھیجا ہوا ہے اور اللہ ان جھوٹوں کو جانتا ہے۔ اور یہ دنیا کی طویل زندگی کی لالچ کرتے ہیں مشرکوں سے بھی زیادہ کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ آخرت میں ان کے لیے کوئی حصہ نہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۸۵)

2. جب یہودی ڈر کر عاجز ہو گئے تو کچھ یہودیوں نے عرض کی کہ آپ کی دعا قبول ہوتی ہے اس لیے مولا علی سے کہیں کہ ہمارے سردار کے بیٹے کیلئے دعا کریں جو بہت خوبصورت جوان تھا اب برص کی وجہ سے بوجھ بن گیا ہے کوئی اس کے نزدیک نہیں جاتا نیزے پر اسکو روٹی دیتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا اسے لے آؤ۔ وہ بہت بری حالت میں تھا۔ آپ نے مولا علی کو دعا کیلئے کہا تو وہ صحیح سلامت ہو گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اے جوان ایمان لے آؤ تو وہ اچھے طریقے سے ایمان لے آیا۔ اس کے باپ نے کہا کہ ظلم ہو گیا اس سے تو بہتر تھا کہ کوڑھی رہتا مگر آپ کے دین میں داخل نہ ہوتا۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ نے اسے آفات سے نجات دی اور جنت کی نعمتیں دے گا۔ اس کے باپ نے کہا کہ یہ تو اس کے ٹھیک ہونے کا وقت تھا ورنہ آپ کی دعا سے نہیں ہوا اگر آپ کی دعا قبول ہوتی ہے تو بد دعا کریں کہ دوبارہ بیمار ہو جائے مگر ایسا نہ ہوگا۔ پھر اس نے اصرار کرتے ہوئے کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو یہ بیماری مجھے لگ جائے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ یہ کافر سرکش ہے بد دعا کر دو تو فوراً جزام و برص میں بالکل بیٹے کی طرح مبتلا ہو گیا اور چالیس سال زندہ رہا کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور محمد مصطفیٰ کی سچائی کی دلیل رہے اور اس کا بیٹا صحیح سالم اسی سال زندہ رہا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسنؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۸۶)

فوائد:-

1. مقصرین پر واضح ہے کہ کائنات کی بقا اور عذاب سے نجات ولایت علی پر منحصر ہے۔ ان کے تمام عذر ختم ہو گئے ہیں تو کہتے ہیں کہ ان کے روزے نمازیں انہیں جنت لے جائیں گے کیونکہ ان کے نزدیک فرود دین اصول دین سے افضل ہیں۔ اگر انہیں معلوم ہے کہ انہوں نے اللہ کے حضور اپنے ہاتھوں سے سوائے مخالفت ولایت و عزاداری کے کچھ آگے نہیں بھیجا اس لیے آخرت میں حسرت کے علاوہ اور کیا ملے گا۔ یہ مشرکوں سے بھی زیادہ دنیا کے لالچی ہیں۔
2. مقصرین لوگوں کیلئے درس عبرت ہیں کھلے عام ولایت علی اور عزاداری امام حسین کی مخالفت بھی کرتے ہیں پھر باجماعت رور و کر مغفرت بھی طلب کرتے ہیں۔ اسی لیے انکا دوغلا منافقانہ بانی پولرو یہ درس عبرت ہے۔



قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجَبْرِيْلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلٰی قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ

يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرًا لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلّٰهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ

وَجِبْرِیْلَ وَمِیْكَئِلَ فَإِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِيْنَ ۝

کہو جو جبرائیل کا دشمن ہے (وہ جان لے) جبرائیل نے اس قرآن کو اللہ تعالیٰ کے اذن سے تمہارے دل پر نازل کیا ہے جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو (کتابیں) تمہارے پاس ہیں اور مومنین کیلئے بشارت ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہے تو اللہ کافروں کا دشمن ہے۔ (البقرہ۔ 97-98)

۱۔ اللہ کے نزدیک یہودی اور ناصبی مجرم ہیں جبرائیل میکائیل اور ملائکہ سے بغض رکھنے کی وجہ سے کیونکہ وہ مولانا علیؑ کی تائید میں نازل ہوتے تھے اور قرآن پاک قلب محمد مصطفیٰؐ پر نازل ہوا جو تمام آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتا ہے۔

رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہ قرآن نور مبین، جبل متین، عروۃ الوثقی، درجۃ العلیا، شفا الاثقی، فضیلت کبریٰ، سعادت اعظمی ہے جس نے اس سے روشنی لی اللہ نے اسے منور کیا جس نے اپنے کام اس کے ذریعے کیئے اللہ نے اس بچا لیا، جس نے اس سے تمسک رکھا اللہ نے نجات دی، جس نے اس کے احکام سے علیحدگی اختیار نہ کی اللہ نے اسے رفعت بخشی، جس نے اس سے شفا چاہی اللہ نے شفا دی، جس نے کسی اور چیز کے علاوہ اس کو اپنا لیا وہ ہدایت پا گیا۔ جس نے کسی اور چیز سے ہدایت طلب کی گمراہ ہو گیا جس نے اسے اپنا لباس (اورھنی) بنا لیا خوشخت ہو گیا جس نے اسے امام بنا کر پیروی کی جنت میں پہنچ گیا۔ اسی لیے یہ قرآن مومنین کیلئے بشارت ہے۔

ناصری اللہ کے دشمن ہیں کیونکہ اس نے محمد علیؑ اور ان کی پاک آل پر انعام و اکرام کیا ہے اور رسولوں کے دشمن ہیں کیونکہ وہ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور جبرائیل میکائیل اور ملائکہ کے دشمن ہیں کیونکہ وہ مولانا علیؑ کے حمایتی ہیں۔ مولانا علیؑ کے بارے میں رسول اللہؐ نے بتایا کہ جبرائیل ان کے دائیں جانب، میکائیل بائیں جانب، اسرافیل پیچھے اور ملک الموت آپ کے آگے اور اللہ عرش پر اور اس کا مددگار فرشتوں کے ساتھ اس کو دیکھتا ہے۔ تو ناصبیوں نے اللہ سے برأت کا اظہار کیا تو اللہ نے ان کافروں سے جو علیؑ سے تعصب رکھتے ہیں دشمنی کا اعلان کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ملائکہ میں اللہ کے نزدیک زیادہ بلند مرتبہ والا وہ ہوتا ہے جس کی محبت علیؑ ابن ابی طالب کیلئے شدید ہوتی ہے اور فرشتے آپس میں قسمیں بھی مولانا علیؑ کی اٹھاتے ہیں اور آسمانوں اور جبابوں کے فرشتے علیؑ کی زیارت کے اس طرح مشتاق رہتے ہیں جس طرح محبت کرنے والی ماں نیک شفیق بیٹے کی مشتاق رہتی ہے۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۸۹)

فوائد:-

1. جو بھی مولانا علیؑ کی ولایت و فضیلت بیان کرے ناصبی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اسی لیے وہ اللہ رسولوں، آئمہ اور قرآن کی مخالفت کرتے ہیں۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ اللہ نے نعوذ باللہ دین نامکمل دیا جس کو وہ اپنے فتوؤں سے مکمل کریں گے، بنی اسرائیل کے انبیاء سے خود کو افضل جانتے ہیں۔ محمد و آل محمدؐ کی عصمت پر حملے کرتے ہیں عزاداری کی مخالفت کرتے ہیں۔ قرآن کو کافی سمجھتے ہیں مجبوراً چار پانچ سو آیات لیتے ہیں ولایت علیؑ والی آیات سے روگردانی کرتے ہیں۔ حالانکہ جس نے قرآن و حدیث چھوڑ کر کسی کے فتوؤں سے ہدایت لینا چاہی وہ گمراہ ہو گیا۔

2. اللہ تعالیٰ کی قربت کا معیار مولانا علیؑ سے محبت میں شدت ہے۔

3. ملائکہ مولانا علیؑ کی زیارت کے مشتاق رہتے ہیں آسمانوں میں قرب الہی میں رہنے کے باوجود۔ ناصبی ملائکہ ذکر علیؑ سے روگردانی کر کے اللہ کی کھلی دشمنی کا اعلان کرتا ہے اور وحشی اس کی پیروی کرتے ہیں۔



وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ مَبِينَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ﴿٥٧﴾ أَوْ كَلَّمَا

عَهْدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ ط بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

اور یقیناً ہم نے تمہاری طرف واضح آیات نازل کی ہیں اور ان سے انکار نہیں کرتے مگر فاسق لوگ کیا جب بھی انہوں نے عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے اسے پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے۔ (البقرہ۔ 99-100)

۱۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰؐ پر واضح آیات نازل فرمائیں جو محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کی سچائی کا ثبوت ہیں۔ ان دونوں کی فضیلت میں شک اور ان کا امر تسلیم کرنے میں پس و پیش وہی کرتا ہے جو فاسق ہے۔ ناصبیوں نے اس عہد کو پھینک دیا ہے۔ اکثریت یعنی ناصبی ایمان نہیں رکھتے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۹۳)

فوائد:-

1. ولایت محمدؐ و علیؑ کی واضح آیات میں شک کرنے والے اور ان کے امر کو تسلیم کرنے کی بجائے ظن پر مبنی فتوے قبول کرنے والے ناصبی فاسق ہیں اور بے ایمان ہیں۔ اکثریت حق کی دلیل نہیں ہوتی۔



مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ مِّنْ رَبِّكُمْ ط وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ



اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے (حق کو ماننے سے) انکار کیا ہے وہ پسند نہیں کرتے اور نہ ہی مشرکین کہ تم پر تمہارے رب کی طرف سے کوئی خیر نازل ہو مگر اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کیلئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ (البقرہ۔ 105)

۱۔ یہودی مشرک ناصبی پسند نہیں کرتے کہ محمدؐ و علیؑ اور انکی پاک آل کے فضل و شرف میں زیادہ آیات نازل ہوں اور دلائل و معجزات نازل ہوں۔ وہ لوگوں کو روکتے ہیں کہ کہیں خلق عظیم کی حق باتیں سن کر مومن نہ ہو جائیں۔ اللہ جسے دین کی سمجھ اور ہدایت دینا چاہتا ہے تو اسے محمدؐ و آل محمدؐ کی محبت عطا کر دیتا ہے۔

یہودی آ کر ان آیات پر اعتراض کرنے لگے رسول اللہؐ نے سمجھایا مگر نہ سمجھے تو پھر آپؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ ان کے اعضاء و جوارح کو حکم دو کہ شہادت دیں تو ان لوگوں کے اعضاء نے شہادت دی اور کہا کہ یہ لوگ نہیں چاہتے کہ محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی امامت کے بارے میں آیات و معجزات نازل ہوں۔ تو وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم نے تو نہیں سنا کہ اعضاء نے گواہی دی ہے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یا علیؑ یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے اگر تمام آیات بھی آجائیں۔ ان کیلئے ہلاکت کی بد دعا کرو تو ان کے اعضاء جسم سے علیحدہ ہو گئے اور وہ اسی جگہ ہلاک ہو گئے۔ دوسرے گروہ نے کہا کہ ان سب کو سختی سے کیوں مار دیا۔ تو فرمایا کہ اگر یہ محمدؐ اور علیؑ اور ان کی پاک آل کا واسطہ دے کر سوال کرتے تو ان کو مہلت مل جاتی جس طرح پچھڑا پوجنے والوں کو ان کے صدقے معافی ملی تھی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۰۱)

فوائد:-

1. مقصرین کہتے ہیں کہ ضروری نہیں کہ شریعت کے متعلق جو پانچ سو آیات ہیں زبانی یاد ہوں۔ اگر آیت بوقت ضرورت تلاش کر کے پیش کی جاسکے تو کافی ہے۔ کیا خوب بہانہ ہے قرآن سے دور کرنے کا تاکہ لوگ قرآن زبانی یاد نہ کریں کیونکہ اس طرح ولایت علیؑ والی آیات بھی یاد ہو جائیں گی پھر ملاں کی دکان کا کیا بنے گا۔
2. انسانی پچھڑے پوجنے والوں کو چاہیے کہ ذوالفقار کے نیام سے باہر آنے سے پہلے پہلے جو مہلت ہے اس میں توبہ کر لیں اور ولایت مولانا علیؑ کا اقرار اللہ کے حضور میں کر لیں۔



وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ط وَمَا تَقَدَّمُوا لِنَفْسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ

تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور جو بھلائی تم اپنی جانوں کیلئے آگے بھیجو گے تم اسے اللہ کے ہاں پالو گے بیشک جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ دیکھ رہا ہے۔ (البقرہ-110)

1۔ نماز مکمل وضو، تکبیر، قرأت، رکوع، سجدے اور حدود کے ساتھ پڑھو۔ زکوٰۃ کافر اور منافق کو نہ دو۔ معصومین کے مخالفوں کو صدقہ دینا حرم پاک میں چوری کرنے کے برابر ہے۔ اور جو اللہ کی راہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کے صدقے خرچ کرو گے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمہارے گناہ ختم کر دے گا اور نیکیوں میں اضافہ اور درجات بلند کر دے گا۔ اللہ تعالیٰ ظاہر، باطن، عقائد اور نیت کو جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عادل ہے دنیا کے بادشاہوں کی طرح جاہل نہیں ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ نماز کی چابی طہارت، تحریم تکبیر، تحلیل تسلیم ہے۔ اللہ نماز قبول نہیں کرتا بغیر طہارت کے اور نہ خیانت کے مال سے صدقہ اور نہ اطاعت (فرائض) میں سے کوئی چیز جس میں فقدان ہو محمدؐ کی محبت کا کہ وہ سید المرسلین ہیں اور علیؑ کی محبت کا کہ وہ سید الوصیین ہے اور ان کے اولیاء کی محبت کا اور ان کے دشمنوں سے عداوت کا۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۰۷)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ فرائض کو قبول ہی نہیں کرتا بغیر اقرار ولایت آل محمدؐ کے۔
2. اللہ باطن اور نیت سے واقف ہے۔ لوگوں کے سامنے زبانی کلامی اقرار ولایت کافی نہیں ہو سکتا۔ تو لا کے ساتھ تبرا بھی لازم ہے۔



وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصْرَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ ص وَقَالَتِ النَّصْرَىٰ

لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ ۙ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ط كَذَلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا

يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ

يَخْتَلِفُونَ ۝

اور یہودیوں نے کہا عیسائی کسی چیز پر نہیں ہیں اور عیسائیوں نے کہا یہودی کسی چیز پر نہیں ہیں اور وہ کتاب پڑھتے ہیں۔ اسی طرح کی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو علم نہیں رکھتے۔ پس اللہ قیامت کے دن ان کے درمیان اس چیز کا فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔

(البقرہ-113)

۱۔ یہودی کہتے ہیں کہ عیسائیوں کا دین باطل ہے اور وہ کافر ہیں اور یہی عیسائی یہودیوں کو کہتے ہیں اور وہ تورات و انجیل بھی پڑھتے ہیں۔ دونوں بلادلیل مقلدین ہیں کہ اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہیں مگر علم حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے جو واجب ہے تاکہ گمراہی سے چھٹکارا پاسکیں۔ اسی طرح جو حق کو نہیں پہچانتے اور نہیں دیکھتے کہ اس کے بارے میں ان کو اللہ نے کیا حکم دیا ہے وہ یہود و نصاریٰ کی طرح کہتے ہیں وہ کافر ہے یہ کافر ہے۔ قیامت کے دن اللہ انکو انکی دنیا میں گمراہی اور فسق ظاہر کر دے گا اور ہر ایک کو اس کے حق کے مطابق سزا ملے گی۔

یہودی اور عیسائی رسول اللہ کے پاس آئے کہ فیصلہ کر دیں۔ یہودیوں نے کہا کہ ہم ایک اللہ اور اس کے ولیوں پر ایمان رکھتے ہیں اور عیسائی دین و حق میں سے کسی چیز پر نہیں ہیں۔ عیسائیوں نے بھی یہی کہا۔ رسول اللہ نے فرمایا تم دونوں باطل، خطا کار، اللہ کے دین اور حکم کے فاسق ہو۔ دونوں نے کہا کہ کیسے ہم کافر ہوئے جبکہ ہم اللہ کی کتاب بھی پڑھتے ہیں۔ رسول اللہ نے فرمایا تم دونوں اللہ کی کتاب کی مخالفت کرتے ہو اور اس پر عمل نہیں کرتے اگر تم کتاب پر عمل کرتے ہوتے تو ایک دوسرے کو بلا دلیل کافر نہ کہتے۔ اللہ کی کتاب تو اندھوں کو شفا دیتی ہے اور اس پر عمل کرنے والوں کو گمراہی سے سیدھے رستے پر لے آتی ہے اور اگر اس پر عمل نہ کرو تو تم پر وبال اور غضب اور تم نافرمان ہو۔ اللہ کے امر اور کتاب کی مخالفت سے ڈرو۔ جیسے تمہارے پہلوں نے اللہ کے قول کو بدل دیا تو ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ ایک لاکھ بیس ہزار طاعون سے مر گئے۔ انہوں نے کہا کہ باب حطہ تو بہت بڑا ہے اس میں جھک کر سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی کیا ضرورت ہے اور وہ پشت کے بل ”سرخ گندم“ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔

امیر المؤمنین نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کے لیے باب حطہ نصب کیا گیا اور امت محمد مصطفیٰ کیلئے باب حطہ اہل بیت محمد کو نصب کیا گیا ہے اور تمہیں حکم ہے کہ ان کی اتباع کر کے ہدایت حاصل کرو اور انکی سنت پر لازم چلو تاکہ خطائیں اور گناہ معاف ہوں اور تمہاری نیکیوں میں اضافہ ہو۔ اور تمہارا باب حطہ ان کے باب حطہ سے افضل ہے۔ کیونکہ وہ لکڑی کا تھا اور ہم ناطق صادق مرتضیٰ ہادی اور افضل ہیں جیسے رسول اللہ نے فرمایا آسمان کے ستارے ڈوبنے سے بچاتے ہیں اور بیشک میری اہلبیت میری امت کیلئے گمراہی سے بچانے والی ہے ان کے دین میں۔ وہ ہلاک نہیں ہوگا جو ان کی ہدایت و سنت کی اتباع پر قائم رہا۔ اور فرمایا۔ جو میری طرح زندگی گزارنا چاہے اور میری طرح دنیا سے جانا چاہے اور جنت عدن میں رہنا چاہے جسکا میرے اللہ نے وعدہ کیا ہے اور اس درخت سے مس کرنا چاہے جسے اللہ نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے پس وہ علی ابن ابی طالب سے محبت کرے اور اس کے دشمن سے عداوت کرے اور افضل ذریت سے محبت کرے جو میری طینت سے خلق ہوئی انکا رزق میرا علم و فہم ہے جو انکی فضیلت کو جھٹلائے اس کے لیے ہلاکت اور ان سے رابطہ (صلہ رحم) قطع کرنے والے تک اللہ میری شفاعت نہیں پہنچنے دے گا۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۱۰)

فوائد:

1. بلادلیل فتوے ماننے والے مقلدین علم نہیں رکھتے کیونکہ وہ کتاب الہی سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور حق کو نہیں پہچانتے کہ اللہ کا اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ اسی لیے وہ دوسروں کے اعمال کو باطل قرار دیتے پھرتے ہیں کہ حق کا ذکر نہ کرو۔

2. فاسق وہ ہے جو اللہ کی کتاب کی مخالفت کرتے ہوئے اس پر عمل نہ کرے اور غیر معصوم ملاں کی وضع کی ہوئی کتاب پر بلادلیل مانگنے عمل کرے۔ کیونکہ انکے ظن کے مطابق

کتاب الہی کافی نہیں ہے۔

3. بنی اسرائیل کا باب حطہ صامت تھا یعنی لکڑی کا بنا ہوا تھا جس پر محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ امت محمد مصطفیٰ کیلئے باب حطہ ناطق ہے جو آل محمد ہیں۔ جن کے نقش قدم کی پیروی میں نجات ہے۔

4. رسول اللہ نے واضح کر دیا کہ ان کی حیات و ممات اور آخرت صرف علیؑ اور اسکی اولاد کی محبت ہے۔

5. آل محمد جن کا رزق علم الہی ہے مقصر ملاں انکو اپنے جیسا سمجھتا ہے انکے فضائل کا کئی حیلوں بہانوں سے انکار کرتا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ حدیثوں پر عمل کرنے کی بجائے میرے فتووں پر عمل کرو تو جو اب ہی سے نچ جاؤ گے۔



وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَنَعَ مَسْجِدَ اللَّهِ أَنْ يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۗ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۗ لَهُمْ

فِي الدُّنْيَا حِزْبٌ ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝

اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے اسم کا ذکر کرنے سے روکے اور ان میں ویرانی پیدا کرنے کی کوشش کرے یہ لوگ اس قابل نہیں ہیں کہ ان میں داخل بھی ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کیلئے دنیا میں رسوائی اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

(البقرة-114)

1۔ نیک اصحاب شیعان محمدؐ وعلیؑ نے صحن کعبہ اور مساجد مکہ کو آباد کیا ہوا تھا مشرکین نے ان کو ہجرت پر مجبور کر دیا تا کہ مساجد ویران ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ علیؑ الا علی کا ارادہ ہے کہ آپؐ کو فاتح غنی سالم قادر قاہر بنا کر مکہ واپس لائے گا۔ فتح مکہ کے بعد مشرکین کا داخلہ منع کر دیا گیا جب حضرت علیؑ نے حج اکبر کے موقع پر سورۃ توبہ کی آیات تلاوت فرما کر اللہ کا حکم سنا دیا۔ پہلے یہ آیات ایک دوسرے صحابی کو دی گئیں تھیں کہ حضرت جبرائیلؑ وحی لے کر آئے کہ آپؐ خود یا جو مرد آپؐ میں سے ہو وہ اس کام کو کرے۔ تو حضرت علیؑ نے جا کر راستے میں وہ آیات اس صحابی کے ہاتھ سے لے لیں اور مکہ جا کر حکم الہی سنا دیا۔ حضرت جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ کوئی بھول چوک یا شک و شبہ والی بات نہیں تھی بلکہ آپؐ کے بھائی علیؑ کا مقام و منزلت کمزور مسلمانوں پر ظاہر کرنے کا اللہ کا ارادہ ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسنؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۱۲)

فوائد:-

1. رسول اللہ کا فرمان ہے کہ اپنی مجالس کو ذکر علیؑ سے زینت دو۔ اور معصومین کا فرمان ہے کہ ہم اللہ کے خوبصورت اسماء ہیں۔
2. قرآن ہر دور کیلئے ہے آجکل کا ظالم مقصر مسجدوں میں ذکر علیؑ سے روکتا ہے تا کہ مسجد کی زینت ویران ہو جائے۔
3. عنقریب ذوالفقار ایسے مشرکوں کا داخلہ مساجد میں بند کر دے گی جو ولایت الہی میں غیر معصوم کو داخل کر کے شرک کرتے ہیں۔
4. ان مقصرین کے بڑے قائد خوف کی وجہ سے بہت کم کعبہ جاتے ہیں کہ کہیں مقام ظہور مولیٰؑ پر نظر نہ پڑ جائے اور منافقت کی وجہ سے کوئی پتھر نہ برس پڑے۔



— الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ ط أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ط
وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس کی اس طرح تلاوت کرتے ہیں جیسا کہ تلاوت کا حق ہے۔ وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں وہی خسارہ پانے والے ہیں۔ (البقرة-121)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ آئمہ ہیں۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۳۱۶) فوائد:-

1. آل محمدؑ ہی قرآن کے وارث ہیں جن کو کتاب الہی دی گئی ہے وہی اس کی مکاحقہ تلاوت کرتے ہیں وہی قرآن پاک کے مترجم ہیں وہی اس کی تفسیر و تاویل بتانے والے ہیں۔ کسی غیر معصوم کو اس کے ترجمہ و تفسیر کا حق نہیں۔ معصومینؑ مشیت الہی ہیں وہی جانتے ہیں کہ اللہ کے کلام کا کیا مطلب ہے۔
2. جو لوگ مکمل قرآن پر دل سے ایمان نہیں رکھتے وہ خسارہ پانے والے ہیں کہ اپنے مطلب کیلئے کچھ آیات لے لیں تاکہ اسلام کا لیبل لگا رہے اور ولایت و فضائل و مودت و اطاعت والی آیات نظر انداز کر دیں۔

❖.....❖.....❖

۱۳۳ وَإِذَا بُتِلَىٰ اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهُ بِكَلِمٰتٍ فَاتَمَّهِنَّ ط قَالَ اِنِّىْ جَاعِلْكَ لِلنَّاسِ

اِمَامًا ط قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ط قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِىَ الظَّالِمِيْنَ ۝

اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کلمات میں آزما یا تو اس نے ان کو پورا کر دیا۔ اللہ نے فرمایا بیشک میں تجھے تمام لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اس نے کہا ”اور میری اولاد میں سے بھی“ اللہ نے فرمایا میرا (یہ) عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا۔ (البقرة-124)

1. یہ کلمات وہی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو تعلیم فرمائے کہ اے رب میں تجھے محمدؐ علیؑ فاطمہؑ حسنؑ اور حسینؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں تو اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ اور پورا کرنے کا مطلب ہے کہ ابراہیمؑ نے بارہ آئمہ حضرت قائمؑ تک کے اسمائے مبارکہ کا ذکر کیا۔ ان میں نو آئمہ امام حسینؑ سے ہوں گے قیامت تک۔ حضرت موسیٰؑ اور ہارونؑ دونوں بھائی نبی مرسل تھے اور نبوت ہارونؑ سے آگے چلی۔ امامت اللہ کی خلافت ہے کسی کو حق نہیں کہ پوچھے کہ امامت امام حسنؑ کی بجائے امام حسینؑ سے کیوں چلی کیونکہ اللہ اپنے کاموں میں حکیم ہے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے بلکہ وہ سب سے پوچھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو نبی بنانے سے پہلے عبد بنایا، رسول سے پہلے نبی بنایا، خلیل بنانے سے پہلے رسول بنایا، امام بنانے سے پہلے خلیل

بنایا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۱ - ص ۳۱۸)

2. قوم اپنی جہالت میں دھوکہ کھا جاتی ہے اپنے دین میں۔ بیشک اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو اپنے پاس نہ بلا یا جب تک دین کو اس کیلئے مکمل نہ کر دیا اور قرآن کو اس پر نازل نہ کر دیا جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اس میں حلال و حرام حدود و احکام کا بیان ہے اور وہ تمام چیزیں جن کا انسان محتاج ہو سکتا ہے مکمل طور پر اس میں ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی (الانعام-38) اور حجۃ الوداع میں نازل فرمایا آج کے دن میں نے

تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا (المائدہ-3)۔ پس امامت کے حکم نے دین کو مکمل کر دیا۔ پس آپ نہیں گئے جب تک امت کیلئے دین مکمل نہ کیا اور ان کیلئے سبیل کو واضح نہ کر دیا اور ان کو حق کے راستے پر نہ چھوڑا اور علی گوان کیلئے علم ہدایت اور امام قائم نہ کر دیا۔ اور کوئی چیز نہ چھوڑی جس کی امت کو ضرورت ہو سکتی ہے مگر اس کو بیان کر دیا۔ اور جس نے یہ خیال کیا کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو مکمل نہیں کیا تو اس نے کتاب الہی کو رد کیا اور جس نے کتاب الہی کو رد کیا وہ کافر ہے۔ کیا تم امامت کی قدر و منزلت امت میں جانتے ہو کہ امام گو امت پر اختیار کیوں ہے؟ بیشک امامت کی قدر بہت اعلیٰ ہے اور شان بہت عظیم ہے اور مقام بہت اعلیٰ ہے اور اطراف سلامتی والے اور گہرائی بہت زیادہ ہے کہ انسانوں کی عقلیں اس کو پہنچ سکیں اور انکے خیال اس کو پاسکیں یا وہ اپنے اختیار سے امام بنا سکیں۔ امامت صرف اللہ عزوجل کیلئے ہے۔ اللہ نے ابراہیم کو نبوت اور خلت کے بعد تیسرے مرتبے پر امامت سے مخصوص کیا اور اس سے ان کو فضیلت و شرف بخشا۔ اور امامت قیامت تک کسی ظالم کو نہیں مل سکتی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاً) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۲۳)

فوائد:-

1. انبیاء میں سے اولوالعزم وہی ہیں جنہوں نے چہارہ معصومین کی ولایت کا اقرار فرمایا اور اہل بیت کی ولایت کی شہادت کے اقرار سے روکے وہ دین الہی کا کھلا دشمن ہے۔
2. معصومین کے درمیان مقابلہ یا تفریق کرنا منع فرمایا گیا ہے۔ نسل رسالت و نور کے سمندروں سے چلی: حضرت ابوطالب کے نور چشم مولانا علی اور رسول اللہ کے دل کی چین سیدہ فاطمہ زہرا سے۔ اسی طرح نسل امامت و نور کے سمندروں سے چلی: مولا حسین کے نور چشم امام زین العابدین اور مولا حسن کے دل کی چین حضرت فاطمہ (ام عبد اللہ) سے۔ اللہ تعالیٰ کے پر حکمت فیصلوں پر بحث کی اجازت نہیں صرف ہمیں تسلیم و اطاعت کرنی ہے۔
3. فرمان الہی اور قول معصوم بالکل حق ہے کہ دین مکمل ہے اور اس کا وارث امام بھی موجود ہے تو غیر معصوم مقصر کے ظنی فتاویٰ کی ضرورت کہاں سے پیدا ہوگی۔ دراصل جاہل ابھی تک نہ توحید سمجھے ہیں نہ دین نہ امام۔ جاہل مقصر دین کو ابوسفیان کی طرح فٹ بال سمجھتے ہیں۔



وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنِ مِلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط وَ لَقَدْ اَصْطَفٰىنٰهُ فِى الدُّنْيَا ج وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهٗ اَسْلِمْ لَاقَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهِيْمُ بَنِيَهٗ وَيَعْقُوْبُ ط يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اَصْطَفٰى لَكُمْ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ ۝ ط

اور کون ہے جو ابراہیم کے طریقے سے اعراض کرے مگر وہی جو اپنے آپ کو حماقت میں مبتلا کرے اور یقیناً ہم نے اسے دنیا میں چن لیا تھا اور آخرت میں وہ صالحین میں سے ہوگا۔ جب اسے اس کے رب نے کہا تسلیم کر لو۔ اس نے کہا میں نے رب العالمین کیلئے تسلیم کیا۔ اور اس بات کی ابراہیم نے اپنی اولاد کو وصیت کی اور یعقوب نے بھی۔ اے بیٹو اللہ نے تمہارے لیے دین منتخب کر لیا ہے پس تم نہ مرنا مگر اس

حال میں کہ تم مسلم ہو۔ (البقرة-130-132)

۱۔ آیت نمبر 132 کے بارے میں امام باقرؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد ولایت علیؑ ہے۔
فوائد:-

1. ملت (طریقہ) ابراہیمؑ تبلیغ ولایت ہے جس کی وجہ سے اللہ نے ان کو چن لیا انسانوں کا امام بنایا اور صالحین میں قرار دیا۔ اور انہوں نے اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ مرتے وقت تک ولایت مولا علیؑ پر قائم رہنا۔ دین صرف انہیں کے لیے ہے جو ولایت علیؑ پر قائم رہتے ہیں۔

❖.....❖.....❖

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ
وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ
النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ ۚ لَا نَفَرَّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ ۗ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝
فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدْ اهْتَدَوْا ۚ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي
شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ صِبْغَةَ اللَّهِ ۚ وَمَنْ
أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۚ وَنَحْنُ لَهُ عِبْدُونَ ۝

کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کی گئی ہے اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور انکی اولاد کی طرف نازل کی گئی ہے اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور ہم اس کے مسلم ہیں۔ پس اگر وہ اس طرح ایمان لائیں جس طرح تم لائے ہو تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ موڑیں تو یقیناً وہ ہٹ دھرمی میں مبتلا ہیں پس عنقریب ان پر اللہ تمہیں کافی ہوگا اور وہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ کارنگ (اختیار کرو) اور اللہ کے رنگ سے زیادہ اچھا رنگ کس کا ہوگا؟ اور ہم اس کی بندگی کرنے والے ہیں۔ (البقرة-136-138)

1. ولایت علیؑ کے دشمن اس دنیا سے بغیر توبہ کے جاتے ہیں اور ان پر اللہ، ملائکہ اور لوگوں کی لعنت ہوتی ہے۔ ”ایمان لاؤ اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل ہوا“ اس کا مطلب جو علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور اسکے بعد آئمہؑ کی طرف نازل ہوا۔ ”پس اگر وہ اس طرح ایمان لائیں“ یعنی لوگ ”جس طرح تم لائے ہو“ یعنی علیؑ فاطمہؑ حسنؑ حسینؑ اور آئمہؑ تو پھر وہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ موڑیں تو ہٹ دھرمی کر رہے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)

(البرہان - ج ۱ - ص ۳۳۸)

جعفر صادقؑ

(امام)

2. اللہ کارنگ جس سے کوئی رنگ اچھا نہیں وہ امیر المؤمنینؑ کی ولایت ہے جس کا میثاق لیا گیا۔

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کے زبان و عمل میں دشمنی کرنے والوں کی اللہ توبہ قبول نہیں فرماتا وہ دنیا و آخرت میں ملعون رہیں گے۔
2. اولاد عبدالمطلبؑ کی طرح ایمان لاؤ جنہوں نے اپنی جانیں ولایت پر قربان کر دیں۔
3. اللہ کو صرف ولایت مولا علیؑ کا رنگ پسند ہے جو ولایتِ الہی اور ولایتِ محمدؐ کا رنگ ہے۔



أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا
هُودًا أَوْ نَصْرَى ط قُلْ ءَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمْ اللَّهُ ط وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ
شَهَادَةَ عِنْدَهُ مِنْ اللَّهِ ط وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

کیا تم کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد یہودی تھے یا عیسائی تھے۔ کہو کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہو سکتا ہے جو اس گواہی کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے اس کے پاس ہے اور اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔ (البقرہ-140)

1۔ حجۃ الوداع سے واپسی پر غدرِ خیم کے مقام پر رسول اللہؐ نے خطبہ دیا اور چلنے سے پہلے منافقین کو بلا کر کہا اس دن تم کیا سرگوشیاں (سازشیں) کرتے ہو اور تمہیں سرگوشی سے منع بھی کیا تھا۔ منافقین مکر گئے اور کہا کہ ہم نے تو کچھ نہیں کیا۔ رسول اللہؐ نے غصہ بھری نگاہوں سے دیکھ کر فرمایا کہ تم زیادہ علم رکھتے ہو یا اللہ اور اس شخص سے زیادہ ظالم کون ہے جو اس شہادت کو چھپائے جو اللہ کی طرف سے اس کے پاس ہے اور اللہ غافل نہیں ہے جو تم کر رہے ہو۔ (خلاصہ حدیث) (البرہان - ج ۱ - ص ۳۴۰)

فوائد:-

1. جس طرح بصیرت کے اندھے بحث کرتے تھے کہ ابراہیمؑ یہودی تھے یا عیسائیؑ حالانکہ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ان کے بعد آئے اور ابراہیمؑ مسلمان تھے۔ اسی طرح مقصرین کہتے ہیں کہ آیا رسول اللہؐ ولایت علیؑ کی گواہی دیتے تھے یا نہیں۔ حالانکہ رسول اللہؐ کی پوری ظاہری حیات دنیا دعوتِ ذوالعشیرہ سے لے کر غدرِ خیم اور وہاں سے واقعہ قرطاس و قلم تک ولایت علیؑ کی تبلیغ میں گزر گئی۔
2. اللہ نے عالمِ زر میں ولایت علیؑ کی امانت کو سونپا تھا اور میثاق لیا تھا، اب جو ظالم اس گواہی کو چھپا رہے ہیں جو اللہ نے دی تھی تو وہ یقیناً ظالم ہیں اور اللہ اور معصومین ان کو غضب کی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔



سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّيْتَهُمْ عَنِ قِبَلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ط قُلْ لِلَّهِ
الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ط يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ وَكَذَلِكَ

جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ
 شَهِيدًا ط وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ
 مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقْبَيْهِ ط وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ط
 وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرءُوفٌ الرَّحِيمُ ۝ قَدْ نَرَى
 تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ج فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۝ فَوَلِّ وَجْهَكَ
 شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ط وَإِنَّ
 الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ط وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا
 يَعْمَلُونَ ۝

لوگوں میں سے بیوقوف کہیں گے کہ ان کو اس قبلہ سے جس پر یہ پہلے تھے کس چیز نے ہٹا دیا۔ کہہ دو مشرق اور مغرب اللہ ہی کے لیے ہیں جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔ اور اسی طرح ہم نے تمہیں میانہ روامت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہو اور جس قبلہ پر تم تھے اس کو ہم نے مقرر نہیں کیا تھا مگر اس لیے کہ ہم معلوم کریں کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے ان لوگوں میں سے جو اٹلے پھر جاتے ہیں اور بے شک یہ ایک بڑی سخت بات تھی سوائے ان لوگوں کے جن کو اللہ نے ہدایت دی ہے اور اللہ تمہارے ایمان کو ضائع نہیں کرے گا بے شک اللہ لوگوں کے ساتھ شفیق رحیم ہے۔ یقیناً ہم تمہارے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔ پس ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جسے تم پسند کرتے ہو۔ پس تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو اور جہاں کہیں تم ہو اسی کی طرف منہ کر لیا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ جانتے ہیں کہ یہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اور جو کچھ وہ کر رہے ہیں اللہ اس سے بے خبر نہیں ہے۔ (البقرة-142-144)

۱۔ رسول اللہ تیرہ سال مکہ میں بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے مگر کعبہ کو درمیان رکھتے (یعنی کعبہ کی جنوبی طرف کھڑے ہوتے کہ کعبہ قبلہ رہے) اور مدینہ میں سترہ ماہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے تو یہودی کٹ ججتی کرنے لگے کہ آپ نماز ہی نہیں آتی جب تک ہمارے قبلہ کی طرف منہ نہ کریں اور نماز بھی ہمارے طریقے پر پڑھتے ہو۔ رسول اللہ رنجیدہ ہوئے اور آسمان کی طرف دیکھا۔ جبرائیل آئے تو کہا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھیر دے کیونکہ یہودیوں نے اذیت دی ہے۔ جبرائیل نے کہا اللہ آپ کی دعا تو رد ہی نہیں کرتا۔ آپ مسیح

بنی سالم میں ظہر کی دو رکعتیں پڑھ چکے تھے کہ تحویل قبلہ کی وحی آگئی اور باقی دو رکعتیں آپؐ نے مولاعلیٰ کے ساتھ کعبہ کی طرف ادا کیں۔ اسی لیے اس مسجد کا نام مسجد القبلتین ہے۔ یہودیوں نے پھر اعتراض کیا کہ اگر بیت المقدس حق ہے تو پھر آپؐ نے حق سے باطل کی طرف منہ پھیر لیا اور اگر بیت المقدس باطل ہے تو پھر آپؐ اتنی مدت تک مومن نہ تھے کہ باطل پر رہے۔ تو اللہ نے فرمایا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کیلئے ہیں۔ اللہ نے تو صرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ رسول اللہ کی پیروی کون کرتا ہے (اور کون اعتراض کرتا ہے)

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۴۱)

2. امام محمد باقرؑ و جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم امت وسطیٰ ہیں ہم اللہ کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اسکی زمین میں حجت ہیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ اس آیت میں اللہ کا مطلب تمام اہل قبلہ موحد (مسلمان) ہیں؟ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس کی اس دنیا میں ایک صاع (تقریباً تین سیر) کھجوروں کے لیے گواہی قبول نہ ہو اللہ قیامت کے دن اس سے تمام گزری ہوئی امتوں پر گواہی قبول کر لے گا۔ اللہ کا مطلب ہرگز اس جیسی مخلوق نہیں۔ اللہ کا مطلب وہ امت ہے جو دعائے ابراہیمؑ ہے ”تم خیر (بہترین) امت ہو جس کو لوگوں کیلئے بھیجا گیا ہے (آل عمران۔ 110) او یہی امت وسطیٰ اور بہترین امت ہیں جن کو انسانوں (کی ہدایت) کے لئے بھیجا گیا ہے۔ عمل کو بھی ایمان کہا جاتا ہے جیسے اللہ نے فرمایا ”اور اللہ تمہارے ایمان (نمازوں) کو ضائع نہیں کرے گا“ جو پہلے بیت المقدس کی طرف منہ کر کے پڑھی جا چکی تھیں اور بعض لوگ فوت بھی ہو چکے تھے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۴۶)

فوائد:-

1. تحویل قبلہ اس لیے ہوا کہ پتہ چل جائے کہ رسول اللہ کی دل و جان سے پیروی کون کرتا ہے اور اعتراض کرنے والے کون ہیں۔ اور رسول اللہ کی مرضی بھی تھی کہ کعبہ ہی قبلہ رہے جہاں ان کے بھائی نے ظہور کیا۔ اور تیسرے یہ کہ معصومینؑ جدھر منہ پھیریں حق اسی طرف مڑتا جاتا ہے۔ دین معصومینؑ کے نقش قدم کا نام ہے۔ ورنہ تمام سمتیں تو اللہ کی ہیں جدھر دیکھو گے وجہ اللہ حاضر ناظر آئے گا۔
2. معصومینؑ امت وسطیٰ اور بہترین امت اور امت مسلمہ ہیں جو تمام مخلوقات پر حاضر ناظر گواہ ہیں اور ان پر رسول اللہ گواہ ہیں۔ ہر روز معصومینؑ کے حضور تمام مخلوقات کے اعمال پیش کیئے جاتے ہیں۔
3. جن لوگوں نے لاعلمی میں ماضی میں اقرار ولایت کے بغیر اعمال کیئے ہیں وہ اب بھی اپنا قبلہ بدل کر ولایت الہی کی پیروی کر لیں تو ان کے ماضی کے اعمال ضائع نہیں ہوں گے اگر وہ کٹ جتی نہ کریں اور دین کو مذاق نہ بنالیں۔



الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبْنَاءَهُمْ ط وَإِنَّ فَرِيقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ﴿۱۳۳﴾ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ﴿۱۳۴﴾

جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے اس کو پہچانتے ہیں جس طرح وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور یقیناً ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو جانتے ہوئے بھی حق کو چھپاتا ہے۔ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ بن جاؤ۔ (البقرہ۔

۱۔ یہودی اور عیسائی تورات اور انجیل سے محمد مصطفیٰؐ اور انکی ولایت کی ایسے معرفت رکھتے تھے جیسے وہ اپنے گھروں میں اپنے بیٹوں کو پہچانتے تھے اور جانتے تھے کہ رسول اللہؐ کی طرف سے حق رسول ہیں۔ جب انہوں نے معرفت رکھتے ہوئے مخالفت کی تو اللہ نے انکی روح ایمان چھین لی اور وہ جانوروں سے بدتر ہو گئے۔

(خلاصہ حدیث۔ امیر المؤمنینؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۴۸)

فوائد:-

1. قرآن پاک میں واضح ہے کہ ولایت کا عہدہ اللہ کی طرف سے ہے اور حق ہے انسان خود ولی نہیں بنا سکتے اور نہ ولایت میں شرکت کر سکتے ہیں۔ ولایت صرف محمدؐ و آل محمدؐ کیلئے ہے اس کے باوجود جو ولایت الہی کی مخالفت کریں اللہ ان کی روح ایمان چھین لیتا ہے اور وہ جانوروں کی طرح گلے میں رسی (قلادہ) ڈالے ہوئے پھرتے ہیں۔



وَلِكُلِّ وَجْهَةٌ هُوَ مَوْلِيهَا فَاستَبِقُوا الخَيْرَاتِ ۗ اِنَّ مَا تَكُونُوا يَاتِ بِكُمْ اللّٰهُ

جَمِيعًا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے وہ اسی کی طرف رخ کرنے والا ہے پس تم بھلائیوں کی طرف سبقت کرو۔ جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البقرہ۔ 148)

1. امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف اللہ عزوجل کو ایک عبرانی نام سے پکاریں گے تو آپ کے تین سوتیرہ اصحاب خریف کے بادلوں کی طرح اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور وہ صاحب ولایت ہیں ان میں سے کچھ رات کو اپنے بستر سے غائب ہوں گے اور صبح مکہ میں ہوں گے اور کچھ دن کے وقت بادل پر سوار سفر کرتے نظر آئیں گے۔ معصومین ان کے نام ان کے باپ کا نام اور حسب نسب جانتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۴۹)

2. پس تم خیرات (بھلائیاں۔ نیکیاں) کی طرف سبقت کرو۔ خیرات ولایت ہے۔ اور جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا یعنی اصحاب قائم تین سوتیرہ مرد جو امت معدودہ ہیں اللہ ان کو ایک گھڑی میں خریف کے بادلوں کی طرح جمع کر دے گا۔ (امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۵۱)

3. امام قائم ظہور فرما کر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حق قائم کر دے گا اور وہ ہی مضطر ہیں اللہ کے قول میں ”اے وہ اللہ جو مضطر (حق کو قائم کرنے کیلئے بے قرار) کی دعا سنتا ہے جب وہ پکارے اور اسکی تکلیف (باطل) مٹاتا ہے اور ان کو زمین کا خلیفہ بنایا ہے۔“ آپ رکن اور مقام کے درمیان بیعت لیں گے اور ان کے پاس رسول اللہؐ کا عہد موجود ہوگا اور سب سے پہلے جبرائیلؑ بیعت کریں گے پھر 313 مرد۔ آپ کے مددگاروں میں پچاس خواتین بھی ہوں گی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۵۱)

فوائد:-

1. حکم الہی ہے کہ ولایت علیؑ کی طرف سبقت کرو ہر روز معرفت ولایت الہی میں آگے بڑھو اور اس کی تبلیغ کرو۔ امام زمانہ کے اصحاب بھی صاحب ولایت ہیں یعنی ولایت کی معرفت رکھنے والے ہیں جن کیلئے زمین سکڑ جائے گی بادل سواری بن جائیں گے وہی امت معدودہ ہیں۔ تبلیغ ولایت میں خواتین کو اپنا کردار ہر مقام پر ادا کرنا چاہیے۔ معصومین کا اقتدار پوری کائنات پر ہے اسی لیے سردار ملائکہ سب سے پہلے بیعت کریں گے۔



فَاذْكُرُونِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ ۝۱۵۲

پس تم مجھے یاد رکھو میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر یہ ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔ (البقرہ-152)

۱۔ تسبیح فاطمہ الزہراء اللہ کا ذکر کثیر ہے جس کے بارے فرمایا تم میرا ذکر کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

(امام محمد باقر) (البرہان- ج ۱- ص ۳۵۸)

فوائد:-

ہر چیز میں سنت معصومین پر عمل کرنا لازم ہے اگرچہ وہ عمل قلیل بھی ہو تو وہ اللہ کے نزدیک کثیر اور قابل قبول ہوتا ہے۔ اور اللہ کی نعمت و لایت کا شکر یہ ادا کرو اسکی مخالفت اور کفر نہ کرو۔



اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ

عَلَيْهِ اَنْ يَّطْوِفَ بِهِمَا ط وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا لَا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝۱۵۸

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کا

طواف کرے اور جو خوشدلی سے نیکی کرے گا اللہ اس کی قدر کرنے والا جاننے والا ہے۔ (البقرہ-158)

۱۔ صفی اللہ آدم جس پہاڑ پر اترے اس کا نام صفا ہو گیا اور جس پر مرآة حواء اتریں اس کا نام مروہ ہو گیا۔ جب حضرت ابراہیم اللہ کے حکم سے حضرت

اسمائیل اور ہاجرہ کو مکہ چھوڑ کر گئے تو اسماعیل جو بچے تھے کو پیاس لگ گئی تو ان کی والدہ صفا پر گئیں اور پکارا کہ ہے کوئی مددگار اس وادی میں؟ کوئی جواب نہ آیا

تو بھاگ کر مروہ پر گئیں اور پھر پکارا۔ اس طرح سات چکر لگائے جس کو اللہ نے سنت جاری کر دیا۔ حضرت جبرائیل نے آ کر پوچھا کہ آپ کا وکیل کون ہے؟

آپ نے بتایا کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کو ہمارا وکیل بنایا ہے۔ دیکھا تو بچے کے پاؤں مارنے سے زمزم جاری ہو گیا ہے تو حضرت ہاجرہ مروہ سے بچنے کی

طرف آئیں اور پانی کے گرد مٹی اکٹھی کی تاکہ پانی بہ نہ جائے۔

(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادق) (البرہان- ج ۱- ص ۳۶۵)

فوائد:-

۱۔ صفا اور مروہ کی پہاڑیاں شعائر اللہ ہیں کیونکہ ان پر آدم و حواء اترے اور نبی اللہ اسماعیل کی والدہ ماجدہ نے ان پر سات چکر لگائے کہ شاید اسماعیل کی پیاس بجھانے کیلئے

پانی مل جائے اور استغاثہ بھی بلند کیا۔ تو اللہ نے اس پاک خاتون ہاجرہ کا دور ناست بنا کر حج کا جزو بنا دیا۔ تو شعائر اللہ کو دیکھنے اور ان کی تعظیم کرنے سے اللہ کے بندے یاد آتے

ہیں جنہوں نے اللہ کی محبت میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ جہاں تمام انبیاء کے مددگار مظہر صفات الہی مولا علی نے ظہور فرمایا اس کعبہ کو اللہ نے مرکز تجود بنا دیا۔

نضر انبیاء مولا حسین کی یاد میں مہمان اہل بیت شعائر اللہ (علم، ذوالجناح، تعزیہ، جھولا، مہندی، تابوت) کی تعظیم کرتے ہیں اور معصومہ سیدہ زینب کی سنت پر عمل کرتے ہوئے

خون کا پر سد دیتے ہیں جس پر انبیاء اور آئمہ نے بھی عمل کیا۔ ولایت علی کے مخالفوں میں گھرے ہوئے مظلوم امام نے بھی استغاثہ بلند کیا جو قیامت تک جاری ہے کہ کون ہے جو

جہاد ولایت مولا علی کرے، اپنے وقت کے یزیدیوں کے سامنے کلمہ ولایت بلند کرے۔



إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ
لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۖ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّعْنُونَ ۗ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا

وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُّوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۗ

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارًا ۖ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ

وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۗ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا

هُم يُنظَرُونَ ۗ

بے شک جو لوگ کھلی نشانیوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کی ہیں بعد اس کے کہ ہم نے وہ کتاب میں لوگوں کے لیے کھول
بیان کر دی ہیں تو اللہ ایسے لوگوں پر لعنت کرتا ہے اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ مگر جن لوگوں نے توبہ کر لی اور اصلاح کر لی
اور (حق کو) بیان کیا تو میں ان کی توبہ قبول کر لوں گا میں بڑی توبہ قبول کرنے والا رحم کرنے والا ہوں۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور کافر
رہتے ہوئے مر گئے ان لوگوں پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ان سے عذاب ہلکا نہیں کیا
جائے گا اور نہ ان کو مہلت دی جائے گی۔ (البقرہ۔ 159-162)

1. جو لوگ کھلی نشانیاں اور ہدایت چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کی ہیں یعنی علیٰ کے بارے میں۔ (امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۶۸)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم اس سے مراد ہم ہیں۔ (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۶۸)

3. نبی اکرمؐ نے فرمایا اگر کسی سے علمی سوال کیا جائے اور وہ اس کو جانتا ہو مگر چھپائے تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام دی جائے گی۔ انہی لوگوں پر
اللہ لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۶۹)

4. مخلوق میں اچھے وہ علماء ہیں جو اصلاح کریں۔ اور ابلیس، فرعون اور معصومین کے اسماء والقبابت اپنانے والوں اور ان کی ملکیتوں اور حکومت کو چھیننے
والوں کے بعد بدترین وہ علماء ہیں جو فساد برپا کریں باطل ظاہر کر کے اور حق کو چھپا کر، انہیں کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ
لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ (فرمان امیر المؤمنینؑ۔ اقتباس حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۶۹)

5. مگر جو لوگ حق چھپانے سے توبہ کر لیں اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لیں اور اصلاح کر لیں کہ غلط تاویل سے فساد نہیں کریں گے اور فضیلت والوں

کے فضل اور حق والوں کے استحقاق کی مخالفت نہیں کریں گے اور محمد مصطفیٰ کی نعت و صفات بیان کریں گے جن کو اللہ نے بیان کیا ہے اور جو اللہ نے علیؑ اور ان کی سیرت کا ذکر کیا اور جو رسول اللہؐ نے ان کا ذکر کیا ان لوگوں کی توبہ قبول ہوگی۔ (خلاصہ حدیث - امام حسن عسکریؑ) (البرہان - ج ۱ - ص ۳۶۹)

6- جن لوگوں نے محمدؐ کی نبوت اور علیؑ ابن ابی طالبؓ کی ولایت رد کر کے اللہ کی نافرمانی کی اور اسی کفر پر ان کو موت آئی تو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ لعنت کرتا ہے وہ اللہ کی رحمت سے دور اور ثواب سے محروم رہیں گے اور ملائکہ ان پر لعنت کرتے ہیں اور تمام انسان مجموعی طور پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ تمام کو لعنت پر مامور کیا گیا ہے اور کافر بھی کہتے ہیں کہ کافروں پر اللہ کی لعنت یعنی وہ اپنے آپ پر لعنت کرتے ہیں اور ہمیشہ لعنت میں رہیں گے دوزخ کی آگ میں جہاں ایک دن یا ایک ساعت کیلئے بھی عذاب کم نہ ہوگا اور نہ ایک ساعت کی مہلت دی جائے گی کہ عذاب مؤخر ہو جائے۔ (خلاصہ حدیث - امام حسن عسکریؑ) (البرہان - ج ۱ - ص ۳۷۰)

7. جو محمد رسول اللہؐ کی صفت کو چھپاتے ہیں اور علیؑ ولی اللہؑ کی سیرت کی مخالفت کرتے ہیں جب ملک الموت ان کی روح قبض کرنے آتا ہے تو بڑے خوفناک منظر کے ساتھ اور غضبناک چہرے کے ساتھ اور جان نکلنے کے وقت اس کے جانے والے سرکش شیطان اس کو گھیرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس وقت ملک الموت کہتا ہے کہ اے نفس خبیثہ تو نے محمدؐ کی نبوت کی مخالفت اور علیؑ وصی کی مخالفت کر کے رب کی نافرمانی کی تو اللہ کی لعنت اور غضب کی خوشخبری ہو۔ سر کو اٹھاؤ اور آنکھیں کھول کر دیکھو۔ تو وہ دیکھے گا کہ عرش رحمن کے سامنے تخت پر محمدؐ جلوہ افروز ہیں اور علیؑ ان کے سامنے کرسی پر تشریف فرما ہیں اور تمام آئمہ اپنے اپنے مقام شریف پر ان کے ساتھ ہیں۔ پھر جنت کے دروازے کھول کر محلات درجے اور منزلیں دکھائیں جائیں گی اور اس سے کہا جائے گا کہ اگر معصومین کی محبت رکھتا تو تیری روح ان کے حضور بلند ہوتی اور تیرا ٹھکانہ یہ جنتیں ہوتیں اور یہ تیری منزلیں ہوتیں۔ مگر تو نے ان کی مخالفت کی اس لیے تو ان کے حضور نہیں جاسکتا اور جنت کی منازل تم پر حرام ہیں۔ پھر دوزخ کا پردہ ہٹے گا تو اس کی بلائیں مصیبتیں، بچھوسناپ اژدھے، عذاب کے کوڑے اور لگامیں دیکھے گا اور بتایا جائے گا یہ تیرا ٹھکانہ ہے، یہ شیطان جو تجھے گھیرے ہوئے ہیں انہوں نے تجھے گمراہ کیا اور تو نے ان کا کہا مانا اب ان کے ساتھ رہو۔ تو بڑی شدید حسرت و یاس میں اس کی موت واقع ہوگی۔ (خلاصہ حدیث - رسول اللہؐ) (البرہان - ج ۱ - ص ۳۷۰)

فوائد:-

1. جب علماء سے ولایت علیؑ کے بارے میں آیات و احادیث کے بارے میں بات کی جائے اور وہ جان بوجھ کر مختلف بہانوں اور مصلحتوں کے باعث گول مول بات کریں تو وہ ملعون ہیں اور آخرت میں شدید عذاب کے مستحق ہیں۔ کیونکہ وہ فساد برپا کرتے ہیں باطل ظاہر کر کے یعنی یہ کہتے ہیں کہ ذکر ولایت علیؑ کا اقرار اللہ کے حضور نہ کرو۔ اور ایسے علماء سے بڑھ کر ملعون و مغضوب وہ ہیں جو معصومین کے القابات استعمال کرتے ہیں۔
2. اگر کوئی توبہ کر لے کہ آئندہ فضائل معصومین میں شک نہیں کروں گا، معصومین کے حق ولایت کا اقرار اللہ کے سامنے روزانہ کروں گا اور شان ولایت والی آیات و احادیث پر دل سے ایمان رکھتے ہوئے ذکر کروں گا تو اس کی توبہ قبول ہے اور اللہ کی اس پر رحمت ہوگی۔
3. جب سب مل کر دشمنان اہلیت پر لعنت بے شمار کرتے ہیں تو دراصل ان میں مقصرین اپنے آپ پر لعنت کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ وہ ولایت علیؑ کو رد کرنے والے ہیں اور رسول اللہؐ کے تمام کاررسالت پر اپنی طرف سے پانی پھیرتے ہیں۔
4. جو لوگ رسول اللہؐ کی صفت کو چھپاتے ہیں کہ انہوں نے پوری حیات ظاہری میں علیؑ ولی اللہؑ کی دعوت دی اعلانات کیلئے تحریری و صوتی کیں اقرار لئے اس پر عمل کیا اور اسی پر جان دے دی اور الزامات لگوائے اپنے آپ پر جنون و ہذیان کے علی و ولی اللہؑ کی خاطر۔ اور علیؑ کا حلیہ اور سیرت چھپاتے ہیں کہ مولانا علیؑ اللہ کی تمام صفات کا مظہر ہے نور اللہ ہے عین اللہ ہے اذن اللہ ہے لسان اللہ ہے وجہ اللہ ہے جب اللہ ہے ید اللہ ہے نفس اللہ ہے مشیت اللہ ہے آل اللہ ہے ذکر اللہ الاکبر ہے اسم اللہ ہے آیت الکرسی آیت العظمیٰ ہے، محمدؐ کا سر اور روح ہے، تمام عبادات الہیہ کی روح ہے۔ ان حقائق کو چھپانے والوں کی موت کا منظر آپ حدیث رسول اللہؐ میں تفصیل سے دیکھ چکے ہیں۔



وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ
 آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ط وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرُونَ الْعَذَابَ لَا أَنَّ
 الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا لَا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ ه إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ
 الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوْا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ه وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
 لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ط كَذَلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ
 حَسْرَاتٍ عَلَيْهِمْ ط وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ع

اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے سوا دوسرے مد مقابل بناتے ہیں اور ان سے اس طرح محبت کرتے ہیں جیسا کہ اللہ سے محبت کرتے
 ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے ہیں جو شدید محبت رکھتے ہیں اللہ کیلئے۔ اور کاش وہ لوگ جو ظلم کرتے ہیں وہ بات سمجھ جائیں جو وہ عذاب کو
 دیکھ کر سمجھیں گے کہ یقیناً تمام قوت اللہ کے لئے ہے اور بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔ جب وہ لوگ جن کی پیروی کی گئی تھی ان
 لوگوں پر جنہوں نے انکی پیروی کی تھی تبرا کریں گے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور انکے سب اسباب (تعلقات۔ وسائل۔ ذرائع) ٹوٹ
 جائیں گے۔ اور وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کہیں گے کاش اگر ہمارے لیئے دنیا واپس جانا ممکن ہو تو ہم بھی ان پر اسی طرح تبرا کریں
 جس طرح انہوں نے ہم پر تبرا کیا ہے اسی طرح اللہ ان کے اعمال حسرتیں بنا کر دکھا دے گا اور وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے۔ (البقرہ۔

(167-165)

1. اور لوگوں میں کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے علاوہ دوسرے مد مقابل بناتے ہیں اور ان سے ایسی محبت کرتے ہیں جیسی اللہ سے محبت کرنی چاہیے یعنی وہ لوگ
 جنہوں نے مولا علیؑ کے مخالفوں کو امام بنا لیا بجائے اس امام کے جسے اللہ نے لوگوں کیلئے بنایا۔ ایسے امام اور انکے شیعہ ظالم ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد
 باقرؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۷۴)

2. روز قیامت عرش سے منادی ندا دے گا کہ زمین میں خلیفۃ اللہ کہاں ہے؟ تو نبی داؤد اٹھیں گے اللہ کی طرف سے آواز آئے گی کہ ہماری مراد آپ
 نہیں بیشک آپ اللہ کے خلیفہ ہیں۔ پھر دوسری دفعہ منادی ہوگی تو امیر المؤمنین علیؑ ابن ابی طالب قیام فرمائیں گے تو اللہ عزوجل کی طرف سے اعلان ہوگا:
 اے تمام مخلوق یہ علیؑ ابن ابی طالب ہیں جو زمین میں اللہ کے خلیفہ ہیں اور اس کے بندوں پر حجت ہیں جس نے دنیا میں اس کی رسی تھامے رکھی پس وہ آج
 بھی اس کی رسی پکڑے رہے تاکہ اس کے نور سے روشنی پاسکے اور اس کے پیچھے پیچھے جنت کے اعلیٰ درجوں میں چلا جائے۔ پس وہ لوگ اٹھیں گے جنہوں نے
 دنیا میں آپؑ کی رسی پکڑے رکھی اور آپؑ کے پیچھے جنت چلے جائیں گے۔ پھر اللہ جل جلالہ کی طرف سے آواز آئی گی کہ خبردار جس نے دنیا میں جس امام

سے تعلق رکھا اس کے پیچھے پیچھے جہاں وہ جائے چلا جائے۔ پس اس وقت مقلدین پر ان کے پیر تبرا کریں گے اور انہوں نے عذاب دیکھ لیا ہوگا اور ان کے سبب ٹوٹ چکے ہونگے۔ مقلدین کہیں گے کاش ہم دنیا میں دوبارہ جائیں اور اپنے راہنماؤں پر تبرا کریں جس طرح وہ ہم پر تبرا کر رہے ہیں اور اس طرح اللہ ان کے اعمال انکو حسرتیں بنا کر دکھلا دے گا اور وہ دوزخ سے نہیں نکل سکتے یعنی دشمنانِ علیؑ ہمیشہ ہمیشہ آگ میں رہیں گے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۷۳)

فوائد:-

1. چاہے کتنا بڑا شیعہ عالم ہو اسے امام کہہ کر نہیں پکار سکتے۔ امام بنانا اللہ کا کام ہے۔ خود ساختہ امام اور اس کے ماننے والے پیروکار (شیعہ) ظالم ہوتے ہیں۔
2. محبت اور اطاعت صرف اللہ کے بنائے آئمہ طاہرینؑ کیلئے ہے۔
3. تفرقے اور دوزخ سے بچنے کیلئے دنیا و آخرت دونوں میں صرف مولا علیؑ کی جبل ولایت کو مضبوطی سے تھام لو۔
4. جو آئمہ طاہرینؑ کے علاوہ کسی اور کی تقلید و اتباع کرتا ہے تو روز قیامت زبردستی وہیں جائے گا جہاں اسکا راہنما امام خود ساختہ جائے گا اور دونوں ایک دوسرے کو لعن طعن کرتے جائیں گے۔ خود ساختہ امام کہے گا کہ میں نے کب تمہیں ذاتی طور پر آ کر تقلید کی دعوت دی تھی میں نے تو ساری زندگی تمہارا چہرہ تک نہیں دیکھا تھا تم نے خود ہی میری کتاب پڑھ کر تقلید کر لی لہذا خود ذمہ دار ہو۔ مقلدین لعنت کریں گے کہ تیری کتاب میں مہر اور دستخط کے ساتھ ذمہ داری لی گئی تھی کہ اس پر عمل کرنے والے جو ابدہی سے بری الذمہ ہوں گے۔ اب جو ہم نے نیک اعمال تیرے حکم کے مطابق کیئے تھے اللہ نے وہ راکھ بنا کر اڑا دیئے ہیں کیونکہ وہ امر الہی اور امر معصومینؑ کے تحت نہیں کیئے گئے تھے۔ مقلدین حسرت سے کہیں گے کاش ہم ملاں کی کتاب کی بجائے کتب اربعہ جن میں احکامات الہی معصومینؑ نے بیان فرمائے ہیں پر عمل کرتے اور خود ساختہ امام سے بیزاری رکھتے۔



إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿۱۶۹﴾

وہ صرف تمہیں برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور یہ کہ تم اللہ پر وہ باتیں کہو جن کے متعلق تم نہیں جانتے۔

(البقرة-169)

- ۱۔ شیطان صرف اور صرف برے مذہب اور عقیدے کا حکم دیتا ہے اللہ کی سب سے بہترین خلق محمد رسول اللہ کے بارے میں اور محمد رسول اللہ کے بعد سب اولیاء سے افضل ولیؑ کی ولایت کی مخالفت کے بارے میں کہ ان کی امامت کے بارے میں وہ باتیں کہو جو اللہ نے انکی امامت کے بارے میں قرار نہیں دیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۷۷)
- فوائد:-

- ۱۔ جو لوگ معصومین کے علم غیب پر شک کرتے ہیں، انکے حاضر و ناظر اور مددگار ہونے پر اعتراض کرتے ہیں۔ انکی عصمت و طہارت کے متعلق زبان درازی کرتے ہیں، ان کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں۔ ان سے سہو و نسیاں ہونا جائز سمجھتے ہیں، شفاعت سے زیادہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرتے ہیں، قول معصوم اور آیات قرآنی پر غیر معصوم ملاں کے فتوے کو ترجیح دیتے ہیں، مختلف بہانوں سے عزاداری مظلوم روکنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ ابلیس کے مذہب پر ہیں۔
- ❖.....❖.....❖

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ

إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿۱۷۲﴾

اے ایمان والو جو پاک چیزیں ہم نے تمہیں دی ہیں ان کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو۔ (البقرة-172)

۱۔ اللہ کی توحید، محمد رسول اللہ کی نبوت اور علی ولی اللہ کی امامت پر ایمان رکھنے والو جو پاک رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے اس کو کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو۔ اس رزق پر جو ولایت محمد و علی پر قائم رہنے کی وجہ سے ہے جو تمہیں سرکش شیطانوں کے شر پر غلبہ دیتا ہے۔ جب بھی تم اپنے دلوں میں ولایت محمد و علی کی تجدید کرو تو سرکش شیطانوں پر اللہ کی لعنت کی بھی تجدید کرو اور اللہ سے انکی پھونکوں اور جادو سے پناہ مانگو۔ وہ پھونکیں وہ وہم و گمان ہیں کہ اس امت میں کوئی شخص ہم (معصومین) سے افضل ہے یا ہم اہلبیت کی برابری یا شرک ہے۔ اللہ کی قسم محمد و آل محمد تمام امت سے افضل ہیں جیسے اللہ نے آسمان کو زمین پر فوقیت دی ہے۔ اور جادو یہ ہے کہ اگر کوئی سمجھے کہ قرآن کے بعد ہم اہلبیت کا ذکر اور ہم پر صلوات کے علاوہ کوئی اور چیز شفا دیتی ہے کیونکہ اللہ عزوجل نے ہم اہلبیت کا ذکر کو دلوں کی شفا بنایا ہے اور ہم پر صلوات سے مصیبتیں اور گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور عیب پاک ہو جاتے ہیں اور نیکیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اگر تم اسی کی عبادت کرتے ہو تو اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اس کا حکم مانتے ہوئے کہ محمد و علی اور ان کے خلفاء کی اطاعت کرو۔

(خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکری) (۳۷۸)

فوائد:

1. مومن کی روح کی غذا ولایت محمد و آل محمد ہے اور معصومین کے دشمنوں پر لعنت ہے۔ موت آنے تک اقرار ولایت مولا علی کرتے رہو تاکہ اللہ سے کیئے ہوئے عہد کی تجدید ہوتی رہے۔
2. جو ولایت معصومین میں شرکت کرے یا اپنے آپ کو معصوم انبیاء سے افضل سمجھے اور ذکر علی سے روکے سمجھ لو کہ وہ شیطان کا لشکری ہے جو اپنی جادوگری کر رہا ہے۔ ایسے مداریوں کے ارد گرد جھرمٹ مت لگاؤ۔
3. اگر اللہ کی عبادت کرنا چاہتے ہو تو محمد و آل محمد کی اطاعت کرو۔



إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا لَا
أُولَئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَلَا
يُزَكِّيهِمْ ۗ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أُولَئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلَاةَ
بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ۝ ذَلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ
نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۖ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ مَبْعُودٍ ۝

جو لوگ اس چیز کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے کتاب میں نازل کی ہے اور اس کے بدلے تھوڑی سی قیمت وصول کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے پیٹوں میں آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے اور اللہ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خرید لیا ہے اور مغفرت کے بدلے عذاب کو۔ پس کتنے صابر ہیں یہ

آگ پر۔ یہ اس لیے کہ اللہ نے تو کتاب کو حق کے ساتھ نازل کیا ہے اور یقیناً جن لوگوں نے کتاب کے بارے اختلاف کیا وہ ضد میں دور نکل گئے۔ (البقرہ۔ 174-176)

1. اللہ تعالیٰ اہلبیت کے فضائل چھپانے والوں کے کروتوت بتاتا ہے کہ وہ چھپاتے ہیں جو اللہ نے قرآن میں نازل کیا ہے جو مشتمل ہے تمام نبیوں پر محمدؐ کی فضیلت پر اور تمام اوصیاء پر علیؑ کی فضیلت پر۔ اور اس کو چھپا کر دنیا کا تھوڑا سا مال حاصل کرتے ہیں اور اسی بنا پر لوگوں کی جہالت کی وجہ سے دنیا میں ریاست پر قبضہ کر لیتے ہیں ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں آخرت کی آگ کے سوا کچھ نہیں بھرتے جو انہوں نے حق کو چھپا کر دنیا کی آسائشوں کے بدلے لی ہے۔ اور اللہ قیامت کے دن ان سے کلام خیر نہیں کرے گا بلکہ ان پر لعنت کرے گا اور پکڑ لے گا اور کہے گا کہ کتنے بد انسان تم ہو۔ تم نے میری ترتیب کو بدل دیا جس کو میں نے اولیت دی تھی اسے تم نے مؤخر کر دیا اور جس کو میں نے مؤخر کیا تھا اسے اولیت دے دی اور جس سے میری دشمنی ہے اس سے تم نے محبت کی اور جس سے میری محبت ہے اس سے دشمنی کی۔ اور اللہ ان لوگنا ہوں سے پاک نہیں کرے گا۔ کیونکہ گناہ صرف محمدؐ علیؑ اور ان کی پاک آلؑ کی محبت کے ملنے سے پگھل کر اڑ جاتے ہیں۔ اور اگر محمدؐ اور ان کی آلؑ کی محبت نہ ملے تو گناہوں میں اضافہ ہو جاتا ہے، جرم زیادہ ہو جاتے ہیں، پکڑ عظیم ہو جاتی ہے اور آگ کے دردناک عذاب میں پھینک دیا جاتا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۸۱)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول کہ کتنے صابر ہیں یہ آگ پر یعنی کتنے صابر ہیں ان اعمال پر کہ جانتے ہیں کہ وہ اعمال دوزخ کی آگ میں لے جائیں گے۔ (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۸۲)

3. وہ عذاب جو ان گناہوں اور جرموں کی وجہ سے واجب ہوا جو محمدؐ کے بھائی اور وصیؑ کی محبت چھوڑنے اور مخالفت کرنے کی وجہ سے ہیں۔ اللہ نے کتاب نازل کی ہے جس میں حق والوں کی مخالفت، بچوں سے کنارہ کشی اور فاسقوں کی اطاعت سے ڈرایا ہے۔ جو کتاب حق کے ساتھ نازل کی گئی ہے کہ ایسی خطانہ کرنا۔ اور جن لوگوں نے اختلاف کیا وہ اس پر ایمان ہی نہیں رکھتے بعض کہتے ہیں یہ جادو ہے بعض شعر و شاعری کہتے ہیں بعض نجومیوں والی باتیں کہتے ہیں اور وہ اس مخالفت کی وجہ سے حق سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۳۸۲)

فوائد:-

1. محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کے فضائل چھپانا یعنی فضائل والی آیات کی تفسیر اقوال معصومہ کی بجائے اپنی رائے اور فلسفہ سے کر کے عوام کے سامنے پیش کر دینا تاکہ عوام کو اصلی حقیقت کا پتہ نہ چلے۔ اپنی رائے پر مبنی کتب کو عوام میں رائج کرنا تاکہ دنیا کا مال اور حکومت ہاتھ میں رہے اور عوام مولاؑ کی اطاعت کی بجائے ملاں کے گرد چکر لگاتی رہے۔ ایسا مال و اقتدار دوزخ کی آگ ہے۔

2. ایسے ملاں پر اللہ لعنت کرے گا روز قیامت جس نے اللہ کی ترتیب بدل دی جس کو اللہ نے مولا بنایا اس کو ہٹا کر خود ولی بن گیا اور عوام کو گمراہ کیا کہ معرفت محمدؐ و آل محمدؑ لازمی نہیں بس اللہ کی عبادت کرو نجات پا جاؤ گے۔ درحقیقت محمدؐ و آل محمدؑ کی محبت کے بغیر صرف گناہ جرم اور عذاب بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

3. دراصل وہ بے ایمان ہیں جو قرآن کی مختلف جیلوں سے مخالفت کرتے ہیں کہ یہ شعر و شاعری ہے، جادو ہے، پرانی کہانیاں ہیں یا یہ کہنا کہ اس میں کام کی آیات صرف چند سو ہیں اور اللہ نے اس میں جو قانون بیان کیے ہیں وہ ناکافی اور غیر واضح ہیں اس لیے قرآن کی بجائے ملاں کی بات غور سے سنو اور اس پر عمل کرو۔ ایسے لوگ حق سے بہت دور ہیں۔

4. لوگ جانتے ہیں کہ اللہ اور معصومین کا حکم ماننے کی بجائے ملاں کی بات مانی تو دوزخ کا عذاب ملے گا مگر پھر بھی لوگ بڑی مستقل مزاجی اور صبر سے ملاں کی وضع کی ہوئی کتابوں پر عمل کرتے چلے جاتے ہیں۔



يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ ۚ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ
وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَيْتُمْ ۚ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝

۔۔ اللہ تمہارے ساتھ آسانی کرنا چاہتا ہے اور تمہارے ساتھ سختی نہیں کرنا چاہتا اور تاکہ تم تعداد پوری کرو اور جو ہدایت اللہ نے تمہیں دی ہے اس پر اللہ کی بڑائی کرو تاکہ تم اس کا شکر ادا کر سکو۔ (البقرہ۔ 185)

1. آسانی (یسر) مولا علیؑ ہیں اور سختی (عسر) ان کے فلا نے مخالفین ہیں اور جو آدمی کی اولاد ہے وہ کسی فلا نے کی ولایت میں داخل نہیں ہوتا۔
(خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۰۲)

فوائد:-

1. جو شرک شیطان کے بغیر اپنے باپ آدمی کی حلالی اولاد ہے وہ کسی ایسے غیرے ملاں کی ولایت میں داخل نہیں ہوتا۔
2. غیر معصوم کی ولایت سختی اور عذاب ہے۔ مولا کی ولایت آسان و سہل ہے اور ہدایت الہی ہے اور اس ہدایت ولایت کی نعمت پر اللہ کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے اللہ کو کبر کے نعرے بلند کرو جب علیؑ کا ذکر ہو۔



وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا ۚ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۚ وَأَتُوا
الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

۔ اور نیکی یہ نہیں کہ تم گھروں میں ان کے پچھواڑے سے داخل ہو بلکہ نیکی ہے جو اللہ سے ڈرے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے داخل ہو اور اللہ سے ڈرنا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (البقرہ۔ 189)

1. اوصیاء اللہ عزوجل کے دروازے ہیں جن سے آنا چاہیے اور اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی اور انہیں کے ذریعے اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوق پر اپنی حجت پوری کی۔ (امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۱۵)
2. ہم وہ گھر ہیں جن کے بارے میں اللہ کا حکم ہے کہ ان کے دروازوں سے آؤ۔ ہم اللہ کا دروازہ اور اس کا گھر ہیں جس میں آنا چاہیے جس نے ہماری بیعت کی اور ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یقیناً وہ گھروں میں دروازوں کے ذریعے آیا اور جس نے ہماری مخالفت کی اور کسی غیر کو ہم پر فضیلت دی تو یقیناً وہ گھروں کے پچھواڑے سے آیا۔

(امیر المؤمنین مولا علیؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۱۵)

3. میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے اور شہر میں داخل نہ ہو سوائے اس کے دروازے سے۔

(رسول اللہ مولا محمدؐ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۱۶)

فوائد:-

1. جو مولا علیؑ کی ولایت کا اقرار کرے اور ان کا حکم مانے وہ اللہ کے دروازے سے آیا اور جو اقرار ولایت سے منہ موڑتے ہیں وہ چوروں ڈاکوؤں کی طرح اللہ کے گھر داخل ہونا

چاہتے ہیں۔

2. علم مدرسوں میں غیر مومنوں کے خود ساختہ علوم حاصل کرنے سے ہرگز نہیں ملتا۔ علم صرف باب العلم پر اقرار ولایت کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے ملتا ہے۔ علم قرآن اور اقوال معصومین سے ملتا ہے مقصر ملاں کی لکھی ہوئی آئین اکبری سے نہیں ملتا۔ علم امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ دل میں ڈالتے ہیں۔ جب مولا علیؑ کی ولایت کی معرفت ہو تو بصیرت کی آنکھیں کھلتی ہیں۔



۱۹۲ وَ قَتَلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ط فَإِنْ أَنْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ ۝

اور ان سے لڑو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کیلئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو زیادتی نہ کرو مگر ظالموں کے خلاف۔
(البقرة-193)

۱۔ جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو قاتلان امام حسینؑ کی اولاد کو ان کے اجداد کے فعل کے بدلے قتل کریں گے۔ کیونکہ قاتلان امام حسینؑ کی اولاد اپنے اجداد کے فعل پر راضی ہے اور اس پر فخر کرتی ہے۔ اور جو کوئی کسی چیز پر راضی ہو تو وہ ایسا ہی ہے جیسا کرنے والا ہے اور اگر ایک شخص مشرق میں قتل ہو اور ایک شخص مغرب میں اس کے قتل پر راضی ہو تو اللہ کے نزدیک راضی ہونے والا قتل میں شامل ہے۔ اور صرف اسی لیے جب امام قائمؑ ظہور کریں گے تو ان کو ان کے اجداد کے فعل پر راضی ہونے کی وجہ سے قتل کریں گے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۱۸)
فوائد:-

۱۔ دشمنان محمدؐ و آل محمدؑ کو نہ اس دنیا میں معافی ہے اور نہ آخرت میں نجات بلکہ سب سے بدترین درجہ دوزخ میں ہونگے۔ اور محمدؐ و آل محمدؑ کے مخالفوں کے ہمنوا بھی ان کے ساتھ شامل ہونگے۔ جو ملاں کہتا ہے کہ فدک (نعوذ باللہ) حق سیدہ فاطمہؑ نہیں تھا وہ غاصبوں کے ساتھ محشور ہوگا اور جو ماتم حسینؑ کو روکنا چاہتا ہے وہ فوج یزید کے ساتھ محشور ہوگا اور جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتا ہے وہ شیطانوں کے ساتھ محشور ہوگا اور جو غیر فطری اعمال کو رائج کرنا چاہتے ہیں ایسے مقصر ملاں قوم لوط کے ساتھ محشور ہونگے اور جو ملاں عربیانی پھیلانا چاہتا ہے وہ جانوروں کے ساتھ محشور ہوگا۔ یہ سارے کام مقصرین کر رہے ہیں۔



وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهَدُ اللَّهُ عَلَى مَا

فِي قَلْبِهِ ۚ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا

وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ط وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفُسَادَ ۝ وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ

اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهَا جَهَنَّمُ ط وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝

اور لوگوں میں سے کوئی ایسا ہے جس کی باتیں اس دنیا کی زندگی میں تمہیں بھلی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اللہ کو گواہ ٹھہراتا ہے اس پر جو اس کے دل میں ہے حالانکہ وہ کٹر دشمن حق ہے۔ اور جب وہ باختیار ہو جاتا ہے تو کوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد برپا کرے اور کھیتوں اور نسل انسانی کو تباہ کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اسے کہا جاتا ہے کہ اللہ سے ڈرو تو غرور نفس اسے گناہ پر جمادیتا ہے پس اس کے لیے جہنم کافی ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (البقرة- 204-206)

1. مخالفین ولایت مولیٰ وہ لوگ ہیں جن کی باتیں لوگوں کو دنیا میں اچھی لگتی ہیں اور وہ نسلوں اور نسلوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام ابوالحسنؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۳۸)

2. اللہ اس زیادتی کرنے والے ظالم کو مجرم قرار دیتا ہے جو مخالفین میں سے ہے اور جو وہ زبان سے کہتا ہے دل میں اس کے خلاف چھپا ہوتا ہے اور وہ پوشیدہ طور پر مومنین کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اے اللہ کے بند و تقویٰ اختیار کو جو ہماری محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور کبھی کبھار گناہ پر اگر اصرار ہو تو اس کے کرنے والے کو ولایت محمدؐ و علیؑ اور انکی پاک آلؑ کی ولایت سے خروج کی طرف لے جاتا ہے اور اگر اس پر کوئی اصرار کرنے لگے تو ناکامی شقاوت کی طرف لے جاتی ہے اور ولایت سے علیحدگی کر دیتی ہے اور وہ سب سے زیادہ خسارہ پانے والوں میں ہو جاتا ہے۔ وہ گناہ جو اس کے کرنے والے کو بڑی ناکامی کی طرف لے جاتا ہے وہ اپنے ان بھائیوں پر ظلم ہے جو مولیٰ علیؑ کی فضیلت و امامت پر ہوں اور انکی آلؑ کی امامت کے قائل ہوں، اور ان کے خلاف ناصیبوں کی مدد کرنا۔ اور دھوکے میں نہ رہو اللہ کے حلم پر اور لمبی مہلت دینے پر۔ کہ ایسے ہو جاؤ جس کے بارے اللہ فرماتا ہے کہ شیطان کی مانند کہ وہ انسان سے کہتا ہے کہ کفر کر اور جب انسان کفر کر لیتا ہے تو کہتا ہے کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں میں تو اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں۔ (الحشر۔ 16) (خلاصہ حدیث۔ امام زین العابدینؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۳۹)

فوائد:-

1. اللہ ایسے لوگوں سے خبردار کر رہا ہے جو ظاہری طور پر بڑے پرہیزگار اور دین حق پر نظر آتے ہیں لوگوں کو اعتماد میں لینے کیلئے قسمیں بھی کھاتے ہیں، محمدؐ و آل محمدؑ کے صدقے دعائیں بھی مانگتے ہیں مگر دل میں محمدؐ و آل محمدؑ کے حسد کی آگ رکھتے ہیں۔ جب دین کے خود ساختہ ٹھیکہ اربن جاتے ہیں تو نسلوں کو گمراہ کر کے ہلاک کر دیتے ہیں۔ اور جو رزق زمین اگاتی ہے وہ ولایت کے صدقے میں اگتا ہے تو وہ لوگوں کو معصومین کے بارے میں شک و شبہ میں ڈال دیتے ہیں تو نمک حرامی کی وجہ سے جو کھاتے ہیں حرام کھاتے ہیں۔ اور ایسے فرعون ولایت علیؑ میں شرک کر کے گناہوں پر جم جاتے ہیں۔ دین کو اپنی نفسیاتی خواہشات کے مطابق کھیل تماشا بنا لیتے ہیں۔
2. ایسے لوگ شیعہ کا لبادہ اوڑھے پوشیدہ طور پر مومنین کا گلا گھونٹ رہے ہیں او یہ شقی القلب ولایت سے خارج ہیں اور ولایت علیؑ پر قائم مومنین پر ظلم کرتے ہیں۔ یہ ناصبی اللہ کے حلم اور مہلت سے غلط فائدہ اٹھا رہے ہیں۔
3. ایسے شیطان سیرت مقصر ملاں لوگوں کو یقین دلاتے ہیں کہ انکے اعمال کے ذمہ دار ہیں اور جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم بری الذمہ ہیں ہم خود عذاب الہی سے ڈر رہے ہیں ہمیں تو خود کوئی سبب نظر نہیں آتا۔



وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ط وَاللَّهُ رَءُوفٌ

بِالْعِبَادِ ۝

اور لوگوں میں کوئی ایسا بھی ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے بدلے بیچ دیتا ہے اور اللہ ایسے بندوں پر بہت مہربان ہے۔ (البقرة- 207)

۱۔ یہ آیت مولا علیؑ کی مدح میں نازل ہوئی جب آپؑ ایک رات رسول اللہؐ کے بستر پر سوئے۔ کفار مکہ نے رسول اللہؐ کو قتل کرنے کی قسم کھائی کہ تمام قبیلوں کے نوجوان مل کر رات کے وقت محاصرہ کر لیں گے اور جب آپؑ سو رہے ہوں گے تو ہر جوان وار کرے گا اس طرح وہ کسی سے بدلہ نہیں لے سکیں گے اور نہ قاتل کا پتہ چلے گا کیونکہ سب قبیلے اس میں شریک ہوں گے۔ تو جبرائیلؑ وحی لے کر اترے اور پیغام الہی دیا کہ اپنے چچا کے بیٹے علیؑ کو اپنے بستر پر سلا دیں اور خود مدینہ کی طرف ہجرت کر جائیں۔ آپؑ نے ایسا ہی کیا۔ تمام قبیلوں کے جوانوں نے گھر کا محاصرہ کر لیا مگر وہاں بستر پر مولا علیؑ کو سوتے ہوئے پایا اور ناکام لوٹے اور اللہ نے انکی سازش کو ناکام بنا دیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۵۱)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی مولا علیؑ کے پاس ہے۔ درحقیقت معصومینؑ ازل سے مشیت الہی ہیں مگر گاہے بگاہے اللہ ان کے فضائل کا اعلان کرتا رہتا ہے۔ معصومینؑ ازل سے صفات الہیہ کے مظہر ہیں۔
2. تمام مقصرین اپنی اپنی زبان کی تلواریں سونتے ہوئے دین محمدؐ کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور سمجھ رہے ہیں کہ شاید پردہ غیبت میں آخری محمدؐ سو رہا ہے اس کو ہماری سازش کا پتہ ہی نہیں چلے گا۔ مگر جب علیؑ کا علیؑ بیٹا پردہ ہٹا کر قیام کرے گا تو سب سے پہلے دشمنانِ ولایت کو ذوالفقار سے تہ تیغ کرے گا۔ دشمنانِ عزاداری کو یزید یوں کے ساتھ ہلاک کرے گا۔ حلالِ محمدی اور حرامِ محمدی کے بدلنے والوں کو واصلِ جہنم کرے گا۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

ط إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (البقرہ۔

(208)

1. داخل ہو جاؤ پورے کے پورے اسلام میں یعنی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ میں اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو یعنی کسی اور کا اتباع نہ کرو۔ السلام سے مراد مولا علیؑ اور ان کے اوصیاء آئمہؑ کی ولایت ہے۔ (امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۵۵)

2. آل محمدؑ بابِ حطہ ہیں اور بابِ السلام ہیں پس السلام میں پورے کے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی نہ کرو۔ (اقتباس حدیث۔

امیر المؤمنینؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۲۵۶)

فوائد:-

- ۱۔ اللہ کا حکم ہے کہ مولا علیؑ کی ولایت میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ اور آل محمدؑ کی ولایت کے علاوہ کسی اور کی اتباع نہ کرو۔ اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے مقصر ملاں کہتا ہے کہ مولا علیؑ کی ولایت کا اقرار بھی نہ کرو اور میری ولایت میں داخل ہو جاؤ۔ ملاں کی دیدہ دلیری دیکھو کہ جو اس کا اتباع کرے گا اس کا جوابدہ اللہ کے سامنے ملاں ہوگا۔ دراصل ملاں کمزور ایمان والوں کو بابِ حطہ، بابِ السلام اور سفینہٴ نجات سے نکال کر عذاب کے سمندر میں غرق کرنا چاہتا ہے۔



فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تَكْمُ الْبَيِّنَاتِ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

پس اگر تم واضح ہدایت آجانے کے بعد پھسل گئے تو جان لو کہ اللہ غالب ہے اور حکمت والا ہے۔

(البقرة-209)

۱۔ اگر تم ولایت (سلم) سے پھسل گئے اور اسلام سے جو مکمل ہی عقیدہ ولایت علی سے ہوا تو پھر اقرار نبوت، ولایت علی کی مخالفت کے ساتھ کوئی فائدہ نہیں دیتی، جیسے اقرار توحید، نبوت کی مخالفت کے ساتھ فائدہ نہیں دیتی۔ اگر تم واضح ہدایت آجانے کے بعد پھسل گئے یعنی جو رسول اللہ نے بتایا اور تمہیں محمد نے علی کی امامت و فضیلت پر ناقابل انکار واضح دلیلیں دیں، وہ نبی جو سچا ہے اور اس کا دین حق ہے، تو جان لو کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے کہ اپنے دین کے مخالفوں کو پکڑنے پر قدرت رکھتا ہے اور اپنے نبی کی تکذیب کرنے والوں کو بھی۔

کسی کی بھی طاقت نہیں کہ مخالفوں سے اسے انتقام لینے سے روک سکے۔ اور وہ قادر ہے اپنے دین کے جاننے والوں کو ثواب دینے پر اور کسی ایک کی طاقت نہیں کہ اسے اپنے مطیع کو ثواب دینے سے روکے اور وہ حکیم ہے جو کرتا ہے اس میں۔ اور وہ فضول نہیں دیتا جو اسکی اطاعت کرتا ہے اور اس کو کثرت سے خیر دیتا ہے اور اس کو اس کے مقام پر رکھتا ہے اور اس پر اپنا کرم مکمل کرتا ہے۔ اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے اس پر ظلم نہیں کرتا اور اس کی پکڑ شدید ہے۔

بیشک علی کعبہ کی طرح ہے جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔ اللہ نے اس کو بنایا ہے کہ تم دین و دنیا کے امور کیلئے اس کے پاس آؤ۔ اور اگر کافر اس سے منہ موڑ لیں تو کعبہ کے شرف و فضل میں سے کوئی چیز کم نہیں ہوتی نہ اس کی شان میں گستاخی ہو سکتی ہے۔ اسی طرح اگر علی کے حق کو مقصروں نے مؤخر کر دیا ہے تو علی کی شان میں کمی نہیں ہوتی اور واجب کو دفع کرنے والے ظالم ہیں۔ (اقتباس حدیث۔ امام حسن عسکری)

(البرہان - ج ۱ - ص ۴۵)

فوائد:-

1. نماز ایسے پڑھو کہ منہ کعبہ کی طرف ہو جو علی کی مثال ہے، زبان پر اور دل میں علی ہو۔
2. مقصروں جو اقرار ولایت سے انکار و کفر کرتے ہیں توحید و نبوت کی گواہی انکو نفع نہیں دے گی۔ دراصل وہ نبی حق کی سچی دلیلیوں کی تکذیب کرتے ہیں اور واجب امر ولایت کو رد کر کے ظلم کرتے ہیں۔



هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ

ط وَاللَّهُ تَرْجِعُ الْأُمُورَ ۝

کیا وہ انتظار کر رہے ہیں کہ اللہ غمام کے سایہ میں ان کے سامنے آجائے اور فرشتے بھی اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے اور تمام معاملات اللہ کی طرف ہی لوٹائے جانے والے ہیں۔ (البقرة-210)

۱۔ ابلیس نے قیامت کے دن تک مہلت مانگی مگر اللہ نے یوم وقت معلوم تک دی۔ جب یوم وقت معلوم آئے گا تو ابلیس تخلیق آدم سے لے کر یوم وقت معلوم تک کے اپنے تمام پیروکاروں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور آخری بار امیر المؤمنین ظہور فرمائیں گے۔ امیر المؤمنین اور آپ کے اصحاب یوم وقت معلوم

ابلیس اور اس کے اصحاب سے فرات کی ایک زمین جس کو روجاء کہتے ہیں کوفہ کے قریب ہے پر آمنے سامنے آئیں گے اور ایسا قتال ہوگا کہ جیسا پہلے کبھی نہ ہوا ہوگا عالمین کے خلق ہونے سے لے کر۔ اصحاب امیر المؤمنینؑ سو قدم پیچھے ہٹیں گے کہ کچھ کے پاؤں فرات میں داخل ہو جائیں گے اس وقت جبار عزوجل غمگین کے سائے میں اترے گا اور فرشتے اتریں گے اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور رسول اللہؐ کا نیزہ لینیے ہوئے آگے آئیں گے جب ابلیس دیکھے گا تو لٹے پاؤں بھاگے گا تو اسکے صحابی پوچھیں گے تمہارا کیا ارادہ ہے کہ بھاگ رہے ہو؟ وہ کہے گا جو میں دیکھ رہا ہوں وہ تم نہیں دیکھ رہے میں اللہ رب العالمین سے خوفزدہ ہوں۔ نبی اللہؐ اس کا پیچھا کر کے نیزہ اس کے شانوں کے درمیان ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا اور اس کے تمام پیروکار ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ اس وقت صرف اللہ کی عبادت ہوگی اور کوئی شرک نہ ہوگا اور امیر المؤمنینؑ چوالیس ہزار سال حکومت کریں گے۔ اور مولیٰ علیؑ کے شیعوں میں ہر مرد کے ہزار بیٹے پیدا ہوں گے ہر سال ایک بیٹا اور اس وقت اللہ کی مرضی سے مسجد کوفہ اور اس کے نواح میں دو جنتیں ظاہر ہوں گی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۵۸)

فوائد:-

1. دشمن ولایت محمدؐ و آل محمدؑ یعنی ابلیس اپنے تمام شعبوں کے ساتھ آخری جنگ کیلئے ظہور امام زمانہؑ کے بعد آئے گا اور شیعیان مولیٰ علیؑ کے ساتھ سخت جنگ و جدل ہوگا۔ اس وقت اللہ غمگین کے سایہ میں آئے گا یعنی وہ غمگین آئے گا جو تمام صفات الہیہ کا مظہر ہے۔ اور غمگین مولیٰ علیؑ کا اسم مبارک ہے۔ معصومینؑ کی حکومت مشیت الہی کے تحت عرصہ دراز تک قائم رہے گی اور سرزمین کربلا و نجف مؤمنوں کی جنتیں ہوں گی اور تمام شیعہ نجاتوں سے پاک ہوں گے اور اللہ ان کو نیک و پاک اولاد عطا فرمائے گا۔



يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ط قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ
ذَوَاتِهِمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا ط وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ه قُلِ الْعَفْوَ ط

كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ ۝

یہ تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دو ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کیلئے فوائد بھی ہیں مگر ان کا گناہ ان کے فائدے سے زیادہ بڑا ہے۔ اور یہ تم سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں کہو جو تمہاری ضرورت سے زائد ہو۔ اس طرح اللہ تمہارے لیے آیات بیان کرتا ہے شاید کہ تم فکر کرو۔

(البقرہ۔ 219)

1. شراب کے متعلق کسی نے پوچھا کہ یہ منع ہے یا حرام ہے؟ امامؑ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں اسے حرام قرار دیا ہے ”کہہ دو میرے رب نے بخش کاموں کو حرام کیا ہے جو ظاہر ہوں یا چھپے ہوں اور گناہ (اثم) اور ناحق زیادتی کو“ (الاعراف۔ 33) جو ظاہر ہوں یعنی زنا جیسے دور جاہلیت میں علی الاعلان کیا جاتا تھا، اور جو چھپے ہوں یعنی جب کوئی مرد مر جاتا تو اس کا بیٹا اسکی ازواج سے تزویج کر لیتا۔ اللہ نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ اور اثم بالکل شراب ہے کہ اللہ فرماتا ہے ”یہ تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں کہہ دو ان میں اثم کبیر ہے اور لوگوں کیلئے منافع بھی ہے“ تو قرآن میں اثم سے مراد شراب اور جو

ہے جس کا گناہ منافع سے بہت بڑا ہے۔

جب یہ آیت (البقرة-219) شراب کی حرمت میں پہلے نازل ہوئے تو لوگوں کو شراب جوئے بت اور پانسے کی حرمت پتہ چلی۔ پھر اللہ نے حکم دیا ”اے ایمان والو! شراب اور جو اور بت اور پانسے محض نجس ہیں شیطان کی کاموں میں سے، ان سے اجتناب کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔“ (المائدہ-90) اس آیت میں پہلی سے زیادہ شدت سے حرمت بیان کی گئی ہے۔ پھر تیسری آیت پہلی اور دوسری سے زیادہ سخت آئی ”شیطان تو محض یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے سے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں ذکر اللہ اور صلاۃ سے روک دے۔ تو کیا تم باز آتے ہو؟“ (المائدہ-91) اس طرح اللہ نے اس سے بچنے کی وجوہات کھول کر بیان کیں اور پھر چوتھی آیت میں اس کی حرمت کھول کر بیان کی (الاعراف-33 جو اوپر بیان ہے۔) خلاصہ حدیث۔ امام ابوالحسن (

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۶۶)

2. امام باقر نے فرمایا کہ نزد اور شرط نج جوئے میں سے ہیں۔

3. امام علی نقی نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ تمام جوئے میسر ہیں اور تمام نشہ آور چیزیں حرام ہیں۔

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۴۶۸)

فوائد:

1. شراب اور جو تمام اخلاقی اور معاشی برائیوں کی جڑ ہیں۔ جس چیز کی کثیر مقدار حرام ہو اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔ اللہ کا قانون و سنت تبدیل نہیں ہوتا اور حلال محمدی و حرام محمدی قیامت تک برقرار رہیں گے۔

مقصر ملاں علی الاعلان کہتے ہیں کہ وہ حلال و حرام کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ شطرنج کو کھیلنا جائز قرار دیا جا چکا ہے۔ مدارس میں شراب کے فوائد پر بحث کی جاتی ہے اور اگر کوئی کم مقدار میں شراب پی کر اپنے ہوش و حواس پر قابو رکھ سکتا ہے تو اس کے لیے حرام نہیں۔ اخلاقی بد فعلی کو حرام کے دائرے سے نکال کر مکروہ کے دائرے میں داخل کیا جا چکا ہے ایسی بد فعلی جس پر اللہ نے پوری قوم کو عذاب سے ہلاک کر دیا۔ یعنی دین حق کی کھلی مخالفت ہو رہی ہے۔

❖.....❖.....❖

حِفْظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَنِينًا ۝

نمازوں کی حفاظت کرو اور (خصوصاً) درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے اطاعت کے ساتھ (قنوت پڑھتے ہوئے) قیام کرو۔ (البقرة-

(238)

1۔ نمازیں رسول اللہ، امیر المؤمنین، فاطمہ، حسن اور حسین ہیں اور درمیانی (وسطی) نماز امیر المؤمنین ہیں اور قیام کرو اللہ کیلئے اطاعت کے ساتھ یعنی آئمہ کی اطاعت۔ قنوت وہ دعا ہے جو نماز میں حالت قیام میں ہے۔ (امام جعفر صادق) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۱۰)

فوائد:

1. اللہ عزوجل نے نمازوں کو صرف اس لیے فرض کیا تاکہ ذکر محمد و آل محمد باقی رہے اور لوگ خصوصاً ولایت مولا علی نہ بھول جائیں اور دعائے قنوت میں امام زمانہ کے ظہور کی دعائیں مانگیں اور دشمنان معصومین پر لعنت کریں۔

مقصر ملاں چاہتا ہے کہ نماز اطاعت معصومین کی بجائے سنتِ ابلیس کے تحت پڑھی جائے۔

❖.....❖.....❖

مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعَّهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ط وَاللَّهُ
يُقْبِضُ وَيَبْصُطُ ص وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

اور کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے کہ اللہ اس کو اس کیلئے کئی گنا بڑھا دے اور اللہ ہی تنگدستی دیتا ہے اور کشادگی دیتا ہے اور اسی کی طرف تم
پلٹائے جاؤ گے۔ (البقرة-245)

۱۔ جب یہ آیت ”جو شخص بھلائی (حسنہ) لے کر آئے گا اس کیلئے اس سے بہتر (صلہ) ہے۔“ (النمل-89) نازل ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ یا اللہ
اضافہ فرماتا تو آیت نازل ہوئی ”جو نیکی (حسنہ) لے کر آئے گا اس کے لیئے دس گنا اجر ہے“ (الانعام-160) تو پھر فرمایا کہ یا اللہ اضافہ فرماتا تو پھر یہ آیت
(البقرة-245) نازل ہوئی۔ اور اللہ کی طرف سے کئی گنا (کثیر) وہ ہوتا ہے جس کا حساب نہیں اور نہ ختم ہونے والا ہوتا ہے۔

(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۱۶)

۲۔ اسحاق بن عمار نے امام ابوالحسنؑ سے پوچھا کہ ”کون ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے“ کا کیا مطلب ہے تو فرمایا یہ صلۃ الامام ہے۔
(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۱۶)

فوائد:-

1. حسنہ سے مراد صلۃ الامام ہے یعنی امام سے رابطہ یا امام کا حق ولایت۔ اقرار ولایت وہ حسنہ ہے جس کا اجر کبھی ختم نہ ہونے والا ہے۔ لوگ حق امام اللہ کے حکم کے مطابق
خرچ کرنے کی بجائے مقصر ملاں کو دیتے ہیں جو امام کے حق ولایت کا مخالف ہے اور اس میں شرک بھی کرتا ہے۔



الْمُ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ مِّنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيِّ لَّهُمْ
أَبْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ط قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا
مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَاءِنَا ط فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ط
وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ۝ وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ
مَلِكًا ط قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ

يُوتِ سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ط قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي
 الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ط وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَن يَشَاءُ ط وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝
 وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّن رَّبِّكُمْ
 وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ط إِنَّ فِي
 ذَلِكَ لَآيَةً لَّكُمْ إِن كُنتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ لَ قَالَ
 إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَن شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي ۚ وَمَن لَّمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ
 مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً مَّ بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ط فَلَمَّا جَاوَزَهُ
 هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ لَ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ط قَالَ
 الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُم مُّلِقُوا اللَّهَ لَ كَمْ مِّن فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً مَّ بِأَذْنِ
 اللَّهِ ط وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا
 أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

کیا تم نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو نہیں دیکھا کہ جب انہوں نے موسیٰ کے بعد اپنے نبی سے کہا ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دو کہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں۔ اس نے کہا کیا ایسا تو نہیں کہ اگر تم پر جہاد فرض کر دیا جائے تو تم نہ لڑو۔ انہوں نے کہا ہم اللہ کی راہ میں کیوں نہ لڑیں گے جب کہ ہمیں ہمارے گھروں اور بچوں سے نکالا گیا ہے۔ پھر جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو بہت کم لوگوں کے سوا سب منہ موڑ گئے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔ اور ان کے نبی نے ان سے کہا بیشک اللہ نے تمہارے لیے طالوت کو بادشاہ مقرر کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم پر اس کی بادشاہت کیسے ہو سکتی ہے۔ اس سے زیادہ بادشاہت کے ہم حقدار ہیں اسے تو مال میں وسعت بھی نہیں دی گئی۔ اس نے کہا اللہ نے

اس کو تم پر چنا ہے اور اسے علم اور جسم میں زیادہ کشادگی عطا کی ہے اور اللہ اپنی بادشاہی جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔ ان کے نبی نے ان سے کہا اس کی بادشاہی کی نشانی یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت (واپس) آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے سیکنہ ہے اور آل موسیٰ او آل ہارون کا ترکہ ہے اور اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہیں۔ اس بات میں تمہارے لیے نشانی ہے اگر تم مومن ہو۔ پھر جب طالوت لشکر لے کر نکلا اس نے کہا بیشک اللہ ایک نہر پر تمہاری آزمائش کرنے والا ہے جو شخص اس میں سے پی لے گا وہ مجھ سے نہیں اور جو اس کو نہیں چکھے گا وہ مجھ سے ہے مگر یہ کہ اپنے ہاتھ سے ایک چلو بھر لے۔ تو انہوں نے اس میں سے خوب پیا سوائے تھوڑے سے لوگوں کے۔ پھر جب اس نے اور اس کے ساتھ ایمان لانے والوں نے اس کو پار کر لیا تو انہوں نے کہا آج ہم میں جالوت اور اس کے لشکر سے لڑنے کی طاقت نہیں۔ جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اللہ سے ملنے والے ہیں انہوں نے کہا کتنے قلیل گروہ اللہ کے اذن سے بڑے گروہوں پر غالب آگئے ہیں اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور جب وہ جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ پر نکلے تو انہوں نے دعا کی اے ہمارے رب ہم پر صبر کا فیضان کر اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور اس کا فرقہ ہمیں کے خلاف ہماری مدد کر۔ (البقرہ۔

(250-246)

۱۔ حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل نے اللہ کی نافرمانی اور دین کو بدلنا شروع کر دیا اور اپنے نبی ارمیا کی بات نہ مانی تو جالوت ان پر مسلط ہو گیا جو قبلی تھا اس نے مردوں کو قتل اور گھروں سے نکالنا شروع کیا، مال چھین لیا۔ پھر انہوں نے اپنے نبی سے فریاد کی کہ اللہ سے درخواست کریں کہ انکو لڑنے کیلئے بادشاہ عطا فرمائے۔ نبی نے کہا کہ جنگ فرض کی گئی تو پھر تم لڑنے سے انکار کرو گے۔ تو قوم کہنے لگی کیوں نہ لڑیں گے جبکہ انہیں گھروں اور بچوں کے پاس سے نکال دیا گیا ہے۔ اللہ نے طالوت کو ان کا بادشاہ بنایا جو حضرت یوسف کے بھائی بنیامین کی اولاد سے تھے اور اللہ نے ان کو علم اور طاقت عطا فرمائی تھی اور اس کی بادشاہی کی علامت اللہ نے بتائی کہ تابوت سیکنہ واپس آجائے گا جس کو ملائکہ اٹھائے ہوں گے۔ تابوت سیکنہ وہ صندوق ہے جو اللہ نے بھیجا تھا اور حضرت موسیٰ کی والدہ نے ان کو اس میں رکھ کر دریا میں ڈالا تھا۔ جو تین ہاتھ لمبا اور دو ہاتھ چوڑا تھا۔ بنی اسرائیل اس تابوت کی تعظیم کرتے اور برکت حاصل کرتے۔ حضرت موسیٰ نے اس میں الواح تورات، زرہ، اور نبوت کی نشانیاں رکھ کر حضرت یوشع کے حوالے کر دیا۔ بنی اسرائیل نے بعد میں اس کی قدر نہ کی اور انکے بچوں نے اسے کھیل تماشا بنا لیا تو اللہ نے تابوت کو اٹھالیا۔ جب نبی ارمیا نے دعا کی تو حضرت طالوت کیلئے واپس آ گیا۔ اس میں سے جنت کی ہوائلی تھی جس کا نام سیکنہ ہے۔ اللہ نے حضرت ارمیا کو وحی کی کہ جس کو موسیٰ کی زرہ پوری آئے گی وہ جالوت کو قتل کرے گا اور وہ لاوی بن یعقوب کی اولاد میں سے داؤد بن آسی ہے۔ آسی کے دس بیٹے تھے۔ حضرت طالوت نے لشکر جمع کیا اور آسی سے بھی بیٹے حاضر کرنے کو کہا تو انہوں نے داؤد کو یوڑ کے پاس چھوڑا اور باقی بیٹوں کو حاضر کیا کسی کے زرہ پوری نہ آتی کسی کے بڑی کسی کے چھوٹی آتی۔ پھر داؤد کو بلایا گیا تو ان کو پوری آئی وہ اپنی غلیل ساتھ لائے راستے سے تین پتھروں کی درخواست پر انہیں بھی اٹھالیا۔ حضرت داؤد قوت و شجاعت میں شدید تھے۔ حضرت طالوت جب لشکر لے کر نکلے تو کہا کہ راستے میں نہر سے پانی نہ پینا یہ تمہاری آزمائش ہے۔ ساٹھ ہزار نے پانی پی لیا اور تین سو تیرہ نے پانی نہ پیا۔ اور وہی لڑنے کے قابل رہے۔ جالوت ہاتھی پر سوار تھا سر پر تاج میں یا قوت لگا ہوا تھا۔ حضرت داؤد نے ایک پتھر میمنہ پر مارا وہ شکست کھا گئے ایک میسرہ پر مارا وہ بھی شکست خوردہ ہوئے۔ تیسرا پتھر جالوت کے ماتھے پر مارا وہ یا قوت پر لگا اور دماغ میں گھس گیا اور وہ گر کر مر گیا۔ (خلاصہ احادیث۔ آئمہ معصومین) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۱۸)

فوائد:

۱۔ جو اللہ کی نافرمانی اور معصیت کرتے ہوئے دین الہی میں تغیر و تبدل کرتے ہیں ایسے لوگ پھر شعائر اللہ کی تعظیم نہیں کرتے۔ حالانکہ معصوم فرشتے بھی تابوت اٹھا کر فخر کرتے ہیں۔ شعائر الحبیہ جو تابوت سیکنہ سے افضل ہیں مقصرین ان کی توہین کرتے ہیں جابلانہ رسم و رواج کہہ کر مذاق اڑاتے ہیں۔ مگر خیال نہیں کرتے کہ خون حسین کا انتقام

لینے والا پردے میں مسلسل ان کے کرتوت ملاحظہ فرما رہا ہے۔

2. قوم کا سردار و راہنما وہ ہوتا ہے جس کو اللہ نے علم اور شجاعت عطا فرمائی ہو۔ اندھوں میں کا ناراجہ جو پیش نمازی کی ساری شرائط پوری نہ کر سکے اور نہ اس کے علم کی کوئی دلیل ہو وہ رہبر و سردار نہیں بن سکتا۔

3. شعائر اللہ کی تعظیم سے برکت حاصل ہوتی ہے اور دل کا تقویٰ بڑھتا ہے۔



وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَ لَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ ۝

..... اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے نہ ہٹاتا تو زمین کا نظام ضرور بگڑ جاتا لیکن اللہ عالمین پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔

(البقرہ-251)

1. بیشک اللہ ہٹا لیتا ہے (بلاؤں کو) ان شیعوں سے جو نماز نہیں پڑھتے انکی وجہ سے جو شیعہ نماز پڑھتے ہیں اور اگر سب نماز چھوڑ دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں۔ اور جو روزے رکھتے ہیں انکی وجہ سے جو روزے نہیں رکھتے بچ جاتے ہیں (بلاؤں سے) اور اگر سب روزے چھوڑ دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں۔ اور بیشک جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں ان کی وجہ سے بچ جاتے ہیں جو اپنا تزکیہ نفس نہیں کرتے اور اگر سب تقویٰ چھوڑ دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں۔ اور بیشک جو حج کرتے ہیں انکی وجہ سے بچ جاتے ہیں وہ شیعہ جو حج نہیں کرتے اور اگر سب حج ترک کر دیں تو ضرور ہلاک ہو جائیں اور یہی اللہ کا قول ہے کہ اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے سے نہ ہٹاتا تو زمین کا نظام ضرور بگڑ جاتا لیکن اللہ عالمین پر بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اللہ کی قسم یہ آیت صرف تم (شیعوں) کے لیے اتری اور اس سے کوئی اور مراد نہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج 1۔ ص 525)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیشک اللہ ایک صالح مسلم کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ اردگرد (ہمسایہ) گھروں کو بلاؤں سے بچا لیتا ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (البرہان۔ ج 1۔ ص 526)

فوائد:

1. صالح وہ ہوتا ہے جو ولایت پر زبان و عمل سے قائم ہو۔ ہمارے کریم معصومینؑ کتنے احسن طریقے سے محبت کے ساتھ معرفت الہی رکھتے ہوئے عبادت کی ترغیب دے رہے ہیں۔ اس سے زیادہ شفقت ہو ہی نہیں سکتی کہ ہر وقت اور ہر حال میں اپنے گناہ گار شیعوں کا خیال رکھتے ہیں۔ معصومینؑ چاہتے ہیں کہ ہم اعلان ولایت علیؑ کی خاطر نماز پڑھیں۔ کربلا کی یاد میں روزے رکھیں۔ کربلا کی یاد میں روزے رکھیں۔ ولایت علیؑ کی خاطر جان و مال کی زکوٰۃ دیں۔ مقام ظہور مولا علیؑ کے طواف کرنے کو جائیں کیونکہ اللہ صرف موالیان حیدر کرارگی عبادتوں سے خوش ہوتا ہے۔



تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ ۚ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللَّهُ وَ رَفَعَ

بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۖ وَ آتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ ط

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَقْتَلَ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ تَهُمُ الْبَيِّنَاتُ

وَلَكِنْ اِخْتَلَفُوا فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَرَ ط وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَقْتَلُوا قَف

وَلَكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ ع

ان رسولوں کو ہم نے بعض پر بعض کو فضیلت دی ہے ان میں سے بعض سے اللہ نے کلام کیا اور بعض کے درجات بلند کیے اور ہم نے عیسیٰ ابن مریم کو واضح نشانیاں عطا کیں اور روح القدس سے اسکی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے واضح نشانیاں آجانے کے بعد آپس میں نہ لڑتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا ان میں سے کچھ ایمان لائے اور کچھ نے کفر کیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ آپس میں نہ لڑتے لیکن اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (البقرة-253)

۱۔ دوران جنگ ایک شخص نے مولیٰ سے پوچھا کہ یا امیر المؤمنین اس قوم جس سے ہم لڑ رہے ہیں کیا نام دیں کہ ایک اللہ کی طرف دعوت دیتے ہیں رسول ایک، نماز ایک، حج ایک؟ آپ نے فرمایا کہ جو نام اللہ نے ان کا اپنی کتاب میں رکھا ہے (اور پھر یہ آیت تلاوت فرما کر کہا) کہ جب اختلاف ہو گیا تو ہم زیادہ حق بجانب ہیں اللہ کیلئے نبی کیلئے اور حق کیلئے، پس ہم وہ ہیں جو ایمان والے ہیں اور وہ وہ ہیں جو کفر کرنے والے ہیں اور اللہ چاہتا ہے کہ ہم ان سے لڑیں اس کی مشیت اور ارادے کے تحت۔ (خلاصہ حدیث۔ امیر المؤمنین) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۲)

فوائد:-

1. توحید، رسالت، نمازیں اور حج یعنی اصول دین اور فروغ دین ایک جیسے ہونے کے باوجود اگر کوئی ولایت علی سے ٹکرائے تو وہ یقیناً کافر ہے چاہے شیعہ کہلو اتا ہو۔
2. اللہ دین زبردستی نہیں ٹھونستا اور یہ دنیا آزمائش گاہ ہے کہ کون ولایت الہی کی اطاعت کرتا ہے اور کون اس میں شریک کرتا ہے۔
3. عام انسانوں کے پاس تین روئیں ہوتی ہیں۔ روح قوت کے ساتھ اپنا دفاع کرتا ہے اور روزی کماتا ہے، روح شہوت سے غذا کی لذت اور دنیا کی لذتیں حاصل کرتا ہے، روح بدن سے زمین پر چلتا پھرتا ہے اور ولایت پر قائم مومنین کے پاس روح ایمان بھی ہوتی ہے جس سے وہ اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی ولایت میں کسی کو شریک نہیں کرتے۔ اور معصوم انبیاء مرسلین اور آئمہ کے ساتھ روح القدس بھی ہوتی ہے۔



اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ج الْحَيُّ الْقَيُّومُ ه لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ ط لَهُ مَا فِي

السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ط يَعْلَمُ مَا

بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ج وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ج

وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ



اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے اس کو نہ اونگھ لاحق ہوتی ہے اور نہ نیند۔ اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ کون ہے جو اس کے حضور کسی کی شفاعت کر سکے مگر اس کی اجازت سے۔ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے۔ وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جو وہ چاہے۔ اس کی کرسی آسمانوں اور زمین پر حاوی ہے اور ان کی حفاظت اسے نہیں تھکا سکتی اور وہ علی العظیم ہے۔ (البقرہ-255)

1. امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ ”کون ہے جو اللہ کے سامنے شفاعت کر سکے مگر اس کے اذن سے“؟ تو امامؑ نے فرمایا ہم وہ شفاعت کرنے والے ہیں۔ (البرہان-ج ۱-ص ۵۲۹)

2. امام علی رضاً سے پوچھا گیا کہ کیا اللہ مخلوق پیدا کرنے سے پہلے اپنی ذات کو پہچانتا تھا؟ آپؑ نے فرمایا ہاں۔ پوچھا کہ اللہ دیکھتا اور سنتا بھی تھا؟ فرمایا کہ وہ اس کا محتاج نہیں کیونکہ نہ اس کو سوال کرنے کی ضرورت ہے نہ کسی طلب کی۔ اس کا نفس قدرت نافذہ ہے اور نہ ہی اس کو اپنی ذات کا نام رکھنے کی ضرورت ہے لیکن اس نے دوسروں کیلئے اپنی ذات کے نام رکھے تاکہ ان کے ذریعے اس کو پکار سکیں کیونکہ اگر اس کو نام سے نہ پکاریں تو جانیں گے کیسے۔ سب سے پہلے اس نے اپنی ذات کیلئے علی العظیم نام رکھا کیونکہ وہ تمام اشیاء سے اعلیٰ ہے پس اس کا معنی اللہ ہے اور اس کا اسم علی العظیم ہے اور یہ اس کا پہلا اسم ہے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (البرہان-ج ۱-ص ۵۳۳)

3. ساتوں آسمان اور سات زمینیں کرسی میں ایسے ہیں جیسے صحرا میں ایک انگوٹھی پڑی ہو اور پھر عرش کرسی سے ایسے بڑا ہے جیسے صحرا ایک انگوٹھی سے۔ (خلاصہ حدیث-رسول اللہؐ) (البرہان-ج ۱-ص ۵۳۴)

فوائد:-

1. شفاعت کے مالک صرف معصومین ہیں۔ کوئی غیر معصوم کسی کی جوابدہی کی ذمہ داری نہیں لے سکتا۔
2. اللہ نے سب سے پہلا نام جو اپنے لیے اختیار کیا وہ علی العظیم ہے اور اس کا پسندیدہ اسم علی المرتضیٰ ہے جو مظہر صفات الہیہ ہے۔ معصومین معلم الہی کا خزانہ ہیں۔



لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَفْ لَ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ

وَيُؤْمِنُ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ ۚ لَا انفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ

سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۗ اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا لَا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَمُ الطَّاغُوتُ لَا يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ط

أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ع

دین میں کوئی زبردستی نہیں تحقیق ہدایت گمراہی سے الگ ہو گئی ہے۔ جو طاغوت سے کفر کرے اور اللہ پر ایمان لائے تو اس نے ایک مضبوط سہارا (عروۃ الوثقی) تھام لیا جو ٹوٹے والا نہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اللہ ایمان لانے والوں کا ولی ہے۔ وہ انہیں تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے اور جو کفر اختیار کریں ان کے ولی طاغوت ہیں وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف نکال لے جاتے ہیں یہ لوگ اہل دوزخ ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البقرہ-256-257)

1. امام جعفر صادقؑ سے کسی نے کہا کہ میں لوگوں سے ملتا ہوں تو اکثر حیران ہوتا ہوں کہ جو لوگ آپؑ کی ولایت پر نہیں اور دوسروں کی ولایت پر ہیں وہ امانتدار اور سچے اور وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ اور وہ لوگ جو آپؑ کی ولایت پر ہیں ان میں وہ امانت، وفا اور صدق نہیں۔ امام سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور غصہ کے عالم میں فرمایا: اس کا کوئی دین نہیں جس نے اللہ کی اطاعت کی ظالم امام کی ولایت کی وجہ سے جو اللہ کی طرف سے نہیں۔ اور اس کی کوئی پکڑ نہیں جس نے امام عادل کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے ہے۔ اس شخص نے کہا تو ان لوگوں کا کوئی دین نہیں اور ان لوگوں کی کوئی پکڑ نہیں؟ فرمایا ہاں ان کا کوئی دین نہیں اور ان کی کوئی پکڑ نہیں۔ کیا تم اللہ عزوجل کا قول نہیں سنتے ”اللہ ایمان والوں کا ولی ہے وہ ان کو ظلمات سے نور کی طرف نکال کر لاتا ہے“ یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ و مغفرت کی روشنی میں تمام عادل آئمہ کی ولایت کی وجہ سے جو اللہ کی طرف سے ہیں۔ اور اللہ کا قول ”جن لوگوں نے کفر کیا ان کے ولی طاغوت ہیں جو انہیں نور سے ظلمات کی طرف نکال کر لے جاتے ہیں“ اس سے صرف یہی مراد ہے کہ وہ نور اسلام پر تھے پھر جب انہوں نے ظالم امام کی ولایت مان لی جو اللہ کی طرف سے نہیں تو وہ ان کی ولایت کی وجہ سے نور اسلام سے نکل کر کفر کی تاریکیوں میں داخل ہو گئے تو اللہ نے ان پر آگ واجب کر دی کفار کے ساتھ اور وہ اہل دوزخ ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (البرہان - ج 1 - ص 535)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ عروۃ الوثقی کو پکڑ لے جو کبھی نہ ٹوٹے تو وہ میرے بھائی اور وصی علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت کو پکڑ لے۔ کیونکہ وہ ہلاک نہ ہوگا جس نے اس سے محبت کی اور ولی مانا۔ اور وہ نجات نہ پائے گا جس نے اس سے بغض اور عداوت رکھی۔ (البرہان - ج 1 - ص 536)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے حسینؑ کی ذریت میں آئمہ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ وہ عروۃ الوثقی ہیں اور وہ اللہ کی طرف وسیلہ ہیں۔

(البرہان - ج 1 - ص 537)

4. رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد ظلم و الاقتنا ظاہر ہوگا اس سے وہی نجات پائے گا جس نے عروۃ الوثقی کو پکڑ لیا۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہؐ عروۃ الوثقی کیا ہے؟ فرمایا ولایت سید الوصیینؑ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ سید الوصیینؑ کون ہے؟ فرمایا امیر المؤمنینؑ۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ امیر المؤمنینؑ کون ہے؟ فرمایا مسلمانوں کا مولیٰ اور میرے بعد امام۔ پوچھا گیا یا رسول اللہؐ مسلمانوں کا مولیٰ اور آپؐ کے بعد امام کون ہے؟ فرمایا میرا بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ۔

(البرہان - ج 1 - ص 537)

5. اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے میں ان لوگوں کو ضرور عذاب دوں گا جنہوں نے اس امام کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے نہیں چاہے ان لوگوں کے

اعمال نیک و پاک ہی کیوں نہ ہوں۔ اور میں ان لوگوں کو ضرور بخش دوں گا جنہوں نے آئمہ کی اطاعت کی جو اللہ کی طرف سے ہیں چاہے ان لوگوں کے

اعمال میں برائیاں ہوں۔

علیٰ امیر المؤمنین کے دشمن ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے چاہے ان کے دین کا مقصد تقویٰ زہد اور عبادت ہو۔ اور علیٰ پر ایمان رکھنے والے ہمیشہ جنت میں رہیں گے چاہے ان کے اعمال اس کے خلاف ہوں۔

(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۳۹)

6. امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ جن لوگوں نے ولایت علیٰ ابن ابی طالبؑ کا انکار کیا ان کے ولی طاغوت ہیں یعنی علیٰ کے دشمن اور انکے پیروکار جو لوگوں کو نور سے نکال لیتے ہیں اور نور ولایت علیٰ ہے اور ان کو دشمنوں کی ولایت کی تاریکی میں لے جاتے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۳۹) فوائد:-

1. اللہ کے نزدیک صرف اور صرف نجات ولایت علیٰ پر قائم رہنے میں ہے۔
2. جو مولیٰ علیٰ کی ولایت میں شرک کرے اور عزا داری امام حسینؑ کے خلاف ہو اور عصمت معصومینؑ کی مخالفت کرے وہ ظالم ہے ایسے ظالم کی ولایت اسلام سے خارج کروا دیتی ہے۔ اور ایسے ظالم کی پیروی کرنے والے کافروں سے بچلی منزل میں دوزخ میں رہیں گے۔
3. رسول اللہؐ کے پردہ فرمانے کے بعد ظلم والافتتہ مسلسل برپا ہے جو نجات چاہتا ہے غیر معصوم ظالموں کی ولایت چھوڑ کر اللہ کے مضبوط سہارے ولایت علیٰ کو تھام لے۔
4. ولایت علیٰ کے بغیر زہد، تقویٰ، عبادتیں کسی کام کی نہیں جو مقصر ملاں کے فتووں کے مطابق ہوں۔ حکم صرف اللہ اور معصومینؑ کیلئے ہے۔
5. طاغوتی ملاں کا انکار کرتے ہوئے ولایت مولیٰ علیٰ کا اقرار کرنا لازم ہے۔



وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ ارْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ط قَالَ أَوْلَمْ تُؤْمِنُ ط قَالَ بَلَىٰ ۚ

وَلَكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ط قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ

عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ط وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ

حَكِيمٌ ۝

اور جب ابراہیم نے کہا اے رب مجھ دکھا دے تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔ اللہ نے کہا کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن اسلیئے کہ میرا دل مطمئن ہو جائے، اللہ نے کہا تم چار پرندے لے لو اور انہیں اپنے ساتھ مانوس کر لو پھر ان کا ایک ایک جز ایک ایک پھاڑ پر رکھ دو پھر انہیں بلاؤ وہ تیرے پاس دوڑتے ہوئے آئیں گے اور جان لو کہ اللہ غالب و حکیم ہے۔ (البقرہ۔ 260)

1۔ اللہ نے حضرت ابراہیمؑ کو وحی کی کہ میں نے اپنے بندوں میں سے ایک خلیل بنایا ہے اگر وہ مردہ کو زندہ کرنے کا سوال کرے گا تو قبول کروں گا۔ حضرت ابراہیمؑ نے دل میں سوچا کہ وہ خلیل میں ہی ہوں تو انہوں نے عرض کی اے رب مجھے دکھا کہ تو مردہ کو کیسے زندہ کرتا ہے تو اللہ نے فرمایا کیا تو ایمان نہیں رکھتا، تو ابراہیمؑ نے جواب دیا کیوں نہیں مگر اطمینان قلب کیلئے کہ وہ خلت میرے لئے ہے۔ تو ابراہیمؑ نے اللہ کے حکم سے چار پرندے لیئے جو باز، مرغابی، مور اور مرغ تھے (بعض روایات میں کوءے، فاختہ، ہد ہد کا نام بھی مذکور ہے بہر حال چار پرندے تھے) ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے آپس میں ملا دیا پھر ارگردہ کر دیا

پہاڑوں پر انکے ٹکڑے ڈال دیئے اور انکی چونچیں اپنی انگلیوں میں پکڑ کر انہیں بلایا اور اپنے پاس دانے اور پانی بھی رکھ لیا۔ انکے اجزاء آ کر آپس میں ملتے گئے اور ابراہیمؑ نے چونچیں چھوڑیں تو وہ بھی جا کر جسم سے لگ گئیں اور وہ پانی پینے لگے اور دانہ چننے لگے اور کہنے لگے اے نبی اللہ آپ نے ہمیں زندگی بخشی اللہ آ پکو عمر دراز دے۔ تو حضرت ابراہیمؑ نے جواب دیا۔ بیشک اللہ زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاً)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۵۰)

فوائد:-

1. حضرت ابراہیمؑ کو پتہ تھا کہ اللہ جس کو امام بناتا ہے اس کو زندگی اور موت پر بھی اختیار دیتا ہے۔ تو انہوں نے اطمینان قلب کیلئے کہ اللہ نے انہیں خلیل و امام بنایا ہے اور امت ان کی ذریت میں ہوگی یہ سوال کیا جس کو اللہ نے پورا کیا۔
2. باطنی تفسیر یہ بھی ہے کہ اگر امام اپنے اطاعت کرنے والوں کو بلائے چاہے وہ دنیا کے دور دراز کونوں میں رہتے ہوں تو وہ آن واحد میں امام کے بلاوے پر اکٹھے ہو جائیں گے جس طرح امام زمانہ عجل اللہ کے اصحاب اکٹھے ہوں گے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِأَخِيذِهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ ۗ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۝

اے ایمان والو اپنی کمائی میں سے اور ان چیزوں میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین سے پیدا کی ہیں پاکیزہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور بری چیزوں کو خرچ کرنے کا قصد نہ کرو حالانکہ تم خود اسے لینے کو تیار نہ ہو مگر یہ کہ تم چشم پوشی کرو اور جان لو بیشک اللہ بے نیاز اور اعلیٰ صفات والا ہے۔

(البقرہ۔ 267)

1۔ لوگ جاہلیت میں برے روزگار رکھتے تھے جب مسلمان ہوئے تو اپنے مال سے صدقہ دینا چاہا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے منع فرمایا کہ صرف پاک کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۶۰)

فوائد:-

1. دھوکہ، فراڈ، منشیات اور ممنوع کاروباروں سے کمائی ہوئی دولت اللہ کے راہ میں خرچ کرنا منع ہے۔ حالانکہ لالچی مقصر ملاں لوگوں سے ایسی دولت کا پانچواں حصہ لے کر درپردہ انکی کمائی پاک قرار دے رہا ہے۔ اللہ کے بندوں کو بلاوجہ نقصان دے کر کمائی ہوئی دولت کی اللہ کو ہرگز ضرورت نہیں ہے۔



يُوتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ ط

وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

وہ جسے چاہتا ہے حکمت عطا کرتا ہے اور جسے حکمت عطا کی جائے تو یقیناً اسے خیر کثیر عطا کی گئی اور نصیحت نہیں لیتے (ذکر نہیں کرتے) مگر عقلمند لوگ۔ (البقرة-269)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ جس کو حکمت عطا کی گئی تو یقیناً اسے خیر کثیر عطا کی گئی یعنی اللہ کی اطاعت اور امام کی معرفت۔ معرفتِ امام اور کبار سے اجتناب کی وجہ سے اللہ آگ اور عذاب سے رعایت کر دے گا۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۵۶۳)
 2. رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ نے عقل سے افضل کوئی چیز بندوں میں تقسیم نہیں کی۔ عقلمند کی نیند جاہل کے جاگنے سے بہتر ہے، عاقل کا قیام جاہل کی بے قراری سے افضل ہے اور اللہ نے کوئی نبی اور رسول مبعوث نہ فرمایا جب تک اس کی عقل مکمل نہ کر دی اور اس کی عقل تمام امت کی مجموعی عقل سے افضل ہوتی ہے اور جو کچھ نبیؐ کے دل میں ہوتا ہے وہ مجتہدین کے اجتہاد سے افضل ہوتا ہے اور بندہ اللہ کے فرائض ادا ہی نہیں کر سکتا جب تک اس سے عقل حاصل نہ کر لے اور تمام عبادت کرنے والے عبادتوں کی فضیلت کو نہیں جان سکتے جیسے عاقل جانتا ہے اور عاقل لوگ ہی اولوالباب ہیں اور اللہ فرماتا ہے: اور نصیحت حاصل نہیں کرتے سوائے اولوالباب کے۔ (البرہان - ج ۱ - ص ۵۶۴)
- فوائد:-

1. حکمت ولایت علیؑ ہے جس کو وہ مل گئی یقیناً اسکو اللہ نے ہر چیز عطا کر دی۔ اور ذکر ولایت صرف عاقل اولوالباب ہی کرتے ہیں۔
2. قول معصومؑ اجتہادی فتوؤں سے افضل و بالاتر ہوتا ہے۔ اگر عقل معصوم سے حاصل نہ کی گئی ہو یعنی عقل انسانی معصوم کے تابع نہ ہو تو دلائل عقلی باطل ہوتے ہیں۔ قول معصوم کے سامنے ظنی فتاویٰ کی ہرگز کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔
3. جو عبادت کی فضیلت اور روح کو نہیں جانتا کہ ولایت علیؑ حقیقت عبادت ہے اسکی جاگ جاگ کر کی ہوئی عبادتیں کیا فائدہ دیں گی۔
4. نجات معرفت امام اور کبار سے بچنے میں ہے۔ مختصر اولایت علیؑ کی مخالفت ہی گناہ کبیرہ ہے یعنی معصومین کی کسی پہلو سے مخالفت ہی گناہان کبیرہ ہیں۔



الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ

رَبِّهِمْ ۖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝

جو لوگ اپنے مال رات اور دن، پوشیدہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں ان کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کیلئے کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے۔ (البقرة-274)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ رات کو آپ نے کیا عمل کیا؟ آپ نے پوچھا: یا رسول اللہؐ کیا معاملہ ہے؟ فرمایا تمہارے بارے میں چار منزلیں نازل ہوئی ہیں۔ مولا علیؑ نے جواب دیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان میرے پاس صرف چار درہم تھے ایک میں نے رات کو صدقہ کر دیا ایک دن کے وقت، ایک درہم پوشیدہ طور پر اور ایک درہم علانیہ۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ آپ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی۔

(البرہان - ج ۱ - ص ۵۶۶)

فوائد:-

1. مولاعلیٰ کی شان، مرتبہ و مقام اور ولایت تو روز اول سے ہے جس میں اضافے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ جیسے جیسے مولاعلیٰ دن رات گزارتے جائیں گے اللہ ان کی شان میں اور ان کی ولایت کے بارے میں آیات نازل کرتا جائے گا۔
2. ولایت علیٰ کی تبلیغ دن رات کرو، تجلیہ ہو یا محفل برپا ہو، ذکر ولایت علیٰ سے اسے زینت دیتے رہو۔



الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبْوَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ
 مِنَ الْمَسِّ ط ذَلِكَ بَانَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبْوَا ۖ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ
 وَحَرَّمَ الرِّبْوَا ط فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهَى فَلَهُ مَا سَلَفَ ط وَأَمْرُهُ
 إِلَى اللَّهِ ط وَمَنْ عَادَ فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ يَمْحَقُ
 اللَّهُ الرِّبْوَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ط وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں اٹھیں گے مگر اس شخص کی طرح جسے شیطان نے چھو کر پاگل بنا دیا ہو یہ اس لیے کہ انہوں نے کہا کہ بس تجارت سود کی طرح ہی ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ تو جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے یہ نصیحت پہنچ جائے اور وہ باز آ جائے تو پہلے جو گزر چکا ہے وہ اس کیلئے ہے اور آئندہ اس کا معاملہ اللہ کی طرف ہے اور جو شخص دوبارہ یہ حرکت کرے تو ایسے لوگ اہل دوزخ ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ سود کو گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی منکر بد عمل کو پسند نہیں کرتا۔ (البقرہ۔ 275-276)

1۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ! اہل دوزخ کون ہیں؟ فرمایا جو میرے بعد علیٰ کو قتل کریں گے وہ اہل دوزخ ہیں کافروں کے ساتھ کیونکہ انہوں نے حق کا انکار کیا جبکہ وہ ان کے پاس آیا اور بیشک علیٰ میرا ٹکڑا ہے جس نے اس سے لڑائی کی اس نے مجھ سے لڑائی کی اور میرے رب کو غضبناک کیا۔ پھر مولاعلیٰ کو بلا کر فرمایا: یا علیٰ جو تم سے لڑا وہ مجھ سے لڑا۔ جس نے تمہارے سامنے سر تسلیم خم کیا اس نے میرے سامنے سر تسلیم خم کیا اور تم میرے بعد میری امت میں علم ہدایت ہو۔

(البرہان۔ ج 1۔ ص 51)

فوائد:-

1. مولاعلیٰ کو قتل کرنے والا ایک نہیں بلکہ پوری قوم ہے لوگوں کی۔ ابن ماجہ لعنت اللہ اور اسکو بھیجنے والے ملعون ہیں جنہوں نے ہاتھوں سے امام کو قتل کیا اور ایک دوسری قوم ہے جو مولاعلیٰ کو اپنی زبانوں سے قتل کرتی ہے اور اللہ ان سب کو دوزخ میں کافروں کے ساتھ جمع کر دے گا۔
2. اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو خبردار کر رہا ہے کہ جو لوگوں کی جہالت کا فائدہ اٹھاتا ہوئے حلال اور حرام کمائی کو دیکھے بغیر اپنا غنڈہ ٹیکس وصول کر کے لوگوں کے خراب مال کو پاک بنا رہے ہیں۔ جو اللہ کے واضح احکام کی بجائے مقصر ملاں کے فتوؤں پر بھروسہ کرے اللہ ایسے منکر ولایت بد عمل کو پسند نہیں کرتا۔



فَإِنْ لَّمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتِي مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ

.....پس اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ہوں ان گواہوں میں سے جن کو تم پسند کرتے ہو.....(البقرة-۲۸۲)

۱- اللہ نے ہرگز عورت کو مرد کے برابر نہیں بنایا سوائے اس کے کہ اللہ نے فاطمہؑ کو علیؑ کے مساوی بنایا ہے اور گواہی میں بھی۔ (اقتباس حدیث۔ رسول اللہ ﷺ) (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۷۹)

فوائد:-

1. چہارہ معصومین میں تفریق کرنا جائز نہیں۔ سب نور واحد سے ہیں سیدۃ فاطمہ الزہراء اور مولیٰ دو نور اور علم الہی کے سمندر ہیں جو ایک دوسرے کے ہمسر ہیں۔
2. سیدۃ فاطمہ الزہراء کی گواہی کے سامنے تمام کائنات کی گواہیاں اور دلائل باطل ہیں۔ اگر کوئی بھی مقصر ملا حق زہرا کا انکار کرے تو وہ ملعون نسل یزید ہے۔
3. صرف اس آیت نمبر۔ 282 میں پندرہ احکام ہیں اور سورۃ بقرہ میں پانچ سو سے زیادہ احکام ہیں۔ مگر بصیرت کے اندھوں کو قرآن حکیم میں صرف پانچ سو آیات نظر آتی ہیں، کیونکہ وہ احکام ولایت والی آیات سے گھبراتے ہیں۔



لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ

يَحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ ط فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ

قَدِيرٌ ﴿۱۰﴾ اَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ط كُلٌّ اَمَّنَ بِاللَّهِ

وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ قَف لَا نَفَرَقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ قَف وَقَالُوا سَمِعْنَا

وَاطَعْنَا ز غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ﴿۱۱﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا

وُسْعَهَا ط لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ط رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ

أَخْطَاْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إَصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا وَقِفْهُ وَأَغْفِرْ لَنَا وَقِفْهُ وَارْحَمْنَا

وقفۃ اَنْتَ مَوْلَانَا فَاَنْصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ کیلئے ہے۔ جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اسے تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ پھر وہ جسے چاہے گا معاف کر دے گا اور جسے چاہے گا عذاب دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول اس پر ایمان لایا ہے جو اس پر اس کے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اور مومنین ایمان لائے ہیں۔ یہ سب اللہ پر ایمان لائے اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر (اور کہتے ہیں) ہم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان تفریق نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے رب ہم تیری مغفرت کے طالب ہیں اور تیری طرف ہی پلٹنا ہے۔ اللہ کسی شخص پر ذمہ داری نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق۔ اسی کیلئے ہے وہ (نیکی) جو اس نے کمائی اور اسی پر ہے (وبال) اس (بدی) کا جو اس نے کمائی۔ اے ہمارے رب ہمارا مواخذہ نہ کرنا اگر ہم سے بھول یا چوک ہو جائے۔ اے ہمارے رب ہم پر بھاری بوجھ نہ ڈالنا جیسا کہ تم نے ان لوگوں پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جس کی ہم میں طاقت نہ ہو اور ہمیں معاف فرما دے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولا ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔ (البقرۃ۔ 284-286)

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا جس رات میں آسمانوں کی سیر کو گیا جلیل جل جلالہ نے مجھ سے فرمایا ”رسول ایمان لایا جو اس کے رب نے اس پر نازل کیا“ میں نے کہا ”اور تمام مومنین (معصومین) ایمان لائے اللہ پر“ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد آپ نے سچ کہا اور اپنی امت میں خلیفہ کس کو بنایا ہے؟ میں نے کہا سب سے بہترین کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا علی ابن ابی طالب۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا اے محمد زمین پر خبر دینا کہ میں نے تمہیں چنا اور تمہارے اسم کو اپنے اسموں سے نکالا پس کسی جگہ میرا ذکر نہیں مگر تمہارے ذکر کے ساتھ پس میں محمود ہوں تو محمد ہے۔ پھر دوسری خبر، پس میں نے علی کو چنا اور اس کا اسم اپنے اسماء سے نکالا پس میں اعلیٰ ہوں وہ علی ہے۔ اے محمد میں نے تمہیں خلق کیا اور علی فاطمہ حسن حسین اور اسکی ذریت سے آئمہ گو خلق کیا اپنے اصل نور سے۔ اور تمہاری ولایت آسمانوں اور زمین والوں کے سامنے پیش کی پس جس نے اس کو قبول کیا وہ میرے نزدیک مومنین میں سے ہے اور جس نے اس کی مخالفت کی میرے نزدیک کافروں میں سے ہے۔ اے محمد اگر میرے بندوں میں سے ایک بندہ میری عبادت کرے حتیٰ کہ اسکے ٹکڑے کر دیئے جائیں یا لاغر ہو کر پرانی مشک کی طرح ہو جائے پھر تمہاری ولایت کی مخالفت کے ساتھ میرے پاس آئے میں اس کی مغفرت نہیں کروں گا حتیٰ کہ تمہاری ولایت کا اقرار کرے۔ اے محمد گیا آپ ان کو دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ اللہ نے مجھ سے فرمایا: عرش کے دائیں جانب توجہ فرمائیں میں نے دیکھا کہ وہاں علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور علی بن حسین اور محمد بن علی اور جعفر بن محمد اور موسیٰ بن جعفر اور علی بن موسیٰ اور محمد بن علی اور علی بن محمد اور حسن بن علی اور محمدی ہیں جو مائع نور میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں اور محمدی ان کے وسط میں ہے اور وہ کعب دری کی طرح ہے۔ اللہ نے فرمایا۔ اے محمد یہ جنتیں ہیں اور وہ تیری عترت میں انتقام لینے والا ہے اور مجھے میری عزت و جلال کی قسم کہ وہ میرے محبت کرنے والوں پر حجت واجبہ ہے اور میرے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہے۔ (البرہان۔ ج ۱۔ ص ۵۸۶)

فوائد:-

۱. ولایت مولا علی وہ نعمت ہے جو معراج پر اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ عطا فرمائی۔
۲. چودہ معصومین کو اللہ نے اپنے اصل نور سے اختراع کیا اور وہ سب امام قائم گو درمیان میں کھڑا کر کے صلوات پڑھتے ہیں۔ اور چہارہ معصومین کے پاؤں مائع نور میں ہوتے

ہیں۔ جن کے پاؤں عرش الہی پر نور کے پانی میں ہوں ان کی ولایت میں مقصر ملاں شریک ہونے کی ناپاک جسارت کرتا ہے جس کے دماغ میں بھی ہر وقت نجاست رہتی ہے۔
 3. مذکورہ بالا آیات کی وحی معراج پر ہوئی جس میں واضح ہے کہ رسول اللہ نے اپنی امت کے مومنین کیلئے بہت زیادہ سہولتوں، رعایتوں، مغفرت اور رحم کی درخواست کی اور اللہ تعالیٰ نے سب کچھ عطا کر دیا۔

4. اللہ کے نزدیک مومن وہ ہے جس نے ولایت علیؑ قبول کی اور کافر وہ ہے جس نے مخالفت کی اور نجات اقرار ولایت کے بغیر ناممکن ہے۔ اور مومن کی دعا بھی یہی آیات ہیں کہ اے اللہ تو ہی ہمارا مولا ہے۔ پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری نصرت فرما۔ اور انتقام لینے والے کا پردہ غیبت سے جلد ظہور فرما۔ الٰہی آمین۔



سورة آل عمران

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ
وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ط فَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ
الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۚ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّسِخُونَ فِي الْعِلْمِ
يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهِ لَا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

وہ وہی ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی جس میں محکم آیات ہیں جو کتاب کا اصل ہیں اور کچھ دوسری متشابہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں ٹیڑھ ہے وہ متشابہ کے بارے میں اس (ٹیڑھ۔ شک) کا اتباع کرتے ہیں کہ کوئی فتنہ تلاش کریں اور (اپنی مرضی کی) تاویل تلاش کریں۔ حالانکہ ان کی تاویل (حقیقت) اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور جو لوگ علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں ہم ان پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے رب کے پاس سے ہیں اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر عقلمند لوگ۔ (آل عمران 7)

1- امام جعفر صادق نے فرمایا ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ان کی تاویل جانتے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸)
2- اور اللہ کے سوا کوئی ان کی تاویل نہیں جانتا اور راسخون فی العلم۔ پس رسول اللہ راسخین فی العلم میں افضل ہیں۔ اللہ عزوجل نے انہیں علم دیا سب کچھ جو ان پر نازل کیا تزیل و تاویل میں۔ اور اللہ نے کوئی ایسی چیز نازل نہیں کی جس کی تاویل (حقیقت) آپ کو اور آپ کے اوصیاء کو تعلیم نہ دی ہو۔ وہ ان سب کا علم رکھتے ہیں اور جو لوگ نہیں جانتے جب عالم انکو علم سے بتاتا ہے تو اللہ نے فرمایا ”وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے“ اور راسخون فی العلم قرآن کا خاص و عام محکم و متشابہ، نسخ و منسوخ جانتے ہیں۔

(امام محمد باقر) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸)

فوائد:-

1- قرآن حکیم کی محکم آیات واضح ہیں جو عقلمند انسان کی سمجھ میں آسکتی ہیں اور کچھ آیات متشابہ ہیں یعنی محکم آیات سے ملتی جلتی انکی شبیہ۔ اور جن لوگوں کے دل میں ولایت کے باے میں ٹیڑھ (شک) ہے وہ اپنے دل کے شک کی پیروی کرتے ہیں اور تفسیریں لکھتے ہیں اپنی مرضی کی تاویل کے مطابق۔ حالانکہ قرآن کی تاویل و حقیقت قرآن کے معلم و وارث اور لسان اللہ سے پوچھنی چاہیے جو قرآن کے ظاہر و باطن اور اللہ کی مرضی کو جانتے ہیں۔

2- لہذا قول معصوم کے بغیر قرآن کے ظاہری الفاظ پر اپنے عقل و منطق کے مطابق آیات کی تشریح کرنا غلط ہے۔ عقل انسانی کو بھی معصوم کی راہنمائی حاصل کرنا ضروری ہے۔



شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ط لَا

إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝^{ال نصف}

اللہ نے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ملائکہ نے اور اہل علم (اولو العلم) جو عدل کے ساتھ قائم ہیں اور اس غالب و حکیم کے سوا کوئی معبود نہیں۔ (آل عمران- ۱۸)

1- اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کیلئے گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ ویسا ہی ہے جیسا وہ کہتا ہے اور عزت والے فرشتے اپنے رب کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے تصدیق کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں جیسی اللہ نے اپنی ذات کیلئے فرمایا ہے اور اولو العلم انبیاء اور اوصیاء ہیں جو قسط پر قائم ہیں اور قسط کا ظاہر عدل ہے اور عدل کا باطن (حقیقت) امیر المؤمنین ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقر) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۵)

2- ہم اولو الذکر ہیں اور ہم اولو العلم ہیں اور ہمارے پاس حلال و حرام ہے۔ (امام محمد باقر)

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۵)

فوائد:-

- 1- عدل الہی جس پر انبیاء اوصیاء ائمہ قائم ہیں وہ ولایت مولیٰ ہے۔
- 2- اگر کوئی اقرار ولایت کرتا ہے تو اس میں اس کا اپنا فائدہ ہے۔ اللہ اور معصومین کو گواہیوں سے بے نیاز ہیں۔
- 3- تمام علم، حلال و حرام اور احکامات معصومین کے پاس ہے جو بیان کر دیا گیا ہے اور قیامت تک وہی برقرار رہے گا۔



۱۸^ط إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۝ قف وَمَا اخْتَلَفَ الدِّينَ أَوْ تَوَاتَرَتِ الْكُتُبَ إِلَّا مِنْ مَّ بَعْدِ

مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا م بَيْنَهُمْ ط وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ

الْحِسَابِ ۝

پیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے انہوں نے اس میں اختلاف نہیں کیا مگر علم آجانے کے بعد آپس میں زیادتی کرنے کیلئے اور جو بھی اللہ کی آیات سے انکار کرے گا تو اللہ جلد حساب لینے والا ہے۔ (آل عمران- 19)

1- پیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے جو علی ابن ابی طالب گواہی والایت کے ساتھ تسلیم کرنا ہے۔ (امام محمد باقر) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۶)

2- میں اسلام کی تعریف بیان کروں جیسی نہ کسی نے مجھ سے پہلے بیان کی نہ میرے بعد بیان کرے گا۔ اسلام تسلیم ہے اور تسلیم لقین ہے اور لقین تصدیق ہے۔

ہے اور تصدیق اقرار ہے اور اقرار اداء ہے اور اداء عمل ہے۔ اور مومن وہ ہے جو اپنا دین اپنے رب سے لے اور مومن کا ایمان اس کے عمل سے پہچانا جاتا ہے اور کافر کا کفر اس کے انکار سے پہچانا جاتا ہے۔ اے لوگو (شیعو) تمہارا دین دین ہے کیونکہ اس میں گناہ دوسرے دین میں نیکی سے اچھا ہے کیونکہ اس میں گناہ قابل معافی ہے اور دوسرے دین میں نیکی قابل قبول نہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امیر المؤمنین)

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۶)

3- بیشک اللہ نے ایمان کو اسلام پر ایک درجہ فضیلت دی ہے جیسے کعبہ کو مسجد حرام پر۔ (امام محمد باقر)

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۶)

فوائد:-

- 1- ملاں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ ”علی ولی اللہ“ جزو اسلام نہیں بلکہ جزو ایمان ہے۔ اسلام کی ابتداء ہی ولایت علی کو تسلیم کرنے سے ہوتی ہے۔ پھر ولایت علی کو یقین کے ساتھ دل سے تصدیق کرتے ہوئے زبان سے اس کا اقرار کرو اور اس کا حق عمل سے ادا کرو۔
- 2- دین اپنے رب سے لوند کہ ملاں سے۔ مومن وہی ہے جس کا ایمان ولایت اعمال سے ظاہر ہو۔ ولایت علی کے ساتھ کوئی خطا نقصان نہیں دیتی اور غیر معصوم کی ولایت ماننے والے کی کوئی نیکی قابل قبول نہیں۔



وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ذَوَاتُ رُزُقٍ مِّنْ تَشَاءُ

بَغَيْرِ حِسَابٍ ۝

..... اور مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔ (آل عمران۔ 27)

- 1- بیشک جب مومن مرتا ہے تو مردہ نہیں ہوتا بلکہ کافر مردہ ہوتا ہے۔ اور اللہ کے فرمان کہ مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے کہ کافر سے مومن اور مومن سے کافر۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادق)

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۸)

فوائد:-

- 1- منکر ولایت علی مقصر کے گھر مومن موالی پیدا ہو سکتا ہے اور کبھی مومن کے گھر مقصر منکر بھی آ جاتا ہے۔ ہر بچہ پیدا تو فطرت الہی اسلام ولایت علی پر ہوتا ہے مگر مقصر ملاں کا سایا سے منکر بنا دیتا ہے۔
- 2- امام زمانہ سے التجا کرو تو اللہ رزق ولایت مولا علی بے حساب عطا کرتا ہے۔ اور منکرین ولایت چلتے پھرتے مردے ہیں۔ کیونکہ حیات اور روح ولایت علی ہے۔



قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ط

وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔ (آل عمران-31)

1- اللہ تعالیٰ کی اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے ”جس نے رسولؐ کی اطاعت کی یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جو منہ موڑ گیا تو ہم نے آپؐ کو ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجا (النساء-80) پس آپؐ کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور آپؐ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی، پس یہ دلیل ہے جس پر اللہ نے آپؐ کو مامور کیا اور اس پر شاہد ہے کہ کون آپؐ کا اتباع کرتا ہے اور کون نافرمانی۔ اور کتاب عظیم میں ایک اور جگہ آپؐ کی اتباع پر ابھارنے کیلئے اور آپؐ کی تصدیق کی ترغیب اور آپؐ کی دعوت قبول کرنے کیلئے اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا“ پس آپؐ کا اتباع اللہ کی محبت ہے اور آپؐ کی رضا و خوشنودی گناہوں سے بخشش ہے اور کامیابی کی تکمیل ہے اور جنت کا واجب ہونا ہے اور جس نے آپؐ سے منہ موڑا اور کنارہ کشی کی وہ اللہ سے دور ہو گیا اور اس پر قہر اور غضب ہے اور ٹھکانہ آگ ہے اور یہی اس کا قول ہے ”اور گروہوں میں سے جس نے اس سے کفر کیا پس اسکے وعدے کی جگہ آگ ہے“ (ہود-17) یعنی جس نے مخالفت کی اور آپؐ کی نافرمانی کی۔ (خلاصہ حدیث۔ امیر المؤمنینؑ) (البرہان- ج ۲- ص ۲۰)

2- جو یہ جان کر خوش ہونا چاہے کہ اللہ اس سے محبت کرتا ہو تو وہ اللہ کی اطاعت میں عمل کرے اور ہماری اتباع کرے، کیا تم نے نبیؐ کے بارے میں اللہ عز و جل کا قول نہیں سنا ”کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا“ اللہ کی قسم کوئی بندہ اللہ کی ہرگز اطاعت نہیں کر سکتا جب تک ہماری اتباع کرتے ہوئے اللہ کی اطاعت میں داخل نہ ہو۔ اور اللہ کی قسم کوئی بندہ ہرگز ہماری اتباع نہیں کر سکتا جب تک اللہ اس سے محبت نہ کرے۔ اور اللہ کی قسم ہم سے بغض رکھنے والے ہرگز ہماری اتباع کا دعویٰ نہیں کرتے اور اللہ کی قسم کوئی ہرگز ہم سے بغض نہیں رکھتا سوائے جو اللہ کی نافرمانی کر لے۔ اور جو اللہ کی نافرمانی میں مر گیا اللہ اسے پکڑ کر منہ کے بل آگ میں پھینک دے گا اور ہر تعریف اللہ کیلئے ہے جو عالمین کا رب ہے۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان- ج ۲- ص ۲۱)

3- دین محبت کے سوا کچھ نہیں۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کا قول نہیں دیکھتے ”کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا“ (امام محمد باقرؑ) (البرہان- ج ۲- ص ۲۲)

4- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ اللہ عز و جل سے محبت نہیں رکھتا جو اس کی نافرمانی کرے:

تعصى الا له وانت تظهر حبه هذا محال فى الفعال بدیع

لو كان حبك صادقاً لاطعته ان المحب لمن يحب مطيع

(البرہان- ج ۲- ص ۲۱)

فوائد:-

- 1- سنت رسولؐ قول و فعل میں ولایت علیؑ ہے۔ جو سنت رسولؐ کا اتباع نہیں کرتا وہ اللہ کا نافرمان ہے۔
- 2- عمل کے بغیر صرف زبانی کلامی محبت محمدؐ و آل محمدؐ کا دعویٰ مناسب نہیں۔ اگر سچی محبت ہے تو معصومینؑ کی اطاعت کرو۔
- 3- دین الہی صرف مودت معصومینؑ ہے۔



إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ﴿٥١﴾ ذُرِّيَّةً

م بَعْضَهَا مِنْ م بَعْضٍ ط وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٣﴾

بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر منتخب کیا۔ یہ ایک دوسرے کی ذریت سے ہیں اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ (آل عمران -33-34)

1- مامون نے پوچھا کہ کیا اللہ نے عترت کو تمام امت پر فضیلت دی ہے؟ امام علی رضاً نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل نے اپنی محکم کتاب میں تمام انسانوں پر عترت کی فضیلت واضح کی ہے اللہ کا قول ہے ”بیشک اللہ نے آدم اور نوح اور آل ابراہیم اور آل عمران کو تمام عالمین پر منتخب کیا۔ یہ ایک دوسرے کی ذریت سے ہیں“ یعنی عترت آل ابراہیم میں داخل ہے کیونکہ رسول اللہ ذریت ابراہیم سے ہیں اور آپ دعائے ابراہیم ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاً) (البرہان - ج ۲ - ص ۲۴)

2- لوگوں نے علیؑ کے بارے میں غدیر خم کے دن والے رسول اللہ کے فرمان سے غفلت کی ہے جیسے ام ابراہیم کے گھر والے واقعہ سے غفلت کی۔ لوگ رسول اللہ سے ملنے آرہے تھے جب مولا علیؑ آئے تو رسول اللہ کے قریب جانا چاہا مگر جگہ نہ پائی جب رسول اللہ نے دیکھا کہ وہ علیؑ کے لیے جگہ نہیں بنا رہے تو پکار کر فرمایا اے لوگو! علیؑ کیلئے کشادگی کرو پھر ان کا ہاتھ پکڑو اور اپنے پاس اپنے بستر پر بٹھالیا اور فرمایا اے لوگو! یہ میرے اہل بیت ہیں انہیں ہلکا سمجھ رہے ہو جبکہ میں تم میں زندہ موجود ہوں اور اگر میں تم سے غایب ہو جاؤں تو کیا ہوگا حالانکہ ہم غایب نہیں ہوتے۔ بیشک روح اور راحت اور رضا اور خوشی اور خوشخبری اور مہر و محبت اس کیلئے ہو جو علیؑ اور اس کی ولایت سے رابطہ رکھے اور اسے تسلیم کر لے اور اس کے بعد اسکے اوصیاء کیلئے بھی جو حق ہیں وہ ضرور میری شفاعت میں داخل ہیں کیونکہ وہ میری اتباع میں ہیں اور جو میری اتباع کرے وہ مجھ سے ہے جس طرح ابراہیم کی اتباع کرنے والا ابراہیم سے ہے اور ابراہیم مجھ سے ہے اور اس کا دین میرا دین ہے اور میرا دین اس کا دین ہے اور اسکی سنت میری سنت ہے اور اسکی فضیلت میری فضیلت سے ہے اور میں اس سے افضل ہوں اور میری فضیلت اسکی فضیلت سے ہے اور اسکی تصدیق اللہ کا قول ہے ”یہ ایک دوسرے کی ذریت سے ہیں اور اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے“ اور یہ رسول اللہ نے اس وقت فرمایا جب آپ ام ابراہیم کے حجرے میں تھے اور لوگ عیادت پر سی کیلئے آرہے تھے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۲۵)

فوائد:-

- 1- آل ابراہیم محمدؐ و آل محمدؐ اور ان کے پاک اجداد ہیں اور آل عمران ابو طالب آل محمدؐ ہیں جو تمام عالمین سے افضل ہیں۔
- 2- اللہ کی طرف سے روح، خوشی، کامیابی، نجات، برکت، بخشش، عافیت، معافی، خوشخبری، نورانیت، رضا، قرب، مدد، تسکین، سرور، محبت، صرف اس کے لیے ہے جو علیؑ سے محبت کرے اسکو ولی بنا لے اس سے متمسک ہو جائے اور اس پر قائم ہو کر اقرار کرے اسکی فضیلت (ولایت) کا اور اسکے بعد اسکے اوصیاء کو بھی ولی مانے۔ رسول اللہ اسکی شفاعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔
- 3- اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ دین صرف اسلام ہی ہے۔ حضرت ابراہیم کا دین وہی ہے جو محمد رسول اللہ کا دین ہے۔ مقصر ملاں عوام کو دھوکہ دینے کیلئے کہتا ہے کہ شریعتیں بدلتی رہتی ہیں لہذا میرا فتویٰ ٹھیک ہے۔



كَلَّمَادَخَلَ عَلَيْهَا زَكْرِيَّا الْمِحْرَابَ لَا وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا قَالَ يَمْرِيْمَ اَنِي

لَكَ هَذَا ط قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ

حِسَابٍ ۝

..... ذکر یا جب کبھی اس کے عبادت کے حجرے میں جاتا تو اس کے پاس رزق پاتا۔ وہ کہتا اے مریم تیرے پاس یہ کہاں سے آیا ہے۔ وہ کہتی یہ اللہ کے پاس سے آیا ہے یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ (آل عمران-37)

1- جب حضرت جعفرؓ بن ابی طالب حبشہ سے واپس تشریف لائے تو رسول اللہؐ کو خیبر کے مقام پر ملے تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں فتح خیبر کی خوشی مناؤں یا اس سے زیادہ جعفرؓ کے آنے کی۔ حضرت جعفرؓ نے آپؐ کو بہترین خوشبو اور مخمل کا کپڑا جو سونے کی تاروں سے بنا ہوا تھا پیش کیا۔ آپؐ نے فرمایا میں یہ کپڑا صرف اسے دوں گا جو اللہ اور اسکے رسولؐ سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتے ہیں۔ صحابہ نے اپنی گردنوں کو اونچا کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ کہاں ہے؟ عمار بن یاسرؓ جلدی سے اٹھے اور مولانا علیؑ کو بلا یا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ یہ مخمل کا کپڑا آپؐ لے لیں۔ مولانا علیؑ نے صرف مدینہ پہنچنے تک انتظار کیا اور سیدھے بقیع کی طرف مدینہ کے بازار میں سنار کے پاس پہنچے اور اسے حکم دیا کہ اس کپڑے سے سونے کے تار علیحدہ کر دو اور وہ ایک ہزار مثقال وزن (تقریباً پندرہ سو درہم کے وزن کے برابر) کے برابر سونا تھا جو مہاجرین اور انصار کے غریبوں میں تقسیم کر دیا اور اپنے لیے کچھ بھی نہ بچا یا اور اپنے بیت الشرف تشریف لائے۔ صبح رسول اللہؐ اور کچھ صحابہؓ ملے تو رسول اللہؐ نے فرمایا علیؑ گل آپؐ کو ہزار مثقال سونا ملا آج میری اور میرے ان اصحاب کی دعوت کرو۔ مولانا علیؑ کے پاس اس دن نہ سونا تھا نہ چاندی مگر آپؐ کی حیا و تکریم میں جواب دیا: یا رسول اللہؐ خوش آمدید، اندر تشریف لے آئیں جو آپؐ کے ساتھ ہیں۔ رسول اللہؐ اندر داخل ہوئے اور حدیفہ، عمار، سلمان، ابوذر اور مقداد کو بھی داخل ہونے کا حکم دیا، مولانا علیؑ سیدہ فاطمہؑ زہراؑ کے پاس گئے کہ شاید کوئی چیز کھانے کو مل جائے تو دیکھا کہ گھر میں بڑا برتن ٹرید سے بھرا پڑا ہے جس میں گوشت اور شور بہ ہے۔ مولانا علیؑ نے وہ لا کر رسول اللہؐ کے سامنے رکھ دیا۔ سب نے پیٹ بھر کر کھایا مگر اس میں سے کچھ کم نہ ہوا۔ رسول اللہؐ اٹھ کر سیدہ فاطمہؑ کے پاس گئے اور فرمایا اے فاطمہؑ تیرے پاس کہاں سے آیا ہے؟ سیدہؑ نے جواب دیا یہ اللہ کی طرف سے آیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے عطا کرتا ہے۔ رسول اللہؐ کی آنکھوں میں آنسو آگئے فرمایا الحمد للہ میں نے اپنی بیٹی کیلئے وہ دیکھا جو زکریاؑ نے مریمؑ کیلئے دیکھا کہ جب حجرے میں داخل ہوئے تو اس کے پاس رزق پایا تو پوچھا اے مریمؑ یہ کہاں سے آیا ہے تو اس نے کہا کہ میرے اللہ کی طرف سے آیا ہے جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔ (البرہان- ج ۲- ص ۳۱)

2- مولانا علیؑ نے ایک دن پوچھا کہ یا فاطمہؑ آپ کے پاس کچھ ہے؟ انہوں نے کہا قسم سے تین دن سے کچھ نہیں کہ آپؐ کو کھانے کیلئے دوں۔ آپؐ نے فرمایا: آپؐ نے بتایا کیوں نہیں؟ سیدہؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے منع کیا تھا کہ آپ سے کسی چیز کا سوال کروں، انہوں نے فرمایا تھا کہ اپنے چچا کے بیٹے سے سوال نہ کرنا، اگر کچھ لے آئیں تو شکر کرنا مگر سوال نہ کرنا۔ مولانا علیؑ باہر نکلے اور کسی شخص سے ایک دینار قرض لیا تو وہ شام کا وقت تھا اور مقدار دس ملاقات ہو گئی مولانا نے پوچھا: اس وقت کس لیے نکلے ہو؟ اس نے جواب دیا: اے امیر المؤمنینؑ بھوک کی وجہ سے۔ تو مولانا نے دینار سے دے دیا اور گھر تشریف لے آئے تو دیکھا رسول اللہؐ تشریف فرما ہیں اور سیدہ فاطمہؑ زہراؑ نماز پڑھ رہی ہیں اور ان کے درمیان کوئی چیز ڈھکی ہوئی پڑی ہے۔ سیدہؑ نے فارغ ہو کر وہ چیز پیش کر دی وہ بڑا برتن تھا جس میں روٹی گوشت تھا۔ فرمایا اے فاطمہؑ یہ آپ کے لیے کہاں سے آیا ہے؟ فرمایا یہ اللہ کی طرف سے ہے یقیناً اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے دیتا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا میں تمہاری دونوں کی مثال بیان کروں کہ جب حضرت زکریاؑ حضرت مریمؑ کے حجرہ میں داخل ہوتے تو وہاں رزق موجود پاتے تو پوچھتے اے مریمؑ یہ آپ کے لیے کہاں سے آیا ہے تو وہ کہتی یہ میرے اللہ کی طرف سے ہے بیشک اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

سیدۃ فاطمہ اور مولا علیؑ ایک ماہ تک اس میں سے تناول فرماتے رہے وہ برتن معصومین کے پاس ہے اور امام قائم عجل اللہ بھی اس میں کھائیں گے۔
(خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۱)
فوائد:-

- 1- رسول اللہ حضرت جعفرؑ اور حضرت عقیلؑ سے دوہری محبت کرتے ہیں ایک انکی اپنی عظمت ہے اور دوسرے وہ حضرت ابوطالبؑ کے عظیم فرزند ان ہیں۔ رسول اللہ جعفرؑ کی ملاقات کی خوشی فتح خیبر سے زیادہ ہوئی۔
- 2- رسول اللہ اپنے صحابہؓ کو بتانا چاہتے تھے کہ علیؑ مال کو ایک دن بھی جمع نہیں رکھتے بلکہ راہ حق میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ اور سیدہ فاطمہ زہراؑ تمام عالمین کی عورتوں جن میں معصومہ خواتین بھی شامل ہیں کی سردار ہیں۔



وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَى نِسَاءِ الْعَالَمِينَ ۝

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم تجھے اللہ نے چن لیا ہے اور تجھے پاک کیا ہے اور تمام دنیا کی عورتوں پر تجھے چن لیا ہے۔ (آل عمران-42)

1- مفضل نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ رسول اللہؐ کا کیا فرمان ہے سیدہ فاطمہ زہراؑ کے بارے میں کہ وہ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں یا اپنے زمانے کی عورتوں کی؟ امام نے فرمایا وہ مریمؑ تھیں جو اپنے زمانے کی عورتوں کی سردار تھیں اور فاطمہؑ تمام عالمین کی عورتوں کی سردار ہیں اولین اور آخرین میں سب کی۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۱)
فوائد:-

جو مقصر ملاں سیدۃ کونین کے مطالبہ حق کو صحیح نہیں مانتا وہ یقیناً شرک شیطانی سے پیدا ہوا ہے۔ سیدۃ فاطمہ زہراؑ تمام اہل جنت (مرد، خواتین، حوریں، غلمان، فرشتے وغیرہ) کی حاکمہ ہیں۔ کیا کسی معصوم کی کسی پہلو سے بھی مخالفت کرنے والا جنت کی خوشبو بھی سونگھنے کا حقدار ہے؟ ہرگز نہیں۔



وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ ۚ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ ۚ إِنِّي أَخْلَقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ ۚ إِن فِي بُيُوتِكُمْ ۗ ط ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُمْ إِن كُنتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝

اور بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا۔ (عیسیٰ نے کہا) میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لایا ہوں۔ میں مٹی سے پرندے کی صورت بناتا ہوں اور اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے اذن سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں اندھے اور کوڑی کو اچھا کرتا ہوں اور اللہ کے اذن سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور میں تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔ اس میں تمہارے لیے نشانی ہے اگر تم مومن ہو۔ (آل عمران - 49)

1- حضرت عیسیٰ کا ایک اچھا دینی دوست تھا کچھ عرصہ اس سے ملاقات نہ ہوئی تو اسکی خیریت پتہ کرنے گئے، اس کی ماں نے باہر نکل کر سلام کیا اور بتایا کہ اے اللہ کے رسول وہ تو وفات پا چکا ہے۔ حضرت عیسیٰ نے کہا کیا تو اسے دیکھنا چاہتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ فرمایا صبح آنا میں اسے اللہ کے حکم سے تمہارے لیے زندہ کروں گا۔ اگلے دن اسکے ساتھ اسکی قبر پر گئے اور دعا کی تو وہ قبر سے زندہ نکل آیا، جب انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو رونے لگے تو حضرت عیسیٰ کو ان پر رحم آیا اور پوچھا کیا تو اپنی ماں کے ساتھ دنیا میں رہنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ کھانے پینے، رزق اور مدت کے ساتھ یا بغیر مدت، رزق اور کھانے پینے کے؟ حضرت عیسیٰ نے کہا بلکہ رزق کھانے پینے اور مدت کے ساتھ بیس سال زندگی اور شادی اور بچے بھی۔ عیسیٰ نے اسے اس کی ماں کے حوالے کیا اور وہ بیس سال زندہ رہا اور اسکے بچے ہوئے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادق) (البرہان - ج ۲ - ص ۳۹) فوائد:-

1- حضرت عیسیٰ سات آٹھ برس کی عمر میں غیب کی خبریں دیتے تھے بیماروں کو تندرست کر دیتے تورات کا علم رکھتے تھے اور مردے کو زندہ کرتے تھے۔ امام قائم عجل اللہ جن کا اقتدار زمان و مکان پر ہے کا وزیر ایسا ہی تو ہونا چاہیے۔



رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ ۝ وَمَكْرُؤًا
وَمَكْرَ اللَّهِ ط وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَكْرِينَ ۝^{الفالغۃ}

اے ہمارے رب جو کچھ تو نے نازل کیا ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ہم رسول کی پیروی کرتے ہیں پس تو ہمیں گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔ اور انہوں نے چال (مکر) چلی اور اللہ نے تدبیر کی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔ (آل عمران - 53-54)

1- امام موسیٰ کاظم نے فرمایا ہم وہ ہیں جو رسولوں کیلئے ان کی امتوں پر شہادت دینے والے ہیں۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۴۰)

2- اللہ کے قول ”اور انہوں نے مکر کیا اور اللہ نے تدبیر کی“ کے بارے میں امام علی رضاً نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ مکر نہیں کرتا بلکہ اللہ عز و جل ان کو مکر کی سزا دیتا ہے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۴۰)

فوائد:-

1- آئمہ طاہرین تمام مخلوقات پر گواہ ہیں اور رسول اللہ آئمہ طاہرین کے شاہد ہیں۔ معصومین ازل سے حاضر و ناظر ہیں۔

2- قول معصوم کے بغیر قرآن کے ظاہری الفاظ سے مطالب اخذ کرنے والے یہی ترجمہ کرتے ہیں کہ اللہ نعوذ باللہ مکر کرتا ہے اور بہترین مکر کرنے والا ہے۔ ایسی آیات صرف اسی لیے نازل کی گئیں تاکہ معلم قرآن کی معرفت ہو کہ پتہ چلے قرآن کے وارث کون ہیں جو قرآن کا ترجمہ تفسیر اور تاویل بتائیں اور دوسری طرف مخالفین حق کا بھی پول کھل جائے

کہ وہ اپنے دل کے ٹیڑھ (زلیغ، کجی) کی پیروی کرتے ہوئے آیات کا کیسے ترجمہ کرتے ہیں۔



۶. فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ ۙ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا

وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ۚ فَتَمَّ نَبْتَهُلُ فَجَعَلُ

لَعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكٰذِبِينَ ۝

پس جو شخص تم سے اس معاملہ میں تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جھگڑا کرے تو کہو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلا لیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو پھر ہم دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔ (آل عمران-61)

۱۔ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد رسول اللہ کے پاس آیا جن کے سردار عاقب، سید اور اہتم تھے۔ انہوں نے اپنی عبادت مسجد نبوی میں کی رسول اللہ کی اجازت سے، پھر رسول اللہ نے ان کو توحید اپنی رسالت اور عیسیٰ کو اللہ کا بندہ ماننے کی دعوت دی۔ اور اللہ کا قول سنایا کہ عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی سی ہے اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔ مگر وہ نہ مانے تو رسول اللہ نے مباہلہ کی دعوت دی کہ اگر ہم سچے ہیں تو اللہ تم پر لعنت نازل کرے گا۔ انہوں نے اگلے دن کا وعدہ کر لیا۔ رسول اللہ اس شان سے نکلے کہ اپنے نفس کی جگہ مولیٰ علیؑ، اور بیٹیوں کی جگہ مولا حسنؑ اور مولا حسینؑ، خواتین کی جگہ سیدہ فاطمہ الزہراءؑ کو لیا تمام لوگوں کے موجود ہونے کے باوجود صرف اہلبیتؑ کو لیا جن کا گوشت خون اور نفس ایک ہے۔ رسول اللہ نے امام حسنؑ اور حسینؑ کا ہاتھ پکڑا سیدہ فاطمہ زہراؑ آپ کے پیچھے اور مولا علیؑ سیدہ کے پیچھے چل رہے تھے۔ رسول اللہ نے حکم دیا کہ ان کی قطفوانی کساء کو دو درختوں کے درمیان تان دیا جائے اور اس کے نیچے معصومین شریف فرما ہوئے۔ رسول اللہ نے فرمایا معصومین سے کہ میں دعا کروں گا تو آپ سب آمین کہنا، رسول اللہ اپنی کمان کا سہارا لیئے ہوتے تھے اور دائیاں ہاتھ دعا کیلئے اٹھایا تو عیسائی سرداروں کے رنگ زرد پڑ گئے۔ ان کے پادری نے کہا اے عیسائیوں میں وہ چہرے دکھ رہا ہوں کہ اگر اللہ سے کہیں تو پہاڑ اپنے مقام سے ہٹ جائے ان سے مباہلہ نہ کرنا ہلاک ہو جاؤ گے اور زمین پر کوئی عیسائی باقی نہ رہے گا قیامت تک۔ تو انہوں نے جزیہ دینا قبول کر لیا اور ہر سال ایک ہزار تلوار، ایک ہزار زرہ، ایک ہزار چڑے کی ڈھالیں اور ایک ہزار دینار دینے کا وعدہ کیا۔

(خلاصہ احادیث معصومینؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۴۳)

2۔ امام موسیٰ کاظمؑ سے ہارون الرشید نے پوچھا کہ آپ کیسے کہتے ہیں کہ آپؑ نبیؑ کی اولاد ہیں اور نبیؑ کی اولاد (زینہ) نہیں تھی اور وارث لڑکا ہوتا ہے لڑکی نہیں اور آپؑ تو ان کی بیٹی کی اولاد ہیں جس سے شجرہ نہیں چلتا؟ امام نے اس خبیث سے فرمایا کہ اس مسئلے سے مجھے معاف رکھو۔ تو اس نے مجبور کیا کہ جواب تو آپؑ کو دینا پڑے گا اے مولا علیؑ کے بیٹے آپؑ تو سردار ہیں اور زمانے کے امام ہیں آپؑ کو قرآن سے دلیل دینا پڑے گی اور آپؑ ہی تو لوگوں کو کہتے ہیں کہ آپؑ کے پاس قرآن کی ساری تاویل ہے اور آپؑ دلیل دیتے ہیں اللہ کے قول سے ”اور ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی“ (انعام 38) اور یقیناً آپؑ کو علماء کی رائے اور قیاس کی ضرورت نہیں۔ امام نے فرمایا کہ جواب سن اعدو باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر آیت تلاوت فرمائی ”..... اور اس کی نسل سے داؤدؑ، سلیمانؑ، ایوبؑ، یوسفؑ، موسیٰؑ اور ہارونؑ اور اسی طرح ہم نیکو کاروں کو صلہ دیتے ہیں اور زکریاؑ، یحییٰؑ، عیسیٰؑ اور الیاسؑ.....“ (الانعام -84-85) تو اے

بادشاہ عیسیٰ کا باپ کون ہے؟ اس نے کہا اس کا باپ نہیں تھا۔ امام نے فرمایا کہ اللہ نے اسے مریم کے ذریعے انبیاء کی ذریت سے ملحق کیا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں نبی اکرم کی ذریت سے قرار دیا ہے ہماری جدہ فاطمہ کے ذریعے سے۔ اور مزید سنو کہ اللہ فرماتا ہے ”پس جو تم سے اس معاملہ میں تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جھگڑا کرے تو کہو آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں اور تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنے نفسوں کو اور تم اپنے نفسوں کو۔ پھر ہم دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں (آل عمران - 61) اور کوئی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ نصاریٰ کے ساتھ مباہلہ میں نبی اکرم نے اسے کساء کے نیچے داخل کیا ہو سوائے علی ابن ابی طالب اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے پس یہی اللہ عزوجل کے قول کی تاویل (حقیقت) ہے ”ابناءنا“ حسن اور حسین اور ”ونساءنا“ فاطمہ اور ”وانفسنا“ علی ابن ابی طالب ہیں۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۴۸)

فوائد:-

- 1- مسجد میں کسی کو بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے سے نہیں روکا جاسکتا۔
- 2- جو قرآن وحدیث کے واضح دلائل کے باوجود حق تسلیم کرنے سے انکار کرے تو اس پر لعنت کے سوا کوئی چارہ نہیں۔
- 3- خبیث بادشاہ نام نہاد مسلمان آئمہ گواہ اپنی فضیلت قرآن سے ثابت کرنے پر مجبور کرتے اور پھر زہر سے شہید بھی کرتے۔ خبیث جانتے تھے کہ عقیدہ حق یہی ہے کہ قرآن اور اقوال معصومین میں سب کچھ موجود ہے اور اجتہاد کی ضرورت نہیں ہے۔ مقصرین کا بھی یہی حال ہے کہ قرآن وحدیث سے ولایت مولا علی واضح ہونے کے باوجود اپنی زبانوں سے امام کو شہید کرتے ہیں۔
- 4- مولا علی نفس اللہ بھی ہیں اور نفس رسول بھی۔



مَا كَانَ اِبْرَاهِيمَ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَكِنْ كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ط وَمَا كَانَ مِنَ

الْمُشْرِكِينَ ۝

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ سیدھے مسلم تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے۔ (آل عمران - 67)

1- امیر المؤمنین نے فرمایا ”ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی“ یعنی یہودی نہیں تھے کہ مغرب کی طرف نماز پڑھتے تھے اور نہ عیسائی تھے کہ مشرق کی طرف نماز پڑھتے تھے، بلکہ یکسو مسلم تھے، یعنی دین محمد مصطفیٰ پر تھے۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۵۳)

فوائد:-

- 1- ازل سے دین الہی اسلام ہی ہے جو دین محمد ہے جس کی تبلیغ تمام انبیاء اور مرسلین کرتے رہے اور اپنی امتوں سے توحید، نبوت محمد اور ولایت علی کا اقرار لیتے رہے اسی دین پر ابراہیم بھی تھے اور اجداد رسالت بھی اسی دین محمد پر تھے۔



۱۷ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي

الْآخِرَةِ وَلَا يَكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۗ وَ لَهُمْ

عَذَابُ الْيَمِّ ۝

پیشک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں ان لوگوں کیلئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی قیامت کے دن اللہ ان سے بات کرے گا اور نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (آل عمران- 77)

۱۔ قیامت کے دن تین اشخاص کی طرف نہ اللہ نظر کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کیلئے دردناک عذاب ہے: جس نے اللہ کی طرف سے امامت کا دعویٰ کیا جو اس کیلئے نہیں۔ اور جس نے اللہ کے بنائے ہوئے امام کی مخالفت کی، اور جس نے کہا کہ فلا نے اور فلا نے کا اسلام میں حصہ ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان- ج ۲- ص ۵۷)

فوائد:-

1- اللہ کا عہد ولایت علیؑ کا عہد ہے جو تمام مخلوقات سے لیا گیا اور وعدہ (قسم) لیا گیا کہ اس پر قائم رہنا جو اس اللہ کے عہد اور دی ہوئی قسم کو دنیا کی لالچ میں بیچ دے اور لوگوں کو دھوکہ دے کہ میں بھی تمہارا امام ہوں کیونکہ تمہارا امام پرہ غیبت میں ہے اتنی دیر میں تمہاری نجات کی ذمہ داری لے لیتا ہوں مگر میری طرف تھوڑی سی توجہ کرو (یعنی مولیٰ علیؑ کی ولایت کے اقرار سے پہلو تہی کرو) اور میرے پیرو کارو! تھوڑی سی میری تعریف بھی کرو کہ امام صاحب نے اسلام کو بچا لیا یہ اسلام کی پہچان ہیں حجت الاسلام ہیں ان کی شان میں گستاخی نہ کرو۔

ایسے لوگ جو سمجھتے ہیں کہ اسلام لاکر یا ملاں بن کر انہوں نے اسلام پر احسان کیا ہے اللہ ان سے نہ کلام کرے گا نہ ان پر نظر کرم کرے گا نہ ان کی نجاستوں کو پاک کرے گا کیونکہ وہ آیت تطہیر کے ہوتے ہوئے معصومین کی شان میں زبان درازی کرتے تھے۔ ایسے لوگوں کیلئے دردناک عذاب کے علاوہ آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔



وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَلِكُمْ إِصْرِي ط قَالُوا أَقْرَرْنَا ط قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ



اور جب اللہ نے نبیوں سے عہد لیا (اور کہا) یہ جو میں نے تمہیں کتاب اور حکمت عطا کی ہے پھر جب رسول اس چیز کی تصدیق کرتا ہو جو تمہارے پاس ہے تمہارے پاس آئے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ ارشاد ہوا کیا تم اقرار کرتے ہو اور اس بات پر میرے عہد کی ذمہ داری لیتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد ہوا پس گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔

(آل عمران- 81)

1- اللہ نے اولاد آدمؑ سے کوئی مردنچ مبعوث نہیں کیا مگر یہ کہ وہ دنیا میں واپس آئے گا اور امیر المؤمنینؑ کی مدد کرے گا۔ اور یہی اللہ کا قول ہے، ضرور اس

پر ایمان لانا، یعنی رسول اللہؐ، اور ضرور اسکی مدد کرنا، یعنی امیر المؤمنینؑ پھر عالم زر میں ان سے کہا، کیا تم اقرار کرتے ہو اور ان شرائط پر مجھ سے عہد کرتے ہو، یعنی میرا عہد انہوں نے کہا ہم اقرار کرتے ہیں۔ اللہ نے ملائکہ سے کہا ”پس تم گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں“ اور یہ اس آیت کے ساتھ والی ہے جو سورۃ الاحزاب میں ہے ”اور جب ہم نے نبیوں سے عہد لیا اور آپ سے اور نوح سے۔۔۔“ اور آیت جو سورۃ الاعراف میں ہے ”اور جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا۔۔۔“ یہ تین آیات تین سوروں میں لکھیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۶۰)

2- بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ احد ہے واحد ہے اپنی وحدانیت میں یکتا ہے تو اس نے ایک کلمے سے کلام کیا تو وہ نور ہو گیا پھر اس نور سے محمدؐ کو خلق کیا اور مجھے اور میری ذریت کو خلق کیا۔ پھر ایک کلمے سے کلام کیا تو وہ روح ہو گئی اس کو اللہ تعالیٰ نے اس نور میں ساکن کر دیا اور اس کو ہمارے بدنوں میں ساکن کیا پس ہم روح اللہ ہیں اور اس کے کلمات ہیں اور مخلوقات پر اللہ نے ہمارے ذریعے حجت پیش کی۔ پس ہم ہمیشہ سبز سائے میں تھے جب نہ سورج تھا اور نہ چاند اور نہ رات تھی اور نہ دن اور نہ چھپکنے والی آنکھ، اور ہم اللہ کی عبادت تقدیس و تسبیح کرتے تھے اور یہ مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے کی بات ہے۔ اور اللہ نے انبیاء سے ہم پر ایمان لانے اور ہماری مدد کرنے کا پکا وعدہ لیا اور یہی اللہ عز و جل کا قول ہے، اور جب اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا کہ یہ جو کتاب اور حکمت تمہیں دے رہا ہوں پھر تمہارے پاس رسول آئے گا اس کی تصدیق کرتا ہوا جو تمہارے پاس ہے تو ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور اسکی مدد کرنا، یعنی محمدؐ پر ایمان لانا اور اس کے وصی کی مدد کرنا پس وہ محمدؐ پر ایمان لائے اور اس کے وصی کی ابھی مدد نہیں کی اور وہ جلد (عنقریب) سب مل کر اس کی مدد کریں گے۔ اور بیشک اللہ نے میرا میثاق محمدؐ کے میثاق کے ساتھ لیا ایک دوسرے کی نصرت کیلئے۔ تحقیق میں نے محمدؐ کی نصرت کی اور ان کے سامنے جہاد کیا اور ان کے دشمنوں کو قتل کیا اور اللہ نے جو مجھ سے میثاق اور عہد لیا تھا محمدؐ کی نصرت کا، پورا کیا۔ اور نبیوں اور رسولوں میں سے ابھی کسی ایک نے میری نصرت نہیں کی اور یہ اس وقت ہوگا کہ اللہ ان کو اپنی طرف اکٹھا کرے گا پھر وہ میری مدد کو آئیں گے۔ (خلاصہ حدیث۔ امیر المؤمنینؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۶۰)

فوائد:-

- 1- انبیاء زمانہ رجعت میں مولا علیؑ کی کمان میں طاغوتی طاقتوں سے لڑنے کیلئے آئیں گے تاکہ بصیرت کے اندھوں کو معلوم ہو کہ امیر المؤمنینؑ گون ہے اور اللہ کے ساتھ کیا ہو میثاق بھی پورا ہو جائے۔ کیونکہ دین اسی کا قبول ہوگا جو اللہ سے کیا ہو عہد ولایت پورا کرے گا۔
- 2- اللہ نے مولا علیؑ اور اسکی تمام اولاد کو نور سے خلق کیا ہے زمان و مکان سے پہلے۔ یہ سارا گھر انا نورانی معصوم ہے۔



أَفْغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا

وَأَلَيْهِ يُرْجَعُونَ ۝

کیا یہ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں خوشی اور ناخوشی سے اس کے تابع ہیں اور سب اسی کی طرف واپس لائے جائیں گے۔ (آل عمران۔ 83)

- 1- اللہ تبارک و تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا کرنے سے پہلے دو سمندر پیدا کیئے ایک میٹھے شہد پانی کا اور دوسرا نمکین کرڑے پانی کا پھر آدم کی مٹی کو میٹھے سمندر سے پیدا کیا پھر اس کو کرڑے پانی پر جاری کر کے تیز گرم ہوا چلائی۔ آدمؑ کو پیدا کرنے کے بعد دائیں ہاتھ میں مٹی لے کر ذروں کی صورت میں صلب آدمؑ میں ڈال دی اور فرمایا یہ جنت میں جائیں گے مجھے کسی کی پروا نہیں۔ پھر دائیں ہاتھ میں مٹی لے کر ذروں کی صورت میں صلب آدمؑ میں ڈال دی اور فرمایا یہ آگ

میں جائیں گے مجھے کسی کی پرواہ نہیں اور مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ تو اصحاب شمال نے جو عالم ذر میں تھے اپنے خالق سے پوچھا کہ اے ہمارے رب ہم پر آگ کیوں واجب قرار دی، تو حکمت و عدل والا ہے، قبل اس کے کہ ہم پر توجہ تمام کرتا رسول بھیج کر اطاعت و نافرمانی کی تعلیم دے کر؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا پس میں اب تم پر حجت پیش کرتا ہوں اطاعت و نافرمانی اور خبر ہو جانے کے بعد عذر کے بارے میں۔ اللہ نے دوزخ کے فرشتے کو جہنم لانے کو کہا اور اصحاب شمال کو حکم دیا کہ اس میں اطاعت (خوشی) کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا ہم اطاعت کے ساتھ داخل نہیں ہوں گے۔ پھر ارشاد ہوا اس میں اطاعت کے ساتھ داخل ہو جاؤ ورنہ ضرور تمہیں اس میں زبردستی (کرهاً) عذاب دوں گا۔ انہوں نے جواب دیا ہم اس سے تمہارے طرف بھاگیں گے اور شکایت کرتے ہیں کہ کیسے اس آگ کو ہم پر واجب کیا اور اصحاب شمال میں قرار دیا پس کیسے ہم خوشی سے داخل ہوں بلکہ اس میں داخل ہونے کی ابتداء اصحاب یمن سے کرتا تا کہ ہمارے اور ان کے درمیان عدل ہو جاتا۔ پھر اللہ نے اصحاب یمن جو عالم ذر میں سامنے تھے کو حکم دیا اس آگ میں اطاعت کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ، جب وہ داخل ہوئے تو آگ بجھ کر ٹھنڈی ہو گئی اور وہ سب اس میں داخل ہو گئے اور اللہ نے اسے سلامتی والی سرد بنا دیا پھر ان کو اس میں سے نکالا اور پھر اللہ تبارک و تعالیٰ نے اصحاب یمن اور اصحاب شمال کو پکارا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ اصحاب یمن نے کہا ہاں اے ہمارے رب ہم تیری مخلوق ہیں اور اقرار کرنے والی اطاعت (خوشی سے) کرنے والی مخلوق ہیں۔ اور اصحاب شمال نے کہا: ہاں اے ہمارے رب ہم تیری مخلوق ہیں اور کرہاً (ناخوشی سے۔ مجبوراً) تیری مخلوق ہیں۔

(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۶۳)

2- جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے طوعاً یا کرہاً اس کے تابع ہے، یہ امام قائم عجل اللہ کے بارے میں نازل ہوئی کہ وہ دنیا کے مشرق و مغرب کے یہودیوں، عیسائیوں، ستارہ پرستوں، دھریوں، مرتدوں اور کافروں کے سامنے اسلام پیش کریں گے جو خوشی سے قبول کر لے گا اسے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیں گے اور جو مسلمان کے لیے احکامات ہیں اور جو اللہ نے ان پر واجب کیا ہے اور جو قبول نہیں کرے گا اس کی گردن مار دی جائے گی حتیٰ کہ مشرقوں اور مغربوں میں کوئی باقی نہ رہے گا سوائے اللہ کے موحد کے۔ (امام ابو الحسنؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۶۵)

فوائد:-

- 1- مخلوق پر زبردستی نہیں مگر خلق کرنے سے قبل علم الہی میں ہے کہ کون اطاعت کرے گا کون نافرمانی کرے گا اور اللہ نے عالم ذر میں اس کی دلیل بھی ثابت کر دی کہ مطیع کو آگ میں چھلانگ لگانے کو حکم دے تو وہ بغیر چوں و چراں حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ امام جعفر صادقؑ نے ایسی مثال دنیا والوں کو پیش کی۔ سہل بن حسن خراسانی جو شیعہ ہونے کا دعویٰ کرتا تھا اس کو امامؑ نے جلتے تنور میں داخل ہونے کا حکم دیا تو اس نے عذر پیش کیا پھر سچے شیعہ اور صحابی ہارون کی کو کہا تو فوراً اس میں داخل ہو گیا مگر صحیح سلامت رہا۔
- 2- اصحاب یمن زور زور سے سینہ زنی کرتے ہیں قمع و زنجیر سے خون کا پرسہ دیتے ہیں آگ پر ماتم امام مظلوم کرتے ہیں مگر تکلیف اصحاب شمال کو ہوتی ہے۔ مگر خالق کو کوئی پر و انہیں صرف اصحاب یمن (ولایت مولانا علیؑ پر قائم مومنین) ہی جنت میں جائیں گے۔
- 3- آسمانوں والے اور زمین پر مومنین خوشی سے دین و ولایت الہی کی اطاعت کرتے ہیں اور منافقین کرہاً تسلیم کرتے ہیں یعنی زبانی کلامی اقرار کرتے ہیں مگر عمل کی منزل پر انکار کرتے ہیں۔



۹۵ اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبْرَكًا وَهُدًىٰ لِلْعٰلَمِيْنَ ۗ فِيْهِ اٰيٰتٌ

بَيْنَتْ مَقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۗ وَ مَن دَخَلَهُ كَانَ اٰمِنًا ط وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ

مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ط وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

بیشک پہلا گھر جو لوگوں کیلئے بنایا گیا ہے وہی ہے جو مکہ میں ہے اور تمام عالمین کیلئے بابرکت اور ہدایت ہے۔ اس میں واضح نشانیاں ہیں مقام ابراہیم ہے، جو اس میں داخل ہو جائے وہ محفوظ ہو گیا اور اللہ کا لوگوں پر حق ہے کہ بیت اللہ کا حج کریں جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو اس سے انکار کریں تو اللہ سب جہان والوں سے بے نیاز ہے۔ (آل عمران - 96-97)

1- جب اللہ عزوجل نے زمین بنانے کا ارادہ کیا تو ہوا کو سطح آب پر مارنے کا حکم دیا حتیٰ کہ موجیں بلند ہوئیں اور جھاگ بنا اس کو بیت کی جگہ اکٹھا کر دیا (یعنی بیت اللہ کی زمین بنا دی) پھر جھاگ سے پہاڑ بنائے اور اس کے نیچے زمین بچھا دی اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے بیشک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا ہے وہی ہے جو مکہ میں ہے۔

(خلاصہ حدیث - امام محمد باقرؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۷۰)

2- مقام ابراہیمؑ، جس پتھر پر کھڑے ہوئے تو اس پر ان کے قدموں کے نشان بن گئے اور حجر اسود اور منزل اسماعیلؑ واضح نشانیاں ہیں۔ (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۷۰)

3- جس نے اس بیت کا قصد کیا اور جانتا ہو کہ یہی وہ گھر ہے جس کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے اور ہم اہلبیتؑ کی معرفت رکھتا ہو جیسے معرفت رکھنے کا حق ہے تو وہ دنیا اور آخرت میں محفوظ ہو گیا۔ (خلاصہ حدیث - امام حسینؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۷۰)

4- امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”اور جو اس میں داخل ہو گیا امان پا گیا“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہم اہلبیتؑ کے قائم کے متعلق ہے کہ جس نے اس کی بیعت کر لی اور اس کے ساتھ داخل ہوا اور اس کے ہاتھ کوس کر لیا اور اس کے اصحاب کے ساتھ ہو گیا وہ امان پا گیا۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۷۱)

5- بیت کا مقام بکہ ہے اور اس کی بستی مکہ ہے۔ اس کا نام بکہ اس لیے ہے کہ اس میں مرد اور عورتیں روتی ہیں۔ (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۷۰)

6- امام محمد باقرؑ سے بیت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا لوگ نبی اکرمؐ کے مبعوث ہونے سے پہلے حج کرتے تھے؟ فرمایا: ہاں تم نہیں جانتے کہ لوگ حج کرتے تھے اسکا، اور میں تمہیں بتاؤں کہ آدمؑ اور نوحؑ نے اور سلیمانؑ نے جنوں انسانوں اور پرندوں کے ساتھ بیت کا حج کیا اور موسیٰؑ نے اسکا حج سرخ اونٹ پر بیٹھ کر کیا اور کہہ رہے تھے لیک لیک۔ اور یہی ہے جو اللہ نے فرمایا ہے بیشک پہلا بیت جو لوگوں کیلئے بنایا گیا ہے وہ یہی بکہ ہے جو عالمین کیلئے مبارک اور مرکز ہدایت ہے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۷۳)

7- عبدالعزیز نے پوچھا اس آیت کے بارے میں کہ بیت اللہ میں تو مرجئی، قدری، حروری اور زندق جو اللہ پر ایمان نہیں رکھتے داخل ہو جاتے ہیں؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا نہیں ان کیلئے کوئی کرم نہیں۔ مگر جو اس میں داخل ہو اور وہ ہمارے حق کا عارف ہو جیسے وہ بیت کا عارف ہے تو وہ گناہوں سے نکل جائے گا اور دنیا اور آخرت کی تکلیفوں سے نجات پا جائے گا۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۷۶)

8- اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: نما، زکوٰۃ، حج، روزہ اور ولایت پر، ولایت ان میں سب سے افضل ہے کیونکہ یہ انکی کنجی ہے اور انکی والی (حکمران، محافظ) ہے اور ان پر دلیل (حجت) ہے..... (اقتباس حدیث - امام محمد باقرؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۷۹)

فوائد:-

- 1- بیت اللہ کا حج کرنے والا گناہوں سے پاک ہو کر فلاح تب ہی پاسکتا ہے جب کہ وہ بیت کو بھی جانتا ہو اور اہل بیت کو بھی جانتا ہو انکے حق کا دل و زبان اور عمل سے اقرار کرتا ہو۔ اور امام زمانہ عجل اللہ کی بیعت میں ہو اور کسی غیر معصوم کی انڈھی تقلید نہ کرتا ہو۔
- 2- تمام عبادات سے افضل ولایت ہے جو اسلام کی روح اور بنیاد ہے، تمام انبیاء و مرسلین کی محنت کا صلہ ہے، اللہ کے دروازے کی کنجی ہے، ہر عمل کی قبولیت کی دلیل ہے، اصول و فروع کی محافظ ہے۔ ولایت کے بعد نماز ہے جو دین کا ستون ہے پھر اسکی ہمسرزکو اذیہ ہے جس سے گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر حج ہے جو باعث بخشش ہے اور پھر روزہ ہے جو دوزخ کی ڈھال ہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ﴿١٠٢﴾

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تمہیں موت نہ آئے مگر (اس حال میں کہ) تم مطیع ہو۔ (آل عمران - 102)

1- امیر المؤمنین نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اے صاحب ایمان اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا کہ اسکے تقویٰ کا حق ہے“ کے متعلق فرمایا اللہ کی قسم اہل بیت رسول کے علاوہ اس پر کسی نے عمل نہیں کیا ہم اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اسے بھولتے نہیں اور ہم اسکا شکر ادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں اور نافرمانی نہیں کرتے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے کہا ہم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے تو اللہ نے نازل فرمایا پس اللہ سے ڈرو جتنی تم استطاعت رکھتے ہو“ (التغابن 16) (البرہان - ج 2 - ص 82)

2- تم نہ مرنا مگر اطاعت میں رسول اللہ کی پھر ان کے بعد امام کی۔ (خلاصہ حدیث - امام علی رضاً)

(البرہان - ج 2 - ص 82)

فوائد:-

- 1- اللہ عزوجل کی تسبیح و تقدیس کا حق صرف محمد و آل محمد ادا کر سکتے ہیں۔ اس لیے اللہ کریم نے مخلوق کو اپنی عقل و بصیرت کے مطابق عبادت کی رعایت دے دی۔
- 2- اللہ کا حکم ہے کہ مرتے دم تک ولایت محمد و آل محمد کے سامنے سر تسلیم خم رکھنا اپنے آپ کو مکمل طور پر ولایت کے سپرد کر دینا۔ اور پورے کے پورے ولایت (سلم) میں داخل ہو جاؤ۔ یہ نہیں کہ جب نماز کا وقت آئے تو چھلانگ لگا کر ابلیس کی طرح باہر آ جاؤ۔



وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ

إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا

حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ

تَهْتَدُونَ ﴿١٠٣﴾

اور جبل اللہ کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں تفرقہ نہ کرو اور اللہ کی اس نعمت کو یاد کو جو تم پر ہے۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے تو تم کو اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی نشانیاں بیان کرتا ہے شاید کہ تم ہدایت پا جاؤ۔ (آل عمران - 103)

1- اہل یمن سے چکے ایمان والے محبوں کا ایک وفد آیا اور عرض کی یا رسول اللہ آپ کا وصی کون ہے؟ فرمایا وہ جس کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے مضبوطی سے تھام لو۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جبل اللہ کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔ انہوں نے عرض کی: اس جبل (رسی) کو ہمارے لیے واضح کریں۔ فرمایا جو اللہ کا قول ہے ”مگر جبل من اللہ اور جبل من الناس کی وجہ سے“ (آل عمران - 112) پس جبل من اللہ اسکی کتاب ہے اور جبل من الناس میرا وصی ہے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ آپ کا وصی کون ہے؟ فرمایا جس کے بارے میں اللہ نے نازل کیا ہے، کہ کوئی شخص کہے گا ہائے افسوس اس کو تا ہی پر جو میں جب اللہ کے بارے میں کرتا رہا (الزمر - 56) انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ جب اللہ کون ہے؟ فرمایا جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے ”اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہے گا اے کاش میں رسول کے ساتھ سبیل کو بھی اختیار کر لیتا“ (الفرقان - 27) وہی میرا وصی اور میری طرف سبیل ہے میرے بعد۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ اس کا واسطہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا اس کی ہمیں زیارت کرادیں ہم اس کے بہت مشتاق ہو گئے ہیں۔ فرمایا وہ جس کو اللہ نے عقلمندوں کیلئے آیت بنایا ہے پس جب تم اس کی طرف دیکھو تو جس کے بارے میں دل گواہی دے تو جان لینا کہ وہی میرا وصی ہے جیسے تم نے جان لیا کہ میں تمہارا نبی ہوں پس صفوں میں گزرو اور چہروں کو پچھانو پس جس کی طرف تمہارے دل مائل ہو جائیں وہی ہے جس کے بارے میں اللہ عزوجل اپنی کتاب میں کہتا ہے ”پس لوگوں کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا دے“ (ابراہیم - 37) اس کا اور اسکی ذریت کا۔ پھر ابو عامر اشعری، ابو غرہ خولانی، ظلیان بن قیس اور عثمان بن قیس، عرفہ دوسی اور لاحق بن علاقہ اٹھے اور صفوں میں گذرتے ہوئے چہروں کو دیکھتے گئے اور نورانی پیشانی والے صاحب علم کا ہاتھ تھام لیا اور کہنے لگے یا رسول اللہ اس کی طرف ہمارے دل مائل ہیں۔ فرمایا تم اللہ کے منتخب لوگ ہو کیونکہ تم نے رسول اللہ کے وصی کو پہچان لیا قبل اس کے کہ تمہیں تعارف کرایا جاتا۔ تم نے اسے کیسے پہچانا؟ وہ اونچی آواز میں روتے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ ہم نے لوگوں کو دیکھا مگر ہمارے دل ان کی طرف مائل نہ ہوئے اور جب اس کو دیکھا ہمارے دل بجنے لگے اور ہمارے نفوس کو اطمینان آ گیا اور ہماری آنکھیں اور دل بھر آئے اور ہمارے سینے روشن ہو گئے حتیٰ کہ ہمیں محسوس ہو گیا کہ یہ ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے بیٹے ہیں رسول اللہ نے فرمایا ”اور کوئی حقیقت نہیں جانتا سوائے اللہ کے اور راسخون فی العلم کے“ (آل عمران - 7) تمہاری اس کے نزدیک منزلت ہے نیکی میں سبقت کی وجہ سے اور تم آگ سے نجات پا گئے۔ یہ مذکورہ اصحاب زندہ رہے حتیٰ کہ امیر المؤمنین کے ساتھ جمل اور صفین میں جہاد کیا اور شہید ہوئے اللہ ان پر رحم کرے۔ نبی اکرم نے ان کو جنت کی بشاردی تھی اور بتایا تھا کہ تم علی بن ابی طالب کے ساتھ شہید ہو گے۔

(البرہان - ج ۲ ص ۸۳)

2- رسول اللہ ایک دن مسجد میں صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ فرمایا کہ اس دروازے سے تمہارے پاس اہل جنت سے ایک شخص آنے والا ہے مجھ سے اپنی مراد پوچھے گا۔ پس ایک طویل قامت مرد مضر کے مردوں میں سے آیا گے بڑھ کر رسول اللہ کو سلام کیا اور بیٹھ کر عرض کی کہ یا رسول اللہ میں نے سنا ہے کہ اللہ عزوجل نے نازل کیا ہے کہ ”جبل اللہ کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو“ وہ جبل کیا ہے جس کے بارے میں اللہ نے مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا ہے اور اسکو چھوڑنے پر خبردار کیا ہے؟ رسول اللہ تیزی سے چلے اور سر مبارک اٹھا کر اپنے دست مبارک سے علی بن ابی طالب کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا یہ جبل اللہ ہے جس سے تمسک رکھو اور دنیا میں مضبوطی سے پکڑ لو اور اسکی وجہ سے آخرت میں گمراہ نہیں ہو گے۔ پس وہ شخص جلدی سے علی کی طرف گیا اور کمر کی طرف جا کر مولا سے بغل گیر ہو گیا اور کہنے لگا میں نے جبل اللہ اور اس کے رسول کی جبل کو پکڑ لیا۔ پھر وہ اٹھا اور مڑ کر چلا گیا۔ رسول اللہ نے فرمایا جو خوش ہونا

چاہے کہ اہل جنت میں سے ایک مرد کو دیکھا ہے تو وہ اس مرد کو دیکھ لے۔ مجمع میں سے ایک شخص اٹھا اور اجازت لے کر اس کے پیچھے گیا کہ اس کے لیے بھی استغفار طلب کرے اور اس سے مل کر کہنے لگا کہ میرے لیے بھی اللہ سے بخشش کی دعا مانگ دو۔ اس نے جواب دیا کیا تو نہیں سمجھا جو مجھ سے رسول اللہ نے فرمایا اور تجھ سے نہ کہا ہو؟ کہ اگر تم اس جبل سے متمسک ہو جاؤ اللہ تمہیں بخش دے گا اور اگر نہیں تو تمہیں نہیں بخشے گا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام زین العابدینؑ)

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۵)

3- جب رسول اللہ کی طبیعت ناساز تھی تو فرمایا میرے چچا عباسؓ کو بلاؤ۔ پھر اس اور مولا علیؑ کے سہارے نکلے نماز پڑھائی پھر انہوں نے آپؐ کو منبر پر بٹھایا اور تمام اہل مدینہ مہاجر و انصار اکٹھے تھے اور آہ و بکا کی آوازیں بلند ہو گئیں۔ نبی اکرمؐ تھوڑا خطاب کرتے پھر چپ ہو جاتے اور خطبہ میں فرمایا اے گروہ مہاجرین و انصار جو بھی انسان اور جن آج کے دن اور اس گھڑی موجود ہے جو تم میں حاضر ہیں وہ جو غیر حاضر ہیں ان تک ضرور پیغام پہنچادیں خبردار یقیناً میں تم میں کتاب اللہ چھوڑ کر جا رہا ہوں جس میں نور اور ہدایت ہے اور جو چیز بھی اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہے اس کا بیان ہے اللہ کی تم پر حجت ہے اور میری حجت اور میرے ولی کی حجت۔ اور میں تم میں علم اکبر، علم دین اور ہدایت کا نور اور روشنی چھوڑ رہا ہوں اور وہ علیؑ ابن ابی طالبؓ ہے جو جبل اللہ ہے اور جبل اللہ کو تم سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ کرو اور اللہ کی نعمت کا ذکر کرو جو تم پر ہے۔ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں کو جوڑ دیا اور تم اس نعمت کی بدولت بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں بچا لیا اسی طرح اللہ تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پا جاؤ، اے لوگو! یہ علیؑ ہے جس نے اس سے آج اور آئندہ دنوں میں محبت کی اور اسے ولی بنایا تو اللہ اسکے ساتھ اپنا وعدہ پورا کرے گا اور جس نے اس سے دشمنی کی اور بغض رکھا آج اور آنے والے دنوں میں وہ قیامت کے دن بہرہ اور اندھا محشور ہوگا اللہ کے نزدیک اس کے پاس کوئی عذر نہ ہو گا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام ابی الحسنؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۶)

4- امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ”اور تفرقے میں نہ پڑو“ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جانتا ہے کہ نبیؐ کے بعد یہ تفرقہ میں پڑ جائیں گے اور اختلاف کریں گے پس ان کو تفریق سے منع کیا جیسے جو ان سے پہلے تھے انکو منع کیا اور حکم دیا کہ ولایت آل محمدؐ پر جمع ہو جاؤ اور اس سے متفرق نہ ہو جاؤ۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۷)

5- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کا قول ہے کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے پس تمہیں اس سے نجات دی محمدؐ کے صدقے۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۸۸)

فوائد:-

- 1- ولایت مولا علیؑ ہی وہ مضبوط سہارا اور رسی ہے جو نجات کی ضمانت ہے اور اللہ اسکو پکڑنے کا حکم دیتا ہے تاکہ قیامت کے دن اندھے بہرے ہو کر حسرت میں اپنے ہاتھ نہ چبانے۔
- 2- اتفاق اور اتحاد اور یکجہتی صرف ولایت علیؑ پر اکٹھا ہونے کا نام ہے اس کے علاوہ تمام باتیں تفرقہ و فساد ہے۔
- 3- جو ولایت علیؑ کے متمسک کو چھوڑ کر غیر معصوم ملاں سے مغفرت طلب کروائے اور اسے اپنے اعمال کا ذمہ دار بھی ٹھہرائے اسے حسرت و یاس کے علاوہ کچھ نہ ملے گا۔
- 4- تبلیغ ولایت مولا علیؑ ہر انسان اور جن پر فرض ہے تاکہ محمدؐ و آل محمدؑ کی ولایت کے صدقے دوسروں کو بھی آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچالے۔



وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

الْمُنْكَرُ ط وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾

اور تم میں ایک گروہ (امت) ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف بلائے اور بھلائی کا حکم دے اور برائی سے روکے اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ (آل عمران - 104)

1- امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کیا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمام امت پر واجب ہے؟ فرمایا نہیں صرف اس پر جو طاقت رکھتا ہو جس کی اطاعت ہو اور تمام معروف کا عالم ہو اور تمام منکر کا۔ یہ کمزور پر نہیں کہ جو راستہ نہ پہچان سکے کہ کونسا ٹھیک ہے حق کا یا باطل کا۔ اور اس کا ثبوت اللہ کی کتاب میں اس کا قول ہے ”اور تم میں ایک امت ہے جو معروف کا حکم دیتی ہے اور منکر سے روکتی ہے“ یہ آیت خاص ہے عام نہیں جیسے اللہ عزوجل نے فرمایا ”اور موسیٰ کی قوم میں ایک امت تھی جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی تھی اور اسی کے ساتھ عدل کرتی تھی“ (الاعراف - 159) اور یہ موسیٰ کی قوم میں نہ تھوڑوں کیلئے ہے نہ تمام قوم کیلئے وہ مختلف قومیں تھیں یہ امت واحد ہے اونچے درجہ والی جیسے اللہ عزوجل فرماتا ہے ”بیشک ابراہیم ایک امت تھا اللہ کا مطیع“ (النحل - 120) اور یہ بزدل کمزور پر نہیں کہ جس پر اعتراض ہو سکے کہ نہ اس کے پاس قوت ہو نہ دلیل اور نہ اسکی کوئی مانتا ہو۔ (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ)

(البرہان - ج 2 - ص 88)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت اصل قبلہ کی نفی میں ہے نافرمانی کی وجہ سے۔ کیونکہ جو (مسلمانوں میں سے) خیر کی طرف نہ بلائے اور معروف کا حکم نہ دے اور برائیوں سے نہ روکے وہ امت میں سے نہیں جس کی یہ صفت ہے کیونکہ تم خیال کرتے ہو کہ تمام مسلمان امت محمدؐ ہیں۔ اس آیت نے ظاہر کر دیا اور امت محمدؐ کی صفات بتادیں کہ خیر کی طرف بلاتی ہے اور معروف کا حکم اور منکر سے روکتی ہے اور جس میں یہ صفت نہ ہو وہ کیسے امت میں سے ہو گیا اور یہ خلاف ہے جو اللہ نے امت کیلئے شرائط و صفات بیان کی ہیں۔

(خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج 2 - ص 89)

فوائد:-

- 1- اللہ کے نزدیک نیکی کیا ہے؟ برائی کیا ہے؟ حلال اور حرام کیا ہے؟ اسکے فیصلے اور حکم کا اختیار صرف معصوم کو ہے جو ہر چیز کا علم رکھتا ہے اور ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے۔ غیر معصوم ملاں معروف اور منکر کا نہ فیصلہ کر سکتا ہے نہ اس کو بدل سکتا ہے۔
- 2- مومنین کا بس یہی فرض ہے کہ خیر، معروف اور نیکیوں کی ایک دوسرے کو یاد دہانی کراتے رہیں اور منکر اور برائیوں سے خبردار کرتے رہیں۔ خیر، معروف، حسنہ یہ سب ولایت مولیٰ علیٰ پر قائم رہنے کا نام ہے اور منکر اور برائیاں ولایت کی مخالفت کا نام ہے۔

❖.....❖.....❖

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهُ وُجُوهُ وُتَسْوَدُّ وُجُوهُ ؕ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اَسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ فَاَ كَفَرْتُمْ
بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ﴿١٠٥﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اَبْيَضَّتْ
وُجُوهُهُمْ فَاِنَّهُمْ فِي رَحْمَةِ اللّٰهِ ط هُمْ فِيْهَا خَالِدُونَ ﴿١٠٦﴾

جس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے تو جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا) کیا تم نے اپنے ایمان کے بعد کفر کیا تو اب چکھو عذاب اس لیے کہ تم کفر کرتے تھے۔ اور جن لوگوں کے چہرے روشن ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ (آل عمران - 106-107)

۱۔ رسول اللہ نے فرمایا قیامت کے دن میری امت میرے پاس پانچ پرچموں تلے آئے گی۔ اس امت کے پچھڑے کے ساتھ پرچم والوں سے پوچھوں گا کہ تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا؟ وہ کہیں گے قرآن کی ہم نے تحریف کی اور پس پشت پھینک دیا اور آپ کی عترت کے ساتھ عداوت کی بغض رکھا اور ظلم کیا۔ میں کہوں گا ان کو دوزخ کی طرف لے جاؤ پیاسے اور سیاہ چہروں کے ساتھ۔ پھر اس امت کے فرعون کے ساتھ پرچم والوں کو لایا جائے گا تو میں ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین سے کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے قرآن کی ہم نے تحریف کی ٹکڑے ٹکڑے کیا اس کی مخالفت کی اور آپ کی عترت سے ہم نے عداوت کی اور لڑائی کی، تو میں کہوں گا ان کو پیاسا دوزخ کی طرف لے جاؤ ان کے منہ کالے ہو جائیں، پھر اس امت کے سامری کے ساتھ پرچم والے آئیں گے تو ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے قرآن کی ہم نے نافرمانی کی اور اس کو چھوڑ دیا اور عترت کی شان میں گستاخی کی اس کو کمزور کیا اور ان کے خلاف تمام فتنج اعمال کیے تو میں کہوں گا ان کالے منہ والوں کو پیاسا دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ پھر ذی ثمد یہ پرچم والے آئیں گے پہلے اور آخری خارجی کے ساتھ تو ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ جواب دیں گے کہ قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اس سے برائے کی اور عترت سے جنگ کی انکو شہید کیا۔ تو میں کہوں گا انکو پیاسے سیاہ چہروں کے ساتھ دوزخ کی طرف لے جاؤ۔ پھر امام المقتدین، سید الوصیین، قائد الغر المحجلین اور وصی رسول رب العالمین کے ساتھ پرچم والے آئیں گے تو ان سے پوچھوں گا تم نے میرے بعد ثقلین کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ عرض کریں گے قرآن کا ہم نے اتباع کیا اور اطاعت کی اور عترت سے ہم نے محبت کی اور اس کو اپنا ولی مانا اور اس کی پشت پناہی کی اور نصرت کی اور ان کے لیے اپنا خون بہایا تو میں کہوں گا ان روشن چہروں والوں کو سیراب کر کے جنت کی طرف لے جاؤ۔ پھر رسول اللہ نے یہ آیات تلاوات فرمائیں۔ (آل عمران - 106-107) (البرہان - ج ۲ - ص ۹۰)

فوائد:-

1- خبردار! قرآن وحدیث قیامت تک کیلئے ہے۔ غیر معصوم مقصر ملاں کو پچھڑے کی طرح نہ پوجنا شروع کر دینا کہ جو کہے وہ ضرور مانو بلا دلیل۔ اور نہ اسے فرعون بنا لینا کہ قرآن وسنت کے خلاف بھی کہے تو مانو۔ پھر سامریوں سے بھی خبردار رہنا جو ان پچھڑوں کے حق میں پروپیگنڈا کر کے قوم کو گمراہ کرتے ہیں۔ اور قرآن کی معنوی تحریف نہ کرنا اپنی مرضی کی تفسیر کر کے۔ سارا قرآن ماننا اس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرنا کہ صرف چند سو آیات کے علاوہ باقی آیات کو پس پشت ڈال دو۔ قرآنی آیات کی واضح مخالفت میں فتوؤں کو نہ ماننا کہ قرآن وسنت کی بجائے رائے پر مبنی فتوؤں کو مان لو۔ اور اہل بیت پر ظلم نہ کرنا کم از کم ان کے حق ولایت کا اقرار کرنا اور بغض و عداوت سے ان کے القابات نہ چھین لینا۔ انکی عصمت و طہارت کے خلاف زبان درازی نہ کرنا۔ ولایت سے خالی فتنج اعمال انجام دے کر خارجی نہ بن جانا اور ہاتھوں اوز بانوں سے عترت کو شہید نہ کرنا۔ مومن کہلوانے کے بعد ولایت مولا علی کا کفر و انکار کر کے منہ پر سیاہی نڈل لینا ورنہ کوثر سے سیراب کیے بغیر پچھڑے فرعون سامری اور خارجیوں کے ساتھ ٹھکانے لگا دیئے جاؤ گے۔



كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ط وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ط مِنْهُمْ الْمُؤْمِنُونَ

وَ أَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُونَ ۝ لَنْ يَضُرُّكُمْ اِلَّا اَذٰى ط وَاِنْ يُقَاتِلُوْكُمْ يُؤَلُّوْكُمْ
 الْاَدْبَارَ قَدْ تَمَّ لَا يُنصِرُوْنَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الدِّلَّةُ اَيْنَ مَا تُقِفُوْا اِلَّا بِحَبْلِ
 مِّنَ اللّٰهِ وَ حَبْلِ مِّنَ النَّاسِ وَ بَأءُ وَ بَغَضٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ
 ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيَةِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقِّ ط ذٰلِكَ
 بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝

تم بہترین امت ہو جس کا ظہور لوگوں (کی ہدایت) کے لیے کیا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہل کتاب بھی ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا ان میں سے کچھ ایمان دار ہیں اور ان میں اکثر فاسق ہیں۔ یہ تمہیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے ستانے کے اور اگر یہ تم سے جنگ کریں تو تمہیں پیٹھ دکھا جائیں گے پھر ان کی کوئی مدد نہیں کی جاسکے گی یہ جہاں کہیں بھی پائے گئے ان پر ذلت مسلط کر دی گئی سوائے اس کے کہ جبل من اللہ اور جبل من الناس کے ذریعے (بچ جائیں) اور یہ اللہ کے غضب میں گھر چکے ہیں اور ان پر پستی مسلط کر دی گئی ہے یہ اس لئے کہ یہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے رہے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے بڑھتے رہے۔ (آل عمران - 110-112)

1- کیا بہترین امت (خیر امت) وہ ہے جس نے امیر المؤمنین علیؑ اور ان کے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کو قتل کیا؟ بلکہ خیر امت آئمہ ہیں جن کو لوگوں کی ہدایت کے لیے بھیجا جن کی اللہ مدد کرتا ہے کہ نیکیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں اور اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۹۱)

2- آیت 112 کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جبل من اللہ کتاب اللہ ہے اور جبل من الناس علیؑ بن ابی طالب ہیں۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۹۲)

3- اس آیت ”یہ اس لیے کہ وہ اللہ کی آیات کا انکار کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے زیادہ بڑھ گئے“ کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ ان کو ہاتھوں سے نہیں مارتے تھے اور نہ تلواروں سے قتل کرتے تھے بلکہ ان کی حدیثیں سنتے اور ان کے اسرار سنتے پھر انہیں پھیلا دیتے تاکہ ان کو پکڑ سکیں ان سے لڑ سکیں پس یہ قتل سرکشی اور نافرمانی ہو گئی۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۹۴)

فوائد:-

1- خیر امت آئمہ طاہرین ہیں جن کو اللہ نے عالمین کا ہادی بنایا ہے۔ ظالم اگر ظاہری طور پر ان کو شہید کرتے رہے مگر ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا وہ حاضر ناظر رہتے ہیں انکا اقتدار لامتناہی ہے۔

2- نجات قرآن اور ولایت علیؑ کے ساتھ ملے گی۔ جو قرآن وحدیث سن کر پھر اقرار ولایت سے انکار کرے وہ قاتلوں میں شمار ہوا۔

وَلَيْنُ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا

يَجْمَعُونَ ۝

اور اگر تم اللہ کی سبیل میں قتل کیے گئے یا تم مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت بہتر ہے جو کچھ وہ لوگ جمع کرتے ہیں۔ (آل عمران - 157)

1- امام محمد باقرؑ نے فرمایا سبیل اللہ علیٰ اور اس کی ذریت ہیں اور جوان کی ولایت میں قتل ہو واہ اللہ کی سبیل میں قتل ہو اور جوان کی ولایت میں مر اوہ اللہ کی سبیل میں مرا۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۱۲۳)

فوائد:-

1- جو ولایت علیٰ پر دل و زبان و عمل سے قائم ہو گیا وہ مرحوم و مغفور ہے چاہے بستر پر مر جائے یا قتل کر دیا جائے ہر حال میں اس نے اللہ کی راہ میں جان دی۔

❖.....❖.....❖

وَمَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَ ط وَمَنْ يُغْلُ يَاتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ

نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ۝

اور یہ نبی کی شان نہیں کہ خیانت کرے اور جو کوئی خیانت کرے گا وہ قیامت کے دن اپنی خیانت کے ساتھ آئے گا پھر ہر شخص کو اس کی کمائی کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا۔

(آل عمران - 161)

1- لوگوں نے بدر کے دن ہمارے نبی محمدؐ پر جھوٹی تہمت لگائی کہ انہوں نے مال غنیمت سے سرخ مخمل کا کپڑا اپنے لیے رکھ لیا ہے حتیٰ کہ اللہ عزوجل نے وہ مخمل ظاہر کیا، اپنے نبی کو خیانت سے بری ثابت کیا اور اپنی کتاب میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان - ج ۲ - ص ۱۲۷)

فوائد:-

1- تمام غیر مسلم تو رسول اللہؐ کو اعلان رسالت سے پہلے امین مانتے تھے اور صادق و امین کہہ کر پکارتے تھے۔ مگر کچھ مسلمانوں کی بد قسمتی ہے کہ رسول اللہؐ کو امانت میں خیانت کرنے والا سمجھتے ہیں۔ اور وہ بھی کائنات کی سب سے بڑی امانت جو ولایت علیٰ ہے جس کو رسول اللہؐ نے روز اول سے آخر تک اعلان کر کے پہنچایا، تحریر لکھ کر دی، نمازوں میں پڑھ کر دکھایا اور اس پیغام کو اگلی نسلوں تک پہنچانے کا حکم دیا پھر بھی مقصر رسول اللہؐ پر تہمت لگاتا ہے کہ ایسی تو کوئی امانت ہم تک نہیں پہنچی۔

❖.....❖.....❖

۱۲۱ اَفَمَنْ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ مَّ بَاءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللَّهِ وَمَا وَئَهُ جَهَنَّمَ ط وَبِئْسَ

الْمَصِيرُ ۝ هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ ط وَاللَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝

کیا جو شخص اللہ کی رضا کی اتباع کرے اس شخص کی مانند ہو سکتا ہے جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہو اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو اور وہ بہت برا ٹھکانہ

ہے۔ اللہ کے نزدیک ان کے بڑے درجات ہیں اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ (آل عمران - 162-163)

۱۔ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو اللہ کی رضا کے تابع ہیں وہ آئمہ طاہرینؑ ہیں اور اللہ کی قسم صرف وہی ہیں (یعنی مشیت الہی صرف معصومینؑ ہیں) اور درجات والے مومنین ہیں اور آئمہؑ کی ولایت اور معرفت کے صدقے اللہ ان کے نیک اعمال میں اضافہ کرتا ہے اور ان ہی کے صدقے درجات بلند کر کے اعلیٰ کر دیتا ہے۔ اور اے عمار جو اللہ کے غضب میں گھر گیا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے اللہ کی قسم یہ وہ لوگ ہیں جو علیؑ ابن ابی طالبؑ کے حق اور ہم آئمہ اہلبیتؑ کے حق کا انکار کرتے ہیں پس اسی وجہ سے ان پر اللہ کا غضب ہے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۱۲۸)

فوائد:-

۱۔ مشیت الہی معصومینؑ کی معرفت حاصل کرنے والے اور ولایت کا اقرار کرنے والے مومنین کے اللہ کے ہاں بلند درجات میں جن میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جیسے جیسے مومن بحر معرفت میں آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اور ولایت معصومینؑ کی مخالفت کرنے والوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا قف وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ

تَفْلِحُونَ ۝

اے ایمان والو صبر کرو اور ثابت قدم رہو اور رابطہ رکھو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ (آل عمران - 200)

1- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ صبر کرو و فرائض پراور صبر کرو و مصائب پراور رابطہ رکھو آئمہؑ سے۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۱۳۹)

2- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ فرائض ادا کرنے میں صبر کرو اور اپنے دشمنوں کے سامنے ثابت قدم رہو اور اپنے امام منتظرؑ سے رابطہ رکھو۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۱۳۹)

فوائد:-

۱۔ ولایت معصومینؑ جو فرض لازم ہے اسکی تبلیغ صبر و استقلال سے جاری رکھو اور دشمنان ولایت کی طرف سے مصائب کا مقابلہ صبر و ثابت قدمی سے کرو اور کسی مقصر ملاں سے ہرگز رابطہ نہ رکھو بلکہ خود امام منتظرؑ علی اللہ سے سب مومنین رابطہ رکھیں اور تقویٰ اختیار کرو یعنی وہی کرو جس کا حکم اللہ اور معصومینؑ نے دیا ہے اور غیر معصوم ملاں کے ذاتی فتووں سے پرہیز گاری کرو۔



سورة النساء

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا
زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ
وَالْأَرْحَامَ ۗ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس (جان) سے پیدا کیا اور اسی (کی بچی ہوئی مٹی) سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں اور اس اللہ سے ڈرو جس کا واسطہ دے کر آپس میں تم سوال کرتے ہو اور قطع رحمی سے بچو بیشک اللہ تم پر نگران ہے۔ (النساء - 1)

۱۔ زرارہ نے امام جعفر صادقؑ سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو وحی کی تھی کہ اپنی بیٹیوں کی شادی اپنے بیٹوں سے کر دے اور یہ تمام مخلوق بھائی بہن سے ہیں؟ اور حواؑ کو بھی آدمؑ کی انتہائی بائیں پسلی سے پیدا کیا؟ امامؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند و برتر ہے جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اپنی منتخب مخلوق، دوستوں، انبیاء، رسولوں، مومن اور مسلمان مرد اور عورتوں کو حرام سے پیدا کیا۔ اور اللہ کے پاس یہ قدرت نہیں کہ ان کو حلال سے پیدا کرتا حالانکہ اللہ نے ان سے حلال پاک طیب و طاہر پر میناق بھی لیا۔ اور کیا اللہ میں قدرت نہیں تھی کہ آدمؑ کی زوجہ اس کی پسلی کے علاوہ بنا سکتا اور آدمؑ کا نکاح اس کے جسم کے ایک حصے کا دوسرے حصے سے ہوا یعنی حواؑ کو اس کی پسلی سے پیدا کیا؟ اللہ تعالیٰ نے حواؑ کو آدمؑ کی بچی ہوئی مٹی سے خلق کیا اللہ عزوجل نے قلم کو حکم دیا کہ لوح محفوظ پر لکھ دے جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے آدمؑ کی خلقت سے ایک ہزار سال قبل۔ اور حرام کی ہوئی چیزوں میں یہ بھی تھا کہ بہنیں بھائیوں پر حرام ہیں اور یہ ہم اس دنیا میں چار مشہور کتب میں دیکھتے ہیں تورات، زبور، انجیل اور قرآن جو اللہ نے لوح محفوظ سے اپنے رسولوں پر نازل کیں تورات موسیٰؑ پر اور زبور داؤدؑ پر اور انجیل عیسیٰؑ پر اور فرقان محمد مصطفیٰؐ پر، ان میں سے کسی چیز کو ان میں حلال نہیں کیا۔ جو یہ کہتا ہے اور ایسی ملتی جلتی باتیں کرتا ہے اس کا ارادہ صرف مجوسیوں کی دلیل کو تقویت دینا ہے اللہ انکو ہلاک کیوں نہ کرے!

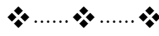
حضرت ہابیلؑ کے قتل ہونے کے بعد آدمؑ پانچ سو سال سخت حزن و ملال میں رہے پھر اللہ نے ان کو شیش ہبت اللہ عطا کیا اور وہ پہلے وحی تھے پھر یافث پیدا ہوئے جب اللہ نے ان کی نسل بڑھانا چاہی تو جمعات کے دن عصر کے بعد جنت سے ایک حور جس کا نام برکتہ تھا نازل کی اور اللہ عزوجل نے آدمؑ کو حکم دیا کہ اس کا نکاح شیش ہبت سے کر دیں پھر اگلے دن عصر کے بعد جنت سے حور نزلة نازل کی اور حکم دیا کہ اس کی شادی یافث سے کر دیں۔ پھر شیش ہبت کے گھر بیٹا پیدا ہوا اور یافث کے گھر بیٹی۔ جب وہ بڑے ہو گئے تو اللہ نے یافث کی بیٹی کی شادی شیش ہبت کے بیٹے سے کرنے کا حکم دیا پس اس طرح نسل چلی اور ان کی ذریت میں منتخب انبیاء و مرسلین آئے اور اللہ کی پناہ اس سے جیسا وہ کہتے ہیں کہ بھائی بہن سے نسل چلی۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان - ج ۲ - ص ۱۵۵)

۲۔ صلہ رحمی بیشک آل محمد آئمہ سے متعلق ہے جو عرش الہی سے معلق ہے اور وہ کہتا ہے یا اللہ اس سے تعلق رکھ جو مجھ سے تعلق رکھے اور اس سے قطع تعلقی کر جو

مجھ سے قطع تعلقی کرے۔ اس کے بعد یہ صلہ رحمی مومنین میں بھی جاری ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاً) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۱۵۹) فوائد:-

- 1- دشمنانِ حق کی یہ عادت ہے کہ عصمتِ انبیاء و مرسلین پر حملہ کرتے ہیں تاکہ اپنی ناپاک زبانوں سے ان کی شان میں گستاخی کریں پھر اپنے آپ کو انبیاء سے افضل قرار دیں اور اللہ کو مجبور ثابت کرتے ہیں کہ قادرِ مطلق کو نعوذ باللہ حرام کا سہارا لینا پڑا۔
- 2- اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی خلقت سے ہزار سال پہلے حلال و حرام شریعت کو لوح محفوظ پر لکھ دیا، تمام آسمانی کتب میں ایک ہی شریعت بیان ہوتی رہی۔ امام نے بیان کیا ہے کہ یہ مجوسیوں کا عقیدہ ہے جس میں حلال و حرام تبدیل ہوتے ہیں۔ آج علی الاعلان انہی مجوسیوں کی اولاد فتوے دی رہی ہے کہ مقصر ملاں یہ حق رکھتا ہے کہ حلال و حرام کو بدل دے (نعوذ باللہ)۔ امام نے مجوسی اعتقادات کو تقویت دینے سے منع فرمایا ہے۔
- 3- دشمنانِ ولایت سے قطع تعلقی کر کے آلِ محمدؑ سے رشتہ جوڑنے کا حکم ہے۔ کیونکہ سب رشتے اور نسب قیامت کے دن قطع ہو جائیں گے سوائے رسول اللہ کے تعلق اور نسب کے۔ قیامت کے دن جب اللہ کے بارے میں کوتاہی کرنے والے مقصر پیروں اور مریدوں کے سبب تعلق اور امیدیں ٹوٹ جائیں گی تو پھر وہ ایک دوسرے پر تبرا کریں گے۔ اسی لیے حکم ہے کہ مولا علیؑ کے نہ ٹوٹنے والی جبلِ ولایت سے رشتہ جوڑ لو۔



إِنْ تَجْتَنِبُوا كِبَائِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نَكْفِرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ
مُدْخَلًا كَرِيمًا ۝

اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہاری (چھوٹی) برائیاں تم سے مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔ (النساء - 31)

1- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس آیت کے بارے میں کہ کبائر سے مراد ہے کہ جن کے کرنے پر اللہ نے دوزخ کو واجب کیا ہے۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۱۴)

2- کبائر سات ہیں جو ہمارے بارے میں نازل ہوئے اور ان کا تعلق ہم سے ہے اور گناہان کبیرہ یہ ہیں: اللہ کے ساتھ شرک اور اس نفس کا قتل جس کو اللہ نے حرام کیا ہے اور والدین کی نافرمانی اور باعزت خواتین پر الزام تراشی اور یتیم کا مال کھانا اور جہاد سے بھاگنا اور ہم اہلبیت کے حق کا انکار کرنا۔ جہاں تک اللہ کے ساتھ شرک کا تعلق ہے وہ یہ کہ جو کچھ اللہ نے ہمارے بارے میں فرمایا ہے اور جو کچھ رسول اللہ نے فرمایا ہے اس میں اللہ کا جھٹلانا اور اس کے رسول کو جھٹلانا اور جس نفس کے قتل کرنے کی اللہ کی طرف سے حرمت ہے تو انہوں نے حسین بن علیؑ اور ان کے اصحاب کو قتل کیا اور جو والدین کی نافرمانی ہے تو اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ نبی کا حق مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ ہے اور اس کی ازواج تمہاری مائیں ہیں (الاحزاب - 6) او وہ ان کا باپ ہے پس رسول اللہ کی انکے دین اور انکی اہلبیت کے بارے میں نافرمانی کی گئی اور جہاں تک باعصمت خواتین کی شان میں گستاخی کا تعلق ہے تو اپنے منبروں پر بیٹھ کر سیدہ فاطمہؑ کو جھٹلانا ہے اور جو یتیم کا مال کھانا ہے تو وہ جو اللہ کی کتاب میں مال میں ہمارا حق ہے اس کو اڑالینا ہے اور جو میدان جنگ سے بھاگنا ہے تو وہ امیر المومنین کی خود بیعت کرنا ہے اور پھر اسے سے فرار کرنا ہے اور اس کو چھوڑ دینا ہے اور جو ہمارے حق کا انکار کرنا ہے وہ اس (ولایت) کو اختیار نہ کرنا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۱۴)

فوائد:-

1- جو لوگ ان گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو کریم جنت میں داخل فرمائے گا یعنی جو ولایت الہی میں کسی غیر معصوم کو شریک نہ کرے اور ولایت مولا علیؑ کے

اقرار سے منہ موڑ کر معصوم گوزبان سے قتل نہ کرے اور امت کے روحانی باپوں (مولا محمد مصطفیٰ اور مولا علی مرتضیٰ) اور سیدۃ خدیجہ الکبریٰ کی نافرمانی نہ کرے اور جو پیغام ولایت انہوں نے دیا اسکو نہ جھٹلائے اور ایسے مقصر ملاؤں پر لعنت کر جو گستاخانہ فتوے دیتے ہیں کہ فدک حق سیدۃ فاطمہ الزہراء نہ تھا، اور مال امام کو مقصر ملاؤں کے حوالے نہ کرے اور اذان میں ولایت علی کا اعلان کر کے پھر اس پر قائم رہتے ہوئے بارگاہ الہی میں گواہی دے اور معصومین کے حق ولایت پر زبان و عمل سے ثابت قدم رہے۔

2- مذکورہ بالا گناہان کبیرہ سے بچنے پر باقی تمام گناہ اللہ غفور و رحیم مٹا دے گا اور عزت والی جنٹوں میں جگہ عطا فرمائے گا۔ آجکل کا مقصر ملاں ان گناہان کبیرہ کی علی الاعلان دعوت دے رہا ہے اور باقی چھوٹے گناہوں سے بچنے کی ترغیب دیتا ہے تاکہ کمزور ایمان والوں کو گمراہ کر سکے۔



وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا...

اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور والدین سے حسن سلوک کرو۔۔۔ (النساء-36)

1- میں اور علی اس امت کے باپ ہیں پس والدین کے نافرمان پر اللہ کی لعنت ہے۔

(رسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم) (البرہان - ج ۲ - ص ۲۲۵)

2- رسول اللہ نے مولا علی سے فرمایا کہ نکل کر اعلان کر دو: خبردار جس نے کام انجام دینے والے کے اجر میں ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت۔ خبردار جس نے اپنے والی کے علاوہ کسی اور کو ولی بنایا اس پر اللہ کی لعنت۔ خبردار جس نے اپنے باپ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت۔ مولا علی نے یہ اعلان کر دیا تو ایک شخص اپنے ساتھیوں کے ساتھ نبی اکرم کے پاس آیا اور پوچھا کہ اس اعلان کی تفسیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں سنو بیشک اللہ فرماتا ہے ”میں تم سے اس (کار رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربی کی مودت کے“ (الشوری - 23) پس جس نے ہم پر ظلم کیا اس پر اللہ کی لعنت۔ اور اللہ فرماتا ہے ”نبی مومنین پر ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتا ہے“ (الاحزاب - 6) اور جس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔ پس جس نے اس کے علاوہ کسی کو ولی بنا یا اور اس کی ذریعہ کے علاوہ کسی کو ولی بنایا تو اس پر اللہ کی لعنت اور میں تمہارے سامنے گواہی دیتا ہوں کہ میں اور علی مومنین کے باپ ہیں پس جس نے ہم میں سے کسی ایک کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کی لعنت۔

وہ شخص باہر نکل کر کہنے لگا اے اصحاب محمد! نبی اکرم نے علی کی ولایت کے بارے میں نہ غدرِ خیم میں نہ اور کسی موقع پر اتنی شدت سے تاکید کی جتنی آج کے دن کی ہے۔ یہ واقعہ رسول اللہ کی شہادت سے سترہ دن قبل کا ہے۔

(خلاصہ حدیث - رسول اللہ) (البرہان - ج ۲ - ص ۲۲۵)

فوائد:-

1- واضح طور پر مولا علی اور عزت طاہرہ کے علاوہ کسی کو ولی بنانے کی ممانعت ہے۔ جو بھی غیر معصوم مقصر ملاں ولایت کا دعویٰ کرے تو وہ ظالم اجر رسالت کا منکر، والدین کا نافرمان، نسل انسانی سے خارج ہو جاتا ہے۔ قرآن و حدیث کو پیش پشت ڈالنا مقصرین کی عادت ہے۔



فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَؤُلَاءِ شَهِيدًا ۗ

پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے۔ (النساء - 41)

1- اوصیاء وہی ہیں جو صراط کے مالک ہوں گے اور اس پر کھڑے ہونگے کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا مگر جو ان کی معرفت رکھتا ہوگا اور وہ اس کو

جانتے ہوں گے اور کوئی بھی دوزخ میں داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے جس نے ان کنگ انکار کیا ہوگا اور وہ اس کو نہیں پہچانیں گے۔ کیونکہ وہ اللہ عزوجل کو جانتے ہیں اور وہ ان کو جانتا ہے جب ان سے بیثاق لینے تھے اور ان کی صفات اپنی کتاب میں بیان کی ہیں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”وہ ہر ایک کو ان کی پیشانیوں سے پہچانتے ہوں گے“ (الاعراف- 46) اور وہ اپنے مویلوں پر گواہ ہوں گے اور نبی اکرمؐ ان پر گواہ ہوں گے۔ اللہ نے بندوں سے ان کی اطاعت کا بیثاق لیا اور نبی کیلئے اطاعت کا بیثاق لیا پس کار نبوت ان میں جاری ہوئی اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے کہ پس اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت سے گواہ لائیں گے اور ان لوگوں پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے۔ (خلاصہ حدیث۔ مولانا علی مرتضیٰ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۶)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ خاص طور پر امت محمد مصطفیٰ کے بارے میں نازل ہوئی کہ ہر زمانے میں ہم میں سے ان میں ایک امامؑ ہوتا ہے جو ان پر گواہ ہوتا ہے اور محمد تمام زمانوں میں ہم پر گواہ ہیں۔

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۶)

فوائد:-

- 1- جو اس دنیا میں ولایت مولانا علیؑ کی گواہی سے پہلو تہی کرتا ہے قیامت کے دن صراط پر اس کا کیا حال ہوگا آئمہ اُس کو نہیں پہچانیں گے۔ یہ وہی بد قسمت لوگ ہیں جنہوں نے عالم ذر میں اپنی مرضی سے ولایت مولانا علیؑ کا اقرار نہیں کیا تھا۔
- 2- تمام انبیاء و مرسلین کے کار رسالت کے گواہ معصومینؑ ہیں اور ان کے سردار حضرت محمد مصطفیٰؐ ہیں۔ معصومین ہر زمانے میں نہیں بلکہ زمان و مکان سے پہلے کے شاہد ہیں۔



يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ ط
وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ۞

اس دن تمنا کریں گے وہ لوگ جنہوں نے کفر (انکار) کیا اور رسولؐ کی نافرمانی کی کہ کاش ان کے سمیت زمین کو برابر کر دیا جائے اور (اس دن) وہ اللہ سے کوئی بات (حدیث) چھپانے نہیں سکیں گے۔

(النساء- 42)

- 1- جن لوگوں نے امیر المؤمنینؑ کا حق غصب کیا وہ تمنا کریں گے کہ زمین ان پر برابر کر دی جائے جس دن وہ اکٹھے کیئے جائیں گے حق غصب کرنے کی وجہ سے اور جو رسول اللہؐ نے اس بارے میں فرمایا تھا وہ نہیں چھپا سکیں گے۔ (خلاصہ حدیث معصوم) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۷)
- 2- امیر المؤمنینؑ نے قیامت کا حال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ منہ پر مہر لگا دی جائے گی کہ کلام نہ کر سکے پس ہاتھ بولیں گے اور پاؤں گواہی دیں گے اور جلد بولے گی کہ کیا اعمال کرتے رہے اور اللہ سے کوئی بات نہیں چھپا سکیں گے۔

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۷)

فوائد:-

- 1- جن لوگوں نے دنیا میں رسول اللہؐ کی گواہی کے حق ولایت والی احادیث کو چھپایا کبھی کہا یہ احاد ہے، کبھی شاذ کہا، کبھی کہا کہ متواتر نہیں، متفق علیہ نہیں اور اقرار ولایت مولا علیؑ عدالت الہی میں نہ کیا تو قیامت کے دن ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی۔ پھر ہاتھ پاؤں اس کے کرتوت بتائیں گے۔
- 2- مختلف جیلوں بہانوں سے رسول اللہؐ کی حدیثیں چھپانا اور رسول اللہؐ کی تبلیغ ولایت کے بارے میں نافرمانی کرنا عذاب کا موجب ہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ ...

اے ایمان والو جب تم غنودی گی کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ جو تم کہہ رہے ہو اسے جانو.....(النساء۔ 43)

1- اس آیت کے بارے میں معصوم نے فرمایا کہ نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم پر غنودگی طاری ہو یعنی نیند کی غنودگی۔ اور تمہیں نیند کی غنودگی میں اس لیے منع کیا ہے تاکہ جان سکو کہ اپنے رکوع، سجدے اور تکبیر میں کیا کہہ رہے ہو۔ اور اس طرح نہیں ہے جیسے اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ مومن شراب کے نشے میں ہوتا ہے بلکہ مومن تو کوئی نشہ آور چیز نہیں پیتا اور نہ نشے میں ہوتا ہے۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۲۸)

فوائد:-

1- کچھ دشمنان ولایت مقصر اب بھی اللہ کی واضح طور پر حرام کی ہوئی چیزوں میں فائدے تلاش کر کے ان کو قابل استعمال بنانے کی بڑی کوشش کر رہے ہیں مثلاً شراب کے فائدے اور اس کے حرام ہونے کی حدود پر بحث ہیں، شطرنج کو دماغ کیلئے مفید سمجھا جا رہا ہے۔

قرآن کے ظاہری الفاظ سے معصوم کی راہنمائی کی بغیر اپنی مرضی کے مطابق مطالب نکالے جا رہے ہیں۔ احادیث اور آیات کے سیاق و سباق کے بغیر مروڑ توڑ کر مطالب بیان کیئے جاتے ہیں۔ جیسے یزید لعنت اللہ صرف ”لا تقربوا الصلوات“ کہتا تھا۔



أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ الْكُتُبِ يَشْتَرُونَ الضَّلَاةَ وَيُرِيدُونَ أَنْ تَضِلُّوا السَّبِيلَ ۗ

کیا تم ان لوگوں کو نہیں دیکھتے جن کو کتاب میں سے حصہ دیا گیا ہے وہ گمراہی خریدتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تم بھی سبیل سے بھٹک جاؤ۔ (النساء۔ 44)

1- وہ گمراہی خریدتے ہیں یعنی امیر المؤمنین سے بھٹک گئے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ تم بھی سبیل سے بھٹک جاؤ یعنی لوگوں کو ولایت امیر المؤمنین سے نکالنا چاہتے ہیں اور وہ (مولا علیؑ) صراط مستقیم ہے۔ (تفسیر قمی۔ ص ۱۳۳)

فوائد:-

1- آج بھی ماضی کی طرح تمام مقصرین مل کر یہی کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح مومنین کو ولایت علیؑ سے خارج کر دیں۔ مجوسیوں نے اس کے لیے بڑے اقدامات کیئے ہیں مستقبل کے خارجیوں کیلئے خصوصی مدارس اور وظائف کا انتظام کرتے ہیں ایسے مدرسہ کو خارجیوں کا مدرسہ کہا جاتا ہے پھر اس میں مجوسی زبان سکھائی جاتی ہے جو اہل دوزخ کی زبان ہے۔ پھر درس خارج کا بھی موقع مہیا کیا جاتا ہے تاکہ کوئی کسرباتی نہ رہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بَمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّن قَبْلِ أَنْ

نَطْمِسَ وُجُوهاً فَنَرُدُّهَا عَلٰى اَدْبَارِهَا اَوْ نَلْعَنُهُمْ كَمَا لَعَنَّا اَصْحَابَ السَّبْتِ ط وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُولًا ۝

اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو کچھ ہم نے نازل کیا ہے جو اس کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس ہے قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور پھر ان کو پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ہم نے اصحاب سبت پر کی تھی اور اللہ کا امر ہو کر رہے گا۔ (النساء-47)

1۔ اے لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے اس پر ایمان لاؤ جو کچھ اللہ نے علیؑ کے بارے میں نازل کیا ہے جو نور مبین ہے اور رسول اللہؐ کی تصدیق کرتا ہے جو تمہارے پاس پہلے سے موجود ہیں۔ قبل اس کے کہ تمہارے چہرے بگاڑ کر پشت کی طرف پھیر دیئے جائیں۔ جس طرح امام قائمؑ کے دشمن سفیانی کا لشکر پیدا کے مقام پر دھنس جائے گا سوائے تین آدمیوں کے جن کو منہ پشت کی طرف پھیر دیئے جائیں گے۔ (اقتباس حدیث معصوم) (البرہان- ج 2- ص 237) فوائد:-

1۔ ولایت معصومینؑ سے جھگڑنے اور منہ موڑنے والوں کے منہ اللہ پشت کی طرف موڑ دیتا ہے اور ان پر لعنت کرتا ہے جیسے اصحاب سبت پر اللہ کی لعنت پڑی جنہوں نے ہفتے کے قانون کو علم الاصول سے موڑ توڑ کر اپنا مطلب نکال لیا۔ اسی طرح مقصر قانون ولایت کو موڑ توڑ کر اپنا مطلب نکالتا ہے یہی مقصرین ظہور امام قائمؑ کو ناپسند کرتے ہیں یہی لوگ امام کے خلاف فتوے دیں گے اور کچھ ذوالفقار کے ڈر سے چپ سادھ لیں گے۔



اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَاءُ ج وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ افْتَرٰى اِثْمًا عَظِيْمًا ۝

بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کو جسے چاہے معاف کر دے اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا یقیناً اس نے عظیم گناہ کیا۔ (النساء-48)

1۔ امیر المؤمنینؑ فرمایا کہ مومن جس حال میں بھی مرتا ہے اور جس دن مرتا ہے اور جس گھڑی بھی اس کی روح قبض ہوتی ہے وہ صدیق شہید ہوتا ہے اور بیشک میں نے اپنے حبیب رسول اللہؐ سے سنا کہ فرما رہے تھے کہ اگر مومن دنیا سے رخصت ہو اور اس پر تمام دنیا والوں کے برابر گناہ ہوں تو موت ان گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے جس نے لا الہ الا اللہ اخلاص سے کہا پس وہ شرک سے بری ہو گیا اور جو دنیا سے اس حال میں گیا کہ کسی چیز میں اللہ کا شرک نہ کیا تو وہ جنت میں داخل ہوا پھر یہ آیت تلاوت فرمائی بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے اس کو جسے چاہے معاف کر دے۔ اے علیؑ جو تیرے محبت اور تیرے شیعہ ہیں۔

امیر المؤمنینؑ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہؐ یہ میرے شیعوں کیلئے ہے؟ فرمایا وہی میرے رب کی قسم وہ صرف تیرے شیعہ ہیں اور وہ قیامت کے دن اپنی قبروں سے یہ کہتے ہوئے نکلیں گے ”لا الہ الا اللہ محمدؐ رسول اللہ علیؑ بن ابی طالبؑ حجۃ اللہ“ پھر ان کو جنت سے سبز لباس عطا ہوئے اور جنت کے ہار اور

جنت کے تاج اور جنت سے بہترین سواریاں۔ پس ان میں سے ہر ایک کو سبز حلقہ پہنایا جائے گا اور سر پر بادشاہی تاج رکھا جائے گا اور کہتے ہیں کہ ان کو

سواری پر سوار کر کے اڑا کر جنت لے جایا جائے گا” ان کو بڑی گھبراہٹ پریشان نہیں کرے گی اور فرشتے ان کو لینے آئیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا“ (الانبیاء-103) (البرہان- ج ۲- ص ۲۳۸)

2- اللہ کے قول ”بیشک اللہ معاف نہیں کرتا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے“ کا مطلب ہے کہ اللہ معاف نہیں کرتا جو ولایت علیؑ کا انکار کرے اور اس کا قول ”اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے جس کو چاہے معاف کر دے“ کا مطلب ہے کہ جنہوں کے علیؑ کو والی بنا یا ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان- ج ۲- ص ۲۳۹)

فوائد:-

- 1- اللہ کے ساتھ شرک کرنے کا واضح مطلب ہے کہ اللہ کے بنائے ہوئے ولی کی مخالفت کرنا، اسکی ولایت کے اقرار سے پہلو تہی کرنا اور اس کے مقابلے میں اپنے چھوٹے چھوٹے جھوٹے ولی بنا لینا۔ اس شرک کو اللہ معاف نہیں کرے گا۔
- 2- قبروں سے تو وہی شیعہ پورا کلمہ طیبہ تلاوت کرتے ہوئے نکلیں گے جو دنیا میں اس کو اللہ کے سامنے پڑھتے تھے اور کلمے کا جزو اور دین کی بنیاد سمجھتے ہیں۔ جو ”علی ولی اللہ“ کو جزو کلمہ ہی نہیں مانتا اسکی زبان تو قیامت میں بند ہو جائے گی منہ پر مہر کان بہرے اور انکھیں اندھی ہوں گی۔
- 3- جو اللہ کی ولایت اس کے رسولؐ کی ولایت اور اس کے امامؑ کی ولایت کی سچی گواہی دیتا ہے وہی تو صدیق ہوتا ہے اور دنیا سے شہید رخصت ہوتا ہے۔
- 4- اللہ مومنین کے تمام گناہ اپنے کرم سے معصومین کے صدقے معاف فرماتا ہے مگر معصومین کی ولایت میں شرک موجب عذاب ہے۔

❖.....❖.....❖

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ فَقَدْ آتَيْنَا آلَ
إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا ۝

کیا یہ انسانوں پر حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا کیا ہے یقیناً ہم نے تو آل ابراہیم کو بھی کتاب اور حکمت دی ہے اور ان کو ہم نے عظیم ملک عطا کیا ہے۔ (النساء-54)

1- ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا کی یعنی ان میں سے رسولؐ نبی اور امام بنائے۔ تو پھر کیسے آل ابراہیم کا اقرار کرتے ہیں اور آل محمدؐ کا انکار کرتے ہیں۔ اور ملک عظیم کا مطلب کہ ان میں آئمہ قرار دیئے جن کی اطاعت اللہ اطاعت ہے اور جن کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان- ج ۲- ص ۲۴۱)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم ہم ہی وہ انسان ہیں جن سے حسد کیا گیا اور ہم ہی اس ملک کے مالک ہیں جس کی طرف تمہیں پلٹنا ہے۔ (البرہان- ج ۲- ص ۲۴۲)

3- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم انسان ہیں اور شیعہ ہماری صورت انسان اور باقی سب نسناس ہیں۔

فوائد:-

- 1- مقصرین ملاں معصومین کے حسد سے لبریز ہیں اپنے آپ کو بنی اسرائیل کے معصوم انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں اور لوگوں کو اطاعت معصومین چھڑوا کر اپنی تقلید کے پھندے میں پھانسا چاہتے ہیں۔
- 2- آل ابراہیمؑ یعنی رسول اللہ کے اجداد کی اس آیت میں فضیلت بیان کی گئی ہے اور وہ حجت الہی تھے اور کتاب و حکمت والے تھے۔

3- اصل انسان معصومین ہیں اور مومنین ان کی شبیہ ہیں اور ولایت علیؑ کے مخالفین نسناس ہیں۔ حضرت آدمؑ کی صورت حضرت علیؑ کے مشابہ تھی یعنی مولا علیؑ نے ان کو اپنی صورت پر بنایا۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ۚ
فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝

اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اولی الامرؑ کی جو تم میں موجود ہیں پھر اگر تمہارا کسی چیز کے بارے میں تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہ بہتر ہے اور انجام اچھا ہے۔ (النساء۔ 59)

1- جب یہ آیت نازل ہوئی تو جابر نے پوچھا: یا رسول اللہ! ہم اللہ اور اس کے رسولؐ کو تو جانتے ہیں مگر اولو الامر کون ہیں جن کی اطاعت اللہ نے آپؐ کی اطاعت کے ساتھ قرار دی ہے؟ فرمایا کہ وہ میرے خلفاء ہیں اور میرے بعد مسلمانوں کے آئمہ ہیں ان میں اولی الامر ابن ابی طالبؑ ہیں پھر حسنؑ پھر حسینؑ پھر علیؑ بن حسینؑ پھر محمد بن علیؑ جو تورات میں باقر کے نام سے مشہور ہے تم اس سے ملاقات کرو گے اے جابر جب اس سے ملنا تو میرا سلام کہنا۔ پھر جعفر صادقؑ بن محمدؑ پھر موسیٰ بن جعفرؑ پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر میرے نام اور کنیت والا جت اللہ زمین پر اور بندوں میں بقیۃ اللہ ابن الحسن بن علیؑ یہ وہ ہے جس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ کا ذکر زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں پھیل جائے گا وہ شیعہوں اور محبوں سے غائب ہو گا اتنی لمبی غیبت کہ لوگ اس کی امامت پر ثابت قدم نہیں رہیں گے سوائے ان کے جن کے دل کا امتحان اللہ نے ایمان سے لے لیا ہے۔ جابر نے پوچھا کہ ان کی غیبت میں شیعہ ان سے کیسے فائدہ اٹھائیں گے؟ فرمایا اس کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا وہ اس کے نور سے روشنی حاصل کریں گے اور اس کی ولایت سے فائدہ حاصل کریں گے زمانہ غیبت میں جس طرح لوگ سورج سے فائدہ حاصل کرتے ہیں جب کہ وہ بادلوں کی اوٹ میں ہوتا ہے۔ اے جابر یہ اللہ کے چھپے ہوئے رازوں میں سے ہے اور اللہ کے علم کے خزانوں میں سے ہے پس اس راز کو چھپاؤ سوائے جو اس کے اہل ہوں۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۵۲)

2- اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا اس سے خاص ہم مراد ہیں۔ تمام مومنین کو قیامت تک ہماری اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اگر تم میں کسی امر پر تنازع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسولؐ اور اولی الامرؑ جو تم میں موجود ہے کی طرف پھیر دو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ لوگوں کو ولی الامرؑ کی اطاعت کا حکم تو دے مگر ان کے تنازع کے وقت رخصت دے دے۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۵۳)

3- ہم غالب حزب اللہ ہیں اور اس کے رسولؐ کی عترت قربی ہیں اور اس کی طیب و طاہر اہل بیت ہیں اور جو ثقلین رسول اللہؐ نے امت میں چھوڑیں ان میں سے ایک ہیں اور دوسری اللہ کی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے جس میں آگے سے اور نہ پیچھے سے باطل داخل ہو سکتا ہے اور ہم پر اس کی تفسیر کی ذمہ داری ڈالی گئی اور ہم اس کی تاویل ظن سے نہیں کرتے بلکہ ہم یقین سے اس کی حقیقت بیان کرتے ہیں۔ پس ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری اطاعت فرض کی گئی ہے جس طرح اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت قرادی گئی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور اولی الامرؑ کی جو تم میں موجود ہیں پھر تم کسی چیز میں تنازع کرو تو اسے اللہ اور رسولؐ کی طرف پھیر دو۔ اور اگر اسے رسولؐ اور اولی الامرؑ کی طرف پھیر دو گے جو

تم میں موجود ہیں تو ان لوگوں کو ضرور علم حاصل ہو جائے گا جو تم میں استنباط کرتے ہیں۔ اور تم شیطان کی باتوں پر کان دھرنے سو ڈرو کیونکہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے اور شیطان کے دوستوں کی طرح نہ ہو جانا جن سے اس نے کہا کہ آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں لیکن جب دونوں گروہ آمنے سامنے ہوئے تو وہ الٹے پاؤں پھر گیا اور کہنے لگا میں تم سے لاتعلق (بری) ہوں میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے (الانفال۔ 48) پس وہ بھاری نیزوں، کاٹنے والی تلواروں، ہلاک کرنے والے گرزوں اور نشانے پر لگنے والے تیروں کا سامنا کریں گے۔ پھر کسی شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو (الانعام۔ 158)

(اقتباس خطبہ۔ امام حسنؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۵۸)

فوائد:-

- 1- اطاعت بھی اللہ رسول اور آئمہ طاہرینؑ کی ہے اور ہر مسئلے میں رجوع بھی انہی کی طرف ہے۔ کسی غیر معصوم کو مرجعیت کا حق نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کسی چوتھی اطاعت کا حکم نہیں دیا۔
- 2- زمانہ غیبت میں امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف خود پردہ غیبت سے مسلسل ہدایت فرما رہے ہیں۔ کسی مقصر ملاں کے مشوروں کی موئین کو ذرا بھر حاجت نہیں۔ قیامت تک اطاعت صرف معصومینؑ کی ہے اور مسائل کا حل بھی انہی کی طرف سے ہے۔
- 3- قرآن وحدیث میں قیامت تک کے ہر مسئلے کا حل تفصیلاً موجود ہے۔
- 4- ظن اور رائے کا تعلق نہ تفسیر سے ہے نہ دین کے کسی پہلو سے ہے۔ دین الہی کی بنیاد یقین پر ہے اور دلیل کے ساتھ ہے۔
- 5- مقصر ملاں کی باتوں میں نہ آنا کہ تمہارے اعمال کا ذمہ دار بن رہا ہے اور پشت پناہی کر رہا ہے قیامت کے دن تمہیں چھوڑ کر تبرا کرتا ہوا الٹے پاؤں بھاگے گا۔
- 6- عذاب آنے سے پہلے پہلے ولایت مولا علیؑ پر ایمان لے آؤ اور ولایت کے صدقے بھلائیاں کما لو اور دشمنان ولایت مقصر ملاؤں کی دوستی چھوڑ دو۔



وَلَوْ أَنَّا كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ أَنِ اقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ أَوِ اخْرُجُوا مِنْ دِيَارِكُمْ مَا فَعَلُوهُ
إِلَّا قَلِيلٌ مِّنْهُمْ ط وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ وَأَشَدَّ

تَثْبِيٓتًا ۝

اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو یا اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو یہ لوگ نہ کرتے سوائے ان میں سے تھوڑے لوگوں کے لیکن اگر وہ کرتے جس کی ان کو نصیحت کی جا رہی ہے تو ان کے لیے بہتر ہوتا اور زیادہ ثابت قدمی کا موجب ہوتا۔ (النساء۔ 66)

1- اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو قتل کرو یا امام کو ایسا تسلیم کرتے ہوئے جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے یا امام کی رضا کی خاطر اپنے گھروں سے نکل جاؤ تو وہ نہ کرتے سوائے چند ایک کے ان میں سے۔ اگر مخالفت کرنے والے وہ کرتے جو ان کو علیؑ کے بارے میں نصیحت کی گئی تو ان کیلئے بہتر اور ثابت قدمی کا باعث ہوتا۔ اور پھر جو ولی امر فیصلہ کریں اس کے بارے میں اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور اللہ کیلئے ان کی اطاعت ایسے تسلیم کریں جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۷۳)

فوائد:-

سے ماتم کرنا بھی حرام سمجھتے ہیں یا جو جان کی پروا نہ کرتے ہوئے زنجیر اور قلع کا خونی ماتم کرتے ہیں؟ جن لوگوں کے ولایت علیؑ کو چھوڑنے کی وجہ سے پاؤں ثابت قدم نہیں رہے اور ذکر علیؑ سن کر ان کا سینہ تنگی محسوس کرتا ہے اور دل منہ کو آتا ہے وہ حق کی اطاعت کیسے کر سکتے ہیں!



أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ ط وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اِخْتِلَافًا كَثِيرًا ۝

کیا یہ قرآن پر غور نہیں کرتے اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے۔ (النساء۔ 82)

1۔ اللہ سبحانہ فرماتا ہے۔ ”ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی“ اور ”اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے“ اور اس کتاب کا ایک حصہ دوسرے حصے کی تصدیق کرتا ہے۔ اور یہ کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں پس اللہ سبحانہ فرماتا ہے ”اور اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یہ اس میں بہت سا اختلاف پاتے“ اور بیشک قرآن کا ظاہر بہت اعلیٰ ہے اور اس کا باطن بہت گہرا ہے اور اس کے عجائب ختم ہونے والے نہیں اور اس کے غرائب ختم ہونے والے نہیں اور اندھیرے ختم نہیں ہو سکتے مگر اس کے ذریعے۔ (خلاصہ حدیث۔ امیر المؤمنینؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۸۴)

فوائد:-

- 1۔ قرآن پاک میں احادیث کی روشنی میں تدبر کرنے کا حکم ہے۔ جس میں ہر چیز موجود ہے۔ مقصر ملاں کے خیال میں صرف چار یا پانچ سو آیات شریعت کے متعلق ہیں تاکہ لوگ قرآن میں تدبر کرنے سے باز آجائیں اور اس کو نا کافی سمجھ کر ملاں کے فتوے خریدنا شروع کر دیں۔
- 2۔ مقصر ملاؤں کے فتووں میں اختلاف کا باعث علم بتایا جاتا ہے حالانکہ علم آجانے کے بعد اختلاف ختم ہوتا ہے۔ اسی لیے احکامات الہی (قرآن وحدیث) میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا۔
- 3۔ ظلمت و گمراہی کا خاتمہ قرآن وحدیث سے ہوتا ہے۔ ظنی فتاویٰ سے نہیں۔



إِنْ يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ إِلَّا اِنْتِاجَ وَإِنْ يَدْعُونَ إِلَّا شَيْطَانًا مَرِيدًا ۝

یہ لوگ اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر دیویوں کو اور یہ نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو۔ (النساء۔ 117)

1۔ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس حاضر ہو کر بولا: السلام علیک یا امیر المؤمنینؑ۔ آپ گھڑے ہو گئے اور فرمایا: خاموش ہو جا، یہ اسم صرف امیر المؤمنین علیؑ کے لیے درست ہے اللہ نے انہیں یہ اسم عطا کیا اور کسی بھی شخص کو اس اسم سے نہ پکارا جائے جو اس پر راضی ہو اور عورت ہے اور مصیبت میں مبتلا ہو اور یہ اللہ کا اس کی کتاب میں فرمان ہے ”یہ لوگ اللہ کے سوا نہیں پکارتے مگر دیویوں کو اور یہ نہیں پکارتے مگر سرکش شیطان کو“۔ اس شخص نے عرض کی تو آپ کے قائم کو کیسے پکاریں۔ آپ نے فرمایا: السلام علیک یا بقیۃ اللہ۔ السلام علیک یا بن رسول اللہ۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۲۸)

فوائد:-

چہارہ معصومینؑ ایک نور سے ہیں پھر بھی معصوم امامؑ نے برداشت نہ کیا کہ ان کو مولا علیؑ کے لقب سے پکارا جائے۔ تو ایک مقصر ملاں کیسے معصومینؑ کے القابات اپنے لیے جائز قرار دے سکتا ہے۔ آیت اللہ العظمیٰ اور آیت الکبریٰ مولا علیؑ کے القابات ہیں۔ ایسے لوگ جو دشمنان ولایت بھی ہیں اور معصومینؑ کے القابات بھی اپناتے ہیں وہ مرد نہیں ہیں بلکہ مصیبت میں گرفتار شیطان ہیں۔



... وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا ۝

..... اور اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست بنایا۔ (النساء۔ 125)

۱۔ امام علی نقیؑ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ابراہیمؑ کو محمدؐ اور انکی اہلبیتؑ پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھنے کی وجہ سے خلیل بنایا۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۳۱) فوائد۔

قربت الہی محمدؐ و آل محمدؐ کی مودت میں شدت کی وجہ سے ملتی ہے۔ انکا راقر اور ولایتِ معصومینؑ غضبِ الہی کا موجب ہے۔



إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ أُزْدَادُوا كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيلًا ۝

پیشک جو لوگ ایمان لائے پھر کفر کیا پھر ایمان لائے پھر کفر کیا پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں راہِ راست کی ہدایت کرے گا۔ (النساء۔ 137)

1۔ کچھ لوگ رسول اللہؐ کی دعوت پر پہلے ایمان لے آئے۔ جب ”من کنت مولاہ فعلی مولاہ“ کہہ کر ولایتِ پیش کی گئی تو کفر کیا۔ جب رسول اللہؐ نے اللہ اور اپنے حکم سے امیر المؤمنینؑ کہہ کر بیعت کرنے کا حکم دیا تو ایمان لائے اور بیعت کی اور جب رسول اللہؐ نے دنیا سے پردہ فرمایا تو کفر کیا اور بیعت پر قائم نہ رہے اور کفر میں بڑھتے چلے گئے، بیعت مولا علیؑ پر قائم رہنے کی بجائے اپنی بیعت یعنی شروع کردی اور ان میں ایمان کی کوئی چیز باقی نہ رہی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۴۰)

2۔ رسول اللہؐ نے مولا علیؑ اور عمار یا سرکواہل مکہ کی طرف روانہ کیا تو کچھ مسلمانوں نے ابوسفیان، عبد اللہ بن عامر اور اہل مکہ کے بہادروں سے ڈرایا تو مولا علیؑ نے فرمایا ”حسبنا اللہ ونعم الوکیل“ تو اللہ نے اسے آیت بنا کر رسول اللہؐ پر نازل فرمایا (آل عمران 173)۔ ان ڈرانے والے مسلمانوں کے بارے میں مندرجہ بالا آیت (النساء۔ 137) ہے اور یہ ان کا پہلا کفر تھا۔ اور دوسرا کفر جب رسول اللہؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ اس دروازے سے تمہارے پاس ایک مرد آنے والا ہے اور تمہیں اپنا چہرہ دکھانے گا پس اس کی مثال اللہ کے نزدیک عیسیٰؑ جیسی ہے۔ ہر ایک کی تمنا یہی تھی کہ اسکے رشتہ داروں میں سے کوئی آجائے تو اس وقت مولا علیؑ نکلے اور اپنا چہرہ دکھایا۔ وہ غصے سے اٹھ کر چلے اور کہنے لگے یہ وہ ہے اس کے سوا کچھ نہ رہا کہ اس کو نبی بھی بنا دیا۔ خدا کی قسم ہمارے بتوں کی پوجا بہتر تھی اس سے کہ ہم اس سے اسکے چچا کے بیٹے کے فضائل سنتے اور اگر اسی طرح رہا تو ہم علیؑ سے لڑیں گے۔ اس وقت اللہ نے آیت نازل فرمائی ”اور جب ابن مریم کی مثال پیش کی گئی تو تیری قوم کے لوگ یکا یک جھگڑا کرنے لگے“ (الزخرف۔ 57) تو یہ دوسرا کفر ہوا۔ اور ان کے کفر میں اضافہ ہوا جب اللہ نے فرمایا ”پیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال انجام دیئے وہی لوگ خیر البریہ ہیں“ (البینۃ۔ 7) تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ تم ہمیشہ کیلئے خیر البریہ ہو۔ تو وہ لوگ پوچھنے لگے کہ کیا یہ آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ اور انبیاء سے بہتر ہے؟ تو اللہ نے سورۃ آل عمران کی آیات نمبر 33-34 آل محمدؐ کی شان میں نازل فرمائیں۔ پھر وہ لوگ پوچھنے لگے اے محمدؐ تم سے بھی بہتر ہے؟ تو اللہ نے فرمایا ”کہہ دو اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں“ (الاعراف۔ 58) لیکن یہ تم سب سے افضل ہے اور اس کی ذریت تمہاری نسلوں سے افضل ہے اور جنہوں نے ان کی اتباع کی وہ بہتر ہیں ان سے جنہوں نے تمہاری اتباع

کی۔ تو وہ لوگ غصے میں اٹھ گئے اور مزید کہنے لگے ہمیں کفر کی طرف رجوع زیادہ پسند ہے اس سے جو یہ اپنے چچا کے بیٹے کے بارے میں کہتے ہیں اور یہی اللہ کا قول ہے کہ پھر وہ کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۳۴۰)

فوائد:-

1- تاریخ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے آج کل بھی ایسے لوگ ہیں جو ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ“ کہہ کر پہلے ایمان ظاہر کرتے ہیں پھر یہ کہہ کر کفر کرتے ہیں کہ دراصل ”علی ولی اللہ“ کلمے کا جزو نہیں ہے۔ پھر ایمان کا اظہار کرتے ہیں جب اذان دیتے ہیں اور ولایت مولا علیؑ کی گواہی دے کر ولایت کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور پھر جب لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں مسجد میں تو یہ کہہ کر کفر کرتے ہیں کہ ولایت کی گواہی سے تو نماز باطل ہو جاتی ہے اور پھر کفر میں بڑھتے چلے جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی ولایت علیؑ سے روکتے ہیں اور اپنی بیعت کی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ ہمارے فتووں پر عمل کرو۔

2- ایسے لوگ اپنے اباؤ اجداد کی طرح فضائل علیؑ سے تنگ آچکے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم خود بنی اسرائیل کے انبیاء سے افضل ہیں اور یہ فضائل علیؑ والے قرآن و احادیث سے بہتر تو ہمارے امام شافعی کا علم الاصول اور غیروں کا فلسفہ ہے اب ہم اسے ہی رائج کریں گے۔ محمد مصطفیٰؐ اور اس کے ماننے والوں کو تو فضائل علیؑ کے علاوہ کچھ سوچتا ہی نہیں۔



وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَةَ اللَّهِ يَكْفُرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذَا مِثْلَهُمْ ط

إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا ۖ

اور بیشک تم پر کتاب میں نازل کیا گیا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات اللہ کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی انہی کی طرح ہو گے۔ بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے۔ (النساء - 140)

1- تفسیر قمی میں روایت ہے کہ آیات اللہ سے مراد آئمہ طاہرینؑ ہیں۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۳۴۲)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں جب تم سنو کہ کوئی شخص حق کا انکار کر رہا ہے اور اس کی تکذیب کر رہا ہے اور آئمہ کے بارے میں بے دھڑک باتیں بنا رہا ہے تو اس کے پاس سے اٹھ جاؤ اور اس کے ساتھ بیٹھنا چھوڑ دو۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۳۴۳)

3- اللہ نے قوت سماعت پر فرض کیا ہے کہ جو چیزیں اللہ نے حرام کی ہیں ان سے سماعت کو پاک رکھے اور جو چیزیں حلال نہیں جن کو اللہ عزوجل نے منع کیا ہے انکی طرف متوجہ نہ ہو اور جن چیزوں سے اللہ عزوجل غضبناک ہوتا ہے ان کو نہ سنے، اس بارے میں اللہ فرماتا ہے ”اور بیشک تم پر کتاب میں نازل کیا گیا ہے کہ جب تم سنو کہ آیات اللہ کا انکار کیا جا رہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں مشغول ہو جائیں“ مگر اللہ عزوجل نے بھول چوک کو مستثنیٰ قرار دیا ہے اللہ کا فرمان ہے ”اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو“

(الانعام - 68) (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۳۴۳)

فوائد:-

- 1- معصوم آمنہ اطہار آیات اللہ ہیں۔ انکے حق ولایت میں شرک اللہ ہے۔
- 2- اگر کوئی کہے کہ ہمارے رہبر یا پیر صاحب بھی آیت اللہ ہیں اور ولایت کے مالک ہیں تو یہ حق کا انکار اور مذاق ہے۔ ایسے لوگوں سے میل جول اور انکی محفلوں میں اٹھنا بیٹھنا منع ہے۔ آمنہ کے حق کے بارے میں ظلم کرنے والوں کی باتیں سننا اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔
- 3- اللہ نے کان فضائل محمد و آل محمد گوسنے کیلئے دیئے ہیں، آنکھیں زیارات مقدس کیلئے دیں ہیں، ہاتھ شعائر اللہ کو اٹھانے کیلئے دیئے ہیں، زبان تبلیغ ولایت مولیٰ کے لیے دی ہے، حتیٰ کہ مومن کے تمام اعضاء و جوارح اطاعت معصومین کیلئے ہیں۔



إِنَّ الْمُنْفِقِينَ يُخَدِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۖ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كَسَالَىٰ ۖ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۗ مَذْبُذِبِينَ بَيْنَ ذَلِكَ لَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَؤُلَاءِ ۗ وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۗ

بیشک منافق اللہ سے دھوکہ بازی کرتے ہیں اور وہ انہیں دھوکے کا بدلہ دے گا اور جب نماز کیلئے اٹھتے ہیں تو بے دلی سے لوگوں کو دکھانے کے لیے اور اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت کم۔ وہ اس بارے میں تذبذب میں ہیں نہ ان کی طرف اور نہ ان کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کر دے تم اس کے لیے کوئی سبیل نہیں پاسکتے۔ (النساء - 142-143)

- 1- امام علی رضاً نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ دھوکہ نہیں دیتا بلکہ وہ ان (دھوکہ دینے والوں) کو دھوکے کی سزا دیتا ہے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۳۴۶)
 - 2- بیشک منافقین اللہ کو اپنی طرف سے دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکے کا بدلہ اللہ کی طرف سے عذاب ہے اور جب منافقین رسول اللہ کے پیچھے نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو بے دلی کے ساتھ صرف مومنین کو دکھانے کیلئے (کہ وہ بڑی نمازیں پڑھتے ہیں) اور وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتے مگر بہت ہی کم اور وہ تذبذب میں رہتے ہیں کہ ان کی طرف ہوں یا ان کی طرف یعنی مومنین میں ہو جائیں یا یہودی رہیں۔ (خلاصہ روایت - تفسیر قمی - ص ۱۵۰)
- فوائد:-

- 1- اللہ کا ذکر اور سبیل مولیٰ کی ذات باہرکات ہے جس میں کوئی شک نہیں۔
- 2- منافق لوگ بے دلی کے ساتھ ریاکاری کرتے ہوئے بہت نمازیں پڑھتے ہیں مگر اس میں ذکر اللہ یعنی ذکر مولیٰ نہیں کرتے۔ لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں کہ ہم بہت مومن ہیں مگر امیر المومنین سے غداری کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی اس غداری کی جزا دیتا ہے کہ وہ پھر سبیل یعنی صراط مستقیم نہیں پاسکتے۔ ایسے منافق لوگ تذبذب میں ہیں کہ ملاں کی طرف رہیں یا مولیٰ کی طرف ہو جائیں۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۗ

أَتْرِيدُونَ أَنْ تَجْعَلُوا لِلَّهِ عَلَيْكُمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ۝ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ فِي الدَّرَكِ
الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيرًا ۝

اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو ولی نہ بناؤ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ کی کھلی جھٹ اپنے اوپر قائم کر لو۔ یقیناً منافقین دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔

(النساء - 144-145)

1- اے ایمان والو! کافروں یعنی دشمنان مولانا علی کو ولی نہ بناؤ مومنین یعنی علی بن ابی طالب کو چھوڑ کر۔

(خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقر) (البرہان - ج ۲ - ص ۳۴۷)

فوائد:-

1- آل محمد کو چھوڑ کر ولایت علی کے مخالفین کو ولی بنانے کی واضح ممانعت ہے جس نے دشمنان ولایت مولانا علی کو ولی مان لیا اس نے اپنے اوپر اللہ کے عذاب کی دلیل قائم کر لی۔ پھر ولایت معصومین میں منافقت کرنے والے دوزخ کے سب سے نیچے والے طبقے میں ہوں گے اور ان کا کوئی مددگار نہیں پاؤ گے ظاہر ہے کہ جو اس دنیا میں یا علیؑ مدد کا منکر ہوگا وہ آخرت میں سلطان نصیر کی مدد کیسے پاسکتا ہے۔

❖.....❖.....❖

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ
وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۖ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا
۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۖ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُهِينًا ۝

پیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں اور کہتے ہیں کہ ہم بعض پر ایمان لائیں گے اور بعض سے انکار کریں گے اور چاہتے ہیں کہ اس کے درمیان کوئی راہ نکالیں۔ یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لیے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (النساء - 150-151)

1- یہی وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ کا اقرار تو کرتے ہیں مگر امیر المؤمنین کا انکار کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ انہوں نے درمیانی راستہ اختیار کیا ہے یعنی نیکی

(خیر) پالی ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۱۵۱)

فوائد:-

1- ”رسول“ اللہ کے بھیجے ہوئے فرشتے، نبی، رسول اور امام کو کہتے ہیں۔ کچھ لوگ سید الانبیاء کا اقرار تو کر لیتے ہیں مگر سید الاوصیاء کے اقرار سے پہلو تہی کرتے ہیں یعنی اللہ کے بعض احکامات پر ایمان لاتے ہیں اور بعض سے انکار کرتے ہیں، کلمہ طیبہ کے ایک حصے کو مانتے ہیں دوسرے کو جزو ہی نہیں سمجھتے اور سمجھتے ہیں کہ درمیانی راستہ اختیار کر کے بڑی

نیکیاں کمالی ہیں۔ اور اللہ کے نزدیک ولایت علیؑ کے اقرار سے بھاگنے والا ہی پکا کافر مشرک اور منافق ہوتا ہے جو ولایت الہی یعنی ولایت معصومین میں کسی ایرے غیرے کو شریک بنا لے اور اس ایرے غیرے کے حکم کو حکم الہی سمجھ کر عمل کرے۔



لَكِنَّ اللَّهَ يَشْهَدُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْكَ أَنْزَلَهُ بِعِلْمِهِ ۚ وَالْمَلَائِكَةُ يَشْهَدُونَ ۗ
 وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ قَدْ ضَلُّوا
 ضَلَالًا بَعِيدًا ۝ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَلَا
 لِيُهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝ إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى
 اللَّهِ يَسِيرًا ۝ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ فَآمِنُوا
 خَيْرًا لَكُمْ ۗ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَكَانَ اللَّهُ
 عَلِيمًا حَكِيمًا ۝

لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ اس نے جو کچھ تمہاری طرف نازل کیا اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے اور فرشتے بھی گواہی دیتے ہیں اور گواہی کے لیے اللہ کافی ہے۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور سبیل سے روکا وہ دور کی گمراہی میں بھٹک گئے۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ ان کو بخشنے والا نہیں اور نہ ہی ان کو راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کے لئے آسان ہے۔ اے لوگو یہ رسول تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ آیا ہے پس ایمان لے آؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم کفر کرو تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کا ہے اور اللہ سب جاننے والا حکمت والا ہے۔ (النساء۔ -166-170)

1- امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے علیؑ کے بارے میں تمہاری طرف نازل کیا اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے اور ملائکہ بھی اس کی شہادت دیتے ہیں اور اللہ شہادت دینے کیلئے کافی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور آل محمدؑ کے حق میں ظلم کیا اللہ ان کو معاف نہیں کرے گا اور نہ ہی انہیں (سیدھا) راستہ دکھائے گا سوائے جہنم کے راستے کے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بات اللہ کیلئے آسان ہے۔ اے لوگو یہ رسول تمہارے پاس ولایت علیؑ کے بارے میں حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے آیا ہے پس ایمان لے آؤ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم ولایت علیؑ کا انکار کرو تو جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کیلئے ہے۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۵۶)

1- ولایت علی علم الہی کے نزاعوں سے نازل ہوئی۔ معصوم فرشتے بھی ولایت علی کی شہادت دیتے ہیں۔ اللہ کو کوئی پروا نہیں کہ کوئی ولایت علی کی گواہی دے یا نہ دے وہ بے نیاز قادر مطلق ہے کہ آل محمد کی ولایت کے بارے میں ظلم کرنے والوں کو سیدھا جہنم رسید کرے گا۔ اگر کوئی ولایت علی پر ایمان لے آتا ہے تو یہ اس کی اپنی فائدہ مند ہے اور اگر منہ موڑتا ہے تو نمک حرام ہے کیونکہ آسمانوں اور زمین سے رزق تو اسی کا کھاتا ہے پھر نافرمانی بھی کرتا ہے۔



يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ۝

فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۝

وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمًا ۝

اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے برہان (دلیل) آچکا ہے اور ہم نے تمہاری طرف نور مبین نازل کیا ہے۔ پس جو لوگ اللہ پر ایمان لائے ہیں اور اس کا دامن تھام لیا پس ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا اور ان کو اپنی طرف سیدھے راستے کی راہنمائی کرے گا۔ (النساء - 174-175)

1- امام جعفر صادق نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ البرہان، محمد مصطفیٰ ہیں اور النور، علی مرتضیٰ ہیں۔ اور صراط مستقیم، علی ہیں۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۳۵۸)

2- نور امیر المؤمنین علی کی امامت ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اس کا دامن تھام لیا پس ان کو وہ اپنی رحمت اور فضل میں داخل کرے گا۔ ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو امیر المؤمنین اور آئمہ کی ولایت سے تمسک رکھتے ہیں۔ (خلاصہ روایت - تفسیر قمی) (البرہان - ج ۲ - ص ۳۵۸) فوائد:-

1- اللہ رحمان و رحیم واضح برہان و دلیل اور روشن نور و ہدایت کو نازل کرتا ہے تاکہ لوگ ولایت علی کے سیدھے راستے پر چلتے ہوئے آسانی سے قرب الہی حاصل کر سکیں اور اسکی رحمت و فضل کے سائے میں ہمیشہ رہیں۔

دوسری طرف مقصر ملاں بلا دلیل مانگے اندھی تقلید کی دعوت دیتا ہے۔ شیطان ولایت علی سے تمسک کو توڑنا چاہتا ہے اور نور ولایت سے نکال کر بحر ظلمات میں غرق کرنا چاہتا ہے۔



سورة المائدة

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ۗ ... ۝

اے ایمان والو اپنے پکے عہدوں کو پورا کرو..... (المائدہ-1)

1- اس آیت کے بارے میں کہ ”ایمان والو اپنے عقود کو پورا کرو“ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس سے مراد عہد ہے۔
(البرہان - ج ۲ ص ۳۶۳)

2- امام محمد تقیؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ بیشک رسول اللہؐ نے صحابہ سے مولا علیؑ کی خلافت کے متعلق دس موقعوں پر پکا عہد لیا پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ اے ایمان والو اپنے پکے عہد کو پورا کرو جو عہد تم سے امیر المؤمنینؑ کے لیے پکا باندھا گیا۔ (البرہان - ج ۲ ص ۳۶۴)

3- جہاں بھی اللہ نے قرآن میں ایمان والوں کو خطاب کیا ہے ان مومنوں کا سردار شریف اور امیر علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ (روایت - ابن عباسؓ)
(البرہان - ج ۲ ص ۳۶۳)
فوائد:-

1- اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ کا عہد و بیثاق بہت پکا باندھا ہے اس پر صرف مومنین ہی قائم رہ سکتے ہیں۔



...الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنَ ط الْيَوْمَ

اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ

دِينًا ط ... ۝

آج کے دن کافر تمہارے دین سے مایوس ہو گئے پس تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیے

کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کر لیا..... (المائدہ - 3)

1- قوم جہالت میں ہے اور اپنے دین میں دھوکہ کھا رہی ہے۔ بیشک اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو واپس نہ بلایا جب تک لوگوں کے لیے دین کامل نہ کر دیا اور ان پر قرآن نازل کیا جس میں ہر چیز کی تفصیل ہے اور اس میں حلال اور حرام واضح بیان ہے اور حدود اور احکام بھی، اور مکمل طور پر وہ تمام چیزیں جن کی انسانوں کو ضرورت ہو سکتی ہے، پس اللہ عزوجل فرماتا ہے ”ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی“ (الانعام-38) اور حجۃ الوداع میں نازل فرمایا جو رسول اللہؐ کا آخری حج تھا ”آج کے دن میں نے تمہارا دین تمہارے لیے کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو (بطور) دین پسند کر لیا“ پس امر امت ہی ہے جس نے دین کو مکمل کیا اور رسول اللہؐ نے پردہ نہ فرمایا جب تک دین کے معالم واضح کرے نہ بتا دیئے اور لوگوں کو سبیل و صراط واضح کرے۔

کردی اوان کو حق کے راستے پر نہ چھوڑ دیا اور مولانا علی گوان کے لیے علم ہدایت اور امام قائم نہ کر دیا اور کوئی چیز نہ چھوڑی کہ اسکو بیان نہ کر دیا ہو جس کی ان کو ضرورت پڑ سکتی ہے، پس جو یہ خیال کرے کہ اللہ عزوجل نے اپنا دین مکمل نہ کیا تو اس نے اللہ عزوجل کی کتاب کو رد کر دیا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو رد کیا پس وہ کافر ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضا)

(البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۷۲)

2- جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا اللہ اکبر کہ دین کی تکمیل اور اللہ کی نعمت اور رضا کا اتمام میری رسالت اور علی ابن ابی طالب کی ولایت پر ہوا۔ (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۳۷۳)

3- رسول اللہ کے خطبہ غدیر خم سے چند اقتباسات:-

..... میں اپنے نفس کی طرف سے اس کیلئے اقرار کرتا ہوں کہ میں اس کا عبد ہوں اور اس کی ربوبیت کی گواہی دیتا ہوں اور جو کچھ اس نے میری طرف وحی فرمائی ہے اسے پہنچاتا ہوں اس احساس کے ساتھ کہ اگر میں ایسا نہ کروں تو مجھ پر ایسی بلا نازل ہو جسے مجھ سے کوئی دفع نہ کر سکے چاہے وہ بہت بڑا احسان کرنے والا اور دوست صفت ہو کیونکہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے یقیناً اس نے مجھے آگاہ کیا ہے کہ جو حکم مجھ پر نازل کیا گیا ہے اگر میں اسے نہ پہنچاؤں تو گویا میں نے اس کی رسالت ہی نہیں پہنچائی اور اللہ نے مجھے ضمانت دی ہے کہ مجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور اللہ کی ذات ہی کافی اور کریم ہے اور اس نے مجھے وحی فرمائی ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم اے رسول جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ (المائدہ۔ 67)

..... اور میں نے جبرائیل سے خواہش کی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس حکم کے تم لوگوں تک پہنچانے سے معاف رکھے اس لیے کہ اے لوگو میں یقیناً جانتا ہوں کہ متقین کی کمی ہے اور منافقین کی کثرت ہے اور گناہ گاروں گگ مکر و فریب ہے اور اسلام گگ مذاق اڑانے والوں کی چالیں ہیں جن لوگوں کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے کہ ”وہ اپنی زبانوں سے جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کے دلوں میں نہیں ہوتا“ اور وہ اسے معمولی سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت بات ہے اور یہ لوگ مجھے بار بار ازبیتیں پہنچا چکے ہیں حتیٰ کہ میرا نام کان رکھا اور سمجھ لیا کہ میں ایسا ہی ہوں صرف اس وجہ سے کہ میں علی گواپنے پاس زیادہ رکھتا ہوں اور ان کی طرف ہی توجہ رکھتا ہوں۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں نازل فرمایا ”جو لوگ نبی گواپنے سے کہتے ہیں کہ وہ کان ہی کان ہیں۔ تم ان لوگوں کے جواب میں جو تم کو ایسا سمجھتے ہیں یہ کہہ دو کہ تم لوگوں کے لیے اس کا کان ہونا ہی بہتر ہے اور اگر میں چاہوں کہ ان کہنے والوں کے نام بتاؤں تو بتلا سکتا ہوں اور اگر ان کی طرف اشارہ کرنا چاہوں تو کر سکتا ہوں اور اگر ان کا پتہ بتانا چاہوں تو بتا سکتا ہوں مگر میں نے ان معاملات میں کریمانہ اخلاق کا برتاؤ کیا۔ اور اس بارے میں اللہ مجھ سے راضی ہی نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ جو اس نے مجھ پر حکم نازل کیا ہے اسے پہنچا دو پس اللہ فرماتا ہے اے رسول جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا تم نے رسالت ہی نہ پہنچائی اور اللہ تمہیں لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

اے لوگو جو ان لوگوں کو اللہ نے یقیناً علی گوتہارے لیے ولی اور امام مقرر کیا ہے اس کی اطاعت فرض کی ہے مہاجرین اور انصار پر اور نیکی میں اس کی اتباع کرنے والوں پر اور دیہاتوں و شہروں میں رہنے والوں پر اور عجمیوں اور عربیوں پر اور آزاد و غلام پر اور ہر چھوٹے اور بڑے پر اور ہر گورے اور کالے پر اور تمام موحدوں پر اس کا حکم جاری ہوگا اور اس کی بات ماننی واجب ہوگی اس کا حکم نافذ ہوگا۔ جو اس کی مخالفت کرے گا وہ ملعون ہے۔ جو اس کی اتباع کرے گا وہ مرحوم ہے۔ جو اس کی تصدیق کرے گا وہ مومن ہے یقیناً اللہ نے اس کی مغفرت کر دی جس نے سنا اور اطاعت کی اس کی۔

اے لوگو یہ آخری موقع و مقام ہے کہ میں علی گوتہارے رب کا حکم مانو کیونکہ اللہ عزوجل تمہارا معبود اور تمہارا ولی ہے۔ اس کے بعد اس کا رسول محمد تمہارا ولی ہے جو تم سے کھڑا خطاب کر رہا ہے۔ پھر میرے بعد اللہ جو تمہارا رب ہے کہ تم سے علی تمہارا ولی ہے اور تمہارا امام

ہے۔ پھر امامت ان لوگوں میں ہے جو اس کی ذریت سے ہیں اللہ اور اس کے رسول سے ملاقات کے دن تک۔ کوئی چیز حلال نہ ہوگی سوائے اس کے جسے اللہ نے حلال قرار دیا ہے اور کوئی چیز حرام نہ ہوگی سوائے اس کے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے۔ مجھے اللہ نے حلال و حرام کی معرفت عطا فرمائی ہے اور میں نے اس کو علیؑ کے سپرد کر دیا، کتاب کا علم جو میرے رب نے مجھے دیا اور حلال اور حرام کا علم۔ اے لوگو کوئی علم ایسا نہیں ہے جسے اللہ نے میری ذات میں محصور نہ فرمایا ہو اور میں نے وہ امام المتقین علیؑ کو نہ دے دیا ہو۔ کوئی ایسا علم نہیں جو میں نے علیؑ کو تعلیم نہ کیا ہو اور وہی امام مبین ہے۔

اے لوگو اس کی فضیلت تسلیم کرو کہ اللہ نے اسے فضیلت عطا کی ہے اور اس کی ولایت مانو کہ اللہ نے اسے مقرر کیا ہے۔

اے لوگو یہ اللہ کی طرف سے امام ہے اور اللہ کسی ایک کی توبہ قبول نہیں کرتا جو اس کی ولایت کا انکار کرے اور ہرگز اس کی مغفرت نہ کرے گا اور اللہ کا یہی حق ہے کہ جو اس کے حکم کی مخالفت کرے اس کے ساتھ ایسا برتاؤ کرے کہ اس کو ہمیشہ ہمیشہ اور تمام زمانوں کیلئے سخت سے سخت عذاب دے پس تم اس کی مخالفت سے بچتے رہنا کہ کہیں آگ میں نہ چلے جاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو منکرین کیلئے تیار کی گئی ہے۔

اے لوگو اللہ کی قسم پہلے انبیاء و مرسلین کو میری ہی بشارت دی گئی تھی اور میں خاتم الانبیاء و مرسلین ہوں اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوقات پر حجت ہوں پس جس نے اس میں شک کیا وہ کافر ہے پہلی جہالت والا کفر۔ اور جس نے میرے اس قول (پیغام ولایت) پر شک کیا اس نے میری تمام رسالت پر شک کیا اور اس میں شک کرنے والا آگ میں جائے گا۔

اے لوگو علیؑ کو افضل مانو کیونکہ وہ میرے بعد سب پر افضل ہے وہ مرد ہوں یا عورتیں ہوں۔ ہماری ہی سبب اللہ رزق نازل فرماتا ہے اور ہمارے صدقے مخلوقات کی بقا ہے۔ ملعون ہے ملعون ہے مغضوب ہے مغضوب ہے جو میرے اس قول کو رد کرے اور اس سے اتفاق نہ کرے۔ خبردار جبرائیلؑ نے اللہ کی طرف سے یہ خبر پہنچائی ہے کہ جو شخص علیؑ سے دشمنی کرے اور اس سے دوستی نہ رکھے اس پر میری لعنت اور میرا غضب۔ تو ہر نفس غور کرے کہ کل کے لیے آگے کیا بھجتا ہے۔ اللہ سے ڈرو اور اس کی مخالفت نہ کرو کہ ثابت قدمی کے بعد پاؤں نہ پھسل جائیں بیشک جو کچھ تم کرتے ہو اللہ جانتا ہے۔

اے لوگو یہ (علیؑ) جب اللہ ہے جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے ”ہائے افسوس میں نے جب اللہ کے بارے میں کیسی کوتاہی کی“ اللہ کی قسم قرآن کی تفسیروں کو تمہارے لیے صحیح طور پر کوئی بیان نہیں کرے گا اور اس کی تفسیر کو تمہارے لیے واضح نہ کرے گا سوائے اس شخص کے جس کا ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہوں اور جس کو میں اٹھائے ہوئے ہوں اور جس کا بازو میں تھامے ہوئے ہوں اور تمہیں تعلیم دے رہا ہوں کہ بیشک جس جس کا میں مو لا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے اور وہ علیؑ ابن ابی طالب میرا بھائی اور میرا وصی ہے اور اس کا ولی ہونا اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور اسی نے یہ حکم مجھ پر نازل فرمایا ہے۔

پھر رسول اللہ نے علیؑ کے بازو پر ہاتھ رکھ کر ان کو اور بلند کیا یہاں تک کہ ان کے پاؤں رسول اللہ کے گھٹنوں کے برابر آگئے حالانکہ امیر المؤمنینؑ کا ہاتھ تو اسی وقت سے تھامے ہوئے تھے جس وقت آپؐ منبر پر تشریف لے گئے تھے۔

اے اللہ تو اس سے دوستی رکھنا جو اس سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھنا جو اس سے دشمنی رکھے اور اس پر لعنت کرنا جو اس کا انکار کرے اور اس کے حق کی مخالفت کرے اور اس پر غضب کرنا جو اس سے لڑائی کرے۔

اے اللہ تو نے ہی مجھ پر یہ نازل فرمایا کہ امامت تیرے ولی علیؑ کے لیے ہے اور جب میں نے اس کی فضیلت کھول کر بیان کی کہ جس سے تو نے اپنے بندوں کے دین کو مکمل کیا اور ان پر اپنی نعمت تمام کی اور ان کے لیے اسلام کو دین پسند کر لیا تو تو نے فرمایا ”اور جو اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اپنائے گا تو اس سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں ہوگا“ (آل عمران 85) یا اللہ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے تیرا پیغام پہنچا دیا۔

اے لوگو یہ علیؑ تم سب سے زیادہ میری نصرت کرنے والا اور تم سب سے زیادہ میرے نزدیک حقدار اور تم سب سے زیادہ میرا قریب اور عزیز ہے اور اللہ عزوجل اور میں دونوں اس سے راضی ہیں اور کوئی رضائے الہی والی ایسی آیت نہیں اتری جو اس کے بائے میں نہ ہو اور مومنوں کو کسی حکم اللہ نے مخاطب

نہیں کیا مگر یہ کہ اس کا اصل خطاب اس سے ہے اور قرآن میں مدح کی ایسی کوئی آیت نہیں اتری جو اس کی شان میں نہ ہو اور اللہ نے سورۃ ہل آتی میں جنت کی شہادت خاص اسی کے لیے دی ہے اور وہ سورۃ اس کے سوا کسی دوسرے کی شان میں نازل نہیں فرمائی اور نہ اس کے سوا کسی اور کی اس میں مدح فرمائی۔
اے لوگو ہر نئی کی ذریت خود اس کے سلب سے ہے اور میری ذریت علی کے سلب سے ہے۔

اے لوگو ابلیس نے آدم کو حسد کے سبب جنت سے نکلوا یا۔ پس تم علی سے حسد نہ کرنا اور نہ تمہارے سارے اعمال اکارت ہو جائیں گے اور تمہارے قدم ڈگمگا جائیں گے۔ آدم صرف ایک ترک اولیٰ کی وجہ سے زمین پر اتارے گئے تھے حالانکہ اللہ کے چنے ہوئے تھے تو پھر تمہاری کیا حالت ہوگی اگر تم پھسل گئے اور تم تو صرف اللہ کے بندے ہو۔ شتی کے سوا علی سے کوئی بغض نہیں کرتا اور متقی کے علاوہ کوئی علی سے محبت نہیں کرتا اور مخلص مومن کے علاوہ کوئی اس پر ایمان نہیں رکھتا اور اللہ کی قسم علی کے ہی بارے میں اس نے سورۃ العصر نازل فرمائی ہے۔

اے لوگو اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو اس کے ساتھ نازل ہوا قبل اس کے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں پھر ان کو پشت کی طرف پھیر دیں۔

اے لوگو اللہ عزوجل کی طرف سے نور میری ذات میں ہے پھر وہ علی میں منتقل ہوا پھر اس کی ذریت میں القائم المہدی تک جو اللہ کے حق کی بابت مواخذہ کرے گا اور تمام مومنوں کے حق کی بابت کیونکہ اللہ عزوجل نے ہمیں تمام عالمین کے مقصروں دشمنوں مخالفوں خانوں گناہ گاروں اور ظالموں پر حجت قرار دیا ہے۔

اے لوگو تم ہم پر اپنے اسلام کا احسان نہ جتلاؤ ورنہ اللہ تم پر غضب ناک ہو جائے گا اور پھر اس کی طرف سے تم پر عذاب آپڑے گا اور وہ ایسے لوگوں کی گھات میں ہے۔

اے لوگو عنقریب میرے بعد ایسے امام ہوں گے جو آگ کی طرف بلائیں گے اور قیامت کے دن انکی مدد نہ کی جائے گی۔ اے لوگو بیشک اللہ اور میں دونوں ان سے بیزار ہیں۔ اے لوگو یقیناً وہ امام اور ان کے مدگار اور ان کے شیعہ اور ان کے پیروکار (مقلد) دوزخ کے سب سے نچلے طبقہ میں ہوں گے۔ تکبر کرنے والوں کی ایسی بری جگہ ہے۔

اے لوگو میں امامت اور وراثت کو قیامت تک اپنی اولاد میں چھوڑتا ہوں اور جس بات کو پہنچانے کا مجھے حکم دیا گیا ہے وہ میں نے پہنچادی جو حجت ہے ہر حاضر و غائب پر اور ہر اس شخص پر جو یہاں موجود ہے یا موجود نہیں اور ہر اس شخص پر جو پیدا ہو چکا ہے یا جو پیدا نہیں ہوا۔ پس جو حاضر ہے غائب کو اس کی تبلیغ کر دے اور ہر باپ اپنے بیٹے کو تبلیغ ولایت کر دے یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے۔ اور عنقریب لوگ غضب کر کے سلطنت بنا لیں گے، خبردار غاصبوں اور انکے ساتھیوں پر اللہ کی لعنت۔ اور اے دونوں گروہو! اسی وقت ہم تمہارا حساب لینے کیلئے جلدی سے فارغ ہو جائیں گے پھر دونوں پر آگ کی لپیٹ اور پگھلا ہوا تانبا بھیجا جائے گا کہ تم دونوں اسے روک نہ سکو گے۔

اے لوگو اللہ کی قسم کوئی بستی ایسی نہیں کہ جس کو اس کی تکذیب کی وجہ سے ہلاک نہ کیا گیا ہو اور اسی طرح ہر ظلم کرنے والی بستی تباہ کی جائے گی جیسا اللہ عزوجل نے ذکر کیا ہے اور یہ علی تمہارا امام اور تمہارا ولی ہے اور وہ اللہ کے وعدے ہیں اور اللہ اپنا وعدہ سچا کر دکھاتا ہے۔

اے لوگو نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔ اگر تمہاری مدت بڑھادی جائے اور پھر تم سے کوتاہی ہو جائے تو یہ علی تمہارا ولی (حاکم) ہے یہ تمہارے لیے (حقائق) واضح کر دے گا جس کو اللہ عزوجل نے مقرر کیا ہے۔

اے لوگو ہر حلال جو میں تمہیں بتا چکا ہوں اور ہر حرام جس سے تمہیں میں منع کر چکا ہوں یقیناً میں اس سے کبھی نہ ہٹوں گا اور نہ کبھی بدلوں گا لہذا تم اسے یاد رکھو اس کی حفاظت کرو اور اس کی ایک دوسرے کو وصیت کرتے رہو اور اس کو کبھی نہ بدلنا اور نہ اس میں تغیر کرنا خبردار میں پھر اس بات کی تجدید کرتا ہوں۔

خبردار نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور نیکی کا حکم دو اور بدی سے منع کرو۔ خبردار امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہم بات یہ ہے کہ اسے ہرے قول کے مطابق کیا

جائے اور یہ بات جو اس وقت حاضر نہیں اس تک پہنچا دو اور اسے میرا حکم قبول کرنے کا حکم کرو اور میری بات کی مخالفت سے منع کرو کیونکہ یہ اللہ عزوجل اور میرا حکم ہے اور بغیر امام کے نہ امر با معروف ہے نہ نہی عن المنکر۔

اے لوگو تمہاری تعداد اس سے زیادہ ہے کہ ایک وقت میں مجھ سے ایک ایک کر کے بیعت کر سکو لیکن اللہ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تمہاری زبانوں سے اس بات کا اقرار لے لوں کہ علیؑ کے امیر المؤمنین ہونے کا پکا عہد لے لیا ہے اور اسکے بعد ان آئمہ کیلئے جو میری اور اس کی اولاد سے ہیں، تم کو بتا چکا ہوں کہ میری ذریت اسی کے صلب سے ہے۔ تو اب تم سب مل کر یہ اقرار کرو کہ آپ نے ہمارے رب کی طرف سے اور اپنے رب کی طرف سے علیؑ کے معاملہ میں اور ان آئمہ کے معاملہ میں جو ان کی اولاد سے اور ان کے صلب سے ہیں جو کچھ بھی پہنچایا ہم نے سن لیا اور ہم اس پر راضی ہیں، اطاعت پر تیار ہیں۔ ہم اپنے دل سے جان سے زبان سے اور ہاتھ سے اسی پر بیعت کرتے ہیں اسی پر ہم جنیں گے اور اسی پر ہم مریں گے اور اسی پر مبعوث ہوں گے اور ہم اس میں کوئی تغیر و تبدل نہ کریں گے اور نہ اس میں کوئی شک و شبہ کریں گے اور نہ کبھی اس عہد سے پھریں گے اور نہ اس میثاق کو توڑیں گے اور ہم اللہ کی اطاعت کریں گے اور آپؑ کی اور امیر المؤمنین علیؑ کی اطاعت کریں گے اور آئمہؑ کی جو ان کی اولاد سے ہیں اور جن کا آپؑ نے ذکر فرمایا کہ آپؑ کی ذریت سے اور ان کے صلب سے حسنؑ اور حسینؑ کے بعد ہوں گے۔

اے لوگو جو میں تم سے کہہ رہا ہوں وہ کہو اور علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو اور یہ بھی کہو کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اے ہمارے رب ہماری مغفرت فرما اور تیری طرف ہی بازگشت ہوگی اور یہ بھی کہو کہ ہر تعریف اسی اللہ کیلئے ہے جس نے ہم کو اس بات کی ہدایت فرمائی اور اگر اللہ ہماری ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔

اے لوگو اللہ کے نزدیک علیؑ ابن ابی طالب کے بہت فضائل ہیں اور جو کچھ اس نے قرآن میں نازل فرمایا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ ہے کہ میں کسی ایک مقام پر اپنے خطبے میں ان کو بیان کر سکوں پھر جو شخص بھی تم کو وہ فضائل بتائے اور سمجھائے تو تم اس کی تصدیق کرنا۔

اے لوگ وہی بات کہو جس بات کے کہنے سے اللہ تم سے راضی ہو۔ پھر اگر تم اور تمام تر اہل ارض کافر ہو جاؤ تو تم اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے۔ یا اللہ تو سب مومنوں کو بخش دے اور سب کافروں پر اپنا غضب نازل کر اور ہر تعریف اللہ کے لیئے ہے جو عالمین کا رب ہے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۳۷۶)

4- جب رسول اللہؐ اس خطبہ سے فارغ ہوئے تو لوگوں نے ایک حسین و جمیل مرد کو دیکھا جس کی خوشبو اچھی تھی اور وہ کہہ رہا تھا ”اللہ کی قسم جیسا آج محمد مصطفیٰؐ کو دیکھا کبھی نہ دیکھا، اپنے چچا کے بیٹے (کی ولایت) کیلئے کتنی شدت سے تاکید کر رہے ہیں اور عہد اتنا پکا باندھا ہے کہ کوئی نہیں توڑ سکتا سوائے اس کے جو اللہ عظیم اور اسکے رسول کا منکر ہو۔ جو اس پکے عہد کو توڑے گا اس کیلئے ہمیشہ کی ہلاکت ہے“۔ ایک شخص نے جب اس کا یہ کلام سنا اور اسکی خوبصورت شکل دیکھی تو نبی اکرمؐ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ کیا آپ نے سنا یہ مرد کیا کہہ رہا ہے یہ ایسے ایسے کہہ رہا ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ یہ مرد کون ہے یہ روح الامین جبرئیلؑ ہے۔ اسکی مراد تم ہو کہ عہد کو نہ توڑنا اور اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ اور اس کا رسول اور اسکے ملائکہ اور مومنین تم سے بیزار ہیں۔ (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ)

(البرہان - ج ۲ - ص ۳۹۱)

5- جمعہ کے دن جب رسول اللہؐ عرفات سے اترے تو جبرئیلؑ آئے اور پیغام دیا: یا محمدؐ اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے کہ اپنی امت سے کہہ دو آج کے دن میں نے تمہارے دین کو تمہارے لیے علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ولایت سے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کر لیا اور اس کے بعد کوئی اور حکم نازل نہیں ہوگا۔ تم پر صلاۃ، زکاۃ، صوم اور حج نازل کیا گیا اور یہ پانچوں (ولایت) ہے اور یہ (پہلے) چار ہرگز اس (ولایت علیؑ) کے بغیر قبول نہ ہوں گے۔ (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۲ - ص ۳۹۱)

فوائد:-

- 1- اللہ کا حکم اور رسول اللہ کا خطبہ اتنا واضح اور جامع ہے کہ پورا دین سمجھ میں آجاتا ہے۔ اگر اسلام میں ولایت علیؑ نہ ہو تو اللہ الصمد ایسے اسلام سے بھی راضی نہیں۔ اور اسلام کے تحت تمام نیک اعمال بھی ولایت علیؑ کے بغیر قبول نہیں کرتا۔
- 2- اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کر دیا، ہر مسئلے کا حل قرآن و حدیث میں موجود ہے اور حجت الہیؑ بھی حاضر و ناظر ہے۔ کسی مقصر ملاں کو دین میں ذاتی دخل اندازی کی اجازت نہیں ہے۔ دین میں حلال و حرام رسول اللہؐ نے واضح کر دیئے ان میں قیامت تک تغیر و تبدل ناممکن ہے۔
- 3- تبلیغ ولایت کرنے والے کی حفاظت کی ضمانت اللہ نے لی ہے اور تبلیغ کو روکنے والا غضب الہیؑ میں گرفتار ہے۔ رسول اللہؐ پوری زندگی مودت علیؑ کی وجہ سے لوگوں کے طعنے سنتے رہے ایذیتیں سہتے رہے۔ مگر رحمت العالمینؐ یہی چاہتے رہے کہ کہیں مسلمان مرتد نہ ہو جائیں۔
- 4- قرآن کے ترجمہ و تفسیر کا حق صرف معصومینؑ کو ہے۔ قرآن معصومینؑ کی شان میں قصیدہ ہے اور انکے دشمنوں کیلئے عذاب کی خوشخبری ہے۔ غدیر خم میں مولا محمد مصطفیٰؐ نے مولا علی مرتضیٰؑ (قرآن ناطق) کو اپنے ہاتھوں میں اٹھایا ہوا تھا۔
- 6- مولا علیؑ اور آئمہ طاہرینؑ تمام مقصروں و ظالموں پر حجت ہیں اگر وہ دلیل و برہان کو نہ مانے تو ان کے چہرے بگاڑ کر پشت کی طرف موڑ دیئے جائیں گے۔
- 7- کوئی مقصر ملاں یہ حق نہیں رکھتا کہ اپنے اسلام کا احسان جتلائے کہ مقصروں کی وجہ سے اسلام پچتا چلا آیا اور اسلام پھیلا۔ بلکہ ہر ایک کی عزت اسلام کی وجہ سے ہے۔
- 8- خود ساختہ امام جو تکبر کرتے ہیں کہ وہ اللہ کی بڑی آیت ہیں اور اسلام پر حجت ہیں یعنی جو کھلے بندوں معصومینؑ کے القابات چراتے ہیں وہ اور ان کے شیعہ جو مخالفین ولایت علیؑ ہیں دوزخ میں جائیں گے۔
- 9- تمام لوگوں کا فرض ہے کہ آنے والی نسل تک پیغام ولایت علیؑ پہنچائیں اور والدین پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کو ولایت علیؑ کی تبلیغ کریں۔ ولایت علیؑ کا مطلب چارہ معصومینؑ کی ولایت ہے اور یہی ولایت الہیہ ہے۔
- 10- نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کو اللہ اور معصومینؑ کے حکم کی مطابقت ادا کرنا ہوگا حلال و حرام کو تبدیل کرنے والے مقصر ملاں کا کوئی حکم قابل قبول نہیں ہے۔
- 11- اقرار ولایت مولا علیؑ اللہ اور اسکے رسولؐ کے سامنے کرنا لازم ہے اور ولایت پر ہی جینا اور مرنا لازم ہے۔ ولایت میں شک کرنا یا کسی مقصر ملاں کو اس میں شریک کرنا باعث عذاب ہے۔
- 12- فضائل مولا علیؑ لا محدود ہیں۔ اگر تمام اہل دنیا بھی ولایت کے منکر اور مقصر ہو جائیں تو اللہ اور معصومینؑ کو ہرگز کوئی پروا نہیں۔ ولایت علیؑ انسان کے اپنے فائدے اور کامیابی کے لیئے ہے۔



...وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَسِرِينَ



..... جو شخص ایمان کے ساتھ کفر کرے پس اس کے عمل ضائع ہو گئے اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ (المائدہ -5)

1- امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ جس نے ولایت علیؑ کے ساتھ کفر کیا۔ اور علیؑ ہی ایمان ہے۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۴۰۵)

فوائد:-

اگر کوئی جاہل کہے کہ وہ ولایت علیؑ پر ایمان رکھتا ہے اور ولایت مولا علیؑ اور عزاداری مولا حسینؑ کے خلاف فتوے دینے والے مقصر ملاؤں کی تقلید بھی کرتا ہے تو ایسا جاہل شخص جو دو کشتیوں پر سوار ہے غرق نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا؟ سفینہ نجات صرف ایک ہے۔



وَ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمِيثَاقَهُ الّٰذِي وَاثَقَكُمْ بِهِ ۗ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ

اَطَعْنَا ۗ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

اللہ نے جو تم پر نعمت کی ہے اس کا ذکر کرو اور اس میثاق کا جو اس نے تم سے پکا کیا جب کہ تم نے کہا تھا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ دلوں کے راز جانتا ہے۔ (المائدہ - 7)

1- جب رسول اللہ نے لوگوں سے ولایت کا میثاق لیا تو انہوں نے کہا ہم نے سنا اور اطاعت کی پھر انہوں نے اپنے عہد کو توڑ دیا۔ (خلاصہ حدیث۔ تفسیر قمی) (البرہان - ج ۲ - ص ۴۱۵) فوائد:-

1- اللہ کی سب سے بڑی نعمت ولایت علیؑ ہے۔ اللہ کا ذکر مولا علیؑ ہیں۔ مقصرین لوگوں کے سامنے کہتے ہیں کہ ہم ولایت علیؑ کے قائل ہیں مگر جب وہ اللہ کے حضور کھڑے ہوتے ہیں تو نہ اللہ کی نعمت (ولایت) کا ذکر کرتے ہیں اور نہ ہی اس (علیؑ) کا ذکر کرتے ہیں، اللہ ان کے دلوں میں چھپا ہوا بغضِ معصومینؑ جانتا ہے۔



وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ بَنِي اِسْرَآءِیْلَ ۗ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِیْبًا ۗ وَ قَالَ

اللّٰهُ اِنِّیْ مَعَكُمْ ۗ لَئِنْ اَقَمْتُمْ الصَّلٰوةَ وَ اَتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ

وَ عَزَرْتُمْ مُوٰهَبَهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۗ لَّا كُفِّرَنَّ عَنْكُمْ سِیِّئَاتِكُمْ

وَ لَّا دُخِلَنَّكُمْ جَنَّتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۗ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ

فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝

اور تحقیق اللہ نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ہم نے ان میں سے بارہ نقیب مقرر کیئے اور اللہ نے کہا میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نے نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی اور میرے رسولوں پر ایمان لائے اور ان کی مدد کی اور اللہ کو اچھا قرض دیا تو میں تمہاری برائیاں تم سے مٹا دوں گا اور تمہیں ضرور ایسی جنتوں میں داخل کروں گا جس کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ پھر اس کے بعد جس نے تم میں سے کفر کیا تو اس نے سیدھے راستے کو گم کر دیا۔ (المائدہ - 12)

1- رسول اللہ نے فرمایا اے لوگو جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس سے راضی ہو تو پس وہ آئمہؑ مجن کی تعداد معلوم ہے کو اپنا ولی بنا لے۔

جابر نے پوچھا کہ وہ گنے ہوئے آئمہ گون ہیں؟ فرمایا اللہ تم پر رحمت کرے تم نے سارے اسلام کے متعلق پوچھ لیا۔ ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور وہ اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں جو اللہ کی کتاب میں آسمان و زمین خلق ہونے کے دن سے موجود ہیں اور ان کی تعداد ان چشموں جتنی ہے جو موسیٰ بن عمران کیلئے پھوٹے تھے جب اس نے اپنا عصا پتھر پر مارا تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور ان کی تعداد بنی اسرائیل کے نقیبوں کے برابر ہے اللہ فرما تا ہے۔ ”اور یقیناً اللہ نے بنی اسرائیل سے میثاق لیا اور ان میں سے بارہ نقیب مقرر فرمائے“ اور اے جابر! آئمہ بارہ ہیں ان میں اول علی ابن ابی طالب ہیں اور آخر قائم ہیں۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۴۱۶)

فوائد:-

- 1- ہر قوم سے اللہ نے میثاق ولایت مولا علی لیا۔ اس میثاق پر قائم رہتے ہوئے جو نماز قائم کرے زکوٰۃ دے تو اللہ اسکے گناہ معاف کر دے گا اور جس نے میثاق ولایت کا کفر کیا تو اس نے سبیل گوگم کر دیا یعنی صراط مستقیم (ولایت) سے گمراہ ہو گیا۔
- 2- آئمہ اللہ کی طرف سے صرف بارہ ہیں۔ سیدہ فاطمہ الزہراء گیارہ آئمہ کی ماں ہیں اور اگر ان کے ایک ہزار بیٹے بھی امام ہوتے تو پھر بھی سیدہ کی عظمت ان سے بلند ہے۔ یعنی لیلۃ القدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔



فَبِمَا نَقَضْتُمْ مِيثَاقَهُمْ لَعْنَهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ لَا وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ط إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝

پھر ان کے اپنے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت بنا دیا وہ کلمات کو ان کے مقام سے بدل دیتے ہیں اور جو نصیحت (ذکر) انہیں کی گئی تھی اس کے ایک بڑے حصے کو بھول گئے اور تم ان کی خیانت سے آگاہ ہوتے رہتے ہو سوائے ان میں سے چند ایک کے پس ان سے درگزر کرو اور منہ موڑ لو پیشک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (المائدہ-13)

1- پس ان کے اپنے عہد توڑ دینے کی وجہ سے ہم نے ان پر لعنت کی یعنی امیر المؤمنین علی کا عہد توڑنے کی وجہ سے۔ اور ہم نے ان کے دلوں کو سخت بنا دیا وہ کلمات کو ان کے موقع و مقام سے بدل دیتے ہیں یعنی جنہوں نے امیر المؤمنین کو ان کے مقام سے ہٹا دیا اور یہ کہ امیر المؤمنین کلمہ ہیں اس کی دلیل اللہ کا قول ہے ”اور اس کلمہ کو پیچھے باقی رہنے والا بنا دیا تاکہ (لوگ) اس کی طرف رجوع کریں“ (الزخرف-28) یعنی امامت۔

(خلاصہ حدیث - تفسیر قمی - ۱۵۷)

فوائد:-

- 1- اللہ نے سب سے بڑی امانت ولایت علی انسانوں کو سونپی اور اس کا میثاق پکا لیا اور اس ذکر کو بار بار دہرانے کا حکم دیا۔ اس آیت میں ان خیانت کرنے والوں کا ذکر ہے کہ وہ اس کلمے کے ایک بڑے حصے ”علی ولی اللہ“ کو جان بوجھ کر بھول گئے اور اس کا مقام بدل دیا کہ یہ تو جزو کلمہ ہی نہیں حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ کلمے کا ایک بڑا حصہ ہے اور اللہ نے اس کائنات کی ہر چیز پر ثبت فرمایا ہے۔ ایسے لوگوں کی خیانتیں آہستہ آہستہ ظاہر ہو رہی ہیں یعنی معصومین کی مخالفت میں ایک ایک کر کے فتوے آرہے ہیں۔ لیکن اللہ نے اپنے کلمہ کو

قائم رکھا ہے اور مقصر اپنے منہ کی پھونکوں (فتووں) سے اس نور کو نہیں بجھا سکتے۔ ”یقیناً تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین آچکے ہیں“ (المائدہ-15) یہ نور چہارہ معصومین ہیں۔



مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ
أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ۖ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا
النَّاسَ جَمِيعًا ۖ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ بَالِغٌ فِي الْبَيِّنَاتِ ۖ زُتُمْ إِنْ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ
ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝

اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا (فرض کیا) کہ جس نے کسی شخص کو قتل کیا بغیر (اس کے کہ وہ) کسی شخص (کو قتل کرے) یا زمین میں فساد (پھیلانے) تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی (زندہ کیا) تو گویا اس نے تمام انسانوں کو بچا یا (زندہ کیا) اور یقیناً ان کے پاس ہمارے رسول واضح ہدایت لے کر آئے۔ پھر بھی اس کے بعد ان میں سے بہت سے لوگ زمین میں زیادتیاں کرنے والے ہیں۔ (المائدہ-32)

1- جس نے کسی کو گمراہی سے ہدایت کی طرف نکالا تو گویا اس نے اسے زندہ کیا اور جو کسی کو ہدایت سے گمراہی کی طرف لے جائے تو یقیناً اس نے اسے قتل کیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادق) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۳۸)

2- مسرفون (زیادتی کرنے والے) وہ لوگ ہیں جو حرام کو حلال کرتے ہیں اور خون بہاتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقر) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۴۰)

فوائد:-

- 1- تبلیغ ولایت علیٰ انسانیت کو زندگی بخشنے کا ذریعہ ہے۔
- 2- مقصر ملاں تمام انسانوں کا قاتل ہے کیونکہ وہ لوگوں کو ولایت علیٰ کے صراطِ مستقیم سے ہٹا رہا ہے عزا داری سے باز کرتا ہے اور مقصر ملاں ہی مسرف ہے حرام محمدی کو حلال کرتا ہے اور شہادت ولایت سے انکار کر کے معصوم گوزبان سے شہید کرتا ہے۔
- 3- حکم معصوم ہے کہ ہمارے امر کو زندہ کرو اور مقصرین امر معصوم کو اپنی منہ کی پھونکوں (فتووں) سے مارنے کی کوشش کرتے ہیں۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ
لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس تک پہنچنے والا وسیلہ تلاش (حاصل) کر لو اور اس کی سبیل میں جہاد کرو شایہ کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔
(المائدہ-35)

1- مولاعلیٰ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ میں وسیلہ ہوں۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۴۴۹)

2- اس آیت کا مطلب ہے کہ امام کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کو۔ (تفسیر قمی - ص ۱۶۱)

فوائد:-

1- حجت اللہ، آیت اللہ، امام اور وسیلہ خود بنانے کا حکم نہیں ہے بلکہ اللہ کے بنائے ہوئے کا دامن تھام لینے کا حکم ہے اور سبیل (مولاعلیٰ) کے راستے میں جہاد (تبلیغ ولایت) کا حکم ہے۔

2- قرب الہی اور کامیابی کا راز ولایت معصومین ہے۔



يُرِيدُونَ أَنْ يُخْرِجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا ذَوَّلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيمٌ



وہ چاہیں گے کہ آگ سے نکل جائیں مگر وہ اس سے نہ نکل سکیں گے اور ان کے لیے دائمی عذاب ہے۔ (المائدہ-37)

1- امام محمد باقر نے فرمایا کہ علی کے دشمن ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے جیسا اللہ نے فرمایا ہے کہ وہ آگ سے نہیں نکل سکیں گے۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۴۵۲)

فوائد:-

1- مکرمین ولایت اگر تمام دنیا کے خزانوں کا دو گنا بھی قیامت کے دن فدیہ دے کر آگ سے بچنا چاہیں گے تو قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس دنیا کی چند دن زندگی میں دولت اور اقتدار کی خاطر ولایت علی کی مخالفت کر کے ہمیشہ ہمیشہ کا عذاب مقدر بنتا ہے۔



... فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاحْشَوْنَ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَتِي ثَمَنًا قَلِيلًا ط وَمَنْ

لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ۝

.....پس تم لوگوں سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیات کو قلیل معاوضے پر نہ بیچ ڈالو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے نازل

کیا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔ (المائدہ -44)

1- امام جعفر صادق نے فرمایا جس نے دو درہموں کے بارے میں بھی اللہ کے نازل کردہ (احکام) کے مطابق فیصلہ نہ کیا تو یقیناً اس نے کفر کیا۔ پوچھا گیا

کہ جو اللہ نے نازل کیا اس کا کفر یا جو محمد پر نازل ہوا؟ فرمایا: تمہاری تباہی ہو! جو محمد پر نازل ہوا اس کا کفر کیا اللہ کے نازل کردہ کا کفر نہیں

ہے! (البرہان - ج ۲ - ص ۴۶۷)

فوائد:-

- 1- قرآن اور احادیث معصومین لازم و ملزوم ہیں ان میں تفریق کرنا ہلاکت ہے۔ جو بھی قرآن و حدیث کو چھوڑ کر ظن اجتہادی اور اپنے عقل و منطق سے فیصلہ کرے وہ اللہ کے نزدیک کافر ہے۔
- 2- رسول اللہ نے بھی یہی فرمایا ہے کہ جو دودرہموں کے بارے میں بھی حکم جوڑے فیصلہ کرے اور اسے زبردستی نافذ کر دے تو وہ اس آیت میں شامل ہوگا۔
- 3- مقصر ملاں کے لیے دودرہم تو بہت معمولی ہیں وہ تو حرام محمدی کو مختلف حیلوں بہانوں سے حلال کر رہے ہیں اور سب سے اہم لازم فرائض کو مبطل اعمال قرار دے رہے ہیں۔ قرآن سے چند آیات قبول کر رہے ہیں اور باقی سب قرآن کو شریعت سے لاقطع بتا رہے ہیں۔ یعنی کھلے عام دین کا مذاق اڑا رہے ہیں۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ لَا أَذِلَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكُفْرِينَ ذِي جَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ط ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط
وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

اے ایمان والو جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے گا تو جلد اللہ ایسی قوم کو لے آئے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اور وہ (قوم) اس سے محبت کرتی ہے۔ وہ مومنوں کے لیے نرم اور کافروں کے لیے سخت ہیں۔ اللہ کی سبیل میں جہاد کریں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔ (المائدہ-54)

1- امام محمد باقر اور جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت مولا علی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(البرہان - ج ۲ - ص ۴۴)

2- آل محمد کے حق کو غضب کرنے والوں سے خطاب ہے کہ جو اللہ کے دین سے مرتد ہو گئے تو اللہ ایسی قوم کو لائے گا جس سے اللہ محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں یعنی امام قائم اور انکے اصحاب جو اللہ کی سبیل میں جہاد کرتے ہیں اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ (خلاصہ روایت - تفسیر قمی - ص ۱۶۳)

فوائد:-

- 1- اس آیت میں مولا علی کو قوم کے نام سے پکارا گیا ہے کہ اگر مسلمان مرتد ہو جائیں تو مولا علی رسول اللہ کی مدد کیلئے کافی ہیں۔ اور قول معصوم کے مطابق خیر کے دن رسول اللہ کا اعلان اس آیت کا مولا علی کے بارے میں ہونے کی تائید کرتا ہے: کل میں ضرور علم ایسے مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں جو بار بار حملہ کرنے والا ہے فرار کرنے والا نہیں جب تک اللہ اس کے ہاتھوں فتح نہ دے وہ پلٹنے والا نہیں ہے۔
- 2- یہ آیت امام العصر اور انکے اصحاب کے بارے میں بھی ہے۔ مقصر ملاں ان کے قتل کا فتویٰ دیں گے مگر وہ اس کی پروا نہیں کریں گے اور اللہ کی سبیل میں جہاد کریں گے پھر وہی مقصر ملاں ذوالفقار کے ڈر سے منافقوں کی طرح بیعت کر لے گا اور امام کے حکم میں کراہا داخل ہو جائے گا۔



إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ۝

صرف اور صرف تمہا اولی اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں جبکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں۔
(المائدہ-55)

1- جب یہ آیت (المائدہ-55) نازل ہوئی تو کچھ لوگ مدینہ کی مسجد میں اکٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے: اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کچھ کہنے لگے کہ اگر اس آیت کا انکار کرتے ہیں تو گویا ہر چیز کا انکار کرتے ہیں اور اگر اس پر ایمان لائیں تو ہمارے لیے ذلت ہے کیونکہ تب ہم پر علیؑ ابن ابی طالب مسلط ہو جاتا ہے۔ اور کچھ نے کہا کہ ہمیں یقین کے ساتھ علم بھی ہے کہ محمدؐ سچ کہتے ہیں جو بھی فرماتے ہیں۔ لیکن ہم اسے ولی نہیں بنائیں گے اور ہرگز کسی امر میں علیؑ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ”وہ اللہ کی نعمت کو جانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں“ (النحل-83) یعنی ولایت علیؑ ابن ابی طالب کی معرفت رکھتے ہیں اور ان میں سے اکثر ولایت کا انکار کرتے ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسینؑ) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۵۵)

2 امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ کچھ یہودی مسلمان ہوئے جن میں عبداللہ بن سلام اور اسد اور ثعلبہ اور ابن یامین اور ابن صور یا بھی شامل تھے۔ وہ نبی اکرمؐ کے پاس آکر کہنے لگے: اے نبی اللہؐ بیشک موسیٰؑ نے یوشع بن نونؑ کو وصی بنایا۔ یا رسول اللہؐ آپ کا وصی کون ہے؟ اور آپ کے بعد ہمارا ولی کون ہے؟ پس یہ آیت (المائدہ-55) نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اٹھو۔ پس وہ اٹھے اور مسجد کی طرف آئے کہ ایک سائل باہر نکل رہا تھا۔ اس سے فرمایا: اے سائل تجھے کسی نے کوئی چیز عطا کی ہے؟ اس نے کہا: ہاں یہ انگوٹھی فرمایا: کس نے عطا کی ہے؟ اس نے جواب دیا: یہ مجھے اس مرد نے عطا کی ہے جو نماز پڑھ رہا ہے۔ فرمایا: کس حال میں عطا کی ہے؟ اس نے کہا: جب وہ حالت رکوع میں تھا۔ پس نبی اکرمؐ نے تکبیر بلند کی اور اہل مسجد نے بھی اللہ اکبر کہا۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: میرے بعد علیؑ ابن ابی طالب تمہارا ولی ہے۔ انہوں نے کہا: ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے ہمارے نبی ہونے پر اور علیؑ ابن ابی طالب کے ولی ہونے پر۔ پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ”اور جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو ولی بناتے ہیں پس اللہ کی جماعت ہی غالب رہنے والی ہے“ (المائدہ-56) (البرہان۔ ج ۲۔ ص ۲۷۷)

فوائد:-

- 1- کلام الہی کے مطابق صرف اور صرف (کلمہ حصر) اللہ، رسول اللہ اور آئمہ طاہرینؑ ولی ہیں۔ کسی مقصر ملاں کے ولایت میں شامل ہونے کی گنجائش نہیں ہے۔
- 2- مقصر ملاں اپنے آباء و اجداد کی سنت پر قدم بقدم چل رہا ہے اور سارے قرآن کو ماننے سے گریز کرتا ہے کیونکہ پھر مولا علیؑ اور اسکی ذریت اس پر مسلط ہو جاتے ہیں۔ پھر صرف اللہ کے نازل کردہ احکامات کے تحت فیصلے کرنے پڑیں گے اور ظنی فتاویٰ کا کاروبار ٹھپ ہو جائے گا۔
- 3- سورۃ مائدہ کی آیت 56 کے بارے میں قول معصوم کا خلاصہ ہے کہ جو اللہ اور اس کے رسول اور مومنین یعنی علیؑ سے محبت کرتے ہیں وہی حزب اللہ یعنی اللہ اور اس کے رسول اور اسکے ولی کے شیعہ ہیں اور وہی تمام بندوں پر غالب ہیں۔ اللہ نے اس آیت کی ابتداء اپنی ذات سے کی ہے پھر اپنے نبی اور پھر اپنے ولی کا ذکر کیا ہے۔



يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا
بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ ۗ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ

الْكَافِرِينَ ۝

اے رسول جو کچھ تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے اس کی رسالت کو ہی نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا بیشک اللہ کا فرقہ کو ہدایت نہیں کرتا۔ (المائدہ-67)

1- ایک دن رسول اللہؐ باہر نکلے اور وہ سوار تھے۔ اور مولانا علیؒ بھی نکلے اور وہ پیدل تھے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اے ابوالحسنؑ آپ یا تو سوار ہو جائیں یا واپس چلے جائیں کیونکہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ بھی سوار ہوں جب میں سوار ہوں اور آپ پیدل ہوں جب میں بھی پیدل ہوں اور آپ بھی بیٹھیں جب میں بیٹھا ہوں یہ اللہ کے قوانین میں سے قانون ہے جو تمہاری نشت و برخاست کے لیے ضروری ہے اور اللہ نے اپنی کرامتوں میں سے مجھے کوئی کرامت نہیں عطا کی مگر تمہیں بھی ویسی ہی کرامت عطا کی اور اللہ نے مجھے نبوت و رسالت سے مخصوص فرمایا اور اس میں آپ کو میرا ولی بنایا تم اللہ کی حدود قائم کرنے والے ہو اور مشکلات میں قیام کرنے والے ہو۔ اور مجھے اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو تیرا انکار کرے۔ اور وہ میرا اقرار نہیں کرتا جو تمہاری مخالفت کرے اور اس کا اللہ پر ایمان ہی نہیں جس نے تیرا کفر (انکار) کیا اور بیشک تیرا فضل میرا فضل ہے اور بیشک میرا فضل اللہ کا فضل ہے اور یہی اللہ کا قول ہے ”اے رسول کہہ دو یہ اللہ کے فضل اور اسکی رحمت کی وجہ سے ہے اس پر خوشی منائیں یہ بہتر ہے اس سے جو کچھ وہ (لوگ) جمع کرتے ہیں“ (یونس-58) یعنی اللہ کا فضل تمہارے نبی کی نبوت ہے اور اس کی رحمت ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے اور نبوت و ولایت کی وجہ سے شیعہ خوش ہوتے ہیں اور یہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں یعنی دنیا میں ان کے مخالفوں کے پاس مال اور بال بچے۔ اللہ کی قسم یا علیؑ تمہیں صرف اس لیے خلق کیا گیا تاکہ تیرے رب کی عبادت ہو اور تیری ذات سے دین کے معاملہ کی معرفت ہو اور تجھ سے بوسیدہ سبیل کی اصلاح ہو جائے۔ وہ یقیناً گمراہ ہو گیا جس نے تجھے گم کر دیا اور وہ ہرگز اللہ عزوجل کی طرف ہدایت نہیں پاسکتا جو تیری طرف اور تیری ولایت کی طرف ہدایت نہیں پاتا اور یہی میرے رب عزوجل کا قول ہے ”اور بیشک میں بخشنے والا ہوں جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے پھر سیدھے راستے پر چلے“ یعنی تیری ولایت کی طرف۔ اور یقیناً میرے رب تبارک و تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ تیرا حق اسی طرح فرض ہے جیسے میرا حق فرض ہے اور بیشک تیرا حق لازمی فرض ہے اس پر جو مجھ پر ایمان لائے اور اگر تم نہ ہوتے تو حزب اللہ کا تعارف نہ ہوتا اور تیری وجہ سے اللہ کے دشمنوں کا پول کھل گیا اور جس کے پاس تیری ولایت نہیں اس کے پاس کوئی چیز بھی نہیں اور بیشک اللہ عزوجل نے مجھ پر نازل فرمایا ”اے رسول جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے پہنچا دو یعنی یا علیؑ تیری ولایت کے بارے میں اور اگر تم نے ایسا کر کے نہ دکھایا تو تو نے میری رسالت نہیں پہنچائی۔ اور جو حکم تیری ولایت کے بارے میں دیا گیا تھا اگر میں نہ پہنچاتا تو میرے اعمال ختم ہو جاتے۔ اور جو اللہ عزوجل سے تیری ولایت کے بغیر ملاقات کرتا ہے تو اسکے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ اور مجھے اپنا وعدہ وفا کرنا ہے اور میں تو کچھ نہیں بولتا سوائے میرے رب تبارک و تعالیٰ کے قول کے اور بیشک میں جو کچھ کہتا ہوں تیرے بارے میں وہ اللہ عزوجل کی طرف سے نازل ہوتا ہے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۴۹۵)

فوائد:-

- 1- اس آیت کی تفصیل سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 3 کے ذیل میں گذر چکی ہے۔ لوگوں نے نماز روزہ حج زکوٰۃ کو تو لے لیا مگر سب سے اہم فرض ولایت کو ترک کر دیا۔
- 2- تبلیغ ولایت صرف زبانی اعلان کا نام نہیں بلکہ عمل کا نام ہے جیسا کہ آیت میں کر کے دکھانے کا حکم آیا اور رسول اللہؐ نے مولانا علیؑ کو دونوں ہاتھوں سے بلند کر کے تبلیغ ولایت انجام فرمائی سو لاکھ سے زیادہ حاجیوں کے سامنے۔
- 3- اللہ عزوجل کو پسند نہیں کہ اس کا ایک حبیب سوار ہو تو دوسرا حبیب پیدل چلے۔ پھر عزیزا لہبار کیسے برداشت کرے کہ نماز میں ایک کو داخل کر دو دوسرے کو خارج کر دیا کلمہ میں ایک کو طوعاً جزواً دوسرے سے انکار کر دو بغض و حسد سے۔ جو ولایت سے انکار کرے اس کا تو حیدر رسالت پر ایمان ہی نہیں ہوتا۔ ولایت علیؑ دنیا کے تمام خزانوں سے بہتر

4- غدیر خم کے مقام پر رسول اللہ نے صلاۃ جامع کا حکم دیا اور ولایت علی پر طویل خطبہ دیا یعنی باجماعت نماز ہوتی وہی ہے جس میں ولایت علی سے لے کر ظہور قائم تک کا ذکر خیر

ہو۔ ❖.....❖.....❖

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا
أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِّن رَّبِّكُمْ ط وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ
رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ج فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ه

کہہ دو اے اہل کتاب تم کسی چیز پر نہیں ہوتی کہ تم تورات اور انجیل کو قائم کرو اور اس چیز کو جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور (اے نبی) جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے وہ ان میں سے اکثر لوگوں کی سرکشی اور کفر میں ہی اضافہ کرتا ہے پس تم کافر قوم پر افسوس نہ کرو۔ (المائدہ-68)

1- امام محمد باقر کے قول کے مطابق جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے کامطلب ولایت امیر المؤمنین اور ولایت آئمہ طاہرین ہے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۵۰۰)
فوائد:-

1- ولایت مولا علی تمام امتوں پر بطور فرض نازل کی گئی۔ جب ولایت مولا علی والی آیات سنائیں جاتی ہیں تو مقصرین کی سرکشی اور کفر میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ انہیں قرآن و حدیث سے زیادہ ملاں کے فتوں پر بھروسہ ہے۔ منکر ولایت کافر قوم کی جہالت و گمراہی پر افسوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ انہوں نے عالم زر میں اپنی مرضی سے ولایت علی کو ٹھکرایا تھا اس لیے ان پر قرآن و حدیث کا اثر نہیں ہوتا۔

❖.....❖.....❖

وَحَسِبُوا إِلَّا تَكُونُ فِتْنَةً فَعَمُوا وَصَمُوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا
وَصَمُوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ ط وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ه

اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اب کوئی فتنہ برپا نہیں ہوگا پس وہ اندھے اور بہرے بن گئے پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے اکثر اندھے اور بہرے بن گئے اور اللہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے جو وہ کر رہے ہیں۔ (المائدہ-71)

1- اور وہ گمان کرتے ہیں کہ اب کوئی فتنہ برپا نہیں ہوگا جب نبی اکرم ان میں موجود تھے۔ جب رسول اللہ نے پردہ فرمایا تو وہ اندھے اور بہرے ہو گئے۔ اور جب امیر المؤمنین نے قیام کیا تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی۔ اس کے بعد پھر ساعت تک اندھے اور بہرے ہو گئے۔ (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادق) (البرہان - ج ۲ - ص ۵۰۱)

فوائد:-

۱۔ رسول اللہ کی ظاہری حیات میں یہی سمجھتے رہے کہ کوئی آزمائش نہیں پڑے گی مگر ان کے پردہ فرمانے کے فوراً بعد ہر چیز بھول گئے نہ قرآن کی آیات ولایت نظر آتی تھیں نہ خطبہ غدیر خم کا نوحہ میں گونجتا تھا۔ جب مولانا علی گولوگوں نے مجبور کیا تو مولانا نے ظاہری خلافت سنبھال لی اور ان پر اللہ نے مہربانی کی مگر اس کے بعد اکثریت پھر فرض ولایت کو بھول گئی اور امام عصر کے آنے تک اکثریت اندھی اور بہری رہے گی۔ مقصرین کو قرآن کی آیات ساری نظر نہیں آتیں اور احادیث کا نوحہ پر اثر نہیں کرتیں۔



لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ط ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ ط
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تَرَى كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ط لَبِئْسَ
مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ ۝
وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ
وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَسِقُونَ ۝

بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے آگے بڑھے۔ وہ اس برائی سے باز نہیں آتے تھے جس کو کر لیتے تھے بہت بری بات تھی جو وہ کرتے تھے۔ تم ان میں سے اکثر لوگوں کو دیکھتے ہو کہ وہ منکروں (کافروں) کو ولی بناتے ہیں بہت برا ہے جو کچھ انہوں نے اپنے لیے آگے بھیجا ہے اس لیے ان پر اللہ کا غضب ہے اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اور اگر وہ اللہ اور نبی پر اور اس چیز پر جو اس نبی پر نازل کی گئی ہے ایمان لائے ہوتے تو وہ ان کو اپنا ولی (سرپرست) نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر نافرمان ہیں۔

(المائدہ-78-81)

1- شیعوں میں سے کچھ لوگ سلطان (حاکم) کے اعمال (کارندے) بن جاتے ہیں اور ان کے لیے کام کرتے ہیں اور ان سے محبت کرتے ہیں اور ان کو اپنا ولی (سرپرست) بناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں ایک شخص نے امام جعفر صادق سے پوچھا تو آپ نے فرمایا ”وہ شیعوں میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ انہیں میں سے ہیں“ پھر امام نے سورہ مائدہ کی یہ آیات (81-78) تلاوت فرمائیں اور فرمایا خنزیر داؤد کی زبان سے اور بندر عیسیٰ کی زبان سے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۵۰۳)

2- اللہ کے قول ”تم ان میں سے اکثر کو دیکھتے ہو کہ وہ کافروں (منکروں) کو ولی (سرپرست) بناتے ہیں“ کے بارے میں امام محمد باقر نے فرمایا کہ وہ جابر بادشاہوں کو ولی بناتے ہیں اور ان کی نفسانی خواہشات کو ان کے لیے خوبصورت بناتے ہیں تاکہ دنیا کا کچھ حاصل جائے۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۵۰۴)

- 1- منکرین ولایت جو جابر بادشاہ بنے ہوئے ہیں ایسے خود ساختہ ولیوں کا وکیل (کارندہ) بنا منع ہے، ایسے وکیل شیعہ نہیں ہوتے بلکہ وہ انہی مجوسیوں میں سے ہوتے ہیں جن کے لیے کام کرتے ہیں اور کمزور ایمان والے شیعوں سے زمینیں بٹرتے ہیں پھر اس میں سے ان کو بھی حصہ ملتا ہے۔ ایسے کارندے وکیل اپنے جابر حاکموں کی خواہشات کو آراستہ کرتے ہیں کہ آپ تو حجت خدا ہیں آپ کی ذاتی رائے پر مبنی فتویٰ بالکل حکم الہی ہے اور آپ جابر ہیں اس لیے آپ کا فتویٰ بغیر دلیل کے سب پر ماننا واجب ہے۔
- 2- شیعہ قوم اگر کسی منکر ولایت علیٰ کو خنزیر کہہ کر پکارتی ہے تو وہ سنت حضرت داؤد پر عمل کرتی ہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ إِن تَبَدَّلَكُم تَسْؤُكُمْ ۚ وَإِن تَسْأَلُوا

عَنْهَا حِينَ يُنَزَّلُ الْقُرْآنُ تُبَدَّلَكُم ۚ عَفَا اللَّهُ عَنْهَا ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِّن قَبْلِكُم ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَفِرِينَ ۝

اے ایمان والو ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں ناگوار ہوں اور اگر تم ان کے متعلق سوال کرو جب قرآن نازل کیا جا رہا ہو تو تم پر ظاہر کر دی جائیں گی۔ اللہ نے ان سے درگزر کیا اور اللہ بخشنے والا بردبار ہے۔ تم سے پہلے ایک قوم نے (اسی طرح کا) سوال کیا تھا پھر وہ ان کے منکر ہوئے۔ (المائدہ-101-102)

1- حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب کا ایک بیٹا فوت ہو گیا تو وہ آرہی تھیں کہ راستے میں ایک شخص نے کہا: اپنے کانوں کی بالیاں چھالو کیونکہ رسول اللہ سے قرابت داری تمہیں کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ حضرت صفیہ نے جواب دیا: اے حرام زادے تو میری بالیاں دیکھتا ہے۔ پھر رسول اللہ کے پاس پہنچ کر رو کر خبر سنائی۔ رسول اللہ باہر نکلے اور صلاۃ جامع کا حکم دیا تو لوگ جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت فائدہ نہیں دے سکتی؟ جب میں مقام محمود پر کھڑا ہوں گا تو (اپنے تو اپنے) تمہارے محتاجوں کی شفاعت کروں گا۔ آج کوئی مجھ سے اپنے باپ کے بارے میں پوچھ لے میں بتاؤں گا۔ ایک شخص اٹھا اور پوچھا: یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تیرا باپ وہ نہیں جسے تو پکارتا ہے تیرا باپ فلاں بن فلاں ہے۔ ایک اور شخص اٹھا اور پوچھا: یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا: تیرا باپ وہی ہے جسے تو پکارتا ہے۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا: اس شخص کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ میری قرابت فائدہ نہیں دے سکتی وہ اپنے باپ کے بارے میں کیوں نہیں پوچھتا؟ پھر وہ شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کی: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں یا رسول اللہ۔ اللہ کے غضب سے اور اس کے رسول کے غضب سے۔ مجھے معاف فرمادیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۵۳۳)

2- امام محمد باقر نے فرمایا کہ رسول اللہ نے قیل وقال اور مال برباد کرنے اور کثرت سے سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ پوچھا گیا کہ یہ اللہ کی کتاب میں کہاں ہے تو آپ نے سورۃ النساء کی آیت نمبر 114 اور آیت نمبر 5 اور سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 101 تلاوت فرمائی۔ (البرہان - ج ۲ - ص ۵۳۴)

3- مولانا علی نے فرمایا کہ ایک خطبہ میں رسول اللہ نے فرمایا: اللہ نے تم پر حج واجب کیا ہے۔ ایک شخص (عکاشہ یاسراقہ) نے سوال کیا: یا رسول اللہ گھبراہٹ سے کیا ہے؟ آپ نے یہ سن کر رخ پھیر لیا۔ سائل نے دو تین دفعہ سوال کیا تو آپ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دوں تو پھر کیا ہو۔ اللہ کی قسم اگر ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال کے لیے واجب ہو جاتا اور واجب ہو جاتا تو تم سے بن نہ پڑتا اور بن نہ پڑتا تو تم کافر ہو جاتے لہذا جب تک میں خود کسی امر کی تصریح نہ کرنا چاہوں تو تم اسے پیچھے نہ پڑا کرو اس لیے کہ تم سے پہلے والے بہت سے سوال کرنے کے سبب اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کے سبب ہلاک ہوئے۔ لہذا جس

چیز کے کرنے کا میں تم کو حکم دوں اسے جہاں تک ممکن ہو بجا لاؤ اور جس چیز سے میں تم کو باز رکھوں اس سے حتماً اور قطعاً باز رہو۔ (تفسیر صافی۔ ج ۱۔ ص ۴۵۴)

فوائد:-

1- اسلام آسان اور دین فطرت ہے۔ رسول اللہ نے تمام فرائض اور حلال و حرام اور حدود و احکام واضح بتا دیئے۔ مزید قیل و قال اور سوالات کی ضرورت ہی نہیں۔ دراصل دین کی بنیاد سے توجہ ہٹانے کے لیے مقصر ملاں نے نام نہاد ماڈرن مسائل اور غیر اہم مسائل کی طرف کمزور عوام کا رخ پھیر دیا ہے۔ مقصر ملاں رسول اللہ کے قربی کی مودت سے ہٹا کر لوگوں کے گلے میں اپنی تقلید کی رسی ڈالنا چاہتا ہے۔ انسان کا کام تو بس سننا اور اطاعت کرنا ہے۔

❖.....❖.....❖

سورة الانعام

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ نَقُولُ لِلَّذِينَ أَشْرَكُوا آيِنَ شُرَكَائِكُمْ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ۚ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فَتِنَتُهُمْ إِلَّا أَنْ قَالُوا وَاللَّهِ رَبَّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِينَ



اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے پھر جن لوگوں نے شرک کیا ان سے ہم کہیں گے تمہارے وہ شریک کہاں ہیں جن کو تم (اللہ کا شریک) سمجھتے تھے۔ پھر ان کا اس کے سوا کوئی اور فتنہ (بہانہ) نہیں ہوگا کہ وہ کہیں گے اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے۔ (الانعام-22-23)

1- اللہ عزوجل کے قول ”اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرکین نہیں تھے“ کے بارے میں امام محمد باقر نے فرمایا کہ ان کا مطلب ہوگا کہ ولایت علی کے بارے میں۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۹)

2- جہاں تک ہدایت یافتہ مومن فرقے کا تعلق ہے جو صحیح مسلمان رشد و ہدایت والا ہے وہ وہی ہے جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے میرے امر کو تسلیم کرتا ہے میری اطاعت کرتا ہے مجھے ولی مانتا ہے میرے دشمنوں سے برأت کرتا ہے میری محبت رکھتا ہے میرے دشمنوں سے بغض کرتا ہے۔ میرے حق اور امامت اور میری اطاعت جو اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت میں فرض کی گئی ہے اس کی معرفت رکھتا ہے اور کبھی شبہ نہیں کرتا اور کبھی شک نہیں کرتا کیونکہ درحقیقت اللہ نے ان کے دل ہمارے حق کی معرفت سے منور کر دیئے ہیں اور ہمارے فضل کی ان کو معرفت دے دی ہے اور ان پر الہام کر دیا ہے اور ان کو ان کے سر کے بالوں سے پکڑ کر ہمارے شیعوں میں داخل کر دیا ہے حتیٰ کہ ان کے دل اطمینان میں ہیں اور یقین پکا ہے وہ شک نہیں کرتے اس میں کہ میرے بعد میرے اوصیاء قیامت تک ہادی ہدایت کرنے والے ہیں جن کا ذکر قرآن کی کثیر آیات میں اللہ نے اپنی ذات اور اپنے نبی کے ساتھ کیا ہے اور ہمیں طاہر اور معصوم

بنایا اور ہمیں اپنی مخلوق پر شاہد بنایا اور اپنی زمین میں اپنی حجت بنایا اور اپنے علم کا خزانچہ بنایا اور اپنی حکمت کی کان بنایا اور اپنی وحی کا ترجمان بنایا اور ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ رکھانہ ہم اس سے دور ہوں گے اور نہ وہ ہم سے دور ہوگا حتیٰ کہ ہم حوض پر رسول اللہ کے پاس وارد ہوں گے جیسا کہ رسول اللہ فرما چکے ہیں۔ اور یہ تہتر میں سے ایک فرقہ جو آگ سے نجات پانے والا ہے اور تمام فتنوں اور گمراہیوں اور شہادت سے نجات یافتہ ہے اور یہی حق طور پر اہل جنت میں سے ہیں اور یہی ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور یہ سارے بہتر فرقے جن کا دین حق کے بغیر ہے شیطان کے دین کی مدد کرتے ہیں جو انہوں نے ابلیس اور اسکے دوستوں سے لیا ہے وہی اللہ کے دشمن ہیں اور اس کے رسول کے دشمن ہیں اور انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کو بھلا دیا ہے اور اللہ اور اسکے رسول سے شرک کرتے ہیں اور اس کا کفر کرتے ہیں اور غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں ایسے طریقے سے کہ جانتے نہیں اور وہ گمان یہ کرتے ہیں کہ وہ بڑا اچھا کام کر رہے ہیں وہ قیامت کے دن کہیں گے ”اور اللہ کی قسم ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے“ ”پس وہ اس کے سامنے اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں خبردار وہی جھوٹے ہیں۔“ (المجادلہ- 18)

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۰)

فوائد:-

- 1- ناجی مومنین وہ ہیں جن کے دین میں نہ شک ہے اور نہ شرک ہے۔ ان کو ولایت الہیہ پر مکمل یقین ہوتا ہے اس لیے ان کو کسی غیر معصوم ملاں کے فتووں کی ضرورت نہیں ہوتی اور نہ وہ کسی غیر معصوم ملاں کو ولایت میں شریک ٹھہراتے ہیں۔
 - 2- اور دوسرے لوگ جو قسم کھا کر کہیں گے کہ ہم مشرک نہ تھے تو اس سے یہ مطلب ہے کہ ہم ولایت و خلافت و امامت کو علی اور اولاد علی ہی کا حق سمجھتے تھے اور غیر کو اس میں نہیں شریک کیا کرتے تھے۔ باوجود یہ جاننے کے کہ اس سے کچھ نفع نہیں پہنچے گا پھر بھی وہ کم بخت خوف و پریشانی کے مارے اللہ کے حضور میں جھوٹ بول دیں گے اور اس پر قسم بھی کھالیں گے۔
- یعنی صرف منہ زبانی ولایت مولا علی کو ماننا اور واضح آیات و احادیث کے ہوتے ہوئے مقصر ملاں کا فتویٰ تسلیم کرنا شرک ہے۔ اور ظلم یہ ہے کہ مقصر ملاں کہتا ہے کہا اس کے فتوے کو حکم الہی سمجھ کر اس پر عمل کرو۔



وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ وَقَفُوا عَلٰی النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرُدُّ وَّلَا نَكْذِبُ رَبِّنَا
وَنَكُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۱۰ بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ وَّلَوْ
رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نَهَوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱۱۱

اور کاش تم دیکھ لو کہ جب ان کو آگ پر کھڑا کیا جائے گا تو یہ کہیں گے کاش ہم واپس بھیجے جائیں اور اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہ کریں اور ہم ایمان والوں میں سے ہو جائیں بلکہ ان پر (وہ حقیقت) ظاہر ہو چکی ہوگی جس کو وہ اس سے پہلے چھپاتے تھے اور اگر ان کو واپس بھیجا جائے تو وہ دوبارہ وہی کچھ کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور وہی ضرور جھوٹے ہیں۔ (الانعام- 27-28)

1- جابر بن عبد اللہ نے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کو کوفہ سے باہر دیکھا تو آپ کے پیچھے چل پڑا حتیٰ کہ آپ یہودیوں کے قبرستان پہنچ کر اس کے وسط میں کھڑے ہو گئے اور آواز دی اے یہودیو! اے یہودیو! قبروں میں سے جواب آیا بلکہ اے ہمارے سردار۔ فرمایا: تم عذاب کو کیسا پاتے ہو؟ تو انہوں نے

جواب دیا: آپ کی نافرمانی ہارون کی نافرمانی جیسی ہے۔ پس ہم اور جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں قیامت کے دن تک عذاب میں رہیں گے۔ پھر آپ نے ایک ایسی آواز بلند کی کہ معلوم ہوتا تھا کہ آسمان پھٹ پڑیں گے۔ جابر کہتا ہے کہ میں نے جو دیکھا اس سے بے ہوش ہو گیا۔ جب افاقہ ہوا تو دیکھا کہ امیر المؤمنین سرخ یا قوت کے تخت پر ہیں اور ان کے سر پر جواہرات کا تاج ہے اور سبز اور زرد لباس ہے اور رخ انور چودھویں کے چاند کی طرح ہے۔ میں نے عرض کی: اے میرے سید! یہ تو بڑی سلطنت ہے۔ فرمایا: ہاں اے جابر بیشک ہمارا ملک سلیمان بن داؤد کے ملک سے بہت بڑا ہے اور ہمارا غلبہ و اقتدار اس کے غلبہ سے بہت بڑا ہے۔ پھر آپ واپس پلٹے اور ہم کوفہ میں داخل ہوئے اور میں آپ کے پیچھے مسجد میں داخل ہوا اور آپ آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہے تھے اور فرما رہے تھے: نہیں اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ نہیں اللہ کی قسم ایسا کبھی نہیں ہوگا، میں نے عرض کی اے میرے مولا آپ گس سے کلام فرما رہے تھے؟ اور آپ گس سے مخاطب تھے جبکہ میں کسی کو نہیں دیکھتا؟ فرمایا: اے جابر مجھے برصوت دکھلایا جا رہا ہے اور میں اپنے دشمنان دیکھ رہا ہوں کہ وہ تابوت کے اندر بند برصوت میں عذاب میں مبتلا ہیں اور مجھے پکارتے ہیں: اے ابو الحسن! اے امیر المؤمنین ہمیں دنیا میں واپس بلا لیں ہم آپ کی فضیلت کا اقرار کریں گے اور آپ کی ولایت کا اقرار کریں گے۔ تو میں نے کہا نہیں اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا نہیں اللہ کی قسم ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اور اگر ان کو واپس بھیجا جائے تو وہ دوبارہ وہی کچھ کریں گے جس سے ان کو منع کیا گیا تھا اور وہی یقیناً جھوٹے ہیں“۔ اے جابر جو کوئی بھی نبی کے وصی کی مخالفت کرے گا وہ قیامت کے دن اندھا محسوس ہوگا اور میدان قیامت میں اوندھے منہ پھرایا جائے گا۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۳)

فوائد:-

- 1- یہودیوں میں سے ہو کر مرنے اور قبر و قیامت کے عذابوں سے بچنے کا صرف واحد ایک ہی ذریعہ ہے کہ مولانا علی کے فضائل اور ولایت کا اللہ تعالیٰ کے سامنے سچے دل اور زبان سے اقرار کیا جائے۔
- 2- اللہ تعالیٰ کی آیات کی تکذیب اور خود ساختہ آیات کی تکریم چھوڑ دینی لازم ہے۔



۳۷ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا ظَيْرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمٌّ أَمْثَلُكُمْ ط مَا

فَرَطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يُحْشَرُونَ ۝ وَالَّذِينَ كَذَّبُوا

بِآيَاتِنَا صُمْ وَبُكْمٌ فِي الظُّلْمِ ط مَنْ يَشَأِ اللَّهُ يُضِلَّهُ ج وَمَنْ يَشَأِ يَجْعَلُهُ

عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَتَيْكُمْ عَذَابُ اللَّهِ أَوْ أَتَتْكُمْ

السَّاعَةُ أَغْيَرَ اللَّهُ تَدْعُونَ ج إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلْ إِيَّاهُ تَدْعُونَ فَيَكْشِفُ مَا

تَدْعُونَ إِلَيْهِ إِنْ شَاءَ وَتَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُونَ ۝ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا إِلَىٰ أُمَمٍ مِّنْ

قَبْلِكَ فَآخَذْنَاهُمْ بِالْبَأْسَاءِ وَالضَّرَّاءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُونَ ۝ فَلَوْلَا إِذْ جَاءَ

هُمْ بِأَسْنَا تَضَرَّعُوا وَ لَكِنْ قَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا

يَعْمَلُونَ ۝

اور زمین میں کوئی چلنے والا نہیں اور کوئی اڑنے والا نہیں جو اپنے پروں سے اڑتا ہے مگر یہ سب تمہاری طرح امتیں ہیں۔ ہم نے اپنی کتاب میں کسی چیز کی کسر نہیں چھوڑی پھر یہ سب اپنے رب کی طرف اکٹھے کیئے جائیں گے اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ بہرے اور گونگے ہیں اندھیروں میں۔ اللہ جسے چاہے گمراہ چھوڑ دے اور جسے چاہے سیدھے راستے پر ڈال دے۔ کہو کیا تم نہیں سمجھتے کہ اگر تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور کو پکارو گے اگر تم سچے ہو بلکہ تم صرف اسی کو پکارتے ہو اور وہ اس (مصیبت) کو اگر چاہے تو دور کر دیتا ہے جس کے لیے تم اسے پکارتے ہو اور تم ان سب کو بھول جاؤ جنہیں تم اس کا شریک بناتے ہو۔ ہم نے تم سے پہلے امتوں کی طرف رسول بھیجے اور بد حالی اور مصیبت سے ہم نے ان پر گرفت کی کہ شاید وہ عاجزی اختیار کریں۔ پس جب ان پر ہماری طرف سے سختی آئی تو انہوں نے عاجزی کیوں اختیار نہ کی بلکہ ان کے دل اور سخت ہو گئے اور شیطان نے ان کیلئے ان اعمال کو خوشنما بنا دیا جو وہ کر رہے تھے۔ (الانعام۔ 38-43)

1- بیشک اللہ عزوجل نے ہمارے نبی کو اپنے پاس نہ بلایا جب تک ان کیلئے دین مکمل نہ کر دیا اور آپ پر قرآن نازل فرمایا جس میں تمام چیزوں کا بیان ہے اس میں حلال اور حرام اور حدود اور احکام کا بیان ہے اور وہ تمام چیزیں جن کی انسان کو ضرورت ہو سکتی ہے اس میں مکمل ہیں اسی لیے اللہ فرماتا ہے ”ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں چھوڑی“۔ (خلاصہ حدیث۔ امام علی رضاً) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۸)

2- اللہ تعالیٰ کے فرمان ”جو لوگ ہماری آیات کی تکذیب کرتے ہیں بہرے اور گونگے ہیں“ کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہدایت والی بات نہیں سنتے اور گونگے خیر (ولایت) کی بات نہیں کرتے ”ظلمات میں ہیں“ یعنی کفر کے اندھیروں میں ہیں ”اور اللہ جس کو چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراط مستقیم پر ڈال دیتا ہے“ اور یہ اس امت کے قدریہ فرقے کی رد ہے اللہ ان کو قیامت کے دن ستارہ پرستوں اور عیسائیوں اور مجوسیوں کے ساتھ محشور کرے گا اور وہ کہیں گے ”اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے“ اللہ فرمائے گا ”دیکھو یہ کس طرح اپنے آپ پر جھوٹ بولتے ہیں اور جو کچھ یہ جھوٹ باندھا کرتے تھے وہ سب گم ہو جائے گا“ (الانعام۔ 24)۔ اور رسول اللہؐ کا فرمان ہے: خبردار ہر امت میں مجوسی ہیں اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہتے ہیں: کوئی تقدیر نہیں اور گمان کرتے ہیں کہ مشیت اور قدرت ان کی طرف ہے اور انہی کے لیے ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۹)

3- اسی آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے بارے میں اتری ہے جنہوں نے اوصیاء کی تکذیب کی وہ بہرے اور گونگے ہیں جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے وہ گمراہی کے اندھیروں میں ہیں جو ابلیس کی اولاد ہوتا ہے وہ اوصیاء کی تصدیق نہیں کرتا اور نہ کبھی ان پر ایمان لائیں گے اور یہ وہی

لوگ ہیں جن کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور جو آدم کی اولاد ہیں وہ اوصیاء پر ایمان لاتے ہیں پس وہی صراط مستقیم پر ہیں۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۹) فوائد:-

- 1- علم الہی کے مطابق جن چیزوں کی انسان کو قیامت تک ضرورت ہو سکتی ہے وہ قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔ لہذا کسی مقصر ملاں کو دین میں دخل اندازی کی اجازت نہیں دی گئی۔ قادر مطلق نے دین کو ولایت علی سے کامل واکمل بنا دیا ہے۔
- 2- جو لوگ ولایت والی آیات و احادیث کو نہیں سنتے اور نہ منہ سے ولایت کا اقرار کرتے ہیں وہی گمراہی کے اندھیروں میں دھکے کھانے والے ہیں۔ اللہ بے نیاز کو ان کی پرواہ نہیں ہے انہیں ظلمات میں چھوڑ دیتا ہے۔
- 3- قول معصوم حق ہے ولایت علی میں شرک کرنے والے مجوسی ہیں وہی قیامت کے دن جھوٹی قسمیں کھائیں گے کہ وہ تو شرک نہیں کرتے تھے حالانکہ انہوں نے کھلم کھلا مشیت اور قدرت کو اپنے ہاتھ میں لیا ہوا ہے یعنی اپنی مرضی سے دین میں جو چاہیں تبدیلی کر لیں حرام و حلال کو بدلنا ان کے لیے معمولی بات ہے اور قدرت کا مظاہرہ بھی کرتے ہیں کہ خود کو معصوم انبیاء بنی اسرائیل سے افضل قرار دیتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو لوگوں کے اعمال کا ٹھیکیدار قرار دیتے ہیں۔
- 4- قول معصوم حق ہے کہ شیطان کی اولاد ولایت مولا علی پر نہ ایمان رکھتی ہے اور نہ تصدیق (شہادت دینا) کرتی ہے۔ حضرت آدم کی پاک ولادت والی اولاد ہی ولایت کے سیدھے راستے پر ہے۔ مقصروں کے دل دن بدن سخت ہو رہے ہیں۔



فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمُ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ط حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا
بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَاذَاهُمْ مُبْلِسُونَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ
ظَلَمُوا ط وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

پس جب انہوں نے اس نصیحت (ذکر) کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھی ہم نے ہر چیز کے دروازے ان پر کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں میں خوب مگن ہو گئے جو ان کو دی گئی تھیں ہم نے اچانک ان کو پکڑ لیا اور تب وہ مایوس ہو کر رہ گئے پھر ان لوگوں کی جڑ کاٹ دی گئی جنہوں نے ظلم کیا اور ہر تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔ (الانعام -44-45)

1- اس آیت کے بارے میں امام محمد باقر نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قول ”پس جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی“ کا مطلب ہے کہ جب انہوں نے ولایت علی امیر المؤمنین کو ترک (چھوڑ) کر دیا حالانکہ اس کا ان کو حکم دیا گیا تھا ”پھر ان پر ہم نے ہر چیز کے دوازے کھول دیئے“ یعنی دنیا کی دولت کے اور جو کچھ اس میں مہیا ہے ان کے لیے۔ اور اللہ کو قول ”حتیٰ کہ جب وہ خوب مگن ہو گئے اس میں جو ان کو دیا گیا ہم نے ان کو اچانک پکڑ لیا تو وہ مایوس ہو کر رہ گئے“ یعنی قیام قائم سے کہ ان کا قطعاً کوئی مددگار نہ ہوگا اور یہی اچانک گرفت ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۰)

2- امیر المؤمنین کے خدمت گار حضرت قنبر کو حجاج بن یوسف کے سامنے پیش کیا گیا اس نے پوچھا: تم علی ابن ابی طالب کا کیا کام کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ان کے وضو کا پانی مہیا کرتا تھا اس نے پوچھا: وہ وضو سے فارغ ہو کر کیا فرماتے تھے؟ جواب دیا: یہ آیات (الانعام -44-45) تلاوت فرما یا کرتے تھے۔ حجاج نے کہا کہ ان کی تاویل ہمارے خلاف کرتے تھے؟ جواب دیا: ہاں۔ اس نے کہا: اگر میں تمہاری گردن مار دوں تم کیا کرو گے؟ جواب دیا: تب میں سعادت پاؤں گا اور تو شقی ہو جائے گا۔ پس اس نے حضرت قنبر کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔

(خلاصہ حدیث۔ امام علیؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۲)

فوائد:-

- 1- جو لوگ ذکر ولایت مولا علیؑ کو چھوڑ کر ضعیف شیعوں کا مال اکٹھا کرنے میں خوب لگن ہیں ان کو امام زمانہ عجل اللہ چاکہ پکڑنے والے ہیں اور ولایت علیؑ سے روکنے والے ظالموں کی جڑ کاٹ دیں گے۔
- 2- مسلمان و بوزرو میٹم و قنبر کے پیروکار ابلیس کی مجوسی اولاد کی آمریت سے ہرگز نہیں ڈرتے اور تبلیغ ولایت جاری رکھتے ہیں۔



وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۗ وَإِمَّا يُنسِينُكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝

اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات پر نکتہ چینی کرتے ہیں تو ان سے اعراض کرو یہاں تک کہ وہ اس کے سوا کسی اور بات میں غور و خوض کرنے لگ جائیں اور اگر تمہیں شیطان بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (الانعام-68)

1- جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اس مجلس میں نہیں بیٹھتا جس میں امام کو برا بھلا کہا جائے یا اس میں مسلمان کی غیرت کی جائے بیشک اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: اور جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیات پر (فضول) بحث کرتے ہیں تو ان سے اعراض کرو جب تک کہ وہ کسی دوسری بات پر غور کرنے لگ جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آجانے کے بعد ایسے ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو۔ (خلاصہ حدیث۔ رسول اللہؐ)

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۱)

فوائد:-

نام نہاد شیعہ مقصر ملاں ایسی مجالس برپا کرتے ہیں جس میں معصومین کی حقیقت نورانیہ، عصمت، عظمت و اقتدار، علم و حکمت اور ولایت کے بارے میں زبان درازی کی جا تی ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ ایسے ظالم لوگوں کی مجالس میں جانے سے واضح طور پر منع کرتے ہیں۔



الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ



جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے آلودہ نہ کیا امن انہی کیلئے ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ (الانعام-82)

1- اللہ عزوجل کے قول ”جو لوگ ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ نہ ملایا“ کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جو کچھ محمد مصطفیٰؐ ولایت کے بارے میں لائے اس کو کسی فلانے ڈھمکانے کی ولایت سے خلط ملط نہ کیا۔ یہی ظلم سے خلط ملط (ملانا، آلودہ کرنا) کرنا ہے۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۵۸)

2- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر میں اس کے معانی شک اور شرک بھی بتلائے ہیں۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۵۸)

فوائد:-

۱- ولایت مولا علیؑ میں شک کرنا یا ولایت معصومینؑ میں چپکے چپکے مقصر ملاؤں کو شریک کر لینا واضح طور پر شرک اور ظلم ہے۔ ولایت صرف اللہ اور چہارہ معصومینؑ کے لیے ہے۔



وَهَذَا كِتَابٌ أَنْزَلْنَاهُ مُبْرَكٌ مُّصَدِّقٌ لِّلَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَلِتُنذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ
وَمَنْ حَوْلَهَا ط وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَهُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ
يُحَافِظُونَ ۝

اور یہ کتاب جسے ہم نے نازل کیا ہے برکت والی ہے اپنے سے پہلے (کتب) کی تصدیق کرتی ہے تاکہ تم ام القریٰ (مکہ) اور اس کے اردگرد (تمام دنیا) والوں کو خبردار کرو اور جو آخرت پر ایمان رکھتے ہیں وہی اس پر ایمان لاتے ہیں اور وہی اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ (الانعام - 92)

۱- امام محمد تقیؑ سے پوچھا گیا: نبی اکرمؐ کو ”الامی“ نام کیوں دیا گیا؟ فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ عرض کی: وہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو امی اس لیے پکارا گیا کیونکہ وہ پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ امامؑ نے فرمایا: جھوٹ بولتے ہیں اللہ کی ان پر لعنت ہو۔ یہ اس لیے اللہ کی قسم وہ اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے ”وہ وہ ہے جس نے امین میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا جو ان کو آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے“ (الجمعة - 2) پس وہ ان کو کیسے تعلیم دیتے تھے اگر جانتے نہیں تھے؟ اللہ کی قسم رسول اللہؐ تہتر زبانوں میں پڑھ اور لکھ لیتے تھے اور صرف ان کو امی اس لیے کہا گیا کیونکہ وہ اہل مکہ میں سے تھے اور مکہ امھات القریٰ میں سے ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”تاکہ تم ام القریٰ اور اس کے اردگرد والوں کو ڈراؤ“۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۶۶)

فوائد:-

1- بہتر اور تہتر کا عدد کثرت ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے یعنی معصومینؑ جن وانس، ملائکہ، حیوانات، نباتات اور جمادات اور ان تمام مخلوقات جن کا ہمیں ادراک نہیں ہے سب کی زبانیں جانتے ہیں اور سب کے لیے رحمت ہیں اور علم الہی کے خزانہ دار ہیں۔

2- جس کا آخرت پر ایمان ہے وہی قرآن پر مکمل طور پر ایمان رکھتا ہے کہ اس کی ہر آیت ہدایت ہے نہ کہ صرف پانچ سو آیات۔ اور مومن ہی مقصودوں کے حملوں سے اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مجوسی زبان کے دلدادہ جاہل مقصرین عظمت معصومینؑ کو کیا جانیں۔ اسی لیے وہ اپنے بلوں سے باہر نہیں آتے تاکہ انکی جعلی علیت کا پول نہ کھل جائے۔



وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ
 ط كَذَلِكَ زَيْنًا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلُهُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُم بِمَا
 كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

یہ لوگ اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انہیں برا بھلا نہ کہو (کہیں ایسا نہ ہو) کہ وہ حد سے بڑھ کر اور جانے بغیر اللہ کو برا بھلا کہنے لگیں۔ ہم نے اسی طرح ہر گروہ کے لیے ان کے اعمال کو خوشنما بنا دیا ہے پھر ان سب کو اپنے رب کی طرف واپس آنا ہے اور جو کچھ وہ کرتے رہے تھے انہیں بتائے گا۔ (الانعام-108)

۱۔ اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”کیا تم نے کسی کو اللہ کو برا بھلا کہتے دیکھا ہے؟ عرض کی گئی: اللہ ہمیں آپ کا ندیہ بنا دے، پھر کیسے؟ فرمایا جس نے اللہ کے ولی کو برا بھلا کہا یقیناً اس نے اللہ کو برا بھلا کہا۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۸۴) فوائد:-

جو لوگ ولایت علیؑ کے بارے میں نکتہ چینی اور زبان درازی کرتے ہیں دراصل اللہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان کے کرتوت بڑے اچھے ہیں یہ تو قیامت کے دن پتہ چلے گا کہ جب اللہ کے بارے میں کیا کیا کوتاہیاں کرتے رہے۔



وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ط لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَتِهِ ج وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
 ۝ وَإِنْ تَطِعْ أَكْثَرُ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا
 الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ ۝

اور تیرے رب کا کلمہ سچائی اور عدل (کے لحاظ) سے کامل ہے اور اس کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ اور اگر تم نے ان لوگوں میں سے اکثر کی اطاعت کی جو زمین میں (بستے) ہیں تو یہ تمہیں اللہ کی سبیل سے گمراہ کر دیں گے۔ وہ اتباع نہیں کرتے مگر ظن کا اور وہ نہیں ہیں مگر قیاس آرائیاں کرنے والے۔ (الانعام -115-116)

۱۔ امام جب اپنی والدہ ماجدہ کے پاس ہوتا ہے تب بھی سنتا ہے اور جب ظہور فرماتا ہے تو اس کے شانوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے۔ ”اور تیرے رب کا کلمہ صدق و عدل سے مکمل ہے اس کے کلمات کو کوئی نہیں بدل سکتا اور وہ سب سننے والا جاننے والا ہے“ اور جب امر اس کے سپرد ہوتا ہے تو اللہ نور کا ایک مینار مقرر کرتا ہے جس سے وہ تمام شہروں کے رہنے والوں کے اعمال دیکھتا ہے۔ (خلاصہ حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۳ - ص ۹۰) فوائد:-

کسی کے ماتھے پر بل نہیں پڑتے نہ حیرت ہوتی ہے۔ مگر اللہ کے بنائے ہوئے امام کو حاضر ناظر کہیں اور بتایا جائے کہ پوری کائنات امام کے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح ہے تو مقصر ملاں کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

2 - بڑی بڑی پگڑیوں والوں کی اکثریت سے مرعوب ہونے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ وہ ظنِ اجتہادی اور انسانی عقل و قیاس سے نتائج اخذ کر کے اس کو دین سمجھتے ہیں جس کا اتباع اللہ اور مصومین نے منع فرمایا ہے۔ مقصر ملاں لوگوں کو اللہ کی سبیل (ولایت مولیٰ) سے گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔



أَوْ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَثَلَهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ۗ كَذَلِكَ زُيِّنَ لِلْكَافِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا اور اس کے لیے نور قرار دیا جس سے وہ چلتا ہے لوگوں میں اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں پڑا ہے ان سے نکلنے والا نہیں ہے۔ اسی طرح کافروں کیلئے وہ اعمال خوشنما بنا دیئے گئے ہیں جو وہ کر رہے ہیں۔ (الانعام - 122)

1 - ”کیا وہ شخص جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کیا“ یعنی حق اور ولایت سے جاہل تھا پھر ہم نے اس کی طرف اسے ہدایت کی۔ ”اور اس کے لیے نور قرار دیا جس سے وہ لوگوں میں چلتا ہے“ یعنی نور ولایت۔ ”اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو تاریکیوں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں“ یعنی آئینہ طاہرین کے علاوہ کسی اور کی ولایت میں ہے ”منکروں کیلئے وہ اعمال خوشنما بنا دیئے گئے ہیں جو وہ کر رہے ہیں“۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۲۰۳) فوائد:-

1 - ولایت علی کے مخالفین مردہ ہیں جو گمراہی کی تاریکیوں میں گرے ہوئے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ولایت علی کے بغیر انکے نماز، روزے، حج، زکوٰتیں بڑی خوشنما اور خالصی ہیں۔

2 - نور معرفت ولایت مولیٰ ہی زندگی ہے کامیابی ہے رضائے الہی ہے قرب الہی ہے دنیا و آخرت کی نہ ختم ہونے والی دولت و نعمت ہے۔



فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۗ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَانَمَا يَصْعَدُ فِي السَّمَاءِ ۗ كَذَلِكَ يَجْعَلُ اللَّهُ

الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

پس جسے اللہ ہدایت دینے کا ارادہ کرتا ہے اس کا سینہ اسلام کیلئے کھول دیتا ہے اور جسے وہ گمراہ کرنے کا ارادہ کرتا ہے اس کے سینے کو تنگ اور بھنچا ہوا بنا دیتا ہے گویا کہ وہ آسمان میں چڑھ رہا ہے اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جس مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

(الانعام-125)

1- جب اللہ عزوجل کسی بندے کی خیر چاہتا ہے تو اس کے دل میں نور میں سے ایک نکتہ لگا دیتا ہے اور اس کے دل کے در کھول دیتا ہے اور ایک فرشتے کو اس کا محافظ لگا دیتا ہے جو اسکو بچاتا ہے۔ اور جب کسی بندے کی بدبختی ہوتی ہے تو اس کے دل میں سیاہ نکتہ لگا دیتا ہے اور اس کے دل کے در بند ہو جاتے ہیں اور شیطان اس کو گمراہ کرنے کے لیے اس پر مسلط ہو جاتا ہے۔ پھر امام نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادق) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۹۴)

2- اللہ تعالیٰ کے قول ”اسی طرح اللہ ان لوگوں پر جس مسلط کر دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے“ کے بارے میں امام جعفر صادق نے فرمایا کہ وہ شک ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۹۶)

فوائد:-

1- بیشک نور کا مطلب معرفت ولایت علیؑ ہے۔ جو بندے اللہ سے ہدایت کی دعا مانگتے ہیں تو اللہ ان کے دلوں میں ولایت علیؑ کی محبت کا نور ثبت کر دیتا ہے اور فرشتے اس کی محافظت کرتے ہیں پھر وہ فضائل مولا علیؑ سن کر سمجھتا اور برداشت کرتا ہے پھر اسے قرآن کی آیات سے نور ولایت پھوٹتا نظر آتا ہے پھر وہ صرف پانچ سو آیات پر ہی اکتفا نہیں کرتا۔

2- اور جو بد بخت پہلے ہی سے ارادہ کر لے کہ ہم تو صرف مجوسی ملاں کی بات مانیں گے اور قرآن و حدیث پر اعتبار نہ کرے تو پھر اللہ اس کے دل کو سیاہ کر دیتا ہے اور اس کے دل کے تمام مسام بند ہو جاتے ہیں پھر کوئی حق کی بات اس میں داخل نہیں ہو سکتی اور اس پر اللہ جس (شک) مسلط کر دیتا ہے اور وہ ولایت الہی پر شک کرتا ہے اور اس پر مسلط شیطان اس کے لیے مجوسی ملاں کی ولایت خوشنما بنا کر دکھاتا ہے۔ اس طرح اپنے رجز اور نجاست کی وجہ سے ایسے لوگ معصومین سے دور ہو جاتے ہیں کیونکہ رجز کو اللہ نے معصومین سے دور رکھنا ہے۔



وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ ۖ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ
ط ذَلِكُمْ وَصَّيْتُكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝

اور یہی میرا صراط مستقیم ہے پس تم اسی کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے۔ اس بات کی اس نے تمہیں ہدایت کی ہے شاید کہ تم بچ سکو۔ (الانعام-153)

1- نبی اکرمؐ کے پاس اصحاب بیٹھے ہوئے تھے کہ آپؐ نے مولا علیؑ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا بیشک یہ میرا صراط مستقیم ہے پس اسی کا اتباع کرو اور دوسرے راستوں کا اتباع نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں اس کی سبیل سے علیحدہ کر دیں گے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۲۰)

2- اللہ کے قول ”اور بیشک یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو“ کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا آل محمدؑ وہ صراط ہیں جو اللہ کی مراد ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۱۹)

3- امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ علیؑ ہے اور اللہ کی قسم وہی صراط ہے اور میزان ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۱۹)

4- برید عجبلی سے اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ ”میرا صراط مستقیم“ سے کیا مراد ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: علیؑ اور اس کے اوصیاءؑ کی ولایت۔ پھر فرمایا: اور تو جانتا ہے کہ ”پس اس کی پیروی کرو“ کا کیا مطلب ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اس سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ اور فرمایا: اور تو جانتا ہے ”اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں سبیل سے دور کر دیں گے“ کے کیا معنی ہیں؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اللہ کی قسم

فلانے ڈھمکانے کی ولایت۔ اور فرمایا اور تو جانتا ہے کہ ”وہ تمہیں اس کی سبیل سے الگ کر دیں گے“ کیا کیا معنی ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: اس کے معنی علیؑ کی سبیل ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۱۹)

فوائد:-

1- سب جانتے ہیں اللہ کی سبیل علیؑ ہے رسول اللہ کا صراط مستقیم علیؑ ہے۔ جس نے مقصد دشمن ولایت و عزا داری کی تقلید کی وہ اللہ اور اسکے رسولؐ کے رستے سے دور ہو گیا۔ اللہ رحمان و رحیم ہے لوگوں کو ولایت علیؑ کے ذریعے عذاب سے بچانا چاہتا ہے۔ اس میں مخلوق کا اپنا فائدہ ہے اللہ تو بے نیاز ہے اس کو لوگوں کے گناہ نقصان نہیں پہنچاتے اور نہ لوگوں کی اطاعت اس کو فائدہ دیتی ہے اور معصومین کو بھی کسی کی پرواہ نہیں صرف وہ مخلوقات کی فلاح چاہتے ہیں۔



هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ ط
يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ
أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا ط قُلِ انتظروا إنا منتظرون ۝

کیا وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا تیرا رب آئے یا تیرے رب کی کوئی آیات آجائیں۔ جس دن تیرے رب کی بعض آیات آجائیں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی خیر نہ کمائی ہو۔ ان سے کہو انتظار کرو، ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔ (الانعام-158)

1- امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا اس دن جو ایمان لائیں گے ان کا ایمان ان کو فائدہ نہیں دے گا۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۲۱)

2- اللہ تعالیٰ کے قول ”کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو“ کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یعنی میثاق (عالم ذر میں عہد ولایت) میں۔ ”یا اپنے ایمان میں خیر نہ کمائی ہو“ فرمایا کہ انبیاء اور اوصیاء اور خاص طور پر امیر المؤمنینؑ کا اقرار۔ فرمایا کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا کیونکہ اسے سلب کر لیا جائے گا۔

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۲۱)

3- اس آیت کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ آیات آئیں اور آیت منتظرہ القائم عجل اللہ تعالیٰ ہیں۔ پس اس دن کسی کو ایمان لانا فائدہ نہ دے مگر سوائے اس کے جس نے تلوار کے ساتھ قیام سے قبل ایمان لایا ہو اور ان سے پہلے ان کے اجداد پر بھی ایمان لایا ہو۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۲۲)

فوائد:-

1- ظہور امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف سے پہلے پہلے دل و جان سے ولایت معصومین پر قائم ہو جاؤ۔ ظہور ہونے کے بعد مقصر فرعونوں کی طرح پورا کلمہ پڑھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور ذوالفقار بھی مولا علیؑ کے مخالفوں کا پورا شجرہ جانتی ہے وہ ان کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنی پیاس بجھائے گی۔

2- مومنین خوش بخت ہیں جو وہی کام کرتے ہیں جو اللہ اور اسکے ملائکہ کرتے ہیں یعنی معصومین پر صلوات، دشمنان اہلبیت پر لعنت اور تبرا، ولایت علیؑ پر مسرت اور امام زمانہ کا انتظار اور ان کے دین میں خیر ہے یعنی ولایت۔



إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ ط إِنَّمَا أَمْرُهُمْ إِلَى اللَّهِ
ثُمَّ يُنَبِّئُهُم بِمَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿١٥٩﴾

پیشک جن لوگوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا (اپنے دین سے جدا ہو گئے) اور گروہ گروہ بن گئے ان سے تمہارا کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ کے پاس ہے وہی ان کو بتائے گا جو کچھ وہ کرتے رہے تھے۔ (الانعام-159)

- 1- اس آیت کے بارے میں فرمایا گیا کہ یعنی انہوں نے امیر المؤمنین سے علیحدگی اختیار کر لی اور گروہ درگروہ ہو گئے۔ (تفسیر قمی۔ ص ۲۰۹)
- 2- امام جعفر صادق نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے دین سے جدا ہو گئے اللہ کی قسم قوم نے اپنے دین سے علیحدگی اختیار کر لی۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۲۴)

فوائد:-

1- اصل دین صرف اور صرف شیعان مولا علی کے پاس ہے جو دین ابراہیم ہے جو دین محمد مصطفیٰ ہے جو اللہ کا پسندیدہ دین ہے۔ اور ولایت علی کا جہاں بھی ذکر ہو اس کا مطلب چہارہ معصومین کی ولایت ہے۔

تو اللہ کے دین حق سے کچھ شیعوں نے ولایت پر پورا ایمان چھوڑ دیا یعنی کچھ آئمہ کی ولایت کو مانا باقی آئمہ کی ولایت کو چھوڑ دیا اور دین سے جدا ہو کر نیا گروہ بنا لیا مثلاً کیسانہ، زیدیہ، مغیریہ، اسماعیلیہ، باطنیہ اور سمیطیہ فرقہ۔ پھر چوتھی صدی میں چند شیعوں نے ولایت علی کی بجائے اپنی ولایت کا اعلان کر دیا اور دین حق سے جدا ہو کر علیحدہ اصولی فرقہ بنا لیا اور شیعان علی پر ظلم کیا تمام مدارس پر قبضہ کر لیا احادیث معصومین کی چار سو سے زائد کتب ضائع کر دیں۔ اب یہ اصولی فرقہ جو پہلے شیعہ تھا کھل کر ولایت علی اور عزاداری امام حسین کے خلاف فتوے دے رہا ہے۔ دین کے سیاہ و سفید کے مالک بن چکے ہیں۔ ان کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے انشاء اللہ بہت جلد امام زمانہ آ کر انہیں بتائیں گے کہ وہ کیا کرتے رہے۔



مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا ۚ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزَىٰ إِلَّا

مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿١٦٠﴾

جو حسنہ (نیکی) لے کر آئے گا اس کے لیے دس گنا اجر ہے اور جو بدی لے کر آئے گا اس کو صرف اس کے مثل ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں ہوگا۔ (الانعام-160)

1- امام محمد باقر نے فرمایا کہ حسنہ سے اللہ کی مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے اور سیات (بدی) ہم اہل بیت کی دشمنی ہے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۱۲۶)

فوائد:-

جن لوگوں کے اعمال ولایت معصومین پر مبنی ہیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انکا ثواب کم از کم دس گنا کر دے گا۔ اور جن کے اعمال ایسے ملاں کے فتووں پر مبنی ہیں جو ولایت علی اور عزاداری امام مظلوم کے خلاف فتوے دیتے ہیں ان کو جو سزا دی جائے گی وہ صرف ان کے غلط اعمال کے برابر ہوگی یعنی وہ یہ نہ سمجھیں کہ ان پر عذاب زیادتی ہوگی۔ اگر مولاً کے احکام کے مطابق عمل کیے تو اللہ جزا دے گا اور اگر ملاں (مقصر) کے حکم کے مطابق عمل کیے تو سزا ملے گی۔



قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْعٰى رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۗ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا

عَلَيْهَا ۗ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ اٰخْرٰى ۗ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝

کہو کیا میں اللہ کے سوا کوئی اور رب تلاش کروں اور وہ ہر چیز کا رب ہے۔ ہر شخص جو کچھ کماتا ہے (اس کی ذمہ داری) اسی پر ہے۔ کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے پھر وہ تمہیں اس چیز کے متعلق بتائے گا جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

(الانعام - 164)

۱۔ عبدالسلام نے امام علی رضاً سے عرض کی کہ آپ امام صادق کی حدیث کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ”جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو جنہوں نے امام حسین کو قتل کیا ان کی نسلوں کو ان کے اجداد کے فعل کی وجہ سے قتل کریں گے“ امام نے فرمایا کہ یہ اسی طرح ہوگا۔ اس نے عرض کی کہ پھر اللہ عزوجل کے قول ”کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا“ کا کیا مطلب ہے؟ امام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے تمام ترا قوال میں سچا ہے۔ مگر امام حسین کو قتل کرنے والوں کی نسلیں اپنے اجداد کے فعل پر راضی ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں اور جو کسی چیز پر راضی ہو وہ اسی طرح ہے کہ جیسے اس کا کرنے والا ہے۔ اور اگر ایک شخص مشرق میں قتل ہو جائے پھر ایک شخص مغرب میں اس کے قتل پر راضی ہو جائے تو اللہ کے نزدیک راضی ہونے والا قاتل کا شریک ہے اور جب قائم ظہور فرمائیں گے تو صرف ان کو قتل کریں گے اپنے باپ دادا کے فعل پر راضی ہونے کی وجہ سے۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۱۳۰)

فوائد:-

- 1۔ عزاداری امام حسین کو ختم اور بے معنی قرار دینے کیلئے سازشیں ہو رہی ہیں فتوے دیئے جا رہے ہیں، مصائب کو گھٹانے اور چھپانے کی مقصدین کوششیں کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ اور ان کے پیروکار امام حسن عسکری کے قول کے مطابق فوج یزید (لعنت اللہ) سے بدتر ہیں۔
- 2۔ جو کسی مقصد بغض ولایت رکھنے والے ملاں کی پیروی کرے گا وہ خود اپنے اعمال سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا جیسا کہ مقصد ملاں اعمال کی ذمہ داری اٹھانے کا دعویٰ کرتا ہے دراصل مقصد ملاں اور اس کے مریدوں دونوں کو اپنے کرتوتوں کا جواب دینا پڑے گا اور جو کچھ ولایت علی، عزاداری امام مظلوم اور دین میں اختلافات پیدا کر رہے ہیں ان سب کا جواب دینا پڑے گا۔



سورة الاعراف

قَالَ مَا مَنَعَكَ اِلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ط قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ج خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

اللہ نے کہا تجھے کس چیز نے روکا تھا کہ تو سجدہ نہ کرے جبکہ میں نے تجھے حکم دیا تھا۔ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔ (الاعراف-12)

1۔ ایک شخص امام جعفر صادقؑ کے پاس آیا تو آپ اس سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تو قیاس کرتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: قیاس نہ کیا کرو کیونکہ جس نے سب سے پہلے قیاس کیا وہ ابلیس ہے اور اگر وہ آدمؑ کی نورانیت اور آگ کی ناریت پر قیاس کرتا تو نور اور نار کی ایک کی دوسرے پر فضیلت اور پاکیزگی جان جاتا۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۱۳۸)

فوائد:

- 1۔ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ و آل محمدؑ کے نور کو حضرت آدمؑ کی پیشانی میں قرار دے کر معصوم فرشتوں کو سجدے کا حکم دیا۔ شیطان نے قیاس و اجتہاد سے اپنے آپ کو افضل سمجھ لیا۔ قیاس، رائے، ظن، اجتہاد وغیرہ سب الفاظ کا ہیر پھیر ہے تاکہ مختلف گروہوں کو قابو کیا جاسکے ورنہ سب کا مطلب ایک ہی ہے جس کی دین میں ممانعت ہے۔
- 2۔ سجدہ نماز کا حصہ ہے اولاد ابلیس بھی اسی کام میں مصروف ہے کہ آل محمدؑ کا ذکر نماز میں نہیں آنے دیں گے۔ اور مقصر ملاں دشمن ولایت سنت ابلیس پر عمل کرتے ہوئے اپنے ظن و قیاس سے اپنے آپ کو بنی اسرائیل کے معصوم انبیاء سے افضل قرار دے رہا ہے۔
- 3۔ جیسے ابلیس نے حکم الہی کو رد کرتے ہوئے اپنے قیاس کو ترجیح دی تھی اسکی اولاد آیات قرآنی اور احادیث معصومینؑ کو رد کرتے ہوئے حارثی ملاں کے فتاویٰ کو ترجیح دیتی ہے۔



قَالَ فَبِمَا اَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَا تَجِدُ

مِنْهُمْ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَائِلِهِمْ ط وَلَا تَجِدُ

اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ ۝ قَالَ اٰخْرَجْ مِنْهَا مَذْعُوْمًا مَّدْحُوْرًا ط لَمَنْ تَبِعَكَ

مِنْهُمْ لَا مَلٰئِنَ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝

اس نے کہا اس وجہ سے کہ تو نے مجھے گمراہی میں ڈالا ہے میں ضرورتاً تیری صراط مستقیم پر ان کے لیے (گھات میں) بیٹھوں گا۔ پھر میں ان کے آگے سے اور پیچھے سے اور ان کے دائیں سے اور بائیں سے (حملہ کرنے) آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔ اللہ نے کہا نکل جا یہاں سے ذلیل اور ٹھکرایا ہوا۔ ان میں سے جو بھی تیری پیروی کرے گا تو میں تم سب سے جہنم کو بھردوں گا۔

(الاعراف-16-18)

۱۔ صحابی زرارہ نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو امام محمد باقر نے فرمایا: اے زرارہ! صرف اور صرف وہ تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو روکنے کیلئے بیٹھا ہے کیونکہ دوسروں سے تو وہ فارغ ہو چکا ہے۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۱۳۸)

فوائد:-

1۔ صراط مستقیم ولایت علی کا راستہ ہے اور شیطان صرف شیعیان مولانا علی کی گھات میں بیٹھا ہے کیونکہ وہ صراط مستقیم پر ہیں۔ جو ولایت علی کا کسی جہت سے بھی مخالف ہے اس سے تو شیطان فارغ ہو چکا ہے۔ شیعوں کیلئے ابلیس کیا اپنی اصل شکل میں آئے گا؟ وہ مصلح بن کر آئے گا جیسا کہ امام حسن عسکری نے وضاحت فرمائی ہے کہ وہ شیعہ مدارس میں ہی ہمارے کچھ علوم حاصل کریں گے پھر کمزور ایمان والے شیعوں میں مقبول ہو جائیں گے پھر معصومین کی شان گھٹانا اور ان پر جھوٹ باندھنا شروع کریں گے۔ شیعیان علی کو ایسے شیطانوں سے ہوشیار رہنا چاہیے جو عمامہ، عبا، قبائین کر بہرہ و بیابن کر لوگوں کو ولایت علی کی صراط مستقیم سے گمراہ کرتے ہیں۔ اکثریت ان کے جال میں پھنس جائے گی مگر عذاب الہی سے نجات سکے گی۔

2۔ ابلیس سامنے سے حملہ کرتا ہے کہ آخرت کو ان کی نظر میں سبک کرتا ہے مثلاً اپنے نیک اعمال نماز روزے (بغیر ولایت) کے بل بوتے پر جنت جانا اور شفاعت معصومین کو سبک سمجھنا۔ پیچھے سے حملہ مثلاً کمزور ایمان والے شیعوں سے مال جمع کرو مگر خرچ نہ کرنا تا کہ تمہارے وارث بعد میں مال امام پر قبضہ کر لیں۔ دائیں طرف سے حملہ مثلاً دین کے معاملات کو ولایت علی خارج کر کے خراب کرنا۔ گمراہی کو زینت دینا یعنی ماڈرن مسائل (اخلاقی بدحالی) کے حل کو زینت دینا۔ ولایت معصومین میں ملاں کی ولایت شامل کر کے اس میں شک و شبہ داخل کر دینا۔ بائیں طرف سے حملہ مثلاً نفسانی خواہشات اور لذتوں کو غالب کر دینا یعنی حلال و حرام کو آنکھ چھوٹی بنا لینا۔



قُلْ أَمْرٌ رَبِّي بِالْقِسْطِ قَفْ وَ أَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَادْعُوهُ

مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۗ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُودُونَ ۖ فَرِيقًا هَدَىٰ وَفَرِيقًا حَقَّ

عَلَيْهِمُ الضَّلَالَةُ ط إِنَّهُمْ اتَّخَذُوا الشَّيْطَانَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَيَحْسَبُونَ

أَنَّهُمْ مُّهْتَدُونَ ۝

کہہ دو میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے اور ہر عبادت کے وقت اپنا رخ سیدھا قائم رکھو اور اسی کو پکارو دین کو اسی کیلئے خالص رکھ کر۔ اس نے جس طرح تمہاری ابتداء کی ہے اسی طرح تم دوبارہ (پلٹ کر) آؤ گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت دی اور دوسرے گروہ پر گمراہی (بطور استحقاق) مسلط ہو گئی کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں کو اپنے ولی بنا لیا ہے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

(الاعراف-29-30)

1- اللہ کے قول کہ جس طرح اس نے تمہاری ابتداءِ خلقت کی اسی طرح تم واپس آؤ گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت عطا فرمائی اور دوسرے گروہ کا حق تھا کہ ان پر گمراہی مسلط کی، کے بارے میں امام محمد باقر نے فرمایا کہ جب اللہ نے ان کو خلق کیا تو مومن اور کافر، شقی اور سعید خلق کیا اور اسی طرح وہ قیامت کے دن ہدایت یافتہ اور گمراہ واپس آئیں گے۔ اللہ فرماتا ہے یقیناً انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں کو اپنے ولی بنا لیا اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہی ہدایت یافتہ ہیں اور وہ قدریہ فرقے والے ہیں جو کہتے ہیں کہ کوئی قدر نہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت اور گمراہی پر قادر ہیں اور یہ ان پر منحصر ہے کہ چاہیں تو ہدایت یافتہ ہو جائیں اور چاہیں تو گمراہی اختیار کر لیں اور یہی اس امت کے مجوسی ہیں اور ان اللہ کے دشمنوں نے اللہ کی مشیت اور قدرت کی تکذیب کی ہے۔ جس طرح اس نے تمہاری ابتداء کی اسی طرح واپس آؤ گے یعنی جس کو خلقت کے دن شقی پیدا کیا وہ اسی طرح اس کے پاس شقی پلٹے گا اور جس کو خلقت کے دن سعید پیدا کیا وہ اسی طرح اسکے پاس سعید واپس آئے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا شقی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بھی شقی ہوتا ہے۔ (البرہان - ج 3 - ص 147)

2- اللہ کے قول ”کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا شیطانوں کو اپنے ولی بنا لیا تھا“ کے بارے میں امام محمد باقر نے فرمایا یعنی آئمہ حق کو چھوڑ کر آئمہ جور کو (ولی بنایا) اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہی ہدایت یافتہ ہیں۔ (البرہان - ج 3 - ص 147)

فوائد:-

- 1- دین خالص اللہ کی طرف سے ہے یعنی جو قرآن و حدیث کی صورت میں اللہ نے مکمل کر دیا اب کسی غیر معصوم مقصر ملاں کا حق نہیں کہ دین میں دخل اندازی کرے اور ظنی فتاویٰ کو دین قرار دے۔
- 2- جن لوگوں نے اللہ کی ولایت (یعنی ولایت الہی اور ولایت معصومین) کو چھوڑ کر ایک نہیں کئی ایک شیطانوں کو اپنا ولی بنا لیا ہے یعنی ولایت الہی میں شرک کیا وہی لوگ قدریہ اور مجوسی ہیں۔ شیطان اس لیے کہ وہ شیطان کی طرح اپنا قیاس و ظن استعمال کر کے معصومین سے شرک کرتے ہیں خود لوگوں کے ولی بن بیٹھے ہیں اور اللہ کی مشیت اور قدرت جو معصومین ہیں اس کی بھی تکذیب کرتے ہیں۔ یعنی اپنی منشاء کے مطابق دین میں دخل اندازی کریں، حلال و حرام بدلیں اور قادر ہیں کہ خود کو معصوم سے افضل قرار دے لیں، لوگوں کے اعمال کی ذمہ داری لے لیں۔ اور یہی لوگ واضح طور پر اس امت کے مجوسی ہیں جو آئمہ حق کی ولایت کو چھوڑ کر خود امام بناتے ہیں جو حق معصومین کے خلاف فتوے دے کر ظلم و جور کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو رہبر و ہادی بھی سمجھتے ہیں۔
- 3- جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے کہ قدریہ عقیدہ درست نہیں اسی طرح جبریہ عقیدہ بھی درست نہیں کہ انسان مکمل طور پر نیکی اور بدی کرنے پر مجبور ہے پھر تو جزا اور سزا بے معنی ہو جاتے ہیں۔ حقیقت اس کے مابین ہے کہ انسان کو ہدایت اللہ کی رحمت اور معصومین کی راہنمائی سے ملتی ہے جس کا ہمیں شکر ادا کرنا ہے، اور گمراہی انسان کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے مسلط ہو جاتی ہے یعنی جن لوگوں نے عالم ذر میں اپنی مرضی سے ولایت علی کا اقرار نہ کیا وہی اس دنیا میں شقی ہیں۔



يٰۤاَيُّهَا اٰدَمُ خُذْ وَاٰزِيۡنَتَكَ عِنۡدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوۡا وَاَشْرَبُوۡا وَلَا تُسْرِفُوۡا ۗ اِنَّهٗ

لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيۡنَ ۗ

اے اولادِ آدم ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو اور کھاؤ پو پو مگر اسراف نہ کرو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(الاعراف - 31)

۱۔ اللہ کے قول ”ہر عبادت کے وقت اپنی زینت اختیار کرو“ کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اس کا مطلب آئینہ ہے۔
(البرہان - ج ۳ - ص ۱۴۹)
فوائد:-

قول معصومؑ ہے کہ اپنی مجالس کو ذکر علیؑ سے زینت دو۔ یعنی زینت سے مراد ذکر علیؑ ہے، ذکر آئینہ ہیں یعنی تمام عبادات اور مجالس کی زینت ذکر معصومینؑ ہونی چاہیے۔ لہذا جس عبادت میں ذکر ولایت علیؑ نہ ہو وہ بد صورت اور ناقابل قبول ہوتی ہے۔



إِنَّ الَّذِينَ كَذَبُوا بآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ
وَلَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ۗ وَكَذَلِكَ نَجْزِي
الْمُجْرِمِينَ ۗ لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ ۖ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ۗ وَكَذَلِكَ نَجْزِي
الظَّالِمِينَ ۗ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ
أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۗ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِّنْ
غَلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ ۗ وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا ۖ وَمَا كُنَّا
لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ ۚ لَقَدْ جَاءَتْ رُسُلٌ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۗ وَنُودُوا أَنْ
تِلْكَمُ الْجَنَّةُ أَوْرَثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۗ

سرکشی (تکبر) کی ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہیں ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے اور ہم اسی طرح مجرموں کو بدلہ دیا کرتے ہیں ان کے لیے جہنم کا بچھونا ہوگا اور اسی کا اوڑھنا اور اسی طرح ہم ظالموں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے صالح اعمال کیے ہم کسی شخص پر اس کی وسعت (استطاعت) سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتے یہی لوگ جنتی ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ان کے سینوں میں جو کچھ کدورت ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔

ان کے نیچے سے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ کہیں گے ہر تعریف اس اللہ ہی کیلئے ہے جس نے اس کی ہمیں ہدایت عطا کی۔ اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ یقیناً ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ آئے تھے۔ (اس وقت) ان ندا آئے گی کہ یہ جنت جس کے تم وارث بنائے گئے ہو ان اعمال کی وجہ سے ہے جو تم

کرتے رہے ہو۔ (الاعراف - 40-43)

1۔ اللہ عزوجل کے قول ”ہر تعریف اس اللہ ہی کیلئے ہے جس نے اس کی ہمیں ہدایت عطا فرمائی۔ اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ممکن نہ تھا کہ ہم ہدایت پاتے“ کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو نبی اکرمؐ اور امیر المؤمنینؑ اور آئمہؑ جو ان کی ذریت سے ہیں کو بلا یا جائے گا اور لوگوں کے سامنے ان کی نشست لگائی جائے گی۔ جب ان کے شیعہ ان کو دیکھیں گے تو کہیں گے ”ہر حمد اس اللہ کیلئے ہے جس نے اس کی ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا“ یعنی اللہ نے ہمیں امیر المؤمنینؑ اور آئمہؑ جو ان کی ذریت سے ہیں کی ولایت کی ہدایت عطا فرمائی۔ (البرہان - ج 3 - ص 1۶۳)

فوائد:-

1۔ احادیث کے مطابق اللہ کی آیات کو جھٹلانے والے اور ان سے تکبر کرنے والے وہ لوگ ہیں جو ولایت مولا علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں۔ یعنی جو اللہ کی آیت کبریٰ کی ولایت کے خلاف فتوے دیتے ہیں اور پھر تکبر و سرکشی کرتے ہوئے خود آیت اللہ بن بیٹھے ہیں ان کے لیے آسمان کے دروازے نہیں کھلتے چاہے وہ باجماعت رو رو کر جمعرات کو توبہ اور استغفار کریں۔ نجات اسی میں ہے کہ ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ کی مخالفت چھوڑ دیں۔

2۔ ولایت علیؑ مشکل کام نہیں کیونکہ اللہ انسان کی استطاعت کے مطابق بوجھ ڈالتا ہے صرف شک، ظن اور رجس والے عقاید کو خیر باد کہنا ہوگا اور تقویٰ اور یقین والے دین ولایت کو اپنانا ہوگا۔

3۔ شیعیان علیؑ جب معصومینؑ کو روز قیامت دیکھیں گے تو بے اختیار اللہ کی حمد و ثنا کریں گے جس نے ولایت کی نعمت ان کو عطا کی تھی۔ شیعیان علیؑ اپنے نماز روزوں پر فخر نہیں کرتے۔ ولایت علیؑ کا کم از کم اجر جنت کی وراثت ہے جو ولایت علیؑ کی بنیاد پر کیئے گئے اعمال کا نتیجہ ہے۔



وَنَادَىٰ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ أَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ

وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ط قَالُوا نَعَمْ ج فَاذْنِ مُؤَذِّنٌ م بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَىٰ

الظَّالِمِينَ ه الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ح وَهُمْ بِالْآخِرَةِ

كٰفِرُونَ ه

اور جنت والے دوزخ والوں کو آزدیں گے یقیناً ہم نے تو اس وعدے کو سچا پایا ہے جو ہمارے رب نے ہم سے کیا تھا۔ کیا تم نے بھی اس وعدے کو جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا سچا پایا؟ وہ کہیں گے: جی ہاں۔ تب ایک مؤذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو

ظالموں پر۔ جو اللہ کی سبیل سے (لوگوں کو) روکتے تھے اور اس کو ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے اور وہ آخرت سے منکر تھے۔

(الاعراف -44-45)

1- مولیٰ نے نہروان سے واپسی پر ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا ”اور میں ہی دنیا اور آخرت میں مؤذن ہوں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”تب مؤذن ان کے درمیان اذان دے گا کہ اللہ کی لعنت ہو ظالموں پر“ میں وہ مؤذن ہوں۔ اور اللہ فرماتا ہے ”اور اذان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے“ اور میں وہ اذان ہوں۔ (البرہان -ج ۳- ص ۱۶۴)

2- ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ کی کتاب میں مولیٰ کے بہت نام ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے۔ اللہ کا قول ”تب مؤذن ان کے درمیان اذان دے گا“ پس وہ مؤذن علی ہیں ان کے درمیان کہیں گے ”خبردار اللہ کی لعنت ہو ان لوگوں پر جنہوں نے میری ولایت کی تکذیب کی اور میرے حق کو ہلکا سمجھا“۔ (البرہان -ج ۳- ص ۱۶۵)

فوائد:-

1- مومنین کی اذان بھی علیؑ، مؤذن بھی علیؑ، ہر عمل علیؑ ہے۔ پھر جو اذان ولایت کے بعد لوگوں کو اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ) سے روکے، اس کو نماز سے خفیف سمجھے وہ آخرت کا منکر ظالم ہے جس پر دوزخ جانے کے بعد بھی مولیٰ خود لعنت کریں گے۔



۴۵ وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَّعْرِفُونَ كَلَامَ بَسِيْمَتِهِمْ ۚ

وَنَادُوا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ سَلِّمُوا عَلَيكُمْ قَف لَمْ يَدْخُلُوهَا وَهُمْ يَطْمَعُونَ ۝

وَإِذَا صُرِفَتْ أَبْصَارُهُمْ تِلْقَاءَ أَصْحَابِ النَّارِ ۖ قَالُوا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ

الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادَى الْأَصْحَابُ الْأَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُونَهُمْ بِسِيمَتِهِمْ قَالُوا مَا

أَغْنَىٰ عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ ۝ أَهْوَلَاءِ الَّذِينَ أَقْسَمْتُمْ لَا

يَنَالُهُمُ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ ط أَدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَا أَنْتُمْ تَحْزَنُونَ ۝

وَنَادَى الْأَصْحَابُ النَّارِ أَصْحَابَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَاءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ

اللَّهُ ط قَالُوا إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَا عَلَى الْكُفْرَيْنِ ۖ

اور ان دونوں (گروہوں) کے درمیان حجاب حائل ہوگا اور اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے وہ ہر ایک کو اس کی علامت سے پہچانتے ہونگے اور جنت والوں کو آواز دے کر کہیں گے تم پر سلامتی ہو۔ یہ لوگ جنت میں داخل تو نہیں ہوئے ہوں گے مگر اس کے امیدوار ہوں گے اور جب ان کی نظریں دوزخ والوں کی طرف پھیری جائیں گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ کرنا۔ اور یہ اعراف والے کچھ اشخاص کو جنہیں یہ ان کی علامتوں سے پہچانتے ہونگے آواز دے کر کہیں گے تمہارے جتھے اور جن پر تم گھمنڈ کرتے تھے تمہارے کسی کام نہ آئے۔ کیا یہ (شیعہ) وہی لوگ نہیں ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ ان کو اپنی رحمت سے (کچھ بھی فائدہ) نہیں پہنچائے گا (ان شیعوں سے کہا جائے گا) داخل ہو جاؤ جنت میں نہ تمہارے لیے خوف ہے اور نہ تم غمگین ہو گے۔ اور دوزخ والے جنت والوں کو آواز دیں گے کہ پانی یا ان چیزوں میں سے کچھ جو اللہ نے تمہیں دیں ہیں ہم پر بھی ڈال دو۔ وہ کہیں گے اللہ نے ان دونوں کو کافروں (منکرین حق) پر حرام کر دیا ہے۔

(الاعراف - 46-50)

1- اعراف کے متعلق پوچھا گیا تو امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ہم اعراف پر ہوں گے اور ہم اپنی نصرت کرنے والوں کو ان کی علامتوں سے پہچانتے ہیں اور ہم اعراف ہیں کہ اللہ عزوجل پہچانا ہی نہیں گیا مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم اعراف ہیں ہم کو اللہ عزوجل قیامت کے دن صراط پر کھڑا کرے گا۔ پس کوئی جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو ہمیں پہچانتا ہوگا اور ہم اسے پہچانتے ہوں گے۔ اور دوزخ میں بھی کوئی نہ جائے گا مگر وہ جو نہ ہم کو پہچانتا ہوگا اور نہ ہم اس کو پہچانتے ہوں گے۔

اگر اللہ تبارک و تعالیٰ چاہتا کہ لوگ اس کی ذات کی معرفت (کسی اور ذریعے سے) حاصل کرتے تو وہ معرفت حاصل کر لیتے اور اسکے دروازے پر آجاتے مگر اس نے ہمیں اپنے دروازے اور صراط اور سبیل قرار دے دیا ہے اور وہ دروازہ جس سے اس کی طرف آیا جاتا ہے۔ پس جس نے ہماری ولایت سے منہ موڑ لیا اور ہمارے غیر کو ہم پر فضیلت دی پس وہ صراط سے ہٹ گیا۔ پس برابر نہیں جن لوگوں نے اس کو پکڑ لیا ان لوگوں کے جو گندے چشموں پر جاتے ہیں جو ایک دوسرے پر ختم ہوتے ہیں۔ اور جس نے ہماری طرف جانا تھا چلا گیا صاف چشموں کی طرف جو اللہ کے امر سے جاری ہیں جو نہ ختم ہوتے ہیں نہ کم ہوتے ہیں۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۱۶۶)

2- امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اعراف جنت اور دوزخ کے درمیان بلندیاں ہیں اور رجال آئمہؑ ہیں جو اپنے شیعوں کے ساتھ اعراف پر کھڑے ہونگے اور نیک شیعہ جنت میں بلا حساب جا چکے ہوں گے تو آئمہؑ اپنے گناہ گار شیعوں سے فرمائیں گے: جنت میں اپنے بھائیوں کی طرف دیکھو جو اس میں بلا حساب جا چکے ہیں۔ اور یہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے ”تم پر سلامتی ہو۔ وہ ابھی اس میں داخل نہیں ہوئے ہونگے مگر اس کے امیدوار ہوں گے“ پھر ان سے کہا جائے گا: دوزخ میں اپنے دشمنوں کو دیکھو اور یہی اللہ کا قول ہے، اور جب ان کی نظریں دوزخ والوں کی طرف پھیر دی جائیں گی تو وہ کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں میں شامل نہ کرنا اور اعراف والے ان اشخاص کو جن کو وہ ان کی علامتوں سے جانتے ہوں گے، دوزخ میں آواز دیں گے اور کہیں گے تمہیں تمہاری جتھے نے فائدہ نہ دیا، دنیا میں ”اور جن پر تم گھمنڈ کرتے تھے“ پھر دوزخ میں ان کے دشمنوں کو کہیں گے ”کیا یہی ہمارے شیعہ اور بھائی ہیں جن کے بارے میں تم دنیا میں قسمیں کھاتے تھے کہ وہ اللہ کی رحمت حاصل نہیں کر سکیں گے؟ پھر آئمہؑ اپنے شیعوں سے کہیں گے: ”جنت میں داخل ہو جاؤ“

تمہارے لیے کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہو گے، پھر دوزخ والے جنت والوں سے کہیں گے کہ پانی یا جو اللہ نے ان کو دیا ہے اس میں سے کچھ ہم پر ڈال دو۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۱۷۱)

فوائد:-

1- اعراف پر تمام خاندان رسالت تشریف فرما ہوگا اس میں سیدہ فاطمہ زہرا اور سیدہ خدیجہ الکبریٰ بھی شامل ہیں۔ سلمان و بوذرجمیہ شیعہ تو بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ ہم جیسے گناہ گار مجبوں کی شفاعت کیلئے معصومین اعراف پر کھڑے ہوں گے۔ جن لوگوں نے بڑے جتھے اور تنظیمیں بنا رکھی ہیں اور پیسہ اور طاقت استعمال کر کے اکثر مساجد پر قبضہ کر رکھا ہے کہ کوئی ان میں مولیٰ کا ذکر نہ کر سکے اور آیت اللہ و جنت اللہ بنانے کی فیٹریاں لگا رکھی ہیں ان پر گھمنڈ اور تکبر کرتے ہیں۔ مولیٰ کے مجبوں اور امام مظلوم کے عزاداروں کو طعنے دیتے ہیں کہ اے بے عملو! تم کو آخرت میں کچھ نہ ملے گا کیونکہ تم صرف ولایت علی اور ماتم و زنجیر زنی پر زور دیتے ہو۔ مگر یہ نہیں سوچتے کہ محبت علی ناصبی مقصر ملاں کے پیچھے نماز پڑھ کر عذاب کیوں مول لے۔ محبت علی تو گھر میں ہی فرشتوں کے ساتھ باجماعت ولایت علی سے مزین نماز کو ترجیح دیتا ہے۔ ناصبی مقصرین اپنے اعمال پر گھمنڈ کرتے ہیں اور مجان علی شفاعت معصومین پر بھروسہ اور یقین رکھتے ہیں۔



أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً ط إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ﴿٥٥﴾ وَلَا تَفْسِدُوا فِي

الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا ط إِنَّ رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ

الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾

اپنے رب کو پکارو گڑ گڑاتے ہوئے اور چپکے چپکے بیشک وہ حد سے گذرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اس کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ بیشک اللہ کی رحمت محسنین کے قریب ہے۔ (الاعراف - 55-56)

1- فرمایا کہ اللہ کا قول ”اپنے رب کو گڑ گڑا کر اور چپکے چپکے پکارو“ یعنی علانیہ بھی اور چھپ کر بھی اور ”زمین میں اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو“ یعنی رسول اللہ اور امیر المؤمنین کے ذریعے اللہ نے زمین کی اصلاح فرمادی۔ پس اس میں فساد پر باہوا جب امیر المؤمنین اور ان کی ذریت گوترک کر دیا۔ (تفسیر تہمی - ص ۲۱۹)

فوائد:-

- 1- ولایت مولیٰ گوترک کرنا اور اس کی مخالفت کرنا اور اس میں شریک بن بیٹھنا ہی فساد ہے اور قرآن ناطق کو بھجور کرنا ہے۔
- 2- ولایت علی پر عمل پیرا ہی محسن ہوتا ہے جو اللہ کی رحمت میں ہوتا ہے جو کھل کر اور چپکے سے اور قول و فعل اور تقریر و تحریر سے ولایت علی کی تبلیغ کرتا رہتا ہے۔



أَوْ عَجِبْتُمْ أَنْ جَاءَكُمْ ذِكْرٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَلَى رَجُلٍ مِّنكُمْ لِيُنذِرَكُمْ ط وَاذْكُرُوا

إِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْكُمْ بَعْدَ قَوْمِ نُوحٍ وَزَادَكُمْ فِي الْخَلْقِ بَصُطَةً ۚ
فَاذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تم میں ایک مرد پر تمہارے رب کی نصیحت آگئی ہے تاکہ وہ تمہیں خبردار کرے۔ یاد کرو اس نے نوح کی قوم کے بعد تمہیں جانشین بنایا اور تمہاری جسامت میں اضافہ کیا تو اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو شاید کہ تم فلاح پا جاؤ۔ (الاعراف-69)

1- امام جعفر صادقؑ نے یہ آیت ”پس اللہ کی نعمتوں کا ذکر کرو“ تلاوت فرما کر ابو یوسف بزاز سے پوچھا: کیا تو جانتا ہے اللہ کی نعمتیں کیا ہیں؟ اس نے عرض کی: نہیں۔ امام نے فرمایا: وہ اللہ کی مخلوق پر سب سے عظیم نعمت ہے اور وہ ہماری ولایت ہے۔ (البرہان- ج 3- ص 181) فوائد:-

1- ہر نفع نے ولایت معصومین پر ایمان اور اس کے ذکر پر زور دیا اور انتظار ظہور امام زمانہ کی تاکید کی (اس کا ذکر آیت نمبر 71 میں ہے)۔ اور ذکر نعمت ولایت علیؑ کو فلاح کا ضامن بنایا۔ لہذا اگر کوئی ملاں اللہ کی سب سے عظیم نعمت کے ذکر سے کسی حیلے بہانے سے منع کرے تو وہ دراصل لوگوں کو ناشکر اور مغضوب و گمراہ بنانا چاہتا ہے۔



الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي
التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ
الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ
عَلَيْهِمْ ۗ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنزِلَ مَعَهُ ۗ
أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

جو اس رسول نبی امیؑ کی پیروی کریں گے جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں جو انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور ان کے لیے پاک چیزیں حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزیں ان پر حرام کرتا ہے اور ان سے وہ بوجھ اور طوق اتارتا ہے جو ان پر پڑے ہوئے تھے۔ پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اس کی عزت کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کا اتباع کریں جو اس کے ساتھ

نازل ہوا وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (الاعراف-157)

1- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس جگہ نور سے مراد امیر المؤمنینؑ اور آئمہ ہیں۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۲۱)

2- امام محمد باقر سے ابو عبیدہ نے استطاعت اور لوگ کیا کہتے ہیں اس بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا ”وہ ہمیشہ مختلف رہیں گے۔ مگر سوائے ان کے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے اور اسی لیے ان کو پیدا کیا ہے“ (ہود - 118-119) اے ابو عبیدہ لوگ قول کے مطلب میں اختلاف کرتے ہیں اور وہ سب ہلاک ہونے والے ہیں۔

”سوائے ان کے جن پر تیرے رب کی رحمت ہے“ وہ ہمارے شیعہ ہیں اور اللہ نے ان کو اپنی رحمت کیلئے پیدا کیا ہے اور ”اسی لیے ان کو پیدا کیا ہے“ یعنی امام کی اطاعت کے لئے اور وہ رحمت جو ہے اللہ فرماتا ہے ”اور میری رحمت پر چیز پر وسیع ہے“ (الاعراف - 156) یعنی امام کا علم اور اس کا علم وسیع ہے جس علم میں ہر چیز ہے اور وہ ہمارے شیعہ ہیں۔ ”جسے وہ اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں“ یعنی نبی اکرم اور وصی اور القائم جو ان کو نیکی کا حکم دیتے ہیں جب قیام کرتے ہیں اور ان کو وہ منکر سے روکتے ہیں اور منکر وہ ہے جو امام کی فضیلت کا انکار کرے اور اس کی مخالفت کرے ”اور ان کے لیے پاک چیزیں حلال کرتا ہے“ یعنی علم اس کے اہل سے حاصل کرنا ”اور خبیث چیزیں ان پر حرام کرتا ہے“ خباث ان کے مخالفوں کی باتیں ہیں ”اور ان سے بوجھ اتارتا ہے“ یہ وہ گناہ ہیں جو ان پر امام کی فضیلت جاننے سے پہلے تھے ”اور جو طوق ان پر پڑے ہوئے تھے“ اور طوق یعنی انہوں نے امام کی فضیلت ترک کی کہ جو حکم دیا گیا تھا وہ نہ کیا۔ پس جب انہوں نے امام کی فضیلت کی معرفت حاصل کر لی ان سے بوجھ اتار لیا گیا اور بوجھ گناہ ہے اور یہی وہ بوجھ ہیں۔

”پس جو لوگ اس پر ایمان لائیں“ یعنی امام پر ”اور اس کی عزت کریں اور اس کی نصرت کریں اور اس نور کا اتباع کریں جو اس کے ساتھ نازل ہوا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں“ یعنی جن لوگوں نے جنت اور طاغوت سے اجتناب کیا ان کی عبادت نہ کی۔ جنت اور طاغوت ولایت مولا علی کے سارے مخالفین ہیں اور عبادت کا مطلب کہ لوگ ان کی اطاعت کریں۔ پھر فرمایا ”پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور اس کے مطیع بن جاؤ“ (الزمر - 54) پھر ان کی جزا یہ ہے ”ان کے لیے بشارت ہے اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں“ (یونس - 64) اور امام ان کو قیام قائم اور ان کے ظہور کی بشارت دیتا ہے اور ان کے دشمنوں کے مارے جانے کی اور آخرت میں نجات کی اور محمد اور ان کی سچی آل کے پاس حوض کوثر پر وارد ہونے کی۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۲۲۲) فوائد:-

- 1- نور کے اتباع کا حکم ہے وہ نور جو علم الہی کا لامحدود خزانہ ہے جن چہارہ انوار کا ذکر تمام آسمانی کتب میں موجود ہے۔ علم اور دین ان سے لینے کا حکم ہے جو معروف ہے۔ مقصر ملاں جو نور کو اپنے جیسا سمجھتا ہے اس کا قول خبیث ہے جو آئمہ کی فضیلت اور ولایت کی مخالفت کرتا ہے۔ امام کی ولایت و فضائل کی مخالفت گناہوں کا بوجھ اور طوق ہیں۔ ولایت مولا علی کی مخالفت کرنے والے مقصر ملاں کی بات ماننا اس کی عبادت کرنے کے مترادف ہے۔ ہر جہتی اور طاغوتی ملاں سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔



وَسَأَلَهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ ۖ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ

تَأْتِيهِمْ حِيَتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَلِكَ

نَبَلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۗ وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِّنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا لَا اللَّهُ

مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ط قَالُوا مَعذِرَةٌ إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ

يَتَّقُونَ ۝ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا
الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ ۞ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ۝ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا
عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ ۝

ان سے اس بستی کے متعلق پوچھو جو سمندر (کے کنارے) پر واقع تھی جب وہ (لوگ) ہفتے کے دن کے بارے میں حد درازی کرتے تھے جب ہفتے کے دن مچھلیاں ان کیلئے نمایاں ہو کر آتی تھیں اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا تو وہ نہیں آتی تھیں۔ اسی طرح ہم ان کو آزار پہ تھے اس لیے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے۔ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے (دوسرے سے) کہا تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللہ ہلاک کرنے والا ہے یا سخت عذاب دینے والا ہے تو انہوں نے کہا تمہارے رب کے حضور معذرت کیلئے اور شاید یہ لوگ بھی (اللہ سے) ڈرنے لگیں۔ پس جب انہوں نے بھلا دیا جس چیز کی انکو نصیحت کی گئی تھی تو ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے روکتے تھے اور ان لوگوں کو سخت عذاب میں پکڑ لیا جنہوں نے ظلم کیا اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے۔ جب انہوں نے سرکشی کی اس بات میں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا تو ہم نے ان سے کہا کہ بندر ہو جاؤ ذلیل و خوار۔ (الاعراف - 163-166)

1- کچھ لوگوں نے مولیٰ علی سے پوچھا ”یا امیر المؤمنین! یہ جو مچھلیاں ہمارے بازاروں میں آتی ہیں؟ امیر المؤمنین نے مسکرا کر فرمایا: اٹھو تاکہ میں تمہیں عجیب چیز دکھاؤں اور وصی کے بارے میں خیر کے علاوہ کچھ نہ کہنا۔ پس اٹھ کر ان کے ساتھ سمندر کنارے آئے اور اس میں لعاب دھن پھینکا اور کچھ ارشاد فرمایا تو اس وقت ایک خاص قسم کی مچھلی نے سر اٹھایا اور منہ کھولا۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: تم کون ہو تم پر اور تمہاری قوم پر ہلاکت؟ اس نے جواب دیا: ہم اہل قریہ میں سے ہیں جو سمندر کنارے رہتے تھے جیسا کہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے، ”جب ہفتے کا دن ہوتا تو مچھلیاں نمایاں ہو کر آتیں.....“ پس اللہ نے ہمارے سامنے آپ کی ولایت پیش کی تو ہم نے اس سے پشت پھیری تو اللہ نے ہمیں مسخ کر دیا ہم میں سے کچھ خشکی پر اور کچھ ہم میں سے پانی میں۔ جو پانی میں ہیں وہ مچھلیاں اور جو زمین میں وہ چوہے۔ پھر امیر المؤمنین ہماری طرف مڑے اور فرمایا: کیا تم نے ان کی باتیں سنیں؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۳۱)

2- امام زین العابدین نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے ان مچھلیوں کے شکار کرنے والوں کو مسخ کر دیا۔ پس اللہ کے نزدیک ان کا کیا برا حال ہوگا جنہوں نے رسول اللہ کی اولاد پاک گوئل کیا ان کے حرم پاک کی شان میں گستاخی کی! بیشک اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو دنیا میں مسخ نہیں کیا تو ان کے لیے مسخ شدہ سے کئی گنا زیادہ آخرت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۲۲۹)

فوائد:-

1- جس قوم کو ہفتے کے دن مچھلی پکڑنے سے منع کیا گیا انہوں نے شیطان کے مشورے سے ظن و قیاس سے نتیجہ اخذ کیا اور سمندر کنارے ایسے چھوٹے چھوٹے تالاب بنا لیے کہ مچھلی اس میں پانی کے ساتھ داخل تو ہو جاتی مگر واپس سمندر میں نہ جاسکتی تھی پھر وہ اتوار کو جا کر ان کو پکڑ لیتے اور سمجھتے تھے کہ انہوں نے نافرمانی نہیں کی اور ان لوگوں نے ولایت علی کے اقرار سے بھی منہ پھیر لیا۔ کچھ لوگوں نے نصیحت کی تو وہ نہ مانے تو نصیحت کرنے والے عذاب الہی کے ڈر سے شہر سے باہر چلے گئے صبح واپس آئے تو کوئی شہر کا دروازہ نہ

کھولتا تھا، فصیل پر چڑھ کر دیکھا تو تمام بندر بن چکے تھے۔ مسخ شدہ لوگ تین دن زندہ رہ کر مر جاتے تھے۔ لہذا وہ مر گئے اور بارش ان کو بہا کر سمندر میں لے گئی۔ ماضی میں اللہ نے جتنی قومیں ہلاک کیں دراصل انہوں نے ولایت علیؑ کو ٹھکرایا تھا ایسی قوموں پر مختلف قسم کے عذاب آئے اللہ نے ان کو مسخ کر کے بندر، سور، چوہے اور عجیب قسم کی مچھلیاں بنا دیا پھر چند دن بعد وہ مر جاتے تھے۔ اس امت میں ولایت علیؑ کے منکرین پر عذاب اس لیے نہیں ہوتا کیونکہ معصومینؑ حاضر و ناظر ہیں ان کی رحمت کی وجہ سے مہلت مل رہی ہے۔ مگر کوئی حارث بن نعمان فہری کی طرح عذاب مانگے تو اسے مل بھی سکتا ہے۔



وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ ۖ إِنَّا لَا نَضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ



اور جو لوگ کتاب سے تمسک رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں بیشک ایسے صالح لوگوں کا ہم اجر ضائع نہیں کرتے۔ (الاعراف-170)

۱۔ اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا: یہ آل محمدؑ اور ان کے شیعوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۳۳)

فوائد:-

۱۔ جو لوگ اللہ کی کتاب جس میں ہر چیز بیان ہے سے تمسک رکھتے ہیں رابطہ رکھتے ہیں اس سے ہدایت حاصل کرتے ہیں وہ یہ نہیں کہتے کہ اس میں تو (نعوذ باللہ) صرف چار یا پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں۔ نیک لوگ غیر معصوم ملاں کی ذاتی رائے قیاس اور ظن پر مبنی کتب کو ہاتھ بھی نہیں لگاتے، اور نماز پڑھتے نہیں بلکہ ولایت علیؑ سے نماز کو قائم کرتے ہیں ایسے صالح مومنین کا اجر اللہ ضائع نہیں کرتا۔



وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى

أَنْفُسِهِمْ ۖ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۖ شَهِدْنَا ۖ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا

كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ ۖ

اور جب تیرے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا۔ (پوچھا) کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں۔ ہم گواہی دیتے ہیں (یہ اس لیے کیا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے بے خبر تھے۔ (الاعراف-172)

1۔ جب اللہ تبارک و تعالیٰ نے آدمؑ کو خلق کرنا چاہا تو بیٹھے پانی کو خلق کیا اور نمکین کڑوے پانی کو خلق کیا اور قشر ارض سے ایک مٹھی خاک لی اور اس میں بہت میٹھا پانی ملا دیا پھر اسے چالیس دن چھوڑ دیا پھر اس میں نمکین کڑوے پانی ملا دیا پھر اسے چالیس دن چھوڑ دیا جب اس کی طینت خمیر ہو گئی تو اسے پکڑ کر زور سے مروڑا تو اس میں سے دائیں اور بائیں ذرات خارج ہوئے تو دائیں جانب والوں (اصحاب یمن) سے کہا کہ چلے جاؤ جنت کی طرف سلامتی کے ساتھ اور

بائیں جانب والے (اصحاب شمال) آگ کی طرف کہ مجھے کوئی پروا نہیں۔ پھر فرمایا ”کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں۔ انہوں نے کہا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں۔ تاکہ قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے غافل تھے“ پھر انبیاء سے میثاق لیا اور کہا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، اور یہ محمدؐ میرا رسول اور یہ علیؑ امیر المؤمنینؑ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ تو ان کیلئے نبوت لکھ دی۔ اور اولی العزمؑ سے میثاق لیا کہ بیشک میں تمہارا رب ہوں اور محمدؐ میرا رسول ہے اور علیؑ امیر المؤمنینؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ میرے اولیاء امر ہیں اور میرے علم کے خزانچی ہیں اور یہ کہ مہدیؑ سے میں اپنے دین کی نصرت کروں گا اور اس کے ذریعے اپنی زمین پاک کروں گا اور اپنی حکومت اس کے ذریعے ظاہر کروں گا اور اس کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً یا کرہاً عبادت کروں گا۔ انہوں نے کہا اے ہمارے رب ہم اقرار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں، اس وقت آدمؑ نے انکار کیا اور نہ ہی اقرار کیا تو صرف ان پانچ (انبیاء) کیلئے مہدیؑ کے بارے میں عزم لکھ دیا گیا اور آدمؑ نے اقرار کا عزم نہ کیا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”ہم نے اس سے پہلے آدمؑ کو ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا“ (طہ- 115)۔ پھر آگ کو بھڑکنے کا حکم دیا اور اصحاب شمال سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو وہ اس سے خوفزدہ ہو گئے۔ اور اصحاب یحییٰ سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو وہ داخل ہو گئے اور وہ ان پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو گئی۔ تو اصحاب شمال نے کہا کہ اے رب ہمیں حقیر کر دیا۔ یقیناً تم خود حقیر ہوئے تمہیں جانے کا حکم دیا تھا تو داخل ہو جاتے پس تم خوف کھا گئے۔ پس اس طرح اطاعت، ولایت اور نافرمانی (معصیت) لکھی گئی۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۳۵)

2۔ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ نے اپنی حکومت کے زمانے میں حج کیا جب طواف شروع کیا تو حجر اسود کو چھو کر بوسہ دیا اور کہا میں نے تمہیں بوسہ دیا ہے مگر میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے کہ نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے مگر رسول اللہؐ نے تیرے احترام کی وصیت کی تھی اور اگر میں ان کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھتا تو میں تجھے نہ چومتا۔

حاجیوں میں مولانا علی ابن ابی طالبؑ بھی تھے کہ فرمانے لگے: کیوں نہیں اللہ کی قسم یہ ضرر بھی پہنچا سکتا ہے نفع بھی دے سکتا ہے۔ اس نے کہا: اے ابوالحسن آپ ایسا کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب سے۔ اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا علم رکھتے ہیں، پس یہ کتاب میں کہاں ہے؟ فرمایا: اللہ عزوجل کا قول ”اور جب تیرے رب نے اولاد آدمؑ کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور انہیں خود پران کا گواہ بنایا۔ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا ہاں ہم گواہی دیتے ہیں“ اور میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ جب اللہ سبحانہ نے آدمؑ کو خلق کیا تو اس کی پشت کو مس کیا تو اس کے صلب سے اس کی ذریت ذرات کی صورت میں نکلی اور ان کو عقل دی اور ان سے اقرار لیا کہ وہ رب ہے اور وہ اس کے بندے ہیں۔ پس انہوں نے اس کی ربوبیت کا اقرار کیا اور اپنے آپ کی عبد ہونے کی گواہی دی اور اللہ عزوجل جانتا تھا کہ وہ اس بات میں مختلف منازل پر ہیں۔ پس اس نے اپنے بندوں کے نام ایک کاغذ پر لکھے اور اس دن اس پتھر کی دو آنکھیں اور دو ہونٹ اور زبان تھی۔ پھر اللہ نے فرمایا: منہ کھولو۔ جب اس نے منہ کھولا تو کاغذ اس میں ڈال دیا۔ پھر اس سے فرمایا: قیامت کے دن گواہی دینا جو اپنا وعدہ وفا کرے۔ پھر جب آدمؑ (زمین پر) اترے تو یہ پتھر بھی ساتھ اترتا تو اس کو اس جگہ رکھ دیا اس رکن میں جہاں دیکھتے ہو اور فرشتے اس بیت کا حج کرتے تھے قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو خلق کیا پھر آدمؑ نے اس کا حج کیا پھر اس کے بعد نوحؑ نے، پھر یہ گرجا گیا اور اس کی بنیادیں پرانی ہو گئیں تو اسے کوہ ابی قیس میں رکھ دیا گیا۔ پھر جب ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ نے دوبارہ بیت کو بنایا اور اس کی بنیادیں بنائیں اور اللہ عزوجل کی وحی سے پتھر کو کوہ ابوقیس سے نکالا اور اس جگہ لگا دیا جہاں یہ آج اس رکن میں ہے اور یہ جنت کے پتھروں میں سے ہے اور جب اسے نازل کیا گیا تھا تو اسے کارنگ موتی کی طرح سفید تھا اور یا قوت کی طرح صاف اور چمکدار تھا، پھر کفار کے ہاتھوں سے کالا ہو گیا اور اہل شرک بتوں پر قربان کرنے والے جانوروں کو اس سے مس کرتے تھے۔ خلیفہ نے کہا اس امت میں کوئی زندگی نہیں جس میں آپ نہ ہوں اے ابوالحسنؑ۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۴۰)

فوائد:-

1۔ عالم ذر میں ہی منکرین نے اپنی مرضی سے اللہ کو رب تو تسلیم کیا مگر اس کا حکم نہ مانا اور اعتراض کیا کہ ہمیں دوزخ کیلئے کیوں بنایا تو اللہ نے عالم ذر میں ہی ان کو ثابت کر دیا

کہ اصحابِ یمن اللہ کے حکم کو مان کر فوراً آگ میں داخل ہو گئے تو آگ ٹھنڈی ہو گئی مگر اصحابِ شمال نے آگ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اللہ عادل ہے جبر اور ظلم نہیں کرتا۔ منکرینِ ولایت عالمِ ذر سے ہی منکر ہیں اسی لیے ان کی ولادت نجس ہے۔ اور مودتِ معصومین میں جتنی شدت بڑھتی ہے اللہ کے نزدیک اتنا درجہ بلند ہوتا چلا جاتا ہے۔

2- عالمِ ذر میں اللہ نے بیت اللہ کے حج کا وعدہ کیا جنہوں نے وعدہ کیا ان کے نام لکھ کر حجرِ اسود کے سپرد کر دیئے تاکہ قیامت کے دن گواہی دے کہ ان میں سے کن لوگوں نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ جیسے حجرِ اسود نفعِ نقصان دے سکتا ہے اسی طرح شعائرِ الحسینیہ بھی فائدہ دیتے ہیں۔ شعائر اللہ کو بدعت سمجھنا سنتِ ثانی ہے۔



وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ الَّذِي آتَيْنَاهُ آيَاتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاتَّبَعَهُ الشَّيْطَانُ فَكَانَ مِنَ

الْغَوِينَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنَاهُ بِهَا وَلَكِنَّهُ أَخْلَدَ إِلَى الْأَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوَاهُ ۝

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۝ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ۝ ذَلِكَ

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۝ فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝

اور انہیں اس شخص کا قصہ سناؤ جس کو ہم نے اپنی آیات دیں مگر وہ ان سے الگ ہو گیا اور شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا۔ اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان (آیات کے ذریعہ) سے بلندی عطا کرتے لیکن وہ خود ہی زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش نفس کا اتباع کرنے لگا پس اس کی مثال کتے کی مانند ہے کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے۔ یہی مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ پس یہ قصہ ان کو سناؤ شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔

(الاعراف -175-176)

1- بلعم بن باعور کو اسمِ اعظم عطا کیا گیا تھا اور وہ اس کے ذریعے دعا کرتا تھا تو قبول ہوتی تھی پس وہ فرعون کی طرف مائل ہو گیا۔ جب فرعون حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی تلاش میں نکلا تو فرعون نے بلعم کو بلایا کہ موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کے لیے بدعا کرے کہ وہ ہماری قید میں آجائیں تو وہ اپنے گدھے پر سوار ہوا موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی تلاش میں تو اس کے گدھے نے چلنے سے انکار کر دیا تو اس نے اسے مارنا شروع کر دیا پس اللہ عزوجل نے اس کو قوت گویائی دی تو اس نے کہا: تم پر ہلاکت ہو مجھے کیوں مارتے ہو تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ اللہ کے نبی موسیٰ اور مومن لوگوں کیلئے بدعا کرنے آؤں؟ اور وہ اسے مارتا رہا حتیٰ کہ وہ مر گیا اور وہ اسم اس کی زبان سے جاتا رہا اور یہی اللہ کا قول ہے ”پس وہ ان سے الگ ہو گیا اور شیطان اس کے پیچھے لگ گیا اور وہ گمراہوں میں سے ہو گیا اور اگر ہم چاہتے تو اسے ان (آیات) سے بلندی عطا کرتے لیکن وہ خود ہی زمین کی طرف جھک گیا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے لگا پس اس کی مثال کتے کی سی ہے کہ اگر تم اس پر حملہ کرو تب بھی زبان لٹکائے رہے اور اسے چھوڑ دو تب بھی زبان لٹکائے رہے“ اور یہ مثال اللہ نے پیش کی ہے۔ (اقتباس حدیث۔ امام علی رضاً) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۲۴۶)

2- اس آیت کے بارے میں امام محمد باقر نے فرمایا: یہ اصل تو بلعم کے بارے میں ہے پھر اللہ نے مثال پیش کی ہے اہل قبلہ (مسلمان) میں سے ان تمام کے لیے جو اپنی خواہش کی پیروی کرتے ہیں اللہ کی ہدایت کے مقابلے میں۔

فوائد:-

- 1- مقصر ملاں کی تو کوئی اہمیت ہی نہیں اگر کسی کے پاس اسم اعظم بھی ہو تو شیطان اس پر قابو پالیتا ہے اگر وہ معصوم کی مخالفت کرے۔ علم کے باوجود بھی اگر کوئی مقصر ملاں اپنے وقت کے فرعون کی حکومت اور دولت کی طرف مائل ہو جائے تو کوئی حیرت والی بات نہیں اس نے خود پستی کو اختیار کیا۔ حالانکہ اللہ کے اسم اعظم جو معصومین ہیں ان کے ذریعے اللہ کے نزدیک بلند مرتبے حاصل کر سکتا تھا۔
- 2- معصومین کی مخالفت کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کتے کی مثل قرار دیتا ہے کہ وہ روکنے کے باوجود زبان درازی کرتا رہتا ہے۔ اور دوسروں پر بھی ظلم کرتا ہے کہ اس کے ساتھ مل جائیں۔
- 3- جو لوگ معصومین کی ہدایت (قرآن وحدیث) کو چھوڑ کر رائے قیاس اور ظن کی پیروی کرتے ہیں ان پر یہ آیات ثابت آتی ہیں۔
- 4- نیک لوگوں کی طرفداری کرنے والے جانور بھی جنت میں جائیں گے چاہے نجس جانور ہو۔ بلعم بن باعور کا گدھا، اصحاب کھف کا کتا، بھیڑیا، صالح نبی کی اونٹنی سب جنت میں ہوں گے۔ شعائر الحسینیہ کا مذاق اڑانے والے اور بدعت قرار دینے والے قرآن میں تذہب نہیں کرتے۔ جو بھی معصومین کا طرفدار ہو گیا کامیاب ہو گیا۔



وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۗ ط

سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝

اور اللہ ہی کیلئے اسمائے حسنیٰ ہیں پس تم اسے انہی کے ساتھ پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے اسماء میں الحاد (کجروی) اختیار کرتے ہیں۔ انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا جو وہ کرتے رہے تھے۔ (الاعراف - 180)

1- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم ہم اسمائے حسنیٰ ہیں کہ جن کی معرفت کے بغیر اللہ بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۲۴۹)

2- امام علی رضاً نے فرمایا: کہ جب تم پر کوئی سختی آپڑے تو اللہ عزوجل سے ہمارے واسطے سے مدد مانگو اور یہی اس کا فرمان ہے ”اور اللہ ہی کے لیے اسمائے حسنیٰ ہیں پس اسے انہی کے ساتھ پکارو“۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۲۴۹)

3- جابر بن عبد اللہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ علی ابن ابی طالب کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: وہ میرا نفس ہے۔ پوچھا: آپ محسن اور حسین کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ فرمایا: وہ دونوں میری روح ہیں اور فاطمہ میرے ان دونوں بیٹوں کی والدہ ہیں، اس نے مجھ کو دکھ دیا جس نے اسے دکھ دیا اور اس نے مجھے خوش کیا جس نے اسے خوش کیا، اللہ شاہد ہے کہ اس نے مجھ سے جنگ کی جس نے ان سے جنگ کی اور اس نے مجھ سے صلح کی جس نے ان سے صلح کی۔ اے جابر جب تم چاہو کہ اللہ سے دعا کرو اور وہ تمہارے لیے قبول ہو تو اسے ان کے اسماء سے پکارو کیونکہ اللہ کے نزدیک وہ محبوب اسماء ہیں۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۲۴۹)

فوائد:-

1- کسی اسم کو اس کے موضع سے ہٹ کر استعمال کیا جائے تو وہ الحاد ہے۔ اور اللہ کے خوبصورت نام چہارہ معصومین ہیں ان کے القابات کسی اور کے لیے جائز نہیں ہیں اور جو لوگ ایسا کرتے ہیں اللہ ان سے دور رہنے کا حکم دیتا ہے۔

2- اللہ کا حکم ہے کہ اس کو معصومین کی معرفت اور ان کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ پکارو۔ یعنی اگر مقصر ملاں کہے کہ مولیٰ علی کا نام لینے سے نماز باطل ہوتی ہے (نعوذ باللہ) تو وہ



وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ ۝

اور ان میں جن کو ہم نے خلق کیا ایک گروہ (امت) ایسا بھی ہے جو حق کی ہدایت کرتا ہے اور اسی کے مطابق عدل کرتا ہے۔

(الاعراف - 181)

1- امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ آئمہ ہیں۔ اور امام محمد باقرؑ نے بھی یہی فرمایا ہے۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۵۰)

2- ابن عباس کی روایت کے مطابق اس آیت میں امت محمدؐ سے مراد علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۵۰)

فوائد:-

1- اللہ اور اس کے محبوب چہارہ معصومین ہمارے ولی ہیں اور حق ہیں اور حق کی ہدایت کرتے ہیں اور حق کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔ جس نے ہدایت (دین) کو کسی اور سے لیا گمراہ ہو گیا۔

2- آئمہ طاہرینؑ ہی ہادیان امت ہیں اور یہی علمائے امت ہیں جو انبیاءؑ سے افضل ہیں۔ ہدایت یافتہ شیعہ طالعلم ہوتے ہیں علماء نہیں ہوتے۔ ایک معصوم کیلئے بھی امت کا لفظ صادق آتا ہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کیلئے سورۃ نحل (آیت 120) میں آیا ہے۔



خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ ۝

عفو (معافی) اختیار کرو اور نیکی کا حکم دیتے رہو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔ (الاعراف - 199)

1- کوئی مومن مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں تین خصلتیں نہ ہوں: اس کے رب کی سنت اور اس کے نبیؐ کی سنت اور اس کے ولیؑ کی سنت۔ جو اس کے رب کی سنت ہے وہ راز کو چھپانا ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”وہ عالم الغیب ہے اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے اس رسولؐ کے جسے اس نے پسند کر لیا (مرتلی بنایا) (سورۃ الجن - 26-27)۔ اور جو سنت اس کے نبیؐ کی ہے وہ لوگوں کے ساتھ مدارت سے پیش آنا ہے۔ پس اللہ عزوجل نے اپنے نبیؐ کو لوگوں کے ساتھ مدارت کا فرمایا اور کہا ”عفو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے پہلو تہی کرو“ اور جو اس کے ولیؑ کی سنت ہے وہ سختی اور مصیبت پر صبر ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”بتنگی اور مصیبت میں اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے یہی لوگ سچے ہیں اور یہی لوگ متقی ہیں“ (البقرۃ - 177 -

(- خلاصہ حدیث - امام علی رضاً) (البرہان - ج ۳ - ص ۲۵۷)

2- امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”عفو اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو“ کے بارے میں فرمایا کہ ولایت کا۔ ”اور جاہلوں سے اعراض کرو“ یعنی ولایت کے

بارے میں۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۲۵۸)

فوائد:-

1- شہادۃ وہ جو ہو چکا ہے اور غیب جو ابھی وقوع پذیر نہیں ہوا۔ معصومین اللہ کے علم کا خزانہ ہیں۔ موت، قیام قائم اور قیامت کا وقت انسانوں کو بتانا ضروری نہیں۔

2- مومنین اسرار معصومین کو نا اہل لوگوں سے بیان نہیں کرتے اور خوش اخلاقی اور دلیل کے ساتھ ولایت مولا علیؑ کی دعوت دیتے ہیں اور جاہل مقصر منکروں سے منہ موڑ لیتے ہیں کیونکہ ان کے دل رجس کی وجہ سے جذبِ حق کی صلاحیت کھو چکے ہوتے ہیں۔ ولایت علیؑ کی تبلیغ میں جو سختیاں اور مصیبتیں آئیں مومنین ان پر صبر کرتے ہیں۔ یہی سچائی اور تقویٰ ہے۔



سورة الانفال

وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشُّوْكَةِ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ ۗ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۗ

اور جب اللہ تم سے وعدہ کر رہا تھا کہ دونوں گروہوں میں سے ایک یقیناً تمہارے لیے ہوگا اور تم چاہتے تھے کہ غیر مسلح گروہ تمہارے لیے ہو اور اللہ چاہتا ہے کہ اپنے کلمات سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ وہ حق کو حق کر دکھائے اور باطل کو باطل کر دکھائے خواہ مجرموں کو ناگوار ہو۔ (الانفال - 7-8)

1- ان آیات کی تفسیر بتاتے ہوئے امام محمد باقرؑ نے فرمایا ”اپنے کلمات سے حق کو حق کر دکھائے“ کا مطلب ہے کہ آلِ محمدؑ کے حق کو حق کر دکھائے اور ”اپنے کلمات کے ساتھ“ یعنی اللہ کے کلمات باطن میں علیؑ ہے وہی باطن میں کلمۃ اللہ ہے۔ اور فرمان ”اور کافروں کی جڑ کاٹ دے“ وہ بنی امیہ ہیں وہی کافر ہیں اللہ نے ان کی جڑ کاٹ دی اور ”تاکہ وہ حق کو حق کر دکھائے“ اس کا مطلب ہے کہ جب قائم قیام کریں گے تو آلِ محمدؑ کے حق کو حق کر دکھائیں گے۔ اور ”باطل کو باطل کر دکھائے“ کا مطلب ہے کہ جب قائم قیام کریں گے تو بنی امیہ کے باطل کو باطل کر دکھائیں گے اور یہی اللہ کا قول ہے ”تاکہ حق کو حق کر دکھائے اور باطل کو باطل کر دکھائے خواہ مجرموں کو ناگوار گزرے“۔ (اقتباس حدیث)

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۸۷)

فوائد:-

اللہ عزوجل کا اعلیٰ کلمہ مولا علیؑ ہیں اور کسی حق کی حقانیت ثابت کرنے کیلئے ذکر علیؑ ضروری ہوتا ہے۔ ذکر علیؑ سے منکرین ولایت کی جرکت جاتی ہے اور حق قائم ہو جاتا ہے۔ اسی لیے مومن کے ہر عمل کی بنیاد ولایت ہوتی ہے۔



اِذْ يُغَشِّكُمُ النَّعَاسَ اٰمَنَةً مِّنْهُ وَيُنزِلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ بِهِ
وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَلِيَرْبِطَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهٖ الْاَقْدَامَ ۝

جب وہ اپنی طرف سے اطمینان کیلئے تم پر غنودگی طاری کر رہا تھا اور آسمان سے تم پر پانی نازل کر رہا تھا تاکہ اس سے تمہیں پاک کرے اور تم سے شیطان کی نجاست کو دور کر دے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جمادے۔ (الانفال - 11)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: آسمان باطن معنی میں رسول اللہ ہے اور پانی علیؑ ہے جس کو اللہ نے رسول اللہ سے قرار دیا ہے اور یہی اس کا قول ہے کہ پانی جس سے تمہیں پاک کرے اور علیؑ ہے جس سے اللہ ان کے دلوں کو پاک کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور اس کا قول ”اور تم سے شیطان کی نجاست دور کر دے“ کا مطلب ہے جس نے علیؑ سے محبت کی (اس کو ولی مانا) اس سے نجاست دور ہوگئی اور اس کا دل مضبوط ہو گیا ”اور تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے قدم جمادے“ اس کا مطلب علیؑ ہے کہ جس نے علیؑ کو ولی بنایا اللہ نے اس کا دل مضبوط کر دیا علیؑ کے ذریعے سے اور اس کو اس کی ولایت پر ثابت قدم کر دیا۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۲۸۹)

فوائد:-

1۔ ولایت علیؑ دلوں کی طہارت اور قوت کا باعث ہے۔ دین الہی پر ثابت قدم وہی ہے جو ولایت علیؑ پر عمل پیرا ہے۔ ولایت علیؑ شیطان، اسکے وکیلوں اور ان کی نجاستوں سے دور رکھتی ہے۔ ولایت علیؑ کی بدولت انسان دنیا میں بھی قوی اور ثابت قدم رہتا ہے اور آخرت میں بھی صراط پر قدم نہ پھسلے۔

❖.....❖.....❖

فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَاَلَكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۚ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَاَلَكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ
وَلِيْلٰى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاءٌ حَسَنًا ط اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

پس تم نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو قتل کیا اور تو نے نہیں پھینکیں جب تو نے پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں تاکہ اللہ مومنوں کو اچھی طرح آزمائے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (الانفال - 17)

۱۔ اس آیت کے بارے میں ابن عباس سے روایات ہے کہ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا کہ مجھے ایک مٹھی باریک کنکریوں کی دو۔ حضرت علیؑ نے دیں تو آپ نے ان کو قریش کے چہروں پر پھینک دیا۔ کوئی ایک بھی نہ بچا کہ جس کی آنکھوں میں کنکریاں نہ پڑ گئی ہوں۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۲۹۲)

فوائد:-

مجر مصطفیٰؐ اور علیؑ مرتضیٰؑ کے عمل کو اللہ اپنا عمل قرار دیتا ہے۔ معصومینؑ مشیت الہی ہیں اللہ کی صفات کے مظہر ہیں۔ جس نے معصومینؑ کے حاضر و ناظر ہونے کا انکار کیا، انکے ذکر سے انکار کیا یا انکی مدد کا انکار کیا اس نے اللہ کا انکار کیا۔ اللہ کی آزمائش و امتحان میں وہی پاس ہوتا ہے جس کے دل میں ولایت علیؑ ہو۔

❖.....❖.....❖

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ج وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جب رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشتی ہے اور جان لو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے اور اسی کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا۔ (الانفال - 24)

1۔ امام محمد باقر نے اللہ کے قول ”اے ایمان والو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں اس چیز کی طرف بلائیں جس میں تمہارے لیے حیات ہے تو قبول کرو“ کے متعلق فرمایا کہ ولایت علی ابن ابی طالب ہے اور اسی کی تم اتباع کرو اور اس کی ولایت تمہارے امور کو جمع رکھے گی اور تم میں عدل باقی رہے گا۔ اور اس کا قول ”اور جان لو کہ اللہ بندے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہے“ کا مطلب ہے کہ اللہ بندے اور اس کے گناہ کے درمیان حائل ہو جاتا ہے کہ اسے دوزخ میں نہ لے جائے اور کافر اور اس کی اطاعت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے کہ اس کا ایمان مکمل نہ ہو جائے اور جان لو کہ اعمال کا دار و مدار ان کے انجام پر ہے۔ (البرہان - ج 3 - ص 293) فوائد:-

- 1۔ ولایت مولا علی حیات ابدی ہے، انتشار و پراگندگی سے بچاتی ہے عدل و انصاف پر قائم رکھتی ہے۔ ولایت علی ہی وہ نماز ہے جو برائیوں سے روکتی ہے معصیت الہی سے بچاتی ہے۔ جس کے دل میں ولایت علی ہو اللہ اس سے گناہ سرزد ہی نہیں ہونے دیتا اور نہ اسے دوزخ کی آگ میں جانے دے گا۔
- 2۔ جو ولایت علی کا کسی پہلو سے بھی منکر و کافر ہوتا ہے اللہ اس کو بے ایمان رکھتا ہے، نہ اس کا ایمان مکمل، نہ دین مکمل، نہ نماز مکمل، نہ کلمہ مکمل، نہ طہارت مکمل، نہ ولادت پاک، اور وہ ظلم و معصیت میں ڈوبتا رہتا ہے اور انجام بھی بخیر نہ ہوگا۔ ❖.....❖.....❖

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً ج وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ

شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝

اور اس فتنے سے بچو جو محض انہی لوگوں پر نہیں آئے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہو اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔ (الانفال - 25)

1۔ امام جعفر صادق نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ جب اللہ نے اپنی نبی کو واپس بلا یا تو لوگ فتنہ میں پڑ گئے یہاں تک کہ علی کو چھوڑ دیا اور دوسرے کی بیعت کر لی اور یہی وہ فتنہ تھا جس سے روکا گیا تھا حالانکہ رسول اللہ نے ان کو علی کی اتباع کا حکم دیا تھا اور اوصیاء کی جو آل محمد ہیں۔ (البرہان - ج 3 - ص 295)

2۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو نبی اکرم نے فرمایا جس نے میرے جانے کے بعد میری اس جانشینی کے بارے میں علی پر ظلم کیا تو گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور مجھ سے پہلے انبیاء کی نبوت کا۔ (البرہان - ج 3 - ص 296) فوائد:-

- 1۔ ولایت علی سے انکار فتنہ و فساد ہے۔ مقصر ملاں کی ولایت وہ بیٹھا ہر ہے جو انسان کو نور اور زندگی سے نکال کر ظلمت اور ہلاکت کی طرف دھکیل دیتا ہے۔

2- ولایت علی قول فعل میں بلا فصل جانشین ہے، جب بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو فوراً لازم ہے علی ولی اللہ کہو۔ یہ ہر عمل میں فرض لازم ہے جو اس کا انکار کرے اس نے اللہ کے تمام انبیاء کے کاربوت کا انکار کر دیا۔ اور یہی اللہ کا قول ہے ”اے رسول جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا کار رسالت کا کوئی کام انجام نہ دیا“۔

3- خبردار! مومنین کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ولایت علی اور عزاداری امام حسینؑ کے خلاف جو فتوے دیتے ہیں محض وہی فتنے کی لپیٹ میں نہیں آئے۔ اگر مومنین چپ کر کے بیٹھے رہیں اور حق بیان نہ کریں تو سب اللہ کے غضب کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ اپنی طاقت کے مطابق احسن طریقے سے حق کی تبلیغ کرے ولایت کا پیغام ہر مجلس میں ہو، عزاداری میں بڑھ چڑھ کر اپنا کردار ادا کریں اور امام زمانہ سے رابطہ رکھیں۔



وَإِذْ قَالُوا اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَابًا

مِّنَ السَّمَاءِ أَوِ اتِّبْنَا بِعَذَابِ الْيَمِّ ۖ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ ط وَمَا

كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ۖ

اور جب انہوں نے کہا کہ اے اللہ اگر یہ واقعی حق ہے تیری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ۔ اور اللہ ان کو اس وقت تو عذاب دینے والا نہ تھا جب کہ تو ان کے درمیان موجود تھا اور نہ اللہ ان کو اس وقت عذاب دینے والا ہے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ (الانفال - 32-33)

1- ایک دن رسول اللہ شریف فرماتے تھے کہ امیر المؤمنین شریف لائے تو رسول اللہ نے فرمایا: بیشک تم عیسیٰ بن مریمؑ کی شبیہ ہو اور اگر میری امت میں سے کچھ گروہ وہ نہ کہیں جو عیسائی عیسیٰ بن مریمؑ کے بارے میں کہتے ہیں تو میں تو تمہاری شان میں کچھ کہوں تو لوگوں کی اکثریت تمہارے قدموں کے نیچے کی خاک لینے بغیر نہ جائے تاکہ اس سے برکت حاصل کریں۔ اس وقت اعرابی، مغیرہ بن شعبہ اور کچھ قریشی غصے میں آگئے اور کہنے لگے یہ تو راضی ہی نہیں ہوتا کہ اب اپنے بچا کے بیٹے کو عیسیٰ بن مریمؑ کی مثال بنا دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر سورۃ زخرف کی آیات (57-60) نازل فرمائیں۔ حارث بن عمرو فہری غصے میں آکر کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے کہ بنی ہاشم ہی وارث ہوتے رہیں جیسے بادشاہ کے بعد بادشاہ تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔ تو اس وقت اللہ نے حارث کا یہ قول نازل کر دیا اور یہ آیت بھی نازل کی ”اور اللہ ان کو اس وقت تو عذاب دینے والا نہ تھا جب کہ آپ انکے درمیان موجود ہوں اور نہ اللہ ان کو اس وقت عذاب دینے والا ہے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں“۔ پھر اس سے فرمایا: اے ابن عمرو! یا تو تم توبہ کر لو اور یا یہاں سے چلے جاؤ۔ اس نے کہا: اے محمدؐ جو کچھ تمہارے اختیار میں ہے سارے قریش کو کوئی چیز بنا دو تاکہ بنو ہاشم عرب و عجم پر مکرم ہو جائیں۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: میری طرف سے یہ نہیں ہے، یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: اے محمدؐ میرا دل آپ کی مان کر توبہ نہیں کرتا البتہ میں آپ کے پاس سے چلا جاتا ہوں۔ پھر وہ سواری منگوا کر اس پر سوار ہو گیا، جب مدینہ کی پشت پر پہنچا تو ایک بڑا پتھر آیا اور اس کو پچل کر ہلاک کر دیا۔ اس وقت نبی اکرمؐ پر وحی آئی ”ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا جو ولایت علیؑ کے منکرین پر آتا ہے جسے کوئی روکنے والا نہیں جو اللہ کی طرف سے ہے جو عروج کی سیڑھیوں کا مالک ہے“۔ تو اردگرد بیٹھے ہوئے منافقوں سے رسول اللہ نے فرمایا ”جاؤ اپنے ساتھی کی طرف کہ وہ فیصلہ آچکا ہے جو مانگا تھا۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اور انہوں نے فیصلہ مانگا اور تمام جاہل اور دشمن حق ناکام ہو گئے“ (البرہان - ج 3 - ص 311)

2- نبی اکرمؐ کو نضر بن حارث نے آکر سلام کیا تو آپؐ نے جواب دیا۔ پھر وہ کہنے لگا: یا رسول اللہؐ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں اور آپؐ کا بھائی سردار عرب ہے اور آپؐ کی بیٹی فاطمہ سیدۃ النساء العالمین ہیں اور آپؐ کے بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اہل جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور آپؐ کے چچا حمزہؓ سید الشہداء ہیں اور آپؐ کے چچا کا بیٹا دو پروں والا ہے جن سے جو جنت میں جہاں چاہتا ہے پرواز کرتا ہے اور آپؐ کے چچا عباسؓ آپؐ کی آنکھوں کی درمیانی جلد ہیں اور آپؐ کے والد ماجد کے بھائی ہیں اور بنی شیبہ انکا خدمت گار ہے۔ تو قریش کے باقی تمام لوگوں اور سارے عرب کیلئے کیا ہے؟ آپؐ نے اسلام کے شروع میں ہمیں بتایا کہ اگر ہم ایمان لائیں جو آپؐ گہیں تو ہمارے لیئے وہی جو آپؐ کیلئے ہوگا، اور ہم پر وہی جو آپؐ پر۔ رسول اللہؐ کچھ دیر خاموش رہے پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ کی قسم میں نے تو ان کے ساتھ ایسا نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کے ساتھ ایسا کیا ہے تو میرا کیا قصور ہے؟ پس نضر بن حارث پشت پھیر کر چلا اور کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا دردناک عذاب لے آ۔ پس اللہ نے نضر بن حارث کا قول نازل کر دیا۔ تو رسول اللہؐ نے نضر بن حارث کو بلا بھیجا اور اس کو یہ آیات سنائیں۔ وہ کہنے لگا۔ یا رسول اللہؐ یقیناً آپؐ سب چھپی باتیں جان چکے ہیں میری اور ان کی جن کو وہ نہیں دیا گیا جو کچھ آپؐ گواہ اور آپؐ کی اہل بیتؑ کو دنیا اور آخرت کے شرف و فضل سے عطا دیا گیا ہے اور یقیناً اللہ نے ہمارے چھپے رازوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں آپؐ سے مدینہ سے باہر چلے جانے کی اجازت کا سوال کرتا ہوں کیونکہ میں یہاں رکنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نبی اکرمؐ نے اسے نصیحت کی کہ تمہارا رب کریم ہے۔ اگر تو صبر کرتا تو تیرے صبر سے اللہ تجھے اپنی عطا سے خالی ہاتھ نہ رکھتا، اس لئے مان لو اور تسلیم کر لو کیونکہ اللہ اپنی مخلوق سے مختلف طریقوں سے امتحان لیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے ان سے پوشیدہ رکھتا ہے اور اسی کیلئے امر اور خلق ہے اس کی عطائیں عظیم ہیں اور اس کے احسان وسیع ہیں۔ مگر نضر بن حارث نے انکار کر دیا اور اجازت چاہی تو پھر رسول اللہؐ نے اس کو اجازت دے دی۔ پس وہ اپنے گھر پہنچا اور اپنی سواری تیار کی اور بڑے تعصب کے ساتھ سوار ہو گیا اور وہ کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا دردناک عذاب ہم پر لے آ۔ جب وہ مدینہ کی پشت پر پہنچا کہ ایک پرندہ جس کے پنجے میں پتھر تھا اس نے پتھر کو گھما کر پھینکا اور اس کی طرف ارسال کر دیا پس وہ اس کے سر پر لگا پھر اس کے دماغ میں داخل ہو گیا اور اس کے پیٹ سے ہوتے ہوئے پشت سے نکلا اور اس کی سواری کی پشت پر لگا اور گھومتا ہوا اس کے پیٹ سے نکل گیا تو سواری مضطرب ہو گئی اور گر گئی اور نضر بن حارث بھی گرا اور دونوں مر گئے تو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ ایک مانگنے والے نے عذاب مانگا جو علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کے منکروں پر نازل ہوتا ہے جسے کوئی ٹالنے والا نہیں جو عروج کی سیڑھیوں کے مالک اللہ کی طرف سے ہے۔ تو اس وقت رسول اللہؐ نے ان منافقوں کو بلایا جو رات کو نضر بن حارث کے پاس جمع تھے اور ان کو یہ آیات سنائیں اور فرمایا: نکل جاؤ اپنے ساتھی کی طرف تاکہ اس کا حال دیکھو۔ جب انہوں نے اسے جا کر دیکھا تو پسینے نکل گئے اور رونے لگے اور کہنے لگے: جس نے علیؑ سے بغض کیا اور اپنے بغض کو ظاہر کر دیا تو علیؑ اس کو اپنی تلوار سے قتل کرتا ہے اور جو علیؑ کے بغض میں مدینہ سے نکل جاتا ہے تو اللہ اس پر وہ نازل کرتا ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۱۳)

فوائد:-

- 1- حارث بن عمرو، نضر بن حارث اور نعمان بن حرث ایسے مردود لوگ تھے جن پر اللہ نے پتھروں کا عذاب نازل کیا کیونکہ انہوں نے رسول اللہؐ کی وعظ و نصیحت کے باوجود ولایت علیؑ کی کھل کر مخالفت کی۔ وہ بھی مقصر ملاں کی طرح ولایت میں حصہ چاہتے تھے۔
- 2- ولایت علیؑ کے مخالف مردود جانتے تھے کہ رسول اللہؐ کے قریب عذاب نازل نہیں ہوتا اسلئے مدینہ سے باہر چلے عذاب حاصل کرنے کیلئے مگر ولایت قبول نہ کی۔ ولایت علیؑ کے مخالف اور حاسد مقصر ملاں بھی اسی لیئے مقامات مقدسہ کے قریب رہتے ہیں اور باہر نہیں جاتے تاکہ کہیں عذاب نازل نہ ہو جائے۔
- 3- تمام مخلوقات کی نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے جو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ کی ولایت پر ایمان لے آؤ اور اس کے سامنے سر تسلیم خم کر دو۔



وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلَّهُ لِلَّهِ فَإِنْ انْتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿٣٩﴾

اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سب کا سب اللہ کا ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ دیکھ رہا ہے۔ (الانفال - 39)

1- امام محمد باقر سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس آیت کی تاویل نہیں آئی ہے اور جب ہمارا قائم بعد میں قیام کرے گا تو جو اس زمانہ کو پائے گا وہ اس آیت کی تاویل بھی دیکھ لے گا اور یقیناً دین محمد مصطفیٰ پھیل جائے گا یہاں تک کہ پوری دنیا میں شرک باقی نہ رہے گا جیسا کہ اللہ فرماتا ہے۔ (البرہان - ج 3 - ص 31)

2- ظہور قائم کے بارے میں ایک طویل حدیث میں امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ امام زمانہ گوگوں کو کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت اور ولایت علی ابن ابی طالب اور ان کے دشمنوں سے برأت کی دعوت دیں گے۔ (البرہان - ج 3 - ص 318)

فوائد:-

1- مومنین تو اللہ کے فضل سے اسی دین پر ہیں جس کو امام زمانہ تمام عالم میں پھیلا دیں گے یعنی قرآن حکیم، سنت رسول اللہ، ولایت مولا علی اور ان کے دشمنوں پر لعنت۔ طاغوت یہ سبق سکھاتا ہے کہ قرآن و سنت ناکافی ہیں مقصر ملاں کے قیاس و ظن پر مبنی فتاویٰ ضروری ہیں۔ ذکر ولایت سے اعمال باطل ہوتے ہیں اور دشمنان اہل بیت کو برا بھلا نہ کہو۔ دراصل طاغوت سفیانی کا لشکر تیار کر رہا ہے۔



وَأَمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَاَنْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ

الْخَائِنِينَ ﴿٥٨﴾

اور اگر تمہیں کسی قوم سے خیانت کا اندیشہ ہو تو پھینک دو (ان کا عہد) ان کی طرف اسی طرح (جیسے انہوں نے پھینکا)۔ بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ (الانفال - 58)

1- تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت مولا علی سے خیانت کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ (البرہان - ج 3 - ص 339)

2- رسول اللہ نے فرمایا کہ جس میں تین خصلتیں ہوں وہ منافق ہوتا ہے چاہے وہ روزے رکھے اور نماز پڑھے اور یہ گمان کرے کہ وہ مسلمان ہے: جس کو امانت دی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ بیشک اللہ عزوجل اپنی کتاب میں فرماتا ہے۔ ”بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا“ اور فرماتا ہے ”بیشک اللہ کی لعنت ہے ان پر جو جھوٹے ہیں“ اور اس کے فرمان میں ”اور ذکر کرو

اسماعیل کا کتاب میں کہ وہ وعدے کا سچا تھا اور رسول نبی تھا، (البرہان - ج ۳ - ص ۳۳۹)

فوائد:-

1- امانت میں خیانت، جھوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنا یہ تین خصلتیں ولایت علی کی مخالفت کرنے والوں کی بیان کی گئی ہیں چاہے وہ لوگ بڑے نمازی، روزے دار، پرہیزگار اور اپنے آپ کو بڑا مسلمان سمجھتے ہوں۔ اللہ ایسے لوگوں سے نفرت کرتا ہے اور ان پر لعنت بھیجتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نماز روزے کو نہیں دیکھتا اس کی نظر ان تین باتوں پر ہے کہ سب سے بڑی امانت ولایت کی دی تو اس میں خیانت تو نہیں کی کہ ولایت پر ڈال کر اپنی ولایت کا اعلان کر دیا۔ دوسرا جھوٹ بولنا کہ لوگوں کو جھوٹ بول کر گمراہ کرنا کہ رسول اللہ نے تو ولایت علی کی گواہی نہیں دی حالانکہ رسول اللہ ولایت علی کی گواہی نماز میں بھی دیتے تھے جس کا بیان سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 110 کی تفسیر میں موجود ہے اور کتب احادیث میں رسول اللہ کے تشہد کے الفاظ بھی موجود ہیں۔ اور رسول اللہ تو ساری حیات ظاہری میں ولایت علی کی تبلیغ کرتے رہے اور دشمنان ولایت کے طعنے سنتے رہے۔ تیسرا وعدہ خلافی کرنا یعنی اللہ سے جو وعدہ کا تھا ولایت پر کہ اللہ، اس کے رسول اور ولی الامر کا اتباع کریں گے انکا حکم مانیں گے، اس کو چھوڑ کر ولایت علی کے مخالف ملاں کی تقلید کرنا اور قرآن و سنت چھوڑ کر مقصر ملاں کے ظنی فتاویٰ کو ماننا۔



وَأَنْ يُرِيدُوا أَنْ يَخْدَعُوكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللَّهُ ۗ هُوَ الَّذِي آيَدَكَ
بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ ۗ وَالْفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ ۗ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا
مَا آَلَفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ آَلَفَ بَيْنَهُمْ ۗ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۗ يَا أَيُّهَا
النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ۗ

اور اگر وہ تمہیں دھوکہ دینے کا ارادہ کریں تو تمہارے لیے اللہ کافی ہے وہ وہی ہے جس نے اپنی مدد (نصر) سے اور مومنوں سے تمہیں قوت بہم پہنچائی۔ اور ان کے دلوں کو جوڑ دیا۔ اگر تم زمین میں جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تو بھی ان کے دلوں کو باہم نہ جوڑ سکتے لیکن اللہ نے ان کو جوڑ دیا۔ بیشک وہ غالب اور دانا ہے۔ اے نبی تمہارے لیے اللہ اور مومنین میں سے جو تمہارا اتباع کرتے ہیں وہی کافی ہیں۔

(الانفال - 62-64)

1- رسول اللہ نے فرمایا: عرش پر لکھا ہے: میں اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں، میں واحد ہوں میرا کوئی شریک نہیں اور محمد میرا عبد اور میرا رسول ہے اور اس کو میں نے علی کے ذریعے قوت بہم پہنچائی۔ پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ”وہ وہی ہے جس نے تمہیں نصر اور مومنین سے قوت بہم پہنچائی“ اور وہ نصر علی ہے اور وہ مومنین میں بھی داخل ہے پس دونوں پہلوؤں سے مکمل داخل ہے۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۳۴۱)

2- حدیث میں وارد ہے کہ آیت نمبر 64 علی ابن ابی طالب کی شان میں نازل ہوئی اور مومنین کا مطلب وہی ہیں۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۳۴۱)

فوائد:-

1- اللہ عزوجل نے اپنے عرش پر ”یا علی مدد“ کا بورڈ لگایا ہوا ہے تاکہ موالی خوش ہوں اور ولایت علی کے مخالفین اس دنیا میں بھی جلیں اور آخرت میں بھی دوزخ میں جلیں۔ یا علی

مدد کا منکر دراصل اللہ کی مدد کا انکار کرتا ہے۔

2- ولایت علیؑ ہی وہ خزانہ اور قوت ہے جس سے اللہ مومنین کے دلوں کو جوڑتا ہے یہی وہ جبل (رسی) ہے جو تفرقے سے بچاتی ہے۔

3- رسول اللہ ﷺ اور ان کا اتباع کرنے والے مومنین (مولا علیؑ اور ان کی ذریت) ہی کافی ہیں۔ اللہ اور معصومینؑ چاہتے تو یہی ہیں کہ تمام انسان ہدایت حاصل کریں لیکن اگر کوئی ولایت معصومینؑ سے انکار کرتا ہے تو اپنی مرضی سے اپنا نقصان کرتا ہے۔

❖.....❖.....❖

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا
أُولَئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا
مِنْ بَعْدِ وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا مَعَكُمْ فَأُولَئِكَ مِنْكُمْ ط وَأُولُوا الْأَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

جو لوگ ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی اور جہاد کیا اور جنہوں نے انہیں جگہ دی اور ان کی مدد کی وہی سچے مومن ہیں ان کے لیے مغفرت اور بہترین رزق ہے۔ اور جو لوگ بعد میں ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ (مل کر) جہاد کیا وہ بھی تم میں سے ہیں۔ مگر اللہ کی کتاب میں (خون کے) رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں بیشک اللہ ہر چیز کو جانتا ہے۔ (الانفال -74-75)

1- رسول اللہ کی طبیعت ناساز تھی اور وہ آرام فرما رہے تھے کہ مولا علیؑ داخل ہوئے۔ اور ان کا سراقس جبرائیلؑ کی گود میں تھا اور جبرائیلؑ اس وقت دحیہ کلبی کی صورت میں تھے۔ جب مولا علیؑ داخل ہوئے تو جبرائیلؑ نے ان سے کہا: آپ اپنے چچا کے بیٹے کا سر لے لیں کیونکہ مجھ سے زیادہ آپ کا حق ہے کیونکہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ”رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں“۔ پس مولا علیؑ تشریف فرما ہوئے اور رسول اللہ کے سراقس کو لیا اور اپنی گود میں رکھ لیا اور رسول اللہ کا سراقس اپنی گود میں رکھے رکھا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ اور رسول اللہ کو تھوڑا افاقہ ہوا تو سر مبارک اٹھا کر علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا: یا علیؑ جبرائیلؑ کہاں ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو دحیہ کلبی کو دیکھا کہ آپ کا سر مبارک مجھے دیا اور کہا یا علیؑ اپنے چچا کے بیٹے کا سر لے لو کیونکہ تم مجھے سے زیادہ حق رکھتے ہو کیونکہ اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ”اور اللہ کی کتاب میں رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں“ پس میں بیٹھ گیا اور آپ کا سر لے لیا پھر میری گود میں ہی رہا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ پھر رسول اللہ نے فرمایا: کیا آپ نے عصر پڑھی؟ مولا علیؑ نے جواب دیا: نہیں فرمایا: پھر تجھے نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ جواب دیا: آپ سورہ ہے تھے اور آپ کا سر میری گود میں تھا میں نے مناسب نہ سمجھا کہ آپ کو تکلیف دوں۔ یا رسول اللہ میں نے کراہت کی کہ اٹھوں اور نماز پڑھوں اور آپ کا سر رکھ دوں۔ پس رسول اللہ نے فرمایا: اے اللہ بیشک یہ (علیؑ) تیری اطاعت میں تھا اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا حتیٰ کہ اس کی عصر کی نماز فوت ہو گئی۔ اے اللہ اس کے لیے سورج پلٹا دے تا کہ عصر اس کے وقت کے اندر آدا کر لے۔ پس سورج چڑھا آیا اور صاف عصر کے وقت کی طرح چمکنے لگا اور اہل مدینہ نے اسے دیکھا اور علیؑ نے قیام کیا اور نماز پڑھی جب فارغ ہو گئے تو سورج ڈوب گیا اور انہوں نے مغرب ادا کی۔ (خلاصہ۔ حدیث معصوم)

(البرہان - ج 3 - ص 356)

2- اللہ نے اس آیت (75) سے ولایت علی بن ابی طالب ثابت کی ہے کیونکہ علی گسی دوسرے سے زیادہ رسول اللہ کے حقدار ہیں کیونکہ وہ ان کے بھائی ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے فرمایا۔ اس دنیا میں بھی آخرت میں بھی۔ اور یقیناً انہوں نے ان کی میراث ان کا اسلحہ ان کا مال اور ان کا خیر شہبائے اور سب کچھ جو انہوں نے چھوڑا حاصل کیا اور ان کے بعد ان کی کتاب کے وارث ہوئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”پھر ہم نے ان لوگوں کو کتاب کا وارث بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں چن لیا“ اور وہ (کتاب) پورا قرآن ہے جو رسول اللہ پر نازل ہوا اور وہ نبی اکرم کے بعد لوگوں کو تعلیم دیتے تھے اور کسی ایک نے ان کو نہیں پڑھایا اور لوگ ان سے سوال پوچھتے تھے اور انہوں نے اللہ کے دین میں کسی چیز کے بارے میں کسی سے مسئلہ نہ پوچھا۔ (خلاصہ۔ حدیث معصوم) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۵۷)

فوائد:-

- 1- تمام کائنات اللہ تعالیٰ نے چہارہ معصومین کی محبت میں خلق کی ہے اور نماز بھی اس کائنات میں ایک عمل ہے۔ معصوم نماز قضا کر کے نہیں پڑھتے۔ معصوم کی خاطر سورج اور وقت کو واپس پلٹنا پڑتا ہے۔ اور بد بخت مقصر ملاں اپنی نماز کو معصوم سے افضل گمان کرتا ہے۔ معصوم کے آرام اور خوشی کا خیال رکھنا اللہ کی اطاعت ہے۔ مولا علی نے اپنے بھائی محمد مصطفیٰ کے آرام کی خاطر نماز ترک کی۔ نماز فروع دین ہے، معصومین اصول دین ہیں، مشیت الہی ہیں، اللہ تعالیٰ کے بعد تمام کائنات سے افضل ہیں۔
- 2- یہ آیت ولایت علی کا ثبوت ہے کہ کائنات کی ہر چیز اور وقت (زمان و مکان) معصومین کے تابع ہیں۔ معصومین علم الہی کا خزانہ ہیں اور تمام کائنات کو علم و ہدایت عطا فرماتے ہیں۔



سورة التوبه

بَرَاءَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى الَّذِينَ عَاهَدْتُمْ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ هُفَسِيحُوا فِي
 الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ لَا وَإِنَّ اللَّهَ
 مُخْزِي الْكٰفِرِينَ هِ وَأَذَانٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ
 إِنَّ اللَّهَ بَرِيءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ هِ وَرَسُولُهُ ط فَإِنْ تَبُتُمْ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ج
 وَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللَّهِ ط وَبَشِّرِ الَّذِينَ كَفَرُوا

بِعَذَابِ إِلِيمٍ ۝

اعلان برأت ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکین کو جن سے تم نے معاہدے کیئے تھے۔ پس تم لوگ زمین میں چار ماہ اور چل پھرو اور جان رکھو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور بیشک اللہ کافروں کو رسوا کرنے والا ہے اور آذان (اطلاع عام۔ کھلم کھلا اعلان) ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کے لیئے کہ اللہ مشرکین سے بری الذمہ ہے اور اس کا رسول بھی۔ اب اگر تم توبہ کر لو تو تمہارے لیئے بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیر لو تو جان لو کہ تم اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کو دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دو۔ (التوبہ۔ 1-3)

1- رسول اللہ کی غزوہ تبوک سے واپسی پر نوہجری میں سورۃ توبہ کی ابتدائی آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ نے ایک صحابی کو دے کر حکم دیا کہ مکہ جاؤ اور منیٰ میں قربانی کے دن لوگوں کو پڑھ کر سنا دو۔ جب وہ صحابی نکل گیا تو جبرائیل رسول اللہ کے پاس آئے اور کہا: اے محمد اس کام کو کوئی ادا نہیں کر سکتا سوائے اس مرد کے جو آپ میں سے ہے۔ تو رسول اللہ نے امیر المؤمنین کو صحابی کے پیچھے روانہ کیا تو وہ مقام روحا پر جا ملے اور اس سے آیات لے لیں اور صحابی رسول اللہ کے پاس واپس آ گیا اور پوچھا: یا رسول اللہ کیا اللہ نے میرے بارے میں کچھ نازل کیا ہے؟ فرمایا: نہیں۔ مگر اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ اللہ کی طرف سے کوئی کام انجام نہیں دے سکتا سوائے میرے یا جو مرد مجھ سے ہو۔

حج اکبر کے دن مولانا علی نے قربانی والے دن بعد از ظہر خطاب فرمایا کہ بیشک میں تمہاری طرف رسول اللہ کا رسول ہوں پھر لوگوں کو یہ آیات سنائیں اور فرمایا کہ اس سال کے بعد کو مرد یا عورت بیت اللہ کا عریان طواف نہیں کر سکتا اور نہ کوئی مشرک مرد یا عورت۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج 3۔ ص 360)

2- امام محمد باقر نے اللہ کے قول ”اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کیلئے“ کا مطلب ظہور قائم ہے اور آذان لوگوں کو اپنی طرف انکا دعوت دینا ہے۔ (البرہان۔ ج 3۔ ص 362)

3- امام جعفر صادقؑ سے اللہ کے قول ”اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حج اکبر کے دن تمام لوگوں کیلئے“ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: بیشک اللہ نے علی کا نام آذان آسمان سے رکھا ہے کیونکہ وہ وہی ہے جو رسول اللہ کی طرف سے برأت کا کام انجام دیتا ہے۔ حالانکہ پہلے آیات کے ساتھ ایک صحابی کو روانہ کیا تو جبرائیل نازل ہوئے اور کہا: یا محمد بیشک اللہ آپ سے فرماتا ہے کہ آپ کی طرف سے کوئی تبلیغ نہیں کر سکتا سوائے خود آپ کے یا جو مرد آپ سے ہے۔ اس وقت رسول اللہ نے علی کو بھیجا تو وہ صحابی سے جا ملے اور اس کے ہاتھ سے صحیفہ لے لیا اور مکہ چلے گئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے ان کا نام رکھا بیشک یہ نام اللہ نے آسمانوں سے علی کے لیئے اتارا۔

(البرہان۔ ج 3۔ ص 365)

4- نہروان سے واپسی پر مولانا علی نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اور میں دنیا و آخرت میں مؤذن ہوں۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”پس ان کے درمیان مؤذن اذان دے گا کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو“ (الاعراف۔ 44) میں وہ مؤذن ہوں اور اللہ فرماتا ہے ”اور آذان ہے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے“ پس میں وہ آذان ہوں۔

(البرہان۔ ج 3۔ ص 366)

- 1- جب مشرکوں، عہد توڑنے والوں، بے حیادوں اور ظالموں سے برأت کرنی ہو تو اللہ کلام بسم اللہ سے شروع نہیں کرتا۔ اسی لیے مولیان حیدر کرار جب ولایت علیؑ میں شریک کرنے والوں، عہد ولایت توڑنے والوں، حق معصوم پر ظلم کرنے والے بے شرموں پر تبرا کرتے ہیں تو بغیر کسی تمہید کے کرتے ہیں۔
- 2- آیات الہی کی تبلیغ، ترجمہ، تفسیر اور تاویل صرف اقوال معصومین کے مطابق صحیح ہے۔ آذان و نماز ولایت کا اعلان و تجدید ہے اور دشمنان ولایت پر لعنت ہے۔ قیامت کے دن کی ابتداء بھی مولا علیؑ کی اذان سے ہوگی جس میں وہ اپنی ولایت کے مخالفوں پر لعنت کریں گے۔
- 3- آذان ولایت معصوم کی طرف دعوت اور اس کی اتباع کا نام ہے اور قیام قائم کا دن حج اکبر اور مبارک جمعہ کا دن ہوگا جب امامؑ اپنی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ اور معصوم ہی اصل نماز ہیں اور وہی ذکر اللہ ہیں ”جب پکارا جائے نماز کیلئے جمعہ کے دن کی طرف سے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو“



۱۱ **وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِّنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوا فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُوا أُمَّةَ**

الْكُفْرِ لَا إِنَّهُمْ لَا أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُونَ ۝

اور اگر عہد کرنے کے بعد یہ اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں تو کفر کے اماموں سے لڑو کیونکہ ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں شاید کہ وہ باز آجائیں۔ (التوبہ۔ 12)

1- جنگِ جمل کے دن مولا علیؑ نے یہ آیت تلاوت فرما کر اللہ کی قسم اٹھا کر فرمایا اس آیت کے مورد لوگوں سے کوئی نہیں لڑا جب سے یہ نازل ہوئی حتیٰ کہ آج (اس پر عمل ہوگا)۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۷۵)

2- جمل کے بعد مولا علیؑ نے منبر پر تشریف فرما کر خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا اور رسول اللہ پر صلوٰۃ و سلام کے بعد فرمایا اے لوگو! اللہ کی قسم میں نے ان لوگوں سے کل جنگ نہیں کی تھی مگر اللہ کی کتاب میں ایک آیت کے موجب جس کو ترک کر دیا گیا تھا۔ بیشک اللہ فرماتا ہے ”اور اگر وہ اپنی قسمیں توڑ دیں اپنے عہد کے بعد اور تمہارے دین کے بارے میں طعنہ دیں تو کفر کے اماموں سے لڑو ان کی کوئی قسمیں نہیں شاید کہ وہ باز آجائیں“ اور اللہ کی قسم رسول اللہ نے مجھے حکم دیا تھا اور مجھ سے فرمایا: یا علی تم باغی گروہ سے اور ناکشین کے گروہ سے اور مارقین کے گروہ سے ضرور جنگ کرو گے۔

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۳۷۶)

فوائد:-

1- یہ آیت ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے پہلے مولا علیؑ کی بیعت خود اپنی مرضی سے کی پھر اپنی بیعت کو توڑا اور ولایت علیؑ کے مخالف گروہ میں شامل ہو گئے۔ کیونکہ وہ اپنے لیے امارت کی لالچ میں تھے۔ یہی حال مقصر ملاں کا ہے پہلے اپنے آپ کو مولا علیؑ کا شیعہ ظاہر کرتا ہے پھر جب چند ایک علوم رٹ لیتا ہے تو امارت کی لالچ میں خود اندھوں میں کاناراجہ بن جاتا ہے اور اپنی ولایت کا اعلان کرتا ہے۔ ایسے ہی لوگ ولایت علیؑ سے بغاوت کرنے والے ہیں اللہ سے کیا ہوا عہد ولایت توڑنے والے ہیں (ناکشین)، پھر ولایت کو عام کرتے ہیں رقیق بناتے ہیں اس کی قسمیں کرتے ہیں اور آپس میں بانٹ کر تمام مقصر ملاں اندھے مقلدوں کے ولی بن جاتے ہیں۔ پھر مؤمنین کو طعنہ دیتے ہیں کہ ہم متقی پرہیزگار اصول کے پابند ہیں کہ آیات و احادیث کو اپنی عقل کے مطابق چھانٹ چھانٹ کر رکھ دیتے ہیں، اور تم آئمہ معصومین کے ماننے والے اور قرآن و حدیث کو ہادی بنائے ہوئے ہو۔

2- عہد ولایت مولا علیؑ کو توڑنے والوں پر دلیل و برہان کے ذریعے حق معصومین کا ثابت کرنا سنت آئمہ ہے۔ ولایت علیؑ کے مخالف گروہ کے راہنما اور ہر کفر کے امام ہوتے ہیں۔ ایسے اماموں کی ظاہری بن ٹھن، چکنی چڑی باتوں اور قسموں کا اعتبار نہیں کرنا چاہیے جو ولایت و عزاداری کے مخالف ہوں۔



أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ أَمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ
 الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ط لَا يَسْتَوْنَ عِنْدَ اللَّهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي
 الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ هُ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ
 وَأَنْفُسِهِمْ لَا أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ ط وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ هُ يُبَشِّرُهُمْ
 رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ هُ خُلِدِينَ فِيهَا
 أَبَدًا ط إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ هُ

کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی خدمت کو اس کے مانند بنا دیا ہے جو ایمان لایا اللہ پر اور یوم آخر پر اور جس نے اللہ کی
 راہ میں جہاد کیا؟ اللہ کے نزدیک یہ برابر نہیں ہیں اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں
 اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا درجہ بہت عظیم ہے اور یہی لوگ کامیاب ہیں۔ ان کا رب انہیں اپنی رحمت اور
 خوشنودی اور ایسی جنتوں کی بشارت دیتا ہے جن میں ان کیلئے ابدی نعمتیں ہیں۔ ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بیشک اللہ کے پاس اجر عظیم
 ہے۔ (التوبہ۔ 19-22)

1- یہ آیات مولا علیؑ اور حمزہ اور عباس اور شیبہ کے بارے میں نازل ہوئیں۔ عباس نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ اپنے ہاتھ سے حاجیوں کو پانی پلاتا
 ہوں۔ اور شیبہ نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ میں بیت اللہ کا دربان ہوں اور حمزہ نے کہا کہ میں افضل ہوں کیونکہ مسجد حرام کی اپنے ہاتھ سے خدمت کرتا
 ہوں اور مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں افضل ہوں کیونکہ میں تم سب سے پہلے ایمان لایا پھر ہجرت کی اور جہاد کیا۔ پس وہ رسول اللہ کے پاس فیصلے کیلئے راضی
 ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمادیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج 3۔ ص 382)

فوائد:-

1- اللہ کے نزدیک حضرت ابوطالبؑ کی اولاد کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔ حج، نماز، طواف، کعبہ، زمزم، مسجدیں، مسلمان، اسلام، معرفت تو حید سب کی بقا مولا علیؑ کی وجہ سے ہے۔
 کوئی مقصر ملاں یہ نہ سمجھے کہ اس نے اسلام کو سر پر اٹھایا ہوا ہے اور اسلام کا ٹھیکیدار ہے لہذا اسلام میں دخل اندازی کر سکتا ہے۔ اسلام کو بچانے والے صرف علیؑ کے طاہر بیٹے اور
 معصومہ بیٹیاں ہیں۔

2- جو لوگ ولایت علیؑ پر ایمان رکھتے ہیں اور طاغوت و ظلمت سے ولایت کی طرف مستقل ہجرت کر جاتے ہیں اور اللہ کی سبیل میں اپنی جان و مال سے تبلیغ ولایت کا جہاد کرتے
 ہیں وہی لوگ کامیاب ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا
 الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ط وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ قُلْ إِن
 كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ
 اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسْكِنٌ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِّنَ
 اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّى يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ط وَاللَّهُ لَا
 يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۝

اے ایمان والو اپنے آباء و اجداد اور اپنے بھائیوں کو ولی (سرپرست) نہ بناؤ اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر سے محبت کرتے ہوں اور جو
 ان کو ولی بنائیں گے وہی ظالم ہوں گے۔ (اے حبیبؐ) کہہ دو اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور
 تمہارے خاندان اور وہ مال جو تم نے کمائے اور وہ تجارت جس کے ماند پڑ جانے کا تمہیں خوف ہے اور وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں تم کو اللہ اور
 اس کے رسولؐ اور اس کی سبیل میں جہاد سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنے فیصلے کو لے آئے اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں
 دیتا۔ (التوبہ۔ 23-24)

1- امام محمد باقرؑ سے ان آیات کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ کفر کا باطنی مطلب مولا علیؑ کے مخالفین کی ولایت ہے اور وہ کفر ہے اور اللہ کے قول
 ایمان کا معنی ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)
 (البرہان۔ ج 3۔ ص 385)
 فوائد:-

1- مولا علیؑ کے مخالفین کو ولی بنا نا ظلم فسق و فجور ہے۔ یعنی اگر کوئی مقصر ملاں کہے کہ ”علیؑ ولی اللہ“ کلمہ کا جزو نہیں مگر کلمہ کے آخر پر اس مقصر کے نام کے ساتھ حجت اللہ علی خلق
 لکھا جائے اور اس کے نام کے ساتھ درود پڑھا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، یہی لوگ ظالم ہیں جن کو اللہ ظہور قائم تک مہلت دے رہا ہے کہ انتظار کرو ذوالفقار لے کر آنے والے
 کا۔ کیونکہ ایسے فاسق منکرین ولایت قابل ہدایت نہیں ہیں۔

2- باپ دادا، بھائی بہن، ازواج، رشتہ داران سب رشتوں کی کسوٹی ولایت مولا علیؑ ہونی چاہیے۔ اور یہ بھی نہیں ڈرنا چاہیے کہ میری نوکری، کاروبار، مال اور اچھے گھر کو کہیں
 ولایت علیؑ کی وجہ سے مقصرین سے نقصان نہ پہنچے۔ اللہ چاہتا ہے کہ مؤمنین اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ) میں اللہ اور اس کے رسولؐ کی خاطر جہاد کریں تبلیغ کریں اور مؤمنین اپنے
 مقصر رشتہ داروں سے جو ولایت و عزا داری کے مخالف ہوں محبت چھوڑ دے منہ موڑ لے اور اپنا رشتہ و رابطہ امام زمانہؑ سے مسلسل رکھے۔

اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُونِ اللَّهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَا

أَمْرًا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلَهًا وَاحِدًا ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ۚ سُبْحٰنَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ ۝

انہوں نے اپنے فقہاء اور راہبوں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو واحد معبود کے سوا کسی کی بندگی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پاک ہے وہ ان چیزوں سے جن کو یہ شریک بناتے ہیں۔ (التوبہ۔ 31)

1۔ اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ اپنے نفس (اپنی ذات) کی عبادت کی (لوگوں کو) دعوت نہیں دیتے تھے اور اگر وہ اپنی ذات کی عبادت کی دعوت دیتے تو لوگ قبول نہ کرتے۔ لیکن وہ ان کے لیے حرام کو حلال بنا دیتے اور حلال کو ان پر حرام کر دیتے پس اس طرح وہ ان کی بغیر شعور کی عبادت کرتے تھے۔ (البرہان۔ ج 3۔ ص 305)

فوائد:-

1۔ قول معصومؑ حق ہے کہ یہ امت بھی پہلی امتوں کے قدم بقدم چلے گی۔ پہلی قوموں نے اللہ کی نازل کردہ کتب چھوڑ کر اپنے فقہاء کی اندھی تقلید شروع کر دی انکا ہر فتویٰ رب کے حکم کی طرح ماننے لگے۔ ان کے فقہاء حلال و حرام کے مختار ہو گئے اور ان لوگوں نے روح اللہ کو معبود بنا لیا۔ جو عالم اللہ کے دین میں دخل اندازی کرتا ہے اس کی بات ماننا اس کی عبادت کرنا ہے شرک کرنا ہے۔ بالکل یہی اس امت نے کیا ہے کہ قرآن و سنت کو چھوڑ کر فقہاء کی ذاتی فتاویٰ کی کتاب کو سینے سے لگا لیا ہے۔ ولایت معصومینؑ کو چھوڑ کر اس سے منہ موڑ کر ولایت فقیہ کا نعرہ بلند کر دیا ہے اور بلاتامل کھلے عام کہتے ہیں کہ فقیہ حلال و حرام پر اختیار رکھتا ہے۔ اللہ ایسے مشرکین ولایت سے بیزار ہے۔

2۔ حلال محمدی قیامت تک لینے حلال ہے اور حرام محمدی قیامت تک حرام ہے اس میں کسی کی مجال نہیں کہ تبدیلی کر سکے۔



۳۵ اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرْمٌ ۗ ذٰلِكَ الدِّينُ الْقِيْمُ ۗ فَلَا

تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً

ط وَاَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝

بیشک مہینوں کی تعداد اللہ کے ہاں کتاب اللہ میں بارہ مہینے ہے جس دن سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ان میں سے چار مہینے محترم ہیں اور یہی سیدھا دین ہے پس تم ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور مشرکوں سے سب مل کر جنگ کرو جیسا کہ وہ سب مل کر تم سے لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ متقین کے ساتھ ہے۔ (التوبہ۔ 36)

1۔ امام محمد باقرؑ نے اس آیت کی تاویل فرمائی ہے کہ سال (سن) سے مراد ہمارے جد امجد رسول اللہؐ ہیں اور اس کے ماہ بارہ مہینے ہیں اور وہ امیر المؤمنینؑ ہیں اور پھر حسنؑ اور پھر حسینؑ اور پھر میرے بابا علی زین العابدینؑ اور پھر میں اور پھر میرا فرزند جعفرؑ اور انکا فرزند موسیٰؑ اور انکا فرزند علیؑ اور انکا فرزند محمدؑ اور انکا

فرزند علیؑ اور پھر انکا فرزند حسنؑ اور پھر انکا فرزند محمد ہادی مہدیؑ بارہ امام ہیں اللہ کی مخلوق پر حجت اللہ ہیں اور اللہ کی وحی اور علم کے امین ہیں اور چار محترم ہیں جو دینِ قیم ہیں اور ان میں سے چار ایک ہی اسم سے نکلے ہیں: علیؑ امیر المؤمنین اور میرے بابا علیؑ بن حسینؑ اور علیؑ بن موسیٰؑ اور علیؑ بن محمدؑ پس انکا اقرار ہی سیدھا دین ہے پس ان کے بارے میں اپنے آپ پر ظلم نہ کرو اور انہی سے سب ہدایت پاتے ہیں۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۴۱۲)

فوائد:-

- 1- تخلیق کائنات سے پہلے سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے صرف یہی بارہ ہادی امام ہیں یہی حجت اللہ علی الخلق ہیں۔ اللہ تعالیٰ علیم ہے وہ بہتر جانتا ہے کہ قیامت تک کتنے امام ہونے ضروری ہیں لہذا کسی ادارے کو حق نہیں ہے کہ امام، حجت اللہ، آیت اللہ بنانے شروع کر دے۔
- 2- ان بارہ اماموں میں سے چار کا اسم مبارک اللہ کے نام سے مشتق ہے اور باقی آئمہ ان کو محترم قرار دیتے ہیں اور یہی اللہ کا قول بھی ہے۔ اور ان چار علی اماموں کا اقرار ہی سیدھا دین ہے۔ تمام آئمہ طاہرین کے جدا جدا مولا علیؑ ہیں جن کی ولایت کی مخالفت کر کے مقصر ملاں اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے۔



قُلْ اَنْفِقُوا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا لَنْ يُتَقَبَلَ مِنْكُمْ ط اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فَسِقِينَ ۝۵۲

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقَتُهُمْ اِلَّا اَنْهُمْ كَفَرُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَلَا

يَاتُونَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُونَ اِلَّا وَهُمْ كَرِهُونَ ۝۵۳ فَلَا

تُعْجِبُكَ اَمْوَالُهُمْ وَلَا اَوْلَادُهُمْ ط اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَتَرْهَقَ اَنْفُسَهُمْ وَهُمْ كٰفِرُونَ ۝۵۴

ان سے کہو تم خوشی سے خرچ کرو یا ناخوشی سے ہرگز وہ قبول نہیں کیئے جائیں گے کیونکہ تم فاسق قوم ہو۔ اور کوئی چیز ان کیلئے مانع نہیں کہ ان سے ان کے دیئے ہوئے مال قبول کیئے جائیں مگر یہ کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ کفر کیا ہے اور وہ نماز کیلئے نہیں آتے مگر سستی کے ساتھ اور نہیں خرچ کرتے مگر بادل نخواستہ۔ پس تمہیں انکی مال و دولت اور اولاد تعجب میں نہ ڈالے۔ صرف اللہ یہ چاہتا ہے کہ انہیں ان چیزوں کی وجہ سے عذاب دے دنیاوی زندگی میں اور ان کی جان ایسی حالت میں نکلے کہ وہ کافر ہوں۔ (التوبہ - 53-55)

- 1- جس نے ہم سے محبت کی وہ قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہوگا۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی شخص دن کو روزے رکھے رات کو عبادت میں کھڑا رہے پھر اللہ عزوجل سے ہماری ولایت اہل بیتؑ کے بغیر ملے تو وہ ملاقات میں اس سے ناراض ہوگا اور اس پر غضبناک ہوگا اور یہی اللہ کا قول ہے (امام نے یہ آیات (53-55) تلاوت فرمائیں) پھر فرمایا: اسی طرح ایمان کے ساتھ کوئی عمل نقصان نہیں دیتا اور اسی طرح کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا۔

(اقتباس حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۳ - ص ۴۳۳)

فوائد:-

- 1- ولایت معصومینؑ کے بغیر دین کی راہ میں خرچ کیا ہوا مال، نمازیں روزے تہجدیں ہرگز قابل قبول نہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ کی مخالف قوم کو فاسق قرار دیتا ہے اور مومنین

غضب الہی میں ہوگی۔ جو مولاً سے محبت کرتا ہے اور مولاً کی بات مانتا ہے وہ قیامت کے دن اپنے مولاً کے ساتھ ہوگا جو مقصر ملاں کی بات مانتا ہے وہ ملاں کے ساتھ ساتھ جائے گا۔

2- ولایت علیٰ ایمان ہے اسکے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی اور ولایت علیٰ سے انکار اور اسکی مخالفت کفر و شرک ہے کہ پھر اسکے ساتھ نیک عمل بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔



يَحْذَرُ الْمُنْفِقُونَ أَنْ تَنْزَلَ عَلَيْهِمْ سُورَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا فِي قُلُوبِهِمْ ط قُلْ
 اسْتَهْزِءُوا بِاللَّهِ مُخْرِجُ مَا تَحْذَرُونَ ۝ وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا
 نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ط قُلْ أبا اللَّهِ وَايْتِهِ وَرَسُولِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُونَ ۝ لَا
 تَعْتَدِرُوا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ ط إِنْ نَعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبُ
 طَائِفَةً مِّنْهُمْ كَانُوا مُجْرِمِينَ ۝

یہ منافق ڈر رہے ہیں کہ کہیں ان پر سورۃ نازل نہ کی جائے جو ان کو اس بات کی خبر دے دے جو ان کے دلوں میں ہے۔ کہو اور مذاق اڑاؤ۔ اللہ اس چیز کو یقیناً ظاہر کرنے والا ہے جس سے تم ڈرتے ہو۔ اور اگر تم ان سے پوچھو تو یہ کہیں گے ہم تو صرف گپ شپ اور دل لگی کر رہے تھے۔ کہو کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسولؐ سے ہنسی مذاق کر رہے تھے؟ اب بہانے نہ بناؤ۔ یقیناً تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔ اگر ہم نے تم میں سے ایک گروہ کو معاف کر بھی دیا تو دوسرے گروہ کو تو ہم ضرور سزا دیں گے اس لیے کہ وہ مجرم ہیں۔

(التوبہ -64-66)

1- فاسق و فاجر لوگوں نے لیلۃ العقبہ میں رسول اللہؐ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا اور باقی منافق مردوں نے مدینہ میں مولیٰ علیؑ کو شہید کرنے کا منصوبہ بنایا مگر اللہ نے انہیں کامیاب نہ ہونے دیا۔ ان پر رسول اللہؐ کیلئے حسد طاری تھا مولیٰ علیؑ کی وجہ سے جب آپؑ نے مولیٰ علیؑ کے امر (ولایت) کا، اعلیٰ مرتبہ اور انکی شان کی عظمت بیان کی۔

جب رسول اللہؐ تبوک کیلئے مدینہ سے نکلنے لگے تو جبرائیلؑ نے نازل ہو کر عرض کی کہ اے محمدؐ علیٰ الاعلیٰ آپؑ کو سلام کہتا ہے اور آپؑ سے فرماتا ہے کہ اگر آپؑ کلین تو علیؑ رہیں یا پھر آپؑ رہیں اور علیؑ کو جانے دیں۔ رسول اللہؐ کے جانے کے بعد منافقین نے مولیٰ علیؑ کو طعن دینے کے لیے کہ رسول اللہؐ سے بیزار ہیں اور ساتھ نہیں رکھنا چاہتے۔ مولیٰ علیؑ رسول اللہؐ کے پاس پہنچے اور ان کو بتایا تو آپؑ نے فرمایا کہ کیا آپؑ راضی نہیں کہ آپؑ مجھ سے اسی منزلت پر ہیں جیسے ہارونؑ موسیٰؑ سے تھے مگر میرے بعد کوئی نئی نہیں۔ مولیٰ علیؑ واپس مدینہ تشریف لائے۔ منافقوں نے مولیٰ علیؑ کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور آپؑ کے رستے میں پچاس ہاتھ لمبا گڑھا کھودا اس پر ایک بوری اڈالا اور اس پر مٹی ڈال دی کہ بوری اچھپ گیا۔ ان کا ارادہ تھا کہ مولیٰ اور انکی سواری اس میں گریں گے پھر پتھر مار کر ان کو

شہید کر دیں گے۔ جب مولیٰ گڑھے کے اوپر پہنچے تو گھوڑا رک گیا اور مولیٰ علیؑ سے عرض کرنے لگا کہ یہاں گڑھا ہے اور آپ گونشانہ بنانے کا منصوبہ بنایا ہے مگر آپ سب جانتے ہیں۔ مولیٰ نے گھوڑے کو جزائے خیر کی دعادی اور اسے اس پر چلنے کا حکم دیا اور وہ زمین کی طرح سخت ہو گئی اور مولیٰ اپنے ساتھیوں کے ساتھ گزر گئے۔ گزرنے کے بعد آپ نے ساتھیوں کو حکم دیا اس کھولا تو گڑھا ظاہر ہو گیا۔ ساتھی دیکھ کر حیران و پریشان ہو گئے۔ مولیٰ نے اپنے گھوڑے کو حکم دیا کہ تم ہی ان کو بتاؤ یہ کیسے ہے اور کس نے کیا ہے۔ گھوڑے نے بتایا اور ان چودہ آدمیوں کے نام بھی بتائے جو رسول اللہؐ کے ساتھ تھے کہ عقبہ میں ان کو شہید کریں گے۔ ساتھیوں نے عرض کی کہ رسول اللہؐ ان کے خلاف سازش کی خبر جلد پہنچانی چاہیے تو مولیٰ علیؑ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے انکو بتلادیا ہے۔ عقبہ پہنچ کر رسول اللہؐ نے لوگوں کو جمع کر کے مولیٰ علیؑ کے خلاف منصوبہ کی خبر دی تو منافقین ڈر گئے کہ ہمارا پتہ نہ چل جائے تو آ کر رسول اللہؐ کو مولیٰ علیؑ کی سلامتی پر مبارک دی۔ اور پوچھنے لگے کہ یا رسول اللہؐ ہمیں بتائیں کہ علیؑ افضل ہیں یا ملائکہ مقررین؟ رسول اللہؐ نے تفصیلاً سمجھایا کہ ملائکہ کو تو شرف و مرتبہ ہی محمدؐ اور علیؑ کی محبت کی وجہ سے اور انکی ولایت قبول کرنے کی وجہ سے ملتا ہے اور علیؑ کا ایک بھی محب نہیں کہ اس کا دل دھوکے کینے اور حسد کی گندگی اور گناہوں کی نجاست سے صاف کر کے اسے ملائکہ سے زیادہ پاک اور افضل نہ کر دے اور اللہ نے ملائکہ کو آدم کا سجدہ کرنے کا حکم بھی اسی وقت دیا جب اس میں ان کا نور رکھ دیا اور حضرت آدمؑ اور ملائکہ کا پورا واقعہ بیان فرمایا۔

پھر لشکر چلنے کا حکم دیا اور فرمایا کوئی رسول اللہؐ سے پہلے عقبہ پر نہ جائے اور حذیفہؓ کو گھائی کے دامن پر بیٹھنے کا حکم دیا۔ وہ منافقین گھائی پر چڑھ گئے کچھ دائیں بائیں اور کچھ اوپر چوٹی پر کہ جب رسول اللہؐ کی سواری گزرے تو پتھر ٹھکڑا دیا۔ منافقوں نے نقاب چڑھائے ہوئے تھے۔ حذیفہؓ نے آ کر رسول اللہؐ کو سب کا بتا دیا۔

پھر رسول اللہؐ چلے حذیفہؓ اور سلمانؓ ناقہ کے آگے پیچھے اور عمارؓ ایک طرف چل رہے تھے۔ گھائی پر پہنچ کر رسول اللہؐ نے عمارؓ کو حکم دیا تو اس نے منافقوں کی سواریوں کے منہ پر عصا کو مار مار کر بھگا دیا اور انکو شدید زخمی کیا۔ اس طرح اللہ نے ان کے دونوں منصوبوں کو ناکام کیا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام حسن عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۵۱)

فوائد:-

1- دشمنان ولایت علیؑ نہ مولیٰ کی شان سن سکتے ہیں نہ انکا ذکر ولایت کر سکتے ہیں اور رسول اللہؐ کے بھی اسی لیے مخالف ہیں کہ ساری ظاہری حیات طیبہ میں تبلیغ ولایت علیؑ کرتے رہے، اسی لیے مقصرین احادیث رسولؐ سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ اور ان منافقوں کی مقصر اولاد مولیٰ کو زبان سے شہید کرتی ہے، اقرار ولایت سے مثل ابلیس انکار کرتی ہے مگر لوگوں کے سامنے منافقوں کی طرح کہہ دیتے ہیں ہم بھی ولایت مانتے ہیں۔



يَحْلِفُونَ بِاللَّهِ مَا قَالُوا ط وَلَقَدْ قَالُوا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ
وَهُمُومًا بِمَا لَمْ يَنَالُوا ج وَمَا نَقَمُوا إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ ج
فَإِنْ يَتُوبُوا يَكُ خَيْرًا لَهُمْ ج وَإِنْ يَتَوَلَّوْا يُعَذِّبُهُمُ اللَّهُ عَذَابًا أَلِيمًا لا فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ج وَمَا لَهُمْ فِي الْأَرْضِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلا نَصِيرٍ ه

یہ لوگ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے وہ بات نہیں کہی اور یقیناً انہوں نے وہ کفر کا کلمہ کہا ہے اور اپنے اسلام کے (اظہار کے) بعد کفر کیا ہے اور انہوں نے اس چیز کا ارادہ کیا جو وہ نہ پاسکے اور انہوں نے یہ انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا۔ پس اگر یہ توبہ کر لیں تو ان کیلئے بہتر ہے اور اگر یہ منہ پھریں تو اللہ ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب دے گا اور زمین میں ان کا کوئی ولی اور مدگار نہیں ہوگا۔ (التوبہ-74)

1- عذیر خم کے مقام پر رسول اللہ نے شدید گرمی میں جگہ صاف کروا کے کجاوے کا منبر بنوایا پھر اس پر کپڑا ڈال کر اس پر کھڑے ہو کر طویل خطبہ دیا اور ولایت مولا علی کا اعلان فرمایا۔ اس کے بعد لوگ اپنی جگہوں پر چلے گئے۔ حذیفہ بن یمان نے ایک خیمے میں تین آدمیوں کو رسول اللہ کی شان میں سخت گستاخی کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے علی کو ولی کیوں بنایا ہے، وہ یہ نہیں ہونے دیں گے۔ تو حذیفہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ کو بتاؤں گا اور اللہ بھی بتائے گا۔ انہوں نے کہا جو چاہو کرو۔ ہم انکار کر دیں گے کہ ہم نے نہیں کہا اور تم ہم پر بہتان باندھ رہے ہو اور تم جھوٹ کہتے ہو کہ تم سچے ہو اور ہم جھوٹے ہیں اور ہم تو تین ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہ کو جا کر بتایا تو رسول اللہ نے ان کو بلا کر پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اللہ کی قسم ہم نے تو کچھ بھی نہیں کہا جو آپ کو بتایا گیا ہے ہم پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ جبرائیل اس وقت یہ آیات لے کر نازل ہوئے۔ (خلاصہ روایت۔ تفسیر عیاشی) (البرہان- ج 3- ص 462)

فوائد:-

1- منافقوں کے بارے میں اسی طرح کی مزید احادیث و روایات ہیں کہ عذیر خم کے بعد لوگ اپنے خیموں میں چلے گئے تو مقداد نے کچھ لوگوں کو کہتے سنا کہ قسم بخدا اگر ہم قیصر و کسریٰ کے صحابی ہوتے تو ہم ریشم و دیباچ اور نقش و نگار والے بنے ہوئے کپڑے پہنتے مگر ہم ان میں پھس گئے جو سخت غذا کھاتے ہیں اور موٹے کپڑے پہنتے ہیں اور جب (نعوذ باللہ) موت قریب آئی ہے دن ختم ہو گئے اور اجل آگئی ہے تو اپنے بعد علی کو ولی بنانے کا ارادہ ٹھان لیا ہے۔ مقداد نے رسول اللہ کو بتایا تو وہ قسمیں کھا کر مگر گئے۔ اسی طرح ابوذر نے سنا کہ کچھ کہہ رہے تھے کہ کاش علی کی بجائے کسی اور چیز کو ولی بنا دیتے تو انہوں نے بھی قسم کھا کر انکار کر دیا۔ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ ابوذر سے زیادہ سچے پر نہ آسمان نے سایہ کیا ہے نہ زمین نے اٹھایا ہے۔

ایسے منافقوں نے ولایت علی کا انتقام لینے کیلئے عقبہ میں رسول اللہ کو اور مدینہ میں مولا علی کو شہید کرنے کی سازش کی۔ حالانکہ یہ لوگ نادار تھے اور مولا علی کی فتوحات کی بدولت مال غنیمت اکٹھا کر کے مالدار ہو چکے تھے۔

ایسے ہی لوگ بھیس بدل کر شیعوں میں داخل ہیں ولایت علی کی مخالفت کرتے ہیں اور اپنی ولایت کا اعلان کر کے قیصر و کسریٰ بنے بیٹھے ہیں اور کمزور ایمان والے شیعوں کا مال اکٹھا کیئے ہوئے ہیں ایسے لوگوں کا مولا علی نہ اس دنیا میں ولی اور مدگار ہے نہ آخرت میں ہوگا۔

❖.....❖.....❖

اِسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ ط اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ط ذَلِكَ بِانَّهُمْ كَفَرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ

ع

تم ان کیلئے دعائے مغفرت مانگو یا ان کیلئے دعائے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کیلئے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرو تو اللہ ہرگز انہیں معاف نہیں کرے گا اس لیے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (التوبہ-80)

1- یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہؐ مدینہ واپس تشریف لائے اور عبد اللہ بن ابی (منافق) بیمار تھا اور اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ جو مومن تھا رسول اللہؐ کے پاس آیا، اس کا والد حالت احتضار میں تھا اس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ قربان اگر آپ میرے باپ کے پاس نہ آئے تو ہمارے لیے بے عزتی ہوگی۔ پس رسول اللہؐ اس کے پاس گئے اور اس کے پاس منافقین بھی بیٹھے ہوئے تھے تو اس کے بیٹے عبد اللہ بن عبد اللہ نے عرض کی: یا رسول اللہؐ اسکے لیے مغفرت کی دعا کریں تو آپ نے مغفرت کی دعا کر دی۔ ایک شخص کہنے لگا: یا رسول اللہؐ کیا اللہ نے آپ کو منع نہیں کیا تھا کہ نہ ان پر نماز پڑھو اور نہ ان کے لیے دعائے مغفرت مانگو؟ رسول اللہؐ نے اس سے اعراض کیا اور اس نے پھر یہی کہا تو اس سے فرمایا: تجھ پر ہلاکت ہو مجھے اختیار دیا گیا ہے تو میں اپنا اختیار استعمال کرتا ہوں بیشک اللہ فرماتا ہے: تم ان کیلئے دعائے مغفرت مانگو یا ان کے لیے دعائے مغفرت نہ مانگو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرو تو ہرگز اللہ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ پھر جب عبد اللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کی: یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس کے جنازے پر تشریف لے چلیں تو رسول اللہؐ تشریف لے گئے اور اس کی قبر پر کھڑے ہوئے تو پھر وہی شخص کہنے لگا: یا رسول اللہؐ کیا اللہ نے آپ کو منع نہیں کیا کہ جو ان میں سے مرجائے تو کبھی بھی ان پر نماز نہ پڑھنا یا ان کی قبر پر کھڑا ہونا؟ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا تو جانتا ہے کہ میں نے کیا کہا میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ اے اللہ اس کی قبر کو آگ سے بھر دے اس کے پیٹ کو آگ سے بھر دے اور اسے دوزخ بھیج دے، اس طرح وہ ظاہر ہو گیا جو خلق عظیم رسول اللہؐ میں چاہتے تھے۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: کیونکہ اس کا بیٹا مومن مرد ہے اور اس کا ہم پر حق ہے میں نے اس کا حق ادا کیا ہے۔ پھر وہ شخص کہنے لگا: میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غضب سے اور آپ کے غضب سے یا رسول اللہؐ۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۶۸)

فوائد:-

- 1- دین میں اجتہاد کرنے والے اشخاص اس وقت بھی موجود تھے جو اجتہاد کے نتیجہ اخذ کرتے تھے کہ رسول اللہؐ کو کیا کرنا چاہیے اور کیا نہیں کرنا چاہیے۔ اجتہادی لوگ یہ نہ سمجھ سکتے کہ دین صرف معصومین کے اتباع کا نام ہے۔
- 2- اگر کوئی مومن کسی دشمن ولایت مقصر فاسق کی تیمارداری یا جنازے پر اخلاقاً چلا جائے تو مقصر کو کوئی ثواب نہیں پہنچتا۔ اللہ اور اس کے رسول اللہؐ کے حکم سے منہ موڑ کر ولایت مولیٰ میں تقصیر کرنے والے چاہے ستر سال رور و کر دعاء کبیل پڑھ کر استغفار کرتے رہیں کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ منافقوں کو جو ولایت علیؑ سے فسق کرتے ہیں ہدایت نہیں دیتا۔



وَقُلْ اَعْمَلُوا فِى سِرِّ اللّٰهِ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ط وَ سَتَرُوْنَ

اِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۱۰۵

(اے حبیب) کہہ دو کہ تم عمل کرو پس اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے اعمال دیکھتے ہیں پھر تمہیں غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے کی طرف واپس لایا جائے گا اور وہ تمہیں بتائے گا جو کچھ تم کرتے رہے تھے۔ (التوبہ - 105)

1- رسول اللہؐ کے حضور تمام بندوں کے اعمال اچھے اور برے صبح پیش کیئے جاتے ہیں پس ڈر اور حیا کرو کہ کسی کے برے عمل نبی اکرمؐ کے سامنے پیش ہوں۔ جب بھی کسی مومن کو موت آتی ہے یا کسی کافر کو قبر میں رکھا جاتا ہے تو اس کے اعمال رسول اللہؐ اور امیر المؤمنین علیؑ کے حضور پیش کیئے جاتے ہیں اور

اسی طرح آخر (قائم) تک کے سامنے پیش ہوتے ہیں جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اور یہی اللہ کا قول ہے کہ (اے میرے حبیب) کہہ دو تم عمل کرو

پس اللہ اور اس کا رسول اور مومنین تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔ اور فرمایا کہ مومنین سے مراد آمنہ ہیں۔

(حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۸۸)

2- علیؑ باب الہدیٰ ہیں جو آپؑ سے آگے نکل گیا کافر ہو گیا اور جو آپؑ سے پیچھے رہ گیا وہ بھی کافر۔ جب قیامت کا دن ہوگا عرش کے دائیں جانب ایک منبر نصب کیا جائے گا جس کی چوہیں سیڑھاں ہوں گی مولیٰ علیؑ اپنے ہاتھ میں لوہے کے لہجے ہوئے آئیں گے اور اس پر رونق افروز ہوں گے اور پھر مخلوق کو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا پس جس کو وہ جانتے ہوں گے جنت میں داخل کریں گے اور جس کو نہیں جانتے اس کو دوزخ میں ڈال دیں گے۔ پوچھا گیا: کیا اس بارے میں کتاب اللہ میں کوئی آیت ہے؟ فرمایا ہاں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ، پس تمہارے اعمال اللہ اور اس کا رسول اور مومنون دیکھتے ہیں، اللہ کی قسم وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۸۸)

فوائد:-

- 1- اللہ فرماتا ہے کہ رسول اللہ اور آمنہ طاہرین حاضرناظر ہیں تمام کائنات ان کی نظر میں ہے اور مقصر ملاں ان کو حاضرناظر ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے کروتوت بتائے گا۔
- 2- جو باب ہدایت سے آگے نکل گیا اور مولیٰ علیؑ کو اللہ کہنا شروع کر دیا وہ بھی کافر ہو گیا اور جو پیچھے رہ گیا مولیٰ کو اپنے جیسا سمجھا، مولیٰ کی ولایت چھوڑ کر ملاں کی ولایت کے پیچھے لگ گیا وہ بھی کافر و مشرک ہو گیا۔
- 3- مولیٰ علیؑ کے ماننے والے گناہوں سے اور برے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ معصومین دیکھ رہے ہیں۔



وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ
وَارْضَاءًا لِمَنْ حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفَنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا
الْحُسْنٰى ط وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُونَ ۝ لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ط لَمَسْجِدٍ اُسِّسَ
عَلٰى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ
يَّتَطَهَّرُوْا ط وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِيْنَ ۝ اَفَمَنْ اُسِّسَ بُنْيَانُهُ عَلٰى تَقْوٰى مِنْ
اللّٰهِ وَرِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَنْ اُسِّسَ بُنْيَانُهُ عَلٰى شَفَا جُرْفٍ هَارٍ فَاَنْهَارَ بِهِ فِى
نَارٍ جَهَنَّمَ ط وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝

اور جن لوگوں نے ایک مسجد بنائی ہے نقصان پہنچانے اور کفر کرنے کیلئے اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے اور ان لوگوں کی کمین گاہ بنانے کیلئے جو اس سے پہلے اللہ اور اس کے رسولؐ سے جنگ کر چکے ہیں اور وہ ضرور قسمیں کھا کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ تو بھلائی کے سوا کچھ نہیں اور اللہ گواہ ہے کہ وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ تم اس میں کبھی کھڑے نہ ہونا۔ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے تقویٰ پر رکھی گئی ہے وہی اس کی زیادہ حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ کیا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے تقویٰ اور اس کی رضا پر رکھی بہتر ہے یا وہ شخص جس نے اپنی عمارت کی بنیاد گڑھے کے کنارے پر رکھ دی جو گرنے والا ہو اور اسے ساتھ لے کر جہنم کی آگ میں جاگرا اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔

(التوبہ - 107-109)

1- منافقین نے محلہ بنی سالم میں اس بہانے سے مسجد بنائی کہ بیمار بارش والی راتوں اور انتہائی بوڑھے لوگ اس میں نماز پڑھیں۔ اور انہوں نے رسول اللہؐ سے درخواست کی کہ تشریف لا کر اس میں نماز پڑھیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ ابھی تو میں سفر پر جا رہا ہوں لیکن جب واپس آؤں گا تو اگر اللہ نے چاہا تو آ کر اس میں نماز پڑھوں گا۔ لیکن جب رسول اللہؐ تبوک سے واپس آئے تو مسجد ضرار اور ابو عامر راہب کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں لیکن منافقوں نے رسول اللہؐ کے سامنے قسمیں اٹھائیں کہ انہوں نے اصلاح اور بھلائی کے لیے بنائی ہے۔ ابو عامر راہب رسول اللہؐ کی مخالفت پہلے کر چکا تھا اور جنگ بھی کر چکا تھا۔ (خلاصہ روایت - تفسیر قمی) (البرہان - ج ۳ - ص ۴۹۷)

فوائد:-

1- منافقوں نے مسجد قبائلیہ میں مسجد ضرار بنائی۔ مسجد قبائلیہ کا مقام پر ہے جہاں مدینہ سے باہر ہجرت کے بعد رسول اللہؐ مولیٰ علی کا انتظار کرتے رہے اور مدینہ میں داخل نہ ہوئے جب تک مولیٰ علی نہ آگئے۔ اس لیے اس مسجد کی بنیاد تقویٰ اور اللہ کی رضا ہے۔ اور مسجد ضرار بنانے والے وہ منافقین ہیں جنہوں نے ولایت علیؑ سے حسد کرتے ہوئے رسول اللہؐ اور مولیٰ علیؑ کے قتل کا منصوبہ بنایا اور مومنوں میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کی یعنی ولایت علیؑ کے مخالف ہی فساد تفرقہ برپا کرتے ہیں۔ ولایت علیؑ کی مخالفت میں بنی ہوئی مسجد کو رسول اللہؐ نے اللہ کے حکم سے جلانے اور منہدم کرنے کا حکم دیا اور صحابہ کرام نے اس کی تعمیل کی۔

2- ولایت علیؑ کی مخالفت میں بنی ہوئی مسجد دوزخ کے کنارے پر ہوتی ہے جو اس میں مقصر نمازیوں سمیت آگ میں گر جاتی ہے اس طرح پتھر اور انسان آگ کا ایندھن بن جاتے ہیں۔

3- اس دور کے منافقین بھی یہی کہتے ہیں کہ مسجد میں علیؑ کا نعرہ مت لگاؤ، ذکر علیؑ اور ذکر حسینؑ نہ کرو، ولایت علیؑ کی گواہی نہ دو۔ مومنین کو ایسی جگہوں کی نشاندہی کرنی چاہیے تا کہ دوسرے مومنین غضب الہی والے مقامات سے اجتناب کریں کیونکہ اللہ نے ایسی مسجد میں کھڑے بھی ہونے سے منع کیا ہے۔

❖.....❖

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ۝

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔ (التوبہ - 119)

1- جب یہ آیت نازل ہوئی تو مسلمان نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ یہ آیت عام ہے یا خاص ہے؟ فرمایا کہ مومنین عام ہیں کیونکہ مومنین کی جماعت کو اس کا حکم دیا گیا ہے اور صادقین خاص ہیں جو میرا بھائی علیؑ اور اس کے بعد قیامت تک اوصیاء ہیں۔ (خلاصہ حدیث - مولیٰ علیؑ) (البرہان - ج ۳ - ص ۵۱۶)

2- ابو حمزہ ثمالی سے امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اے ابو حمزہ صرف اس نے اللہ کی عبادت کی جس نے اللہ کی معرفت حاصل کر لی اور جس نے اللہ کی معرفت حاصل نہ کی گویا اس نے کسی اور کی عبادت کی اور یہ گمراہی ہے۔ اس نے عرض کی: اللہ کی معرفت کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی تصدیق کرنا اور محمدؐ رسول اللہؐ کی تصدیق

کرنا علیؑ کی ولایت کے بارے میں اور اس کی اطاعت کرنا اور اللہ کی خاطر ان کے دشمنوں سے بیزاری اختیار کرنا اور یہی اللہ کا عرفان ہے۔ اس نے عرض کی: وہ کونسی چیز ہے جس پر عمل کروں تو میری حقیقت ایمان مکمل ہو جائے؟ فرمایا: اللہ کے اولیاء سے محبت کرو اور اللہ کے دشمنوں سے دشمنی اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے عرض کی: اللہ کے اولیاء کون ہیں اور اللہ کے دشمن کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کے ولی محمد رسول اللہ اور علیؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور علیؑ بن حسینؑ پھر امیر میرے لیے ہے پھر میرا فرزند جعفرؑ (اور مولانا جعفرؑ کی طرف اشارہ کیا اور وہ تشریف فرما تھے) پس جس نے ان سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی اور صادقین کے ساتھ ہو گیا جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے۔ اس نے عرض کی: اور اللہ کے دشمن کون ہیں؟ فرمایا: وہ بت ہیں اور ان اشخاص کے نام بتا کر فرمایا کہ جس نے ان سے دین لیا اور جو ان کی طرف مڑ گیا تو وہ اللہ کے دشمنوں میں ہو گیا۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۵۱۶)

فوائد:-

- 1- اللہ تعالیٰ اپنے بنائے ہوئے سچے ولیوں کے ساتھ ہو جانے کا حکم دیتا ہے۔ مقصر ملاں جو خود ساختہ ولی ہیں ان سے دین لینے سے منع فرمایا ہے اور دشمنان ولایت سے برأت کا حکم ہے۔ اور ولایت علیؑ کے مخالفین بت ہیں جن کی لوگ پوجا کرتے ہیں۔
- 2- معصوم نے بغیر معرفت الہی کے عبادت کو غیر کی عبادت قرار دیا ہے یعنی شرک۔ اور معرفت الہی کو ولایت علیؑ کی تصدیق اور اطاعت قرار دیا ہے یعنی ولایت علیؑ کے اقرار کے بغیر عبادت شرک ہے۔



وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَآفَّةً ۖ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ

لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ

يَحْذَرُونَ ۝

اور مومنوں کیلئے ضروری نہیں کہ سب نکل پڑیں پس ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلتے کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم میں پلٹ کر آئیں تو ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچیں۔ (التوبہ - 122)

- 1- عبدالمومن انصاری نے پوچھا لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سچ کہتے ہیں۔ اس نے عرض کی: اگر ان کا اختلاف رحمت ہے تو ان کا اجتماع عذاب ہے؟ فرمایا: وہ نہیں جس طرف تیرا خیال گیا ہے اور ان کا خیال گیا ہے۔ صرف اور صرف ان کا ارادہ (مطلب) اللہ تعالیٰ کا فرمان ”پس ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلتے کہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور جب اپنی قوم میں واپس آئیں تو ان کو ڈرائیں تاکہ وہ بچیں“ ہے پس اللہ حکم دیتا ہے کہ رسول اللہ کی طرف نکلو اور مختلف علاقوں سے آپ کے پاس علم حاصل کرنے آئیں پھر اپنی قوم میں واپس جائیں اور ان کو تعلیم دیں۔ صرف ان کا مطلب مختلف شہروں سے آنا جانا تھا نہ کہ دین میں اختلاف۔ دین تو صرف اور صرف ایک ہی ہے، دین تو صرف ایک ہے۔

(البرہان - ج ۳ - ص ۵۲۱)

- 2- امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ اگر کسی قوم کا راہنما (عالم دین) فوت ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ فرمایا: کیا تم اللہ کی کتاب کی تلاوت نہیں کرتے ”پس

ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ نکلیں..... تاکہ وہ بچیں“ عرض کی گئی: تو انتظار کرنے والوں کا کیا حال ہوگا حتیٰ کہ سمجھ بوجھ حاصل کرنے والے لوگ آئیں؟ فرمایا:

یا: اللہ تم پر رحم کرے کیا تو نہیں جانتا کہ محمد مصطفیٰ اور عیسیٰ کے درمیان پانچ سو سال تھے پس جو لوگ دین عیسیٰ پر محمد مصطفیٰ کے دین کا انتظار کرتے ہوئے مر گئے اللہ انکو دھراا جر عطا فرمائے گا۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۵۲۲)

3- بیشک ہمارے شیعہ وہ ہیں جو ہمارا اتباع کرتے ہیں اور ہماری مخالفت ہرگز نہیں کرتے۔ وہ ہماری مصیبت میں غمگین اور ہماری راحت میں خوش ہوتے ہیں اللہ فرماتا ہے ”پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے“ ”پس ان کے ہر گروہ سے کچھ لوگ کیوں نہیں نکلتے.....“ تو یقیناً اللہ نے تم پر سوال کرنا فرض کیا ہے اور ہمارے طرف رجوع کرنا مگر ہم پر (ہر سوال کا) جواب دینا فرض نہیں۔ (فرمان امام علی رضاً) (البرہان - ج ۳ - ص ۵۲۲) فوائد:-

- 1- جاہل مقصرین بھی یہی کہتے ہیں کہ اختلاف امت رحمت ہے کا مطلب مختلف ملاؤں کے مختلف فتوے ہیں حالانکہ دین میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔
- 2- کچھ کا گمان ہے کہ مقصر ملاؤں کی وجہ سے دین لوگوں تک پہنچا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی علاقے میں عالم دین نہ ہو تو وہ مقصر ملاں کے ہونے سے بہتر ہے کیونکہ ان لوگوں کو انتظار ظہور سے دوہرا اجر ملے گا بجائے اس کے کہ مقصر ملاں ان کو ولایت علی سے دور کر کے گمراہ اور ہلاک کر دے۔
- 3- مؤمنین کا فرض ہے کہ امام العصر سے بدستور رابطہ رکھیں اور اپنے مسائل پیش کریں مگر امام ہمارے حق میں بہتر جانتے ہیں کہ مسائل کب اور کیسے حل کرنے ہیں۔ امام مقصروں کے ہر بے تکلف سوال کا جواب دینے پر مجبور نہیں ہیں۔ خواہ سوال کرتے رہنا اور اطاعت نہ کرنا غلط ہے۔

❖.....❖.....❖

سورة یونس

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنْ اَنْذِرِ النَّاسَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا اِنَّ لَهُمْ قَدَمٌ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ

مُبِيْنٌ ﴿۱۰﴾

کیا لوگوں کیلئے یہ تعجب کی بات ہے کہ ہم نے ایک مرد کی طرف وحی کی ہے جو ان میں موجود ہے تاکہ لوگوں کو خبردار کرے اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دے کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس سچا درجہ ہے۔ منکرین نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔ (یونس - 2)

- 1- امام جعفر صادق نے اللہ تعالیٰ کے فرمان ”اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں خوشخبری دے کہ ان کیلئے ان کے رب کے پاس سچا درجہ ہے“ کے متعلق فرمایا کہ یہ ولایت امیر المؤمنین ہے۔ (البرہان - ج ۳ - ص ۷۷) فوائد:-

- 1- ”قدم صدق“ (سچی سبقت درجہ) سے مراد رسول اللہ کی شفاعت بھی ہے یعنی جو ولایت مولانا علی کا قائل نہیں رسول اللہ اس کی شفاعت نہیں کریں گے۔ جن کے اعمال کی بنیاد ولایت علی نہیں ان کیلئے اللہ کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔
- 2- منکرین ولایت مولانا علی نے اسی ولایت کی وجہ سے رسول اللہ کو بہت اذیتیں دیں (نعوذ باللہ) نام رکھے، جا دو گر کہا، دیوانہ کہا۔ رسول اللہ نے اپنی جان قربان کر دی مگر تبلیغ ولایت نہ چھوڑی۔ منکرین ولایت کی اولاد آجکل وہی کر رہی ہے جو انکے آباؤ اجداد نے کیا۔



إِنَّ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا وَرَضُوا بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاطْمَأَنَّنُوا بِهَا وَالَّذِينَ هُمْ
عَنْ آيَاتِنَا غٰفِلُونَ ۝ أُولَٰئِكَ مَا لَهُمْ مِنَ النَّارِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝

پیشک جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پر راضی اور مطمئن ہو گئے ہیں اور جو ہماری آیات سے غافل ہیں ان کا ٹھکانہ جہنم ہے ان اعمال کی وجہ سے جو وہ کماتے تھے۔ (یونسؑ -7-8)

1- امیر المؤمنین نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے بڑی نہیں اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے بڑی ہے۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۱۰)

فوائد:-

- 1- آیت الکبریٰ، آیت العظمیٰ، بناء العظیم مولانا علی کے القابات ہیں جو کسی غیر کیلئے جائز نہیں ہیں۔ چند روزہ دنیا کی خاطر ولایت مولانا علی سے غفلت اور کوتاہی کرنا آخرت برباد کرنا ہے۔ دراصل ایسے لوگوں کا آخرت پر یقین نہیں ہوتا۔



وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ لَّا قَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا إِنَّا بِقُرْآنٍ غَيْرِ
هَذَا أَوْ بَدَّلْنَاهُ ۖ قُلْ مَا يَكُونُ لِيَّ أَنْ أَبَدِّلَهُ مِنْ تِلْقَائِي نَفْسِي ۚ إِنِّي أَخَافُ إِلَّا مَا
يُوحَىٰ إِلَيَّ ۚ إِنِّي أَخَافُ أَنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝

اور جب انہیں ہماری واضح آیات پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو جو لوگ ہم سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے وہ کہتے ہیں اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو۔ ان سے کہو میرے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ میں اپنی طرف سے اسے بدل دوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جا رہی ہے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے۔ (یونسؑ -15)

- 1- امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لاؤ یا اس کو بدل دو“ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ہے اور ان سے کہہ دو میرے لئے ممکن نہیں کہ میں اپنی طرف سے اسے بدل دوں میں تو اس وحی کی صرف پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی

جاتی ہے، کا مطلب ہے کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ امیر المؤمنین کے بارے میں۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۱۵) فوائد:-

- 1- منکرین ولایت مولیٰ کا اُس دور میں بھی یہی مطالبہ تھا کہ ولایت علیؑ سے بھرپور قرآن نہیں چاہیے یا مولیٰ کے علاوہ کسی اور کو ولی بنا دو یا ولایت والی آیات کو بدل دو۔ مگر اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ ولایت علیؑ حکم الہی ہے اس میں کسی کی مرضی نہیں چل سکتی۔
- 2- آجکل کے منکر ولایت مقصر کا بھی یہی مطالبہ ہے مگر اس کا بس نہیں چلنا اس لیے ملاں کہتا ہے کہ قرآن میں صرف پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں تاکہ لوگوں کا دھیان قرآن سے ہٹ کر اس ملاں کے فتوؤں کی طرف ہو جائے اور لوگ ولایت کو بھول جائیں جو دین کی بنیاد ہے۔ مقصر ملاں چاہتا ہے کہ لوگ ولایت علیؑ کی بجائے ملاں کی ولایت کے ترانے گائیں۔



۱۹ وَ يَقُولُونَ لَوْلَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَقُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ فَانْتَظِرُوا ۚ

إِنِّي مَعَكُمْ مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ ۙ

اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی آیت کیوں نازل نہیں کی گئی پس کہہ دو غیب اللہ کیلئے ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں۔ (یونس - 20)

- 1- امام جعفر صادقؑ سے اللہ عزوجل کے قول ”الم وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں ہدایت ہے متیقن کے لیے جو لوگ غیب پر ایمان رکھتے ہیں“ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: متیقن مولیٰ کے شیعہ ہیں اور غیب حجت قائم (عجل اللہ) ہے اور اللہ کا یہ قول اس کا شاہد ہے ”اور وہ کہتے ہیں کہ اس پر اس کے رب کی طرف سے کوئی آیت کیوں نازل نہیں کی گئی پس کہو کہ غیب اللہ کے پاس ہے پس تم انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں“۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۱۶)

فوائد:-

- 1- امام صاحب العصر والزمان عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا انتظار کرنا حدیث نبوی کے مطابق افضل عبادت ہے۔ ولایت و عزاداری کے خلاف فتوے دینے والے مقصر ملاں اپنی عادت سے مجبوراً زمانہ کی بھی مخالفت کریں گے مگر اللہ عزوجل کی آیت کے سامنے مجوسی آیتوں کے سر جھک جائیں گے۔
- 2- آل محمدؑ اور قرآن حکیم وہ کتاب ہیں جو صرف متیقن کی ہدایت کرتے ہیں۔ ولایت الہی مقصرین کے حلق سے نیچے نہیں اترتی اور نہ ہی بصیرت کے اندھوں کو کتاب الہی کی سمجھ آتی ہے۔ سارے کا سارا قرآن ہدایت و رحمت ہے، دلوں کیلئے شفا ہے۔



۲۳ وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَىٰ دَارِ السَّلَامِ ۖ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝

اور اللہ تمہیں دارالسلام (سلامتی کے گھر) کی طرف دعوت دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔ (یونس - 25)

- 1- زید بن امام زین العابدینؑ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ”اور اللہ دارالسلام کی طرف دعوت دیتا ہے“ کا مطلب جنت ہے اور ”جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت دیتا ہے“ کا مطلب ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہے۔

فوائد:-

1- اللہ تعالیٰ کی چاہت ولایت علیؑ ہے جس کی طرف اللہ دعوت دیتا ہے تاکہ انسان ابدی امن و سلامتی والے گھر کو حاصل کر لے۔ مومنین کو ولایت علیؑ کی نعمت عظیم پر ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اللہ سے دعا کرنی چاہیے کہ اس پر قائم رکھے اور غیر معصوم منکر ولایت ملائکہ کی ولایت سے دور رکھے جو لوگوں کو صراط مستقیم سے ہٹا کر دارالبوار لے جاتی ہے۔



قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ ط قُلِ اللَّهُ يَهْدِي لِلْحَقِّ ط أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يُهْدَى ج فَمَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ه وَ مَا يَتَّبِعُ أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا ط إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ م بِمَا يَفْعَلُونَ ه

کہو کیا تمہارے شریکوں میں سے کوئی ایسا بھی ہے جو حق کی طرف راہنمائی کرے کہو اللہ ہی حق کیلئے ہدایت کرتا ہے۔ پھر کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ مستحق ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو خود راہ نہیں پاتا مگر یہ کہ اس کی راہنمائی کی جائے۔ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے (الٹے) فیصلے (فتوے) دیتے ہو۔ اور ان میں سے اکثر لوگ محض ظن کی پیروی کرتے ہیں۔ بیشک ظن حق کی کچھ بھی ضرورت پوری نہیں کرتا۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں اللہ یقیناً اس کو جانتا ہے۔ (یونسؑ - 35-36)

1- بیشک اللہ انبیاءؑ اور آئمہؑ کو اپنے علم و حکمت کے خزانوں سے روشناس اور عطا کرتا ہے جو کسی اور کو عطا نہیں کرتا پس ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے ”کیا وہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کا اتباع کیا جائے یا وہ جو ہدایت نہیں پا سکتا جب تک کہ اس کی ہدایت نہ کی جائے؟ تمہیں کیا ہو گیا ہے کیسے فیصلے کرتے ہو؟“ (خلاصہ حدیث - امام علی رضاً) (البرہان - ج ۴ - ص ۲۴)

فوائد:-

1. تمام لوگ جاہل پیدا ہوتے ہیں اور معصومین کی ہدایت کے محتاج ہیں چاہے کتنا بڑا عالم بھی ہو۔ تمام مخلوق کا علم مل کر بھی علم معصوم کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اسی لیے اتباع اطاعت، پیروی یا تقلید صرف معصوم کی ہوتی ہے جو علم الہی کا خزانہ ہوتا ہے ہادی ہوتا ہے۔ جو خود ہدایت کا محتاج ہو ہو وہ رہبر و راہنما نہیں بن سکتا۔

2. جمعہ جمعہ آٹھ دن گردانیں رٹ کر اور شامی سیاست و فلسفہ پڑھ کر ظن سے الٹے سیدھے فتوے دینے سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ ظن پر مبنی فیصلے اور فتوے باطل کی مدد کرتے ہیں حق کی کوئی ضرورت پوری نہیں کرتے۔



اِنَّكُمْ اِذَا مَا وَقَعَ اَمْنٌ مِّنْكُمْ بِهِ ط اَلْئِنْ وَقَدْ كُنْتُمْ بِهِ تَسْتَعْجِلُونَ ه ثُمَّ قِيلَ لِلَّذِينَ

ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُونَ ۝

وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقُّ هُوَ ۖ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ ۖ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ

ع

پھر کیا جب وہ تم پر آجائے تو (اس وقت) اس پر ایمان لاؤ گے کیا اب حالانکہ تم خود اس کے لیے جلدی کر رہے تھے پھر ان لوگوں سے جنہوں نے ظلم کیا کہا جائے گا ہمیشہ کے عذاب کا مزہ چکھو، کیا تم کو ان اعمال کے سوا کسی اور کا بدلہ دیا جائے گا جو تم کما رہے تھے۔ اور یہ تم سے پوچھتے ہیں کیا یہ واقعی حق ہے۔ کہو ہاں میرے رب کی قسم بیشک یہی حق ہے اور تم اسے عاجز کر سکنے والے نہیں ہو۔ (یونس-51-53)

1. پھر کیا جب تم پر آجائے تو اس پر ایمان لاؤ گے یعنی رجعت میں تصدیق کرو گے۔ پھر ان سے کہا کیا اب تم ایمان لاتے ہو امیر المؤمنینؑ پر حالانکہ تم اس سے پہلے اس بارے میں جلدی میں تھے۔ پھر ان لوگوں سے جنہوں نے آل محمدؑ کے حق میں ظلم کیا کہا جائے گا دائمی عذاب کا مزہ چکھو کیا تمہیں بدلہ دیا جائے اس کے علاوہ جو تم کما رہے۔ پھر فرمایا اور وہ تم سے پوچھتے ہیں اے محمدؑ مکہ والے علیؑ کے بارے میں کہ کیا وہ حق ہے یعنی کیا وہ امام ہے؟ کہہ دو ہاں میرے رب کی قسم یہی حق امام ہے۔ (خلاصہ حدیث - تفسیر قمی) (البرہان - ج ۴ - ص ۳۰)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ”اور وہ تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ آپؑ سے پوچھتے ہیں یا محمدؑ گیا علیؑ آپؑ کا وصی ہے؟ کہہ دو ہاں میرے رب کی قسم یقیناً یہی میرا وصی ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۳۰)

فوائد:-

1. صاحب الزمانؑ کے ظہور کے بعد ولایت علیؑ کا اقرار کرنے سے فائدہ نہیں ہوگا۔ منکرین ولایت کی مقصر اولاد بہت بے چینی میں ہے ملاں سے پوچھتی رہتی ہے کہ ولایت علیؑ کا اقرار حق ہے یا مطلق اعمال ہے؟ معصومینؑ کے حق ولایت پر ظلم کرنے والوں کو عذاب کے علاوہ امام زمانہؑ اور کیا دے سکتے ہیں اور پھر اللہ دائمی عذاب دے گا۔ مقصرین صاحب الزمانؑ کو عاجز نہیں کر سکیں گے یقیناً حق کا غلبہ ہو کر رہے گا۔

❖.....❖.....❖

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا ۖ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝

کہو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کی وجہ) سے ہے کہ اس پر (لوگ) خوشی منائیں یہ ان سب چیزوں سے بہتر ہے جنہیں لوگ جمع کر رہے ہیں۔ (یونس-58)

1. اس کی قسم جس نے محمدؑ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا، وہ مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جس نے تیرا انکار کیا اور وہ میرا اقرار نہیں کرتا جو تیری (علیؑ) مخالفت کرے اور وہ مجھ پر ایمان نہ لایا جس نے تیرا (علیؑ) کفر کیا اور بیشک تیرا فضل میرے فضل سے ہے اور میرا فضل اللہ کے فضل سے ہے اور یہی اللہ کا قول ہے ”کہہ دو یہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی بدولت ہے پس اس پر خوشی مناؤ یہ بہتر ہے ان چیزوں سے جو وہ جمع کرتے ہیں“ پس اللہ کا فضل تمہارے نبیؑ کی

نبوت ہے اور اس کی رحمت ولایت علی بن ابی طالب ہے پس اس کی بدولت یعنی نبوت و ولایت کی بدولت شیعہ خوشیاں منائیں اور یہ بہتر ہے اس سے جو وہ جمع کرتے ہیں یعنی ان کے مخالف جو دنیا میں بال بچے اور مال جمع کرتے ہیں۔

(اقتباس حدیث۔ رسول اللہ) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۲)

فوائد:-

1. مومنین جو اللہ اور اسکے رسول کا حکم مان کر ولایت علی کا اتباع کرتے ہیں وہ بڑے خوش قسمت ہیں کیونکہ ان کے پاس ولایت معصومین کی وہ دولت و نعمت ہے جو کائنات کے خزانوں سے بہتر ہے۔ کمزور شیعوں کا مال بٹورنے کی بجائے ولایت کی نعمت کو عام کرنا چاہیے تاکہ تمام مومنین تک نور ولایت پہنچے تاکہ دنیا و آخرت کی کامیابی نصیب ہو سکے۔



أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦٢﴾ الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا

يَتَّقُونَ ﴿٦٣﴾ لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ﴿٦٤﴾ لَا تَبْدِيلَ

لِكَلِمَاتِ اللَّهِ ﴿٦٥﴾ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴿٦٦﴾

خبردار اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ انہیں کوئی غم ہوگا جو لوگ ایمان لائے اور ڈرتے رہے ان کیلئے دنیا کی زندگی اور آخرت میں بھی خوش خبری ہے۔ اللہ کے کلمات میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (یونس۔ 62-64)

1. کسی مومن شخص کی ہرگز موت نہیں آتی جب تک وہ رسول اللہ اور علی دونوں کو نہ دیکھ لے۔ جب وہ مومن کے پاس آتے ہیں تو رسول اللہ اس کے سر کی طرف تشریف فرما ہوتے ہیں اور علی اس کے دوسری طرف۔ رسول اللہ اس کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے ہیں اے اللہ کے دوست تمہیں خوشخبری ہو کہ میں رسول اللہ ہوں میں تمہارے لیے بہتر ہوں اس سے جو تم دنیا میں چھوڑ رہے ہو پھر رسول اللہ پیچھے ہٹتے ہیں اور علی اٹھ کر اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے دوست خوشخبری ہو میں علی ابن ابی طالب ہوں جس سے تم محبت کرتے ہو اب میں تمہیں ضرور فائدہ دوں گا۔ پھر امام صادق نے فرمایا یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے سورۃ یونس میں ”جو لوگ ایمان لائے اور تقویٰ اختیار کیا ان کے لیے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بشارت ہے۔ اللہ کے کلمات میں کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادق) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۲)

فوائد:-

1. مودت معصومین اور نہ تبدیل ہونے والے کلمے کے اقرار کی بدولت مومن کو اس دنیا میں بھی معصومین کی زیارت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی ابدی زیارت ہوتی رہے گی۔ دیدار معصومین کائنات کی تمام نعمتوں سے افضل ہے۔ معصوم کی زیارت اللہ عزوجل کی زیارت ہے۔

2. اللہ کے کلمات تبدیل نہیں ہوتے۔ کلمہ ازل سے وہی ہے جو اللہ نے کائنات کی ہر چیز پر برکت کیلئے ثبت کیا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ، بہت بڑی کامیابی ہے جو اس حقیقت کو سمجھ لے۔ یہ اعلیٰ ترین کلمہ دنیا و آخرت کی کامیابی ہے۔ شیطان کے وکیل لوگوں کو پھسلا رہے ہیں کہ ”علی ولی اللہ“ اس کلمے کا جزو نہیں ہے تاکہ لوگ گمراہ ہو کر شیطان کے نقش قدم پر چلنے لگیں۔ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تمام اعلیٰ اور پاک چیزوں پر اس کلمے کو لکھا اس بات کا کیا مقصد تھا؟ تاکہ عقلمند صاحب بصیرت سمجھ سکیں کہ مولا کیا چاہتا ہے اور ملاں کی سازش کیا ہے!



ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ مَّ بَعْدِهِ رَسُولًا إِلَىٰ قَوْمِهِمْ فَجَاءَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ فَمَا كَانُوا لِيَوْمِنَا
بِمَا كَذَّبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ ط كَذَلِكَ نَطْبَعُ عَلَىٰ قُلُوبِ الْمُعْتَدِينَ ۝

پھر ہم نے اس کے بعد رسولوں کو ان کی قوموں کی طرف بھیجا وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے مگر وہ جس چیز کو پہلے ہی جھٹلا چکے تھے اس پر ایمان لانے والے نہ تھے۔ اس طرح ہم حد سے گذرنے والوں کے دلوں پر چھاپا لگا دیتے ہیں۔ (یونسؑ-74)

1. جب اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا کیا تو جو محبت کرنے والے تھے ان کو محبت کرنے والی چیز سے پیدا کیا اور محبت کرنے والوں کو جنت کی طینت سے پیدا کیا، اور جو بغض کرنے والے تھے ان کو بغض والی چیز سے پیدا کیا اور بغض کرنے والوں کو آگ کی طینت سے پیدا کیا، پھر ان سب کو سایوں کی صورت میں ظاہر کیا۔ عقبہ نے پوچھا: ظلال (سائے) کیا چیز ہے؟ امام محمد باقرؑ نے فرمایا: کیا تم سورج میں اپنا سایہ نہیں دیکھتے کہ کوئی چیز ہو حالانکہ وہ کوئی چیز نہیں۔ پھر ان میں انبیاءؑ کو مبعوث کیا پس انہوں نے ان کو اللہ عزوجل کے اقرار کی دعوت دی اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”اور اگر تم ان سے پوچھو کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے یقیناً وہ کہیں گے کہ اللہ نے“ (الزخرف-87) پھر ان کو انبیاء کے اقرار کی دعوت دی تو کچھ نے اقرار کیا اور کچھ نے انکار کیا پھر ان کو ہماری ولایت کی دعوت دی تو اللہ کی قسم محبت کرنے والوں نے اقرار کیا اور بغض کرنے والوں نے اس کا انکار کیا اور یہی اللہ کا قول ہے ”مگر وہ جس چیز کی پہلے ہی تکذیب کر چکے تھے اس پر ایمان لانے والے نہیں تھے“ پھر فرمایا: یہ ان کی وہاں تکذیب تھی۔ پھر ان کو دوسری شکل میں (یعنی دنیا میں انسان کی صورت میں) بھیجا تو وہی ایمان لائے جو عالم ظلال میں ایمان لا چکے تھے اور انہوں نے مخالفت کی جو اس دن مخالفت کر چکے تھے پس یہی اللہ کا فرمان ہے۔ (خلاصہ حدیث۔ امام محمد باقرؑ)

(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۱)

فوائد:-

1. عالم ارواح ہو یا عالم ذر ہو یا عالم ظلال جنہوں نے ان عوالم میں توحید، نبوت اور ولایت کا اقرار کیا وہی لوگ اس دنیا میں بھی اقرار کرتے ہیں۔ تبلیغ ولایت علی اللہ نے فرض کی ہے قیامت تک کیلئے اور اس کا حکم رسول اللہؐ نے غدیر خم میں واضح طور پر پہنچا دیا تاکہ محبت کرنے والے تبلیغ ولایت سن سن کر خوشیاں منائیں اور دشمنان الہی اس سے دنیا و آخرت میں جلتے رہیں۔ سورۃ فتح کی آخری آیت اس پر دلالت کرتی ہے ”..... کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تاکہ ان کی وجہ سے کافر جلیں.....“



۸۶ وَ أَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَنْ تَبَوِّأِ الْقَوْمِ كَمَا بِمِصْرَ بِيوتًا وَ
اجْعَلُوا بِيوتَكُمْ قِبْلَةً وَ أَقِيمُوا الصَّلَاةَ ط وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور ہم نے موسیٰ اور ان کے بھائی کی طرف وحی کی کہ مصر میں اپنی قوم کیلئے گھر بناؤ اور اپنے گھروں کو قبلہ بنا لو اور نماز قائم کرو اور مؤمنین کو بشارت دے دو۔ (یونسؑ-87)

امت کا فرق پوچھا کہ عترت کا شرف کیا ہے؟ آپ نے تفسیر معصومین کے مطابق قرآن میں بارہ مواقع کا ذکر کیا پھر فرمایا کہ محمد مصطفیٰ نے تمام لوگوں کو اپنی مسجد سے خارج کر دیا سوائے عترت کے حتیٰ کہ لوگوں نے اس بارے میں باتیں بنانا شروع کر دیں۔ تو عباس نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ نے علی کو کیوں رہنے دیا اور ہمیں (سب کو) خارج کر دیا؟ تو رسول اللہ نے فرمایا: نہ میں نے اس کو رکھا اور نہ میں نے تمہیں خارج کیا لیکن اللہ عزوجل نے اسے رہنے دیا اور تمہیں خارج کر دیا۔ اور علی کیلئے اس بارے میں رسول اللہ کا قول وضاحت کرتا ہے ”تم مجھ سے وہی منزلت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے ہے“

علماء نے پوچھا کہ یہ قرآن میں کہاں ہے؟ فرمایا کہ اللہ عزوجل کا قول ہے کہ ”اور ہم نے موسیٰ اور اسکے بھائی کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر بنا لو اور اپنے گھروں کو قبلہ قرار دو“ پس اس آیت میں ہارون کی موسیٰ سے منزلت ہے اور اسی میں علیؑ کی رسول اللہ سے منزلت ظاہر ہے اور اس کے ساتھ رسول اللہ کا قول ظاہری دلیل بھی ہے کہ جب فرمایا ”خبردار اس مسجد میں بغیر طہارت کے کوئی نہیں آسکتا سوائے محمدؐ اور اس کی آل کے (کیونکہ وہ ہر وقت ظاہر و مطہر ہیں)“

علماء کہنے لگے یا ابوالحسن ایسی شرح اور ایسا بیان سوائے آپ کے جو اہل بیت رسول اللہ ہیں کہیں سے نہیں مل سکتا۔ آپ نے فرمایا: جو اس بات میں ہمارا انکار کرے تو رسول اللہ نے فرمایا ہے: میں علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے پس جو شہر کا ارادہ رکھتا ہو اسے دروازے سے ہی آنا ہوگا۔ اور اس میں ہمارے فضل، شرف، تقدیم، اصطفا اور طہارت کی وضاحت اور شرح ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا سوائے دشمن خدا کے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۳)

2. رسول اللہ نے مسجد میں تشریف لا کر فرمایا ”بیشک اللہ نے اپنے نبی موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے لیے مسجد کو پاک رکھو اس میں کوئی نہیں رہ سکتا سوائے تمہارے اور ہارون کے اور ہارون کی اولاد کے اور بیشک اللہ نے میری طرف وحی کی ہے کہ مسجد کو ظاہر رکھو کوئی اس میں سکونت اختیار نہیں کر سکتا سوائے میرے اور علیؑ کے اور فاطمہ کے اور علیؑ کی اولاد کے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۵)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ معصومین کی عصمت و طہارت اور شرف و عظمت کی وضاحت کرتا ہے معصوم کا گھر ہی مسجد ہے اور معصوم کا گھر ہی قبلہ ہوتا ہے۔ مگر بد بخت ظالم مقصر ملاں مولیٰ نے ذکر کو مسجد اور نماز سے خارج کرتا ہے مگر یہ نہیں سمجھتا کہ ایسے فتووں سے خود وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے جیسے تیر کمان سے خارج ہو جاتا ہے تو واپس نہیں آسکتا۔
2. کوئی بھی حاجت یا مسئلہ ہو تو اہل ذکر باب العلم سے درخواست کرنی چاہیے مقصر منکر ولایت ملاں سے کوئی بھی سوال کرنا ذلت و گراہی ہے، اللہ سے دشمنی ہے۔



فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِّمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ لَقَدْ جَاءَكَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ ۝

پس اگر تمہیں اس چیز کے بارے میں شک ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تو ان لوگوں سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق ہی آیا ہے لہذا تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔ (یونس۔ 94)

1. جب رسول اللہ آسمان کی سیر کو گئے تو اللہ نے آپ کی طرف علیؑ کے بارے میں وحی کی، اللہ کے نزدیک ان کا جو شرف و عظمت ہے اس کے بارے میں جو بھی وحی کی۔ پھر رسول اللہ بیت المعمور واپس آئے اور ان کے لیے انبیاء کو جمع کیا گیا تا کہ آپ گے پیچھے نماز پڑھیں اور رسول اللہ اپنے دل میں سوچ رہے تھے کہ اللہ نے علیؑ کے بارے میں کتنی بڑی وحی کی ہے۔ پھر یہ آیت اللہ نے نازل فرمائی ”پس اگر تمہیں اس بارے میں شک ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تو ان سے پوچھ لو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے رہے ہیں“ یعنی انبیاء، یقیناً ہم نے ان پر ان کی کتابوں میں بھی اس (علیؑ) کے فضل کے بارے

میں نازل کیا جیسا کہ ہم نے تمہاری کتاب میں نازل کیا ہے ”یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق ہی آیا ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ“ اور ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو اللہ کی آیات کی تکذیب کرتے ہیں ورنہ تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے“ پھر امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم نہ انہوں نے شک کیا نہ انہوں نے سوال کیا۔ (حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۵۳)

2. امام محمد باقرؑ سے اللہ کے قول ”پس ان لوگوں سے پوچھو جو تم سے پہلے کتاب پڑھتے تھے“ کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جب میں چوتھے آسمان پر گیا تو جبرائیلؑ نے اذان اور اقامت کہی اور انبیاء اور صدیق اور شہداء اور ملائکہ جمع ہوئے پھر میں آگے بڑھا اور ان کو نماز پڑھائی جب فارغ ہوئے تو جبرائیلؑ نے مجھ سے عرض کی کہ ان سے پوچھیں: تم سب کس کی شہادت دیتے ہو (بسم تشہد و ن؟) انہوں نے کہا ہم شہادت دیتے ہیں کہ لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وان علیا امیر المؤمنین۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۵۵)

فوائد:-

1. یہ آیت معراج میں نازل ہوئی لہذا خطاب رسول اللہؐ سے ہے مطلب عوام کو سمجھانا ہے کہ علیؑ کی عظیم ولایت کے بارے میں شک نہ کرنا پہلے انبیاء کی کتب میں بھی بالکل اسی طرح ولایت علیؑ کا ذکر تھا اور انبیاءؑ اپنی قوموں کو ولایت معصومینؑ اور ظہور قائم کی تبلیغ کرتے رہے اور ان سے اقرار بھی لیتے رہے۔ لہذا اب مقرر ملاں عوام کو گمراہ نہیں کر سکتا کہ ولایت علیؑ غدیر خم کے بعد آئی اور دین میں شامل ہوئی۔ ولایت علیؑ ازل سے لاگو ہے اور یہ اللہ کی طرف سے حق ہے جس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔
2. جس طرح آیت مباہلہ میں عیسائیوں کو بلایا کہ جھوٹوں پر لعنت کریں گے حالانکہ نبی اکرمؐ جانتے تھے کہ وہ سچے نبیؑ ہیں اور عیسائی جھوٹے ہیں مگر انصاف سے کام لیا۔ اسی طرح اس آیت کا خطاب رسول اللہؐ سے ہے مطلب انسانوں کو سمجھانا ہے جیسے محاورہ ہے کہ بات تجھ سے کرتا ہوں مگر سمجھانا ہمسائے کو ہے۔ اور اس آیت کے بارے میں رسول اللہؐ نے بھی فرمایا کہ نہ میں نے شک کیا اور نہ سوال کیا (ولایت علیؑ کے بارے میں)
3. جبرائیلؑ ملائکہ میں سب سے بڑا محبوب علیؑ ہے تو اس نے موقع دیکھا جب ہی رسول اللہؐ شہد سے فارغ ہوئے تو عرض کی ان سب انبیاءؑ و ملائکہ سے پوچھیں کہ یہ کیا تشہد پڑھتے ہیں تاکہ شیعوں پر واضح ہو جائے کہ ازل سے شہادت ایک ہی ہے جس میں توحید رسالت اور امامت کی گواہی ہوتی ہے۔
4. یہود و نصاریٰ کے علماء و فقہاء نے لوگوں کو ذکر معصومینؑ سے دور کرنے کیلئے اور مال بٹورنے کیلئے عوام کے لیے کتابیں وضع کر دیں تاکہ عوام آسمانی کتب سے دور ہو جائیں جن میں ہدایت اور ذکر ولایت معصومینؑ تھا۔ یہی کام اس دور کے مقرر ملاں نے کیا اور لوگوں کو اپنے نام سے توضیح المسائل کتب مہیا کر دیں تاکہ قرآن و سنت سے دور ہو جائیں جو ہدایت اور ذکر ولایت علیؑ سے بھرپور ہیں پھر مزید عوام کو گمراہ کیا کہ قرآن میں تو صرف 500 آیات شریعت سے متعلق ہیں اور احادیث کی کثرت ناقابل اعتبار ہے تاکہ ملاں عوام کے ذہنوں پر شیطان کی طرح سوار ہو جائے۔
5. شجرہ طیبہ، کلمہ طیبہ، قول ثابت، کلمہ علیا، کلمہ شہادت، تشہد، بیثاق اور عہد سب کا ایک ہی مطلب ہے یہ الگ الگ چیزیں نہیں ہیں۔ ان سب سے مراد ذکر توحید، رسالت اور ولایت معصومینؑ ہے اور اقرار ہے۔



۹۵ إِنَّ الَّذِينَ حَقَّتْ عَلَيْهِمْ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ ۖ وَلَوْ جَاءَتْهُمْ كُلُّ آيَةٍ

حَتَّى يَرَوْا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ۝

درحقیقت ان لوگوں پر تیرے رب کا قول پورا ہو گیا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے خواہ ان کے پاس ساری آیات آجائیں حتیٰ کہ وہ درد ناک عذاب دیکھ لیں۔ (یونسؑ۔ 96-97)

۱۔ جو لوگ امیر المؤمنینؑ کی مخالفت کرتے ہیں اور اللہ کا فرمان ”ان پر اللہ کا قول پورا ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے“ یعنی ان پر ولایت پیش کی گئی

اور یقیناً اللہ نے ان پر فرض بھی کیا کہ اس پر ایمان لائیں مگر وہ اس پر ایمان نہ لائے۔ (حدیث۔ تفسیر نفی۔ ص ۲۹۴)

فوائد:-

1. شقی القلب صاحب نجاست لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں کہ تمام معصومین بھی تشریف لے آئیں پھر بھی اقرار و لایت نہیں کریں گے۔ حالانکہ ان کے سامنے آیات ولایت اور احادیث پڑھی جاتی ہیں اور سب کچھ سننے اور سمجھنے کے بعد کہہ دیتے ہیں کہ ہم تو مقصر ملاں کی ہی بات مانیں گے۔ مگر جب امام زمانہ کا ظہور ہوگا تو پھر فرعون کی طرح شور مچادیں دے کہ ہم ”علیٰ ولی اللہ“ کا اقرار کرتے ہیں۔



وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ لَأَمَنَّ مَنْ فِي الْأَرْضِ كُلَّهُمْ جَمِيعًا ط أَفَأَنْتَ تُكْرَهُ النَّاسَ

حَتَّىٰ يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُوْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ط وَيَجْعَلُ

الرَّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ ۝

اگر تیرا رب چاہتا تو جو زمین میں (بستے) ہیں ایمان لے آتے۔ تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن ہو جائیں۔ کسی شخص کیلئے (ممکن) نہیں ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے اور جو عقل سے کام نہیں لیتے اللہ ان پر رجس ڈال دیتا ہے۔ (یونس 99-100)

1. امام محمد باقر نے فرمایا کہ رجس شک ہے اور ہم اپنے دین میں ہرگز شک نہیں کرتے۔

(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۶۹)

2. اس کام کو اللہ کیلئے رہنے دو اور لوگوں پر نہ چھوڑو کیونکہ جو اللہ کیلئے ہے وہ اللہ ہی کیلئے ہے اور جو لوگوں پر ہے وہ اللہ کی طرف نہیں پہنچتا اور لوگوں سے اپنے دین کے بارے میں جھگڑانہ کرو کیونکہ جھگڑا دل کو بیمار کرتا ہے بیشک اللہ اپنے نبی سے فرماتا ہے کہ یا محمد ”تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے“ اور فرمایا ”کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن ہو جائیں“ لوگوں کے سردار۔ کیونکہ لوگ لوگوں سے لیتے ہیں اور تم (شیعہ) رسول اللہ اور علی سے لیتے ہو اور دونوں برابر نہیں۔ (اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادق)

(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۶۸)

3. مسلمانوں نے رسول اللہ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ جن لوگوں پر آپ قبا پواتے ہیں اگر آپ ان کو جبر سے اسلام میں داخل کرتے جائیں تو ہماری تعداد اور قوت ہمارے دشمنوں سے زیادہ ہو جائے۔ تو رسول اللہ نے فرمایا کہ میں کسی بدعت کا بانی ہو کر اللہ سے ملاقات نہیں کرنا چاہتا اور نہ کسی کو مجبور کروں گا۔ تب اللہ نے آپ پر یہ نازل فرمایا: یا محمد ”اگر تیرا رب چاہتا تو جو زمین میں ہیں سب ایمان لے آتے“ یعنی جیسے آخرت کے عذاب دیکھ کر ایمان لائیں گے ویسے ہی دنیا میں بھی پریشان اور مضطر ہو کر ایمان لے آتے اور اگر میں ایسا کروں تو وہ میری طرف سے ثواب اور تعریف کے مستحق نہ ہوتے مگر میں ان سے چاہتا ہوں کہ اپنے اختیار سے بغیر کسی مجبوری کے ایمان لائیں تاکہ وہ میری محبت اور کرامت کے مستحق ہوں اور ہمیشہ رہنے والی جنت میں ہمیشہ رہیں“ تو کیا تم لوگوں کو مجبور کرو گے کہ وہ مومن ہو جائیں“ اور اللہ کا قول ”کسی نفس کیلئے نہیں کہ اللہ کے اذن کے بغیر ایمان لے آئے“ اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کسی کو ایمان سے روک دے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ جو بھی ایمان لاتا ہے اللہ کے اذن سے اور اذن کے معنی امر کے ہیں۔

(اقتباس حدیث۔ امیر المؤمنینؑ) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۶۷)

فوائد:-

1. اللہ اور معصومین گھسی کو مجبور نہیں کرتے کہ توحید، رسالت، ولایت پر ایمان لائے۔ عالم ذر سے ہی مخلوق کو اختیار دیا گیا تو جن لوگوں نے وہاں ولایت سے انکار کر دیا وہ نجس رجس مٹی سے بنائے گئے یہی عدل الہی ہے وہ قرآن سنت کی واضح دلیلوں کے ہوتے ہوئے بھی کہتے ہیں کہ منکر ولایت مقصر ملاں کی بات ٹھیک ہے۔ وہ اپنی عقل و بصیرت کو کام میں نہیں لاتے ایسے لوگوں کا دین شکوک و شبہات (رجس) اور ایک ہی مسئلے کے مختلف فتوؤں سے بھرپور ہوتا ہے۔
2. ہر چیز علم الہی میں پہلے سے ہوتی ہے اور ہر کام اسکی مشیت و ارادے کے تحت ہوتا ہے۔ اگر کوئی صدق دل سے ہدایت مانگے کہ اس پر عمل بھی کرے گا تو اللہ کی بارگاہ سے خالی نہیں لوٹے گا۔ مگر اللہ دلوں کے راز جانتا ہے۔ اللہ کی مشیت اور علوم کے خزانہ دار معصومین ہیں۔

❖.....❖.....❖

قُلْ انظُرُوا مَاذَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط وَمَا تَغْنِي الْآيَاتُ وَالنَّذْرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ ۝

کہہ دو! دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا کیا ہے مگر ان لوگوں کو آیات اور ڈرانے والے کیا فائدہ دے سکتے ہیں جو مانتے ہی نہیں۔ (یونس)

۱۰۱-

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ آیات آل محمدؑ ہیں اور ڈرانے والے (نذر) انبیاءؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۶۹)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ نے معراج کی باتیں بتائیں۔ شان ولایت اور مولا علیؑ کی عظمت اور ولایت علیؑ کے بارے میں اللہ کے احکام بتائے مگر بہت کم لوگ اس پر ایمان لائے۔ قاب قوسین پر بھی مولا علیؑ کی تصویر لگی ہوئی ہے، ہر طاہر اور اعلیٰ چیز پر مولا علیؑ کا نام لکھا ہوا ہے وہ آسمانوں میں ہو یا زمین پر۔ مگر آئمہؑ اور انبیاءؑ اس شخص کو کیا فائدہ دیں جو اقرار ولایت کرنا ہی نہیں چاہتا۔ منکروں نے آیات بنانے کی اپنی فیکٹریاں لگالی ہیں اور ان کے ملاں اپنے آپ کو ڈرانے والے انبیاءؑ سے بھی افضل سمجھتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)

❖.....❖.....❖

سورة هود

آلَا إِنَّهُمْ يَشْتُونَ صُدُورَهُمْ لَيَسْتَخِفُّوا مِنْهُ ط آلا حِينَ يَسْتَعْشُونَ تِيَابَهُمْ لَا
يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ج إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ه

خبردار یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں تاکہ اس سے چھپ سکیں خبردار جب یہ اپنے کپڑے اوڑھتے ہیں وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں بیشک وہ دلوں کے راز جانتا ہے۔

(ہود-5)

۱۔ اللہ کے قول ”خبردار یہ لوگ اپنے سینوں کو موڑ لیتے ہیں تاکہ اس سے چھپ سکیں“ کا مطلب ہے ان کے سینوں میں جو بغض علیؑ ہے اسے چھپاتے ہیں اور رسول اللہؐ نے فرمایا ”بیشک منافق کی نشانی بغض علیؑ ہے“ پس وہ لوگ نبی اکرمؐ کے سامنے علیؑ کی محبت ظاہر کرتے اور بغض کو چھپاتے۔ تو اللہ نے فرمایا ”خبردار جب یہ اپنے کپڑے اوڑھ لیتے ہیں“ یعنی جب علیؑ کے فضائل میں سے کوئی چیز بیان کی جاتی ہے یا جو اللہ نے اس کے بارے میں جو نازل کیا ہے تلاوت کیا جاتا ہے تو کپڑے جھاڑ کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”وہ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں“ جب وہ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں ”بیشک وہ دلوں کے راز جانتا ہے“۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۲۹۹)

فوائد:-

1. منافقوں کی اولاد مقصرین کا بھی یہی حال ہے جب مجالس میں فضائل مولا علیؑ بیان ہونا شروع ہوتے ہیں تو مختلف حیلوں بہانوں سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں۔ اور لوگوں کے سامنے یہی کہتے ہیں کہ ہم بھی ولایت علیؑ کے قائل ہیں۔ مگر اللہ ان کے دلوں کے حال کو جانتا ہے۔



فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ مَّ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ مَّ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا
لَوْلَا أُنزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ ط إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ ط وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ
شَيْءٍ وَكِيلٌ ط

پس شاید تم اس وحی میں سے کچھ حصہ چھوڑ دو جو تمہاری طرف کی جا رہی ہے اور اسی بات سے تمہارا دل تنگ ہو کہ وہ کہیں گے اس پر کوئی خزانہ کیوں نہیں نازل کیا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ نہیں آیا۔ تم تو محض خبردار کرنے والے ہو اور اللہ ہر چیز کا کارساز ہے۔ (ہود)

۱۔ رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ میں نے اللہ سے سوال کیا کہ تجھے میرا وزیر بنا دے تو اس نے بنا دیا اور اس سے سوال کیا کہ تجھے میرا وصی بنا دے تو اس نے بنا دیا اور اس سے سوال کیا کہ تجھے میرا خلیفہ بنا دے میری امت میں تو اس نے بنا دیا۔ تو ایک شخص کہنے لگا خدا کی قسم پرانی مشک میں ایک صاع کھجوریں ہمارے لیے زیادہ محبوب ہیں اس کی بجائے جو محمدؐ نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ اس سے فرشتہ کیوں نہ مانگا کہ اس کے دشمنوں کے مقابلے میں اس کی مدد کرنا یا خزانہ جو اس کے فاتحے کے دنوں میں اس کی مدد کرتا۔ خدا کی قسم جو بھی دعا مانگتا ہے حق کے متعلق ہو یا باطل کے متعلق ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی ”پس شاید تم اس وحی میں سے کچھ حصہ چھوڑ دو..... اللہ ہر چیز کا کارساز ہے“ فرمایا ”اور رسول اللہؐ اپنی نماز کے آخر میں امیر المؤمنینؑ کے لیے دعا کرتے تھے اپنی آواز کو اونچا کر کے کہ لوگ سنتے تھے ”یا اللہ! مومنین کے سینوں میں علیؑ کی مودۃ عطا فرما اور منافقین کے سینوں میں ہیبت و عظمت ڈال دے“ اس پر اللہ نے نازل فرمایا ”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں تو رحمان ان کے لیے محبت قرار دیتا ہے پس ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں اس لیے آسان کیا ہے تاکہ تم اس سے پرہیز گاروں کو بشارت دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈراؤ“ (مریم - 96 - 97)

(اقتباس حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۸۴)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ کے زمانے کے نامی مقصرین بھی تنگ آچکے تھے کہ جب بھی وحی آتی ہے تو فضائل علیؑ یا ولایت علیؑ کے متعلق ہوتی ہے اور اگر نبی اکرمؐ اللہ سے کچھ سوال کرتے ہیں تو وہ بھی علیؑ کے متعلق ہوتا ہے، پورا دین الہی ولایت علیؑ کے گرد گھوم رہا ہے۔ یہی کچھ اس دور کے مقصرین کہتے ہیں کہ کیا ولایت علیؑ کے علاوہ اور کچھ دین میں نہیں ہے۔ منکرین ولایت قوت و اقتدار اور خزانے حاصل کرنے کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔
2. رسول اللہؐ اپنی نماز کے آخر میں (نماز ختم کرنے کے بعد نہیں) اونچی آواز میں کیا دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ! مومنین کے سینوں میں علیؑ کی مودۃ عطا فرما اور منافقوں کے سینوں میں ہیبت اور عیب ڈال دے۔ اور اس دعا کی قبولیت کی تصدیق اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم کی آیات میں فرمادی تاکہ منکرین ولایت کو بھاگنے کا موقع نہ مل سکے۔ نماز کی ابتداء اور انتہاء ولایت مولا علیؑ ہے۔
3. قرآن متفقین کیلئے ہدایت بھی ہے آسان بھی ہے بشارت بھی ہے، مگر منکرین ولایت کیلئے انتہائی مشکل و دشوار ہے اسی لیے انکو ابھی تک مشکل سے پانچ سو آیات سمجھ میں آئی ہیں۔
4. منکرین ولایت کے اس رویے پر سورۃ ہود کی آیت نمبر 12 سے لے کر آیت نمبر 24 تک نازل ہوئیں کہ منکرین کہتے ہیں کہ آپؐ ولایت علیؑ کے بارے میں خود قرآن گھڑ لیتے ہیں۔ اور وہ ولایت علیؑ کی دعوت کو قبول نہیں کرتے۔ ولایت علیؑ کے بارے میں جو علم الہی سے نازل ہوتا ہے اس کی اطاعت نہیں کرتے اور ولایت علیؑ کے مخالفین کو چاہتے ہیں اور جو رسول اللہؐ اور ان کے گواہ مولا علیؑ جن کا ذکر تورات میں بھی ہے انکار کرتے ہیں انکے لیے دوزخ کا وعدہ ہے۔ ولایت علیؑ اللہ کی طرف سے حق ہے آئمہ طاہرین گواہی دیں گے کہ منکرین ولایت جھوٹے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہو، یہ ولایت علیؑ سے روکتے تھے اور دراصل آخرت پر ایمان نہیں رکھتے تھے انکو دو ہر اعذاب دیا جائے گا۔ منکرین ولایت اندھے اور بہرے ہوتے ہیں۔



۱۶ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَمِنْ قَبْلِهِ كِتَابُ مُوسٰى

اِمَامًا وَّرَحْمَةً ط اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ط وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالِنَّارِ

مَوْعِدُهُ ۚ فَلَا تَكُ فِي مَرِيَّةٍ مِّنْهُ ۚ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

يُؤْمِنُونَ ﴿٥٩﴾

کیا پھر وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے واضح حجت رکھتا ہو اور اس کے پیچھے ایک گواہ ہو جو اسی کا جزو ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام و رحمت ہو ایسے لوگ تو اس پر ایمان ہی لائیں گے اور گروہوں میں سے جو اس سے کفر کرے گا تو اس کے لیے وعدے کی جگہ آگ ہے۔ پس تم اس کے بارے میں شک میں نہ پڑنا۔ یقیناً یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے۔ (ہود- 17)

1. جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہے وہ رسول اللہ ہیں اور جو ان کے پیچھے آنے والا گواہ ہے جو انہی میں سے ہے وہ امیر المؤمنین ہیں پھر ان کے بعد ایک کے بعد ایک ان کے اوصیاء ہیں۔ (حدیث۔ امام محمد باقرؑ)
(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۸۹)

2. ابوذر، مقداد اور سلمان کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ اور کوئی نہیں تھا کہ بدری مہاجرین میں سے تین گروہ آرہے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت تین گروہوں میں بٹ جائے گی: اہل حق کا فرقہ جس میں ذرا برابر بھی باطل نہ ہوگا ان کی مثال سونے کی طرح ہے جب اسے آگ سے پرکھا جائے تو اس کے کھر اپن اور خالص پن میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کا امام اس تہائی میں سے ایک شخص ہے جس کو اللہ نے اپنی کتاب میں امام اور رحمت قرار دیا ہے، اور دوسرا فرقہ اہل باطل کا ہوگا جس میں ذرا برابر بھی حق نہ ہوگا اس کی مثال لوہے کے زنگ کی طرح ہے کہ جب اسے آگ سے پرکھا جائے تو اس کی گندگی میں اضافہ ہوتا ہے اور ان کا امام اس دوسری تہائی میں سے ایک ہے، اور تیسرا فرقہ اہل ضلالت کا ہوگا کہ ان کے درمیان تذبذب میں نہ ادھر کا نہ ادھر کا، ان کا امام اس تیسری تہائی میں سے ایک ہوگا۔

مسلم کہتا ہے کہ میں نے ابوذر، مقداد اور سلمان سے اہل حق اور ان کے امام کے بارے میں پوچھا تو کہنے لگے کہ وہ امام المتقین علی بن ابی طالب ہیں اور باقی دو کے بارے میں ظاہر نہ کیا، میں نے بہت کوشش کی مگر انہوں نے ہرگز نام نہ بتائے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۹۵)
فوائد:-

1. ذکر مولانا علی تمام آسمانی کتب میں ہے، ازل سے ولایت علی کا کفر کرنے والوں کی وعدے کی جگہ دوزخ ہے۔
2. اس دور میں بھی تین گروہ ہیں: اہل حق مومنین کا فرقہ جو قرآن و سنت کے مطابق ولایت پر عمل پیرا ہے عزاداری امام حسین اور انتظار ظہور میں ہر وقت مشغول ہے، اقتدار اور دولت ہرگز نہیں چاہتا۔ دوسرا فرقہ ولایت علی اور عزاداری امام مظلوم کا مخالف گروہ ہے ولایت ملاں کے ذریعے اقتدار اور دولت کے پیچھے لگا ہوا ہے یہ اہل باطل ہیں۔ تیسرا فرقہ چپ ہے اور سمجھ رہا ہے کہ بہت نیک ہے نہ ملاں کے ساتھ ہے اور نہ ہی مولا کے ساتھ ہے یعنی نہ باطل کا طرفدار ہے اور نہ حق کے ساتھ ہوتا ہے اور اس گمان میں ہے کہ وہ صحیح شیعہ مومن فرقہ ہے حالانکہ وہ بھی گمراہ ہے کیونکہ حق کا ساتھ نہیں دے رہا۔

❖.....❖.....❖

وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۗ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ

وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَىٰ
 الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنِ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا ۖ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ
 هُمْ كَافِرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ
 دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ ۗ يُضَعِفُ لَهُمْ الْعَذَابُ ۖ مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ
 وَمَا كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا
 كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝

اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے یہ لوگ اپنے رب کے سامنے پیش کیئے جائیں گے اور گواہ کہیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ گھڑا۔ خبردار! اللہ کی لعنت ہے ظالموں پر جو اللہ کی سبیل سے روکتے ہیں اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے ہیں اور وہی آخرت کے منکر ہیں۔ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہ تھے اور نہ اللہ کے علاوہ کوئی انکا حامی تھا ان کے لیے دوہرا عذاب ہے نہ وہ سننے کی استطاعت رکھتے تھے اور نہ ہی وہ دیکھتے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا اور جو کچھ وہ گھڑتے تھے وہ سب ان سے کھویا گیا۔ (ہود-18-21)

1. بیشک اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر پانچ چیزیں فرض کیں۔ انہوں نے چار کو لے لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ چار کے متعلق پوچھا تو فرمایا: نماز، زکوٰۃ، حج اور روزہ۔ پوچھا گیا کہ وہ ایک کون سی چیز ہے جسے ترک کر دیا تو فرمایا: ولایت علیٰ ابن ابی طالب۔ پوچھا گیا کہ کیا یہ اللہ کی طرف سے واجب ہے؟ فرمایا ہاں اللہ فرماتا ہے ”اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے.....“ (حدیث رسول اللہ) (البرہان - ج ۴ - ص ۹۶)

2. اشہاد (گواہ) آئمہ ہیں۔ خبردار اللہ کی لعنت ظالموں پر کہ آل محمد کا حق غضب کیا جو لوگ اللہ کی سبیل سے دوسروں کو روکتے تھے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے یعنی اللہ کے راستے سے روکتے تھے جو کہ امامت ہے اور اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے یعنی اسے دوسروں کیلئے قرار دیا اور وہ سننے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے یعنی ذکر امیر المؤمنین نہیں سن سکتے تھے۔ ان لوگوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈالا یعنی جو کچھ کیا تھا غلط ثابت ہوا اور جو کچھ گھڑتے تھے وہ بھی کھویا یعنی امیر المؤمنین کے علاوہ جن کو پکارتے تھے وہ بھی قیامت کے دن باطل ثابت ہوئے۔ (تفسیر قمی - ص ۳۰۲)

فوائد:-

1. معصومین گواہ ہیں اور دیکھ رہے ہیں کہ جو اللہ نے چیزیں فرض کی تھیں ان سب کی بنیاد اور سب سے اہم چیز کو ملاں نے کسی طرح حذف کر دیا۔ ملاں نے اصول و فروع

روک کر ولایت ملاں کے رستے پر ڈال کر آل محمد کے حق کو غضب کیا، مگر مجوسی فیکٹریوں کے بنے ہوئے اماموں کا پول قیامت کے دن کھل جائے گا۔ منکرین ولایت ذکر علیٰ سننے کی استطاعت نہیں رکھتے اور نہ ہی ولایت علیٰ والی آیات و احادیث کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2. ولایت علیٰ اللہ کی وہ اعلیٰ ترین نعمت ہے جو عقیدہ بھی ہے عمل بھی ہے اصول بھی ہے فروع بھی ہے اور ہر عمل صالح کی بنیاد بھی ہے۔ دین الہی کی روح اور بنیاد ہے۔ جو اس ولایت معصومین کا انکار کرے وہ ظالم اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔



سورۃ ہود کی آیات نمبر 118-119 کا ذکر اور تفصیل سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 157 کے تحت گزر چکا ہے۔



سورۃ یوسف

قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ لَقَدْ عَلِيَ بِصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ط
وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝

(اے حبیب) کہہ دو میری سبیل (راستہ) تو یہی ہے میں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں بصیرت کے ساتھ میں بھی اور جنہوں نے میرا اتباع کیا ہے وہ بھی۔ اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ (یوسفؑ - 108)

1. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ وہ رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ اور ان کے بعد اوصیاء ہیں۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۲۳۵)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ سبیل سے مراد رسول اللہؐ اور علیؑ ہیں اور ان کا اتباع کرنے والے آل محمدؑ ہیں۔ اور فرمایا سبیل سے مراد علیؑ ہیں اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے حاصل نہیں ہو سکتا بغیر اس کی ولایت کے۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۲۳۷)

3. حضرت یعقوبؑ نے اپنی اولاد کو وصیت کی کہ اے میری تمام اولاد اگر تم میری اولاد کی حیثیت سے آنا چاہتے ہو تو نبی امیؑ کے ساتھ وعدہ (مٹیاق) پورا کرنا جو آخری زمانہ میں آئیں گے ان کی امت (آل محمدؑ) حق کے ساتھ ہدایت کرے گی اور اسی کے ذریعے عدل کرے گی۔ ان کا کلمہ عظیم ہے آسمانوں اور زمین سے بھی عظیم تر "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ" ان کے پاس ناقہ اور عصا ہوگا۔ جن کا نام اللہ نے حبیب رکھا ہے ان کا چہرہ چاند کی طرح اور پیشانی روشن ہوگی حوض و کوثر کے مالک ہیں اور مقام مشہود ہے ان کے چچا کے فرزند کا نام حیدر ہے جو انکی بیٹی کا سرتاج ہے وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی قوم پر خلیفہ ہے۔ قیامت کے دن وہ تشریف لائیں گے اور تم پیش کیئے جاؤ گے اگر تم میری اولاد میں رہنا چاہتے ہو (تو وعدہ وفا کرنا)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ، اللہ کا حبیب اور ان کی آل سب ولایت علیؑ کے راستے کی طرف بلا تے ہیں اور عقل و بصیرت والے لوگ اللہ کی رحمت کی بدولت عالم ذر سے ہی لبیک کہتے چلے آ رہے ہیں اور ولایت علیؑ سے انکار کرنے والے اللہ کی نظر میں مشرک ہیں۔ اور اس کے برعکس مقصر ملاں کہتا ہے کہ جو ملاں کی ولایت سے انکار کرے وہ مشرک ہے!
2. بصیرت کے اندھے مقصر منکر ولایت کو آج تک نہ اللہ کی سبیل مل سکی نہ کلمہ طیبہ نصیب ہوا جو آسمانوں اور زمین سے بھی عظیم تر ہے اور تمام انبیاء اس عظیم کلمے کی تجدید کرتے رہے مگر مقصر ملاں نے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور علیؑ ولی اللہ کا انکار کر کے مشرک بن گیا۔ اللہ کے نبی یعقوبؑ اپنے بیٹوں سے کہہ رہے ہیں کہ اس عظیم کلمہ پر قائم رہنا ورنہ تم میری اولاد سے خارج ہو جاؤ گے۔



سورة الرعد

وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ آيَةٌ مِّن رَّبِّهِ ط إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ
وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ؕ

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس شخص پر اس کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتاری گئی۔ تم تو محض خبردار کرنے والے ہو اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی ہے۔ (الرعد - 7)

1. رسول اللہؐ نے ثقلین کے بارے میں خطبہ دیا پھر فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے ”تم صرف ڈرانے والے ہو اور ہر قوم کیلئے ایک ہادی ہے“ پس میں ڈرانے والا (منذر) ہوں اور علیؑ ہادی ہے۔ اس کے بعد امام زمانہؑ تک تمام ائمہ طاہرینؑ کے اسمائے گرامی اور صفات بیان فرمائیں کہ زمین حجت الہی کے بغیر خالی نہیں رہ سکتی۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۲۴۶)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ منذر رسول اللہؐ ہیں اور علیؑ ہادی ہیں اور ہر وقت اور زمانے میں ہم میں سے امام ہوتا ہے جو لوگوں کو ہدایت کرتا ہے اس کی طرف جو رسول اللہؐ لے کر آئے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۴۹)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میرے ذریعے تمہیں خبردار کیا گیا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ کے ذریعے تمہیں ہدایت دی گئی ”صرف تم خبردار کرنے والے ہو اور ہر قوم کیلئے ہادی ہے“ اور حسنؑ کے ذریعے تم پر احسان کیا گیا اور حسینؑ کے ذریعے تم سعادت مند ہو گئے اور اسی کی وجہ سے تم شقی ہو گے۔ خبردار یقیناً حسینؑ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ جس نے اس کی مخالفت کی اللہ نے اس پر جنت کی خوشبو تک حرام کر دی۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۵۱)

فوائد:-

1. رسول اللہ کے لئے ہوئے دین الہی کی ہدایت اسی کو ملتی ہے جو دین کو ہادی امام سے لے۔ جو خود ہدایت کا محتاج ہو اور پھر ہادی امام برحق کی ولایت و فضیلت کا بھی منکر ہو وہ ملاں خاک ہدایت کرے گا۔ اور جب کائنات کے ہادی امام زمانہ موجود ہیں تو کسی ایرے غیرے ملاں کی مومنین کو کیا ضرورت ہے۔ اور جو ملاں حسین کی مخالفت کرے عزاداری کے خلاف فتوے دے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پاسکے گا۔



۱۸ اَفَمَنْ يَعْلَمُ اَنْمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ط اِنَّمَا

يَتَذَكَّرُ اُولَآءِ اِلَّا لِبَابٍ ۙ

بھلا کیا وہ شخص جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھا ہے۔ نصیحت تو صرف عقل والے لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔ (الرعد-19)

1. امام محمد باقر نے فرمایا کہ ”کیا وہ جو مانتا ہے کہ جو کچھ تمہارے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا جاتا ہے وہ حق ہے“ وہ علی ابن ابی طالب ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۶۴)

2. امام جعفر صادق نے اپنے شیعوں سے فرمایا کہ تم اللہ کی کتاب میں صاحب عقل ہو۔ اللہ فرماتا ہے ”صرف عقل والے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔“ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۶۵)

3. امام جعفر صادق فرماتے ہیں ایک گھڑی تفکر ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اللہ فرماتا ہے ”صرف صاحبان عقل نصیحت حاصل کرتے ہیں۔“ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۶۵)

فوائد:-

1. مولیٰ علی کے مخالفین کو روایات میں اندھا قرار دیا گیا ہے جو پورے قرآن پر یقین نہیں رکھتے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں مثلاً وہ قرآن میں ولایت و فضائل والی آیات سے پہلو تہی کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرا وہ عقل کے اندھے ہوتے ہیں اس لیے انہیں مقصر ملاں کی اندھی تقلید کرنا پڑتی ہے۔

2. اور مومنین جو کہ عقل و بصیرت رکھتے ہیں وہ اللہ اور اسکے محبوب معصومین کی معرفت حاصل کرتے ہیں اور صرف انہیں کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور قرآن و سنت ان کے لیے چراغ ہدایت ہے۔



اَلَّذِيْنَ يُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَا لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۙ وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ

اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْءَ الْحِسَابِ ۙ

جو لوگ اللہ سے کیئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے پختہ عہد کو نہیں توڑتے اور جو ان تعلقات کو جوڑتے ہیں جن کے متعلق اللہ نے حکم

دیا ہے کہ ان کو جوڑا جائے اور وہ اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور بری طرح حساب لیے جانے کا خوف رکھتے ہیں۔ (الرعد-20-21)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا بیشک آل محمدؑ سے ”تعلق“ عرش پر آویزاں ہے اور کہتا ہے کہ یا اللہ اس سے تعلق رکھ جو مجھ سے تعلق رکھے اور اس سے قطع تعلق کر دے جو مجھ سے قطع تعلق کرے۔ اور یہ حکم باقی تمام تعلقات میں بھی جاری ہوتا ہے اور یہ آیت آل محمدؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے کہ جو کچھ ان کے بارے میں عہد لیا گیا اور جو عالم ذر میں امیر المؤمنینؑ کی ولایت اور ان کے بعد آئمہؑ کی ولایت کے بارے میں میثاق لیا گیا اور یہی اللہ کا قول ہے ”جو لوگ اللہ سے کیئے ہوئے عہد کو پورا کرتے ہیں اور اپنے میثاق کو نہیں توڑتے.....“ پھر ان کے دشمنوں کا ذکر کیا اور فرمایا ”اور جو لوگ اللہ کے عہد کو اس کے پختہ ہو جانے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں“ یعنی جو امیر المؤمنینؑ کے بارے میں جو اللہ نے ان سے عالم ذر میں لیا تھا اور پھر رسول اللہؐ نے ان سے عذرِ خیم میں لیا (تجدیدی کی) پھر فرمایا ”یہی لوگ ہیں جن کیلئے لعنت ہے اور انہی کیلئے برا ٹھکانہ ہے“ (الرعد-25) (البرہان - ج ۴ - ص ۲۶۷)

فوائد:-

1. ولایت آل محمدؑ کا ”رشتہ و تعلق (صلہ رحمی)“ مجسم نور ہے جو عرش سے متعلق ہے اور ولایت علیؑ سے تمسک رکھنے والوں کے حق میں دعا اور مخالفین ولایت کیلئے مسلسل بدعا کرتا ہے۔
2. اللہ اور اس کا رسولؐ ولایت علیؑ کے رشتے، عہد و میثاق کو پکا اور پختہ جوڑے رکھنے کا حکم دیتے ہیں اور مقصر ملاں اس کو توڑ توڑ کر کبھی کلمے سے نکالتا ہے کبھی اذان سے کبھی نماز سے۔ ایسے لوگوں پر اللہ لعنت کرتا ہے اور آخرت میں برے ٹھکانے کا وعدہ کرتا ہے۔ اس تعلق کو جوڑے رکھنے کا حکم اللہ تعالیٰ عالم ذر سے دے رہا ہے اور رسول اللہؐ تبلیغ دین کے پہلے دن سے لے کر آخری دن تک اس کا حکم دیتے رہے۔



وَالَّذِينَ يَنْقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِنْ مَّ بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ لَا أُولَئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝

اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط باندھنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور ان تعلقات کو قطع کرتے ہیں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو جوڑا جائے اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان لوگوں کیلئے لعنت ہے اور انہی کیلئے برا ٹھکانہ ہے۔ (الرعد-25)

اس آیت کی تشریح امامؑ نے سورۃ الرعد کی آیت نمبر 20-21 کے تحت فرمادی ہے۔



ر۲ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ ۝

الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَىٰ لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ ۝

جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور جن کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان ہوتا ہے۔ خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں ان کیلئے طوبیٰ (خوشخبری) ہے اور اچھا انجام ہے۔ (الرعد-28-29)

1. امام جعفر صادقؑ کے قول ”خبردار اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو اطمینان ہوتا ہے“ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ محمد مصطفیٰؐ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور وہ ہی اللہ کا ذکر اور اس کا حجاب ہیں۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۲۷۴)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس نے ہمارے قائم (عجل اللہ تعالیٰ) کی غیبت کے زمانے میں ہمارے امر سے تمسک رکھا اس کیلئے طوبیٰ ہے۔ پس ہدایت کے بعد ہرگز اس کا دل ٹیڑھا نہیں ہوتا۔ ابو بصیر نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان طوبیٰ کیا ہے؟ فرمایا: جنت میں درخت ہے اس کی جڑ علیؑ ابن ابی طالبؑ کے گھر میں ہے اور کوئی مومن ایسا نہیں کہ جس کے گھر میں اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ نہ ہو اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے۔ ”ان کیلئے طوبیٰ ہے اور اچھا انجام ہے“ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۷۵)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ طوبیٰ وہ درخت ہے جو جنت عدن سے نکلتا ہے اور ہمارے رب نے اسے اپنے ہاتھ سے لگا یا ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۷۷)

4. رسول اللہؐ سے طوبیٰ کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا وہ درخت جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں اہل جنت (گھروں) پر ہیں۔ پھر دوسری مرتبہ پوچھا گیا تو فرمایا کہ علیؑ کے گھر میں ہے۔ اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیشک میرا گھر اور علیؑ کا گھر جنت میں ایک ہی ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۷۸)

5. رسول اللہؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ بیشک میرے رب نے مجھے بشارت دی ہے میرے بھائی اور چچا کے بیٹے اور میری بیٹی کے بارے میں کہ اللہ عزوجل نے علیؑ کی فاطمہؑ سے شادی کی ہے اور خازن جنت رضوان کو حکم دیا ہے کہ شجرہ طوبیٰ کو ہلائیں تو میری اہل بیت کے محبوب کی تعداد کے برابر اس پر رقعے آگئے اور جو ملائکہ اس کے نیچے تھے انہوں نے ان پر نور سے لکھا اور وہ خطوط تمام ملائکہ کو دے دیئے پس جب قیامت قائم ہوگی اپنے اہل قیامت کے ساتھ تو وہ ملائکہ ہمارے محبوبوں کو ملیں گے اور ان کو وہ دوزخ سے نجات کی سند دے دیں گے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۷۹)

6. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یہ جبرائیلؑ مجھے خبر دے رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا عقد فاطمہؑ سے کیا ہے اور اس پر چالیس ہزار ملائکہ کو گواہ بنایا ہے اور اللہ نے شجرہ طوبیٰ کو وحی کی کہ ان پر درویا قوت نچھاور کرے تو اس نے ان پر درویا قوت نچھاور کیے تو انہوں نے حورالعین کو دیئے جو انہوں نے طباقوں میں جمع کر لیں اور وہ آپس میں وہ درویا قوت قیامت تک ایک دوسری کو تختے میں دیتی رہیں گی اور جب وہ تحفہ دیتی ہیں تو کہتی ہیں کہ خیر النساء کا تحفہ ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۸۰)

فوائد:-

1. اللہ کا ذکر محمدؐ و آل محمدؑ ہیں جو ہر عمل صالح کی بنیاد ہے اسی سے دلوں کو سکون و اطمینان ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو خبردار کر کے دہرایا ہے کہ اسی سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے اور یہی کامیابی کا ذریعہ ہے۔ اسی لیے مومن کا ہر عمل ذکر محمدؐ و آل محمدؑ سے مزین ہوتا ہے۔ کلمے، اذان، نماز ہر عمل میں مکمل اللہ کا ذکر ہونا لازم ہے۔

2. امامؑ نے زمانہ غیبت میں اپنے امر سے تمسک کا حکم دیا ہے تاکہ ہدایت کے بعد دل ٹیڑھے نہ ہو جائیں۔ منکر ولایت ملاں کی پیروی سے دل سخت اور ٹیڑھے ہو جاتے ہیں۔

3. اللہ تعالیٰ نے مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کے خوشی کے موقع پر نجات کے پروانے انکا صدقہ کر کے مومنین پر نچھاور کر دیئے ہیں، اور اس دنیا میں بھی مومنین ان کی جو تیوں کے صدقے رزق پاتے ہیں اور یہ زمین بھی انہی کی ملکیت ہے اور جنت ان کی اولاد کا صدقہ ہے۔

جو لوگ ولایت علیؑ اور حق سیدہ فاطمہؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں ایسے جس لعین ظالموں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔



وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا ۖ قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ۖ بَيْنِي

وَبَيْنَكُمْ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ ۚ

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ تم بھیجے ہوئے نہیں ہو۔ کہو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے۔ (الرعد - 43)

1. اس آیت کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں اور نبی اکرمؐ کے بعد علیؑ ہم میں اول، افضل اور بہتر ہیں۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۲۹۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ کی قسم کتاب کا پورا علم ہمارے پاس ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۳۰۰)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ وہ جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۳۰۰)

4. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ علیؑ ابن ابی طالبؑ کی شان میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ نبی اکرمؐ کے بعد اس امت کے عالم ہیں۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۳۰۲)

5. امام جعفر صادقؑ نے عبد اللہ سے پوچھا: لوگ اولی العزم (رسولوں) اور تمہارے مالک (امیر المؤمنینؑ) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ اس نے عرض

کی: کہ اولی العزم سے کوئی بڑا نہیں۔ امامؑ نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے موسیٰؑ کے بارے میں فرمایا ”اور ہم نے اس کے لیے تختیوں میں تمام

چیزوں میں سے تصحیح لکھ دی“ اور ہرگز یہ نہ کہا کہ ”تمام چیزوں کے متعلق“ اور اللہ عیسیٰؑ کے بارے میں فرماتا ہے ”اور تا کہ میں تمہارے لیے بعض باتوں کی

وضاحت کر دوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو“ اور ہرگز یہ نہ کہا ”تمام باتوں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو“ اور اللہ تمہارے مالک امیر المؤمنینؑ کے متعلق

فرماتا ہے ”کہہ دو میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے اور جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے“ اور اللہ عز و جل فرماتا ہے ”اور کوئی تر نہیں اور نہ کوئی

خشت مگر وہ کتاب مبین میں ہے“ اور اس کتاب کا علم ان (مولا علیؑ) کے پاس ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۳۰۲)

فوائد:-

1. اگر کوئی رسول اللہؐ کی رسالت کا انکار کرے تو اللہ کو پروا نہیں کیونکہ اللہ کی اپنی اور علیؑ کی گواہی کافی ہے۔ یعنی مولا علیؑ کا قول تمام کائنات پر بھاری ہے۔ اور بد بخت مقصر اسی

مولا علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنے سے انکار کرتا ہے۔ کیونکہ مقصر ملاں خود ولایت کی نشت پر بیٹھنا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کو عالم کہیں حالانکہ عالم صرف معصومینؑ ہیں۔

اور ملاں کو تو پانچ سو سے زیادہ آیات کی سمجھ آتی ہے نہ یاد ہوتی ہیں مگر پھر بھی چاہتا ہے کہ معصومؑ کے تمام القابات اس کیلئے جائز قرار دیئے جائیں۔ قرآن میں تمام خشت و تر یعنی ہر

چیز کا علم ہے مگر وہ معصومینؑ جو معلم قرآن ہیں ان کے بغیر نہیں جانا جاسکتا۔



سورة ابراهيم

مَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ أَعْمَالُهُمْ كَرَمَادٍ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ط لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ط ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ البَعِيدُ ه

جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی طرح ہیں جس پر ایک طوفانی دن میں سخت ہوا چلی ہو۔ جو اعمال انہوں نے کمائے ہیں ان میں سے وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہو سکیں گے یہی دور کی (پر لے درجے کی) گمراہی ہے۔ (ابراہیم-18)

1. اللہ کے قول ”جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا ہے ان کے اعمال کی مثال اس راکھ کی طرح ہے جس کو ایک طوفانی دن کی ہوا اڑانے کا مطلب ہے کہ جو ولایت امیر المؤمنین کا اقرار نہیں کرتا اس کے اعمال باطل ہو جاتے ہیں جس طرح راکھ کہ جس پر ہوا چلے اور اسے اڑا کر لے جائے۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۳۲۲)

2. وہ سب جو اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کی عبادت کرتے ہیں اس میں اپنی جان مارتے ہیں مگر اللہ کی طرف سے ان کا کوئی امام نہیں تو ان کی کوشش مقبول نہیں اور وہ گمراہ تذبذب میں ہیں اور اللہ کی قسم ان کے اعمال بے قدر و قیمت ہیں..... اس امت میں جس کا اللہ عزوجل کی طرف سے ظاہر عادل امام نہیں وہ بھٹکا ہوا گمراہ ہو گیا اور اگر وہ اسی حال پر مر گیا تو کفر و نفاق کی موت مرا۔ اور جان لو کہ آئمہ جو اور ان کے اتباع کرنے والے اللہ کے دین سے خارج ہیں یقیناً وہ گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ پس ان کے اعمال جو وہ کرتے ہیں راکھ ہیں جن کو طوفانی دن کی ہوا اڑا دے۔ جو کچھ انہوں نے کمایا ہے اس میں سے کسی چیز پر اختیار نہیں رکھیں گے یہی انتہا درجے کی گمراہی ہے۔ (اقتباس حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۱۶)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے اسکے نیک اعمال باطل ہیں اور راکھ کی طرح اڑا دیئے جائیں گے۔ اس کے برعکس اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے مقصر ملاں کہتا ہے کہ جو ولایت علیؑ کا اقرار کرے گا اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔

2. حاضر و ناظر عادل امام زمانہ کے موجود ہونے کے باوجود جو مجوسی منکر ولایت امام جو رکی اتباع کرتے ہوئے جان مار کر عبادتیں کرے گا اسکی عبادتیں غیر مقبول بے قدر و قیمت ہیں اور وہ گمراہ اور دین الہی سے خارج ہے۔ اور وہ گمراہی میں دور نکل گیا اور اگر اسی حالت میں مر گیا تو کافر اور منافق کی موت مرا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت اسے ہوگی کہ کاش جب اللہ کے بارے میں کوتاہی نہ کرتا۔

❖.....❖.....❖

۳ الْمُ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ

وَفَرُعُهَا فِي السَّمَاءِ ه تُوْتِيْ اُكْلَهَا كُلَّ حِيْنٍ مَّ بَاذُنِ رَبِّهَا ط وَيَضْرِبُ اللّٰهُ

الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۝ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ

اجْتَسَتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ۝

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی مثال بیان کی ہے کہ وہ شجرہ طیبہ کی طرح ہے جس کی جڑ جمی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دے رہا ہے اور یہ مثالیں اللہ اس لیے بیان کرتا ہے لوگوں کیلئے شاید کہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور کلمہ خبیثہ کی مثال خبیث درخت کی مانند ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جاتا ہے اس کیلئے کوئی استحکام نہیں۔ (ابراہیم۔)

(26-24)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے فرمان ”شجرہ طیبہ کی جڑ مضبوط اور اسکی شاخیں آسمان میں ہیں“ کے متعلق فرمایا: رسول اللہؐ اس کی جڑ ہیں اور امیر المؤمنینؑ اس کا تناہیں اور آئمہؑ جو ان کی ذریت میں سے ہیں اس کی شاخیں ہیں اور آئمہؑ کا علم اس کا پھل ہے اور شیعہ مومنین اس کے پتے ہیں۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم جب کوئی مومن پیدا ہوتا ہے تو اس پر ایک پتہ لگ جاتا ہے اور جب کوئی مومن وفات پاتا ہے تو اس سے پتہ گر جاتا ہے۔

پھر اللہ آل محمدؑ کے دشمنوں کی مثال بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے ”اور کلمہ خبیثہ کی مثال خبیث درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے اس کیلئے کوئی استحکام نہیں“۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۱۸)

فوائد:-

1. احادیث میں شجرہ طیبہ کے ثمر سے مراد آئمہ کے فتوے ہیں جو وہ اپنے شیعوں کو ہر وقت اور ہر موسم میں دیتے ہیں۔ یعنی کوئی وقت کوئی دور کوئی موسم کوئی خطا امام حاضر و ناظر سے خالی نہیں تو پھر ملاں کے فتووں کی کیا ضرورت پڑ گئی ہے اور وہ بھی مقصر منکر ولایت ملاں ہو۔

2. امام کے فرمان کے مطابق خبیث درخت سے مراد کافر و منکر ہیں جن کے اعمال آسمانوں میں بلند نہیں ہوتے اور بنو امیہ جیسے دشمنان آل محمدؑ ہیں جو اپنی مجالس اور مسجدوں میں اللہ کا ذکر نہیں کرتے ان کے اعمال بھی آسمانوں کی طرف بلند نہیں ہوتے۔ اس حقیقت کو سب جانتے ہیں کہ اللہ کا ذکر ذکریٰ علیؑ ہے۔ بنو امیہ کی حرامی اور شرکت شیطان کی اولاد اس دور میں مسجد میں نعرہ حیدری لگانے سے منع کرتی ہے نماز میں ذکر علیؑ سے منع کرتی ہے مجالس میں فضائل علیؑ کے وقت اٹھ کر بھاگ جاتی ہے۔

3. اللہ تعالیٰ نے کلمہ طیبہ کی خوبصورت اور جامع ترین مثال صاحب عقل و بصیرت والوں کیلئے بیان فرمائی ہے تاکہ لوگ ہدایت حاصل کریں کہ کلمہ طیبہ کیا ہے اس کی جڑ زمین تو حید میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے تو زمین لا الہ الا اللہ ہے اور مضبوط جڑ ”محمد رسول اللہ“ ہے اور تنا ”علی ولی اللہ“ اور شاخیں ”واو لادہ المعصومین حجج اللہ“ ہیں۔ اب اگر کسی بصیرت کے اندھے کو قرآن میں کلمہ طیبہ نظر نہ آئے تو اس کا قصور نہیں شیطان کی شرارت ہے۔

اب مقصر ملاں اللہ کے اس شجرہ طیبہ کے تنے کو کاٹ دینا چاہتا ہے اور صرف جڑ کو درخت مانتا ہے۔ ایسا ملاں خود بھی گمراہ ہے اور اپنے اندھے مقلدوں کو بھی گمراہ کرتا ہے۔

❖.....❖.....❖

يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ج

وَيُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ قَفَّ وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ۝

اللہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں قول ثابت کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں قائم (ثابت قدم) رکھتا ہے اور ظالموں کو اللہ بھٹکا دیتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ (ابراہیم-27)

1. ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قول ”جو لوگ ایمان لائے ان کے قول ثابت کی وجہ سے اللہ انکو ثابت قدم رکھتا ہے“ کا مطلب ولایت علیٰ ابن ابی طالب ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۳۲۹)

2. امام جعفر صادقؑ فرماتے ہیں کہ جب مومن کی میت اپنے گھر سے نکلتی ہے تو ملائکہ اس کے ساتھ ساتھ اسکی قبر تک جاتے ہیں اسکے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہوئے حتیٰ کہ وہ اپنی قبر تک پہنچ جاتا ہے اور زمین اس سے کہتی ہے مرحبا خوش آمدید اللہ کی قسم میں چاہتی ہوں کہ تم جیسے مجھ پر چلیں۔ میں ضرور دیکھوں کہ جو معاملہ تم سے ہوگا۔ پھر وہ حد نظر تک اس کیلئے وسیع ہو جاتی ہے اور قبر کے محافظ منکر نکیر اس کے پاس داخل ہوتے ہیں اور اس کے جسم میں روح داخل کرتے ہیں اور اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں۔ دونوں اس سے کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: اللہ۔ پھر دونوں پوچھتے ہیں: اور تیرا دین کونسا ہے؟ تو وہ کہتا ہے: اسلام۔ پھر وہ دونوں پوچھتے ہیں: اور تیرا نبی کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: محمدؐ۔ پھر دونوں پوچھتے ہیں: اور تیرا امام کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: علیؑ۔ تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ اس کیلئے قبر میں جنت سے بستر لگا دو اور اسے جنت کے کپڑے پہنا دو اور اس کیلئے قبر میں جنت کی طرف دروازہ کھول دو حتیٰ کہ ہم لائیں جو کچھ اچھی چیزیں ہمارے پاس اس کے لیے ہیں۔ پھر وہ دونوں اس سے کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جاؤ آرام کی نیند جس میں خواب (پریشان) نہیں۔

اور اگر کافر ہوتا ہے تو ملائکہ اس کی قبر تک اس پر لعنت کرنے کیلئے نکلتے ہیں حتیٰ کہ اسے زمین پر رکھا جاتا ہے تو زمین کہتی ہے: تیرے لیے نہ مرحبانہ خوش آمدید ہے مگر اللہ کی قسم میں پسند نہیں کرتی کہ تجھ جیسے مجھ پر چلیں، ضرور ہم دیکھیں گے کہ تمہارے ساتھ آج کیا ہوتا ہے۔ پس زمین اس پر تنگ ہو جاتی ہے کہ اس کا ایک پہلو دوسرے سے مل جاتا ہے اور قبر کے فرشتے اس کے پاس داخل ہوتے ہیں اور وہ قبر کے نگران منکر و نکیر ہیں۔

ابو بصیر نے پوچھا مولا میں آپ پر قربان، وہ مومن اور کافر کے پاس ایک ہی صورت میں آتے ہیں؟ فرمایا: نہیں۔ پھر وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ تو وہ کہتا ہے: لوگوں کو سنا کہتے ہیں۔ تو وہ دونوں کہیں گے: تم نہیں جانتے۔ پھر تمہارا دین کونسا ہے؟ وہ کہے گا: لوگوں کو سنا ہے کہ کہتے ہیں اور اس کی زبان لڑکھڑ جائے گی تو وہ دونوں کہیں گے: تم نہیں جانتے۔ پھر تمہارا نبی کون ہے؟ تو وہ کہے گا: لوگوں سے سنا ہے کہ کہتے ہیں اور اس کی زبان لڑکھڑ جائے گی تو وہ دونوں کہیں گے: تم نہیں جانتے۔ تو آسمان سے منادی کی ندا آئے گی: میرے بندے نے جھوٹ بولا۔ اس کیلئے قبر میں آگ کا بستر لگا دو اور اسے آگ کے کپڑے پہنا دو اور اس کیلئے دوزخ کی طرف دروازہ کھول دو حتیٰ کہ ہم اس کیلئے لے آئیں جو بری چیزیں ہمارے پاس ہیں۔ پھر وہ آگ کے چابک سے جو ان کے پاس ہوگا تین ضربیں لگائیں گے اور ہر ضرب سے قبر آگ سے بھر جائے گی اور اگر وہ ضرب تہامہ کے پہاڑ پر لگائی جائے تو وہ بوسیدہ ہو جائے اور اس کی قبر میں اللہ ساپوں اور بچھوؤں کو مسلط کر دے گا جو اس کو دانتوں سے کاٹیں گے اور شیاطین اس کو تکالیف و غم دیں گے۔ اس کا عذاب اللہ کی مخلوق سنتی ہے سوائے جنوں اور انسانوں کے اور وہ ان کے چلنے اور ہاتھ جھارنے کی آواز تک سنتا ہے۔ اور یہی اللہ کا قول ہے ”جو لوگ ایمان لاتے ہیں انکے قول ثابت کی وجہ سے اللہ انکو ثابت قدم رکھتا ہے دنیا کی زندگی میں“ یعنی موت کے وقت ”اور آخرت میں“ یعنی اپنی قبر میں۔ ”اور اللہ ظالموں کو بھٹکا دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے“۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۳۲۶)

فوائد:-

1. قول ثابت یعنی جو توحید، رسالت اور ولایت کے اقرار پر ثابت قدم رہتا ہے اور اس قول الہی کو ثابت رکھتا ہے یعنی یہ نہیں کہتا ہے کہ ولایت اس کا جزو نہیں ہے اللہ سے دنیا و آخرت میں ثابت قدم اور کامیاب رکھتا ہے۔

2. اور جو اللہ کے ثابت قول کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے جب اس سے قبر میں پوچھا جائے گا کہ تیرا امام کون ہے وہ شاید کہے گا کہ اقرار ولایت و امامت کسی چیز کا جزو تو نہیں تھا

مگر لوگوں کو کہتے سنا تھا کہ..... اور اس کی زبان لڑکھڑا جائے گی۔ کیونکہ جو اس دنیا میں دل سے ”علیٰ ولی اللہ“ کا اقرار نہیں کرتا آخرت میں زبان ساتھ نہ دے گی۔ اللہ ظالموں کو ایسے ہی بھٹکا تا ہے۔

3. قبر کے محافظ و نگران فرشتے مومن کے پاس مبشر اور بشر بن کر آتے بن کر آتے ہیں اور منکر کے پاس منکر اور نکیر بن کر آتے ہیں۔



لَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَلُوا نِعْمَتَ اللَّهِ كُفْرًا وَ أَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ۗ

جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۖ وَ بئْسَ الْقَرَارُ ۗ

کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری (انکار) سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر میں جھونک دیا یعنی جہنم جس میں وہ جھلسے جائیں گے اور بہت بری رہنے کی جگہ ہے۔ (ابراہیمؑ۔ 28-29)

1. امیر المؤمنین فرماتے ہیں: قوموں کو کیا ہو گیا ہے کہ سنت رسول اللہ کو بدل رہی ہیں اور ان کے وصیٰ سے منہ موڑ رہی ہیں اور خوف نہیں کرتیں کہ ان پر عذاب نازل ہو جائے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی ”کیا تم نے نہیں دیکھا جن لوگوں نے اللہ کی نعمت کو انکار سے بدل دیا ہے اور اپنی قوم کو دار البوار میں جھونک دیا ہے جہنم میں“ پھر فرمایا: ہم ہی وہ نعمت ہیں جس سے اللہ نے اپنے بندوں کو نوازا ہے اور ہماری وجہ سے ہی کامیاب ہوگا جو قیامت کے دن کامیاب ہوگا۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۳۰)

فوائد:-

1. جو قوم مولا علیؑ کی ولایت و امامت کی نعمت کا انکار کر دے، اور اسکو کلے اذان نماز اور اپنے دل و دماغ سے نکال دے، اس کا اقرار نہ کرے، اور اس کے بدلے اپنے ملاؤں کو اپنا ولی اور امام بنا لے انہی کی ہر جائز ناجائز بات بغیر کسی دلیل و حجت کے ماننی چلی جائے۔ ایسی قوم اپنے رہبر اور انما سمیت دار البوار جائے گی۔

رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بُوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۖ رَبَّنَا

لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنْ

الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ ۗ

اے ہمارے رب یقیناً میں نے اپنی اولاد میں سے بعض کو غیر زرعی وادی میں تیرے محترم گھر کے پاس آباد کر دیا ہے اے ہمارے رب کا تاکہ وہ نماز قائم کریں پس تو لوگوں میں سے بعض کے دل ان کی طرف مائل کر دے اور ان کو پھلوں کا رزق دے شاید کہ وہ تیرا شکر ادا کریں۔ (ابراہیمؑ۔ 37)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”پس تو لوگوں میں سے بعض کے دلوں کو ان کا مشتاق بنا دے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد تمام انسان نہیں ہیں بلکہ تم (شیعہ) ہو اور جو تم جیسے ہوں۔ بیشک تمہاری مثال لوگوں میں ایسی ہے جیسے کالے بیل پر کچھ سفید بال ہوں یا سفید بیل پر کچھ کالے بال ہوں۔

لوگوں پر لازم ہے کہ اس گھر کا حج کریں اور اللہ کی عظمت کی خاطر اس کی تعظیم کریں اور پھر جہاں بھی ہم ہوں ہم سے ملاقات کریں کیونکہ ہم اللہ کی دلیل ہیں۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۳۳۹)

2. امام محمد باقرؑ نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے ہوئے دیکھا اور فرمایا اس طرح تو یہ زمانہ جاہلیت کی طرح طواف کر رہے ہیں کیونکہ ان کو تو یہ حکم دیا گیا ہے کہ طواف کریں اور پھر ہماری طرف آئیں تاکہ ہم انہیں ولایت تعلیم کریں اور وہ ہمارے لیے اپنی نصرت پیش کریں۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”پس تو لوگوں میں سے بعض کے دلوں کو ان کا گرویدہ بنا دے“ یعنی آل محمدؑ کا آل محمدؑ گا۔ پھر فرمایا ہمارا ہمارا۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۳۴۰)

فوائد:-

1. حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور معصومین کے فرامین ثبوت ہیں کہ اولاد اسماعیل میں سے کوئی بھی بت پرست نہ تھا اور معصومین کے ابا و اجداد موحد عبادت گزار اور حجت الہی تھے۔
2. مومنین جن کے دل مودت آل محمدؑ میں دھڑکتے ہیں یعنی ظہور صاحب العصر عجل اللہ کے انتظار میں ایک ایک لمحہ ان کے دل گن رہے ہیں ایسے مومنین آٹے میں نمک کے برابر ہیں مگر اللہ الصمد کو اتنے ہی کافی ہیں۔ اور حکم معصوم کے مطابق مومنین حج کے بعد زیارات آئمہ و معصومین کی طرف نکل پڑتے ہیں۔
3. اگر حج میں معرفت ولایت حاصل کرنا اور امام کی نصرت میں لبیک کہنا شامل نہ ہو تو وہ جاہلیت کا طواف اور قسمت کے چکر بن کر رہ جاتا ہے۔ یعنی تمام عبادت کی روح ولایت علیؑ ہے۔ اسی لیے بڑے بڑے مقصر ملاں حج میں کم ہی نظر آتے ہیں۔



سورة الحجر

الرَّافِ تِلْكَ آيَاتِ الْكِتَابِ وَقُرْآنٍ مُّبِينٍ ۝

رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ۝ ذَرُّهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا

وَيُلْهِمُهُمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝

الر۔ یہ آیات ہیں کتاب الہی اور قرآن میں کی۔ قریب ہے وہ وقت کہ جن لوگوں نے انکار کیا ہے شدید آرزو کریں گے کہ کاش وہ مطیع (تسلیم کرنے والے) ہوتے۔ چھوڑ دینا نہیں کھائیں اور مزے کریں اور جھوٹی امید انہیں غافل کئے رکھے کیونکہ عنقریب وہ جان لیں گے۔ (الحجر - 1-3)

1. امیر المؤمنین نے اللہ عزوجل کے قول ”بعید نہیں وہ وقت کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے سخت تمنا کریں گے کہ کاش وہ تسلیم کرنے والے ہوتے“ کے

بارے میں فرمایا کہ جب میں اور میرے شیعہ ظہور کریں گے اور میرا مخالف اور اسکے شیعہ خروج کریں گے اور ہم بنی امیہ کو قتل کریں گے پس اس وقت وہ لوگ جنہوں نے کفر و انکار کیا تھا شدید خواہش کریں گے کہ کاش وہ ماننے والے ہوتے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۳۵۰)

فوائد:-

1. احادیث کے مطابق قیامت کے دن بھی جب مومنین کو جنت میں جانے کا حکم ہوگا تو منکرین ولایت اس وقت بھی یہی خواہش کریں گے کہ کاش ہم بھی ولایت علیؑ کو دل سے ماننے والے ہوتے۔
2. مقصر منکر ولایت ملاں ابھی تو کھاپی رہا ہے اور اپنی ولایت کے سبز باغ دکھا کر لوگوں کو بھی جھوٹی امید نجات میں گراہ کر رہا ہے۔ لیکن وہ وقت قریب آچکا ہے کہ منکرین ولایت علیؑ پر حقیقت کھل جائے گی جب امام زمانہ عجل اللہ ذوالفقار کے ساتھ ظہور فرمائیں گے اور مولیٰ مدد کیلئے نجف اشرف سے اٹھیں گے اور منکرین ولایت کو تہ تیغ کریں گے۔



قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۖ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۖ إِلَى يَوْمِ

الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۖ

اس نے کہا میرے رب پھر مجھے اس دن تک کیلئے مہلت دے دے جب سب انسان دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اللہ نے کہا پس تجھے مہلت ہے ایک مقررہ وقت کے دن تک کیلئے۔ (الحجر - 36-38)

1. ابلیس نے کہا کہ مجھے دوبارہ اٹھائے جانے والے دن تک مہلت دے۔ تو اللہ نے اس کا انکار کیا اور فرمایا: تو مہلت پانے والوں میں سے ہے وقت معلوم کے دن تک۔ جب وقت معلوم کا دن ہوگا تو ابلیس لعنت اللہ اپنے تمام پیروکاروں جو آدمؑ کے خلق ہونے سے وقت معلوم تک ہیں کے ساتھ ظاہر ہوگا اور آخری بار امیر المؤمنینؑ بھی ظہور فرمائیں گے۔

عبدالکریم نے پوچھا کیا آپ کیلئے بار بار آنا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں ان کیلئے بار بار آنا ہے۔ کوئی امام نہیں کہ ان کے زمانے میں وہ نہ آئیں اور اس زمانے کے نیک اور بد لوگ ان کے ساتھ آئیں گے تاکہ اللہ عزوجل مومنوں کیلئے کافروں پر دلیل قائم کر دے۔ جب وقت معلوم کا دن ہوگا امیر المؤمنینؑ اپنے صحابہ کے ساتھ آئیں گے اور ابلیس اپنے صحابہ کے ساتھ آئے گا اور ان کے ملنے کی جگہ فرات کے علاقے میں ایک جگہ ہے جس کو روحا کہتے ہیں جو تمہارے کوفہ سے نزدیک ہے۔ پس پھر وہ قتال کریں گے کہ ایسا قتال اللہ عزوجل کے عالمین خلق کرنے کے وقت سے ابھی تک نہیں ہوا ہوگا پس ایسا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ امیر المؤمنینؑ کے اصحاب پیچھے کی طرف الٹے پاؤں سو قدم ہٹیں گے اور ایسا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں اور یقیناً ان میں سے بعض کے پاؤں فرات میں داخل ہوں گے۔ اس وقت اللہ جبار عزوجل کا امر نازل ہوگا ”بادل کے سائے میں اور ملائکہ اور امر کا فیصلہ کر دیا جائے گا“ اور رسول اللہ ان کے آگے ہوں گے اور ان کے ہاتھ میں نور کا نیزہ ہوگا۔ جب ابلیس آپؑ کی طرف دیکھے گا تو الٹے پاؤں اپنی پشت کی طرف شکست خوردہ بھاگے گا۔ تو اس کے اصحاب اس سے کہیں گے: تم کہاں جا رہے ہو جب ہم فتح پا رہے ہیں؟ تو وہ کہے گا: جو میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے۔ میں رب العالمین سے خوف کھا رہا ہوں۔ پس نبی اکرمؐ اسے پکڑ لیں گے اور نیزہ اس کے شانوں کے درمیان ماریں گے اور وہ مر جائے گا اور اس کے تمام پیروکار ہلاک ہوں گے۔ پس اس وقت صرف اللہ عزوجل کی عبادت ہوگی اور اس کے ساتھ کوئی شرک نہیں کیا جائے گا اور امیر المؤمنینؑ چوالیس ہزار سال حکومت کریں گے حتیٰ کہ مولیٰ علیؑ کے

ہر شیعہ مرد کے گھر ایک ہزار بیٹے پیدا ہوں گے ہر سال ایک بیٹا اور اس وقت جنتان المدہامتان ظاہر ہوں گی مسجد کوفہ اور اس کے ارد گرد کے قریب جیسے اللہ چاہے گا۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)
(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۹۰)

2. جس نے اپنے مالک کے احکام کو مان لیا اس کے حکم سے تکبر و انکار نہ کیا جیسا کہ ابلیس نے آدمؑ کے سجدے سے تکبر و انکار کیا اور اکثر امتوں نے اپنے انبیاء کی اطاعت سے انکار کیا تو پھر توحید (کے اقرار) نے ان کو فائدہ نہ دیا جس طرح ابلیس کو اس طویل سجدے نے فائدہ نہ دیا جو اس نے ایک سجدہ چار ہزار سال کا کیا جو دنیا کی دولت و حکومت کے لالچ میں نہیں تھا۔ اسی طرح تمہیں نماز اور روزے فائدہ نہیں دیں گے مگر سبیل نجات اور طریق حق کی طرف ہدایت کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً بندوں کا عذر ختم کر دیا اپنی آیات بیان کر کے اور اپنے رسول بھیج کر تاکہ لوگوں کا اللہ پر رسولوں کے بعد کوئی اعتراض نہ رہے اور اپنی زمین کو عالم سے خالی نہیں رہنے دیتا جس کی مخلوق کو ضرورت ہوتی ہے اور وہ سبیل نجات کی تعلیم دیتا ہے اور ان کی تعداد کم ہے۔ (اقتباس حدیث۔ امیر المؤمنینؑ)

(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۹۲)

فوائد:-

1. ظہور امام قائم کے بعد شیطان اپنے خالصی پیروکاروں سمیت معصومین کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ ایسا خالص توحید پرست کہ ایک سجدہ چار ہزار سال کا صرف خالص اللہ کے لیے۔ مگر ولایت معصومین کے سامنے اس نے سر تسلیم خم نہ کیا خود ولی و خلیفہ بننے کی خواہش رکھتا ہے۔ اسی طرح سب خالصی ابلیسی ذہن رکھنے والے جو ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتے مگر خود اپنی ولایت کا ڈھول پیٹتے ہیں وہ بھی ذوالفقار سے نہیں بچ سکیں گے۔
2. سبیل نجات اور طریق حق ولایت مولا علیؑ ہے جس کے بغیر نماز اور روزے کوئی فائدہ نہیں دے سکتے۔ اور عالم صرف معصومین ہیں جو تمام مخلوقات کے معلم ہیں۔



قَالَ هَذَا صِرَاطٌ عَلَىٰ مُسْتَقِيمٍ ۝ إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَنٌ إِلَّا

مَنْ اتَّبَعَكَ مِنَ الْغَوِيں ۝ وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۝

اللہ نے فرمایا یہ راستہ مجھ تک سیدھا ہے بیشک میرے بندوں پر تجھے کوئی اختیار نہیں ہے سوائے ان گمراہوں کے جو تیری پیروی کریں گے۔ اور یقیناً ان سب کیلئے جہنم کا وعدہ ہے۔ (الحجر - 41-43)

1. رسول اللہ سے ایک شخص کہنے لگا: آپ ہمیشہ علیؑ ابن ابی طالب کی شان میں بولتے رہتے ہیں، تم مجھ سے وہی منزلت رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰ سے تھی اور اللہ نے ہارونؑ کا ذکر تو قرآن میں کیا ہے اور اس نے علیؑ کا ذکر نہیں کیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے غلیظ بدتہذیب کیا تم نے نہیں سنا اللہ فرماتا ہے ”

هَذَا صِرَاطٌ عَلَىٰ مُسْتَقِيمٍ“

(البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۹۳)

2. امام جعفر صادقؑ سے اللہ عزوجل کے قول ”هَذَا صِرَاطٌ عَلَىٰ مُسْتَقِيمٍ“ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اللہ کی قسم وہ علیؑ ہے اللہ کی قسم وہی میزان اور صراط مستقیم ہے۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۳۹۳)

فوائد:-

1. جو ولایت مولا علیؑ پر قائم ہیں جن کا کلمہ طیب اور ثابت ہے جن کا تشہد وہی ہے جو تمام انبیاء کا ہے ان پر شیطان قابو نہیں پاسکتا۔
2. جن کا کلمہ آدھا جزوی سفلی ہے اور جو ابلیس کی طرح خالص توحید پر قائم ہیں اور رسول اللہؐ کی اطاعت نہیں کرتے ان کو رسول اللہؐ کے دور سے لے کر آج تک ولایت علیؑ کا حسد ہے۔ ان کو اور کوئی اعتراض نہیں ملتا تو کہتے ہیں کہ مولا علیؑ کا نام قرآن میں دکھاؤ حالانکہ وہ جانتے ہیں کہ قرآن میں ہزاروں آیات میں مولا علیؑ کا ذکر ہے اور مولا علیؑ قرآن ناطق ہیں قرآن صامت سے افضل ہیں۔ اور قرآن میں ہر چیز کا ذکر ہے حتیٰ کہ خود ولایت علیؑ پر اعتراض کرنے والوں کا ذکر سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 64 میں موجود ہے۔



ط إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ ۝ وَإِنهَا لَبَسِيلٌ مُّكِيمٌ ۝

پیشک اس میں صاحب فراست لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں اور وہ قائم (موجود) راستے پر ہیں۔ (الحجر-75-76)

1. کوئی مخلوق ایسی نہیں کہ اس کی آنکھوں کے درمیان نہ لکھا ہو: مومن یا کافر اور وہ ان سے چھپا ہوتا ہے۔ مگر وہ آئمہ آل محمدؐ سے نہیں چھپا ہوتا۔ کوئی شخص بھی ان کے پاس جاتا ہے تو پہچان لیتے ہیں کہ مومن ہے یا کافر۔ پھر امام باقرؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”پیشک اس میں متوسمین کیلئے نشانیاں ہیں“ پس وہی متوسمون ہیں۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۴۰۶)

2. امام جعفر صادقؑ حج کیلئے تشریف لے جا رہے تھے کہ رستے میں ایک پہاڑ پر سے لوگوں کو دیکھ کر فرمایا: شوہر مچانے والے (جانور) کتنے زیادہ ہیں اور حج کرنے والے کتنے کم ہیں۔ داؤد رقی نے عرض کی: یا بن رسول اللہؐ، اللہ آپؐ دعا سنتا ہے ہمیں بھی دکھا دیں جو یہاں جمع ہیں۔ فرمایا پیشک اللہ معاف نہیں کرے گا جو اس کے ساتھ شرک کرے گا پیشک ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والا بت پوجنے والے کی طرح ہے۔ اس نے عرض کی: میں آپؐ پر قربان آپؐ پہچان لیتے ہیں کون آپؐ سے محبت کرنے والا ہے اور کون آپؐ سے بغض رکھنے والا ہے۔ فرمایا: کوئی بھی شخص پیدا ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے مومن یا کافر۔ اور اگر کوئی شخص ہمارے پاس آتا ہے ہماری ولایت کے ساتھ اور ہمارے دشمنوں سے برأت کے ساتھ تو ہم اس کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھ لیتے ہیں: مومن۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”پیشک اس میں متوسمین کیلئے نشانیاں ہیں“ ہم اپنے موالیوں سے دشمنوں کو پہچانتے ہیں۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۴۱۰)

فوائد:

1. متوسمین تمام معصومین ہیں اور سبیل قائم امام زمانہ عجل اللہ ہیں۔ معصومین اپنے شیعوں میں چھپے ہوئے دشمنوں کو انکے چہرے کی نشانیوں سے جانتے ہیں۔ ولایت علیؑ کے اقرار سے انکار کرنے والا چاہے حج کرے نمازیں پڑھے یا روزے رکھے وہ مشرک اور بتوں کا پجاری ہے۔ کیونکہ وہ ولایت معصومین میں مجوسستان کے بنے ہوئے انسانی بتوں کو شامل کرتے ہیں۔
 2. ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والی ایک عورت اپنے شوہر کی شکایت لے کر آئی تو مولا علیؑ نے عدل کے مطابق اسکے شوہر کے حق میں فیصلہ کیا تو وہ سخت الفاظ میں مولا کی شکایت کرنے لگی۔ مولا علیؑ نے بھری ہوئی نظروں سے دیکھا اور فرمایا جھوٹ بولتی ہے اے اجرت لینے والی بدکردار بازاری سلفلقیہ۔ تو وہ گھر جاتی ہوئی مزید شکایت کرنے لگی کہ مولا علیؑ نے تو میرا خفیہ پول بھی کھول دیا۔ ایک شخص نے سنا اور آکر مولا علیؑ سے پوچھا کہ آپؑ کو یہ سب کیسے پتہ چل جاتا ہے۔ تو مولا علیؑ نے فرمایا کہ ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوتا ہے مومن یا کافر اور پھر مولا علیؑ نے مندرجہ بالا آیت پڑھ کر اس کی تشریح بھی فرمادی۔
- جس آدمی کو سلفلقیہ کے مطلب کا نہ پتہ ہو وہ اصولی حضرات سے پوچھ لے کیونکہ وہ اپنی عورتوں کیلئے عملی طور پر سلفلقیہ ہونا جائز قرار دیتے ہیں۔ اور جو عورت ولایت علیؑ کی مخالفت کرے وہ سلفلقیہ ہوتی ہے اور ولایت علیؑ کا مخالف مرد شقی القلب دیوث ہوتا ہے۔



وَلَقَدْ آتَيْنَكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ ۝

اور یقیناً ہم نے تم کو سات دہرائی جانے والی آیات دیں ہیں اور قرآن عظیم۔ (الحجر-87)

1. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم سورۃ فاتحہ کی آیت ہے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم ملا کر سات آیات پوری ہوتی ہیں۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمدؐ یقیناً ہم نے آپ کو سات دہرائی جانے والی آیات اور قرآن عظیم عطا فرمایا۔ پس سورۃ فاتحہ سے مجھ پر خاص احسان کیا اور اسے قرآن کا ہم پلہ قرار دیا۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۱۳)
 2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ہم وہ مثنائی (دوہرائی جانے والی آیات) ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کو عطا کیا اور ہم وجہ اللہ ہیں جو تمہارے سامنے زمین پر چلتے پھرتے ہیں جو ہماری معرفت رکھتا ہے اس کا راہنما یقین ہے اور جو ہمیں نہیں جانتا (انکار کرتا ہے) اس کے آگے آگ ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۱۴)
 3. امام موسیٰ کاظمؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ محمد مصطفیٰ کے علاوہ انبیاء میں سے کسی کو عطا نہیں کیا اور وہ سات آئمہ جن کے گرد آسمان گھومتا ہے اور قرآن عظیم محمد مصطفیٰؐ ہیں۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۱۵)
- فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ کی سات آیات جن کا ذکر سورۃ فاتحہ اور قرآن عظیم میں ہے جن کا ذکر اللہ کا ذکر ہے اور جن کے اسمائے گرامی اللہ کے اسمائے حسنی ہیں وہ یہ ہیں: محمدؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، جعفرؑ، موسیٰؑ۔ پھر ان اسمائے مبارکہ میں سے محمدؐ کو تین دفعہ علیؑ کو تین دفعہ اور حسنؑ کو ایک دفعہ ہرایا گیا۔ اور سات کو دہرایا جائے یعنی دو گنا کیا جائے تو چودہ معصومین کا عدد بنتا ہے۔
2. جو معرفت ولایت معصومین رکھتا ہے اس کا دین یقین والا ہوتا ہے اسکو یقین ہوتا ہے کہ اللہ حق ہے دین حق ہے دین کے معلم حق ہیں قرآن کی تمام آیات حق ہیں۔ وہ شک و شبہات والی کتب (بربنائے احتیاط - احوط ہے - وغیرہ) سے دور رہتا ہے کیونکہ دین میں شک رجس و نجاست اور ناروہلاکت نہیں ہے۔



الزَّيْبُ ۙ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ ۙ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ ۙ إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ ۙ

يُن ۙ

پس جس چیز کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کھلم کھلا کہہ دو اور مشرکین سے اعراض کرو۔ بیشک ہم تمہاری طرف سے مذاق اڑانے والوں کے لیے کافی ہیں۔ (الحجر-94-95)

1. امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ اللہ کے فرمان ”اور نہ اپنی نماز کو اونچی آواز سے پڑھو اور نہ پست آواز سے“ کو ”پس جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اسے کھلم کھلا کہہ دو“ نے منسوخ کر دیا۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۱۹)
- فوائد:-

1. رسول اللہؐ نماز میں ولایت علیؑ کی شہادت اتنی آواز سے دیتے تھے کہ پیچھے صرف مولا علیؑ سن سکتے تھے۔ پھر اس آیت کے بعد ولایت مولا علیؑ کا کھلم کھلا اعلان ہو گیا اور رسول اللہؐ نماز کے آخری حصہ میں اونچی آواز میں یہ بھی فرماتے تھے کہ اے اللہ مؤمنین کے سینوں میں علیؑ کی مودت عطا فرما اور منافقین کے سینوں میں اس کا عیب۔

2. اللہ عزوجل نے رسول اللہ کا مذاق اڑانے والے پانچ آدمیوں کو ایک ہی دن میں مختلف موت سے مار دیا اور ہر ایک مرتے ہوئے یہی کہہ رہا تھا مجھے محمد کے رب نے قتل کیا ہے۔ ولید بن مغیرہ کا چلتے ہوئے پاؤں تیر پر آگیا اور ورید کٹی اور خون بہہ گیا اور وہ مر گیا۔ عاص بن وائل کام سے نکلا ایک چٹان لڑھکی اس کے نیچے آکر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اسود بن عبد یغوث بیٹے کے استقبال کیلئے نکلا درخت کے نیچے کھڑا ہوا تو حضرت جبرائیل نے اس کا سر درخت سے پٹخ پٹخ کر مار دیا (یا اسود بن عبد یغوث کی آنکھوں میں جبرائیل نے سبز پتہ پھیر دیا اور وہ اندھا ہو گیا اور مر گیا)۔ حارث بن طلاطلہ باہر نکلا تو گرم ہوانے اے حبشی بنا دیا۔ واپس گھر آیا اور کہا کہ وہ حارث ہے مگر انہوں نے اسے غصے میں ہلاک کر دیا۔ اور اسود بن مطلب نے نمکین پانی والی مچھلی کھالی اور پیاس کا غلبہ ہوا اور پانی پی پی کر اس کا پیٹ پھٹ گیا اور مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو ساعت واحد میں فی النار کیا کیونکہ انہوں نے کہا تھا: اے محمد ہم تمہیں ظہر کے وقت تک مہلت دیتے ہیں اپنے دعوے سے باز آ جاؤ ورنہ ہم تمہیں قتل کر دیں گے۔
- مولانا محمد مصطفیٰ کی ولایت کا منہ پھٹ منکر ہو یا مولانا علی مرتضیٰ کی ولایت کا منہ پھٹ منکر ہو اللہ اسے فوراً اسی طرح عذاب دیتا ہے۔ اسی طرح مولانا صاحب العصر کی ولایت کے منہ پھٹ منکر اپنی عادت سے مجبور ان کی ولایت کے خلاف بھی فتویٰ دیں گے تو ذوالفقار ان پر عذاب الہی بن کر ٹوٹ پڑے گی۔
3. ولایت مولانا علی کو کھلم کھلا علی الاعلان بیان کرنے کا حکم ہے اور ولایت علی کے مشرکین سے منہ موڑ لینے کا حکم ہے۔



سورة النحل

الْهُكْمُ إِلَهُ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ قُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ۚ لَا جَرَمَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۗ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْتَكْبِرِينَ ۚ وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ مَاذَا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ قَالُوا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ۚ لِيَحْمِلُوا أَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۙ وَمِنْ أَوْزَارِ الَّذِينَ يُضِلُّونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ أَلَا سَاءَ مَا يَزُرُونَ ۚ

تمہارا معبود بس واحد معبود ہے مگر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل ہی منکر ہیں اور وہ تکبر کرتے ہیں حقیقت ہے کہ یقیناً اللہ سب جانتا ہے جو یہ چھپاتے ہیں اور جو یہ ظاہر کرتے ہیں۔ بیشک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ

تمہارے رب نے کیا چیز نازل کی ہے تو کہتے ہیں اگلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں تاکہ وہ قیامت کے دن اپنے بوجھ بھی پورے کے پورے اٹھائیں اور ان لوگوں کے کچھ بوجھ بھی جن کو یہ علم کے بغیر گمراہ کرتے ہیں۔ خبردار یہ بہت بڑا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ (النحل-22-25)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ”مگر جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے کہ وہ حق ہے ”ان کے دل منکر ہیں“ یعنی کافر ہیں ”اور وہ تکبر کرتے ہیں“ یعنی ولایت علیؑ سے تکبر کرتے ہیں ”حقیقت یہ ہے کہ یقیناً اللہ سب کچھ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں بیشک اللہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا“ جو ولایت علیؑ سے تکبر کرتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے علیؑ کے بارے میں کیا نازل کیا ہے؟ تو کہتے ہیں پہلے لوگوں کی کہانیاں۔ (البرہان- ج ۴- ص ۴۳۵)

فوائد:-

1. جو لوگ معصومینؑ کے علاوہ غیر معصوم لوگوں کو ولی بنا لیتے ہیں پھر ان کی لاشعوری طور پر عبادت کرتے ہیں کہ انکی ہر بات حکم خدا سمجھ کر مانتے ہیں ایسے لوگ دراصل چلتے پھرتے مردہ ہیں اور حقیقت میں وہ رجعت اور قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور اللہ ولایت علیؑ سے تکبر کرنے والے کافروں کو پسند نہیں کرتا۔ ایسے لوگ اپنے اصلی عقیدے کو بہت چھپاتے ہیں مگر اللہ جانتا ہے کہ وہ پورے قرآن کو پسند نہیں کرتے صرف مرضی کی چند سو آیات نکال لیتے ہیں اور ولایت علیؑ کو قصہ کہانی سمجھتے ہیں۔ ولایت علیؑ کے مخالفین قیامت کے دن اپنا بوجھ بھی اٹھائیں گے اور اپنے مقلدوں کی گمراہی کا بھی بوجھ اٹھائیں گے۔ خبردار ولایت علیؑ کی مخالفت کا بوجھ بہت بھاری بوجھ ہے جو دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں جا کر ٹھہرائے گا۔



وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ ۚ

فَمِنْهُمْ مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُمْ مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ ۖ فَسِيرُوا فِي

الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكذِّبِينَ ۝

اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت سے بچو پھر ان میں سے کچھ لوگ وہ تھے جن کو اللہ نے ہدایت دے دی اور کچھ وہ تھے جن پر گمراہی مسلط ہو گئی پس زمین میں چلو پھر اور دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا۔ (النحل-36)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قیامت قائم سے پہلے جتنے بھی جھنڈے بلند ہوں گے اور اس کا مالک طاغوت ہوگا اللہ عزوجل کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے والا۔ (البرہان- ج ۴- ص ۴۳۵)

فوائد:-

1. ظہور امام زمانہؑ سے پہلے جتنے بھی انقلاب آچکے ہیں یا آئیں گے وہ طاغوتی ہیں یعنی وہ حق کے مخالف ہیں، اور حق مولا علیؑ ہیں۔ جو بھی ولایت مولا علیؑ اور عزاداری امام حسینؑ کی مخالفت کرے وہ طاغوت ہے۔ کسی انقلاب کی ظاہری شکل و صورت اور جھنڈے سے ہرگز متاثر نہیں ہونا چاہیے۔ پس زمین میں چلو پھر ودھیان رکھو اور دیکھو ولایت علیؑ کو جھٹلانے والوں کا انجام ذوالفقار سے کیا ہوتا ہے۔ طاغوت اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کرتا ہے یعنی ولایت علیؑ میں شرک کرتا ہے یعنی خود لوگوں کا ولی بن جاتا ہے اور اپنے ماننے والوں کو ولایت علیؑ کے اقرار سے منع کرتا ہے۔



وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللَّهُ مِنْ يَمُوتُ ط بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ لِيَبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْتَلَفُونَ فِيهِ
وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّهُمْ كَانُوا كَذِبِينَ ۝

اور یہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے دوبارہ نہیں اٹھائے گا کیوں نہیں یہ وعدہ تو اس نے پورا کرنا اپنے اور لازم کر لیا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ تاکہ ان کیلئے وہ حقیقت واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ جن لوگوں نے کفر کیا تھا وہ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے۔

(النحل-38-39)

1. امام جعفر صادقؑ سے ابو بصیر نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو آپؑ نے پوچھا کہ ابو بصیر لوگ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ اس نے عرض کی کہ مشرکین گمان کرتے ہیں اور رسول اللہؐ کو قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے دوبارہ نہیں اٹھائے گا۔ آپؑ نے فرمایا وہ ہلاک ہوا جس نے یہ کہا۔ کیا مشرکین اللہ کی قسم کھاتے ہیں یا لات وعزى کی؟ اس نے عرض کی میں آپؑ پر قربان آپؑ میرے لیئے واضح کر دیں۔ امامؑ نے فرمایا: اے ابو بصیر جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کرے گا وہ اپنی تلواریں اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے۔ یہ خبر ہمارے ان شیعوں کو پہنچے گی جو اس وقت زندہ ہوں گے اور وہ کہیں گے: فلاں شخص فلاں شخص اپنی قبروں سے دوبارہ زندہ ہو گئے ہیں اور وہ امام قائمؑ کے ساتھ ہیں۔ جب یہ بات ہمارے دشمنوں کا گروہ سنے گا تو کہے گا: اے شیعو! کیوں تم جھوٹ بولتے ہو۔ یہ تو اب تمہاری حکومت ہے اور اس میں بھی تم جھوٹ بولتے ہو اللہ کی قسم وہ لوگ تو زندہ نہیں ہوئے اور نہ قیامت کے دن تک زندہ ہوں گے۔ پس اللہ ان لوگوں کا قول بیان فرماتا ہے ”اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جائے اللہ اسے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا“

(البرہان- ج ۴- ص ۴۴۶)

2. امام جعفر صادقؑ نے پوچھا کہ لوگ اس (آیت) کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ عرض کی گئی کہ وہ کہتے ہیں کہ یہ کفار کے بارے میں نازل ہوئی۔ امامؑ نے فرمایا: یقیناً کفار اللہ کی قسم نہیں کھاتے اور یہ تو صرف امت محمد مصطفیٰ کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے جن سے کہا گیا کہ تمہیں موت کے بعد اور قیامت سے پہلے رجعت ہوگی تو انہوں نے قسم کھا کر کہا کہ انہیں رجعت نہیں ہوگی تو اللہ نے ان کی بات کو رد کیا ہے ”تاکہ ان کے لیئے وہ حقیقت واضح کر دے جس میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ جن لوگوں نے کفر کیا تھا وہ جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے“ یعنی رجعت کے بارے میں، ان کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا اور اس سے مومنین کے دلوں کو سکون ملے گا۔

(البرہان- ج ۴- ص ۴۴۶)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کے مخالفین اور ذوالفقار امام زمانہؑ سے ڈرنے والوں کا شروع سے ہی یہی رویہ رہا ہے کہ قرآن کی آیات کو کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی طرف موڑ دوتا کہ عوام احکام الہی نہ سمجھ سکیں حالانکہ قرآن سب کیلئے ہدایت ہے۔ ولایت علیؑ کا انکار کرنے والا کافر ہے، خود ولایت کا دعویٰ کرنے والا مشرک ہے، ولایت علیؑ کے خلاف فتوے

دینے والا یہودی ہے اور ولایت علیؑ سے لوگوں کو گمراہ کرنے والا نصرانی ہے۔ ایسے لوگ رجعت کے بارے میں بھی مکمل ایمان نہیں رکھتے اور اختلافی محبتیں کرتے ہیں کہ صرف امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے یا تمام معصومین۔

2. امام زمانہؑ عجل اللہ تعالیٰ قیام کے بعد ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے اور اس کی مخالفت کرنے والوں کو قتل کریں گے۔



وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رَجَالًا نُوحِيَ إِلَيْهِمْ فَسَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ۚ

تم سے پہلے ہم نے جتنے بھی رسول بھیجے وہ مرد تھے جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے۔
(النحل-43)

1. امام جعفر صادقؑ سے عبدالرحمن نے ”پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم لوگ خود نہیں جانتے“ کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا: ذکر محمد مصطفیٰؐ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں جن سے پوچھا جاتا ہے۔ پھر اس نے ”اور بیشک ذکر تمہارے لیے اور تمہاری قوم کیلئے ہے اور عنقریب تم لوگوں سے پوچھا جائے گا“ کے بارے میں پوچھا تو امامؑ نے فرمایا: اس سے بھی ہم ہی مراد ہیں اور ہم اہل ذکر ہیں اور ہم سے پوچھا جائے گا۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۳۹)

2. امام علی رضاً سے وشاء نے اس آیت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی مسؤل ہیں۔ اس نے عرض کی: آپ سے پوچھا جاتا ہے اور ہم سوال کرنے والے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: ہم پر فرض ہے کہ آپ سے سوال کریں؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے عرض کی: کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمیں جواب دیں؟ امامؑ نے فرمایا: نہیں۔ وہ ہم پر منحصر ہے اگر ہم چاہیں تو جواب دیں اور اگر ہم چاہیں تو نہ جواب دیں۔ کیا تم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول نہیں سنا ”یہ ہماری عطا ہے پس احسان کرو یا روک لو کوئی حساب نہیں“ (ص 39)۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۴۳۹)

3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”پس اے صاحبان عقل اللہ سے ڈرو جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسولؐ کو نازل کیا ہے“ (الطلاق-10-11) کے بارے میں فرمایا کہ ذکر محمد مصطفیٰؐ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اور ہم اہل ذکر ہیں پس جو چاہو پوچھو۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۵۲)

4. مامون کے دربار میں عراقی اور خراسانی علماء جمع تھے۔ امام علی رضاً نے اپنے بیان میں فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں جبکہ بارے میں اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے ”پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے“ پس ہم اہل ذکر ہیں تو ہم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے۔ تو علماء کہنے لگے: اس سے تو صرف اللہ کا مطلب یہودی اور نصاریٰ ہیں۔ امامؑ فرمانے لگے: سبحان اللہ، اور تم نے اسے کیسے ممکن قرار دیا ہے؟ کہ وہ ہمیں اپنے دین کی طرف دعوت دیں اور جبکہ وہ کہتے بھی ہیں کہ ان کا دین اسلام سے افضل ہے۔ مامون کہنے لگا: جو علماء کہتے ہیں اس کے خلاف آپ کے پاس کیا وضاحت ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہاں ذکر رسول اللہؐ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں واضح بیان ہے جہاں سورۃ طلاق میں وہ فرماتا ہے ”پس اللہ سے ڈرو اور اللہ سے ڈرو اور جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسولؐ نازل کیا ہے جو تمہیں واضح طور پر بیان کرنے والی آیات پڑھ کر سناتا ہے“ پس ذکر رسول اللہؐ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۵۲)

5. پس تحقیق اللہ نے تم پر فرض کیا ہے کہ سوال کرو اور ہماری طرف رجوع کرو اور ہم پر فرض نہیں کیا کہ جواب دیں۔ کیا تمہیں بہت زیادہ سوال کرنے سے

منع نہیں کیا گیا اور تم انکار کرتے ہو کہ منع نہیں ہوگے؟ تم اور وہ (پہلے والے) بھی۔ یقیناً تم سے پہلے والے لوگ صرف اور صرف اپنے انبیاء سے بہت زیادہ سوال کرنے کی وجہ سے ہلاک ہو گئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں نہ پوچھو کہ ظاہر کر دیں جائیں تو تمہیں برا لگے۔“

(اقتباس حدیث۔ امام علی رضاً) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۵۵)

فوائد:-

1. جو توحید اور ولایت معصومین کا پیغام لے کر آتے ہیں وہ مرد (رجل) ہوتے ہیں اور جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں وہ نامرد ہوتے ہیں ان میں تمیز پن ہوتا ہے۔
2. ولایت علیؑ کے مخالفین کی شروع سے ہی عادت رہی ہے کہ آیات کا مطلب مروڑ توڑ کر پیش کیا جائے تاکہ عوام اہلیت کے در سے ہٹ جائے۔ جیسے امام کی موجودگی میں عراقی اور خراسانی ملاؤں نے کہا کہ اہل ذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں۔ اسی طرح اس دور کے خراسانی مقصر ملاں کہتے ہیں کہ اہل ذکر سے مراد مقصر ملاں خود ہے۔ تاکہ لوگ احادیث معصومین سے منہ موڑ کر ملاں کے ظنی فتاویٰ پر عمل کرنے لگیں۔
3. بغیر کسی مقصد کے، فالٹو، بے ہودہ، خالی بحث کی خاطر، سوالات جن کا حقیقی زندگی سے تعلق نہ ہو کثرت سے پوچھنے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اللہ نے دین کو آسان بنایا ہے ملاں اس کو پیچیدہ بناتا ہے تاکہ اس کی دال روٹی چلتی رہے۔

انسان کو اس لیے بنایا گیا ہے کہ جو اللہ اور اسکی جٹ ہیں بلاچوں و چراں ان کی اطاعت کی جائے۔ بے موقع خواہ مخواہ سوالات کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تو اللہ کا سب سے بڑا فضل ہے کہ اس نے چہار دوہ معصومین کو ہماری ہدایت کیلئے بھیج دیا ہے نازل کیا ہے (پیدا نہیں کیا) ان پر لازم نہیں کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں کیونکہ ہمیں معلوم نہیں ہمارا فائدہ کس بات میں ہے اور کس بات میں نہیں ہے۔

یہ تو ولایت علیؑ کے مخالف ملاں کی سازش ہے کہ جو سوال پوچھو وہ جواب کیلئے تیار ہے۔ کئی سوال ایسے ہوتے ہیں کہ جن کا جواب انسان کے فائدے میں نہیں مثلاً قیامت کب آئے گی؟ ظہور کب ہوگا؟ معصومین نے جاننے ہوئے بھی اس کا جواب نہیں دیا کیونکہ معصومین منشاء الہی ہیں جانتے ہیں کہ انسان کو کس چیز کی ضرورت ہے اور کونسی چیز اس کے لیے ضروری نہیں۔ قیامت تک جس جس چیز کی انسان کو ضرورت ہو سکتی ہے وہ قرآن اور سنت میں مکمل بیان کر دی گئی ہے۔ لہذا کسی ملاں کے اضافی فتوؤں کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔



۳ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي اخْتَلَفُوا فِيهِ لَوْ هَدَىٰ

وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ۝

ہم نے تم پر کتاب نازل نہیں کی مگر اس لیے کہ تم ان لوگوں کے لیے اس چیز کی وضاحت کر دو جس میں انہوں نے اختلاف کیا ہے اور یہ ہدایت و رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے ہیں۔ (النحل-64)

1. رسول اللہ نے ایک دن انس سے فرمایا: اے انس جو سب سے پہلے ابھی ہمارے پاس آئے گا وہ امیر المؤمنین اور سید المسلمین اور قائد الغر المحجلین ہے۔ انس نے دل ہی دل میں کہا یا اللہ میرے خاندان کا کوئی بندہ آجائے۔ اتنی دیر میں دروازے پر دستک ہوا اور اس نے آکر کھولا تو علیؑ ابن ابی طالب تھے۔ وہ داخل ہوئے تو رسول اللہ دیکھ کر خوشی سے اپنے قدموں پر کھڑے ہو گئے اور کھڑے رہے جب تک علیؑ گھر کے اندر آکر رسول اللہ سے بغل گیر ہو گئے۔ انس نے دیکھا کہ رسول اللہ اپنے دست مبارک سے اپنا چہرہ مس کرتے ہیں پھر اس سے علیؑ کا چہرہ مس کرتے ہیں اور پھر اپنے دست مبارک سے علیؑ کا چہرہ مس کرتے ہیں اور پھر اس سے اپنا چہرہ مس کرتے ہیں۔ مولیٰ علیؑ کہنے لگے یا رسول اللہ آج جو آپ گر رہے ہیں پہلے تو کبھی مجھ سے نہیں کیا۔ رسول اللہ نے فرمایا: مجھے کون منع کر سکتا ہے کیونکہ تم میرے وصی ہو اور میرے خلیفہ ہو اور تم وہ ہو جو لوگوں کو اس چیز کی وضاحت کرے گا جس میں وہ میرے بعد اختلاف کریں گے

اور تم میرے حقوق ادا کرو گے اور تم لوگوں کو میری نبوت کا پیغام پہنچاؤ گے۔ (البرہان۔ ج ۳۔ ص ۴۶۰)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ کا حبیبؐ وجہ اللہ کا اٹھ کر استقبال کرتا ہے اور وجہ اللہ گوس کر کے اپنے چہرہ مبارک پر دست مبارک پھیرتے ہیں۔ مقصر ملاں اسی وجہ اللہ کے ذکر سے جنگلی گدھے کی طرح بھاگتا ہے کیونکہ ولایت علیؑ اختلافات کو ختم کرتی ہے یہ جبل اللہ تفرقہ کو ختم کرتی ہے اور اس کے برعکس مقصر ملاں کی دال روٹی اختلافات پیدا کرنے سے چلتی ہے ملاں اختلاف کو رحمت سمجھتا ہے حالانکہ ہدایت و رحمت وہ قرآن ہے جس میں ہرگز اختلاف نہیں ہے اور وہ ولایت معصومینؑ کا قصیدہ ہے۔



يَعْرِفُونَ نِعْمَتَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا وَأَكْثَرُهُمُ الْكَافِرُونَ ۝۸۲

یہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے کافر ہیں۔ (النحل-83)

اس آیت کی تفسیر سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 55 کے تحت گزر چکی ہے کہ ولایت علیؑ کی نعمت کو جانتے ہوئے بھی مقصرین و منکرین ملاں کی ولایت کا ڈنڈھورا پیٹتے ہیں۔ حقیقی مومنین اقلیت میں ہیں اور ولایت علیؑ کے کافر اکثریت میں ہیں۔



وَيَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ ظَلَمُوا الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَلَا هُمْ

يُنظَرُونَ ۝ وَإِذَا رَأَى الَّذِينَ أَشْرَكُوا شُرَكَاءَهُمْ قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلَاءِ شُرَكَائُنَا

الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُوا مِنْ دُونِكَ ۚ فَالْقَوْلُ إِلَيْهِمُ الْقَوْلَ إِنَّكُمْ لَكَاذِبُونَ ۝ وَالْقَوَا

إِلَى اللَّهِ يَوْمَئِذٍ السَّلَامَ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝ الَّذِينَ كَفَرُوا

وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ زِدْ لَهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝

وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ أَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ

هَؤُلَاءِ ۞ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً

وَبُشْرَىٰ لِّلْمُسْلِمِينَ ۝

اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ کھڑا کریں گے پھر جن لوگوں نے کفر کیا تھا ان کو (عذر کی) اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان کو توبہ کیلئے کہا جائے گا۔ اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے جب وہ عذاب دیکھیں گے تو پھر ان کے (عذاب) میں کوئی تخفیف نہیں کی جائے گی اور نہ ان کو مہلت ہی دی جائے گی۔ اور جب وہ لوگ جنہوں نے شرک کیا تھا اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہی ہیں ہمارے وہ شریک کیا تھا اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے ہمارے رب یہی ہیں ہمارے وہ شریک جنہیں ہم تیرے علاوہ پکارتے تھے تو وہ ان کو جواب دیں گے یقیناً تم بڑے جھوٹے ہو اور اس دن اللہ کے حضور سرنگوں ہو جائیں گے اور جو جھوٹ وہ گھڑا کرتے تھے وہ ان سے گم ہو جائیں گے۔ جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکتے رہے ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے اس لیے کہ وہ فساد پر باکیا کرتے تھے۔ اور جس دن ہم ہر امت پر انہی میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے اور ان پر ہم تمہیں گواہ لائیں گے۔ اور ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے اطاعت گزاروں کیلئے۔ (النحل-84-89)

1. اللہ تعالیٰ کے قول ”اور جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ کھڑا کریں گے“ کے بارے میں فرمایا کہ ہر زمانے اور ہر امت کیلئے ایک امام ہوتا ہے اور ہر امت کو اس کے امام کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ اور اللہ کے قول ”جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکتے رہے ہم ان کے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے“ کا مطلب ہے کہ نبی اکرمؐ کے بعد انہوں نے کفر کیا اور امیر المؤمنینؑ سے لوگوں کو روکتے رہے ”ہم ان کے لیے عذاب پر عذاب کا اضافہ کریں گے کیونکہ وہ فساد بر با کرتے تھے“۔ پھر فرمایا ”اور جس دن ہم ہر امت پر انہی میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے“ یعنی آئمہؑ میں سے اور پھر نبی اکرمؐ سے فرمایا ”اور تمہیں لائیں گے“ اے محمدؐ ان پر گواہ، یعنی آئمہؑ پر، پس رسول اللہ آئمہؑ پر گواہ ہیں اور آئمہؑ تمام لوگوں پر۔ (تفسیر قمی۔ ص ۳۶۳)
2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک میں رسول اللہؐ کا بیٹا ہوں اور میں اللہ کی کتاب کو سب سے زیادہ جانتا ہوں اور اس میں خلقت کی ابتداء ہے اور جو کچھ قیامت کے دن تک ہونے والا ہے اور اس میں آسمان کی خبر ہے اور زمین کی خبر ہے اور جنت کی خبر ہے اور دوزخ کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا اس کی خبر ہے اور جو ابھی ہونے والا ہے اس کی خبر ہے میں اس کو ایسے ہی جانتا ہوں جیسے اپنی ہتھیلی کو دیکھتا ہوں بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے“ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۷۱)
3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک میں سب جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں سب جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور میں سب جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور میں سب جانتا ہوں جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے۔ جب امامؑ نے توقف فرمایا تو دیکھا کہ یہ بات کچھ سننے والوں پر گراں ہے تو فرمایا: یہ سب میں اللہ عزوجل کی کتاب سے جانتا ہوں کہ وہ فرماتا ہے، ”اس میں ہر چیز کا بیان واضح موجود ہے“۔ (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۷۱)

فوائد:-

1. اللہ کے احکام صرف قرآن و سنت میں موجود ہیں لہذا ولایت علیؑ کے منکروں کا کوئی عذر و بہانہ قبول نہ ہوگا کہ فلاں مولوی صاحب یہ کہتے تھے وہ کہتے تھے یعنی ان لوگوں کی کوئی

دلیل قبول نہیں ہوگی جو دنیا میں بغیر دلیل مانگے خود ساختہ ولی کی ہر بات ایسے مانتے تھے جیسے اللہ کا حکم ہو اور نہ ان لوگوں کی توبہ قبول ہوگی جو آل محمد کے حق پر ظلم کرتے تھے اور نہ ہی ان کا عذاب کم کیا جائے گا۔ جب وہ ان ملاؤں کو دیکھیں گے جن کو ولایت علیؑ میں شریک کرتے تھے تو چیخ کر اللہ تعالیٰ کو بتائیں گے کہ ہم ان کی پیروی کرتے تھے ان کے فتوے مانتے تھے تو وہ جواب دیں گے تم جھوٹے ہو یعنی پیر (خود ساختہ مرجع) اور مرید (مقلد) ایک دوسرے پر لعنت کریں گے مگر اس وقت تو ہر ایک کا اللہ کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم ہوگا اور وہ من گھڑت باتیں سب بھول جائیں گی مثلاً مقصر ملاں کی اطاعت مثل امام واجب ہے، مقصر ملاں کا حکم اللہ کا حکم ہے، مقصر ملاں کی ولایت کو ٹھکرانا شرک ہے، مقصر ملاں اپنے مقلدوں کے اعمال کا ذمہ دار ہے وغیرہ وغیرہ۔ جن لوگوں نے ولایت علیؑ کا انکار کیا اور دوسروں کو بھی سبیل ولایت سے روکتے رہے انکے عذاب میں کئی گنا اضافہ ہوگا کیونکہ ولایت علیؑ سے روکنا فساد ہے۔ تمام مخلوقات کے اعمال کی گواہی آئمہ طاہرینؑ دیں گے اور آئمہ طاہرینؑ پر رسول اللہ گواہ ہوں گے۔ معصومینؑ حاضر و ناظر ہیں ہر ایک کے عمل کو دیکھ رہے ہیں کہ مقصر ملاں کمزور ایمان والے شیعوں کو کیسے گمراہ کر رہا ہے۔

2. عقل و بصیرت کے اندھے اس وقت بھی موجود تھے کہ جب آئمہؑ فرماتے تھے کہ ہم سب جانتے ہیں عالم الغیب ہیں تو یہ بات ان پر گراں گذرتی تھی تو امامؑ نے آسان فرما دیا کہ اللہ کی کتاب میں ہر چیز کا واضح بیان موجود ہے تو ان کی تسلی ہوگئی۔ مگر اس دور کا مقصر ملاں اپنے اجداد سے دو ہاتھ آگے ہے وہ نہ معصومینؑ کو عالم الغیب مانتا ہے اور نہ قرآن میں ہر چیز کے بیان کو مانتا ہے یعنی وہ قرآن و سنت کو نامکمل، مبہم اور ناکافی سمجھتا ہے اور خود مخلوق پر حجت اور ولی بن بیٹھا ہے۔

❖.....❖.....❖

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ
وَالْمُنْكَرِ وَالْبُغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝

بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور فحاشی اور برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ شاید تم سبق لو۔ (النحل-90)

1. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ بیشک اللہ عدل کا حکم دیتا ہے اور وہ محمد مصطفیٰؐ ہیں اور احسان علی مرتضیٰؑ ہیں اور قربت داروں کا حق ہمارے قربت داروں کا ہے اور اللہ بندوں کو ہماری مودت اور ہمارا حق ادا کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کو منع کرتا ہے فحاشی اور برائی سے اور اہل بیت پر ظلم سے اور ہمارے علاوہ کسی اور کو پکارنے سے۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۴۷۷)

2. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ عدل اخلاص کی شہادت ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور احسان ولایت امیر المؤمنینؑ کی اور حق ادا کرنا ان دونوں کی اطاعت ہے اور قربت داروں کا حق حسن اور حسین اور ان کی ذریت کے آئمہؑ کا ہے اور وہ فحاشی اور برائی اور ظلم سے منع کرتا ہے، کا مطلب ان پر ظلم کرنا ہے اور ان کو قتل کرنا ہے اور ان کے حقوق کو نہ ادا کرنا ہے اور ان کے دشمنوں سے محبت کرنا ہے اور وہ بڑی بد صورت برائی ہے اور بڑا خوفناک کام ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۴۷۸)

فوائد:-

1. عدل الہی کا مطلب ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ ہے کہ اللہ تعالیٰ خالق و مالک و معبود عادل ہے کہ مخلوق کی ہدایت و راہنمائی کیلئے اپنا حبیب بھیج دیا اور اللہ کا احسان ”علیؑ ولی اللہ“ ہے اور قربت داروں کا حق ”اولادہ المعصومین حجج اللہ“ ہے۔ اور اللہ منع فرما رہا ہے کہ معصومینؑ کی جگہ خود ولی بن کر ظلم نہ کرو اور معصومینؑ کو ہاتھ یا زبان سے قتل نہ کرو اور معصومینؑ کی اطاعت کرو اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرو۔ اللہ کا احسان (ولایت) نجات کا ضامن ہے۔

مگر مقصر ملاں بڑی قبیح برائی اور ہلاکت والا کام کر رہا ہے کہ عدل الہی کے سامنے تو اس کی پیش نہیں گئی مگر وہ اللہ کا احسان ہرگز نہیں لینا چاہتا اور نہ قربی کا حق ادا کرنا چاہتا ہے۔ بخش، برے اور ظالم لوگ اللہ کا احسان لینے بغیر زبردستی جنت میں جانے کے دعویدار ہیں۔



وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللَّهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ
 جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ط إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ
 نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ مَّ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَاثًا ط تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا م بَيْنَكُمْ أَنْ
 تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبَىٰ مِنْ أُمَّةٍ ط إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللَّهُ بِهِ ط وَلِيَبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلَكِنْ
 يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ط وَلِتَسْأَلَنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ وَلَا
 تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوَاءَ
 بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ج وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللَّهِ
 ثَمَنًا قَلِيلًا ط إِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ مَا عِنْدَكُمْ
 يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ ط وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا
 يَعْمَلُونَ ۝

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم عہد کر چکے اور اپنی قسمیں پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو جب کہ تم نے اللہ کو اپنے اوپر گواہ بنا لیا ہے بیشک اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔ اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی۔ تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکر و فریب کا ذریعہ بناتے ہوتا کہ ایک قوم دوسری سے زیادہ فائدہ حاصل کرے۔ اللہ اس سے محض تمہیں آزما تا ہے اور قیامت کے دن وہ ضرور ان چیزوں کو تمہارے لیے واضح بیان کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا اور وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت عطا فرماتا ہے اور تم سے ان اعمال کے

متعلق ضرور پوچھا جائے گا جو تم کرتے رہے تھے۔ اور اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکرو فریب کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدمِ جنم کے بعد پھسل جائے اور تم برائی چکھو اس لیے کہ تم نے لوگوں کو اللہ کی سبیل سے روکا اور تمہارے لیے بڑا عذاب ہے۔ اور اللہ کے عہد کو تھوڑی قیمت پر مت بیچو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہونے والا ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور ہم ان لوگوں کو جنہوں نے صبر کیا ان کا اجر ان اعمال سے زیادہ بہتر دیں گے جو وہ کیا کرتے تھے۔

(النحل-91-96)

1. جب ولایت علیٰ ابن ابی طالب نازل ہوئی تو رسول اللہ نے حکم دیا کہ علیؑ کو امیر المؤمنین مقرر کر دو اور اس دن مخالفین ولایت کو اللہ نے زیادہ زور دیا تو رسول اللہ نے ان کو حکم دیا اٹھو اور ان کو امیر المؤمنین مقرر کر دو اور انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے؟ تو ان سے رسول اللہ نے کہا: اللہ کی طرف سے اور اس کے رسولؐ کی طرف سے بھی۔ پس اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ”اور اپنی قسموں کو پکا کرنے کے بعد نہ توڑو جبکہ تم نے اپنے اوپر اللہ کو گواہ بنا لیا بیشک اللہ سب جانتا ہے جو تم کرتے ہو“ یعنی جو رسول اللہ نے ان کو حکم دیا اور جو انہوں نے جواب دیا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے ”اور اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جو اپنے کاتے ہوئے سوت کو مضبوط ہو جانے کے بعد توڑ دیا کرتی تھی۔ تم اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکرو فریب کا ذریعہ بناتے ہو“ تاکہ ان اماموں کو تمہارے اماموں سے زیادہ پاک قرار دیں۔“ اس سے صرف اللہ تمہیں آزماتا ہے، یعنی علیؑ کے ذریعے اور قیامت کے دن وہ ضرور ان چیزوں کو تمہارے لیے واضح بیان کرے گا جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔ اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک امت بنا دیتا اور وہ جسے چاہتا ہے گمراہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور تمہیں ضرور پوچھا جائے گا ”قیامت کے دن“ جو کچھ تم کرتے رہے۔ اور اپنی قسموں کو اپنے درمیان مکرو فریب کا ذریعہ نہ بناؤ کہ قدم پھسل جائیں جنم کے بعد“ یعنی رسول اللہ کے خطبے کے بعد جو علیؑ کے حق میں تھا ”اور پھر تم برائی چکھو اس لئے کہ تم نے اللہ کی سبیل سے روکا“ یعنی علیؑ سے روکا ”اور تمہارے لیے عظیم عذاب ہے“۔

(خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۴۷۹)

فوائد:-

1. بڑی واضح آیات اور احادیث ہیں کہ بنی تیم کی پاگل عورت ریطہ کی طرح نہ ہو جاؤ اور ولایت علیؑ کے عہد و میثاق جس کا اللہ خود گواہ ہے کو نہ توڑو اور اس پر ثابت قدم رہو اور اللہ کے حضور میں اس کا اقرار کرو۔ ولایت علیؑ تمہاری آزمائش ہے کہ تھوڑے سے مال دنیا کی خاطر تم ملاں کو ولی بنا لو پھر اسے معصوم انبیاء سے زیادہ پاک ثابت کرو اور دوسرے لوگوں کو بھی ولایت علیؑ کے اقرار سے روکنا شروع کر دو۔ ولایت علیؑ پر قائم رہنے کا اجر عظیم نہ ختم ہونے والا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔ مقصر ملاں کی دولت اور حکومت چند دن بعد ختم ہو جائے گی پھر تم آل محمدؑ کے حق پر ظلم کرنے کی وجہ سے عذاب کا برا مزہ چکھو گے۔



سورة الاسراء

سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
الْأَقْصَى الَّذِي بَرَكْنَا حَوْلَهُ لِنُرِيَهُ مِنَ الْإِنشَاءِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ آیات دکھائیں۔ بیشک وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ (الاسراء-1)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ ایک سو بیس مرتبہ معراج پر گئے اور کوئی بار ایسی نہ تھی کہ اللہ نے نبی اکرمؐ کو علیؑ اور ان کے بعد آئمہؑ کی ولایت کے بارے میں فرائض کی وصیت سے زیادہ وصیت نہ کی ہو۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۵۰۶)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ معراج کی رات جبرائیلؑ آئے اور جب میں واپس آیا تو پوچھا: اے جبرائیلؑ تیری کوئی حاجت ہے؟ اس نے عرض کی کہ میری حاجت یہ ہے کہ سیدہ خدیجہؑ کو اللہ کا اور میرا سلام پہنچا دیں۔ نبی اکرمؐ سیدہ سے ملے اور جو جبرائیلؑ نے کہا تھا بتایا تو انہوں نے جواب دیا کہ بیشک اللہ ہی سلام ہے اور اسی کی طرف سے سلام ہے اور اسی کی طرف سلام ہے اور جبرائیلؑ پر بھی سلام ہو۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۵۲۱)

3. امام جعفر صادقؑ سے کسی نے پوچھا کہ فضیلت والی مساجد کونسی ہیں؟ فرمایا: مسجد الحرام اور مسجد الرسولؐ۔ اس نے عرض کی میں آپؐ پر قربان اور مسجد اقصیٰ؟ فرمایا کہ وہ تو آسمان میں ہے جس کی طرف رسول اللہؐ معراج کی رات گئے۔ اس نے عرض کی کہ لوگ تو کہتے ہیں وہ بیت المقدس ہے؟ فرمایا: مسجد کوفہ اس سے افضل ہے۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۵۲۲)

4. معراج کی رات جبرائیلؑ نے ملائکہ کی محفل میں بیٹھے ہوئے عرض کی: یا محمدؐ اگر آپؐ کی امت علیؑ کی محبت پر جمع ہو جاتی تو اللہ عزوجل جہنم پیدا ہی نہ کرتا۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۵۲۶)

5. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب اللہ مجھے آسمان کی طرف معراج پر لے گیا اور میں اپنے رب عزوجل کے قریب ہوا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں یا اس سے کم کا فاصلہ رہ گیا تو اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ خلق میں سے کس سے محبت کرتے ہو؟ میں نے جواب دیا: یا رب علیؑ سے۔ اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ ادھر دیکھو۔ پس میں نے اپنے بائیں جانب دیکھا تو علیؑ ابن ابی طالبؑ موجود تھے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۵۲۸)

6. بیشک معراج کی رات نبی اکرمؐ نے آسمان پر علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو دیکھا اور ان کو سلام بھی کیا اور حالانکہ ان کو زمین پر بھی چھوڑ کر آئے تھے۔ (ذہن نشین رہے کہ معراج صرف ایک دفعہ نہیں ہوئی)

(راوی حدیث - ابن عباس) (البرہان - ج ۴ - ص ۵۲۸)

7. عبد اللہ بن مسعود سیدہ فاطمہ زہراؑ کے در پر آئے اور پوچھا آپؐ کے سر تاج کہاں ہیں؟ سیدہ نے فرمایا کہ جبرائیلؑ کے ساتھ آسمان پر گئے ہیں۔ اس

نے عرض کی: کس لیے؟ فرمایا کہ ملائکہ کے کچھ گروہوں میں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے تو انہوں نے منصف کا مطالبہ کیا تو اللہ نے انکو وحی کی کہ خود چن لو تو انہوں نے علیؑ ابن ابی طالبؑ کو اختیار کر لیا ہے۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۵۲۸)

فوائد:-

1. معراج کے راز سمندر کی طرح ہیں جس میں سے ایک قطرہ بتایا گیا ہے زندگیاں ختم ہو سکتی ہیں مگر وہ قطرہ مکمل طور پر بیان نہیں ہو سکتا۔ سیدہ فاطمہ زہراؑ کا نور انبیاءؑ اور اللہ کی معصوم جنتوں کے ذریعے آدہم سے خاتم تک منتقل نہیں ہوا بلکہ رسول اللہؐ کو معراج پر بلا کر اللہ تعالیٰ نے براہ راست عطا فرمایا جب سیدہ فاطمہؑ کے زمین پر نازل ہونے کا وقت آیا۔ اور اللہ عزوجل نے سیدہ خدیجہ الکبریٰؑ کو سلام بھی بھیجا۔ رسول اللہؐ جس آسمان پر بھی جاتے تو فرشتے کہتے کہ یہ تو ہمارے رب کے نور کی طرح ہے اور فوراً سجدے میں گر جاتے تو جبرائیلؑ کے بتانے پر ان کو پتہ چلتا کہ رسول اللہؐ ہیں۔ یعنی معصومین کی حقیقت معصوم ملائکہ بھی نہیں جان سکتے۔ فرشتے جب پیدا کیئے گئے تھے اس وقت بھی انہوں نے معصومین کو رب ہی سمجھا تو معصومین نے ان کو عبادت سکھائی۔ اور فرشتے اسی لیے سجدے میں گر جاتے تھے کیونکہ انہیں یاد تھا کہ اسی نور کو آدہم کی پیشانی میں رکھ کر اللہ نے سجدہ کروایا تھا۔ معراج پر رسول اللہؐ نے آسمان پر، سدرۃ المنتہیٰ پر، عرش پر، ہر جگہ ایک ہی کلمہ لکھا ہوا پایا جس میں توحید الہی، رسول اللہؐ کی رسالت اور مولا علیؑ کی ولایت اور مددگار ہونے کا ذکر ہے۔ مؤمنین کا کلمہ طیبہ، قول ثابت، لازم کلمہ تقویٰ، کلمہ شہادت اور کلمہ علیا بھی یہی ہے۔

پھر معراج پر اللہ کا کلام بھی یہی تھا (جس کے چند الفاظ یہ ہیں) اے محمدؐ تو میرا عبد ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ میں راضی ہوں کہ تو میرا عبد، حبیب، رسول اور نبی ہے اور میں راضی ہوں کہ تیرا بھائی علیؑ میرا خلیفہ، دروازہ، میرے بندوں پر حجت اور میری مخلوقات کا امام ہے اور اسی کے ذریعے میرے دوستوں اور دشمنوں کی پہچان ہوتی ہے اور اسی کے ذریعے میرے گروہ کی شیطان کے گروہ سے تمیز ہوتی ہے اور اسی کے ذریعے میرا دین قائم ہوگا اور میری حدود کا تحفظ ہوگا اور میرے احکام نافذ ہوں گے اور میں تیری اور اسکی ذریت سے آئمہؑ کی وجہ سے اپنے بندوں اور کینروں پر رحم کرتا ہوں اور تمہارے قائم کی ذریعے میری زمین پر میری تسبیح، تہلیل، تقدیس، تکبیر اور تہجد ہوگی اور اسی کے ذریعے زمین میرے دشمنوں سے پاک ہوگی اور اولیاء کو وراثت میں ملے گی اور اسی کے ذریعے منکرین کا کلمہ سفلی اور میرا کلمہ علیا ہوگا اور اسی کے ذریعے میں اپنے بندوں کو زندہ کروں گا اور اپنے شہروں کو اپنے علم سے اسی کے ذریعے۔ اور اپنی مشیت سے اس کے لیے خزانے اور ذخائر ظاہر کر دوں گا اور اپنے ارادے سے اسی کے ذریعے اسرار اور چھپی ہوئی باتیں ظاہر کر دوں گا اور اپنے فرشتوں سے مدد کروں گا تاکہ میرے امر کے نفاذ میں اس کی مدد کریں اور میرے دین کی سر بلندی کیلئے اور وہ میرا حق ولی ہے اور میرا سچا عبد مہدیؑ ہے۔

پھر رسول اللہؐ نے تمام انبیاءؑ کو نماز پڑھائی اور فوراً تشہد و سلام کے بعد پوچھا: تم کیا شہادت دیتے ہو تو سب نے توحید الہی، رسالت محمدؐ اور ولایت علیؑ کی گواہی دی۔ تشہد و سلام کے فوراً بعد اسی لیے پوچھا تاکہ مؤمنین کو ولی اطمینان ہو اور خوش ہوں کہ آسمانوں میں کیا تشہد پڑھا جاتا ہے۔

اور پھر مشہور حدیث ہے کہ ”نماز مومن کی معراج ہے“۔ معراج میں رسول اللہؐ نے ہر جگہ کلمے میں علیؑ کی ولایت و نصرت کو لکھا ہوا پایا، قاب تو سین پر مولا علیؑ کی تصویر اللہ نے سجائی ہوئی ہے اور قاب تو سین پر مولا علیؑ کو بنفس نفیس موجود بھی پایا، اللہ عزوجل نے کلام بھی کیا تو مولا علیؑ کے لہجے میں۔ اسی لئے مومن کی نماز معراج ہو جاتی ہے جب وہ ولایت علیؑ اور تمام معصومین کی ولایت کی گواہی دیتا ہے۔

2. ملائکہ کے درمیان کسی مسئلے پر بحث یا اختلاف ہو جائے تو وہ فیصلہ کیلئے اللہ کے حکم سے مولا علیؑ کو منتخب کرتے ہیں۔ وہ انسان بد بخت ہیں جو قرآن اور احادیث معصومین چھوڑ

کر منکر ولایت مقصر ملائکہ سے فتوے مانگتے ہیں۔ ❖.....❖.....❖

إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ قَفْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا ط فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ

لَيْسُوا أَوْ جُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَلِيُتَبَرُوا مَا

عَلَوْا تَبِيرًا ۚ عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُرْحَمَكُم ۖ وَإِنْ عُدتُمُّ عُدنَا ۚ وَجَعَلْنَا

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ۚ

اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے لیے بھلائی کرو گے اور اگر تم نے برائی کی تو وہ بھی اپنے لئے۔ پھر جب دوسرے وعدے کا موقع آئے گا تا کہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور مسجد میں اسی طرح داخل ہو جائیں جس طرح وہ پہلی بار داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر بھی ان کا غلبہ ہو اسے بری طرح تباہ کر دیں امید ہے کہ تمہارا رب تم پر رحم کرے۔ اور اگر تم نے دوبارہ وہی کیا تو ہم بھی دوبارہ وہی سلوک کریں گے اور ہم نے کافروں کیلئے جہنم کو قید خانہ بنایا ہے۔ (الاسراء-7-8)

1. امام علی رضاً نے فرمایا کہ جس نے ہمارے مصائب کا ذکر کیا اور رویا لایا اس کی آنکھیں اس دن نہیں روئیں گی جب دوسری آنکھیں رو رہی ہوں گی اور جس نے مجلس برپا کی اور اس میں ہمارے امر کو زندہ کیا اس کا دل نہیں مرے گا جس دن دوسرے دل مرجائیں گے۔ اور فرمایا اللہ کا قول ہے ”اگر تم نے بھلائی کی تو اپنے لیے بھلائی کی اور اگر تم نے برائی کی تو بھی اپنے لیے“۔ (اقتباس حدیث۔ امام علی رضاً) (البرہان۔ ج ۴۔ ص ۵۳۸)

2. اللہ کے قول کے بارے میں فرمایا ”پس جب دوسرے وعدے کا موقع آئے گا“، یعنی امام قائم اور ان کے صحابی ”تا کہ وہ تمہارے چہرے بگاڑ دیں“ یعنی تمہارے چہرے سیاہ کر دیں، اور مسجد میں داخل ہوں جس طرح وہ پہلی مرتبہ داخل ہوئے تھے، یعنی رسول اللہ امیر المؤمنین اور ان کے صحابہ ”اور جس پر ان کا غلبہ ہو اسے تباہ کر دیں جیسے تباہ کرتے ہیں“، یعنی تم پر غلبہ پائیں اور وہ تم کو قتل کر دیں۔ پھر آل محمد پر اللہ کی مہربانی ہے اور فرماتا ہے ”امید ہے تمہارا رب تم پر رحم کرے“، یعنی دشمنوں کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے۔ پھر اللہ بنی امیہ کو مخاطب کرتا ہے ”اور اگر تم نے دوبارہ وہی کیا تو ہم بھی وہی کریں گے“، یعنی تم سفینی کے ساتھ آؤ گے ہم آل محمد کے قائم کے ساتھ آئیں گے ”اور ہم نے منکروں کیلئے جہنم کو قید خانہ بنایا ہے“، یعنی تمہیں قید خانہ میں محبوس کریں گے۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۳۷۶)

فوائد:-

1. آل محمد کے مصائب کو بیان کرنے والے، رونے والے رلانے والے قیامت کے دن کامیاب ہوں گے، اور عزا داری امام حسینؑ کے خلاف فتوے دینے والے اور ان کے حامی اس دن عذاب کو دیکھ کر رو رہے ہوں گے۔

2. امام نے مجالس میں معصومین کے امر (احکام، احادیث، فتاویٰ) کو زندہ کرنے کا حکم دیا ہے اور جو منکرین ولایت کے فتووں کو فروغ دے گا اس کیلئے ہلاکت ہے۔ مولانا حکم مان لو تو اپنی بھلائی ہے اور اگر ملاں کا حکم مانو تو بھی اپنا ہی خسارہ کرو گے۔

3. جب امام زمانہؑ کا ظہور ہوگا تو ولایت علیؑ کے بڑے بڑے مخالفین کو صلیب پر چڑھایا جائے گا۔ اور امام حسینؑ اپنے صحابیوں کے ساتھ آئیں گے اور یزید کو اسکے صحابیوں کے ساتھ اٹھا کر بدلہ لیں گے۔ اور امام علیؑ بھی امام حسینؑ کی نصرت کیلئے آئیں گے اور مولانا علیؑ تو بار بار آئیں گے آخری بار رسول اللہ کے ساتھ آئیں گے پھر آپؐ خلیفۃ الارض ہونگے اور تمام آئمہ طاہرین ان کے گورنر ہوں گے اور معصومین کی حکومت ایسی ہوگی کہ ازل سے ابد تک کہیں ایسی حکومت کی مثال نہیں ملے گی اور اللہ اپنے دین کو تمام ادیان پر غلبہ عطا فرمائے گا چاہے مشرکین (منکرین و مخالفین ولایت علیؑ) اس سے کراہت ہی کریں۔

❖.....❖.....❖

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ وَيُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ

الصَّلِحَاتِ أَنْ لَهُمْ أَجْرًا كَبِيرًا ۝

پیشک یہ قرآن اس (سبیل) کی طرف ہدایت کرتا ہے جو سیدھی ہے اور یہ بشارت دیتا ہے مومنین کو جو نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کیلئے بڑا اجر ہے۔ (الاسراء-9)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ کے قول ”پیشک یہ قرآن اس کی طرف ہدایت کرتا ہے جو بالکل سیدھی ہے“ کا مطلب ہے کہ امام کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ (البرہان- ج ۴- ص ۵۳۹)

2. امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ ہمارا امام معصوم ہوتا ہے اور اسکی عصمت ظہور کے دن سے ظاہر ہوتی ہے جس سے وہ پہچانا جاتا ہے اسی لیے وہ منصوص من اللہ ہوتا ہے اور معصوم کے معنی ہیں کہ اس نے جبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑا ہوتا ہے اور جبل اللہ قرآن ہے اور یہ دونوں قیامت تک جدا نہیں ہوں گے۔ پس امام قرآن کی طرف ہدایت کرتا ہے اور قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”پیشک یہ قرآن اس کی طرف ہدایت کرتا ہے جو سیدھی ہے“ (البرہان- ج ۴- ص ۵۳۹)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ”پیشک یہ قرآن اس کی طرف ہدایت کرتا ہے جو سیدھی ہے“ کا مطلب ہے کہ یہ ولایت کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ (البرہان- ج ۴- ص ۵۴۰)

فوائد:-

1. قرآن حکیم ولایت مولا علیؑ کی طرف ہدایت کرتا ہے اسی لیے منکر ولایت مقصر ملاں اس سے دور بھاگتا ہے یہ کہتے ہوئے کہ صرف پانچ سو آیات کافی ہیں باقی کام ہم فتووں سے کر لیں گے۔ مقصر ملاں کو نہ قرآن صامت اچھا لگتا ہے اور نہ قرآن ناطق بلکہ وہ خالصی حارثی طرز کی عبادت کے بل بوتے پر خود کو خلیفہ، حجت، آیت اور ولی سمجھتا ہے اور معصوم انبیاء سے افضلیت کا دعویٰ کرتا ہے۔



وَ كُلِّ انْسَانٍ اَلْزَمْنُهُ طَيْرَهُ فِي عُنُقِهِ ۝ وَ نَخْرُجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ

مَنْشُورًا ۝

ہر انسان کی تقدیر (نصیب) ہم نے اس کی گردن میں لازمی ڈال دی ہے اور قیامت کے دن ہم اس کیلئے ایک کتاب (نامہ اعمال) نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ (الاسراء-13)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ پاک ذکر والا اللہ فرماتا ہے ”اور ہر انسان کا نصیب ہم نے اس کے گلے کا ہار بنا دیا ہے“ اس کے معنی ولایت ہیں۔ (البرہان- ج ۴- ص ۵۴۳)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ کا فرمان ہے کہ مومن کے صحیفے (نامہ اعمال) کا عنوان ”حسب علیؑ ابن ابی طالب“ ہے۔
2. اور مومن کے گلے میں ہار بھی ولایت علیؑ کا ہوگا جس کو طائرہ (نصیب، اچھا شگون) کہا گیا ہے۔ اور مومن کا نامہ اعمال کھلا ہوگا اس کو چھپانے کی ضرورت نہیں پڑے گی کیونکہ ہر صفحے پر ولایت علیؑ جلی حروف میں درخشاں ہوگی۔

3. منکر ولایت مقصر ملاں کی پیروی کرنے والے کی گردن میں تقلید کا قلابہ ہوگا۔ جہاں ولایت و عزاداری کا مخالف ملاں جائے گا وہیں اسکا اندھی تقلید کرنے والا جائے گا۔



وَإِذِ الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تَبْذُرْ تَبْدِيرًا ۝

اور قربی کو اس کا حق دو اور مسکین کو اور ابن سبیل کو بھی اور ضائع مت کرو۔ (الاسراء-26)

1. جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے سیدہ فاطمہ زہرا کو بلا کر فرمایا: یا فاطمہ یہ فدک ہے جس کیلئے نہ گھوڑے دوڑے نہ سپاہی اور یہ خاص میرے لیے ہے مسلمانوں کے علاوہ اور تحقیق میں اس کو تیرے لیے قرار دیتا ہوں کیونکہ اسکا مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پس اسے اپنے لیے اور اپنی اولاد کیلئے قبول کرلو۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۵۵۲)

2. امام جعفر صادق نے اللہ کے قول ”اور ضائع نہ کرو“ کے بارے میں فرمایا کہ ولایت علی کو ضائع نہ کرو۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۵۵۲)

فوائد:-

1. فدک کھجوروں کے ایک باغ کا نام نہیں۔ فدک ایک ریاست تھی جس کی سرحدیں مدینہ منورہ سے لے کر مصر اور شام اور ساحل سمندر تک ہیں۔ جس کی کروڑوں کی آمدنی مولیٰ علی اور سیدہ فاطمہ عریب مسلمانوں میں تقسیم کرتے تھے اسی لیے یہ سیدہ کا حق چھین لیا گیا۔ اور اس دور کے منکرین ولایت مقصر ملاں بھی حق معصومہ چھیننے کے فتوے کی تائید کر رہے ہیں اور ولایت علی کو ضائع کر رہے ہیں۔ یہ اپنا ہی خسارہ کر رہے ہیں۔

2. یہ آیت خاص سیدہ فاطمہ (قربی) کے حق میں نازل ہوئی اور اس میں مسکین بھی سیدہ فاطمہ کی اولاد میں سے ہیں اور ابن سبیل بھی آل محمد میں سے ہیں۔



وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ ط وَمَنْ قَتَلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لَوْلِيَّهِ سُلْطٰنًا فَلَا يُسْرِفُ فِي الْقَتْلِ ط إِنَّهُ كَانَ مَنصُورًا ۝

اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے اللہ نے حرام کیا ہے مگر حق کے ساتھ۔ اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو تو یقیناً اس کے ولی کو ہم نے اختیار عطا کیا ہے پس وہ قتل میں حد سے نہ گذرے گا بیشک اس کی مددگی گئی ہے۔ (الاسراء-33)

1. امام جعفر صادق نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور جو مظلوم قتل کیا گیا یقیناً اس کے ولی کو ہم نے با اختیار (سلطان) بنایا ہے پس وہ قتل میں اسراف نہیں کرے گا بیشک وہ منصور ہے“ کے بارے میں فرمایا وہ قائم آل محمد ہیں جب قیام کریں گے تو خون حسین کا بدلہ لیں گے اور اگر تمام اہل ارض کو بھی قتل کر دیں تو اسراف نہیں ہوگا اور یہی اللہ کا قول ہے، پس وہ قتل میں اسراف نہیں کرے گا، یعنی جو بھی کرے گا اسراف نہیں ہوگا۔ اللہ کی قسم وہ حسین کے قاتلوں کی اولاد کو ان کے آباء و اجداد کے افعال کی وجہ سے قتل کریں گے۔

- ایک اور موقع پر وضاحت کرتے ہوئے امام نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مشرق میں قتل ہو جائے اور ایک شخص مغرب میں اس کے قتل پر راضی ہو تو اللہ

عز و جل کے نزدیک وہ قاتل کا شریک ہو جاتا ہے۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۵۵۹)

فوائد:-

1. مولا حسینؑ کے قتل کے بدلے اگر تمام دنیا والوں کو قتل کر دیا جائے تو بے جا اسراف اور زیادتی نہیں ہے ان اصل ارض میں سب نیک صالح عابد زاہد متقی وغیرہ شامل ہیں یعنی معصومینؑ پر جو ظلم ہوئے اور ہو رہے ہیں ان کا بدلہ مکمل طور پر لیا ہی نہیں جاسکتا۔ اسی لیے پہلے امام زمانہؑ ظالموں سے بدلہ لیں گے پھر قیامت کے دن ان کو قتل کیا جائے گا اور قبر میں تو انکو عذاب دیا ہی جا رہا ہے اور پھر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں دردناک عذاب پاتے رہیں گے۔
2. پس جس نے عزاداری امام مظلومؑ کے خلاف فتویٰ دے دیا اور جو اس فتوے پر راضی ہو گئے وہ فوج یزید لعنت اللہ علیہم میں شمار ہو گئے۔



وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا الْقُرْآنِ لِيَذَّكَّرُوا ط وَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُورًا ۝

اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں بار بار بیان کیا تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں (اچھی طرح سمجھ لیں) لیکن یہ بات اضافہ نہیں کرتی مگر ان کے بھاگنے (منہ موڑنے) میں۔ (الاسراء-41)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ”اور یقیناً ہم نے اس قرآن میں بار بار بیان کیا تاکہ لوگ سبق (ذکر) حاصل کریں“ یعنی ہم نے یقیناً قرآن میں علیؑ کا ذکر کیا ہے اور یہی ذکر اضافہ نہیں کرتا سوائے ان کے بھاگنے کے۔
- (البرہان - ج ۴ - ص ۵۶۷)
- فوائد:-

1. قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار کئی طریقوں سے ولایت علیؑ کی دعوت دی ہے طرح طرح سے سمجھایا ہے مگر جس لوگ اتنے ہی قرآن سے دور بھاگتے ہیں اور معلم قرآن کی بجائے خود اپنی مرضی کے ترجمے اور تفسیریں جاری کر رہے ہیں اور آئمہؑ کی تفسیر کو عوام تک پہنچنے سے روکنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔



وَإِذْ قُلْنَا لَكَ إِنَّ رَبَّكَ أَحَاطَ بِالنَّاسِ ط وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْيَا الَّتِي آرَيْنِكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ ط وَنُحُوفِهِمْ لَا فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ۝

اور اے حبیبؑ جب ہم نے تم سے کہا کہ تیرے رب نے ان لوگوں کو گھیر رکھا ہے اور جو کچھ ہم نے تمہیں دکھایا ہے اور اس درخت (نسل) کو جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے نہیں بنایا ہم نے مگر ایک آزمائش لوگوں کیلئے اور ہم انہیں خوف دلارہے ہیں مگر یہ بات اضافہ نہیں کرتی ان میں سوائے بڑی سرکشی کے۔ (الاسراء-60)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک دن رسول اللہؐ پریشان و غمگین اٹھے۔ پوچھا: یا رسول اللہؐ کیا بات ہے؟ فرمایا کہ میں نے رات کو بنی امیہ کے بچوں کو اپنے اس منبر پر چڑھے ہوئے دیکھا تو میں نے پوچھا اے رب میرے سامنے ہوگا؟ اللہ نے فرمایا: نہیں مگر یہ آپ کے بعد ہوگا۔
- (البرہان - ج ۴ - ص ۵۷۷)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ بنی حکم یا بنی عاص میرے منبر پر اچھل کود رہے ہیں جیسے بندر اچھل کود کرتے ہیں۔ پس رسول اللہؐ غصہ میں تھے اور پھر کبھی نہ خوش ہوئے نہ مسکرائے۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۵۷۶)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ اپنے منبر سے مولا علیؑ کے فضائل اور آل محمدؑ کے فضائل بیان فرماتے تھے اور اس پر حسان جیسے صحابی فضائل علیؑ کے قصیدے سناتے تھے۔ منبر کا مقصد اعلان ولایت مولا علیؑ ہے۔ اس لیے جب رسول اللہؐ نے دیکھا کہ منبر پر چڑھے ہوئے دشمن لوگوں کو الٹے پاؤں گمراہ کر رہے ہیں تو غمزہ ہو گئے۔
2. مومنین کو خبردار رہنا چاہیے کہ اگر وہ دیکھیں کہ اسی منبر رسولؐ پر کوئی ولایت علیؑ کے خلاف، عزاداری امام مظلومؑ کے خلاف، معصومین کی عصمت و عظمت کے خلاف بات کرے تو سمجھ جائیں کہ وہ شخص شجرہ ملعونہ کا فرد ہے اور ولایت علیؑ کی مخالفت کی وجہ سے اللہ کے نزدیک مسخ شدہ بندر ہے اور اس کی عبادت عبادت نہیں بلکہ جنگلی جانوروں کی طرح اچھل کود ہے۔ قرآنی آیات اور احادیث ولایت سن کر ایسی ملعون نسل کے لوگوں کی سرکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔



۳. **وَاسْتَفْزِرُ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبُ عَلَيْهِمُ بِخَيْلِكَ**

وَرَجْلِكَ وَشَارِكُهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ وَعِدَّهُمْ ط وَمَا يَعِدُهُمُ

الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا ۝ اور پھسلا لے ان میں سے جس جس کو تو پھسلا سکتا ہے اپنی پکار کے ساتھ اور چڑھا لانا پر اپنے

سوار اور اپنے پیادے اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا اور ان سے وعدے کر اور شیطان ان سے دھوکے کے سوا کوئی وعدہ نہیں کر

تا۔ (الاسراء-64)

1. جو بھی مال حرام ہوتا ہے وہ شیطان کی شرکت سے ہوتا ہے اور اس مال سے عورت لائی جاتی ہے اور اس سے نکاح کیا جاتا ہے پھر اس سے اولاد ہوتی ہے تو وہ شیطان کی شرکت سے ہوتی ہے جیسے اسی کی اولاد ہو اور جب مرد خلوت میں ہوتا ہے تو شیطان ساتھ ہوتا ہے تو اولاد شیطان اور مرد کی ہوتی ہے تو حرامی ہوتی ہے۔ (تفسیر تہی - ص ۳۸۱)

2. ”اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو جا“ تو شیطان آتا ہے اور عورت کے پاس اس کے خاوند کی طرح بیٹھ جاتا ہے اور اسی طرح باتیں کرتا ہے جس طرح خاوند باتیں کرتا ہے اور اسی طرح نکاح کرتا ہے جس طرح وہ کرتا ہے۔ پوچھا گیا کہ پھر کس چیز سے اس کا پتہ چل سکتا ہے؟ امامؑ نے فرمایا: ہماری محبت سے اور ہمارے بغض سے۔ پس جو ہم سے محبت کرتا ہے وہ اپنے باپ کی اولاد ہوتا ہے اور جو ہم سے بغض رکھتا ہے وہ شیطان کی اولاد ہوتا ہے۔

(اقتباس حدیث - امام جعفر صادقؑ) (البرہان - ج ۴ - ص ۵۷۷)

فوائد:-

1. شجرہ ملعونہ کی نسل حرامی ابلیس اینڈ کمپنی کی پیداوار کھل کر آل محمدؑ کی مخالفت نہیں کر سکتی تو بھیس بدل کر مومنین میں داخل ہو جاتے ہیں اقرار ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں، عزاداری، جلوس اور خون کے پر سے کو مختلف طریقوں سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کا نجس خون جوش مارتا ہے تو ان کی سرکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔ جو بھی آل محمدؑ کی کسی طریقے سے مخالفت کرے بس سمجھ لو کہ وہ شرکت شیطان کا نتیجہ ہے۔



يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ۗ فَمَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهُ بِيَمِيْنِهِ فَاُولٰٓئِكَ

يَقْرءُوْنَ وَنَ كِتٰبُهُمْ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝

جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے پھر جس شخص کو اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ اپنا نامہ اعمال پڑھیں گے اور ان پر ذرہ برابر ظلم نہ کیا جائے گا۔

(الاسراء-71)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت ”جس دن ہم تمام لوگوں کو ان کے امام کے ساتھ بلائیں گے“ نازل ہوئی تو مسلمانوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہؐ کیا آپ تمام تر انسانوں کے امام ہیں؟ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں تمام انسانوں کا رسول ہوں لیکن میرے بعد میری اہل بیتؑ سے اللہ کی طرف سے لوگوں پر امام ہیں وہ لوگوں میں قیام کریں گے مگر وہ ان کی تکذیب کریں گے اور ان پر کفر و گمراہی کے امام اور ان کے شیعہ ظلم کریں گے۔ پس جس نے ان سے محبت کی اور ان کی اتباع کی اور ان کی تصدیق کی (شہادت دی) پس وہ مجھ سے ہے اور میرے ساتھ ہوگا اور مجھ سے ملاقات کرے گا۔ خبردار جس نے ان پر ظلم کیا اور ان کی تکذیب کی پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرے ساتھ ہوگا اور میں اس سے بری ہوں۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۵۸۳) فوائد:-

1. اس آیت کی تفسیر میں بہت زیادہ احادیث ہیں: جو بھی لوگ ایک امام کے زمانے میں مرتے ہیں اسی امام کے ساتھ قیامت کے دن آئیں گے۔ جس نے امام زمانہؑ کی معرفت حاصل کر لی اور ان کے ظہور سے پہلے ہی وفات پا گیا تو وہ ایسے ہی ہے جیسے ان کی فوج میں شامل ہے بلکہ ان کے علم کے سائے تلے ہے یا اس نے رسول اللہؐ کی معیت شہادت کا درجہ پایا۔ جو امام کے بغیر مراد وہ جاہلیت کی موت مرا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ آمنہ طاہرینؑ سے فرمائے گا کہ اپنے شیعوں کو صراط سے گزار کر بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کر دو۔ پھر فاسق و فاجر اماموں کو بلا یا جائے گا جن میں یزید لعنت اللہ بھی ہوگا اور ان سے کہا جائے گا کہ اپنے شیعوں کا ہاتھ پکڑو اور آگ میں بغیر حساب کتاب کے داخل ہو جاؤ۔ جس نے بغض علیؑ میں سوسمار کو امام بنا لیا وہ قیامت کے دن اسی سوسمار کے ساتھ آئے گا۔

2. یعنی جس نے غیر معصوم مقصر ملاں کو اپنا امام مان لیا اور قرآن و حدیث کے ہوتے ہوئے اس کی بات ماننا یا قیامت کے دن اسی مقصر ملاں کے پیچھے پیچھے جانا پڑے گا جہاں بھی جانے کا اس کا فیصلہ ہوگا۔ اس دن کوئی عذر اور دلیل کام نہیں آئے گی کہ مقصر ملاں کے علاوہ مولا علیؑ کو بھی مانتے تھے۔

امام زمانہؑ کے حاضر ناظر ہوتے ہوئے جس نے کسی ملاں کو رہبر اور انہما مان لیا وہ اسی رہبر کے ساتھ ساتھ جائے گا۔ ایک دل میں صرف ایک محبت سما سکتی ہے مولاؑ کی یا ملاں کی۔



وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهِ اَعْمٰی فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝

اور جو اس دنیا میں اندھا رہا پس وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا بلکہ سبیل سے بہت زیادہ گمراہ ہوگا۔ (الاسراء-72)

1. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا سب سے زیادہ اندھا وہ ہے جو ہمارے فضائل سے اپنی آنکھیں بند کر لے اور ہماری عداوت پر کھڑا ہو جائے بغیر کسی جرم کے جو ہم نے اس کیلئے کیا ہو۔ ہم نے تو صرف اس کو حق کی دعوت دی، اور ہماری برابری کرنے والوں نے اس کو فتنہ اور دنیا کی دعوت دی پس وہ ان کی طرف چلا گیا اور ہماری دشمنی کر لی اور ہم سے واسطہ نہ رکھا۔ (تفسیر الصافی - ج ۲ - ص ۳۶۶) فوائد:-

1. فضائل علیؑ والی آیات و احادیث پر پردہ ڈالنے والے سب سے زیادہ اندھے اور گمراہ ہیں۔ اور قیامت کے دن وہ اندھے اور بہرے ہوں گے اور بھٹکتے پھریں گے۔



وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاَجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

اور دعا کرو کہ میرے رب مجھ کو پہنچادے سچائی کے ساتھ اور مجھ کو نکال لے سچائی کے ساتھ اور اپنے پاس سے میرے لیے ایک با اختیار مدد گار بنا دے۔ (الاسراء-80)

1. ابن عباس سے روایت ہے اس آیت کے بارے میں کہ یقیناً اللہ نے اپنے نبیؐ کی دعا قبول فرمائی اور ان کو علیؑ ابن ابی طالبؑ سلطان (قادر اور با اختیار) عطا فرمایا جس نے آپؐ کی دشمنوں کے خلاف مدد و نصرت کی۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۶۰۹)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ جو قادر مطلق کے حبیب ہیں ان کو خود اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مجھ سے علیؑ مانگو تا کہ لوگوں کو پتہ چل جائے کہ سلطان نصیر اللہ تعالیٰ کے پاس سے آیا ہے اور قرآن میں قیامت تک ”یاعلیٰ مدد“ کے منکروں پر دلیل و حجت قائم ہے۔

2. ابلیس نے آدمؑ کو سجدے سے انکار کیا وہ خالص اللہ کو سجدہ کرنے کا قائل ہے اسی طرح اس کے پیروکار مقصرین سلطان نصیر علیؑ ولی اللہ کو چھوڑ کر براہ راست اللہ سے مدد مانگتے ہیں اس کی سزا یہ ہے کہ نہ ان کا اس دنیا میں کوئی ولی اور نصیر ہے اور نہ آخرت میں ان کا کوئی ولی اور نصیر ہوگا۔ عرش پر بھی اللہ نے اسی لیے لکھا ہے کہ میں نے اپنے حبیب محمدؐ کی مدد و نصرت علیؑ ابن ابی طالبؑ سے کی ہے تا کہ شیطان کے نقش قدم پر چلنے والوں کیلئے کوئی ظنی دلیل باقی نہ رہے۔ اللہ عزیز و حکیم یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کے حکم کی کون تعمیل کرتا ہے اور کون اللہ کو توحید سمجھنا چاہتا ہے۔ زمین و آسمان، عرش و کرسی، قاب قوسین ہر جگہ اللہ کی صفات کا مظہر سلطان نصیر صرف اور صرف علیؑ ہے۔ اور ظہور قائم کے بعد بھی مددگار مولا علیؑ ہیں۔



وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبٰطِلُ ۗ اِنَّ الْبٰطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ۝

اور کہو کہ حق آگیا اور باطل مٹ گیا بیشک باطل تو مٹنے ہی والا ہے۔ (الاسراء-81)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ جب قائم قیام فرمائیں گے تو باطل کی حکومت مٹ جائے گی۔ (البرہان - ج ۴ - ص ۶۱۰)

فوائد:-

1. احادیث میں بیان ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہؐ اور مولا علیؑ بتوں کو توڑتے ہوئے یہی آیت تلاوت فرما رہے تھے اور بت منہ کے بل گرتے جاتے اور ٹوٹتے جاتے تھے۔

2. جب امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے تو ولایت علیؑ کی دعوت دیں گے اور حق کا مکمل غلبہ ہو جائے گا۔ اسی لیے مقصر ملائ مختلف طریقوں سے یاعلیؑ کے نعرے سے روکتا ہے کیونکہ اس نعرے سے اس کی جان حلق میں آجاتی ہے۔

3. امام جعفر صادقؑ سے شطرنج کھیلنے کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا یہ باطل چیزوں میں سے ہے۔ اور اس کے برعکس مجوسی ملائ شطرنج کو عقل و ذہانت بڑھانے کا ذریعہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ ولایت علیؑ کے منکروں کی خبیث روح کی غذا حرام نجس اور بیزیدی کام ہوتے ہیں۔



وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ذَفَابَى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا

كُفُورًا ۝

اور ہم نے اس قرآن میں ہر طرح کی تمام مثالیں بدل بدل کر لوگوں کو سمجھایا ہے لیکن اکثر لوگوں نے نہ ماننے کے سوا ہر بات کا انکار کر دیا ہے۔ (الاسراء-89)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اکثر لوگوں نے ولایت علیؑ نہ ماننے کے سوا ہر بات کا انکار کر دیا۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۶۲۱)

فوائد:-

1. اسی سورۃ کی آیت نمبر 41 میں بھی اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ سے انکار اور بھاگنے والوں کا ذکر کیا ہے۔ ولایت علیؑ سے بھاگنے والوں کا دوزخ کے علاوہ کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔



قُلْ ادْعُوا اللَّهَ أَوِ ادْعُوا الرَّحْمَنَ ط أَيَّامًا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى ج

وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا ۝

کہو اللہ کہہ کر پکارو یا رحمان کہہ کر پکارو جس سے بھی پکارو اسی کیلئے اسمائے حسنیٰ ہیں اور نہ اپنی نماز میں آواز زیادہ بلند کرو اور نہ اس کو زیادہ پست کرو اور ان دونوں کے درمیان کا راستہ اختیار کرو۔ (الاسراء-110)

1. امام محمد باقرؑ سے اللہ کے قول ”اور نہ اپنی نماز میں آواز بلند کرو اور نہ اس کو پست کرو اور ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو“ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ بلند آواز سے ولایت علیؑ اور جو میں نے اس کو کرامت دی ہے کا ذکر نہ کرو جب وہ نماز میں ہوتے حتیٰ کہ میں اس کا حکم نازل کروں اور یہی اس کے قول ”اور نہ اپنی نماز میں آواز بلند کرو“ کا مطلب ہے۔ اور اس کا قول ”اور نہ اس کو پست کرو“ یعنی اس کو علیؑ سے نہ چھپاؤ، اس کو بتادو کہ میں نے جو اس پر کرامت کی ہے۔ اور اس کا قول ”اور ان دونوں کا درمیانی راستہ اختیار کرو“ یعنی مجھ سے سوال کرتے رہو کہ میں تمہیں علیؑ کے امر ولایت کی بلند آواز سے (اعلان کی) اجازت دے دوں۔ پس اللہ نے غدیر خم کے دن اس کے (علی الاعلان) اظہار کی اجازت دے دی۔ پس اس دن ان کا یہ فرمان تھا: اے اللہ جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ اس سے محبت کر جو علیؑ سے محبت کرے اور اس سے دشمنی کر جو علیؑ سے دشمنی کرے۔

(البرہان - ج ۴ - ص ۶۳۹)

فوائد:-

1. اعلان غدیر سے پہلے رسول اللہ ﷺ میں ولایت علیؑ کی شہادت درمیانی آواز میں تلاوت فرماتے تھے کہ پیچھے مولا علیؑ سن سکتے تھے اور صرف شہادت ہی نہیں بلکہ جیسا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ کرامت بھی بیان کرو تو فرماتے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ علیؑ بہترین وصی اور بہترین امام ہے۔ اور یہ بھی احادیث میں بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اخیر میں

اونچی آواز سے فرماتے کہ اے اللہ مومنین کے سینوں میں علیؑ کی مودت عطا فرما اور منافقین کے سینوں میں اس کا رعب و دبدبہ ڈال دے۔
 2. اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر ولایت علیؑ کے اقرار سے انکار کا مطلب قرآن و سنت سے انکار ہے اور عالم ذر میں کیئے ہوئے عہد و میثاق کو توڑنا ہے۔ یعنی جو شخص ولایت علیؑ کی شہادت نہیں دیتا وہ عدالت الہی میں کھڑے ہو کر عدل الہی کو چیلنج کرتا ہے۔



سورة الكهف

وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ قَف فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ لَا اِنَّا

اَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا لَا اَحَاطَ بِهَمِّ سُرَادِقِهَا ط وَاِنْ يَسْتَغِيثُوا يُغَاثُوا بِمَاءٍ

كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوهُ ط بِئْسَ الشَّرَابُ ط وَسَاءَتْ مُرْتَفَقًا ۝

اور کہہ دو حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کر دے۔ بیشک ہم نے ظالموں کے لیے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپیٹیں انہیں گھیر چکی ہیں اور اگر وہ مانگیں گے تو انہیں ایسا پانی دیا جائے گا جو تیل کی تپخت کی طرح ہوگا جو چہرے کو بھون ڈالے گا بدترین مشروب اور بہت بری آرام گاہ۔ (الکھف-29)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور کہہ دو کہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب کے بارے میں حق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کر دے بیشک ہم نے آل محمد کے حق پر ظلم کرنے والوں کیلئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے جس کی لپیٹیں انہیں گھیر چکی ہیں۔ (البرہان- ج ۵- ص ۳۰)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ اللہ عزوجل کی طرف سے حق ہے۔ جو لوگ حق کے اقرار اور شہادت سے روکتے ہیں وہ ظالم کافر آگ کی لپیٹ میں ہیں۔ انسان کے پاس حق اور یقین والی سبیل چھوڑ کر شک و شبہات اور ظن و قیاس والا تاریک راستہ اختیار کرنے کی طاقت تو ہے مگر عدل الہی کے نتائج پر ہرگز اختیار نہیں ہے۔



هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ ط هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۝

وہاں ولایت اللہ کیلئے ہی ہے جو برحق ہے وہی بہتر ثواب دینے والا اور بہتر انجام کرنے والا ہے۔ (الکھف-44)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ وہ ولایتِ علیؑ ہے اور وہی بہتر ثواب اور بہتر انجام ہے۔ (البرہان- ج ۵- ص ۳۸) فوائد:-

1. ولایتِ الہی ولایتِ معصومینؑ ہے جو حق ہے۔ ولایتِ علیؑ کا صلہ ہی بہترین اجر اور بہترین انجام ہے۔



رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝

رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝

مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک بہتر ہیں ثواب اور اچھی امید کیلئے۔

(الکھف-46)

1. امام جعفر صادقؑ نے حصین سے حال پوچھا تو اس نے جواب دیا ہم سب خیریت سے ہیں آپ کی مودت کی وجہ سے جو اللہ نے ہمارے لیے رکھی ہے۔ فرمایا: اے حصین ہماری مودت کو چھوٹا نہ سمجھنا کیونکہ یہ باقیات الصالحات میں سے ہے اس نے عرض کی: یا بن رسول اللہؐ میں اسے چھوٹا نہیں سمجھتا بلکہ اس پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ معصومینؑ کا قول ہے: جو اللہ کا شکر ادا کرنا چاہے تو کہے: اول نعمت پر اللہ کا شکر۔ پوچھا گیا اول نعمت کون سی ہے؟ فرمایا: ہم اہل بیتؑ کی ولایت۔ (البرہان- ج ۵- ص ۴۱) فوائد:-

1. باقی رہنے والی نیکیاں (باقیات الصالحات) اہل بیتؑ کی ولایت ہے۔ یعنی جس عمل میں ولایتِ علیؑ شامل ہو وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہوتا ہے جس کا بہترین اجر و ثواب اللہ کے پاس ہے۔

اور دنیاوی لالچ میں ولایتِ علیؑ کے بغیر کیئے ہوئے اعمال بھوسے کی طرح ہوا میں اڑ جائیں گے جس کا ذکر آیت نمبر 45 میں ہے۔



الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ فِي غِطَاءٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝

أَفَحَسِبَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ ۗ إِنَّا أَعْتَدْنَا

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝

جن (منکرین) کی آنکھیں میرے ذکر کی طرف سے (غفلت کے) پردے میں تھیں اور وہ کچھ سن بھی نہیں سکتے تھے۔ کیا یہ لوگ

جنہوں نے کفر کیا ہے یہ یگان کرتے ہیں کہ وہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا ولی بنا لیں؟ ہم نے ایسے کافروں کی ضیافت کے لیے جہنم تیار

کر رکھا ہے۔

(الکھف-101-102)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ”جن لوگوں کی آنکھیں میرے ذکر کی طرف سے پردے میں ہیں“ یعنی ذکرِ ولایتِ علیؑ امیر المؤمنین سے۔ اور ”ذکرِ“ سے وہی مراد ہیں ”وہ کچھ سن بھی نہیں سکتے تھے“ یعنی جب ان کے سامنے ذکرِ علیؑ کیا جاتا تھا تو وہ شدتِ بغض کی وجہ سے ان کا ذکر نہیں سن سکتے تھے اور ان سے اور ان کی اہل بیتؑ سے دشمنی کی وجہ سے۔ ”جن لوگوں نے کفر کیا یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ میرے سوا میرے بندوں کو اپنا ولی بنا لیں۔ ہم نے ایسے کافروں کیلئے جہنم ضیافت کیلئے تیار کر رکھا ہے“ یعنی وہ اور ان کے شیعہ جنہوں نے ان کو اللہ کے سوا اپنا ولی بنا لیا اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی محبت ان کو اللہ کے عذاب سے نجات دلا دے گی مگر وہ ان کی محبت کی وجہ سے کافر ہو گئے۔ ”ہم نے ایسے کافروں کی ضیافت کیلئے جہنم تیار کر رکھا ہے“ یعنی منزل جو ان کیلئے اور ان کے شیعوں کیلئے تیار ہے اللہ کے پاس۔ ”نزلاً“ (ضیافت) یعنی منزل و مقام۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۹۴)

فوائد:-

1. جن لوگوں نے ولایتِ علیؑ کو چھوڑ کر خود غیر معصوم ملاں کو اپنا ولی بنا لیا ہے اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ مقصر ملاں کے اعمال و نجات کا ضامن ہے ایسے لوگوں نے ذکرِ علیؑ سے آنکھیں پھیر لی ہیں اور ولایتِ علیؑ والی آیات و احادیث کیلئے اپنے کان بند کر لیے ہیں۔ ان لوگوں کے دل ولایتِ علیؑ سے بغض، عظمتِ معصومینؑ سے دشمنی اور عزاداری کی مخالفت سے بھرے پڑے ہیں۔ اللہ کے ہاں انکی ضیافت تیار ہے۔



قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۗ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

(اے حبیبؑ) کہہ دو اگر سمندر میرے رب کے کلمات (لکھنے) کیلئے روشنائی بن جائیں تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں اگرچہ ہم اتنی ہی مزید (روشنائی) لے آئیں۔ (اے حبیبؑ) کہہ دو میں (خلق میں) تمہاری طرح (بحیثیت مخلوق) ایک بشر ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود صرف واحد معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو پس وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے۔ (الکھف-109-110)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”کہہ دو میں تمہاری طرح ایک بشر ہوں“ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ہے کہ خلق میں، وہ ان کی طرح مخلوق ہیں۔ اور ”میری طرف وحی کی جاتی ہے تمہارا معبود صرف واحد معبود ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کی امید رکھتا ہو پس وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک نہ کرے“ یعنی ولایتِ آلِ محمدؑ کے ساتھ کسی اور کی ولایت کو اختیار نہ کرے اور ان کی ولایت ہی عملِ صالح ہے۔ پس

جس نے اپنے رب کی عبادت میں کسی اور کو شریک کیا تو اس نے ہماری ولایت میں شرک کیا اور اس کا کفر و انکار کیا اور امیر المؤمنینؑ کے حق اور ولایت کی مخالفت کی۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۹۹)

فوائد:-

1. چہارہ معصومینؑ ہی اللہ کے کلمات ہیں جن کی توصیف ناممکن ہے اگر تمام سمندر سیاہی اور درخت قلمیں بن جائیں اور جن وانس لکھنے والے ہوں اور مزید سمندر سیاہی بننے رہیں پھر بھی معصومینؑ کی تعریف ختم نہیں ہو سکتی۔
2. جیسے انسان اللہ کی مخلوق ہے اس حیثیت سے معصوم مخلوق میں اللہ کی مخلوق ہیں۔ معصومینؑ اللہ کا نور ہیں جس کی رویت اور ادراک کی طاقت انسان میں ہرگز نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی ہدایت کی خاطر معصومینؑ کو لباس بشری میں نازل فرمایا تاکہ مخلوقات ان کی زیارت کا شرف حاصل کر سکیں۔
3. ولایت معصومینؑ ہی ولایت الہی ہے جس میں کسی اور کی ولایت کو شامل نہیں کیا جاسکتا۔ ولایت مولا علیؑ میں کسی حیثیت سے شریک ہونے والا اور کرنے والے مشرک ہیں۔



سورة مريم

کھيَعَصَّ ج قف

کھيَعَصَّ۔ (کاف۔ ہا۔ یا۔ عین۔ صاد) (مریمؑ۔ 1)

1۔ امام حسن عسکریؑ نے کھيَعَصَّ کے بارے میں فرمایا کہ یہ حروف غیب کی خبروں میں سے ہیں جس کے متعلق اللہ نے اپنے بندے زکریاؑ کو مطلع فرمایا اور محمد مصطفیٰؐ سے بھی بیان فرمایا اور یہ کہ زکریاؑ نے اپنے رب سے سوال کیا کہ ان کو انوارِ خمسہ کے اسمائے مبارکہ تعلیم فرمادے تو اللہ نے جبرائیلؑ کو نازل کیا تو اس نے ان کو وہ تعلیم کر دیے پھر جب بھی زکریاؑ محمدؑ علیؑ، فاطمہؑ اور حسنؑ کا ذکر کرتے تو ان کا دل خوش ہوتا اور دکھ درد دور ہو جاتا اور جب حسینؑ کا ذکر کرتے تو بیساختہ آنسو نکل پڑتے اور ان پر غم و اندوہ طاری ہو جاتا۔ تو انہوں نے ایک دن عرض کی کہ الہی کیا وجہ ہے کہ جب میں ان میں سے چار کا ذکر کرتا ہوں تو ان کے ناموں سے میرے دل کو تسلی ہوتی ہے اور جب میں حسینؑ کا ذکر کرتا ہوں تو میری آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں اور آہ نکلتی ہے؟ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو واقعہ کی خبر دی کہ کھيَعَصَّ کا مطلب ہے کہ کربلا میں ہلاک ہوگی یزیدیت اور عترت طاہرہ ٹھہید ہوگی اور یزید لعنت اللہ حسینؑ پر ظلم کرے گا وہ پیاسے ہوں گے اور صبر کریں گے۔ جب زکریاؑ نے یہ سنا تو تین دن مسجد سے نہ نکلے اور لوگوں کو اپنے پاس آنے سے منع کر دیا اور رونا پینا شروع کر دیا اور ان کا نوحہ یہ تھا الہی کیا تیری سب سے افضل خلقت اپنے بیٹے کے غم میں مبتلا ہوگی۔ الہی کیا اس کے گھر پر مصیبت نازل ہوگی الہی کیا علیؑ اور فاطمہؑ اس غم و الم کا لباس پہنیں گے الہی کیا یہ غم و الم ان کے صحن میں آئے گا۔ پھر عرض کی الہی اس بڑھاپے میں مجھے ایک بیٹا عطا فرما جو میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہو اور اسے میرا وارث اور وصی قرار دے اور مجھ سے اس کی وہی منزلت ہو جو حسینؑ کی ہے اور جب وہ مجھے عطا کرے تو مجھے اس کی محبت میں فریفتہ کر دے پھر مجھے غم میں مبتلا کر جس طرح تیرا

حبیب محمدؐ اپنے کے غم میں مبتلا ہوگا۔ پس اللہ نے ان کو تکیا عطا فرمایا اور وہ اس کے غم میں مبتلا ہوئے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۱۰۲) فوائد:-

1. معصوم نبیؐ زکریاؑ نے حسینؑ کا غم منانے کیلئے معصوم نبیؐ تکیا کو حسینؑ کی شہیدہ اللہ سے کہہ کر بنوایا۔ انکو شہید بھی مولا حسینؑ کی طرح کیا گیا۔ اور اللہ کا نبیؐ تین دن مسجد میں امام حسینؑ کے غم میں گریہ و ماتم کرتے ہوئے نوحہ پڑھتے رہے اور غم حسینؑ میں اضافے کی دعا اپنے لیے مانگتے رہے اور غم حسینؑ کی خاطر اپنا نبیؐ بیٹا قربان کر دیا۔ ایسی عظیم مثال عزا داری ناممکن ہے۔ اس کے برعکس مقصر یزیدی ملاں غم حسینؑ میں اپنے جسم کو ماتم و زنجیر زنی سے تکلیف دینے کو حرام قرار دیتا ہے۔ درحقیقت غم حسینؑ میں تمام انسان جان قربان کر دیں پھر بھی حق ادا نہیں ہوتا۔
2. غم حسینؑ میں گریہ و ماتم کرنا نوحہ پڑھنا خون کے آنسو رونا خون بہانا انبیاء اور معصومین کی سنت ہے۔ یہ کام اللہ تعالیٰ کر بلا کی قربانی سے پہلے ہی سے کروا رہا ہے۔ حضرت یحییٰؑ امام حسینؑ کی شہیدہ بنے اس لیے وہ جنت میں امام حسینؑ کے بھائی کے درجہ پر فائز ہوں گے۔



فَلَمَّا اَعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ لَا وَهَبْنَا لَهُ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ط
وَكَوْلًا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ
عَلِيًّا ۝

پس جب اس نے چھوڑ دیا ان لوگوں کو اور ان کے معبودوں کو جن کو وہ اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے۔ ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیئے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا اور ان کو اپنی رحمت عطا کی اور ان کیلئے علی لسان صدق قرار دیا۔ (مریمؑ - 49-50)

1۔ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ سے دعا کی کہ ان کیلئے بعد میں آنے والوں میں لسان صدق قرار دے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ” ہم نے اس کو اسحاق اور یعقوب عطا کیئے اور ہر ایک کو ہم نے نبی بنایا اور ہم نے اپنی رحمت میں سے ان کو دیا اور ان کیلئے علی لسان صدق قرار دیا، یعنی علی بن ابی طالبؑ۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۱۲۶) فوائد:-

اولی العزم رسول ابراہیم خلیل اللہ یہ چاہتے ہیں کہ امامت و ولایت حضرت اسماعیلؑ کی ذریت میں ہو جن میں اللہ عز و جل کی اعلیٰ اور سچی زبان لسان اللہ مولا علیؑ ہوں۔ اس کے برعکس شجرہ خبیثہ کا مقصر ملاں لوگوں کو عقائد و اعمال سے ذکر اللہ لسان اللہ کو نکال دینے کا فتویٰ دیتا ہے کیونکہ جھوٹ اور باطل والے سچائی اور حق کو برداشت نہیں کر سکتے۔



وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمُ اٰیٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا اٰیٰ
الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّ اَحْسَنُ نَدِيًّا ۝ وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

أَحْسَنُ أَثَاثًا وَرِئِيًّا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدًّا ۝

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ إِمَّا الْعَذَابَ وَإِمَّا السَّاعَةَ ۝ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ

شَرُّ مَكَانًا وَأَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى ۝ وَالْبَقِيَّةُ

الصَّالِحَةُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

اور جب ان لوگوں کو ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں ہم دونوں گروہوں میں سے کس کا مقام بہتر ہے اور کس کی مجلس زیادہ اچھی ہیں۔ حالانکہ ان سے پہلے ہم نے کتنی ہی ایسی قوموں کو ہلاک کیا ہے جو ان سے زیادہ اچھا سر و سامان اور شان و شوکت رکھتی تھیں۔ ان سے کہو جو شخص گمراہی میں ہوتا ہے اسے رحمان مہلت دیتا ہے حتیٰ کہ وہ اس چیز کو دیکھ لیتے ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا عذاب یا قیامت۔ تب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ کون برے مقام پر ہے اور کس کا جتنا کمزور ہے۔ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے اور باقیات الصالحات ہی تیرے رب کے نزدیک ثواب اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہیں۔ (مریمؑ - 73-76)

لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا ۝

(اس وقت) وہ کسی سفارش (شفاعت) کا اختیار نہیں رکھتے ہوں گے سوائے ان کے جنہوں نے رحمان کے ہاں کوئی عہد لے لیا

ہو۔ (مریمؑ - 87)

۹۵ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۝ فَإِنَّمَا

يَسَّرُنَا بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ وَتُنذِرَ بِهِ قَوْمًا لُدًّا ۝

بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے ہیں عنقریب رحمان ان کیلئے (دلوں میں) محبت قرار دے گا۔ پس ہم نے اس

قرآن کو تمہاری زبان میں صرف اس کیلئے آسان کیا ہے تاکہ تم اس سے متقین کو بشارت دو اور ہٹ دھرم لوگوں کو ڈراؤ۔ (مریمؑ - 96-97)

(

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اور جب ان پر ہماری واضح آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے ان لوگوں سے جو

ایمان لائے ہیں کہتے ہیں کہ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کا مقام اچھا ہے اور مجلسیں اچھی ہیں، کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ نے قریش کو ہماری ولایت کی دعوت دی تو انہوں نے فرار کیا اور انکار کیا۔ قریش میں سے ”جن لوگوں نے کفر کیا ان لوگوں سے کہا جو ایمان لائے، یعنی امیر المؤمنین اور ہم اہل بیت کا اقرار کرنے والے“ ہم فریقوں میں سے کس کا بہتر مقام ہے اور اچھی مجلسیں ہیں، یہ منکرین کی رائے تھی تو اللہ نے ان کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی امتوں میں سے ”ہم نے کتنی ہی امتوں کو ان سے پہلے ہلاک کیا جن کے پاس اچھا سر و سامان اور شان و شوکت تھی“۔ ”کہہ دو جو گمراہی میں ہوتا ہے رحمان اسے مہلت دیتا ہے، یعنی وہ تمام کے تمام گمراہی میں ہیں جو امیر المؤمنین اور ہماری ولایت پر ایمان نہیں رکھتے پس وہ گمراہ ہیں اور گمراہ کرتے ہیں پس ان کو انکی گمراہی اور سرکشی میں مہلت دی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ مر جاتے ہیں اور وہ برے مقام پر چلے جاتے ہیں اور انکا جتھا بہت کمزور ہے۔ اور ”حتیٰ کہ وہ اس چیز کو دیکھ لیتے ہیں جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے“ اس سے مراد ظہور قائم اور قیامت ہے پس اس دن وہ جان لیں گے کہ اللہ کی طرف سے ان کے سامنے اس کا وی نازل ہوگا۔ اور ”کون برے مقام پر ہے، یعنی امام قائم کے نزدیک“ اور کس کا جتھا کمزور ہے۔“ اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ ان کی ہدایت میں اضافہ کرتا ہے، یعنی اس دن ان کی ہدایت پر ہدایت کا اضافہ ہوگا ان کی امام قائم کی اتباع کرنے کی وجہ سے کیونکہ وہ نہ ان کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ ان کا انکار کرتے ہیں۔ ”وہ سفارش کا حق نہیں رکھتے سوائے ان کے جنہوں نے رحمان کے ہاں عہد لے لیا ہو، یعنی سوائے ان کے جنہوں نے امیر المؤمنین اور ان کے بعد آئندگی ولایت کے ساتھ اللہ کی اطاعت کی وہی اللہ کے نزدیک عہد ہے۔“ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کرتے رہے عنقریب رحمان ان کیلئے محبت قرار دے گا، یعنی ولایت امیر المؤمنین وہی محبت ہے جو اللہ فرماتا ہے۔ اور ”پس ہم نے اس کو تمہاری زبان میں صرف اس لیے آسان کیا ہے تاکہ اس سے متیقن کو بشارت دو اور ہٹ دھرم قوم کو ڈراؤ“ یعنی اللہ نے آپ کی زبان سے آسان کر دیا جب آپ نے امیر المؤمنین کی ولایت کا علم نصب کر دیا تو اس سے مومنین کو بشارت دی اور کافروں (منکرین) کو اس سے ڈرایا یہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ اپنی کتاب میں ہٹ دھرم کہتا ہے یعنی کافر۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۱۳۷)

فوائد:-

1. پہلی امتوں میں سے جو ہلاک ہوئیں وہ ولایت علی کے انکار کی وجہ سے ہوئیں۔ ولایت علی کی مخالفت کرنے والوں کو امام زمانہ کے ظہور تک اللہ مہلت دے رہا ہے پھر ان منکروں کو اپنی قوم پرستی اور اقتدار کی کمزوری کا پتہ چل جائے گا۔
2. اللہ عزوجل کی اطاعت ولایت معصومین کے اقرار کے ساتھ مشروط ہے یہی وہ عہد ہے جو اللہ کے نزدیک شفاعت و نجات کا ضامن ہے۔
3. معصومین کی محبت و مودت اللہ رحمان کی عظیم نعمت ہے جو اللہ دلوں میں ڈالتا ہے جس پر مومنین اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ یہ سب سے اول اور اعلیٰ ترین نعمت ہے۔ اس نعمت سے دنیا اور آخرت کا کوئی مرحلہ مشکل نہیں رہتا۔ رسول اللہ نے بار بار ہزار ہا مواقع پر اعلان ولایت کر کے اس کو آسان کر دیا ہے۔



سورة طه

طه مَا أَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لِتَشْقَىٰ ۚ إِلَّا تَذَكْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ۚ

ط۔ ہم نے یہ قرآن تم پر اس لیے نازل نہیں کیا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ مگر یہ تو تذکرہ ہے ہر اس کیلئے جو ڈرے۔ (طہ-1-3)

1. امام جعفر صادقؑ سے طہ کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ طہ نبی اکرمؐ کے اسمائے مبارک میں سے ایک اسم ہے اور اس کا مطلب حق کا طالب اور اس کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ (البرہان- ج ۵- ص ۱۵۴)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ جب نماز پڑھتے تو اپنی پاؤں کی انگلیوں پر کھڑے ہوتے حتیٰ کہ پاؤں سو جھ گئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے نازل فرمایا طہ یعنی طیبی زبان میں یا محمدؐ۔ ہم نے قرآن اس لیے تم پر نازل نہیں کیا کہ تم مشقت کرو مگر یہ تذکرہ ہے اس کیلئے جو ڈرتا ہے۔ (البرہان- ج ۵- ص ۱۵۵)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے چہارہ معصومینؑ کو اپنی معرفت اور محبت کیلئے خلق فرمایا اور کائنات کو معصومینؑ کی محبت اور معرفت کیلئے پیدا کیا۔ محبت کرنے والا خالق معصومینؑ اپنی محبوب ہستیوں کو مشقت اور تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتا۔ معصومینؑ نے آسمانوں پر ملائکہ کو تعلیم دی کہ کس طرح اللہ کی عبادت کریں اور زمین پر بھی مخلوق کی تعلیم کی خاطر عبادت کرتے ہیں اور اللہ کی محبت میں ہر چیز قربان کر دی۔

2. بصیرت کے اندھے مقصر ملاں نے یہ سمجھا کہ معصومینؑ کو عبادت اور شہادت پانے کی وجہ سے درجات ملے اور منکر ولایت مقصر ملاں بھی چند دن دکھاوے کی ٹکریں مار کر انبیاء سے افضل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ اے حبیب ساری ساری رات عبادت نہ کرو مشقت نہ اٹھاؤ یہ قرآن تو متقین کیلئے تذکرہ ولایت ہے۔



فَاَوْجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ ۚ قُلْنَا لَا تَخَفُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ ۚ

پس موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا۔ ہم نے کہا مت ڈرو۔ بیشک تم ہی غالب رہو گے۔ (طہ-67-68)

1. نبی اکرمؐ سے ایک یہودی نے سوال کیا کہ آپ افضل ہیں یا موسیٰ بن عمران نبی جس سے اللہ نے کلام کیا اور ان کو تورات اور عصا عطا کیا اور اس کیلئے سمندر شق کیا اور اس پر بادل کا سایہ کیا؟ نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ کسی بندے کیلئے یہ پسندیدہ بات نہیں کہ اپنی ذات کی پاکیزگی بیان کرے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جب آدمؑ سے ترک اولیٰ ہوا تو توبہ کرتے ہوئے کہا اے اللہ میں تجھ سے محمدؑ و آل محمدؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے معاف فرما۔ تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی۔ اور نوحؑ جب کشتی پر سوار ہوئے اور غرق ہونے کا خطرہ ہوا تو کہا: اے اللہ میں تجھ سے محمدؑ و آل محمدؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے غرق ہونے سے بچالے تو اللہ نے ان کو اس سے نجات دی۔ اور جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو کہا اے اللہ میں تجھ کو محمدؑ و آل محمدؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے اس سے نجات دے تو اللہ نے اسے ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔ اور جب موسیٰ نے عصا پھینکا اور اپنے دل میں خوف محسوس کیا تو کہا اے اللہ میں تجھ سے محمدؑ و آل محمدؑ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھے امان دے تو اللہ جل جلالہ نے فرمایا ”مت ڈرو بیشک تم ہی غالب رہو گے“۔ اے یہودی اگر موسیٰؑ مجھے پالیں اور پھر مجھ پر اور میری نبوت پر ایمان نہ لائیں تو اس کا ایمان اس کو کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ اس کی نبوت اس کو کوئی نفع

پہنچا سکے گی۔ اے یہودی میری ذریت میں سے جب مہدی ظہور کریں گے تو عیسیٰ بن مریم ان کی نصرت کیلئے نازل ہوں گے اور ان کو آگے کرے ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۱۷۶)

فوائد:-

1. اولی العزم مرسلین کی دعا سخت مصیبت کے وقت بھی اللہ محمد وآل محمد کے ذکر اور وسیلے کے بغیر نہیں سنتا۔ اور مقصر ملاں اپنے آپ کو (نعو باللہ) مولا علی سے افضل سمجھتا ہے کیونکہ مولا کی ولایت کی گواہی سے انکار کرتا ہے اور اپنا ذکر خود خبیث جحدے میں کرتا ہے کہ اے رب مجھ کو روز ذلیل حقیر بندے پر رحم کر۔ کیا اللہ ایسے شیطان کی دعا سنے گا یا نماز قبول کرے گا؟ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”میں کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل اس سے قبول نہیں کرتا سوائے اقرار ولایت علی کے، میرے رسول احمد کی نبوت کے ساتھ“۔

اقرار کا واضح مطلب ہے کہ زبان کے ساتھ گواہی دینا اور یہ عمل پر لاگو ہے تو کیا ملاں کی نماز عمل نہیں ہے؟ یا ناصبی ملاں کی نماز وہ بد عملی ہے جس کا ذکر امام جعفر صادق نے فرمایا: ”ہم اصل بیت کا ناصبی دشمن، ہمیں پروا نہیں کہ وہ روزے رکھے یا نماز پڑھے یا زنا کرے یا چوری کرے، بیشک وہ دوزخ میں جائے گا۔“ ناصبی اسے کہتے ہیں جو ولایت معصومین کے سامنے اپنی ولایت کا جھنڈا نصب کرے۔ ناصبی مقصر کی تشریح امام نے سورۃ البقرہ کی آیت 78-79 کی تفسیر کرتے ہوئے فرمادی ہے کہ ناصبی وہ شیعہ ملاں ہیں جو معصومین کی ولایت و عظمت کی مخالفت کرتے ہیں اور وہ فوج یزید لعنت اللہ سے بدتر لوگ ہیں۔



وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِّمَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَىٰ ۝

اور بیشک میں توبہ قبول کرنے والا ہوں اس شخص کیلئے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور عمل صالح کیلئے پھر ہدایت پا جائے۔ (طہ - ۸۲)

1. امام محمد باقر نے سدیر کا ہاتھ پکڑا اور بیت اللہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے سدیر، انسانوں کو ضرور حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں (کی عمارت) کے پاس آئیں پھر ان کا طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں تاکہ ہم انہیں اپنی ولایت تعلیم فرمائیں اور یہی اللہ کا قول ہے، ”اور بیشک میں غفار ہوں اس کیلئے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے پھر ہدایت پا جائے“ پھر اپنے دست مبارک سے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہماری ولایت کی طرف۔ (اقتباس حدیث) (البرہان - ج ۵ - ص ۱۷۸)

2. رسول اللہ نے مولا علی سے فرمایا: اے علی اللہ کی قسم تجھے صرف اس لیے خلق کیا گیا تاکہ تیرے رب کی عبادت کی جائے اور تجھ سے دین کے نشان معلوم ہوں اور تجھ سے بوسیدہ راہ کی اصلاح ہو جائے اور تحقیق وہ گمراہ ہو گیا جو تجھ سے گمراہ ہوا اور وہ ہرگز اللہ عزوجل کی طرف ہدایت نہیں پاتا جو تیری طرف اور تیری ولایت کی طرف ہدایت نہیں پاتا اور یہی میرے رب عزوجل کا قول ہے ”اور بیشک میں غفار ہوں اس کیلئے جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے پھر ہدایت پائے“ یعنی تیری ولایت کی طرف۔ (اقتباس حدیث) (البرہان - ج ۵ - ص ۱۷۸)

3. امام محمد باقر نے اس آیت کے بارے میں فرمایا اللہ کی قسم اگر کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور صالح عمل کرے مگر ہماری ولایت کی اور ہماری مودت کی اور ہمارے فضائل کی معرفت کی طرف ہدایت نہ پائے تو اسے ان چیزوں سے کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۱۸۰)

فوائد:-

1. ہدایت یافتہ وہی شخص ہے جس کے عقیدے، دین اور اعمال کی بنیاد ولایت علی ہو۔ معصومین کی مودت، ان کے فضائل اور عصمت پر مکمل یقین اور اللہ کے حضور ان کی ولایت کے اقرار کے بغیر نیک اعمال بے فائدہ ہیں۔ معرفت ولایت مولا علی ہی معرفت نبوت و رسالت اور معرفت الہی ہے۔



يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ۝ يَعْلَمُ

مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِهِ عِلْمًا ۝ وَعَنْتِ الْوُجُوهُ لِلْحَيِّ
 الْقَيُّومِ ط وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ
 وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخْفُ ظُلْمًا وَلَا هَضْمًا ۝

اس دن سفارش فائدہ نہیں دے گی مگر جس کیلئے رحمان اجازت دے اور اس کے قول سے راضی ہو۔ وہ جانتا ہے جو کچھ لوگوں کے آگے ہے اور جو پیچھے ہے اور وہ اس کے علم کا احاطہ نہیں کر سکتے اور چہرے (سر) حتیٰ و قیوم کے سامنے جھک جائیں گے اور یقیناً وہ نامراد ہو گا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا اور جو نیک اعمال کرے اور مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف نہیں ہوگا اور نہ حق تلفی کا۔ (طہ-109-112)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا قیامت کے دن کوئی محمد مصطفیٰؐ کی شفاعت نہیں پاسکے گا سوائے اس کے جس کے لیے رحمان اطاعت آل محمدؐ کی وجہ سے اجازت دے گا اور اس کے قول اور عمل سے راضی ہوگا اور وہ ان کی مودت پر زندہ رہا اور اسی پر اسے موت آئی پس اللہ اس کے قول و عمل سے راضی ہو گیا۔ اور چہرے حتیٰ و قیوم کے سامنے جھک جائیں گے اور تحقیق وہ نامراد ہوگا جس نے آل محمدؐ پر ظلم کا بوجھ اٹھایا، اور جس نے نیک اعمال کیے اور وہ مومن بھی ہو تو اسے ظلم کا خوف نہ ہوگا اور نہ حق تلفی کا۔ یعنی مومن جو آل محمدؐ سے محبت کرے اور ان کے دشمنوں سے بغض رکھے۔

(البرہان- ج ۵- ص ۱۸۹)

فوائد:-

1. معصومین کی شفاعت اس کے لیے ہے جس کے قول سے اللہ راضی ہے یعنی اس کا قول ثابت ہو اور قول ثابت وحدانیت، رسالت اور ولایت کی گواہی اور اقرار کا نام ہے۔ تو مومن وہ شیعہ ہے جو قول ثابت کا اقرار کرتے ہوئے نیک اعمال کرے اور اسی ولایت علیؑ کے یقین پر اسے موت آئے اور دشمنان آل محمدؐ پر لعنت و تبرا بھی کرتا ہو۔



وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَىٰ آدَمَ مِنْ قَبْلِ فَنَسَىٰ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا ۝

اور یقیناً ہم نے اس سے پہلے آدم کو ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا۔ (طہ-115)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا اللہ نے نبیوں سے بیثاق لیا اور فرمایا کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں، اور یہ محمدؐ میرا رسول اور علیؑ امیر المؤمنین؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو اللہ نے ان کو نبوت عطا فرمادی۔ پھر اولی العزم (رسولوں) سے بیثاق لیا کہ میں تمہارا رب ہوں اور محمدؐ میرا رسول ہے اور علیؑ امیر المؤمنین اور ان کے بعد اوصیاء میرے اولیاء امرا اور میرے علم کے خزانہ دار ہیں اور یہ کہ میں اپنے دین کی نصرت مہدیؑ کے ذریعے کروں گا اور اسی کے ذریعے اپنی حکومت قائم کروں گا اور اسی کے ذریعے اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور اس کے ذریعے طوعاً یا کرہاً عبادت کرواؤں گا۔ انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب ہم اقرار کرتے ہیں اور ہم گواہی بھی دیتے ہیں۔ آدمؑ نے نہ انکار کیا اور نہ اقرار کیا۔ تو اللہ نے مہدیؑ کے بارے میں ان پانچ کی عزیمت ثبت کر دی اور آدمؑ کی اقرار پر عزیمت نہ ہوئی اور یہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے ”اور یقیناً ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک حکم دیا تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ

پایا“۔ (البرہان- ج ۵- ص ۱۹۱)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اور یقیناً ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک حکم دیا تھا جو محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور انکی ذریت کے آئمہ کے بارے میں تھا مگر وہ بھول گیا اور ہم نے اس میں عزم نہ پایا۔

(البرہان - ج ۵ - ص ۱۹۱)

فوائد:-

1. حضرت آدمؑ نے اقرار ولایت سے ہرگز انکار نہیں کیا مگر ذرا سا توقف کرنے سے اولی العزم کا عہدہ نمل سکا۔ جنہوں نے بلا توقف اقرار ولایت کیا اور شہادت بھی دے دی اللہ کے حضور میں وہ اولو العزم رسول قرار پائے۔ جس طرح ملائکہ میں سے جو مودت اور معرفت ولایت مولا علیؑ میں بہت زیادہ شدت رکھتے تھے وہ مقررین اور سردار ملائکہ قرار پائے۔

اب اللہ عزوجل کے نزدیک ان لوگوں کا کیا انجام ہوگا جو ولایت علیؑ کے اقرار اور شہادت دینے سے روکتے ہیں وہی جبار و قہار بہتر جانتا ہے۔



قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِيعًا ۚ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۗ فَاِمَّا يٰۤاَتِيْنَكُمْ مِّنِّيْ هُدًى ۙ

فَمَنْ اَتَبَعَ هُدًى فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقَىٰ ۗ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ

فَاِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ اَعْمٰى ۗ قَالَ رَبِّ لِمَ

حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ۗ قَالَ كَذٰلِكَ اَتٰتَكَ اٰتِنَا فَنَسِيْتَهَا

ۗ وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ۗ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ

بِآيٰتِ رَبِّهِ ۗ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَاَبْقٰى ۗ

فرمایا تم سب یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔ پس جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی اتباع کرے گا تو وہ نہ بھٹکے گا اور نہ بد بخت ہوگا اور جو میرے ذکر سے منہ موڑے گا تو اس کیلئے تنگ (دنیاوی) زندگی ہوگی اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے رب تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا جبکہ (دنیا میں) میں آنکھوں والا تھا۔ اللہ کہے گا اسی طرح ہماری آیات تیرے پاس آئیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح ہم اس شخص کو جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے بدلہ دیتے ہیں اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے۔ (طہ - 123-127)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”پس جو میری ہدایت کی اتباع کرے گا تو وہ نہ بھٹکے گا اور نہ بد بختی میں مبتلا ہوگا“ کے بارے میں فرمایا جس نے آئمہ کو بلند کیا اور ان کے امر کی اتباع کی اور ان کی اطاعت کو ہرگز نہ چھوڑا۔ ”اور جس نے میرے ذکر سے منہ موڑا تو اس کیلئے تنگ زندگی ہوگی“ یعنی ولایت

امیر المؤمنینؑ سے منہ موڑا۔ ”اور قیامت کے دن ہم اسے اندھا محسوس کریں گے“، یعنی قیامت میں آنکھوں سے اندھا اور دنیا میں ولایت امیر المؤمنین سے دل کا اندھا اور وہ قیامت میں متحیر ہوگا۔ وہ کہے گا، ”اے رب تو نے مجھے اندھا کیوں محسوس کیا جبکہ میں آنکھوں والا تھا“۔ اللہ فرمائے گا، ”جس طرح ہماری آیات تیرے پاس آئیں تھیں، اور آیات آئمہؑ ہیں“ تو تو نے انہیں بھلا دیا اور اسی طرح آج تو بھلایا جا رہا ہے، یعنی تو نے انہیں ترک کر دیا تھا اور اسی طرح آج تمہیں دوزخ میں ترک کیا جا رہا ہے جیسے تو نے آئمہؑ کو چھوڑ دیا تھا اور ان کے امر کی ہرگز اطاعت نہ کی اور نہ ان کا قول (حدیث) سنا۔ ”اور اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں جو حد سے گذر جائے اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لائے اور آخرت کا عذاب زیادہ سخت اور باقی رہنے والا ہے، یعنی جس نے ولایت امیر المؤمنینؑ میں کسی اور کو شریک کیا اور اپنے رب کی آیات پر ایمان نہ لایا اور آئمہؑ کی مخالفت کرتے ہوئے ان کو چھوڑ دیا اور ان کے نقش قدم کا اتباع نہ کیا اور نہ ان سے محبت کی۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۱۹۴)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: اے لوگو اللہ کی ہدایت کی اتباع کرو ورنہ ہدایت پا جاؤ گے اور وہ میری ہدایت ہے اور میری ہدایت علیؑ ابن ابی طالبؑ کی ہدایت ہے پس جس نے اس کی ہدایت کی میری حیات ظاہری میں اور میری شہادت کے بعد اتباع کی تو اس نے میری ہدایت کی اتباع کی اور جس نے میری ہدایت کی اتباع کی تو اس نے اللہ کی ہدایت کی اتباع کی وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ شقی ہوگا۔ (پھر آپؐ نے مندرجہ بالا آیات تلاوت فرمائیں)

(البرہان۔ ج ۵۔ ص ۱۹۵)

فوائد:-

1. جو ولایت مولا علیؑ کے ذکر سے منہ موڑتا ہے وہ اللہ کے نزدیک گمراہ، بد بخت، شقی القلب، بصیرت کا اندھا اور مغضوب ہوتا ہے۔ اس نے اللہ ہادی برحق رحمان و کریم کی صامت اور ناطق آیات سے آنکھیں چرائیں، معصومینؑ کی اخبار و احادیث اور قول و امر کو چھوڑ کر منکر ولایت ملاں کے فتووں پر بڑی احتیاط کے ساتھ عمل کیا۔ مقصر ملاں اللہ تعالیٰ اور معصومینؑ کی ولایت و اطاعت میں بھی فرق ڈالتا ہے اس کی جماعت بندی اور درجے بناتا ہے تاکہ مسئلہ پیچیدہ اور گورکھ دھندا نظر آئے اور مقلد مجبور ہو کر ملاں کے قدموں میں گر جائے۔ حالانکہ معصومینؑ کے اقوال اور آیات الہی کے تحت اللہ اور اس کے معصومینؑ کی ولایت، معرفت، اطاعت، امر، عمل اور مشیت ایک ہی ہیں۔



سورة الانبياء

اَقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ مُّعْرِضُونَ ۗ مَا يَأْتِيهِمْ مِّنْ ذِكْرِ مِّنْ

رَبِّهِمْ مُّحَدَّثٍ اِلَّا اسْتَمَعُوْهُ وَهُمْ يَلْعَبُوْنَ ۗ اِلٰهِيَّةٌ قُلُوْبُهُمْ ط وَاَسْرُوْا

النَّجْوَى ۞ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۗ هَلْ هَذَا إِلَّا بَشْرٌ مِّثْلُكُمْ ۚ أَفَتَأْتُونَ السَّحْرَ وَأَنْتُمْ
تُبْصِرُونَ ۚ قُلْ رَبِّي يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ۚ بَلْ قَالُوا أَضْغَاثُ أَحْلَامٍ ۚ بَلِ افْتَرَاهُ بَلْ هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَأْتِنَا بِالْبَيِّنَاتِ
كَمَا أُرْسِلَ الْأَوْلُونَ ۚ مَا آمَنَّا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا ۚ أَفَهُمْ يُؤْمِنُونَ ۚ
وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ إِلَّا رِجَالًا نُوْحِي إِلَيْهِمْ فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ
لَا تَعْلَمُونَ ۚ

لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا ہے اور وہ غفلت میں منہ موڑے ہوئے ہیں۔ نہیں آتی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے تازہ (ذکر) نصیحت مگر وہ اسے کھیلتے ہوئے (مذاق میں) سنتے ہیں۔ ان کے دل غافل ہیں اور چپکے چپکے سرگوشیاں کرتے ہیں۔ یہ جو ظالم لوگ ہیں کہتے ہیں کیا یہ تم جیسا انسان نہیں؟ کیا تمہارے پاس جادو آیا ہے جبکہ تم بصارت رکھتے ہو؟ اے حبیب کہہ دو میرا رب آسمان اور زمین میں ہر قول جانتا ہے اور وہ سب سننے والا جاننے والا ہے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ یہ پراگندہ خواب ہیں بلکہ اس نے خود اسے گھڑ لیا ہے بلکہ یہ شاعر ہے ورنہ لائے یہ کوئی نشانی (آیت) جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا تھا۔ ان سے پہلے کوئی بستی بھی جسے ہم نے ہلاک کیا ایمان نہ لائی۔ کیا یہ لوگ ایمان لے آئیں گے۔ ہم نے تم سے پہلے بھی صرف مردوں کو رسول بنا کر بھیجا تھا جن کی طرف ہم وحی کیا کرتے تھے۔ پس تم لوگ اگر نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔ (الانبیاء-1-7)

1. امام محمد باقر نے فرمایا: ان کے دلوں میں تمہاری اہل بیت کی دشمنی ہے اور تمہارے بعد ظلم ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے، ”اور وہ چھپ کر سرگوشیاں کرتے ہیں جو لوگ ظلم کرتے ہیں کہتے ہیں کیا یہ صرف تمہاری طرح کا بشر نہیں ہے؟ کیا تمہارے پاس جادو آیا ہے جبکہ تم بصارت رکھتے ہو؟“ (البرہان-5-ص ۲۰۶)

2. ”کیا تمہارے پاس جادو آیا ہے جبکہ تم بصارت رکھتے ہو، یعنی تمہارے پاس محمد مصطفیٰ آئے ہیں جن کو (نعوذ باللہ) جادو گر کہتے ہو۔ اے محمد ان سے کہہ دو ”میرا رب آسمان اور زمین میں ہر قول جانتا ہے، یعنی جو کچھ آسمان اور زمین میں کہا جاتا ہے۔ پھر اللہ نے قریش کا قول بیان کیا کہ کہتے ہیں ”بلکہ کہتے ہیں یہ پراگندہ خواب ہیں بلکہ اسے گھڑ لیا ہے، یعنی جو ہم محمدؐ کو خبر دیتے ہیں جو وہ خواب میں دیکھتے ہیں اور کچھ نے کہا کہ اسے گھڑ لیا ہے یعنی جھوٹ موٹ ہے اور بعض نے کہا ”بلکہ یہ شاعر ہے ورنہ کوئی نشانی کیوں نہیں لاتا جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا“ تو اللہ ان کی تردید میں فرماتا ہے ”ان سے پہلے کوئی بستی بھی جسے ہم نے ہلاک کیا ایمان نہ لائی، یعنی یہ کیسے ایمان لائیں گے جبکہ ان سے پہلے لوگ بھی نشانوں پر ایمان نہ لائے حتیٰ کہ ہلاک ہوئے۔“ (حدیث۔ تفسیر

3. امام محمد باقر سے زرارہ نے پوچھا کہ ”پس پوچھو اہل ذکر سے اگر تم نہیں جانتے“ سے کون مراد ہیں؟ فرمایا: اللہ کی قسم ہم۔ پوچھا: تو آپ ہے جن سے پوچھا جاتا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: اور ہم سوال کرنے والے ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: تو ہم پر واجب ہے کہ آپ سے پوچھیں؟ فرمایا: ہاں۔ پوچھا: اور آپ پر فرض ہے کہ ہمیں جواب دیں؟ فرمایا: نہیں۔ وہ ہم پر منحصر ہے اگر ہم چاہیں تو کریں اور اگر چاہیں تو چھوڑ دیں۔ ”یہ ہماری عطا ہے احسان کرو یا روک لو کوئی حساب نہیں“۔ (ص 39) (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۲۰۷)

4. ایک شخص نے عرض کی کہ ہمارے پاس کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے قول ”پس اہل ذکر سے پوچھ لو اگر تم نہیں جانتے“ سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں؟ امام محمد باقر نے فرمایا: ان کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ انہیں اپنے دین کی دعوت دیں۔ پھر اپنے دست مبارک سے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں اور ہم سے پوچھا جاتا ہے اور ذکر کے دو معنی ہیں: ایک نبیؐ کہ یقیناً ان کا اسم ذکر ہے۔ اللہ کا فرمان ہے ”ذکر رسول“ اور دوسرا قرآن۔ اللہ کا قول ہے ”بیشک ہم نے اس ذکر کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں“ اور اہل بیتؑ ہی اہل قرآن اور اہل نبیؐ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۲۰۷)

فوائد:

1. ظہور امام زمانہؑ کا وقت قریب ہے پھر بھی لوگ غفلت و گمراہی میں ہیں کہ جب بھی کوئی ولایت علیؑ (ذکر اللہ) کی آیت یا حدیث پیش کی جاتی ہے تو مذاق میں اڑا دیتے ہیں کہ ولایت علیؑ کے سوا دین میں کچھ اور نہیں ہے؟ مقصر ظالم یہ بھی کہتے ہیں کہ معصومینؑ ہم جیسے ہی تو بشر تھے سب شہید ہو گئے ان کو آرام سے اپنے روضوں میں سونے دو، اب ہم دین کے ٹھیکیدار ہیں۔ مگر اللہ ان کی یہ سب باتیں ریکارڈ کر رہا ہے۔ پہلی تو میں بھی ولایت علیؑ کے انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔ مقصرین کہتے ہیں کہ معصومینؑ کی شان میں لکھی گئی کتب علم الاصول اور علم الرجال کے حساب سے قابل اعتبار نہیں یہ پراگندہ خواب ہیں اور ذکر اور خطیب جو بیان کرتے ہیں یہ شاعری ہے حقیقت نہیں ہوتی، اگر دین کی کوئی بات پوچھنی ہے تو مقصر ملاں سے پوچھو کیونکہ وہی اہل ذکر ہے اور بنی اسرائیل کے معصوم انبیاءؑ سے افضل ہے (نعوذ باللہ) ❖.....❖

۳۳ وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط وَإِنْ كَانَ

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا ط وَكَفَىٰ بِنَا حَسِبِينَ ۝

اور قیامت کے دن ہم عدل و انصاف والے میزان قائم کریں گے پھر کسی شخص پر ذرا برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور اگر (کسی کا کوئی عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب لینے کیلئے کافی ہیں۔ (الانبیاء۔ 47)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہم عدل و انصاف والے میزان ہیں۔ (الصافی۔ ج ۲۔ ص ۴۶۲)

2. اے اللہ کے بندو! جان لو کہ اہل شرک کیلئے تو میزان نصب ہی نہیں کئے جائیں گے اور نہ ان کیلئے دفتر کھولے جائیں گے وہ تو گروہ درگروہ جہنم میں بھیج دیئے جائیں گے اور صرف اہل اسلام کیلئے میزان نصب کئے جائیں گے اور دفتر کھولے جائیں گے پس اللہ سے ڈرو اے اللہ کے بندو۔ (اقتباس حدیث۔ امام سجادؑ) (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۲۲۶)

فوائد:

1. قیامت کے دن میزان عدل و ولایت معصومینؑ ہوگا۔ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی معصومین کے محبت ہوگی کامیاب ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ہرگز ناممکن ہے کہ کسی کے دل میں ولایت علیؑ بھی ہو اور ولایت و عزاداری کے مخالف مقصر ملاں کی محبت بھی ہو کیونکہ حق اور باطل یکجا نہیں ہو سکتے۔ ولایت علیؑ میں شرک نہیں ہو سکتا۔ مقصر

ملاں کی ولایت کا عقیدہ باطل اور شرک ہے۔ نجات کا دار و مدار ولایتِ علیؑ پر ہے اسی لیے اللہ علیٰ العظیم فرماتا ہے کہ ”اگر تمام لوگ علیؑ کی ولایت جمع ہو جاتے تو میں جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا“



قُلْنَا يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلْمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ ؕ

ہم نے کہا اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔ (الانبیاء۔ 69)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو انہوں نے کہا اے اللہ میں تجھ سے محمدؐ و آل محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں مجھے اس سے نجات دے تو اللہ نے اسے ان پر ٹھنڈا اور سلامتی والا بنا دیا۔
(البرہان۔ ج ۵۔ ص ۲۳۳)
فوائد:-

اس کا بیان سورۃ طٰ کی آیت نمبر 67-68 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَرْعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقَّهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ط هٰذَا يَوْمُكُمْ الَّذِي كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ؕ

ان کو وہ بڑی گھبراہٹ رنج نہیں دے گی اور ملائکہ ان کے استقبال کو آئیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔
(الانبیاء۔ 103)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ بیشک قیامت کے دن علیؑ اور اس کے شیعہ بہت زیادہ خوشبودار مشک کے ٹیلے پر ہونگے۔ لوگ خوف و گھبراہٹ میں ہوں گے اور وہ خوف میں نہیں ہوں گے۔ اور لوگ غم میں ہوں گے اور وہ غم میں نہیں ہوں گے اور یہی اللہ کا قول ہے ”ان کو بڑا خوف (قیامت کا دن) مغموم نہیں کرے گا اور ملائکہ ان کے استقبال کو آئیں گے کہ یہ تمہارا وہی دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔“ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۲۵۴)
فوائد:-

1. جو ولایتِ علیؑ کا قول و عمل سے قائل ہے اللہ تعالیٰ اس کا خوف و گھبراہٹ ختم کر دیتا ہے۔ جو غم امام مظلومؑ میں گریہ و ماتم کرتا ہے خون کا پرسہ واجب سمجھتا ہے وہ قیامت کے دن معصومین کی زیارت کے شرف سے خوش ہوگا اور جو ظہور امام عصرؑ کے انتظار میں ہے اسے قیامت کی خوفناک منزلوں میں ہزاروں سال دھکے نہیں کھانے پڑیں گے۔



وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ مَّ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ

الصّٰلِحُوْنَ ؕ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ؕ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً

لِّلْعَالَمِينَ ۝

اور تحقیق ہم نے ذکر کے بعد زبور میں (بھی) لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔ بیشک اس میں ایک پیغام ہے عبادت گزار لوگوں کیلئے۔ اور ہم نے تم کو عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء-105-107)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اور یقیناً ہم نے ذکر کے بعد زبور میں لکھ دیا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے“، یعنی ہم اور بیشک ”اس میں عابد لوگوں کیلئے پیغام ہے“، یعنی ہمارے شیعہ لوگ۔

(البرہان - ج ۵ - ص ۲۵۶)

2. امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا کہ زبور کیا ہے اور ذکر کیا ہے؟ فرمایا ذکر اللہ کے پاس ہے اور زبور جو داؤد پر نازل کی گئی اور تمام کتاب (مکمل) جو نازل ہوئی وہ اہل علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۲۵۶)

3. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ آخر زمانے میں امام مہدیؑ کے اصحاب ہیں۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۲۵۷)

فوائد:-

1۔ ہر لمحہ ولایت علیؑ کا ذکر، یاد غم حسینؑ اور انتظار ظہور قائم میں عبادت گزار شیعوں کے لئے پیغام ہے کہ محمد و آل محمدؑ حاضر و ناظر تمام عالمین کے لئے رحمت اور ہادی ہیں اس لئے انہیں کسی مقصر ملاں کے فتووں کی ضرورت نہیں اور زمین کے وارث جلد ہی زمین پر ولایت علیؑ کا نظام قائم کرنے والے ہیں۔

2. منکر ولایت مقصر ملاں حق معصومینؑ پر ڈاکہ ڈال کر خود وارث زمین بن بیٹھا ہے اور معصومینؑ کے حق وراثت والی آیات کے ساتھ اپنی تصویریں بھی شائع کرواتا ہے۔ ایسے لوگ فدک چھیننے والوں کی مشترکہ اولاد ہیں۔



سورة الحج

مَنْ كَانَ يَظُنُّ أَنْ لَّنْ يَنْصُرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيَمْدُدْ بِسَبَبٍ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لِيَقْطَعْ فَلْيَنْظُرْ هَلْ يُدْهِبَنَّ كَيْدَهُ مَا يَغِيظُ ۝

جو شخص یہ گمان (ظن) کرتا ہے کہ اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں ہرگز نصرت نہیں کرے گا تو اسے چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی تانے پھر گلے میں ڈال کر لٹک جائے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس چیز کو دور کرتی ہے جو اسے ناگوار ہے۔ (الحج-15)

1. ایک دن نبی اکرمؐ نے فرمایا: بیشک میرے رب نے مجھ سے اپنی نصرت کا وعدہ کیا ہوا ہے اور وہ اپنے ملائکہ سے میری مدد کرتا ہے اور وہ میرا ناصر ہے ان کے ذریعے اور علیؑ کے ذریعے جو میرا نخی میری اہل بیتؑ میں سے خاص ہے۔ پس یہ لوگوں پر گراں گذرا کہ علیؑ اس کی نصرت کیلئے مخصوص ہے اور یہ ان کو نا گوار گذرا تو اللہ عزوجل نے فرمایا ”جو بھی یہ ظن کرے کہ اللہ اس کی دنیا اور آخرت میں ہرگز نصرت نہیں کرے گا تو اسے چاہیے کہ آسمان تک ایک رسی تانے پھر (اپنا گلا) قطع کر لے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس کی ناگواری (غصے) کو دور کرتی ہے“۔ یعنی اپنی گردن میں رسی ڈال کر اپنے گھر سے آسمان تک تان دے حتیٰ کہ اس کی گردن کٹ جائے اور وہ مر جائے پھر دیکھے کیا اس کی تدبیر اس کے غصہ کو دور کرتی ہے۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۲۶۷)

فوائد:-

1. ”یاعلیٰ مدد“ کے منکروں مقصود کو اللہ اور رسولؐ کا عادلانہ مشورہ یہی ہے کہ خودکشی کر لو پھانسی چڑھ جاؤ تاکہ تمہارے نجس خون میں جو ولایت علیؑ کے خلاف غصے کا ابال آتا ہے ٹھنڈا ہو۔ پچنا ہو علیؑ سے تو جہنم میں جائیے۔
2. اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ دنیا و آخرت میں اللہ کی مدد اور نصرت کا نام مولا علیؑ مشکل کشا ہے۔ اللہ کے رسولوںؐ کا، اسکے دین کا، اسکے بندوں کا ناصر و مددگار مولا علیؑ ہے۔



هٰذِنِ خَصْمِنِ اِخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ ذَا فَالذِّينَ كَفَرُوا قَطَعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ السَّخِةِ ۱۸

نَارٍ ط يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ

وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُمْ مَقَامِعٌ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كَلَّمَا ارَادُوا اَنْ يَّخْرُجُوا مِنْهَا

مِنْ غَمٍّ اَعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝

یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو جن لوگوں نے کفر کیا ہے ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی ڈالا جائے گا۔ جس سے ان کی کھالیں اور جو کچھ ان کے پیٹ میں ہے گل جائے گا اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں۔ جب بھی وہ غم میں اس سے نکلنے کا ارادہ کریں گے تو اس میں واپس (دھکیل) دیئے جائیں گے کہ چکھو (مزا) آگ کے عذاب کا۔ (الحج - 19-22)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا تو جن لوگوں نے ولایت علیؑ سے کفر کیا ان کے لیے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۲۷۰)

2. مولا امام حسینؑ سے اللہ عزوجل کے قول ”یہ دو فریق ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا ہے“ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ہم اور بنو امیہ۔ ہم نے اللہ عزوجل کیلئے جھگڑا کیا۔ ہم کہتے ہیں کہ اللہ صادق ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ کاذب ہے۔ پس ہم اور وہ قیامت کے دن دو فریق ہیں۔

فوائد:-

1. حق اور باطل میں جنگ یہی رہی ہے کہ باطل نے ولایت علیؑ کو چھوڑ کر اپنی ولایت کا اعلان کیا اور لوگوں نے ان کی بیعت کر لی کیونکہ وہ ولایت کو اللہ کی طرف سے نہیں سمجھتے بلکہ جو بھی جدوجہد کر کے ولی بن جائے۔ یہی حال آج کل کے منکرین ولایت اور مقصرین کا ہے کہ ولایت الہی جو کہ ولایت علیؑ ہے کو چھوڑ کر ولایت ملائ کی بیعت کر لی ہے اور آگ کے کپڑے سلوانے کا مجوسی درزی کو آرڈر بھی دے دیا ہے۔ ولایت مولا علیؑ سے جھگڑنے کا نتیجہ تو اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں کھل کر بیان فرما دیا ہے۔



وَهْدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۖ وَهْدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ ۝ إِنَّ

الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ
لِلنَّاسِ سَوَاءً ۚ الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۗ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِالْحَادِمِ بِظُلْمٍ نَذَقْهُ مِنْ

عَذَابِ أَلِيمٍ ۝

اور ان کو طیب قول کی ہدایت دی گئی اور ان کو صراط حمید کی ہدایت دی گئی۔ بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور جو روکتے ہیں اللہ کی سبیل سے اور مسجد حرام سے جسے ہم نے تمام لوگوں کیلئے برابر بنایا ہے اس میں رہنے والے اور باہر سے آنے والے۔ اور جو شخص بھی اس میں ظلم کے ساتھ الحاد کرنے کا ارادہ کرے گا اسے ہم دردناک عذاب کا مزا چکھائیں گے۔ (الحج-24-25)

1. اللہ تعالیٰ کے قول ”اور ان کو طیب قول کی ہدایت دی اور صراط حمید کی ہدایت دی“ کے بارے میں امام محمد باقرؑ نے اپنے صحابی سے فرمایا: اللہ کی قسم یہ وہ امر ہے جس پر تم ہو۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۲۵)

2. ”اور ان کو طیب قول کی ہدایت دی“ یعنی توحید و اخلاص ”اور ان کو صراط حمید کی ہدایت دی“ یعنی ولایت کی طرف۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۴۳۹) (البرہان - ج ۵ - ص ۲۵)

3. آیت نمبر 25 کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ اس کے بارے میں نازل ہوئی جو امیر المؤمنینؑ سے الحاد کرے اور ان پر ظلم کرے۔ (تفسیر قمی۔ ص ۴۳۹)

فوائد:-

1. جو لوگ قول طیب (توحید، رسالت، ولایت) کا اقرار کرتے ہیں اور ولایت مولا کی صراط حمید پر ثابت قدم ہیں انکے لیے ننگن، ریشمی لباس اور ہمیشہ رہنے والی جنت ہے۔

1. جو لوگ اللہ کی سبیل (ولایت علیؑ) سے روکتے ہیں اور کعبہ کو چھپاتے ہیں (غلافوں کے ساتھ) جو ولایت مولا علیؑ کا جیتا جاگتا ثبوت ہے اور ولایت علیؑ سے الحاد کرتے ہیں ایسے ظالم لخرین کیلئے دردناک عذاب ہے۔



ثُمَّ لِيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلِيُوفُوا نُدُورَهُمْ وَلِيُطَوِّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ۝

پھر وہ اپنی کثافتیں (میل کچیل) دور کریں اور اپنے نذریں پوری کریں اور قدیم گھر کا طواف کریں۔ (الحج۔ 29)

1. امام محمد باقر نے مکہ میں لوگوں کو دیکھا جو کچھ وہ کر رہے تھے تو فرمایا: وہی کر رہے ہیں جو جاہلیت میں کرتے تھے اللہ کی قسم ان کو یہ حکم تو نہیں دیا گیا۔ ان کو تو صرف یہ حکم دیا گیا ہے کہ اپنی کثافتوں کو دور کریں اور اپنی نذروں کو پوری کریں پھر ہمارے پاس آئیں تاکہ ہم ان کو ولایت کی خبر دیں اور وہ ہمارے لئے اپنی نصرت پیش کریں۔

(البرہان۔ ج ۵۔ ص ۲۸۶)

فوائد:-

1. نذریں پوری کرنے کا مطلب مناسک حج ادا کرنا ہے اور کثافتیں دور کرنا بال اور ناخن کاٹنا ہے اور دراصل کثافتیں دور کرنے کا مطلب امام سے ملاقات کر کے تذکیہ نفس کرنا ہے اور طواف کا مطلب فرض طواف اور طواف النساء ہے۔
2. حج کر کے تمام گناہوں سے توبہ کر کے ظاہری و باطنی میل کچیل اتار کر، ولایت علی کے مخالفین کو پتھر مار کر متقی بن کر پھر معرفت ولایت علی کی دھلیز پر سر تسلیم جھکا دینے کا حکم ہے اور سبیل ولایت میں اپنی جان و مال کو پیش کرنے کا حکم ہے۔



الَّذِينَ اِنْ مَكَنَهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَامَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْاُمُورِ ۝

یہ وہ ہیں جنہیں ہم زمین میں اقتدار دیں گے تو نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے اور معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے روکیں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لئے ہے۔ (الحج۔ 41)

1. امام باقر نے فرمایا یہ آیت آل محمد کی شان میں ہے: مہدی اور ان کے اصحاب۔ اللہ انکو زمین کے مشارق و مغارب پر اقتدار دے گا اور دین ظاہر و غالب کرے گا اور اللہ عزوجل ان کے اصحاب کے ذریعے بدعت اور باطل کو مارتے گا جیسے بیہودہ لوگوں نے حق کو مارا، حتیٰ کہ ظلم کا نشان تک نظر نہ آئے گا اور وہ معروف کا حکم دیں گے اور منکر سے منع کریں گے اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے لئے ہے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۰۲)

فوائد:-

1. جب امام زمانہ قیام فرمائیں گے تو ولایت علی کی دعوت دیں گے ولایت کی مخالفت سے منع کریں گے۔ ولایت کے ذریعے لوگوں کا تزکیہ نفس ہوگا اور فلاح والی نماز قائم ہوگی۔



ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوقِبَ بِهِ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيُنصَرَنَّهُ اللّٰهُ ط

إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوفٌ غَفُورٌ ۝

یہ (ہے انکا انجام) اور جو کوئی بدلہ لے (ویسا ہی) جیسا کہ اسے ایذا دی گئی پھر (دوبارہ) اس کے خلاف بغاوت کی جائے تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا۔ بیشک اللہ معاف کرنے والا درگزر کرنے والا ہے۔ (الحج۔ 60)

1. اس میں رسول اللہ مراد ہیں جب قریش نے زبردستی آپ کو نکالا اور آپ ان سے نکل کر غار میں چلے گئے اور وہ آپ کے قتل کی خاطر آپ کی تلاش میں تھے، تو اللہ نے بدر کے دن ان سے بدلہ لیا تو عتبہ اور شیبہ اور ولید اور ابوجہل اور حنظلہ بن ابوسفیان وغیرہ قتل کئے گئے، پھر جب رسول اللہ نے دنیا سے پر دہ فرمایا تو انہوں نے خون کا بدلہ مانگا تو حق سے بغاوت اور دشمنی میں مولا حسینؑ اور آل محمدؑ کو شہید کر دیا اور یزید لعنت اللہ نے جو اشعار کہے اس سے اس کی عکاسی ہوتی ہے:

اگر میرے بدر والے شیخ دیکھ رہے ہوتے
کہ خزرج نیزوں کے پڑنے سے پریشان ہیں
تو خوشی میں چیختے چلاتے
پھر کہتے: اے یزید! تیرے ہاتھ شل نہ ہوں
میں خندق میں سے نہیں اگر انتقام نہ لوں
آل محمدؑ سے ان کے کار رسالت کا
تحقیق ہم نے ان کے سادات میں سے عظیم سید کو قتل کیا
اور بدر کا بدلہ لیا پس بدلہ پورا ہوا
اور یہی شیخ نے مجھے وصیت کی تھی
تو میں نے شیخ کی مانی جو اس نے مطالبہ کیا تھا
(وہ سر اقدس کی شان میں گستاخی کرتے ہوئے کہنے لگا)
کاش میرے شیخ موجود ہوتے جو گذر گئے
حتیٰ کہ وہ قیاس کرتے کہ قیاس میں یہ (کر بلا)
ایام بدر کے برابر ہو گیا بلحاظ قیمت

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فرمان میں "اور جو بدلہ لے" سے مراد رسول اللہؐ ہیں اور "جیسا کہ اسے ایذا دی گئی" یعنی جب انہوں نے آپؐ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا۔ "پھر اس کے خلاف بغاوت کی تو اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا" یعنی آپؐ کی ذریت میں امام قائمؑ کے ذریعے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۱۶) (تفسیر تمی۔ ص ۴۴۳)

فوائد:-

1. فضائل و ولایت علیؑ کے دشمنوں نے رسول اللہؐ اور انکی ذریت طاہرہ کو اذیتیں دیں اور بغض علیؑ میں بغاوتیں کیں اور آل محمدؑ کو شہید کیا۔ امام جعفر صادقؑ اور امام حسن عسکریؑ نے فوج یزید سے بھی بدتر ناصبی دشمنان اصل بیتؑ کی نشاندہی کی ہے کہ وہ شیعہ علماء کا لبادہ اوڑھ کر شیعوں میں داخل ہو جائیں گے اور قابل توجہ بننے کے بعد معصومینؑ کی شان میں گستاخی کریں گے اور جھوٹ پر جھوٹ کا اضافہ کرتے چلیں جائیں گے حالانکہ معصومینؑ ہر جس سے پاک ہیں، اب ایسے ناصبی مقصرین کا پول کھل چکا ہے، مومنینؑ جاننے والے ہیں کہ

کون لوگ ولایتِ علیؑ کے اقرار سے منع کر رہے ہیں؟ کون عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے دے رہا ہے؟ کون فدک کا غصب ہونا جائز کہہ رہا ہے؟ کون عصمتِ معصومینؑ پر حملے کر رہا ہے؟



لِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ نَاسِكُوهُ فَلَا يُنَازِعُكَ فِي الْأَمْرِ وَاذْعُ إِلَى رَبِّكَ ۖ إِنَّكَ لَعَلَىٰ هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنْ جَدَلُوكَ فَقُلِ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ۝ اللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۖ إِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابٍ ۖ إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ۝

ہر امت کیلئے ہم نے مناسک قرار دیتے ہیں جس کے مطابق وہ مناسک ادا کرتے ہیں پس وہ اس امر میں تم سے تنازعہ نہ کریں تم اپنے رب کی طرف دعوت دو بیشک تم ہی سیدھے راستے پر ہو۔ اور اگر وہ تم سے جھگڑیں تو کہہ دو اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ تم کر رہے ہو۔ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اس امر کے بارے میں جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ بیشک اللہ جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے جانتا ہے بیشک یہ سب کچھ کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ کیلئے بالکل آسان ہے۔

(الحج۔ 67-70)

1. جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا: اے گروہ مہاجرین و انصار بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ہر امت کیلئے ہم نے مناسک قرار دیئے ہیں جس کے مطابق وہ مناسک ادا کرتے ہیں“ منسک وہ امامؑ ہے جو ہر امت میں ان کے نبیؑ کے بعد ہے جس کی نشاندہی نبیؑ کرتا ہے خبردار امام کی اطاعت لازم ہے وہی دین ہے اور وہی منسک ہے اور وہ میرے بعد تمہارا امام علیؑ بن ابی طالبؑ ہے یقیناً میں تمہیں اس کی ہدایت کی طرف دعوت دیتا ہوں کیونکہ وہ سیدھے راستے پر ہے۔ لوگ اس پر تعجب کرتے ہوئے اٹھے اور کہنے لگے اللہ کی قسم ہم ضرور اس امر میں تنازعہ کریں گے اور ہم اس کی اطاعت پر کبھی راضی نہ ہوں گے اور یہ کہ رسول اللہؐ نے اسے اپنے پاس سے گھڑے لیا ہے۔ اس وقت اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ”تم اپنے رب کی طرف دعوت دو بیشک تم ہی سیدھے راستے پر ہو اور اگر وہ تم سے جھگڑا کریں تو کہہ دو اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو۔ اللہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ کرے گا اس امر کے بارے میں جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔ کیا تم نہیں جانتے اللہ سب جانتا ہے جو کچھ آسمان اور زمین میں ہے بیشک یہ سب کچھ کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے“۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۱۷)

فوائد:-

1. ولایتِ علیؑ لازم ہے۔ مولای علیؑ ہی دین الہی ہیں، وہی ہدایتِ مستقیم اور صراطِ مستقیم ہیں، وہی مناسک دین ہیں، اسی لیے مولای علیؑ نے فرمایا ہے کہ میں ہی مومنین کی نماز

ہوں، ان کا حج ہوں، ان کا جہاد ہوں، ان کی زکوٰۃ ہوں۔ کل کا کل دین، اسلام، ایمان مولای علیؑ ہیں۔ جس طرح رسول اللہؐ کے سامنے بیٹھ کر لوگ آیات قرآنی اور قول رسولؐ کا انکار

کرتے تھے اور دل میں ولایت علیؑ کی مخالفت کا مصمم ارادہ کرتے تھے یہی حال مقصر ملاں کا ہے کہ ہزار آیات و احادیث پیش کر و مگر وہ اپنی نجاست کی وجہ سے اقرار ولایت مولیٰ علیؑ کرتا ہی نہیں اور احادیث رسولؐ کو ناقابل اعتبار قرار دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کتاب میں سب کچھ ہے، مقصر ملاں اس حقیقت کا بھی انکار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکررین ولایت کا فیصلہ کرنے والا ہے۔



وَإِذَا تُلِيٰ عَلَيْهِمُ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ تَعْرِفُ فِي وُجُوهِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ط
يَكَادُونَ يَسْطُونَ بِالَّذِينَ يَتْلُونَ عَلَيْهِمُ آيَاتُنَا ط قُلْ أَفَأَنْبِيئِكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ
ذَلِكَ ط النَّارُ ط وَعَدَهَا اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ع

اور جب ان کو ہماری واضح آیات سنائی جاتی ہیں تو تم ان لوگوں کے چھروں پر جنھوں نے کفر کیا ہے صاف طور پر کراہت دیکھتے ہو۔ وہ قریب ہوتے ہیں کہ ان لوگوں پر حملہ کر دیں جو انہیں ہماری آیات سناتے ہیں۔ ان سے کہو کیا تمہیں اس سے بھی بدتر چیز بتاؤں؟ وہ آگ ہے اللہ نے اس کا وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جنھوں نے کفر کیا ہے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ (الحج۔ 72)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک قوم تھی کہ جب بھی اللہ کی کتاب میں کوئی آیت امیر المؤمنینؑ کی شان میں نازل ہوتی جس میں ان کی اطاعت فرض ہوتی یا اس میں ان کی فضیلت ہوتی یا ان کی اہل بیتؑ کی شان میں ہوتی تو وہ اس پر غصے میں آجاتے اور کراہت کرتے حتیٰ کہ انہوں نے کمر باندھ لی اور ایک بڑے کام کا ارادہ کر لیا اس (مولاً) کے خلاف اور رسول اللہؐ کے لئے بھی عقبہ کی رات ارادہ (قتل کا) کیا غیظ و غضب و حسد میں حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہوئی۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۱۸)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کی تبلیغ کرنے پر مسلمان قوم نے رسول اللہؐ کوئی دفعہ شہید کرنے کی کوشش کی بالآخر زہر دلوانے میں کامیاب ہو گئے اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کے سلسلے میں پہلے شہید خود رسول اللہؐ ہوئے۔ پھر مسلمانوں نے سیدۃ النساء العالمینؑ اور تمام اہل بیتؑ کو تبلیغ ولایت علیؑ کا صلہ شہادت کی صورت میں دیا۔
2. جب ولایت علیؑ والی آیات و احادیث مقصر ملاں کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو اس کا چہرہ فضائل علیؑ کے حسد سے بگڑ جاتا ہے اور اپنی جہالت و نجاست کی وجہ سے غصے میں آ کر زبان سے مولیٰ علیؑ کو شہید کرتا ہے یعنی ولایت علیؑ کی گواہی سے انکار کرتا ہے۔ ”اللہ اس کو قتل کرے جس نے آپؑ کو ہاتھوں یا زبان سے قتل کیا“ (مفتاح الجنان)۔ انکار ولایت کا صلہ آگ ہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ ع وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ط هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ

عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ط مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ط هُوَ سَمُّكُمْ الْمُسْلِمِينَ
 ه مِنْ قَبْلُ وَفِي هَذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ
 عَلَى النَّاسِ ط فَاقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ ط هُوَ
 مَوْلَاكُمْ ج فَنِعْمَ الْمَوْلَى وَنِعْمَ النَّصِيرُ ع

اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک کام کرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں (اس کام کیلئے) چن لیا ہے اور دین میں تم پر کوئی تنگی نہیں رکھی۔ اپنے باپ ابراہیم کی ملت پر۔ اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے اس سے پہلے بھی اور اس (قرآن) میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم لوگوں پر گواہ ہو۔ پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کا دامن تھام لو۔ وہ تمہارا مولیٰ ہے بہت ہی اچھا مولیٰ اور بہت ہی اچھا مددگار۔

(الحج-77-78)

1. امام محمد باقر نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی محبوب (چنے ہوئے) ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے دین میں کوئی حرج نہیں رکھی اور حرج ضیق (تنگی) سے شدید ہوتی ہے۔ ”اپنے باپ ابراہیم کی ملت“ سے مراد خاص طور پر ہم ہیں ”اس نے ان کا نام مسلم رکھا ہے“، یعنی اللہ نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے ”اس سے پہلے“ کتابوں میں جو گذر چکی ہیں ”اور اس میں“ یعنی قرآن میں بھی ”تاکہ رسول آپ پر گواہ ہوں اور تم تمام انسانوں پر گواہ ہو“، پس رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں کہ ہم نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے تبلیغ کردی (پیغام پہنچا دیا) اور ہم قیامت کے دن تمام انسانوں پر گواہ ہونگے۔ پس جس نے تصدیق کی، قیامت کے دن ہم اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے تکذیب کی، ہم اس کے تکذیب کریں گے۔

(البرہان-ج ۵-ص ۳۲۱)

2. امیر المؤمنین نے صحابہ کے مجمع سے فرمایا: تمہیں اللہ کی قسم کیا تم جانتے ہو اللہ عز و جل نے سورۃ الحج میں نازل فرمایا ”اے لوگو جو ایمان لائے ہو رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام کرو شاید کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے اس نے تمہیں چن لیا ہے اور تمہارے لئے دین میں کوئی حرج نہیں رکھی اپنے باپ ابراہیم کی ملت۔ اللہ نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے اس سے قبل اور اس قرآن میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم تمام انسانوں پر گواہ ہو“ اس وقت سلمان نے کھڑے ہو کر پوچھا: یا رسول اللہ وہ کون ہیں جن پر آپ گواہ ہیں اور وہ تمام انسانوں پر گواہ ہیں جن کو اللہ نے چن لیا ہے اور ان کے لئے دین میں کوئی حرج نہیں جو اپنے باپ ابراہیم کی ملت ہیں؟ رسول اللہ نے فرمایا: اس سے تیرہ انسان مراد ہیں میں اور میرا بھائی علیؑ اور گیارہ علیؑ کی ذریت میں سے۔ سلمان نے عرض کی: جی ہاں۔ اے اللہ میں نے یہ رسول اللہ سے سن لیا۔

(البرہان-ج ۵-ص ۳۲۳)

فوائد:-

1. معصومین کے لئے دین میں کوئی حرج نہیں یعنی دین ان کے نقش قدم کا نام ہے جو کچھ وہ فرمائیں وہ وحی الہی، رضائے الہی اور حکم الہی ہوتا ہے۔ انسانوں کو کیوں کب اور کیسے کا ہرگز اختیار نہیں، صرف اطاعت کا حکم ہے، یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ یہ تو رسول اللہ نے صرف ایک دفعہ فرمایا، بار بار کیوں نہ بتایا، صرف سلمان و بوذرکھو بتایا عام لوگوں کو کیوں نہ بتایا۔ یعنی حدیث شاذ، احاد، مرسل، متفق علیہ وغیرہ وغیرہ کی جماعت بندی کر کے حیلے بہانے تلاش کرنا باطل ہے۔

2. معصومین تمام مخلوقات پر حاضر ناظر ہوتے ہوئے گواہ ہیں کیونکہ گواہ وہی ہو سکتے ہیں جو کائنات سے پہلے سے موجود ہوں مگر اس بات سے مقصر ملاں کے چہرے پر موت چھا جاتی ہے مگر کوئی یہ کہے کہ فلاں مقصر را ہنما حجت اللہ علی خلق ہے تو بڑے خوش ہوتے ہیں حالانکہ مقصر کے پاس تو اپنی طہارت کا بھی ثبوت نہیں ہوتا۔



سورة المؤمنون

فَتَقَطَّعُوا أَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ زُبْرًا ۖ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ۗ فَذَرَهُمْ
 فِي غَمْرَتِهِمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۗ أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَّالٍ وَبَنِينَ ۗ
 نُسَارِعُ لَهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ ۗ بَلْ لَا يَشْعُرُونَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ هُمْ مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ
 مُشْفِقُونَ ۗ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُونَ ۗ وَالَّذِينَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا
 يُشْرِكُونَ ۗ وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ أَنَّهُمْ إِلَىٰ رَبِّهِمْ رَاجِعُونَ
 ۗ أُولَٰئِكَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُونَ ۗ

پھر لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑوں میں تقسیم کر لیا ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے۔ پس انہیں ان کی غفلت میں ایک (خاص) وقت تک چھوڑ دو۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ جو ہم انہیں مال اور اولاد سے مدد دے رہے ہیں انہیں بھلائیاں دینے میں جلدی کر رہے ہیں؟ بلکہ انہیں شعور نہیں ہے۔ یقیناً جو لوگ اپنے رب کے خوف سے ڈرتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیات پر ایمان رکھتے ہیں

اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے اور جو دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں تو انکے دل کا نپتے رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کی طرف واپس جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں جو بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور ان (بھلائیوں) کے لئے سبقت لے جانے والے ہیں۔ (المؤمنون۔ 53-61)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اگر تم چاہتے ہو کہ مشہور نہ ہو تو ایسا کر لو اور تم پر الزام نہیں کہ لوگ تمہاری تعریف نہ کریں اور نہ تم پر الزام ہے کہ تم لوگوں کی نظر میں برے ہو جبکہ تم اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک اچھے ہو۔ بیشک امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: دنیا میں سوائے دو شخصوں کے کسی کیلئے خیر نہیں ہے: ایک شخص جو روزانہ نیک کام میں اضافہ کرتا ہے اور دوسرا شخص جو اپنے گناہوں کا تدارک توبہ سے کرتا ہے۔ اور توبہ کس کے لئے ہے؟ اللہ کی قسم اگر کوئی سجدے کرے حتیٰ کہ اس کی گردن قطع ہو جائے اللہ عزوجل اس سے کوئی عمل قبول نہیں کرے گا سوائے ہم اہل بیتؑ کی ولایت کے ساتھ۔ خبردار جس نے ہمارے حق کی معرفت حاصل کی اور اسی کی بنا پر ثواب کی امید رکھی اور راضی رہا روزانہ ڈیڑھ پاؤ غذا پر اور اتنے کپڑے پر کہ ستر چھپ جائے اور سر ڈھک جائے اور اس کے ساتھ اللہ کی قسم وہ ڈرتے ہیں ان کے دل کا نپتے ہیں وہ پسند کرتے ہیں کہ ان کا دنیا میں حصہ اتنا ہی ہے اور یہی اللہ عزوجل ان کی صفت بیان کرتا ہے جب فرماتا ہے "جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں تو ان کے دل کا نپتے رہتے ہیں" وہ کیا دیتے ہیں؟ اللہ کی قسم وہ اس کی اطاعت میں دیتے ہیں محبت اور ولایت کے ساتھ اور اس پر وہ ڈرتے ہیں کہ ان سے قبول ہو جائے اور اللہ کی قسم ان کا خوف دین میں شک کا خوف نہیں بلکہ وہ ڈرتے ہیں کہ وہ ہماری محبت اور ہماری اطاعت میں مقصرین نہ ہو جائیں۔ (اقتباس حدیث) (البرہان۔ ج 5۔ ص 342)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول "وہ لوگ خیر کے کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور ان کیلئے سبقت لے جانے والے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں کہ جن سے کوئی بھی سبقت نہیں لے سکتا۔

(البرہان۔ ج 5۔ ص 341)

فوائد:-

1. لوگ اچھا کہیں یا برا سمجھیں مگر اللہ کے سامنے انسان کو ولایت علیؑ پر قائم ہونا چاہیے اور ڈرنا چاہیے کہ کہیں مقصروں میں سے نہ ہو جائے۔ مقصروں نے مال اور اقتدار کی خاطر دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے حالانکہ اللہ نے ولایت علیؑ کی جبل کو مضبوطی سے تھامنے اور تفرقہ سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ ولایت علیؑ پر عمل کرنے والے جب اللہ کے حضور اپنے اعمال پیش کرتے ہیں تو ان کے دل کا نپتے ہیں شک اور خوف سے نہیں بلکہ محبت الہی میں کیونکہ مولا علیؑ کا قول ہے کہ محبت خوف سے افضل ہے۔ ولایت علیؑ کے بغیر اگر سرسجدے میں بھی کٹ جائے تو کوئی فائدہ نہیں ایسے لوگ قیامت کے دن حسرت و یاس کے عالم میں کہیں گے ہائے میں نے جب اللہ کے بارے میں کوتاہی کیوں کی؟ کیوں مقصروں کا ساتھی بنا؟

2. مؤمنین رب کی آیات پر یقین رکھتے ہیں اور ولایت معصومینؑ میں شرک نہیں کرتے ان کا دین مکمل یقین ہے اور مقصرین کا دین شک و شبہات، اشکال و احتیاط، اختلافتاؤی اور ظن و قیاس سے بھر پور ہے۔



وَلَوْ اتَّبَعَ الْحَقُّ أَهْوَاءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ ط

بَلْ آتَيْنَهُمْ بَدِئَهُمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ مُعْرِضُونَ ۚ أَمْ تَسْأَلُهُمْ خَرْجًا

فَخَرَجَ رَبِّكَ خَيْرٌ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرِّزْقِينَ ۝ وَإِنَّكَ لَتَدْعُوهُمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنَا كِبُونَ ۝

اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کر لے تو آسمانوں اور زمین میں تباہی ہو جائے اور جو (مخلوقات) ان میں ہیں۔ بلکہ ہم ان کے پاس انکے لئے ذکر لے کر آئے ہیں اور وہ اپنے ذکر سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ کیا تم ان سے معاوضہ مانگ رہے ہو؟ پس تیرے رب کا صلہ ہی بہتر ہے اور وہ بہترین رازق ہے۔ اور بیشک تم تو انہیں صراطِ مستقیم کی طرف بلا تے ہو۔ اور یقیناً جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ راہِ راست سے ہٹ کر چلنے والے ہیں۔ (المؤمنون - 71-74)

1. اللہ کے قول ”اور اگر حق ان کی خواہشات کی پیروی کر لے تو برباد ہو جائیں آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے“ کے بارے میں فرمایا: حق رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ہیں اور اس پر دلیل یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے۔ ”یقیناً تمہارے رب کی طرف سے رسولِ حق کے ساتھ آیا ہے“ (النساء - 170) یعنی امیر المؤمنینؑ کی ولایت کے ساتھ۔ اور اس کا فرمان کہ ”اور یہ تم سے پوچھتے ہیں“ یعنی اے محمدؐ۔ اہل مکہ علیؑ کے بارے میں ”کیا وہ حق ہے“ یعنی امام ہے ”کہہ دو میرے رب کی قسم ہاں یہی حق ہے“ (یونس - 53) یعنی امام، اور اس کی کثرت سے مثالیں ہیں اور اس کی دلیل کہ حق رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ہیں اللہ عزوجل کا قول ہے: اگر رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ قریش کی پیروی کر لیں تو برباد ہو جائیں آسمان اور زمین اور جو کچھ اس میں ہے۔ پس آسمانوں کی بربادی جب بارش نہ ہو اور زمین کی بربادی جب نباتات نہ اگیں اور اس کی وجہ سے انسان برباد ہو جائیں۔ اور اس کا فرمان ”اور بیشک آپؐ تو ان کو صراطِ مستقیم کی طرف بلا تے ہیں“ یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ کی طرف۔ فرمایا ”اور بیشک جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ کر چلتے ہیں“ یعنی امام سے ہٹ جاتے ہیں۔ (البرہان - ج 5 - ص 328)

فوائد:-

1. معصوم کسی مخلوق کی ہرگز بیعت نہیں کرتا۔ مجوسی مقصرین خود تو بلند مقام پر پہنچ نہیں سکتے اس لئے اپنی زبان سے معصومینؑ کی عصمت و عظمت میں گستاخی کرتے ہیں تاکہ معصومینؑ کو ذلیل بنا لیں اور اللہ عام آدمی کی طرح ہونگے تو پھر لوگ ملاں کے بھی مقلد بن جائیں گے اور ملاں کے پیٹ کا دوزخ بھرنا شروع ہو جائے گا۔
2. کائنات کی بقا اس بات کا ثبوت ہے کہ معصوم اللہ کی طرف سے کائنات کا حاکم ہے اور اللہ تعالیٰ معصومینؑ کے صدقے تمام مخلوقات کو رزق دیتا ہے۔ معصومینؑ کی جوتیوں کے تلووں کے صدقے آسمان و زمین میں رحمت و برکت ہے۔
3. مولانا علیؑ حق ہیں۔ کسی بھی عمل سے حق کو نکال دیا جائے تو باقی صرف باطل رہ جاتا ہے جو ولایت علیؑ سے ہٹ گیا وہ صراطِ مستقیم سے ہٹ گیا۔



حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِم بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ إِذَا هُمْ فِيهِ مُبْلِسُونَ ۝

حتیٰ کہ جب ہم ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیں گے تو یکایک وہ اس میں مایوس ہو جائیں گے۔ (المؤمنون - 77)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول "حتیٰ کہ جب ہم ان پر شدید عذاب کا دروازہ کھول دیں گے" کے بارے میں فرمایا کہ وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں جب آپؑ رجعت میں دوبارہ تشریف لائیں گے۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۳۵۰)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ سے ہٹ کر چلنے والے دراصل آخرت پر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ ان پر رحم بھی کرے تو مزید سرکش ہو جاتے ہیں۔ ولایت علیؑ کے منکروں پر پتھر بھی برسے پھر بھی سر تسلیم خم نہیں کرتے حتیٰ کہ مولیٰؑ دشمنان ولایت پر رجعت میں ذوالفقار سے شدید عذاب برسائیں گے اور حق قائم ہو جائے گا۔ منکرین مقصرین لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانیں گے۔ آیات و احادیث ان پر اثر نہیں کرتیں بلکہ سرکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔



سورة النور

اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ط مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ ط
 الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ ط الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ
 مُّبْرَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ لَا يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ
 نَارٌ ط نُورٌ عَلَى نُورٍ ط يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ
 لِلنَّاسِ ط وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ ہو۔ چراغ ایک فانوس میں ہو۔ فانوس گویا وہ موتی کی طرح (چمکتا ہوا) تارہ ہو وہ زیتون کے شجرہ مبارک سے روشن کیا جاتا ہونہ شرقی ہونہ غربی۔ قریب ہو کہ اس کا تیل خود روشن ہو جائے اگر اس کو آگ نہ بھی چھوئے۔ نور پر نور ہے۔ اللہ اپنے نور کے لئے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور اللہ انسانوں کیلئے مثالیں بیان کرتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔ (النور - 35)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے“ اللہ عزوجل ایسا ہی ہے، ”اس کے نور کی مثال“ محمدؐ ہیں ”مشکاۃ“ محمد مصطفیٰؐ کا سینہ ہے

”اس میں چراغ ہے“ یعنی اس میں علم کا نور ہے یعنی نبوت، ”چراغ فانوس میں ہے“ یعنی رسول اللہ کا علم علیٰ کے دل میں منتقل ہوا ”گویا کہ وہ“ جو بھی وہ فرماتے ہیں وہ موتی کی طرح چمکتا تارا ہوتا ہے ”وہ زیتون کے شجرہ مبارکہ سے روشن کیا جاتا ہے نہ شرقی نہ غربی“ یہ امیر المؤمنین علیٰ ابن طالب ہیں نہ یہودی نہ نصرانی، ”قربیب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو اگر اس کو آگ نہ بھی چھوئے“ عالم آل محمد سوال کرنے سے پہلے علم عطا فرماتا ہے ”نور پر نور“ یعنی علم و حکمت کے نور کے ساتھ امام کے بعد امام آل محمد میں سے اور یہ آدم سے لے کر قیامت برپا ہونے تک۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۸۷)

2. امام جعفر صادق نے فرمایا ”اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک طاق (مشکاۃ) ہو، مشکاۃ فاطمہ ہیں ”اس میں چراغ ہے“ چراغ حسن اور حسین ہیں ”وہ فانوس میں ہے جیسا موتی کی طرح چمکتا ہوا تارہ“ جیسے فاطمہ نساء العالمین کے درمیان کو کب دری ہیں ”وہ شجرہ مبارکہ سے روشن ہوتا ہے“ یعنی ابراہیم سے روشن ہوتا ہے ”نہ شرقی نہ غربی“ یعنی وہ نہ یہودی تھے نہ نصرانی ”قربیب ہے کہ اس کا تیل روشن ہو جائے“ ”قربیب ہے اس میں سے علم کے چشمے پھوٹیں“ ”اگر اسے آگ نہ بھی چھوئے۔ نور پر نور“ امام کے بعد اسی میں سے امام ”اللہ جس کو چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے“ اللہ جسے چاہتا ہے آئمہ کی طرف ہدایت دیتا ہے کہ اسے مخلص بنا کر ان کی ولایت کے نور میں داخل کرتا ہے۔ ”اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے“۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۸۸)

فوائد:-

1. معصومین اللہ عزوجل کا نور ہیں اور تمام کائنات اور اس میں مخلوقات کیلئے نور ہدایت ہیں۔ ان کے علم کا فیض ہر لمحے جاری ہے۔ ان کی رحمت میں بخل نہیں ہے بغیر مانگے سب کو دے رہے ہیں۔ امام حسین کو قرآن میں زیتون بھی کہا گیا ہے لہذا یہ کائنات کا چراغ ہدایت جس نے کائنات کو مسلسل روشن کر رکھا ہے اس کی بقا کا راز کربلا ہے یہ کربلا کے مقدس خون سے روشن ہے۔ کربلا میں نہ شرقی تھے نہ غربی بلکہ اللہ تعالیٰ کے خاص چنے ہوئے پاک و پاکیزہ بندے تھے۔ آئمہ طاہرین کا اقتدار آدم سے قیامت تک ہے ازل سے اب تک ہے۔ مولا علی تمام انبیاء کی مدد کرتے رہے۔
2. اللہ تعالیٰ نے یہ مثال انسانوں کیلئے بیان کی ہے بصیرت کے اندھے حیوانوں کیلئے نہیں۔ مومن اپنا ہر عمل ذکر معصوم سے نورانی بناتا ہے۔ مقصر ذکر معصوم سے منہ موڑ کر اپنے اعمال کو تاریک گہرائیوں میں گرا دیتا ہے۔



۲۵ **فِي بُيُوتِ أَذْنِ اللَّهِ أَنْ تَرْفَعَ وَيُذَكَّرَ فِيهَا اسْمُهُ لَا يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا**

بِالْعُدُوِّ وَالْأَصَالِ ۖ رَجَالٌ لَا تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ

الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ ۖ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ

ایسے گھروں میں جن کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں اس کے اسم کا ذکر کیا جائے وہ ان میں صبح شام اس کی تسبیح کرتے ہیں۔ ایسے لوگ جن کو تجارت اور خرید و فروخت ذکر اللہ سے اور نماز قائم کرنے سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی وہ اس

دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گی۔ (النور۔ 36-37)

1. رسول اللہؐ نے تلاوت فرمائی ”ایسے گھروں کے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ ان کو بلند کیا جائے اور ان میں اس کے اسم کا ذکر کیا جائے وہ ان میں صبح شام اس کی تسبیح کرے ہیں“۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا: یہ گھر کون سے ہیں، یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: انبیاء کے گھر۔ دوسرے شخص نے مولا علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ کے گھر کی طرف اشارہ کر کے پوچھا: یا رسول اللہؐ یہ گھر بھی ان میں سے ہے؟ فرمایا: ہاں ان سب سے افضل ہے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۹۶)
2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ آل محمد کے گھر، علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین اور حمزہ اور جعفر کا گھر۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۳۹۷)

فوائد:-

1. کعبہ، اہل بیت کے بیوت الاشراف اور روضہ ہائے مبارک سب اسی لیے بلند اعلیٰ وارفع ہیں کیونکہ ان کی نسبت معصومین سے ہے۔ جناب حمزہ، عقیل اور جعفر طیار وہ عظیم ہستیاں ہیں جنہوں نے معرفت ولایت میں جانیں قربان کیں اور رسول اللہؐ ان سے شدید محبت فرماتے ہیں اور حضرت عقیل اور جعفر طیار کی اولاد رسول اللہؐ کی اولاد ہیں۔ ان کی اولاد کو واضح طور پر اپنی اولاد بتایا کیونکہ سادات کے کفو صرف سادات ہیں۔ ان کے گھر بھی اللہ کے نزدیک بلند ہیں۔ اہل بیت کے گھر انبیاء کے گھروں سے افضل ہیں۔ روز قیامت حضرت حمزہ اور جعفر طیار انبیاء کی گواہی دیں گے۔
2. سورۃ نور کی آیت نمبر 37 اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے جس کا بیان سورۃ جمعہ میں ہے کہ رسول اللہؐ کو نماز میں کھڑے چھوڑ کر خرید و فروخت کو چلے گئے اور باقی صرف آٹھ افراد رہ گئے یعنی مولا علیؑ، مولا حسنؑ، مولا حسینؑ، سیدہ فاطمہؑ، سلمان، ابوذر، مقداد اور صہیب۔ یعنی لوگوں کے دلوں میں دین کی بجائے دنیا کی محبت زیادہ تھی۔ یہی حال اب بھی ہے کہ دنیا کے مال اور اقتدار کی خاطر ولایت علیؑ اور قرآن و سنت کو پس پشت ڈال دیا ہے۔



وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلَّى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَمَا أُولَئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ۝ وَإِن يَكُنْ لَهُمُ الْحَقُّ يَأْتُوا إِلَيْهِ مُذْعِنِينَ ۝ أَفِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ أَمْ ارْتَابُوا أَمْ يَخَافُونَ أَن يَحِيفَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَرَسُولَهُ ۝ بَلْ أُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝ إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَن يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۝

وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ

فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝

اور وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اللہ اور رسول پر اور ہم نے اطاعت کی پھر اس کے بعد ان میں سے ایک گروہ منہ موڑ جاتا ہے ایسے لوگ ہر گز مومن نہیں ہیں۔ اور جب ان کو اللہ اور رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ (رسول) ان کے درمیان فیصلہ کریں تو ان میں سے ایک فریق اعراض کر جاتا ہے اور اگر حق ان کا بنتا ہو تو پھر آپ کے پاس بڑے مطیع بن کر آ جاتے ہیں۔ کیا ان کے دلوں میں مرض ہے یا شک میں ہیں یا انہیں ڈر ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ان پر ظلم کرے گا بلکہ وہ لوگ خود ظالم ہیں۔ مومنین کا تو صرف یہ قول ہوتا ہے جب ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ (رسول) ان کے درمیان فیصلہ کریں تو وہ یہ کہتے ہیں ہم نے سنا اور اطاعت کی ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور اس کی نافرمانی سے بچیں پس وہی لوگ کامیاب ہیں۔

(النور-47-52)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ یہ آیت امیر المؤمنین اور عثمان کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ اسلئے کہ ان کے درمیان ایک باغ کے بارے میں تنازعہ ہو گیا تو امیر المؤمنین نے فرمایا کیا تو رسول اللہ (کے فیصلے) پر راضی ہے؟ عبدالرحمن بن عوف نے اس سے کہا کہ رسول اللہ کے پاس فیصلے کیلئے نہ جانا کیونکہ وہ تمہارے خلاف علی کے حق میں فیصلہ کر دیں گے البتہ ابن شیبہ یہودی کے پاس فیصلہ کرواؤ۔ تو عثمان نے امیر المؤمنین سے کہا میں راضی نہیں سوائے ابن شیبہ کے۔ ابن شیبہ نے کہا: تم رسول اللہ کو آسمانوں کی وحی میں تو امین جانتے ہو اور فیصلے کرنے پر الزام دیتے ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی (یعنی آیات نمبر-47-50، پھر اللہ نے امیر المؤمنین کا ذکر کرتے ہوئے آیات-51-52 نازل فرمائیں) (البرہان-ج ۵-ص ۴۰۸)

فوائد:-

1. کائنات میں ہر مسئلہ کا فیصلہ معصومین کا ہے اور مخلوق پر سننا اور اطاعت کرنا واجب ہے۔ مگر کچھ جاہل لوگ کہلواتے شیطان علی ہیں مگر فیصلوں کیلئے قرآن و سنت چھوڑ کر منکرین ولایت مجوسی مقصرین کے پاس جاتے ہیں۔ یہودی جانتا تھا کہ مقصر منافق معصوم کے فیصلے کو پسند نہیں کرتا۔



قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ وَعَلَيْكُمْ مَا حَمَلْتُمْ ۗ وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ۗ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلْغُ

الْمُبِينُ ۝

کہہ دو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو لیکن اگر تم منہ پھیر لو تو اس (رسول) پر ذمہ ہے جو اسے سونپا گیا ہے اور تم پر ذمہ ہے جو تم پر

بوجھ ڈالا گیا ہے اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسولؐ پر تو صرف واضح طور پر (پیغام) پہنچادینے کا ذمہ ہے۔ (النور-54)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اللہ کا قول ”کہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو لیکن اگر تم منہ پھیر لو تو اس پر ذمہ ہے جو اس پر ڈالا گیا ہے“ یعنی سمع اور اطاعت اور امانت اور صبر۔ ”اور تم پر ذمہ ہے جو تم پر ڈالا گیا ہے“ یعنی عہد و پیمانہ جو اللہ نے تم سے علیؑ کے بارے میں لیا اور جو اس کی فرض اطاعت تمہارے لیے قرآن میں واضح بیان کر دی گئی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ”اور اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے“ یعنی اگر علیؑ کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسولؐ پر تو صرف واضح طور پر پہنچادینے کا ذمہ ہے۔ (البرہان - ج 5 - ص 311) فوائد:-

1. رسول اللہؐ کی ذمہ داری نبوت و رسالت ہے کہ اللہ کا فرمان سنا اور اس کی اطاعت میں اس وجہ کی امانت کو اسی طرح واضح اور مکمل طور پر پہنچادیا اور ولایت علیؑ کی تبلیغ میں تمام مشکلات اور اذیتوں پر صبر کیا۔ اور لوگوں پر فرض ہے کہ ولایت علیؑ کو تسلیم کر لیں جو قرآن و حدیث میں واضح ہے تاکہ ہدایت یافتہ بن جائیں۔



وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ۗ يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ۗ وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اللہ نے وعدہ کیا ہے تم میں ایمان والوں اور صالح عمل کرنے والوں سے کہ وہ ان کو زمین میں ضرور خلیفہ بنائے گا جس طرح اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے تھے اور ان کے لیے ان کے دین کو قائم کر دے گا جسے اس نے ان کیلئے پسند کر لیا ہے اور ان کے خوف کو امن میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے۔ اور جو اس کے بعد کفر کریں تو ایسے لوگ ہی فاسق ہیں۔ (النور-55)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ یہ آیت امام قائمؑ اور ان کے اصحاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ (البرہان - ج 5 - ص 312) فوائد:-

1. جنرل بن جنادہ یہودی کو حضرت موسیٰ نے خواب میں رسول اللہؐ کے ہاتھ پر اسلام لانے کا حکم دیا۔ اس نے آکر چند سوالات پوچھے، پھر ایمان لے آیا، تو پھر آپ کے اوصیاء کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہؐ نے تمام آئمہ طاہرینؑ کا تفصیلی ذکر فرمایا اور یہ آیت تلاوت فرما کر امام مہدیؑ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کے ظہور کا اور قیام کا بیان فرمایا۔

2. سورۃ انبیاء کی آیت نمبر 105 میں بھی امام زمانہؑ کی حکومت کا ذکر گزر چکا ہے یعنی زمین کے وارث معصومینؑ ہیں مگر جاہل ملاں لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے کہ ان آیات سے مراد مجوسی مقصرین مکر ولایت ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی ولایت و عزاداری کا دشمن بھی ہو اور اللہ ہی اسے حکومت بھی عطا کرے؟ ہرگز نہیں یہ ممکن ہی نہیں بلکہ یہ لوگ غاصب ہیں

3. عذیرخم میں اعلان ولایت پر اللہ نے فرمایا کہ میں اسلام دین پر راضی ہو گیا۔ جب امام قائم قیام فرمائیں گے تو ولایت علی کی دعوت دیں گے اور اللہ کے پسندیدہ دین ولایت علی کو قائم کر دیں گے جس کا ذکر اس آیت میں ہے کہ اللہ کا پسندیدہ دین ہے یعنی اللہ کو دین بس ایک ہی پسند ہے جس میں ولایت علی کا کھلم کھلا اعلان ہو اور حتیٰ کہ اللہ کوئی عمل بھی قبول نہیں کرتا جب تک اس میں احمد مجتبیٰ کی رسالت کے ساتھ علی مرتضیٰ کی ولایت کا قرار نہ ہو۔



سورة الفرقان

وَقَالُوا مَا لِذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ ط لَوْلَا
 أَنْزَلَ إِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُونُ مَعَهُ نَذِيرًا ه أَوْ يُلْقَىٰ إِلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ تَكُونُ لَهُ جَنَّةٌ
 يَأْكُلُ مِنْهَا ط وَقَالَ الظَّالِمُونَ إِنْ تَتَّبِعُونَ إِلَّا رَجُلًا مَّسْحُورًا ه أَنْظِرْ
 كَيْفَ ضَرَبُوا لَكَ الْأَمْثَالَ فَضَلُّوا فَلَا يَسْتَطِيعُونَ سَبِيلًا ه تَبَرَكَ الَّذِي
 إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لا
 وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا ه بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ
 بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ه

اور انہوں نے کہا یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اس کی طرف کوئی فرشتہ نازل کیوں نہیں کیا گیا جو اس کے ساتھ ڈرانے والا ہوتا یا اس کی طرف خزانہ اتار دیا جاتا یا اس کا باغ ہوتا جس سے یہ کھاتا۔ اور ظالموں نے کہا تم محض ایک سحر زدہ

آدمی کا اتباع کرتے ہو۔ دیکھو یہ تمہارے لیے کیسی مثالیں بیان کرتے ہیں۔ پس وہ ایسے بہکے ہیں کہ سبیل نہیں پاسکتے۔ بڑا بابرکت ہے وہ جو اگر چاہے تو تمہارے لیے اس سے بھی بہتر بنا دے ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں اور تمہارے لیے محلات بنا دے۔ بلکہ وہ ساعت کو جھٹلاتے ہیں اور جو ساعت کو جھٹلائے اس کیلئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔ (الفرقان-7-11)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ آل محمدؑ کے حق پر ظلم کرنے والوں نے کہا کہ تم صرف سحر زدہ آدمی کا اتباع کرتے ہو، دیکھو یہ تمہیں کیسی مثالیں دیتے ہیں پس یہ گمراہ ہو گئے ہیں کہ سبیل نہیں پاسکتے یعنی ولایت علیؑ کی طرف، اور علیؑ ہی سبیل ہے۔ (البرہان- ج 5- ص ۴۳۵)
2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: رات کی بارہ ساعت ہیں اور دن کی بارہ ساعت ہیں اور مہینے بارہ ماہ ہیں اور آئمہؑ بارہ امام ہیں اور نقباء بارہ نقیب ہیں اور بیشک علیؑ بارہ ساعتوں میں سے ساعت ہیں اور یہی اللہ کا قول ہے، بلکہ وہ ساعت کی تکذیب کرتے ہیں اور جو ساعت کی تکذیب کرے اس کیلئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے“ (البرہان- ج 5- ص ۴۳۶)

3. امام رضاؑ نے فرمایا، بلکہ وہ ساعت کی تکذیب کرتے ہیں، یعنی وہ ولایت علیؑ کی تکذیب کرتے ہیں۔ (البرہان- ج 5- ص ۴۳۷)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ کی عظیم نعمت کے بارے میں بار بار کئی طریقوں اور مثالوں کے ساتھ آیات نازل فرمائیں جس کو رسول اللہؐ سناتے رہے اور مولیٰ علیؑ کے فضائل اور ولایت علیؑ الاعلان نشر کرتے رہے جس کی وجہ سے لوگوں نے رسول اللہؐ کو مجنون، جادوگر، سحر زدہ وغیرہ کہنا شروع کر دیا (نعوذ باللہ) کہ ہر وقت علیؑ یا اہل بیتؑ کے فضائل اور ولایت ہی بیان کرتے رہتے ہیں۔ ایسے ظالموں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔ مقصرین کا بھی بالکل یہی قول ہے کہ ان پاگل شیعوں کو کیا ہو گیا ہے ہر وقت ہر عمل میں ولایت علیؑ کا ذکر، جب ملتے ہیں یا علیؑ مدد کہتے ہیں یا غم حسینؑ ہیں روتے پٹیتے خون بہاتے ہیں۔ کیا دین میں ولایت کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ دراصل ایسے منافق برائے نام شیعہ ساعت کی تکذیب کرتے ہیں اور سبیل سے گمراہ ہو چکے ہیں۔



۱۹ وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لِيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ ط وَجَعَلْنَا بَعْضَكُمْ لِبَعْضٍ فِتْنَةً ط اتَّصِرُونَ ج وَكَانَ رَبُّكَ بَصِيرًا



تم سے پہلے جو رسول ہم نے بھیجے وہ بھی کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تم میں بعض کو بعض کیلئے آزمائش بنایا ہے۔ کیا تم صبر کرتے ہو؟ اور تمہارا رب سب دیکھ رہا ہے۔ (الفرقان-20)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو جمع کیا اور دروازہ بند کر لیا اور فرمایا: یا اہل و اہل اللہ! بیشک اللہ عزوجل تمہیں سلام کہتا ہے اور یہ جبرائیلؑ تمہارے ساتھ گھر میں ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے تمہارے دشمنوں کیلئے آزمائش قرار دی ہے، آپ سب کیا کہتے ہو؟ انہوں نے فرمایا: یا رسول اللہؐ ہم اللہ کے امر پر صبر کرتے ہیں اور جو اس نے قضا نازل کی ہے حتیٰ کہ ہم اللہ

عزوجل کے حضور حاضر ہوں اور اس سے ثواب کثیر حاصل کریں اور ہم نے اس سے سنا ہے کہ اس نے صابریں کیلئے ہر خیر کا وعدہ کیا ہے۔ پس رسول اللہؐ رونے لگے حتیٰ کہ گھر کے باہر تک آپؐ کی آہ و بکا سنی گئی۔ پس یہ آیت نازل ہوئی ”اور ہم نے تم میں بعض کو بعض کیلئے آزمائش بنایا ہے کیا تم صبر کرتے ہو اور تمہارا رب سب دیکھتا ہے“ وہی صبر کرنے والے ہیں ایسا صبر جیسا انہوں نے فرمایا ہے۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۴۳۸)

فوائد:-

1. اللہ رحمان و رحیم اپنی محبوب ہستیوں کی آزمائش نہیں کرتا۔ معصومین تو اس کی مشیت ہیں۔ یہ آزمائش اور امتحان سب انسانوں اور دوسری مخلوقات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے معصومین کی مودت مانگی ہے تو مخلوق کا امتحان ہے کہ کیا دیتی ہے، مودت یا مصائب و مظالم۔ جس کا ہاتھ پہنچا اس نے معصومین کو ہاتھ سے شہید کیا یا زہر دیا۔ جس کا ہاتھ نہ پہنچا اس نے زبان سے اذیت دی، بہتان لگائے، سب و شتم کیا، اقرار و لایت سے انکار کیا، معصوم کو اپنے جیسا بشر کھانے پینے اور بازاروں میں چلنے پھرنے والا قرار دیا۔ یہ سب کچھ مخلوق کیلئے آزمائشیں ہیں۔
2. مصائب واقع ہونے سے پہلے رسول اللہؐ آل محمدؐ کے مصائب کا ذکر کر کے روئے۔ اسی طرح سابق انبیاءؑ کر بلا میں روئے اور خون بہایا۔ معصومین کے غم میں رونا، خون کا پر سہ دینا سنت انبیاءؑ اور منشاء الہی ہے۔



وَقَدِمْنَا إِلَىٰ مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا ۝

اور جو عمل انہوں نے کیئے ہوں گے ہم ان کی طرف متوجہ ہوں گے پس انہیں اڑتا ہوا غبار بنا دیں گے۔ (الفرقان-23)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ ایک قوم کو اٹھائے گا جن کے سامنے نور چادر کی طرح (پھیلا ہوا) ہوگا۔ تو اس کو حکم دیا جائے گا ”بکھرا (اڑتا) ہوا غبار ہو جا“ اللہ کی قسم وہ لوگ روزے بھی رکھتے تھے اور نمازیں بھی پڑھتے تھے لیکن جب کوئی ان کو حرام چیز پیش کی جاتی تھی تو لے لیتے تھے اور جب فضائل امیر المؤمنینؑ میں سے کوئی چیز سنائی جاتی تو اس کا انکار کر دیتے تھے۔ اور ہباء منثورہ (غبار کے ذرات) ہیں جو تم گھر میں روشن دان سے سورج کی شعاعوں میں دیکھتے ہو۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۴۴۰)
 2. رسول اللہؐ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب ان کے سامنے آل ابراہیمؑ کا ذکر کر کیا جاتا ہے تو خوش ہوتے ہیں چہرے کھل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے آل محمدؐ کا ذکر کیا جاتا ہے تو انکے دل مرجھا جاتے ہیں؟ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اگر ایک شخص قیامت کے دن ستر انبیاءؑ کے برابر بھی اعمال لے کر آئے گا تو اللہ اس سے قبول نہیں کرے گا حتیٰ کہ وہ میری ولایت اور میرے اہل بیتؑ کی ولایت لائے۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۴۴۲)
- فوائد:-

1. قرآن و سنت پر توجہ دینے بغیر اندھا دھند مجوسی مقصرین کی تقلید کرنے والوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ وہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خمس اور تمام نیک کام تو کرتے ہیں پھر مقصر ملاں حرام محمدی کو حلال قرار دے کر مقلدوں کے سامنے پیش کرتا ہے تو مقلد اسے فتوے کے مطابق حلال سمجھ کر قبول کر لیتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت وہ چیز حرام ہی ہوتی ہے اور پھر ایسے کام کرنے سے اس کا دل فضائل علیؑ سے گھبرانے لگتا ہے اور اپنے نیک اعمال پر اور مقصر مجتہد کی گارنٹی پر گھمنڈ کرنے لگتا ہے۔ ایسے لوگوں کے اعمال گرد بنا کر اڑا دیئے جائیں گے۔ ولایت علیؑ کے سامنے تو ستر انبیاءؑ کے اعمال نہیں ٹھہر سکتے۔ مقصرین اور مجوسی منکرین ولایت کی کیا مجال ہے۔



۳۳ وَيَوْمَ تَشَقُّ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الْمَلِكُ يَوْمَئِذٍ

الْحَقُّ لِلرَّحْمَنِ ط وَكَانَ يَوْمًا عَلَى الْكَافِرِينَ عَسِيرًا ۞ وَيَوْمَ يَعْضُ
الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ يَقُولُ يَلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا ۞ يُوَيْلَتِي
لَيْتَنِي لَمْ اتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۞ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ط
وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْإِنْسَانِ خَذُولًا ۞ وَقَالَ الرَّسُولُ يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوا
هَذَا الْقُرْآنَ مَهْجُورًا ۞

اور اس دن آسمان غمام (کے ظہور) کیلئے پھٹ جائے گا اور فرشتے اتارے جائیں گے اس دن حقیقی بادشاہی رحمان کیلئے ہوگی اور وہ کافروں
کیلئے بڑا سخت دن ہوگا اور اس دن ظالم انسان اپنے ہاتھ چبائے گا اور کہے گا اے کاش میں نے رسول کے ساتھ سبیل کو اختیار کیا ہوتا۔ ہائے
میری کم بختی۔ کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ اس نے تو مجھے ذکر سے گمراہ کر دیا اس کے بعد جبکہ وہ میرے پاس آچکا تھا اور شیطان
انسان کیلئے بڑا ہی بے وفا ہے۔ اور رسول کہے گا اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن کو مجبور بنا دیا تھا۔ (الفرقان-25-30)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ غمام امیر المؤمنین ہیں۔ (البرہان-ج 5-ص 236)
2. امام جعفر صادق نے اللہ عزوجل کے قول "اے کاش میں نے رسول کے ساتھ سبیل کو بھی اختیار کیا ہوتا" کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب علی بن
ابی طالب ہے۔ (البرہان-ج 5-ص 236)
3. ”ہائے میری تباہی، کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا یقیناً اس نے مجھے ذکر سے گمراہ کیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آچکا تھا اور شیطان انسان
کیلئے بے وفا ہے،“ پس میں وہ ذکر ہوں جس سے گمراہ ہوئے اور وہ سبیل ہوں جس سے ہٹ گئے اور وہ ایمان ہوں جس کا کفر و انکار کیا اور وہ قرآن ہوں جسے
چھوڑ دیا اور وہ دین ہوں جس کی تکذیب کی اور وہ صراط ہوں جس سے گمراہ ہوئے۔ (اقتباس خطبہ-امیر المؤمنین) (البرہان-ج 5-ص 251)

فوائد:-

1. قیمت کے دن مولیٰ دیوار کی طرح آسمان شق کر کے تشریف لائیں گے اور ملائکہ گارڈ آف آنر کے طور پر ساتھ ساتھ ہوں گے اور یہ دیکھ کر منکرین ولایت گھبرا جائیں
گے مقصرین کو حقیقت نظر آجائے گی دنیا میں سمجھتے تھے کہ مولیٰ ان جیسا بشر ہے یہ تو آسمان پھاڑ کر نازل ہوتا ہے۔ ایسے ولایت علی کے بارے میں ظلم کرنے والے مایوسی اور غم
میں دانتوں سے اپنے ہاتھ چبانے لگیں گے اور کہیں گے اب تو ہماری تباہی ہے کاش میں فلاں مقصر ملاں کو اپنا ولی نہ بناتا اسی نے مجھے ذکر یعنی مولیٰ سے بدظن کیا تھا کہ علی کا ذکر
کلے اور اذان کا جزو نہیں ہے اور اگر نماز میں ذکر علی کیا تو باطل ہو جائے گی حالانکہ ذکر علی کا ثبوت سن چکا تھا کہ قرآن و حدیث دونوں میں ہے مگر میں نے سمجھا مجوسی ملاں کی مان لو
اس کا دنیا میں بڑا چرچا ہے۔ ہائے مجوسی شیطان تو بڑے بے وفا نکلے۔

پھر مولیٰ کو دیکھ کر رسول اللہ ﷺ وجل کو گواہی دیں گے کہ یہی وہ منکرین ولایت علی ہیں جنہوں نے اس قرآن ناطق علی کو پس پشت ڈال دیا، چھوڑ دیا، اس سے منہ موڑ لیا، اس کا
ذکر تک کرنا پسند نہیں کرتے تھے، مسجدوں میں اس کا نام بلند آواز سے لینے پر منع کرتے تھے۔ اس کے بعد عدل الہی کیا فیصلہ کرے گا اس کا تھوڑا سا اندازہ سب کو دل میں معلوم

ہے۔



الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ لَا أُولَئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَأَضَلُّ

سَبِيلًا ۝

جو لوگ منہ کے بل جہنم کی طرف محشور کئے جائیں گے ان لوگوں کا ٹھکانہ بہت برا ہے اور وہ سبیل سے بہت گمراہ ہیں۔ (الفرقان۔ 34)

(

1. ان لوگوں کے بارے میں ایک طویل روایت میں کعب بیان کرتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جو گمراہی اور ارتداد پر تھے اور عہد توڑنے والے تھے۔ اللہ کی ملاقات کے لئے اپنے نفس کیلئے انہوں نے برے اعمال ہی آگے بھیجے، اپنے نبی کے خلیفہ اور وصی سے جنگ کر کے، جو ان کا عالم ہے ان کا سید و سردار ہے افضل ہے، لوائے حمد اٹھانے والا اور حوض کوثر کا مالک ہے اور جس سے امیدیں لگائی جاتی ہیں اور جس نے اس عالم کے علاوہ کسی اور سے امید لگائی (ایسا عالم جس کے علم میں جہل نہیں) اور وہ منزل مقصود جس سے پھسلا تو تباہ ہو گیا اور آگ (دوزخ) میں جاگرا۔ وہ (عالم) مولا علی ہیں۔

(البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۵۶)

فوائد:-

1. ولایت علی کا میثاق و عہد توڑ کر اور منہ موڑ کر دنیا کے بنائے ہوئے عالم کو اپنا ولی بنانے کا انجام انتہائی بھیانک ہے۔ مقصر علماء کی جہالت کے ثبوت میں کتابیں بھری پڑی ہیں یعنی ان کے درمیان فتاویٰ کے اختلافات۔ یعنی ان کو دین سمجھ ہی نہیں آیا کیونکہ اختلاف کی بنیاد جہالت ہوتی ہے جہاں علم ہوتا ہے وہاں اختلاف نہیں ہوتا۔ ایسے جاہلوں کو ابھی تک پورا قرآن ہی سمجھ میں نہیں آیا صرف پانچ سو آیات کا کچھ پتہ چلا ہے۔



وَلَقَدْ صَرَّفْنَاهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوا ۚ فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا ۝

اور یقیناً ہم نے اس کو ان کے درمیان بار بار بیان کیا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں مگر اکثر لوگوں نے کفر کرنے کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا ہے۔ (الفرقان۔ 50)

1. امام محمد باقر نے فرمایا کہ تمہاری امت کے اکثر لوگوں نے ولایت علی سے کفر کرنے کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا ہے۔ (البرہان۔ ج ۵۔ ص ۴۶۳)

فوائد:-

1. جب اللہ کے حق میں کوتاہی کرنے والوں نے انکار ولایت کو سینے سے لگایا ہوا ہے ہر چیز کو چھوڑ دیں گے مگر انکار کو نہیں چھوڑیں گے۔ یہ لوگ صرف کفر ہی نہیں کرتے بلکہ ولایت میں شرک بھی کرتے ہیں۔



وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا ۗ وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيرًا

اور وہ وہی ہے جس نے پانی (مائع نور) سے بشر کو خلق فرمایا پھر اس سے نسب اور سسرال بنائے اور تیرا رب بڑا قدرت والا ہے۔

(الفرقان-54)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے آدمؑ پیدا کرنے سے تین ہزار سال پہلے عرش کے تحت ایک پانی خلق فرمایا اور اس کو ایک سبز لؤلؤ میں رکھ دیا اور اپنے علم میں پوشیدہ رکھا یہاں تک کہ آدمؑ کو خلق کیا۔ پس جب آدمؑ کو خلق کیا تو اس موتی میں سے پانی کو منتقل کیا اور اسے صلب آدمؑ میں جاری کیا، جب وہ اللہ کے پاس جانے لگے تو اسے شیٹ کو منتقل کر دیا۔ بس اسی طرح یہ پانی پشت در پشت منتقل ہوتا رہتا کہ صلب عبدالمطلبؐ میں آیا پھر اللہ عزوجل نے اسے دو حصوں میں تقسیم کر دیا آدھا حصہ میرے بابا عبد اللہؐ میں چلا گیا اور آدھا ابوطالبؐ میں، پس میں آدھے پانی سے ہوں اور علیؑ دوسرے آدھے سے۔ پس علیؑ دنیا و آخرت میں میرا بھائی ہے۔ پھر آپؐ نے تلاوت فرمائی: ”اور وہ وہی ہے جس نے پانی (مائع نور) سے بشر خلق فرمایا پھر اسے رشتہ دار اور داماد بنایا اور تیرا رب بڑا قدرت والا ہے۔“

(البرہان-ج ۵-ص ۶۶)

2. ابن عباس سے روایت ہے: یہ آیت نبی اکرمؐ اور علی مولا کے بارے میں اتری، نبی اکرمؐ نے اپنی لخت جگر بیٹی کا عقد علی مرتضیٰ سے کیا اور وہ ان کے چچا کا بیٹا ہے پس وہ ان کیلئے نسب (رشتہ دار) اور صحرا (داماد) ہیں۔

(البرہان-ج ۵-ص ۶۴)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ امیر المؤمنینؑ کو خلق نہ کرتا تو فاطمہؑ کا کوئی کفو زمین پر نہ ہوتا، وہ آدمؑ ہو یا کوئی اور۔

(البرہان-ج ۵-ص ۶۸)

4. رسول اللہؐ نے فرمایا: اگر اللہ علی بن ابی طالبؑ کو خلق نہ کرتا تو فاطمہؑ کا کوئی کفو نہ ہوتا۔

(البرہان-ج ۵-ص ۶۸)

فوائد:-

1. عرش علم الہی ہے جس میں اللہ نے معصومینؑ کے نور کو سبز موتی میں اپنے خزانہ اسرار میں کائنات کی خلقت سے ہزاروں نوری سال پہلے چھپا رکھا تھا۔ دراصل یہ سب احادیث انسان کو سمجھانے کیلئے بیان فرمائی گئیں کیونکہ جب معصومینؑ دھر میں تھے اس وقت کا حساب کتاب ہی نہیں تھا۔ معصومینؑ تو مشیت الہی ہیں جیسے اللہ چاہتا ہے ویسا لباس معصومینؑ زیب تن کر لیتے ہیں۔ آسمانوں میں نور کا لباس اپنایا۔ انسان تو کیا موسیٰؑ جیسے رسول نور کی تجلی برداشت نہیں کر سکتے اس لئے ہماری ہدایت کی خاطر لباس بشری اختیار کیا تاکہ مخلوقات زیارت کا شرف حاصل کر سکیں۔

2. حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت عبد اللہؑ اور حضرت ابوطالبؑ تک جن میں یہ نور منتقل ہوتا رہا سب معصوم اور حجت الہی ہیں۔

❖.....❖.....❖

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ط وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح کرے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا غفور و رحیم ہے
 - (الفرقان - 70)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ قیامت کے دن ایک گناہ گار مومن لایا جائے گا اور اسے حساب کے مقام پر کھڑا کیا جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ خود اس کا حساب لے گا، انسانوں میں سے کسی ایک کو بھی اس کے حساب سے مطلع نہ کرے گا۔ پس اللہ اسے اسکے گناہ جتلائے گا اور جب اپنے گناہوں کا اقرار کرے گا تو اللہ عزوجل لکھنے والے کو فرمائے گا: ان کو نیکیوں سے بدل دو اور لوگوں کو بتادو۔ تو اس وقت لوگ کہیں گے: اس بندے کا تو ایک گناہ نہیں ہے۔ پھر اللہ اسے جنت کی طرف جانے کا حکم دے گا اور یہ اس آیت کی تاویل ہے اور یہ صرف خاص ہمارے شیعوں میں سے گناہ گاروں کیلئے ہے۔

(البرہان - ج 5 - ص 43)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: ہم اہل بیتؑ کی محبت گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور نیکیوں کو کئی گنا زیادہ کر دیتی ہے اور بیشک اللہ تعالیٰ ہماری اہل بیتؑ کے محبوبوں کے لوگوں پر کئے ہوئے مظالم کو (بدلہ دے کر) اتار دے گا سوائے ان گناہوں کے جن میں اصرار اور مومن پر ظلم ہو۔ پس اللہ گناہوں کو حکم دے گا: نیکیاں بن جاؤ۔ (البرہان - ج 5 - ص 46)

فوائد:-

1. مولیٰ علیؑ نے فرمایا ہے کہ ہمارا مولیٰ جب اللہ سے ملاقات کرتا ہے اور اس پر سمندر کی جھاگ اور ریت کے زروں کے برابر بھی گناہ ہو گئے تو اللہ ضرور معاف فرمادے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔
2. مولیٰ حسینؑ کے زائر کی شان ہے کہ ایک نیکی پر دس لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور گناہ ایک ہی رہتا ہے اور وہ ایک بھی کہاں؟ جب محافظ فرشتہ گناہ لکھنے لگتا ہے تو ملائکہ اسے روک دیتے ہیں پھر جب وہ نیکی کرتا ہے تو ملائکہ کہتے ہیں کہ اب لکھ لے۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہ اللہ نیکیوں میں بدل دے گا۔ (خلاصہ قول معصوم)
3. اے منکر ولایت! اب پتہ چلا کہ اقرار ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلومؑ سے مختلف طریقوں سے روکنے والے لوگوں کے نیک اعمال کس طرح گردوغبار بنا کر اڑا دیئے جائیں گے۔



سورة الشعراء

طَسَمَ ۝ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ لَعَلَّكَ بَٰخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا
يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ اِنْ نَّشَا نُنزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ
لَهَا خَٰصِعِيْنَ ۝ وَمَا ئٰاتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحَدَّثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنُهٗ
مُعْرِضِيْنَ ۝

طَسَمَ۔ یہ کھول کر بیان کرنے والی کتاب کی آیات ہیں شاید کہ تم اپنی جان کھودینے والے ہو (اس فکر میں) کہ یہ لوگ مومن نہیں ہوتے۔ اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسی آیت ان پر نازل کریں کہ ان کی گردنیں اس کے لیے جھک جائیں۔ ان لوگوں کے پاس رحمان کی طرف سے نہیں آتی کوئی نئی نصیحت مگر یہ اس سے منہ موڑنے والے بن جاتے ہیں۔ (الشعراء-1-5)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ طَسَمَ کا مطلب طالب سمیع مبدالمعید ہے۔ احادیث میں اس سے مراد طوبی، سدرۃ المنتہی، محمد مصطفیٰ بھی ہے۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۴۸۴)

2. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ میں نے اللہ سے اپنے اور تیرے درمیان محبت مانگی تو اس نے دی اور اپنے تیرے درمیان مواخات مانگی تو اسے نے دی اور تجھے وحی بنانے کا کہا تو اس نے کیا۔ اس وقت ایک شخص کہنے لگا خدا کی قسم پرانی مشک میں ایک صاع کھجوریں بہتر ہیں اس سے جو محمدؐ اپنے رب سے مانگتا ہے، وہ فرشتہ کیوں نہیں مانگتا جو اس کے دشمنوں کے خلاف اس کی مدد کرے یا خزانہ جو اس کے فاقوں میں اس کے کام آئے! تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ”شاید کہ تم اپنی جان کھودینے والے ہو کہ یہ لوگ مومن نہیں ہوتے“۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۴۸۴)

3. امام جعفر صادقؑ سے امام زمانہؑ کے متعلق آسمان سے ندا آنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے اپنے بابا محمد باقرؑ سے سنا: اللہ کی قسم یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں واضح بیان ہے جہاں فرماتا ہے ”اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے ایسی آیت نازل کریں کہ ان کی گردنیں اس کے لیے جھک جائیں“ اس دن زمین پر ایک شخص بھی باقی نہ رہے گا مگر تسلیم کر لے گا اور اس کی گردن اس کیلئے جھک جائے گی۔ پس اہل ارض ایمان لے آئیں گے جب آسمان سے آواز سنیں گے: خبردار حق علیؑ بن ابی طالب اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے۔ جب دوسرا دن ہوگا تو ابلیس ہوا میں بلند ہوگا اور اہل ارض سے پوشیدہ رہے گا پھر آواز دے گا: خبردار حق علیؑ کے مخالف اور اس کے شیعوں کے ساتھ ہے کیونکہ وہ (دشمن مولا) مظلوم مارا گیا تو اسکے خون کا بدلہ مانگو۔ پس اللہ ان لوگوں کو ثابت قدم رکھے گا جو حق پر قول ثابت کے ساتھ ایمان لائے۔ اور وہ پہلی ندا ہوگی۔ اور اس دن وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے شک میں پڑ جائیں گے اور اللہ کی قسم مرض ہماری عداوت ہے پس اس وقت وہ ہم سے ہٹ جائیں گے اور بحث کرتے ہوئے کہیں گے: پہلی منادی جو ہوئی وہ اہل بیت کے جادو میں سے جادو تھا۔ امام نے پھر آیت تلاوت فرمائی ”اور جب وہ آیت دیکھتے ہیں تو منہ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو چلتا جادو ہے“ (القم-2)

(البرہان - ج ۵ - ص ۴۸۵)

فوائد:-

1. قرآن میں ولایت علیٰ واضح طور پر کھول کر بیان کی گئی ہے اور رسول اللہؐ بار بار ہر موقع پر فضائل و ولایت علیٰ بیان فرماتے تھے تاکہ تمام لوگ مومن بن جائیں اور عذاب الہی سے بچ جائیں۔ رحمان جب بھی ذکر علیٰ لوگوں کی نصیحت کیلئے نازل فرماتا تو وہ منہ موڑ لیتے۔ مقصرین کے ذہنوں میں ولایت علیٰ کی بجائے مال و دولت اور اقتدار کی ہوس ہوتی ہے۔ وہ معصومین کی عظمت و قدرت کو سحر اور سحراب سمجھتے ہیں۔ جب امام زمانہؑ ظہور فرمائیں گے تو سب سرکش منکرین ولایت کی گردنیں جھک جائیں گی۔ ❖.....❖.....❖

وَاجْعَلْ لِّي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ ۝

اور بعد میں آنے والوں میں میرے لیے لسان صدق قرار دے۔ (الشعراء-84)

1. لسان صدق کے بارے میں امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ وہ علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ پران (مولاعلیؑ) کی ولایت پیش کی گئی تو انہوں نے دعا کی: اے اللہ اس کو میری ذریت میں قرار دے تو اللہ نے ایسا کیا۔

(البرہان - ج ۵ - ص ۴۹۶)

فوائد:-

اس کا تذکرہ سورۃ مریم کی آیت نمبر 50 کے تحت مطالعہ فرمائیں۔

❖.....❖.....❖

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِينَ ۝ وَلَا صَدِيقٍ حَمِيمٍ ۝ فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونُ مِنْ

الْمُؤْمِنِينَ ۝

پس نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے اور نہ کوئی جگری دوست۔ کاش ہمیں پلٹنے کا ایک موقع ملے تو ہم مومن ہو جائیں۔ (الشعراء-100-102)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم اپنے شیعوں کی ضرورت شفاعت کریں گے اللہ کی قسم ہم اپنے شیعوں کی ضرورت شفاعت کریں گے حتیٰ کہ ہمارے دشمن کہیں گے ”پس ہماری شفاعت کرنے والا کوئی نہیں اور نہ ہی ہمارا کوئی جگری دوست ہے“۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۵۰۲)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص جنت میں کہے گا کہ میرے فلاں دوست کے ساتھ کیا ہوا؟ اور اس کا دوست دوزخ میں ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اس کیلئے اس کے دوست کو نکال کر جنت لے جاؤ۔ تو دوزخ میں جو باقی رہ جائیں گے کہیں گے ”پس نہیں ہمارے لیے کوئی شفاعت کرنے والا اور نہ کوئی جگری دوست“۔

(البرہان - ج ۵ - ص ۵۰۲)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا اس فرمان الہی کے بارے میں کہ شفاعت کرنے والے آئمہؑ ہیں اور صدیق (دوست) مومنین میں سے ہیں۔

(البرہان - ج ۵ - ص ۵۰۱)

فوائد:-

1. احادیث میں وارد ہے کہ محارم کا مذاق اڑانے والے نماز ترک کرنے والے سے بھی برا شخص ناصبی ہے۔ اور ناصبی کی ہرگز شفاعت نہیں ہوگی حالانکہ ایک مومن کو لے کر گھر

والوں کی اور ہمسائے کی شفاعت کرے گا تو قبول ہوگی اگرچہ ان کے پاس کوئی نیکی بھی نہ ہوگی اور شیخہ فقیر (مولا کا مانگ) ربیعہ اور مضر قبیلے کے لوگوں کی تعداد کے برابر لوگوں کی شفاعت کرے گا تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ دوزخ میں کسی کا دوست ہوگا تو نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا بشرطیکہ ناصبی نہ ہو۔ ناصبی وہ شخص ہوتا ہے کہ جو ولایت مولیٰ علیؑ کے سامنے غیر معصوم مقصر کی ولایت نصب کرے، اہل بیتؑ کی شان میں زبان درازی کرے، عزاداری کے خلاف فتوے دے۔



وَإِنَّهُ لَتَنْزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٦﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٧﴾ عَلَى قَلْبِكَ

لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٨﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ ﴿١٩٩﴾ وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿٢٠٠﴾

اور بیشک یہ رب العالمین کی نازل کردہ ہے۔ روح الامین کے ذریعے اس کو تمہارے دل پر نازل کیا گیا ہے تاکہ تم خبردار کرنے والے ہو۔ واضح عربی زبان میں اور بیشک یہ پہلے لوگوں کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔ (الشعراء-192-196)

1. امام محمد باقرؑ نے ان آیات کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد ولایت امیر المؤمنینؑ ہے۔

(البرہان- ج ۵- ص ۵۰۶)

فوائد:-

1. ولایت مولیٰ علیؑ اور دل کا گہرا تعلق ہے۔ قرآن پاک میں ولایت علیؑ واضح طور پر کھول کر بیان کی گئی ہے اور اس سے پہلی آسمانی کتابوں میں بھی ولایت کا واضح بیان ہے۔ قرآن پاک جو فضائل علیؑ اور اہلیت سے بھر پور ہے کو اسی لیے قلب رسول اللہؐ پر نازل کیا گیا کیونکہ محبت و مودت کا تعلق دل سے ہوتا ہے اسی لیے جس پر اللہ کی رحمت ہوتی ہے رحمان اس کے دل میں مولیٰ علیؑ کی مودت ڈال دیتا ہے۔ اور ناصبی کا دل سخت اور تنگ ہو جاتا ہے اور ولایت علیؑ ناصبی مقصر کے حلق سے نیچے نہیں اترتی۔



وَإِنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٣﴾ وَخَفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾

اور اپنے قریب ترین رشتہ داروں کو ڈراؤ اور مؤمنین میں سے جو تیرا اتباع کرتے ہیں انکے لیے اپنے شانے جھکا دو۔ (الشعراء-214-215)

1. جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہؐ نے مولیٰ علیؑ سے فرمایا کہ سب بنی عبدالمطلب کو دعوت دو اور وہ چالیس آدمی تھے۔ دو دن دعوت کھانے کے بعد ابولہب کہتا رہا کہ یہ جادو ہے اور سب لوگ اٹھ کر چلے جاتے کیونکہ چالیس آدمیوں کے کھانے کے بعد بھی گوشت روٹی اور دودھ کم نہ ہوتا تھا۔ تیسرے دن حضرت ابوطالب کے حکم سے ان کو بیٹھنا پڑا۔ رسول اللہؐ نے دعوت اسلام دی اور فرمایا تم میں سے کون میرا بھائی، میرا وارث، میرا وزیر اور میرا وصی اور میرا خلیفہ میرے بعد بننا چاہتا ہے؟ تو سب نے انکار کیا سوائے مولیٰ علیؑ کے۔ تو رسول اللہؐ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب یہ (علیؑ) میرا بھائی اور میرا وارث اور

میرا وزیر اور میرے بعد تمہارے درمیان میرا خلیفہ ہے پس اس کی سنو اور اطاعت کرو۔ تو لوگ مذاق کرتے ہوئے اٹھے اور حضرت ابوطالبؑ سے کہنے لگے: تمہیں حکم دیا گیا ہے کہ اپنے بیٹے کی سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (خلاصہ حدیث) (البرہان - ج ۵ - ص ۵۰۹)

فوائد:-

1. واضح ہے کہ ولایتِ علیؑ کا اعلان تبلیغ رسالت کے پہلے ہی دن سے شروع ہے اور غدرِ ختم میں آخری اعلان بھی ولایتِ علیؑ کا ہے۔ دین الہی کی ابتداء اور انتہاء ولایتِ مولا علیؑ ہے۔ اسلام کل کا کل ولایتِ معصومینؑ ہے۔
2. حضرت ابوطالبؑ کو قریش نے جو جواب دیا اس کا واضح مطلب ہے کہ حضرت ابوطالبؑ رسول اللہؐ کی اطاعت کرتے تھے اسی لیے قریش نے کہا کہ اب اپنے بیٹے کی بھی اطاعت کرو۔ حضرت ابوطالبؑ کی شان میں حدیث مندرجہ ذیل آیت کے ذیل میں مطالعہ فرمائیں:

❖.....❖.....❖

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٢﴾ الَّذِي يَرِئكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾ وَتَقَلِّبَكَ فِي

السَّجِدِينَ ﴿٢١٩﴾

اور اس عزیز اور رحیم پر توکل کرو جو اس وقت تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے جب تم قیام کرتے ہو اور سجدہ گزاروں میں تمہاری نقل و حرکت کو بھی۔ (الشعراء - 217-219)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ”جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم قیام کرتے ہو، نبوت میں، اور تمہاری نقل و حرکت سجدہ گزاروں میں، یعنی نبیوں کے اصحاب میں۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۵۱۴)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: مجھے اور علیؑ کو واحد نور سے خلق فرمایا۔ ہم آدمؑ کی خلقت سے ہزار سال پہلے عرش کے پاس اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے تھے۔ پھر جب اللہ نے آدمؑ کو خلق فرمایا تو اس نور کو اس کے صلب میں قرار دیا اور جب وہ جنت میں تھا تو ہم اس کی صلب میں تھے اور جب نوحؑ کشتی پر سوار تھے تو ہم اس کی صلب میں تھے اور جب ابراہیمؑ کو آگ میں پھینکا گیا تو ہم اس کی صلب میں تھے پس اسی طرح اللہ عزوجل ہمیں طاہر اصلاب سے طاہرہ ارحام کی طرف منتقل کرتا رہا حتیٰ کہ ہم عبدالمطلبؑ تک پہنچے تو ہمیں دو حصوں میں تقسیم کیا: مجھے صلب عبد اللہؐ میں قرار دیا اور علیؑ کو صلب ابی طالبؑ میں قرار دیا اور میرے لیے نبوت و برکت قرار دی اور علیؑ کیلئے فصاحت و فراست قرار دی اور اپنے اسمائے مبارکہ سے دو نام ہمارے لیے جدا کیئے: وہ عرش والا محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں، اور اللہ علیؑ ہے اور علیؑ ہے۔

(البرہان - ج ۵ - ص ۵۱۵)

3. ایک شخص نے امیر المؤمنینؑ سے پوچھا: یا امیر المؤمنینؑ آپ تو اس مقام پر ہیں جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے اور کیا آپ کے بابا آگ کے عذاب پارہے ہیں (نعوذ باللہ)؟ فرمایا: بکو اس بند کر، اللہ تیرا منہ توڑے! اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے اگر میرے بابا دنیا کے تمام گناہ گاروں کی شفاعت کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور انکی شفاعت منظور کرے گا۔ اور میرے بابا کو آگ کا عذاب؟ جبکہ میں خود تقسیم النار ہوں! اور اس کی قسم جس نے محمدؐ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا بیشک قیامت کے دن ابوطالبؑ کا نور مخلوق کے نور کو بجھا دے گا سوائے انوارِ خمسہ کے: نور محمدؐ اور نور میرا اور نور فاطمہؑ اور نور حسنؑ اور نور حسینؑ اور جو آئمہؑ ان کے اولاد سے ہیں۔ کیونکہ ان (ابوطالبؑ) کا نور ہمارے نور سے ہے جس کو اللہ عزوجل نے آدمؑ کے خلق کرنے سے ہزار سال پہلے خلق فرما

یا۔ (البرہان - ج ۵ - ص ۵۱۶)

4. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے نور محمدؐ کو اپنے نور سے خلق فرمایا۔ اس کو اپنے نور عظمت و جلال سے اختراع کیا اور وہ نور لاهوتی ہے جس کو ظاہر کیا اور موسیٰ بن عمران کے لیے طور سینا پر اس کی تجلی ڈالی تو وہ نہ ٹھہر سکا اور موسیٰ اس کے دیدار کو برداشت نہ کر سکا اور کھڑا نہ رہ سکا حتیٰ کہ اس کی چمک سے غش کھا کر گر گیا اور وہ نور محمدؐ کا نور تھا۔ پھر جب اللہ نے محمدؐ کو خلق کرنے کا ارادہ کیا تو اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تو پہلے حصے سے محمدؐ اور دوسرے حصے سے علیؑ کو خلق کیا اور کسی اور کو اس نور سے خلق نہیں کیا ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے خلق کیا اور ان دونوں میں بنفس نفیس اپنی جان پھونکی اور ان دونوں کو ایک دوسرے کی صورت بنا دیا اور ان دونوں کو اپنا امین بنایا اور تمام مخلوق پر گواہ بنا دیا اور اپنی مخلوقات پر اپنا خلیفہ بنا دیا اور دونوں کو اپنا علم و دیت فرمایا اور دونوں کو بیان کا علم عطا فرمایا اور دونوں کو اپنے غیب پر مطلع فرمایا اور ایک کو اپنا نفس قرار دیا اور دوسرے کو اپنی روح اور ایک کو دوسرے کے بغیر تنہا نہ چھوڑا اور ان دونوں کا ظاہر بشری اور باطن لاهوتی ہے۔ مخلوقات کیلئے ان کو ناسوتی شکل میں ظاہر کیا تاکہ وہ ان دونوں کی زیارت کو برداشت کر سکیں اور اللہ کے قول ”وَلَلْبَسْمَا عَلَيْهِمْ مَا يَلْبَسُونَ“ (الانعام-9) کا یہی مطلب ہے پس ان دونوں کو رب العالمین کا مقام دیا اور تمام مخلوقات اور خالق کے درمیان حجاب قرار دیا۔ ان دونوں سے مخلوقات کی خلقت کی ابتداء کی اور ان دونوں سے ہی کائنات اور جو کچھ مقدر ہو چکا ہے ختم کرے گا۔

پھر نور محمدؐ سے اس کی بیٹی فاطمہؑ کو ظاہر کیا جس طرح اپنے نور سے اس کے نور کو ظاہر کیا تھا اور نور فاطمہؑ علیؑ سے حسنؑ اور حسینؑ کو ظاہر کیا جس طرح چراغ سے چراغ روشن ہوتے ہیں ان سب کو نور سے خلق کیا اور ان کو ایک پشت سے دوسری پشت کی طرف منتقل کیا اور ایک صلب سے دوسری صلب میں اور ایک رحم سے دوسرے رحم میں اعلیٰ ترین درجوں میں جن میں کسی نجاست کا دخل نہیں منتقل کرتا گیا جن میں حقیر پانی کا دخل نہیں اور نہ ہی ذلیل نطفے کا جیسے باقی تمام مخلوق کے واسطے ہے بلکہ یہ انوار اصلا بظاہرین سے ارحام مطہرات میں منتقل ہوتے رہے کیونکہ یہ خالص سے بھی خالص ترین ہیں ان کو اللہ نے اپنی ذات کے لیے چنا ہے اور ان کو اپنے علم کا خزانہ بنایا اور اپنی مخلوق کی طرف بھیجا اور ان کو اپنی ذات کا قائم مقام بنایا کیونکہ نہ اس کو دیکھا جاسکتا ہے اور نہ اس کا ادراک کیا جاسکتا ہے اور نہ اس کی حالت و حقیقت کی معرفت حاصل کی جاسکتی ہے پس یہ اس کی طرف سے بولنے والے پیغام پہنچانے والے ہیں اور اس کے حکم و نہی پر متصرف ہیں۔ انہی کے ذریعے وہ اپنی قدرت ظاہر کرتا ہے اور انہی کے ذریعے وہ اپنی نشانیاں اور معجزات دکھاتا ہے اور انہی کی وجہ سے اور انہی کے ذریعے بندوں کو اپنی ذات کی معرفت کروائی اور انہی سے اس کے امر کی اطاعت ہے اور اگر یہ نہ ہوتے تو اللہ کو کوئی نہ جانتا اور نہ ہی کسی کو معلوم ہوتا کہ رحمان کی عبادت کس طرح کی جاتی ہے پس اللہ اپنا امر جاری کرتا ہے جس طرح چاہتا ہے اور جس کے ذریعے چاہتا ہے ”لَا يَسْتَلِعْمَا يَفْعَلُ وَ هُمْ يَسْتَلُونَ“ (الانبیاء-23) (البرہان - ج 5 - ص 516)

فوائد:-

1. معصومینؑ کے نور کے سبب حامل معصوم حجت الہی تھی اور انکی ازواج معصومہ تھیں۔ پشت سے مراد حامل نور ہے۔ یہ نور جب ایک حجت الہی سے دوسری حجت الہی کی طرف منتقل ہوتا ہے تو دینے والے کو صلب اور لینے والے کو رحم کہتے ہیں۔ یہ الفاظ اپنے عام معانی میں استعمال نہیں ہوئے۔
2. اللہ تعالیٰ کی توجہ ہر وقت صرف معصومینؑ پر ہے اور جہاں معصومینؑ کا ذکر ہو اللہ کی رحمت، جس عمل میں ان کا ذکر ہو ہی عمل مقبول ہوتا ہے۔
3. چہارہ معصومینؑ کے بعد تمام مخلوقات کے نوروں پر حاوی نور حضرت ابوطالبؑ کا ہے۔ جو رسالت و امامت کو پروان چڑھانے والے ہیں، اس کے محافظ و ناصر اور وکیل ہیں، معدن نبوت و رسالت و ولایت ہیں۔ تمام گناہ گاروں کی شفاعت کی قدرت رکھتے ہیں۔

❖.....❖.....❖

سورة النمل

قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتَابِ اَنَا اَتِيكَ بِهِ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ
 طَرْفُكَ ۚ فَلَمَّا رَاَهُ مُسْتَقِرًّا عِنْدَهُ قَالَ هَذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّي ۗ لِيَبْلُوَنِي ۗ ؕ
 اَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ۗ وَمَنْ شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۗ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ رَبِّي
 غَنِيٌّ كَرِيمٌ ۝

جس شخص کے پاس کتاب میں سے کچھ علم تھا اس نے کہا کہ میں اسے آپ کے پاس لے آتا ہوں قبل اس کے کہ آپ کی پلک جھپکے۔
 پس جب (سلیمان نے) اسے اپنے پاس رکھا ہوادیکھا تو کہا یہ میرے رب کا فضل ہے تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری
 کرتا ہوں اور جو کوئی شکر کرے تو وہ محض اپنے ہی لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو میرا رب بے نیاز اور کریم ہے۔ (النمل-40)
 1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اپنے اسم اعظم کے بہتر حروف قرار دیئے ہیں۔ پس آدمؑ کو ان میں سے پچیس حروف عطا فرمائے اور
 نوحؑ کو ان میں سے پندرہ حروف عطا فرمائے اور ابراہیمؑ کو ان میں سے آٹھ حروف عطا فرمائے اور موسیٰؑ کو ان میں سے چار حروف عطا فرمائے اور عیسیٰؑ کو
 ان میں سے دو حروف عطا فرمائے جن سے وہ مردہ کو زندہ کرتا تھا اور مادر زاد اندھے اور مبروص کو تندرست کرتا تھا اور محمد مصطفیٰؐ کو بہتر حروف عطا فرمائے اور
 ایک حرف حجاب میں رکھتا کہ کوئی شخص نہ جان سکے کہ اللہ کا ارادہ کیا ہے اور بندوں کے دلوں میں کیا ہے۔

(البرہان- ۶ ج- ص ۲۴)

2. امام جعفر صادقؑ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اللہ کی قسم ہمارے پاس کتاب کا سارا علم ہے۔

(البرہان- ۶ ج- ص ۲۴)

3. امیر المؤمنین مسجد میں تشریف فرما تھے کہ دو شخص جھگڑتے ہوئے آپ کے پاس آئے اور ان میں سے ایک خارجی تھا۔ فیصلہ خارجی کے خلاف جاتا تھا
 پس امیر المؤمنین نے اس کے خلاف فیصلہ صادر فرمادیا۔ تو خارجی آپ سے کہنے لگا: خدا کی قسم آپ نے مساوی فیصلہ نہیں کیا اور نہ ہی فیصلہ میں عدل کیا ہے
 اور آپ کا فیصلہ اللہ کے نزدیک اس کی مرضی کے مطابق نہیں ہے (نعوذ باللہ)۔ تو امیر المؤمنین نے اس کی طرف ہاتھ کا اشارہ کر کے فرمایا: دھوت (جیسا
 کہ کتے کو دھتکارا جاتا ہے) اے اللہ کے دشمن۔ پس وہ کالا کتابن گیا۔ جو لوگ وہاں موجود تھے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم یقیناً ہم نے اس کے کپڑے ہوا
 میں اڑتے ہوئے دیکھے۔ پھر اس نے امیر المؤمنین کے لئے عاجزی میں دم ہلائی اور اس کی آنکھوں سے آنسو اس کے چہرے پر بہنے لگے اور امیر المؤمنین
 نے دیکھا تو اس پر رحم آ گیا۔ آپ نے آسمان کے طرف نظر کی اور لب مبارک بلبے مگر ہم کلام نہ سن سکے اور اللہ کی قسم ہم نے اسے دیکھا کہ انسانی حالت میں
 پلٹ آیا اور اس کے کپڑے ہوا میں سے واپس آ کر اسکے کاندھوں پر گر پڑے اور ہم نے دیکھا کہ وہ مسجد میں سے نکل رہا تھا اور اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔

ہم نے حیران ہو کر امیر المؤمنینؑ کی طرف دیکھا تو آپؑ ہم سے پوچھنے لگے: تم کیوں دیکھ رہے ہو اور تعجب کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا امیر المؤمنینؑ ہم کیسے تعجب نہ کریں جبکہ آپ نے عجیب کام کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آصف بن برخیا وصی سلیمان بن داؤد نے جو کیا وہ اس کام کے قریب ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا قصہ بیان فرمایا ہے جہاں وہ فرماتا ہے (آپ نے سورۃ النمل کی آیات 38-40 تلاوت فرمائیں) اور ہم سے پوچھا: اللہ کے نزدیک تمہارا نبی اکرم ہے یا سلیمانؑ؟ عرض کی: یا امیر المؤمنینؑ بلکہ ہمارے نبی اکرم ہیں۔ فرمایا: پس تمہارے نبی کا وصی سلیمانؑ کے وصی سے اکرم ہے اور سلیمانؑ کے وصی کے پاس اللہ کے اسم اعظم کا صرف ایک حرف تھا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اس کے اور بلقیس کے تخت کے درمیان زمین اس کیلئے دھنس گئی پس اس نے پلک جھپکنے سے کم وقت میں حاصل کر لیا۔ اور ہمارے پاس اللہ کے اسم اعظم کے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس رکھا ہے اور مخلوق کے علاوہ اپنے لئے مخصوص کیا ہے۔ عرض کی: یا امیر المؤمنینؑ اگر یہ آپ کے پاس ہے تو آپ کو معاویہ وغیرہ سے جنگ کیلئے انصار کی کیا ضرورت ہے اور لوگوں کو دوسری جنگ کیلئے جمع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا: ”لیکن مکرم بندے اس کے قول سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے امر پر عمل کرتے ہیں“ (الانبیاء۔ 26-27) ان لوگوں کو ہم جنگ کی دعوت صرف اس لئے دیتے ہیں تاکہ حجت ثابت ہو جائے اور آزمائش پوری ہو جائے اور اگر اس (دشمن) کی ہلاکت کا حکم ہوتا تو اس میں تاخیر نہ ہوتی لیکن اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اپنی مخلوق کی آزمائش کرتا ہے۔ لوگوں نے کہا: پھر جب ہم وہاں سے اٹھے تو ہمارے دلوں میں عظمت تھی جو مولا کو عطا ہوا۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۲۶)

فوائد:-

1. معصومینؑ علم الہی کے خزانہ دار اور امین ہیں کل کا کل علم ان کے پاس ہے۔ اسرار الہی اور علم غیب ان کے علم سے باہر نہیں ہے
2. جو بھی معصومینؑ کے فیصلوں کے ہوتے ہوئے اپنے فتوے دے وہ درحقیقت پاگل کتا ہوتا ہے جس سے بچنا ہر ایک کیلئے فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہلت اور امام وقت کی رحمانیت اور کریمی سے غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہیے، اس وقت مومنین کی بہت بڑی آزمائش کا وقت ہے کہ مولائے کائنات کی حمایت میں آواز اٹھاتے ہیں یا ولایت و عزاداری کے مخالف مجوسی ملاں کا پٹا اپنے گلے میں ڈالتے ہیں۔ امام کو تو پوری کائنات پر مکمل اختیار ہے مگر وہ دیکھ رہے ہیں کہ قول ثابت پر ثابت قدم کون رہتا ہے۔



قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ ط أَلَلَّهُ خَيْرٌ أَمَّا

يُشْرِكُونَ ۝ ط

(اے حبیبؑ) کہو ہر حمد اللہ کیلئے ہے اور سلام اس کے بندوں پر جنہیں اس نے مصطفیٰ کیا ہے۔ کیا اللہ بہتر ہے یا جنہیں یہ لوگ اس کا شریک بناتے ہیں۔ (النمل۔ 59)

ط أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ

ط الْأَرْضِ ط ءِ إِلَهُ مَعَ اللَّهِ ط قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ۝ ط

بھلا وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور وہ تمہیں زمین میں خلفاء بناتا ہے۔

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟ تم لوگ بہت کم نصیحت حاصل کرتے ہو۔ (انمل۔ 62)

1. احادیث کے مطابق مصطفیٰ (برگزیدہ) بندوں سے مراد آل محمد ہیں۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۳۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے آیت نمبر 62 کے بارے میں فرمایا کہ یہ قائم آل محمد کی شان میں نازل ہوئی اور اللہ کی قسم وہی مضطر (بے قرار) ہے۔ جب وہ

مقام پر دو رکعت نماز ادا کریں گے اور اللہ سے دعا فرمائیں گے تو وہ اسے قبول فرمائے گا اور ان کی تکلیف دور کر دے گا اور ان کو زمین کا خلیفہ قرار دے گا۔

(البرہان۔ ج ۶۔ ص ۳۲)

فوائد:-

1. چہارہ معصومین سب مصطفیٰ ہیں سب کے سب محمد ہیں۔

2. امام قائم کی تکلیف اور غم ان کی جدہ سیدۃ النساء العالمین کی شہادت اور کر بلا و شام کے مصائب ہیں اور وہ بے قرار ہیں کہ ظہور فرما کر سیدہ فاطمہ زہرا کے اور ولایت علی مرتضیٰ کے دشمنوں اور امام مظلوم کے قاتلوں اور شامیوں سے بدلہ لیں۔

3. جو بھی ولایت علی اور عزاداری امام مظلوم کے حق میں آواز بلند نہیں کرتا وہ ظالموں اور گمراہوں میں شمار ہوگا۔ اپنی طاقت کے مطابق حق کی حمایت لازم ہے۔



وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ لِأَنَّ

النَّاسَ كَانُوا بَايِتِنَا لَا يُوْقِنُونَ ۖ وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ

بَايِتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ۖ حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ وَقَالَ أَكَذَّبْتُمْ بَايِتِي وَلَمْ تَحِطُوا

بَهَا عِلْمًا أَمَا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۖ

اور جب ان پر ہمارا قول (پورا ہونے کا وقت) آپہنچے گا تو ہم ان کے لئے زمین سے چلنے والا (دآبہ) نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا

۔ بیشک لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ ان لوگوں کا جمع کریں گے جو ہماری آیات کو

جھٹلاتے تھے پھر ان کی درجہ بندی کی جائے گی۔ حتیٰ کہ جب سب آجائیں گے تو اللہ کہے گا تم نے میری آیات کو جھٹلایا اور تم نے ان کا علمی

احاطہ نہ کیا تھا یا پھر تم کیا کرتے رہے تھے؟ (انمل۔ 82-84)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ رسول اللہ امیر المؤمنین کے پاس آئے اور وہ مسجد میں سو رہے تھے اور ریت جمع کر کے اس پر سر مبارک رکھا ہوا تھا۔ تو

رسول اللہ نے حرکت دے کر فرمایا: اٹھو اے دلایۃ الارض۔ صحابہ میں سے ایک شخص نے پوچھا: کیا ہم آپس میں ایک دوسرے کو اس نام سے پکار سکتے ہیں؟

فرمایا: اللہ کی قسم نہیں یہ صرف اس کے لئے مخصوص ہے اور یہی وہ دآبہ ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے ”اور جب ہمارا قول پورا ہو جائے گا تو

ہم ان کیلئے زمین سے دآبہ کو ظاہر کریں گے جو ان سے کلام کرے گا۔ بیشک لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے“ پھر فرمایا: یا علی جب آخری زمانہ ہوگا تو

اللہ تمہیں بہترین صورت میں ظاہر کرے گا اور تمہارے پاس مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے۔ (اقتباس حدیث) (البرہان - ج ۶ - ص ۳۶)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو جمع کریں گے“ کے بارے میں فرمایا: مومنین میں سے کوئی ایسا نہیں جسے قتل کیا گیا ہو اور وہ رجعت میں واپس نہ آئے حتیٰ کہ وہ وفات پائے گا اور کوئی رجعت نہیں پائے گا سوائے اس کے جس میں صرف اور صرف ایمان ہوگا اور جس میں صرف اور صرف کفر ہوگا۔ پھر امام نے بیان فرمایا کہ ایک شخص عمار بن یاسر سے کہنے لگا: اے ابایقظان، اللہ کی کتاب میں ایک آیت نے میرا دل خراب کیا ہے اور مجھے شک میں ڈالا ہے۔ عمار نے کہا: وہ آیت کونسی ہے؟ اس نے کہا: ”اور ان پر ہمارا قول پورا ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے چلنے والا ظاہر کریں گے جو ان سے کلام کرے گا۔ بیشک لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے“ پس یہ آہ کون ہے؟ عمار نے کہا: اللہ کی قسم میں نہ بیٹھوں گا اور نہ کھاؤں گا اور نہ پیوں گا حتیٰ کہ تمہیں وہ دکھا دوں۔ پس عمار اس شخص کے ساتھ امیر المؤمنینؑ کے پاس آیا اور وہ کھجوریں اور مکھن تناول فرما رہے تھے اور فرمایا: اے ابایقظان آؤ، تو عمار بیٹھ گئے اور ان کے ساتھ کھانا شروع کر دیا۔ اس سے اس شخص کو تعجب ہوا۔ جب عمار اٹھے تو اس شخص نے کہا: سبحان اللہ۔ اے ابایقظان تم نے قسم اٹھائی تھی کہ تم نہ کھاؤ گے اور نہ پیو گے اور نہ بیٹھو گے حتیٰ کہ تم مجھے وہ دکھا دو گے۔ عمار نے کہا: یقیناً میں نے وہ تجھے دکھلایا اگر تم صاحب عقل ہو۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۷)

فوائد:-

1. مولا علیؑ کی بارنظہور فرمائیں گے اور زمین پھاڑ کر خاک جھاڑتے ہوئے بھی ظاہر ہونگے اور عصائے موسیٰ سے مومن کا چہرہ نورانی کریں گے اور سلیمانؑ کی انگوٹھی سے کافر کے چہرے پر ملامت کا نشان لگا دیں گے جو ولایت علیؑ کے منکر تھے۔

2. ولایت علیؑ کے منکروں کی درجہ بندی کی جائے گی مثلاً خود ساختہ ولی بن کر بڑے بڑے پیر و مرشد لوگوں کی صف، ان کی اندھا دھند پیروی کرنے والوں کی صف، خود ساختہ ولیوں کے چچے اور وکیل، ان کو معصوم کے برابر کہنے والے پروپیگنڈا سیکریٹری اور لوگوں سے مال ہونے والے ایجنٹ لوگوں کی صف۔ تاکہ ان کو عدل الہی کے مطابق جزا دی جائے، کیونکہ وہ ناطق اور صامت آیات کی تکذیب کرتے تھے حالانکہ انہوں نے آیات کا علمی احاطہ نہیں کیا تھا یعنی قرآن کو اس کے معلم، مترجم اور مفسر سے نہ سمجھا یعنی تقاسیر آئمہؑ کو ہاتھ تک نہ لگایا اور اگر کچھ آیات دیکھیں بھی تو ظن اور فلسفہ پر مبنی تفسیر میں۔ وہ قرآنی آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے کہ قرآن میں ہر چیز بیان ہے۔ اس لئے انہوں نے قرآن ناطق سے بھی منہ موڑ لیا۔ تو پوچھا جائے گا کہ تم نے قرآن وحدیث کا علم تو حاصل نہ کیا تو پھر تم کیا کرتے رہے کہ من گھڑت علوم پڑھ کر نام نہاد عالم بن کر دین میں بدعتیں جاری کیں، ظن و قیاس سے اپنے آپ کو بڑا عقل مند سمجھ کر فتوے دیے، حرام و حلال کو بدلا، خود ساختہ جماعت بنادیاں کر کے دین سے ولایت علیؑ کو خارج کیا اور اپنی ولایت کو داخل کیا، ولایت الہی میں شرک کیا۔

❖.....❖.....❖

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَرْعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ ۝ وَمَنْ جَاءَ

بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ ۝ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

۝ إِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَذِهِ الْبَلَدَةِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ ۝ ذ

وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ وَإِنْ أَتَلَوْا الْقُرْآنَ ۝ فَمَنْ اهْتَدَىٰ

فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ۝ وَقُلِ الْحَمْدُ

لِلَّهِ سِيرِيكُمْ إِلَيْهِ فَتَعْرِفُونَهَا ۖ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝

جو شخص بھلائی لے کر آئے گا اس کیلئے اس سے بہتر (اجر) ہے اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔ اور کو برائی لے کر آئے گا ایسے لوگ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے۔ تمہیں بدلہ نہیں دیا جا رہا سوائے اس کے جو تم کرتے رہے تھے۔ مجھے تو صرف یہی حکم دیا گیا ہے کہ اس شہر کے رب کی عبادت کروں جس نے اسے محترم بنایا ہے اور اسی کیلئے ہر چیز ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اطاعت گزار بن کر رہوں اور یہ کہ قرآن پڑھ کر سناؤں پھر جو ہدایت اختیار کرے تو وہ صرف اپنے لئے ہی ہدایت اختیار کرے گا۔ اور جو گمراہ ہو تو اسے کہہ دو میں تو صرف خبردار کرنے والوں میں سے ہوں۔ اور کہو ہر تعریف اللہ ہی کیلئے ہے عنقریب وہ تمہیں اپنی آیات دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لو گے اور تیرا رب بے خبر نہیں ہے ان اعمال سے جو تم لوگ کرتے ہو۔ (انمل۔ 89-93)

1. امیر المؤمنین نے اللہ کے قول (آیات 89-90) کے بارے میں فرمایا: بھلائی (حسنہ) معرفت ولایت ہے اور ہم اہل بیت کی محبت ہے۔ اور برائی انکار ولایت ہے اور ہم اہل بیت کا بغض ہے۔

(البرہان۔ ۶ ج۔ ص ۴۱)

2. امام جعفر صادقؑ سے عمار بن موسیٰ نے عرض کی: ابو امیہ یوسف نے آپؑ کی حدیث بیان کی ہے ”ایمان کے ساتھ کوئی عمل نقصان نہیں دیتا اور کفر کے ساتھ کوئی عمل فائدہ نہیں دیتا“ امام نے فرمایا: ابو امیہ نے مجھ سے اس کی تفسیر نہیں پوچھی۔ اس سے صرف میری مراد یہ ہے کہ جس کو آل محمدؑ میں سے امام کی معرفت ہو اور اس سے محبت کرتا ہو پھر اپنے لئے عمل خیر سے جو چاہے عمل کرے وہ اس سے قبول کیا جائے گا اور اس کیلئے اس میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا جائے گا پس اعمال خیر معرفت کے ساتھ ہوں تو نفع دیتے ہیں تو اس سے میری یہ مراد تھی۔ اور اسی طرح اللہ بندوں سے نیک اعمال قبول نہیں کرتا جو انہوں نے ظالم امام کی محبت کرتے ہوئے کئے ہوں (ظالم امام وہ ہے) جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو۔ پھر عبد اللہ نے امام سے پوچھا: کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ”جو بھلائی لے کر آئے گا اس کے لئے اس سے بہتر اجر ہے اور ایسے لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے“ تو نیک عمل اس کو کیسے فائدہ نہیں دیں گے جو آئمہ جور سے محبت کرتا ہو؟ تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اور کیا جانتا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی بھلائی (حسنہ) سے کیا مراد ہے؟ وہ امام کی معرفت اور اس کی اطاعت ہے اور یقیناً اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اور جو برائی لے کر آئے گا تو ایسے لوگوں کو منہ کے بل آگ میں ڈالا جائے گا۔ جو کچھ تم کرتے رہے اسی کا تمہیں بدلہ دیا جائے گا“ اور برائی سے مراد صرف امام کا انکار ہے جو امام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ قیامت کے دن جو ظالم امام جو اللہ کی طرف سے نہیں ہوتا کی ولایت لے کر آئے گا اور ہمارے حق کا انکار لے کر آئے گا ہماری ولایت کی مخالفت کرتے ہوئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اوندھے منہ آگ میں ڈالے گا۔ (البرہان۔ ۶ ج۔ ص ۴۲)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: بیشک لوگ اللہ عزوجل کی عبادت تین وجوہات پر کرتے ہیں: پس ایک طبقہ ثواب کی رغبت میں اس کی عبادت کرتا ہے تو وہ حریص بندوں کی عبادت ہے اور وہ لالچ ہے۔ اور دوسرے آگ کے خوف سے اس کی عبادت کرتے ہیں تو وہ غلام بندوں کی عبادت ہے اور وہ خوف ہے۔ لیکن میں اللہ عزوجل کی محبت میں اس کی عبادت کرتا ہوں اور یہ مکرم بندوں کی عبادت ہے اور یہی سلامتی ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اور وہ اس دن کی

گھبراہٹ سے امان میں ہوں گے“ اور اللہ عزوجل فرماتا ہے ”کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف فرمادے گا“ پس جس نے اللہ عزوجل سے محبت کرتا ہے اور جس سے اللہ عزوجل محبت کرتا ہے وہ سلامتی پانے والوں میں سے ہو جاتا ہے۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۴۵)

4. احادیث میں آیات نمبر 91-93 کے متعلق وارد ہے کہ آیت سے مراد امیر المؤمنین اور آئمہ ہیں۔ جب وہ رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن بھی پہچان لیں گے جب انہیں دیکھیں گے۔ اور اس کی دلیل کہ آئمہ آیات ہیں امیر المؤمنین کا قول ہے: اللہ کی قسم اللہ کی کوئی آیت مجھ سے اکبر (بڑی) نہیں۔ پس جب وہ دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن ان کو پہچان لیں گے جب وہ ان کو دنیا میں دیکھیں گے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۴۶)

فوائد:-

1. مکرین و مقصرین کے تمام نیک اعمال جو مولیٰ کی معرفت اور اقرار ولایت کے بغیر ہیں بے فائدہ ہیں اللہ انہیں قبول ہی نہیں کرتا اور وہ راکھ بن کر بکھر جائیں گے۔
2. دین صرف محبت ہے اللہ کی، اس کے رسول کی اور آل محمد کی۔ اس مودت میں اور کوئی شریک نہیں۔ جس نے ولایت علی کے سامنے اپنی ولایت نصب کی، ایسے امام سے محبت کرنے والوں کے اعمال اللہ تعالیٰ ہرگز قبول نہیں کرتا۔ ظالم آئمہ جو وہ لوگ ہیں جو ولایت و عزاداری کی خلاف فتوے دیتے ہیں۔



سورة القصص

وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۗ وَنَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا

مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ ۗ

اور ہمارا ارادہ ہے کہ احسان کریں ان لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور ہم انہیں امام بنائیں اور ہم انہیں وارث بنائیں اور ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں کو ان سے وہی کچھ دکھلا دیں جس سے وہ ڈرتے تھے۔ (القصص - 5-6)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی اور حسن اور حسین کی طرف دیکھا اور روپڑے اور فرمایا تم میرے بعد کمزور کر دیئے جاؤ گا۔ مفضل نے پوچھا: یا بن رسول اللہ اس کا کیا مطلب ہے؟ امام نے فرمایا: اس کا مطلب ہے کہ تم میرے بعد آئمہ ہو۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ”اور ہمارا ارادہ ہے کہ احسان کریں ان لوگوں پر جن کو زمین میں کمزور کر دیا گیا تھا اور ہم انہیں امام بنائیں اور ہم انہیں وارث بنائیں“ پس یہ آیت ہمارے بارے میں قیامت کے دن تک جاری ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۵۳)

2. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ منہال امام زین العابدین سے ملا اور پوچھا کہ یا بن رسول اللہ آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے تو نہیں جانتا۔

کہ ہمارا کیا حال ہے؟ ہمارا حال ہماری امت میں وہی ہے جو بنی اسرائیل کا آل فرعون میں تھا کہ وہ ان کے بیٹوں کو قتل کر دیتے تھے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے۔ اور محمد مصطفیٰ کے بعد خیر البریہ علی کا یہ حال تھا کہ ان پر منبروں سے سب و شتم کیا جاتا تھا۔ اور ہمارے دشمنوں کا یہ حال ہے کہ ان کو مال و مرتبہ دیا جاتا ہے اور ہمارے محبوبوں کا حال ہے کہ زیرِ عتاب ان کا حق مارا جا رہا ہے اور مومنین کے ساتھ یہی ہوتا رہا ہے اور عجم کا یہ حال ہے کہ عرب ان پر اپنا حق جتاتے ہیں کہ محمدؐ ان سے ہیں اور قریش کا یہ حال ہے کہ عرب پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ان سے ہیں اور عرب کا یہ حال ہے کہ عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ ان سے ہیں اور ہم اہل بیت کا یہ حال ہے کہ کوئی ہمارا حق نہیں جانتا۔ پس یہ ہمارا حال ہے اے منہال۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۶۰)

3. ”اور فرعون و ہامان اور ان کے لشکروں“ (وہ لوگ جنہوں نے آل محمدؐ کا حق غضب کیا) ”کو ان سے“ (یعنی آل محمدؐ سے) ”وہی کچھ دکھلا دیں گے جس سے وہ ڈرتے تھے“ (یعنی قتل اور عذاب)۔ (اقتباس حدیث)

(البرہان - ج ۶ - ص ۵۹)

فوائد:-

1. ان آیات کی تفسیر میں بہت زیادہ احادیث وارد ہیں۔ رسول اللہ نے بارہ آئمہ کا تفصیلی ذکر فرمایا اور یہ آیات تلاوت فرما کر امام العصر کے ظہور، قیام اور آل محمدؐ پر ظلم کرنے والوں سے بدلہ لینے کا بیان فرمایا۔
- سیدہ حکیمہ خاتونؓ کی طویل حدیث پندرہ شعبان کی رات امام زمانہ کے ظہور کے متعلق ہے۔ اس میں یہ بھی بیان ہے کہ امام زمانہ نے ظہور کے بعد امام حسن عسکری کے ہاتھوں پر توحید، رسالت اور تمام آئمہ کی گواہی دی پھر یہ آیات تلاوت فرمائیں۔
2. خلاصہ اور نتیجہ یہ ہے کہ یہ آیات صرف اور صرف معصومین کی رجعت کے بارے میں ہیں اور آل محمدؐ کے دشمنوں سے انتقام کی خبر ہے۔
3. سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 207 مولانا علیؒ کی شان میں ہجرت کی رات رسول اللہ کے بستر پر سونے پر نازل ہوئی۔ معاویہ نے سمرہ بن جندب کو چار لاکھ رشوت دی کہ جھوٹی حدیث گھڑے کہ یہ آیت نعوذ باللہ عبدالرحمن ابن ملجم لعنت اللہ کے بارے میں اتری تھی مگر تمام مسلمانوں نے اس جھوٹی روایت کو رد کر دیا۔ یعنی وہ چاہتا تھا کہ جو آیات امام کے بارے میں ہوں انکو ان کے قاتلوں اور دشمنوں پر منطبق کر دیا جائے۔ اب یہی کچھ اس دور میں ہو رہا ہے کہ سورۃ القصص کی یہ آیت جو امام آخر الزمان اور آئمہ کی رجعت، اقتدار اور وراثت کے بارے میں ہیں ان کو ایسے لوگوں پر منطبق کیا جا رہا ہے جو ولایت علیؑ اور عزاداری امام مظلوم کے خلاف فتوے دیتے ہیں، ذکر مولانا علیؑ سے نماز کو باطل قرار دیتے ہیں، خود وہ ناصبی اور مقصرین ہیں۔ اور لوگ ان کی تصویروں کی نیچے یہ آیت لکھی ہوئی دیکھ کر بھی چپ ہیں۔ مگر مومنین ان پر لعنت کرتے ہیں کیونکہ وہ مقصرین امام لو اپنی زبان سے قتل کرتے ہیں یعنی اقرار ولایت سے انکار کرتے ہیں۔ ”قتل اللہ من قتلك بالایدی والالسن“: اللہ اس کو قتل کرے جو آپ (امام) کو ہاتھ یا زبان سے قتل کرے۔ (مفتاح الجنان)



۳۳ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكُمَا سُلْطٰنًا فَلَا يَصِلُونَ

إِلَيْكُمَا بآيٰتِنَا أَنْتُمَا وَمَنْ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُونَ ۝

اللہ نے کہا ہم تیرے بھائی کے ذریعے تیرے بازو مضبوط کریں گے اور ہم تم دونوں کیلئے ایک سلطان (صاحب قدرت بادشاہ) قرار دیں گے کہ وہ تم دونوں تک نہ پہنچ سکیں گے ہماری آیات کی وجہ سے۔ تم دونوں اور جو تمہاری پیروی کرتے ہیں غالب رہیں گے۔ (القصص - 35)

1. جب حضرت موسیٰ اور ہارون فرعون کی طرف جا رہے تھے تو خوف محسوس کیا (کہ حق کی بات نہیں سنے گا) اسوقت ایک گھوڑا سوار ان کے آگے آگے چلا جس کا لباس سونے کا تھا اور اس کے ہاتھ میں سونے کی تلوار تھی اور فرعون کو سونے سے بہت محبت تھی۔ اس سوار نے فرعون سے کہا کہ ان دونوں مردوں کی

بات سنو نہ مین تمہیں قتل کر دوں گا۔ تو اس سے فرعون گھبرا گیا اور اس سے کہا کہ کل دوبارہ میرے پاس آنا۔ جب سوار نکل گیا تو دربانوں کو بلایا اور ان کو ڈانٹا اور پوچھا: یہ گھوڑا سوار اجازت کے بغیر اندر کیسے داخل ہوا؟ انہوں نے فرعون کی عزت کی قسم کھا کر کہا کہ ان دو مردوں کے علاوہ تو کوئی اندر نہیں آیا اور وہ گھوڑا سوار مولانا علیؑ کی شبیہ تھا جس سے اللہ انبیاء کی پوشیدہ طور پر مدد کرتا رہا اور محمد مصطفیٰ کی اعلانیہ اس کے ذریعے مدد کی کیونکہ وہ کلمۃ اللہ الکبریٰ ہے جس کو اللہ اپنے اولیاء کے لئے جس صورت میں چاہے ظاہر کرتا ہے اور اس کے ذریعے ان کی نصرت کرتا ہے اور یہی وہ کلمہ ہے جس کے ذریعے وہ اللہ کو پکارتے ہیں تو وہ ان کی سنتا ہے اور ان کو نجات دیتا ہے اور اللہ کے قول میں اسی کی طرف اشارہ ہے "اور ہم تم دونوں کیلئے ایک سلطان قرار دیں گے کہ وہ تم دونوں تک نہیں پہنچ سکیں گے ہماری آیات کی وجہ سے"۔ ابن عباس نے کہا کہ یہ گھڑ سوار ان دونوں کے لئے آیت کبریٰ تھا۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۷۱)

2. رسول اللہ شریف فرماتے اور ان کے پاس ایک جن ایک مشکل مسئلے کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ امیر المؤمنین آگئے کہ جن چھوٹا ہو کر چڑیا بن گیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ مجھے بچالیں۔ فرمایا: کس سے؟ جن کہنے لگا: اس جوان سے جو آ رہا ہے۔ فرمایا: کیا ہوا؟ جن نے عرض کی: طوفان کے دن میں آیا کہ سفینہ نوح کو غرق کر دوں اور جب میں نے اسے پکڑا تو اس نے مجھے ضرب مار کر میرا ہاتھ کاٹ دیا پھر اس نے اپنا کٹا ہوا ہاتھ دکھایا۔ تو نبی اکرم نے فرمایا: ہاں یہ وہی جوان ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۷۲)

3. ایک جن رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ امیر المؤمنین آگئے تو جن نے مدد مانگتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ مجھے اس جوان سے بچالیں جو آ رہا ہے۔ فرمایا: اس نے تجھے سے کیا کیا؟ عرض کی: میں نے سلیمان کے خلاف بغاوت کی اور جنوں کا ایک گروہ بھیجا اور ان کو گھیر لیا اس وقت یہ گھوڑے پر سوار آیا اور مجھے پکڑ لیا اور مجروح کیا اور یہ میرے جسم پر ضربوں کے زخم ہیں جو ابھی تک ٹھیک نہیں ہوئے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۷۲)

فوائد:-

1. اللہ قادر مطلق نے سلطان نصیر اور آیت کبریٰ مولانا علی کو بنایا ہے جو ازل سے ابد تک مددگار ہے۔ جو مولانا علی کی ولایت اور مدد کا منکر ہے اس مقصر کا نہ اس دنیا میں کوئی ولی نصیر ہے نہ آخرت میں ہوگا۔



وَجَعَلْنَاهُمْ أُمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنصَرُونَ ۝

ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیا جو جنم کی طرف دعوت دیتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی نصرت نہیں کی جائے گی۔ (القصص - 41)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ بیشک آئمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں دو طرح کے امام ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے "اور ہم نے آئمہ بنائے ہیں جو ہمارے امر سے ہدایت دیتے ہیں" (الانبیاء - 73) اور لوگوں کے امر سے نہیں۔ وہ اپنے امر سے اللہ کے امر کو مقدم رکھتے ہیں اور اپنے حکم سے اللہ کے حکم کو آگے رکھتے ہیں۔ اور فرماتا ہے "اور ہم نے انہیں امام بنایا ہے جو آگ کی طرف دعوت دیتے ہیں" وہ اپنے امر کو اللہ کے امر سے مقدم رکھتے ہیں اور اپنے حکم کو اللہ کے حکم سے آگے رکھتے ہیں اور وہ اپنی خواہشات کے مطابق اخذ کرتے ہیں جو خلاف ہے اس کے جو اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۷۴)

فوائد:-

1. آئمہ حق وہ ہیں جن کا امر اور حکم اللہ کا امر اور حکم ہوتا ہے۔ ہر فیصلہ کتاب الہی کے مطابق ہوتا ہے کیونکہ کتاب اللہ میں قیامت تک ہر مسئلے کا حل موجود ہے صاحبان بصیرت کیلئے۔

2. حق کی مخالفت کرنے والے گمراہی میں آگے بڑھتے بڑھتے طاغوت کے امام بن جاتے ہیں یعنی حق کے فضائل سے حسد کرنے والا جب گمراہی میں اتنا آگے بڑھ جاتا ہے

کہ وہ معصومین کی ولایت، عزاداری، عصمت اور حقوق کے خلاف زبان درازی کرتے ہوئے فتوے دے سکے تو اسے طاغوت کا امام بنا دیا جاتا ہے پھر وہ کھلے عام شیطان کی طرح آگ کو زینت دے کر اس کی طرف بلاتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ دیکھو آئمہ حق کی پیروی کرنے والے کہتے ہیں کہ قرآن و سنت سے فیصلہ کرو مگر قرآن میں تو صرف زیادہ سے زیادہ شریعت کے متعلق پانچ سو آیات ہیں اور احادیث کی سند موجود نہیں، قرآن و سنت سے تو اللہ کی وحدانیت اور اسلام کی حقانیت ثابت نہیں کی جاسکتی، لہذا ہمارے پاس آؤ ہم اپنے ظن اجتہادی اور عقل سے اس ترقی یافتہ دور میں انسانیت کے فائدے کے مطابق فتوے دیں گے۔ جو لوگ قرآن و سنت سے زیادہ اپنے آپ کو تعلقند سمجھتے ہیں قیامت کے دن ان کا کوئی ناصر نہیں ہوگا۔



فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ ط وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ ۙ

اتَّبِعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۙ وَلَقَدْ

وَصَلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ۙ

پس اگر وہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ وہ محض اپنی خواہشات کی پیروی کر رہے ہیں اور اس شخص سے زیادہ گمراہ اور کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور یقیناً ہم نے انہیں پے درپے قول پہنچائے کہ شاید وہ نصیحت حاصل کریں۔ (القصص۔ 50-51)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول " اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کا اتباع کرے " کے بارے میں فرمایا یعنی جس نے اپنا دین اپنی رائے سے اخذ کیا بغیر امام کے جو آئمہ ہدیٰ میں سے ہو۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۷۷)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول " اور یقیناً ہم نے انہیں پے درپے قول پہنچائے تاکہ شاید وہ نصیحت حاصل کریں " کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ہے امام کے بعد امام۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۷۸)

فوائد:-

1. یعنی جو رسول اللہ کی بات (احادیث) قبول نہ کرے اور آئمہ طاہرین کی ہدایت کے بغیر دین میں اپنی رائے شامل کرے وہ گمراہ ترین لوگ ہیں حالانکہ اللہ نے قیامت تک امامت کا سلسلہ ہدایت کے لیے جاری رکھا ہوا ہے۔ اس کے باوجود ایسے مقصرین ہیں جو اعلانیہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی رائے ہی ان کا فتویٰ ہے اور مقلدین اس کو اللہ کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کر رہے ہیں۔ اور وہ اپنی عقل استعمال نہیں کرتے قرآن میں تدبر نہیں کرتے۔



إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَ لَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ

بِالْمُهْتَدِينَ ۙ

تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو زیادہ جانتا ہے۔
(القصص-56)

1. امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ ابوطالب کافر تھے (نعوذ باللہ)؟ فرمایا: وہ جھوٹ بولتے ہیں، وہ کیسے کافر ہوئے جبکہ انہوں نے (اشعار میں) فرمایا:

کیا تم نہیں جانتے ہم نے محمد کو ویسا ہی نبی پایا جیسے موسیٰ تھے اور یہ سب سے پہلی کتاب میں لکھا ہے۔
یقیناً سب جانتے ہیں کہ ہمارا بیٹا ہمارے نزدیک قابل تکذیب نہیں ہے اور باطل باتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔
اور وہ سفید رو کہ جس کے چہرے کا واسطہ دے کر بادلوں سے پانی طلب کیا جاتا ہے۔
وہ تیبوں کا والی اور بیوہ عورتوں کا جائے پناہ ہے۔

(البرہان-۶ج-ص ۸۲)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ مسجد الحرام میں تھے اور نئے کپڑے زیب تن تھے اور مشرکوں نے اونٹنی کی جھلی آپؐ پر ڈال دی تو اس سے آپؐ کے کپڑے بھر گئے تو آپؐ حضرت ابوطالبؓ کے پاس آئے اور فرمایا: اے چچا جان! آپؐ کا کیا خیال ہے آپؐ میرے لیے کافی نہیں ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا: اے میرے بھائی کے بیٹے کیا ہوا؟ تو آپؐ نے واقعہ بتایا۔ حضرت ابوطالبؓ نے حضرت حمزہؓ کو بلایا اور تلوار ہاتھ میں لی اور حمزہؓ سے فرمایا: یہ جلی اٹھا لو پھر نبی اکرمؐ کو ساتھ لے کر لوگوں کی طرف گئے اور قریش کے پاس پہنچے جو کعبہ کے اردگرد تھے جب انہوں نے آپؐ کو دیکھا تو وہ جان گئے کہ اب خیر نہیں۔ پھر آپؐ نے حمزہؓ کو کہا: ان کے چہروں پر زبردستی جلی ڈال دو۔ حمزہؓ نے اس کی تعمیل کی حتیٰ کہ آخری شخص تک ان سب پر ڈالی۔ پھر حضرت ابوطالبؓ نبی اکرمؐ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بھتیجے یہ ہماری طرف سے تمہارے لیے کافی ہے۔ (البرہان-۶ج-ص ۸۳)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب حضرت ابوطالبؓ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا تو جبرائیلؑ رسول اللہؐ پر نازل ہوئے اور عرض کی: اے محمدؐ اب مکہ سے چلے جائیں کیونکہ اب آپؐ کا ناصر نہ رہا۔ اور قریش نبی اکرمؐ سے بدلہ لینے پر تیار تھے پس آپؐ نکلے اور مکہ کے پہاڑ میں چلے گئے جسے حجون کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ پس آپؐ نے مدینہ ہجرت کی۔ (البرہان-۶ج-ص ۸۴)

4. امام موسیٰ کاظمؑ سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہؐ ابوطالبؓ کے محبوب تھے؟ (یعنی کیا ابوطالبؓ رسول اللہؐ کے لئے حجت الہی تھے؟) فرمایا: نہیں لیکن وہ وصایا انبیاء کے امین تھے جو انہوں نے رسول اللہؐ کو پہنچا دیں۔ پوچھا گیا: اگر ان کو وصایا پہنچائیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ ان پر حجت تھے؟ فرمایا: اگر رسول اللہؐ پر حجت ہوتے ان کو وصیت سپرد ہی نہ کرتے۔ پوچھا گیا: پھر حضرت ابوطالبؓ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: آپؐ نے نبی اکرمؐ کا اقرار رسالت کیا اور جو کچھ وہ لائے تھے اور ان کو (انبیاء کی) وصیتیں پہنچا دیں اور پھر دنیا سے پردہ فرما گئے۔ (البرہان-۶ج-ص ۸۵)

5. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب سیدہ فاطمہؓ بنت اسد حضرت ابوطالبؓ کے پاس نبی اکرمؐ کے ظہور کی خوش خبری لے کر آئیں تو حضرت ابوطالبؓ نے فرمایا: سبت تک تم صبر کرو تو میں بھی تمہیں اسی کی مثل خوشخبری دوں گا سوائے نبوت کے۔ امامؑ نے فرمایا کہ سبت تیس سال کو کہتے ہیں اور رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ کے درمیان تیس سال کا وقفہ تھا۔

(البرہان-۶ج-ص ۸۵)

6. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اپنے امور کو اللہ کے لیے کرو اور لوگوں کی خاطر نہ کرو کیونکہ جو کچھ اللہ کیلئے ہے وہی اللہ قبول کرتا ہے اور جو لوگوں کی خاطر ہے وہ اللہ تک بلند نہیں ہوتا اور اپنے دین میں لوگوں سے جھگڑانہ کرو کیونکہ جھگڑا دل کو بیمار کرتا ہے۔ بیشک اللہ عزوجل اپنے نبیؐ سے فرماتا ہے ”تم جسے

2. دین کامل ہو چکا ہے جو اس دعویٰ الہی کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ مگر ایسے ملاں ہیں جنہوں نے لکھا ہے کہ قرآن میں احکام محدود اور مبہم ہیں لہذا یہ کام اللہ نے مقصر ملاں پر چھوڑ دیا ہے کہ دین کی تشریح کریں (سبحان اللہ) دراصل مقصر ملاں معصومین کے حق (امامت و ولایت) کو غصب کرتا ہے اور اپنے لئے ولایت قرار دیتا ہے اللہ تعالیٰ کا صاف اس آیت میں حکم ہے کہ ولایت میں دخل اندازی شرک ہے مگر شیطان اس کام کو زینت دیتا ہے کہ ملاں کی ولایت کے بغیر دین کیسے چلے گا۔ اور لوگ عقل رکھنے کے باوجود بغیر سوچے سمجھے مقصر ملاں کو ولی اور نائب امام مان رہے ہیں۔ حالانکہ عالم دین کا صرف یہ کام ہے کہ قرآن و احادیث کے مطابق لوگوں کو مسائل کا حل بتائے۔
3. امام کا واضح فرمان ہے کہ نماز اور تمام دوسری عبادات امام سے مکمل ہوتی ہیں اور دین بھی امامت سے مکمل ہوا۔ یعنی جو اللہ کے دین پر ہے اس کی نماز اور ہر عمل میں آپ ذکر ولایت علیؑ نہیں گے، اور جو شیطان کے دین پر ہوگا وہ اپنا ذکر کرے گا۔



تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ط وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

وہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کیلئے قرار دیں گے جو زمین میں بڑائی اور فساد نہیں چاہتے اور عاقبت (بہتر انجام) تو متقین کیلئے ہی ہے۔
(القصص-83)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم ہی دار (گھر) ہیں اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے ”وہ دار آخرت ہم نے ان کے لئے بنایا ہے جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے اور عاقبت تو متقین کیلئے ہے“ پس ہم ہی عاقبت ہیں اور ہماری مودت متقین کیلئے ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”بڑی برکت والا ہے تیرے رب کا اسم جو جلال اور اکرام والا ہے“ (رحمن-78) اللہ کا جلال اور اس کی کرامت وہ ہے جس سے اللہ تبارک و تعالیٰ بندوں کو ہماری اطاعت کی وجہ سے نوازتا ہے۔ (اقتباس حدیث۔ امام محمد باقرؑ) (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۹۹)۔
فوائد:-

1. مومنین کی ابتداء عالم ذریں اقرار ولایت علیؑ ہے اس دنیا میں آنے کے دن اس کے کانوں میں ولایت علیؑ کی اذان گونجتی ہے۔ مومن بڑی انکساری اور امن کے ساتھ تبلیغ ولایت میں زندگی گزارتا ہے۔ مومن کا انجام بخیر اقرار ولایت پر ہوتا ہے۔ قبر میں ولایت علیؑ اس کے ساتھ ساتھ رہتی ہے، قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال کا عنوان حب علیؑ ہے، مومن ایسی عاقبت اور دار آخرت کی تمنا و امید رکھتا ہے جس میں ذکر علیؑ ہو، دروازہ کھٹکے تو علیؑ کی آواز آئے، پردے ہلیں تو علیؑ علیؑ، آپس میں باتیں ہوں تو ذکر علیؑ، آسمانی مخلوقات کے چہرے اور پردیکھیں تو ان پر لکھا ہو علیؑ۔ دل دھڑکیں تو پکاریں علیؑ۔ جس طرف دیکھیں وجہ اللہ نظر آئے۔
مکرمین ولایت علیؑ یہ سب دیکھ کر دوزخ میں چھلانگ نہیں لگائیں گے تو اور کیا کریں گے!



وَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۚ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَفَّ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكًا إِلَّا وَجْهَهُ ط لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝

الفيلفة

۝

اور اللہ کے سوا کسی اور معبود کو نہ پکارو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے۔ اسی کیلئے

فرماں روائی ہے اور اسی کی طرف تم سب پلٹائے جاؤ گے۔

(القصص-88)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ہم مثنیٰ ہیں جسے اللہ نے ہمارے نبی محمدؐ کو عطا فرمایا اور ہم ہی وجہ اللہ ہیں جو تمہارے سامنے زمین پر چلتے پھرتے ہیں اور ہم اللہ کی آنکھ ہیں اس کی مخلوق پر اور اس کے بندوں پر اسکی رحمت کا کھلا ہوا ہاتھ۔

(البرہان-۶ ج-۱۰۳ ص)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ہم وہ اللہ کا چہرہ (وجہ اللہ) ہیں جسکو ہلاکت نہیں۔ (البرہان-۶ ج-۱۰۵ ص)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ”ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے“ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا چہرہ نہیں ہے بلکہ اس کا چہرہ علیؑ ہے۔

(البرہان-۶ ج-۱۰۶ ص)

فوائد:-

1. مومنین معصوم کی تقلید و اطاعت کرتے ہیں جو حاضر و ناظر ہیں اور جن کیلئے ہلاکت و موت نہیں ہے، معصومین موت و حیات اور کائنات کی ہر چیز سے پہلے ہیں۔ مقصرین ہلاک اور فنا ہو جانے والوں کی تقلید کرتے ہیں۔ ایک اپنے ہاتھوں کا بنایا ہوا مرگیا تو دوسرا بنا لیا۔

2. معصومین مشیت الہی ہیں، یہ ہماری آزمائش ہے کہ وہ ہمارے سامنے چلتے پھرتے کھاتے پیتے رہے تاکہ اللہ جان لے کہ شیطان کی طرح اجتہاد کر کے ان کو اپنے جیسا کون کہتا ہے اور اللہ کا حکم بغیر چوں و چراں کون مانتا ہے، کون معصومین کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے جیسے فرشتوں نے سجدہ کیا۔



سورة العنكبوت

لَمْ يَحْصِبِ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ ۝

آئم۔ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ان کو (محض اتنی بات پر) چھوڑ دیا جائے گا کہ وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اور ان کو آزمایا نہ جائے

گا۔ (العنكبوت-1-2)

1. امیر المؤمنین نے یہ آیت تلاوت فرما کر پوچھا: فتنہ کیا ہے؟ عرض کی گئی: میں آپ پر قربان۔ دین میں آزمائش۔ امام نے فرمایا: لوگوں کی اسی طرح آزمائش کی جائے گی جیسے سونا پر کھا جاتا ہے پھر وہ خالص ہو جاتے ہیں (جو آزمائش میں پورا اترتے ہیں) جیسے سونا خالص ہو جاتا ہے۔

(البرہان-۶ ج-۱۰۹ ص)

2. جب یہ آیات نازل ہوئیں تو مولا علیؑ نے فرمایا: یا رسول اللہؐ یہ فتنہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: یا علیؑ تم اس میں مبتلا ہو گے اور تم سے جھگڑا کیا جائے گا پس

جھگڑے کیلئے تیاری کرو۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۱۱۰)

3. جب یہ آیات نازل ہوئیں تو نبی اکرمؐ نے عمار سے فرمایا: یقیناً فوراً میرے بعد شر و فساد برپا ہوگا حتیٰ کہ تلواریں چلیں گی جو ان میں اختلاف ہوگا حتیٰ کہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے سے برأت کریں گے۔ پس جب تم یہ دیکھو تو تم پر فرض ہے کہ اس کشادہ پیشانی والے کی طرف ہو جانا جو میری دائیں طرف ہے: علیؑ بن ابی طالبؑ۔ اور اگر تمام انسان ایک طرف ہو جائیں تو تم علیؑ کی طرف ہونا اور لوگوں کو چھوڑ دینا۔ اے عمار۔ بیشک علیؑ تمہیں ہدایت سے دور نہیں کریں گے اور نہ ہی تمہیں ہلاکت میں ڈالیں گے۔ اے عمار۔ علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۱۱۱)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کو اللہ تعالیٰ نے ایمان پر کھنے کی کسوٹی بنایا ہے جو ازل سے ابد تک لاگو ہے۔ زبان سے تو اکثر لوگ کہہ دیں گے کہ ہم بھی مولا علیؑ کی ولایت کے قائل ہیں پھر جب کہا جائے تو اب قرآن وحدیث پر عمل کرو اور ولایت علیؑ کا اقرار اللہ کے حضور کھڑے ہو کر کرو تو پھر بھاگ جاتے ہیں اور کہتے ہیں ہم تو اپنے پیرومرشد مقصر ملاں کے فتوے کے مطابق ہی عمل کریں گے۔

اس کی مثال وہی ہے جیسے ہزاروں منکرین ولایت علیؑ ملاؤں نے امام حسینؑ کے قتل کو جائز قرار دیا اور باقاعدہ فتوے دیئے۔ اسی طرح مقصر ملاں کا فتویٰ ہے کہ امام علیؑ کو زبان سے شہید کرنا جائز ہے یعنی نماز میں اگر علیؑ کی ولایت کی گواہی دی تو نماز باطل ہو جاتی ہے۔

2. اگر پوری دنیا مقصر ملاں کی طرفداری کرنے لگے تو پرواہ نہیں۔ مومن تو ولایت علیؑ پر ثابت قدم رہے گا جو دل میں ہے وہی زبان سے اقرار کرے گا اور امام مظلوم کا پرسہ خون سے دے گا اور انتظارِ ظہور کی افضل عبادت میں مصروف رہے گا۔



وَكَذَلِكَ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ ط فَالَّذِينَ آتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ج

وَمِنْ هَؤُلَاءِ مَنْ يُؤْمِنُ بِهِ ط وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الْكَافِرُونَ ه

اور اسی طرح ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے پس جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ان لوگوں میں سے بھی جو ایمان لائے ہیں اور ہماری آیات سے کوئی انکار نہیں کرتا سوائے کافروں کے۔ (العنکبوت - 47)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں ”پس جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں“ یعنی وہ آل محمدؑ ہیں ”اور ان میں سے بھی جو ایمان لائے ہیں“ یعنی مسلمانوں میں سے مومنین۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۱۳۴)

فوائد:-

1. معصومینؑ حامل قرآن ہیں اور ان کے حکم کی اتباع کرتے ہوئے مومنین کا یقین ہے کہ قرآن پاک اللہ کی طرف سے ہے اور اس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔ منکرین ولایت قرآن سے چند سو آیات اپنی مرضی سے چھانٹی کر کے باقی سے پہلو تہی کرتے ہوئے قرآن کو مجبور بناتے ہیں۔

2. اسی سورۃ کی آیت نمبر 49 میں ذکر ہے کہ واضح آیات او تو العلم یعنی معصومینؑ کے سینوں میں ہیں۔ اور آیت نمبر 69 میں ذکر ہے کہ اللہ محسنین یعنی معصومینؑ کے ساتھ ہے۔



سورة الروم

فَاقُمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ط فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ط لَا تَبْدِيلَ
لِخَلْقِ اللَّهِ ط ذَلِكَ الدِّينُ الْقِيمُ ق وَلَا لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ق

پس تم اپنے رخ کو دین کی طرف یکسو ہو کر سیدھا قائم رکھو۔ اللہ کا دین فطرت وہ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی بالکل سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (الروم-30)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ”پس تم اپنا رخ دین کی طرف یکسو ہو کر سیدھا قائم رکھو“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ ولایت ہے۔ (البرہان- ج ۶- ص ۱۵۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اللہ کا دین فطرت وہ ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ توحید اور محمد رسول اللہ اور علیؑ امیر المؤمنین ہے۔ (البرہان- ج ۶- ص ۱۵۲)

3. قول معصومؑ ہے کہ تمام نو مولود بچے فطرت (الہی) پر پیدا ہوتے ہیں پھر اس کے والدین ہیں جو اس کو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہیں۔ (البرہان- ج ۶- ص ۱۵۵)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ”اللہ کی فطرت وہ ہے جس پر اس نے انسانوں کو بنایا ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ امیر المؤمنین ولی اللہ ہے۔ (الصافی- ج ۳- ص ۱۰۲)

فوائد:-

1. دین فطرت بالکل سیدھا دین الہی وہی ہے جس میں اقرار توحید، رسالت اور ولایت ہو۔ اللہ رحمن نے تو سب کو دین فطرت پر پیدا کیا ہے۔ سنت الہی میں تو کوئی تبدیلی ہو نہیں سکتی کہ اللہ کچھ لوگوں کو ولایت علیؑ پر پیدا کرے اور کچھ کو نہیں۔ یہ تو بچے کے والدین، مقصر ملاں اور شیطان مل کر اسے گمراہ کرتے ہیں یعنی کچھ کو قائل کرتے ہیں کہ ولایت علیؑ جزو نہیں ہے تو وہ نصرانی بن جاتا ہے اور کچھ کو قائل کرتے ہیں کہ اقرار ولایت سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں تو وہ یہودی بن جاتا ہے۔

2. والدین کا فرض ہے کہ اپنے بچوں کو فطرت الہی پر ہی رہنے دیں اور اسے مودت معصومینؑ، عزاداری امام حسینؑ اور انتظار ظہور کا سلیقہ سکھائیں۔



سورة لقمان

وَأَقْصِدْ فِي مَشِيكَ وَأَغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۖ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ
الْحَمِيرِ ۗ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّ اللَّهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ
عَلَيْكُمْ نِعْمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۗ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ فِي اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا
هُدًى وَلَا كِتَابٍ مُنِيرٍ ۗ

اور اپنی چال میں اعتدال اختیار کرو اور اپنی آواز کو پست رکھو۔ بیشک آوازوں میں سب سے زیادہ بری گدھے کی آواز ہے۔ کیا تم نے
نہیں دیکھا کہ اللہ نے تمہارے لیے مسخر کر دیا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر تمام کر دی ہیں اور
انسانوں میں سے کچھ ایسے ہیں جو اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر روشن کتاب
کے۔ (لقمان-19-20)

1. امیر المؤمنینؑ سے کسی نے پوچھا کہ گدھے سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ اس بات سے اعلیٰ ہے کہ کسی چیز کو پیدا کرے پھر اس کی نفی کرے۔
اس سے مراد صرف میرے مخالفین ہیں جو گدھوں کی صورت میں ایک آگ کے صندوق میں ہیں۔ جب وہ دوزخ میں ریگلتے (آواز نکالتے) ہیں تو ان کی چیخ
و پکار کی شدت سے دوزخ والے بھی غضبناک ہو جاتے ہیں۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۱۸۳)

2. امام محمد باقرؑ نے ”اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں“ کے بارے میں فرمایا: نعمت ظاہری تو نبی اکرمؐ ہیں اور جو کچھ وہ اللہ عزوجل کی
معرفت اور اس کی توحید کے بارے میں لائے اور نعمت باطنی ہم اہل بیتؑ کی ولایت ہے اور ہماری مودت کا عہد ہے۔ اللہ کی قسم پس ان ظاہری اور باطنی
نعمتوں کے بارے میں بیثاق لیا گیا لوگوں سے اور لوگوں نے ظاہری پر تو اعتقاد رکھا اور باطنی پر اعتقاد نہ رکھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ”اے رسول تم کو
غمگین نہ کریں وہ لوگ جو کفر میں تیزی دکھا رہے ہیں ان لوگوں میں سے جو اپنی زبانوں سے تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے لیکن ان کے دل ایمان نہیں
لائے“ (المائدہ 41) تو رسول اللہؐ اس کے نازل ہونے سے خوش ہو گئے کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا ایمان قبول ہی نہیں کرتا ہماری ولایت کے عہد کے بغیر اور
ہماری محبت کے بغیر۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۱۸۴)

3. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں تم پر پوری کر دی ہیں“ کے بارے میں فرمایا: نعمت ظاہری امام ظاہر ہے اور باطنی
امام غائب ہے۔ محمد زدی نے پوچھا: کیا آئمہؑ میں سے کوئی غائب بھی ہوگا؟ فرمایا: ہاں ان کی ذات لوگوں کی آنکھوں سے غائب ہوگی مگر مومنین کے دلوں
سے ان کا ذکر غائب نہیں ہوگا اور وہ ہمارے بارہویں ہیں اور اللہ ان کے لیے تمام مشکلات آسان فرمادے گا اور ان کے لیے تمام مصیبتیں دور کر دے گا اور ان کے

لیئے تمام زمین کے خزانے ظاہر کر دے گا اور تمام دوریاں قریب کر دے گا اور ان کے ذریعے تمام سرکش ظالموں کے سرخم کر دے گا اور ان کے ہاتھوں تمام سرکش شیطان ہلاک ہوں گے۔ وہ تمام ماؤں کی سیدہ کا بیٹا ہے جس کا ظہور لوگوں سے مخفی رکھا جائے گا اور لوگوں کے لیے اس کا نام لینا جائز نہیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل اس کو ظاہر کرے تو وہ زمین کو عدل اور انصاف سے بھر دیں گے جیسے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۱۸۴)

فوائد:-

1. جو کوئی بھی ولایت مولا علیؑ کے خلاف کسی پہلو سے آواز بلند کرے وہ گدھا ہے اور ایسے لوگوں کیلئے آگ کے صندوق تیار ہیں۔ یہ ایسے برے لوگ ہیں کہ ان سے دوزخی لوگ بھی تنگ ہیں۔ سورۃ مدثر کی آیات نمبر 49-51 میں بھی ایسے گدھوں کا ذکر ہے جو ذرا علیؑ سے بھاگتے ہیں یعنی جنگلی گدھے اسد اللہ سے بھاگتے ہیں اور سورۃ جمعہ کی آیت نمبر 5 میں بھی ایسے گدھوں کا ذکر ہے جو غیروں کے علوم پڑھ کر اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں اور ان کو قرآن و حدیث اور معرفت و ولایت کا کچھ علم نہیں ہوتا وہ ایسے گدھے ہیں جن پر کتابوں کا بوجھ لدا ہوا ہو۔

2. اللہ تعالیٰ کی ظاہری اور باطنی نعمتیں معصومینؑ ہیں۔ منکرین ولایت معصومینؑ کی ولایت سے حسد کرتے ہوئے ولایت الہی کے بارے میں جھگڑتے ہیں کہ اس ولایت میں ان کا بھی حصہ ہے حالانکہ اگر وہ روشن کتاب معصومینؑ جو معلم قرآن ہیں کے فرامین کی روشنی میں پڑھیں تو ان کو ولایت علیؑ کا علم اور ہدایت حاصل ہو جائے اور جھگڑا چھوڑ دیں۔ یہ لوگ صرف منہ زبانی کہتے ہیں کہ ہم بھی ولایت علیؑ کے قائل ہیں مگر ان کے دل مقصر ملاں کی ولایت میں دھڑکتے ہیں یہ تیزی سے کفر کی طرف جا رہے ہیں۔



وَمَنْ يُسَلِّمْ وَجْهَهُ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ
الْوُثْقَىٰ ط وَاللَّهُ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ ۝

اور جس نے اپنا چہرہ اللہ کے حضور جھکا دیا اور وہ نیک کام کرنے والا ہو تو یقیناً اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا اور تمام امور کا انجام اللہ کی طرف ہی ہے۔ (لقمان-22)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”تو یقیناً اس نے مضبوط سہارے کو تھام لیا“ کے بارے میں اپنے اجداد سے بیان فرمایا کہ اس کا مطلب ہم اہل بیتؑ کی مودت ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۱۸۷)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: جو چاہتا ہے کہ ایسے مضبوط سہارے کو تھام لے جو کبھی ٹوٹنے والا نہیں تو میرے بھائی اور وصی علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت کو تھام لے کیونکہ جس نے اس سے محبت کی اور اسے ولی بنا یا ہلاک نہیں ہو گا اور جس نے اس سے بغض رکھا اور عداوت کی تو نجات نہیں پائے گا۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۱۸۸)

فوائد:-

1. مومنین نے ولایت علیؑ کے مضبوط سہارے جبل اللہ کو تھاما ہے یہ سلسلہ ولایت کبھی نہ ٹوٹنے والا ہے۔ مقصرین نے منکر ولایت ملاں کی رسی گلے میں ڈالی ہوئی ہے جب وہ مقصر ملاں مرجاتا ہے تو دھوبی کا کتانہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ پھر ایک اور ملاں تلاش کرنا پڑتا ہے جو ان کو اپنے اشاروں پر سدھائے ہوئے جانور کی طرح نچاتا رہے۔



وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٍ وَالْبَحْرِ يَمْدُهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةٌ

أَبْحُرْ مَا نَفَدَتْ كَلِمَتُ اللَّهِ ط إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

اور یقیناً زمین میں جتنے بھی درخت ہیں قلمیں ہوں اور سمندر روشنائی اور اس کے بعد سات مزید سمندر اضافہ کریں (تب بھی) اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں گے بیشک اللہ زبردست اور حکیم ہے۔ (لقمان-27)

1. امام حسن عسکریؑ سے پوچھا گیا کہ ”سات سمندر سیاہی تب بھی اللہ کے کلمات ختم نہ ہوں“ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا اس سے مراد بحر کبریت، بحر یمن، بحر برہوت، بحر طبریہ، دو ملتے ہوئے سمندر ماسیدان، دو ملتے ہوئے سمندر افریقیہ اور بحر باہوران ہے اور ہم وہ کلمات ہیں کہ ہمارے فضائل کا تم لوگ ادراک نہیں کر سکتے اور نہ تم جائزہ لے سکتے ہو۔

(البرہان- ج ۶- ص ۱۸۹)

فوائد:-

1. دنیا کے تمام ماہر فلکیات، خلا باز، ریاضی دان، سائنسدان، دانشور اور علماء ابھی تک کائنات کی حد تلاش نہیں کر سکے۔ اور یہ کائنات اللہ تعالیٰ نے معصومین کی محبت میں خلق فرمائی ہے تو لامحالہ معصومین کے فضائل کا ادراک ناممکن ہے۔ اور خالق حقیقی کو صرف معصومین ہی جانتے ہیں۔
 2. تمام جنوں اور انسانوں کو کاتب بنا دیا جائے اور تمام درختوں کی قلمیں بنا دی جائیں اور دنیا کے تمام سمندر سیاہی ہوں پھر بھی معصومین کے فضائل ختم نہ ہوں۔
- تنگ نظر مفلوج دماغ والا عقل و بصیرت سے اندھا مقصر منکر ولایت ملاں اللہ قادر مطلق کی حبیب ہستیوں کی حقیقت، عظمت، عصمت، علم، اقتدار و ولایت کے بارے میں زبان درازی کرتا ہے۔ دین الہی میں دخل اندازی اور شرک کرتا ہے۔

سورة السجدة

قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝

اے حبیب کہہ دو کہ ملک الموت جو تم پر معین کیا گیا ہے وہ تمہیں وفات دے گا پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے

۔ (السجدة-11)

1. رسول اللہ ایک دن اپنے منبر پر تھے اور علیؑ ان کے ساتھ کھڑے تھے اور اپنا دایاں ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے کر بلند کیا حتیٰ کہ ان کے بغلوں کے سفیدی ظاہر ہو گئی اور فرمایا: اے لوگو خبردار بیشک اللہ تمہارا رب ہے اور محمد تمہارا نبیؐ ہے اور اسلام تمہارا دین ہے اور علیؑ تمہارا ہادی ہے اور وہ میرا وصی اور میرے بعد میرا خلیفہ ہے، علیؑ میرا بازو ہے اور میرے رب کی وحی پر میرا امین ہے اور مجھے میرے رب نے کوئی فضیلت عطا نہیں کی مگر یہ کہ اسی کے مثل علیؑ کیلئے مخصوص کی۔ اللہ کسی ایک سے بھی کوئی فرض قبول نہیں کرتا مگر علیؑ بن ابی طالب کی محبت کے ساتھ۔ جب میں آسمانوں کی سیر کو گیا تو عرش کے پاس پہنچا تو ایک

سبز بربرج کا حجاب تھا تو آواز آئی کہ یا محمدؐ اس کو اٹھالیں پس میں نے اے اٹھایا تو ایک ملک تھا اور دنیا اس کی آنکھوں کے سامنے تھی اور اس کے ہاتھوں میں ایک تختی تھی جسے دیکھ رہا تھا۔ جبرائیلؑ نے عرض کی: یا محمدؐ یہ عزرائیلؑ ملک الموت ہے، میں نے کہا: اسلام علیک اے میرے دوست ملک الموت، تو اس نے عرض کی وعلیک السلام اے خاتم النبیین آپ کے پچازاد بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ کیسے ہیں؟ میں نے کہا: میرے دوست ملک الموت کیا تو اس کو جانتا ہے؟ اس نے عرض کی: میں ان کو کیسے نہیں جانتا، اے محمدؐ اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبیؐ مبعوث فرمایا اور مصطفیٰ رسولؐ بنایا میں آپ کے پچازاد بھائی وصیؑ کو اسی طرح جانتا ہوں۔ جس طرح آپ کو نبیؑ جانتا ہوں اور ایسا کیوں نہ ہو کیونکہ یقیناً اللہ نے مجھے تمام مخلوقات کی ارواح کو قبض کرنے پر معین فرمایا ہے سوائے آپ کی روح کے اور علیؑ کی روح کے کیونکہ اللہ آپ دونوں کو اپنی مشیت سے اپنے پاس بلاتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے اور فیصلہ کرتا ہے۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۱۹۷)

فوائد:-

1. معصومین موت و حیات سے پہلے ہیں اور وجد اللہ ہیں مشیت الہی ہیں جس کیلئے موت و ہلاکت نہیں ہے۔ وہ حاضر ناظر ہیں منشاء الہی سے کبھی ظاہر ہو جاتے ہیں کبھی مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ ہو جاتے ہیں۔
2. ایک خاکی بشر اگر دین محمدیؐ کی خاطر جان دے دے تو سب کا ایمان ہے کہ وہ شہید زندہ ہوتا ہے اور رزق بھی پاتا ہے۔ قرآن کے مطابق اس بات پر کوئی شک نہیں کرتا، لیکن اگر بتایا جائے کہ معصومین حاضر و ناظر اور ناصر و مددگار ہیں تو مقصر ملاں کے چہرے پر موت چھا جاتی ہے اور درد تو دلچ کا شکار ہو جاتا ہے۔ جاہل یہ نہیں جانتا کہ کائنات کی بقا معصومین کے حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت ہے۔
3. رسول اللہؐ نے دعوت ذوالعشیرہ سے لے کر غدیر خم تک بار بار ہزار ہا مواقع پر ولایت علیؑ کا اعلان فرمایا ہے۔ مگر مقصر ملاں کے نصیب میں بدبختی کے سوا کچھ بھی نہیں۔



۱۲ **اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ۗ لَا يَسْتَوُونَ ۗ اَمَّا الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ جَنَّٰتُ الْمَآوٰى ۙ نُزُلًا ۙ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۗ وَاَمَّا الَّذِينَ فَسَقُوا فَمَأْوٰئُهُمُ النَّارُ ۗ كُلَّمَا اَرَادُوْۤا اَنْ يَّخْرُجُوْۤا مِنْهَا اُعِيْدُوْۤا فِيْهَا وَقِيْلَ لَهُمْ ذُوْقُوْۤا عَذَابَ النَّارِ الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَكْذِبُوْنَ ۗ**

تو کیا جو شخص مومن ہو اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو فاسق ہو، یہ برابر نہیں ہو سکتے۔ رہے وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالح کئے تو ان کیلئے جنات الماویٰ ہیں ضیافت کے طور پر ان کے اعمال (کے بدلے) میں جو وہ کرتے رہے تھے۔ اور رہے وہ لوگ جنہوں نے نافرمانیاں کیں تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے جب کبھی بھی وہ چاہیں گے کہ اس سے نکلیں اسی میں واپس لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ چکھو آگ کے عذاب کا مزہ جس کو تم جھٹلایا کرتے تھے۔ (السجدة - 18-20)

1. امام محمد باقرؑ نے ان آیات کے بارے میں فرمایا: بات یہ ہے کہ علیؑ بن ابی طالبؑ سے ولید بن عقبہ بن ابی معیط جھگڑنے لگا تو ولید بن عقبہ فاسق کہنے لگا: خدا کی قسم میں لسان میں آپ سے زیادہ جامع ہوں اور نیزہ بازی میں آپ سے زیادہ نشانہ باز ہوں اور آپ سے زیادہ فوج کے سردار کا کردار

ادا کرنے کے لائق ہوں۔ مولا علیؑ نے فرمایا: خاموش ہو جا یقیناً تو فاسق ہے اسوقت اللہ نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۲۰۵) فوائد:-

1. امام حسن مجتبیٰؑ نے بھی ولید بن عقبہ فاسق کو جبکہ وہ دربار شام میں بیٹھا ہوا تھا کہا کہ مولا علیؑ نے تجھے شراب پینے پر اسی کوڑے مارے اور تیرے باپ کو جنگ بدر میں رسول اللہؐ کے سامنے پکڑ کر قتل کیا تھا اور اللہ عزوجل نے مولا علیؑ کو آیات میں مومن فرمایا اور تیرا نام فاسق رکھا ہے۔
2. یعنی مولا علیؑ کی برابری کرنے والا فاسق و فاجر ہوتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ مولا علیؑ آیت کبریٰ ہیں حجت اللہ علی الخلق ہیں۔ زیارت امیر المؤمنینؑ میں ہے السلام علیک یا آیتہ اللہ العظمیٰ جو مفتاح الجنان میں موجود ہے۔ اب جو شخص کہے کہ میں بھی آیتہ اللہ العظمیٰ ہوں یا کوئی کہے کہ میں حجت اللہ علی الخلق ہوں یا کوئی کہے کہ میں مقصر ملاں کی ولایت پر ہوں تو وہ معصومین کا مقابلہ کر کے فاسق ہوا یا نہیں؟ مولا علیؑ کا مقابلہ کر کے تو کوئی جنت جانے سے رہا۔ البتہ قیامت کے دن ولایت علیؑ کے منکرین کو ایک سہہ شعبہ سایہ نظر آئے گا (مرسلات۔ 30) جو ان کو جنت کی طرح معلوم ہوگا جب اس کے نیچے جائیں گے تو ان پر آگ بر سے گی۔



وَلَنذِيقَنَّهِنَّ مِنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

اور اس بڑے عذاب کے علاوہ ہم ان کو چھوٹے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے کہ وہ (رجعت میں) پلٹ کر آئیں۔ (السجدہ۔ 21)

1. اللہ تعالیٰ کے قول "اور ہم انہیں چھوٹے عذاب کا مزہ ضرور چکھائیں گے" کے بارے میں فرمایا کہ رجعت میں تلوار کا عذاب اور اللہ کے فرمان "تا کہ وہ پلٹ کر آئیں" کا مطلب ہے کہ وہ رجعت میں پلٹ کر آئیں گے تا کہ ان کو عذاب دیا جائے۔ (حدیث - تفسیر قمی ۵۲۷)
- (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۲۰۸)

فوائد:-

1. ولایت مولا علیؑ کے منکروں کو قبر میں بھی عذاب، رجعت میں بھی عذاب، قیامت کے دن بھی عذاب اور پھر دوزخ میں سب سے نچلے درجے میں آگ کے صندوقوں میں بند کر کے گدھے بنا کر عذاب دیا جائے گا۔
2. اتنی زیادہ آیات و احادیث کے باوجود بھی ناصبی مقصر کی بڑی ہمت ہے کہ تم ٹھونک کر معصومین کی شان میں زبان درازی کرتا ہے یا شیطان اس کو امیدیں دلا کر ہمت بندھاتا ہے اور اسکے بد اعمال کو خوشنما بنا کر دکھاتا ہے کہ تو خود بڑا نمازی پرہیزگار ہے معصوم کی برابری کیا چیز ہے تو تو بنی اسرائیل کے نبی سے بھی زیادہ درجہ رکھتا ہے۔



ج وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أُمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا ۖ وَكَانُوا آبَائِنَاِ يُوقِنُونَ ۝

اور ہم نے ان میں آئمہ قرار دیئے جو ہمارے امر سے ہدایت دیتے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور وہ ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے۔

(السجدہ۔ 24)

اس آیت کی تفسیر سورۃ القصص کی آیت نمبر ۴۱ کے ذیل میں دیکھیں۔



وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَذَا الْفَتْحُ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۖ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ

كَفَرُوا اِيْمَانُهُمْ وَلَا هُمْ يَنْظُرُونَ ۝ فَاعْرِضْ عَنْهُمْ ۝ وَانتَظِرْ اِنَّهُمْ مُنْتَظِرُونَ ۝

اور وہ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہ یہ فتح (قبضہ) کب ہوگی۔ کہو کہ فتح کے دن جب ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے انکا ایمان لانا کوئی فائدہ نہیں دے گا اور نہ ہی انکو مہلت دی جائے گی۔ پس تم ان سے اعراض (روگردانی) کرو اور انتظار کرو اور وہ بھی انتظار کرتے ہیں۔

(السجدة-28-30)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول کے بارے میں فرمایا کہ یوم فتح جس دن دنیا قائم کے قبضہ میں آجائے گی اس دن کسی کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے مومن نہ ہوگا۔ اور ان لوگوں کو انکا ایمان فائدہ دے گا جو اس فتح پر یقین رکھتے ہیں اور اللہ کے نزدیک ان کی بڑی قدر و شان ہے اور قیامت کے دن ان کو آراستہ کیا جائے گا اور ان کو جنت میں بھیج دیا جائے گا اور دوزخ کو ان سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور یہ امیر المؤمنینؑ کے موالیوں کے لئے اجر ہے اور ان کی ذریت طیبہ کے موالیوں کیلئے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۲۱۰)

فوائد:-

1. عذاب کو دیکھ کر توبہ کرنا اور ایمان لانا قبول نہیں ہوتا جس طرح فرعون ڈوبنے لگا تو پھر ایمان کا اظہار کیا مگر وقت گزر چکا تھا۔ اسی طرح جب امام قائمؑ ظہور فرمائیں گے تو منکرین چھوٹا عذاب (ذوالفقار) دیکھیں گے تو پھر اظہار ایمان کریں گے پھر ان کو مہلت نہیں دی جائے گی۔

لہذا ابھی وقت ہے کہ اپنے آپ کی اصلاح کر لی جائے صرف اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے حاضر و ناظر معصومینؑ کی اطاعت و فرمانبرداری اور تقلید و پیروی کی جائے۔ ولایت علیؑ کی معرفت اور اقرار عقیدہ بھی ہے اور عمل صالح بھی ہے اور نجات بھی ہے شفاعت بھی ہے ابدی کامیابی بھی ہے اور یہی رضائے الہی ہے اور منشاء رسول اللہؐ بھی ہے۔



سورة الاحزاب

مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَيْنِ فِيْ جَوْفِهِ ۚ وَمَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمْ اِلٰئِيْ
تُظْهِرُوْنَ مِنْهُنَّ اُمَّهَاتِكُمْ ۚ وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَاءَكُمْ اَبْنَاءَكُمْ ۗ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ
بِاَفْوَاهِكُمْ ۗ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ۝

اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے اور نہ اس نے تمہاری ان بیویوں کو جنہیں تم ماں بہن کہہ دیتے ہو تمہاری مائیں

بنادیا ہے۔ اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو تمہارا حقیقی بیٹا بنا دیا ہے۔ یہ تو صرف تمہاری منہ زبانی باتیں ہیں اور اللہ حق بات کہتا ہے

اور وہی سبیل کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ (الاحزاب-4)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے" کے بارے میں فرمایا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جس کے دل کا اللہ نے ایمان سے امتحان لے لیا ہو (یعنی امتحان میں کامیاب ہو) اور اس نے اس کے دل میں ہماری مودت نہ پائی ہو اور وہ ہم سے مودت نہ کرتا ہو۔ اور اللہ کے بندوں میں کوئی بندہ ایسا نہیں کہ جس پر اللہ غضبناک ہو اور اس نے اس کے دل میں ہمارا بغض نہ پایا ہو اور ہم سے وہ بغض نہ کرتا ہو۔ پس ہم اپنے محبوبوں کی محبت سے خوش ہو جاتے ہیں اور ان کیلئے مغفرت مانگتے ہیں اور ان سے بغض رکھنے والوں سے بغض رکھتے ہیں۔ اور ہمارے محبت کرنے والے اللہ عزوجل کی رحمت کے منتظر رہتے ہیں اور رحمت کے دروازے انکے لئے یقیناً کھلے ہوئے ہیں۔ اور ہمارا بغض رکھنے والے دوزخ کے منطقے کے گرتے ہوئے کنارے پر ہیں اور وہ کنارہ جس کے نیچے یقیناً دوزخ کی آگ بہ رہی ہے۔ پس اہل رحمت کو انکی رحمت مبارک ہو اور اہل نار کو انکے ٹھکانے کی سختی نصیب ہو، بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے "تکبر کرنے والوں کے لیے کتنا برا ٹھکانہ ہے" (النحل-29)۔ اور اللہ کے بندوں میں کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جو ہماری محبت میں تقصیر کرتا ہو (یعنی مقصر ہو) اور اللہ اس کیلئے اپنے پاس سے خیر (بھلائی) بھی قرار دے۔ کیونکہ ہم سے محبت کرنے والے اور ہم سے بغض رکھنے والے برابر نہیں ہیں اور کسی شخص کے دل میں دو چیزیں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں جیسے اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے کہ وہ ایک دل سے محبت کرتا ہو اور ایک دل سے بغض کرتا ہو۔ رہی بات ہمارے محبوبوں کی تو ان کی ہمارے لیے محبت ایسی خالص یہی جیسے سونے کو آگ سے خالص کیا جاتا ہے کہ اس میں کوئی میل کچیل نہیں ہوتی اور ہم سے بغض رکھنے والے اس (میل کچیل۔ نجاست) کی منزل پر ہیں اور ہم اعلیٰ و پاک خاندان ہیں اور ہماری سبقت و کمال انبیاء کی سبقت و کمال ہے اور میں اوصیاء کا وصی ہوں۔ اور باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے اور شیطان ان میں سے ہے۔ پس جو ہماری محبت جانا چاہے تو اپنے دل کا امتحان لے لے پس اگر وہ ہماری محبت میں ہمارے دشمن (مخالف) کو شریک کرتا ہے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور نہ ہم اس سے ہیں اور اللہ اور جبرائیلؑ و میکائیلؑ اس کے دشمن ہیں اور اللہ کا فروں کا دشمن ہے۔ (البرہان-ج ۶-ص ۲۱۳)

2. امام علیؑ نے فرمایا: ہماری محبت اور ہمارے مخالفوں کی محبت انسان کے سینے میں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی بیشک اللہ عزوجل فرماتا ہے "اللہ نے کسی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے" (البرہان-ج ۶-ص ۲۱۳)

فوائد:-

1. یہ ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی اپنے آپ کو شیعہ کہلوانے والا یہ کہے کہ وہ معصومینؑ سے بہت محبت کرتا ہے اور مقصر ملاں سے بھی محبت کرتا ہے جو ولایت علیؑ اور عزاداری کے خلاف فتوے دیتا ہے۔ قرآن و حدیث سے واضح ہے کہ کسی ایک شخص کے دل میں مولانا علیؑ کی محبت و ولایت اور مقصر ملاں کی محبت و ولایت اکٹھی جمع نہیں ہو سکتی۔ امام علیؑ واضح فرما رہے ہیں کہ مقصر کیلئے اللہ کے پاس کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔ منکرین ولایت میل و کچیل نجاست و گندگی کی منزلت رکھتے ہیں۔

2. ایک دن رسول اللہؐ بازار عکاظ میں تجارت کیلئے گئے تو ایک غلام جو نرم مزاج اور دانش مند تھا بک رہا تھا وہ زید تھا اس کو رسول اللہؐ نے خرید لیا اور وہ دعوت پر اسلام لے آیا، اسے لوگ زید غلام محمدؐ کہہ کر پکارتے تھے۔ اس کے باپ حرشہ بن شراحیل کلبی کو پتہ چلا تو حضرت ابوطالبؑ کے پاس آیا اور عرض کی کہ مجھے پتہ چلا ہے زید آپکے بھتیجے کے پاس ہے اسے بچ دیں یا فدیہ لے لیں یا آزاد کر دیں۔ حضرت ابوطالبؑ نے رسول اللہؐ کو بتایا تو آپؐ نے اسے آزاد کر دیا۔ اس کے باپ نے اسے لے جانا چاہا مگر اس نے انکار کرتے ہوئے کہا میں کبھی بھی رسول اللہؐ سے جدا نہ ہوں گا۔ حارشہ نے کہا کہ تو اپنا حسب نسب چھوڑ کر قریش کا غلام رہنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں رسول اللہؐ سے جدا نہ ہوں گا۔ اس نے غصہ میں کہا: قریش گواہ رہنا کہ زید میرا بیٹا ہے میرا وارث ہے لیکن زید اپنے آپ کو محمدؐ کا بیٹا پکارتا ہے۔ رسول اللہؐ اس سے محبت کرتے تھے اور اسے زید الحب کہتے تھے۔ لوگ اسے محمدؐ مصطفیٰؐ کا بیٹا کہنے لگے۔ زید کی اپنی بیوی زہبہ سے نہ بنی تو اس نے اپنے مرضی سے اسے طلاق دے دی تو اس کے بعد رسول اللہؐ نے اس سے عقد کر لیا۔ یہ انتظام اللہ کی طرف سے تھا کہ لوگ زید بن حارشہ کو رسول اللہؐ کا بیٹا بنا دیں۔ اس لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ کیونکہ لوگ اہل بیت کی مخالفت میں ہر چیز کر گزرتے ہیں۔ رسول اللہؐ کی سیدہ فاطمہ زہراؑ کے علاوہ کئی بیٹیاں بنا ڈالیں۔ اور اگر یہ زید والا واقعہ نہ ہوتا تو امام حسنؑ اور امام حسینؑ کی بجائے زید کو رسول اللہؐ کا حقیقی بیٹا بنا دیتے اور یہ سب ولایت

علیؑ کے حسد کا نتیجہ ہے۔ مجوسی مدارس میں مقصرین ملاں ایسے من گھڑت واقعات کی تصدیق کرتے ہیں مثلاً مولا علیؑ کی بیعت کرنا، عقد ام کلثوم، رسول اللہؐ کی چار بیٹیاں، غیر معصوم کی گود میں رسول اللہؐ کی پرورش، وغیرہ وغیرہ۔



النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ
بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ إِلَّا أَنْ
تَفْعَلُوا إِلَىٰ أَوْلِيَائِكُمْ مَعْرُوفًا كَانَ ذَلِكَ فِي الْكِتَابِ مَسْطُورًا ۝

نبیؐ مؤمنین پر خود ان سے زیادہ صاحب اختیار ہے اور نبیؐ کی ازواج ان کی مائیں ہیں اور رشتہ دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں اللہ کی کتاب میں مومنوں اور مہاجرین کی نسبت لیکن اگر تم رفیقوں کے ساتھ بھلائی کرنا چاہو۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ (الاحزاب-6)

1. اللہ تعالیٰ کے قول "نبیؐ مؤمنین کی جانوں پر ان سے زیادہ حقدار ہے اور اسکی ازواج ان کی مائیں ہیں" کے بارے میں تفسیر قتی میں بیان ہے کہ نبیؐ ان کا باپ ہے اور نبیؐ کی ازواج ان کی مائیں ہیں۔ پس اللہ نے مؤمنین کو رسول اللہؐ کی اولاد قرار دیا ہے اور رسول اللہؐ ان کا باپ قرار دیا ہے پھر جو اپنی حفاظت کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اس کے پاس مال نہ ہو اور اس کا کوئی سرپرست نہ ہو اس لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو مؤمنین کی جانوں پر ان سے زیادہ صاحب اختیار (ولی-سرپرست) بنایا ہے اور یہی غدیر خم پر رسول اللہؐ کا فرمان تھا: اے لوگو! کیا میں تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ اختیار نہیں رکھتا؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر آپؐ نے اپنی ولایت کی طرح امیر المؤمنینؑ کی ولایت بھی ان پر واجب قرار دی اور فرمایا: خبردار جس جس کا میں مولا ہوں اس اس کا علیؑ مولا ہے۔ جب اللہ نے نبیؐ کو مؤمنین کا باپ قرار دیا تو آپؐ پر ان کی کفالت اور انکے یتیموں کی تربیت لازم آئی۔ اس وقت نبیؐ اکرمؐ منبر پر تشریف لے گئے اور فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے وارثوں کیلئے ہے اور اگر کوئی قرض چھوڑ جائے یا نقصان تو وہ مجھ پر ہے اور میری طرف ہے۔ پس اللہ نے اپنے نبیؐ پر لازم کیا مؤمنین کے لئے جو والد پر لازم ہوتا ہے۔ اور مؤمنین پر آپؐ کی اطاعت لازم کی جس طرح اولاد پر والد کیلئے ہوتی ہے۔ اور اسی طرح امیر المؤمنینؑ پر لازم کیا جس طرح رسول اللہؐ پر لازم کیا اس بات کے متعلق۔ اور اس کے بعد یکے بعد دیگرے آئمہ طاہرینؑ کیلئے۔ اور اس کی دلیل یہ ہے کہ رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ دونوں باپ ہیں۔ اللہ کا قول "اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور والدین پر احسان کرو" پس والدین رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ہیں۔ (البرہان- ج ۶- ص ۲۲۱)

2. مولا علیؑ نے فرمایا: ایک دن رسول اللہؐ نے مجھے بلایا اور مجھے فرمایا: علیؑ میری مسجد میں جاؤ اور میرے منبر پر رونق افروز ہو جانا پھر لوگوں کو اپنی طرف بلانا پس اللہ کی حمد و ثنا کرنا اور تم مجھ پر کثرت سے صلوٰۃ بھیجنا پھر کہنا: اے لوگو، بیشک مجھے رسول اللہؐ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور وہ تمہیں کہتے ہیں: بیشک اللہ کی لعنت، ملائکہ مقربین کی لعنت انبیاء مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے سوا کسی کے ساتھ منسوب کرے یا اپنے ولی کے علاوہ اپنے آپ کو کسی اور کا پکارے یا کام کرنے والے کے ساتھ اسکی اجرت میں ظلم کرے۔ پس میں آپؐ کی مسجد میں آیا اور آپؐ کے منبر پر تشریف رکھی، جب قریش نے اور جو کوئی مسجد میں تھا مجھے دیکھا تو میرے قریب آگئے تو میں نے اللہ کی حمد و ثنا کی اور رسول اللہؐ پر کثرت سے صلوٰۃ پڑھی پھر کہا: اے لوگو میں رسول اللہؐ کی طرف سے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں اور وہ تمہیں فرماتے ہیں کہ خبردار اللہ کی لعنت اور ملائکہ مقربین کی لعنت اور انبیاء مرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کا کہے یا اپنے ولی کے علاوہ اپنے آپ کو کسی اور کا پکارے یا کام کرنے والے (ہادی) کی

اجرت میں ظلم کرے۔ لوگوں میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بولا، اس نے کہا: یا ابوالحسن آپ نے پیغام پہنچا دیا مگر اس کلام کی تفسیر نہیں لائے۔ میں نے کہا: میں یہ رسول اللہ کو بتا دیتا ہوں پھر میں نبی اکرم کے پاس واپس آیا اور انکو خبر بیان کر دی، انہوں نے فرمایا: میری مسجد میں واپس جاؤ اور میری منبر پر تشریف رکھو پھر اللہ کی حمد و ثنا کرنا اور مجھ پر صلوات بھیجنا پھر کہنا: اے لوگو ہم تمہارے پاس کوئی چیز نہیں لاتے مگر یہ کہ اس کی تفسیر اور تاویل ہمارے پاس ہوتی ہے خبردار کہ بیشک میں تمہارا باپ ہوں، خبردار کہ بیشک میں تمہارا اجیر (کار رسالت پہنچانے والا) ہوں۔
فوائد:-

1. ولایت علی لازم فرض ہے۔ مولا مصطفیٰ اور مولا تقیٰ مومنین کے باپ اور انکی جانوں پر تصرف رکھنے والے ولی ہیں اور مومنین پر انکی اجرت ادا کرنا فرض ہے جو مودت اور اطاعت ہے۔ معصومین ایسے والدین کہ جو تمام مخلوقات سے علی و افضل اور بے مثال ہیں۔
2. جو اپنے باپ کو چھوڑ کر مجوسی مقصر ملاں کا ہو جائے اور اپنے باپ کی ولایت کو چھوڑ کر منکر ولایت ملاں کی ولایت مان لے اور ہادی برحق کی اجرت ملاں کے بنک میں جمع کرادے اس پر اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور انبیاء و معصومین کی لعنت نہ ہو تو اور کیا ہو؟



وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ
وَعِيسَىٰ ابْنِ مَرْيَمَ ۖ وَآخَذْنَا مِنْهُم مِّيثَاقًا غَلِيظًا ۝

اور جب ہم نے انبیاء سے ميثاق لیا اور تم سے اور نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ و عیسیٰ ابن مریمؑ سے اور ہم نے ان سے پختہ ميثاق لیا۔ (الاحزاب-7)

1. اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت، رسول اللہ کی نبوت و رسالت، امیر المومنینؑ کی اور آئمہ طاہرینؑ کی ولایت و امامت کا جو عہد و ميثاق انبیاء اور اولی العزم رسولوں سے لیا اس کا ذکر سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 81 کے ذیل میں گزر چکا ہے۔



ط ۲۲
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ ۖ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضَىٰ نَحْبَهُ
وَمِنْهُمْ مَّنْ يَنْتَظِرُ ۚ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ۝

مومنین میں سے ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا وہ عہد جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا پس ان میں سے کچھ نے اپنی نذر پوری کر دی ہے اور ان میں سے کچھ منتظر ہیں اور انہوں نے (عہد میں) کوئی رد و بدل نہیں کیا۔ (الاحزاب-23)

1. مولا علی نے فرمایا: میں نے اور میرے چچا حمزہؑ نے اور میرے بھائی جعفرؑ نے اور میرے چچا کے بیٹے عبیدہ بن حارث نے اللہ عزوجل اور اس کے رسولؐ سے ایک امر پر عہد کیا تھا اور ہم نے اللہ اور اسکے رسولؐ سے اس کو پورا کیا۔ پس میرے ساتھی آگے چلے گئے اور میں ان کے پیچھے ہوں کہ جب اللہ عزوجل چاہے گا، تو اللہ سبحانہ نے ہمارے بارے میں نازل فرمایا "مومنین میں سے کچھ مردوں نے سچ کر دکھایا جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا تھا پس ان میں

سے کچھ نے اپنی نذر پوری کر دی "یعنی حمزہ اور جعفر اور عبیدہ" اور ان میں سے کوئی منتظر ہے اور انہوں نے کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا "پس میں منتظر ہوں اور میں نے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۲۳۷)

2. امام جعفر صادقؑ نے اپنے صحابی ابو بصیر سے فرمایا: یقیناً تمہارا (شیعان مولا علیؑ) ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور فرماتا ہے "مومنین میں سے ایسے اشخاص ہیں جنہوں نے سچ کر دکھایا جو عہد انہوں نے اللہ سے کیا تھا پس ان میں سے کچھ نے اپنی نذر پوری کر دی اور ان میں سے کچھ منتظر ہیں اور انہوں نے عہد میں کوئی تبدیلی نہیں کی" بیشک تم نے ہماری ولایت کا اللہ سے کیا ہوا میثاق پورا کر دیا اور بیشک تم نے اس (ولایت) کو ہمارے علاوہ کسی اور کیلئے تبدیل نہ کیا۔ اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ تمہیں چانچ لے گا جیسے دوسروں کو جانچتا ہے کہ اللہ فرماتا ہے "اور ہم نے ان میں سے اکثر کو عہد پر قائم نہ پایا اور در حقیقت ہم نے ان میں سے اکثر کو فاسق ہی پایا" (الاعراف - 102)

(البرہان - ج ۶ - ص ۲۴۰)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ! جس نے تم سے محبت کی پھر اس پر وفات پا گیا تو یقیناً اس نے اپنی نذر پوری کر دی اور جس نے تم سے محبت رکھی اور ابھی فوت نہیں ہوا تو وہ منتظر ہے اور سورج طلوع ہوتا ہے نہ غروب مگر اس پر رزق و ایمان (نور) کے ساتھ طلوع ہوتا ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۲۴۰)

فوائد:-

1. معصومینؑ جو کچھ فرماتے ہیں اور جو کچھ کرتے ہیں وہ قرآن بنتا چلا جاتا ہے۔ قرآن ولایت علیؑ کا قصیدہ ہے اور منکرین ولایت کیلئے عذاب کی خوشخبری ہے۔ جس نے ولایت علیؑ پر قائم رہتے ہوئے وفات پائی اور کسی ایرے غیرے کو ولایت میں شریک نہ کیا اس نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا، اور جو ولایت علیؑ پر زندہ ہے وہ ظہور کا منتظر ہے کہ دیکھ کر خوش ہو کہ حق باطل پر کس طرح غالب آتا ہے اور ولایت علیؑ کے خلاف فتوے دینے والوں کے سر ذوالفقار کس طرح اڑاتی ہے۔



ج ۳۳
وَرَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِغَيْظِهِمْ لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا ط وَكَفَى اللَّهُ

الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ط وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا ۞

اللہ نے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا انکے غصے کے ساتھ ہی انکو واپس پھیر دیا وہ کوئی فائدہ حاصل نہ کر سکے اور مومنین کی طرف سے اللہ ہی لڑنے (قتل کرنے) کیلئے کافی ہو گیا، اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔ (الاحزاب - 25)

1. اس آیت کے بارے میں عبد اللہ بن مسعود کی روایت ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ مومنین کی طرف سے علیؑ کے ذریعے اللہ ہی قتال کیلئے کافی ہو گیا۔ اللہ قوی اور عزیز ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۲۴۱)

2. جب مولا علیؑ نے عمر بن عبدود کو قتل کیا اور رسول اللہؐ کے پاس آئے اور ان کی سیف سے خون ٹپک رہا تھا۔ نبی اکرمؐ نے جب اسے دیکھا تو تکبیر بلند کی اور مسلمانوں نے بھی تکبیر بلند کی اور نبی اکرمؐ نے دعا کی: اے اللہ علیؑ کو ایسے فضیلت عطا فرما جو اس سے پہلے کسی کو عطا نہ کی گئی ہو اور نہ اس کے بعد کسی کو عطا ہو۔ پس فوراً جبرئیلؑ نازل ہوئے اور ان کے ساتھ جنت کی ایک غلاف میں چھپی ہوئی چیز تھی۔ تو اس نے عرض کی: یا رسول اللہؐ بیشک اللہ عزوجل آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ سے فرماتا ہے کہ یہ چیز علیؑ بن ابی طالبؑ کیلئے ہے پس آپؐ نے اسے علیؑ کو دے دیا تو آپؐ نے اسے اپنے دست مبارک سے کھولا تو اس میں سبز رنگ کا حریر تھا اور اس پر سبز (نور) سے دو سطر لکھیں ہوئی تھیں:

1. یوم خندق رسول اللہؐ نے فرمایا تھا جب اپنا عمامہ مولا علیؑ کے سر باندھ کر جہاد کیلئے رخصت کیا: کل ایمان کل شرک کے مقابلے پر نکل رہا ہے۔ مولا علیؑ کو کل ایمان، کل اسلام کل دین قرار دیا اور مولا علیؑ کے مقابل کو کل شرک، کل کفر اور کل نفاق قرار دیا۔ اور عمرو بن عبدود کے قتل کے بعد فرمایا کہ یوم خندق میں علیؑ کی ایک ضربت ثقلین کی عبادت سے افضل ہے۔ یہ دو تختے وحی کی زبان رسول اللہؐ کی طرف سے تھے۔
2. اللہ عزوجل نے بھی تحفے دیئے۔ ایک یہ آیت نازل فرمائی کہ علیؑ کا قتال اللہ کا قتال ہے علیؑ کا عمل اللہ کا عمل ہے جیسے رسول اللہ کا عمل اللہ کا عمل ہے۔ دوسرا تحفہ اللہ نے اپنے پاس سے سبز نورانی ڈبہ تحفہ کی طرح باقاعدہ غلاف چڑھا کر بھیجا جس میں سبز نور سے لکھا تھا: یہ تحفہ علیؑ کے چاہنے والے غالب اللہ کی طرف سے ہے۔ علیؑ بن ابی طالب کے لئے یعنی اللہ قادر مطلق نے شعر میں اپنے نام کا قافیہ ردیف جناب ابوطالب نے نام سے ملایا اور یہ بھی واضح کیا کہ اس موقع پر کل ایمان کل اسلام کل دین علیؑ کے پاک بابا کا نام نہ بھول جانا جس کو میں نے معدن رسالت و امامت بنایا ہے۔
3. علم الاصول کے لحاظ سے ایک اور اصول سامنے آیا کہ جو ولایت علیؑ مخالفت کرے، مولا علیؑ کے سامنے اپنا جھنڈا نصب کرے یا کسی طریقے سے مولا علیؑ یا انکی ذریت کی مخالفت کرے یا ذکر علیؑ کے خلاف فتوے دے وہ یقیناً مکمل مشرک مکمل کافر اور مکمل منافق ہوتا ہے اور اللہ سے ہلاک کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے اس علیؑ کی مخالفت کی جس کو اللہ نے وہ فضیلتیں عطا فرمائی ہیں جو نہ کسی کو ملیں نہ ملیں گی۔



وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ
وَاتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ ۗ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ
أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ۝

اور اپنے گھروں میں ٹک کر رہو اور پہلی جاہلیت کی طرح سچ دھج نہ دکھاتی پھر اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اللہ تو صرف اور صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اہل بیتؑ سے رجس کو دور رکھے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے۔ (الاحزاب- 33)

1. عبداللہ بن مسعود نے نبی اکرمؐ سے پوچھا: یا رسول اللہؐ جب آپؐ پردہ فرمائیں گے تو آپؐ کو غسل کون دے گا؟ فرمایا: ہر نعلی کو اس کا وصی غسل دیتا ہے۔ عرض کی: تو آپؐ کا وصی کون ہے؟ فرمایا: علیؑ بن ابی طالبؑ۔ عرض کی: یا رسول اللہؐ وہ آپؐ کے بعد ہم میں کتنے سال رہیں گے؟ فرمایا: تیس سال۔ کیونکہ موسیٰ کے وصی یوشع بن نون بھی موسیٰ کے بعد تیس سال زندہ رہے اور ان پر صفورا بنت شعیب جو موسیٰ کی زوجہ تھی نے خروج کیا اور کہا کہ امارت پر میرا حق زیادہ بنتا ہے تو اس نے جنگ کی تو اس (یوشع) نے بھی لڑنے والوں سے جنگ کی اور اچھی طریقے سے قابو پالیا اور بیشک میری ایک زوجہ بھی علیؑ پر خروج کرے گی اور وغیرہ وغیرہ اور میری امت سے (جنگ کیلئے لوگوں کو) اکٹھا کرے گی پھر جنگ کرے گی اور وہ (علیؑ) جنگ کرنے والوں سے لڑیں گے اور ان پر احسن طریقے سے قابو پالیں گے اور اسی کے بارے میں اللہ عزوجل نے نازل فرمایا "اور اپنے گھروں میں ٹک کر بیٹھی رہو اور سچ دھج کر نہ نکلو پہلی جاہلیت

کی طرح "یعنی صفر ابنت شعیب کی طرح۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۲۵۲)

2. امام علیؑ فرماتے ہیں: میں ام سلمہؓ کے گھر رسول اللہؐ کے پاس گیا اور یقیناً یہ آیت نازل ہوئی "اللہ صرف اور صرف یہی چاہتا ہے کہ تم اہل بیتؑ سے رجس کو دور رکھے اور تمہیں ایسا طاہر و مطہر رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے" تو رسول اللہؐ نے فرمایا: یا علیؑ یہ آیت تمہاری شان میں اور سبطین کی شان میں اور ان کی ذریت سے آئمہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے پوچھا (امت کی تعلیم کی خاطر): یا رسول اللہؐ آپ کے بعد کتنے آئمہ ہیں؟ فرمایا: تم یا علیؑ پھر تمہارے فرزند: حسنؑ اور حسینؑ اور حسینؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ اور علیؑ کے بعد ان کے فرزند محمدؑ اور محمدؑ کے بعد ان کے فرزند جعفرؑ اور جعفرؑ کے بعد ان کے فرزند موسیٰؑ اور موسیٰؑ کے بعد ان کے فرزند علیؑ، اور علیؑ کے بعد ان کے فرزند محمدؑ اور محمدؑ کے بعد ان کے فرزند حسنؑ اور حسنؑ کے فرزند حجتؑ بالکل اسی طرح میں نے ان کے نام عرش کے ستون پر لکھے ہوئے پائے تو میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھا تو اس نے فرمایا: یا محمدؑ یہ تیرے بعد آئمہ ہیں طاہر و مطہر اور معصومین اور ان کے دشمن ملعون ہیں۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۲۵۵)

3. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ رجس کا مطلب شک ہے۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۲۵۴)

4. ام سلمہؓ فرماتی ہیں: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی اور گھر کے اندر سات افراد تھے: جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور رسول اللہؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ۔ اور میں دروازے پر کھڑی تھی اور عرض کی: یا رسول اللہؐ کیا میں بھی اہل بیتؑ میں ہوں؟ فرمایا: تم یقیناً خیر پر ہو مگر تم ازواجِ نبیؑ میں ہو۔ اور یہ نہ فرما یا کہ تم اہل بیتؑ میں ہو۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۲۶۱)

فوائد:-

1. حدیث کساء اور آیت تطہیر سے سب واقف ہیں کہ رسول اللہؐ نے اپنی کالے رنگ کی قطنی خیربی چادر میں انوارِ خمسہ کو جمع کر کے اہلیت کا تعارف کرایا۔ اہل بیتؑ کے نزدیک کوئی رجس نہیں آسکتا یعنی معصومین کے بارے میں شک تک بھی نہیں کیا جاسکتا جیسے قرآن صامت لاریب ہے اسی طرح قرآن ناطق لاریب ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں نجاست و رجس ہو مثلاً کسی مقصر کی بھی محبت دل میں ہو تو وہ معصومین کی معرفت حاصل نہیں کر سکتا۔ دل میں صرف اور صرف معصومین کی مودت اکیلی رہ سکتی ہے۔ کیونکہ حق و باطل کا اجتماع نہیں ہو سکتا۔

2. آیت کی ابتداء میں اللہ تعالیٰ تمام عورتوں کو ہتھیار لگا کر حج و عمرہ کی مخالفت میں نکلنے کو منع فرما رہا ہے۔ عورتوں کو ہتھیار ہونا چاہیے اور مقصرین کی ایسی چھپی ہوئی کتابوں کی خدمت کرنی چاہیے جن میں اہل بیتؑ کی شان میں غیر محسوس انداز سے گستاخیاں کی گئی ہیں۔ کچھ عورتیں نادانستہ طور پر وہ مجوسی کتابیں پڑھ کر ذکر اور عالمہ بن بیٹھتی ہیں اور قوم کی نئی نسل کا خانہ خراب کرتی ہیں۔

❖.....❖.....❖

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۝

پیشک اللہ اور اس کے ملائکہ نبیؐ پر صلوات بھیجتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی ان پر صلوات بھیجو اور ان کو تسلیم کرو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے۔ (الاحزاب - 56)

1. رسول اللہؐ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہؐ ہمیں تعلیم فرمائیں کہ آپؐ پر سلام کیسے کیا جائے اور آپؐ پر صلوات کیسے بھیجی جائے؟ آپؐ نے فرمایا: کہو:

اللهم صل على محمد وآل محمد كما صليت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد، وبارك على محمد وآل محمد كما باركت على ابراهيم وآل ابراهيم انك حميد مجيد۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۰۷)

2. رسول اللہ نے فرمایا: جس نے مجھ پر توصلوۃ بھیجی مگر میری آل پرصلوۃ نہ بھیجی تو وہ جنت کی خشبوتک نہ پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت تک ضرور آتی ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۰۹)

3. امیر المؤمنین نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس آیت کا ظاہر اور باطن ہے پس ظاہر اللہ کا قول "ان پرصلوۃ بھیجو" ہے اور باطن اللہ کا قول "اور تسلیم کرو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے" یعنی ان کے وصی اور خلیفہ کو اور تم لوگوں پر اس کی فضیلت کو اور جو اس کے بارے میں نے تمہیں حکم دیا اسکو ایسا تسلیم کرو جیسا تسلیم کرنے کا حق ہے اور یہ ان خبروں میں سے ہے جو میں تمہیں بتا چکا ہوں اور اس کی تاویل وہی سمجھ سکتا ہے جس کی حس لطیف ہو اور ذہن صاف ہو اور تمیز صحیح ہو۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۰۹)

فوائد:-

1. جو نبی اکرم کے ساتھ آل کوصلوۃ میں شامل نہ کرے وہ جنت کی خوشبوتک نہیں سونگھ سکتا جو جنت سے پانچ سو سال کی مسافت کے فاصلہ پر بھی سونگھی جاسکتی ہے اور معراج پر اللہ نے حکم دیا کہ جب بھی کوئی لالا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو فوراً علی ولی اللہ بھی کہے۔ اب ایسے مقصر ملاں کا کیا حال ہوگا جو اقرار ولایت سے منع کرتا ہے۔
2. مولیٰ نے واضح کر دیا کہ ولایت کو وہی تسلیم نہیں کرے گا جس کا دماغ موٹا ہو، ذہن نجاست سے بھرا ہو اور اسے حلال و حرام کی تمیز تک نہ ہو، یہ خصوصیات منکر ولایت مقصرین کی ہیں حالانکہ جانور اس سے بہتر ہیں، جانور درد سے خطرہ محسوس کر لیتا ہے اپنے مالک کو پہچانتا ہے اور جو اللہ نے اسکے لئے حرام قرار دیا ہے اس سے دور رہتا ہے۔ اس کے برعکس منکر ولایت کی حسوں میں جذب کی صلاحیت ختم ہو چکی ہوتی ہے، ولایت علی والی آیات و احادیث اس پر اثر نہیں کرتیں اور اس کا ذہن نام نہاد ماڈرن مسائل، اہل بیت سے حسد اور دین کے بارے میں شک و شبہات سے بھرا ہوتا ہے، اور اسے حق و باطل حلال و حرام کی تمیز نہیں ہوتی۔ انہوں نے حلال و حرام کو کھیل بنایا ہوتا ہے حالانکہ اللہ کی سنت کبھی تبدیل نہیں ہوتی ہر چیز ازل سے لوح محفوظ پر لکھی جا چکی ہے کہ حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے۔



إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بَغَيْرِ مَا كُتِبَ
فَقَدْ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ایک رسوا کن عذاب تیار کر رکھا ہے اور جو لوگ مؤمنین اور مومنات کو اذیت دیتے ہیں بغیر اس کے کہ وہ کچھ (قصور) کریں تو یقیناً انہوں نے بڑے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے۔ (الاحزاب 57-58)

1. یہ آیات ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئیں جنہوں نے امیر المؤمنین کا حق غصب کیا اور فاطمہ زہرا کا حق چھین لیا اور انہیں اذیت دی اور یقیناً رسول اللہ نے فرمایا جس نے فاطمہ گو میرے بعد اذیت دی تو اس نے میرے سامنے اذیت دی۔ اور جس نے اسے اذیت دی تو یقیناً اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے یقیناً اللہ کو اذیت دی۔ (الصافی - ج ۳ - ص ۱۵۴)

2. ایک غزوہ کے بعد بریدہ سلمیٰ نے رسول اللہ کے پاس آ کر امیر المؤمنین کی شکایت کرنا چاہی تو بار بار رسول اللہ اس سے منہ موڑ لیتے، پھر اتنے غضبناک ہوئے کہ نہ اس سے پہلے اور نہ اس کے بعد ہوئے اور رنگ بدل گیا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا شہ رگ ابھر آئی اور اعضاء مبارک غصے سے کانپنے لگے اور فرمایا: اے بریدہ تجھے کیا ہو گیا ہے آج رسول اللہ کو اذیت دیتا ہے کیا تو نے اللہ عزوجل کا قول نہیں سنا ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں اللہ ان پر دنیا و آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار ہے اور جو لوگ مومنین اور مومنات کو بغیر کچھ کئے اذیت دیتے ہیں یقیناً وہ بہتان اور واضح گناہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں“۔ بریدہ کہنے لگا: یا رسول اللہ مجھے نہیں معلوم مگر میں نے آپ کو اذیت دینے کا ارادہ تو نہیں کیا۔ تو رسول اللہ نے فرمایا: اے بریدہ کیا تو ظن کرتا ہے کہ تو اگر میری ذات کو اذیت دینے کا ارادہ نہ کرے تو تو نے مجھے اذیت نہیں دی۔ کیا تو نہیں جانتا کہ علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور یقیناً جس نے علیؑ کو اذیت دی تو یقیناً اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی تو یقیناً اس نے اللہ کو اذیت دی تو جس نے اللہ کو اذیت دی تو اللہ کا یہ حق ہے کہ اسے نار جہنم میں دردناک عذاب سے اذیت دے۔

(اقتباس حدیث۔ امام عسکریؑ) (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۳۱۲)

فوائد:-

1. امیر المؤمنین اور سیدۃ النساء العالمین کے حق کو کوئی ہاتھوں سے چھینے یا زبان سے چھینے یا اس پر خاموش اور راضی رہے اس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار ہے۔ مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ میں مومن کی نماز ہوں۔ اور مقصر ملاں کہتا ہے کہ علیؑ نماز سے نکالو۔ سیدہ فاطمہ زہراؑ اپنا حق مانگتی ہیں اور مقصر ملاں بکواس کرتا ہے کہ سیدہ کا حق نہیں تھا۔ ایسے نجس لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے جو اطاعت معصومین کی بجائے ظن اجتہادی سے معصومین کے حقوق کی حدیں مقرر کرتے ہیں، جیسے بریدہ سلمیٰ نے اپنے ظن اجتہادی سے اندازہ لگایا کہ شاید مولا علیؑ مال غنیمت سے کچھ زیادہ نہ لے لیں۔ اس پر رسول اللہ کا انتہائی غضبناک ہونا ظن پر عمل کرنے والے لوگوں کیلئے لمحہ فکریہ ہے کہ ظن سے باز آ جائیں اور یقین کے ساتھ اطاعت کرتے ہوئے ولایت علیؑ کے صراطِ مستقیم پر قائم ہو جائیں۔

❖.....❖.....❖

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۖ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۖ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۗ

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور صحیح قول بولو۔ اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کے اطاعت کرے گا تو یقیناً اس نے بڑی کامیابی حاصل کر لی۔ (الاحزاب۔ 70-71)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جس نے علیؑ اور ان کے بعد ائمہؑ کی ولایت کے بارے میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔ جان لو کہ اللہ تم سے کوئی چیز قبول نہیں کرتا جب تک تم قول سدید (صحیح عدل والا قول) نہ بولو۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۳۱۷)

فوائد:-

1. بڑی واضح آیت ہے کہ قول سدید اللہ کا وہ پسندیدہ کلمہ طیبہ، قول ثابت، کلمہ لازم ہے جس کے اقرار سے اللہ گناہوں کو مٹانے کی ضمانت دیتا ہے۔ وہ قول "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علیؑ ولی اللہ" ہے۔ شیطان کا وکیل خاص مقصر ملاں لوگوں کو اس سے پھسلا کر اپنے ساتھ دوزخ لے جانا چاہتا ہے اور لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ پہلے تو "علیؑ ولی اللہ" کلمے کا جزو نہیں اور دوسرے یہ کہ اس کے ذکر سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں اور تیسرے یہ کہ منافقوں کی طرح صرف لوگوں کے سامنے کہو کہ ہم بھی اس کے قائل ہیں مگر اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے انکار کر دو۔



إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ ۖ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا ۝ لِيُعَذِّبَ اللَّهُ

الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ وَيَتُوبَ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا ۝

پیشک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھا لیا یقیناً وہ ظالم اور جاہل ہے۔ تاکہ اللہ منافق مردوں اور عورتوں اور مشرک مردوں اور عورتوں کو عذاب دے اور مومن مردوں اور عورتوں کی توبہ قبول کرے اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ (الاحزاب۔ 72-73)

1. امیر المؤمنینؑ نے اللہ عزوجل کے قول "پیشک ہم نے امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا" کے بارے میں فرمایا: اللہ نے میری امانت (ولایت) کو سات آسمانوں کے سامنے پیش کیا ثواب اور عقاب (کی شرط) کے ساتھ۔ تو آسمانوں نے عرض کی: اے ہمارے رب ہم اس کو ثواب اور عقاب کے ساتھ نہیں اٹھا سکتے لیکن ہم ثواب و عقاب کے بغیر اسے قبول کرتے ہیں۔ اور اللہ نے میری امانت و ولایت کو طیور کے سامنے پیش کیا تو سب سے پہلے باز اور چنڈول اس پر ایمان لائے اور سب سے پہلے پرندوں میں سے الو اور عقاب نے انکار کیا تو اس نے پرندوں میں سے ان دونوں پر لعنت کی۔ تو الودن کو باہر آنے کی طاقت نہیں رکھتا کیونکہ پرندے اس سے بغض رکھتے ہیں اور عقاب سمندروں میں غائب ہو گیا کہ نظر ہی نہیں آتا۔ اور اللہ نے میری امانت کو زمین کے سامنے پیش کیا تو زمین کا ہر وہ حصہ جو میری امانت و ولایت پر ایمان لایا اسے اللہ نے برکت والا پاک و پاکیزہ بنا دیا اور اس کے نباتات اور پہلوں کو میٹھا شیریں بنا دیا اور اس کے پانی کو صاف بیٹھا بنا دیا اور ہر وہ حصہ جس نے میرے امامت کی مخالفت کی اور میری ولایت کا انکار کیا اسے شورزدہ بنا دیا اور اس کی نباتات کو تلخ اور بد مزہ بنا دیا اور اس کی پھلوں کو کٹیلی (کانٹوں والا) اور اندرائن (کڑوا) بنا دیا اور اس کے پانی کو نمکین اور کڑوا بنا دیا۔ اور انسان نے اسے اٹھا لیا، یعنی محمدؐ کی امت نے ولایت امیر المؤمنینؑ کو اور ان کی امامت کو ثواب و عقاب کے ساتھ قبول کیا "پیشک وہ ظالم ہے" اپنے ہی نفس کے لئے "جاہل ہے" اپنے رب کے حکم کے متعلق، یعنی وہ شخص جو اس (امانت) کا حق ادا نہیں کرتا وہ ظالم اور ستمگر ہے۔ امیر المؤمنینؑ نے مزید فرمایا: مجھ سے محبت نہیں کرتا سوائے مومن کے اور مجھ سے بغض نہیں رکھتا سوائے منافق کے اور ولد الحرام کے۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۳۲۱)

فوائد:-

1. انسان نے عالم ذر میں ولایت علیؑ کو ثواب و عقاب کی شرط کے ساتھ قبول کیا یعنی اگر اس پر قائم رہا تو ثواب کا حقدار اور اگر ولایت کی مخالفت کی تو عذاب کا حقدار۔ ولایت علیؑ کی وجہ سے لوگ منافق، مشرک اور کافر ہو گئے اور عذاب الہی کے حقدار ٹھہرے۔ یعنی منافق جو لوگوں کے سامنے تو کہے کہ علیؑ ولی اللہ ہے مگر اللہ کی حضور کھڑے ہو کر انکار کر دے اور مشرک یعنی جو ولایت علیؑ کے مد مقابل ولایت ملاں نصب کر دے، اور کافر یعنی جو ولایت علیؑ جیسی عظیم نعمت کا کفران نعمت کرے۔ ولایت علیؑ سے بغض رکھنے والے شرک شیطاں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔



سورة سباء

۱۹ وَلَقَدْ صَدَقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيسُ ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ اِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

اور یقیناً ابلیس نے ان کے بارے میں اپنا ظن سچ کر دکھایا پس انہوں نے اس کا اتباع کیا سوائے مومنین کے گروہ کے۔ (سباء۔ 20)

(

1. امام محمد باقر نے فرمایا: جب رسول اللہ نے غدیر کے دن مولیٰ علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر بلند کیا تو ابلیس نے اپنی فوجوں کو ایک چیخ ماری تو خشکی اور پانی میں کوئی ایک باقی نہ بچا کہ سب آگئے اور کہنے لگے: اے ہمارے سردار و سرپرست تم پر کیا مصیبت آپڑی کیونکہ ہم نے تمہاری اس سے زیادہ تیز چیخ تو کبھی نہ سنی؟ ابلیس نے شیطانوں سے کہا: اس نبیؐ نے ایسا کام کر دیا ہے کہ اگر پورا ہو گیا تو تا ابد کوئی بھی اللہ کی معصیت نہیں کرے گا۔ سب شیطانوں نے کہا: اے ہمارے سردار تو نے تو آدمؑ کیلئے بھی کام کیا تھا۔ پھر جب منافقوں نے کہا: یہ (رسولؐ) تو اپنی خواہش سے بولتا ہے۔ ان میں سے ایک (منافق) دوسرے سے کہنے لگا: کیا تو نے دیکھا کہ اس کی آنکھیں اس کے سر میں ایسے گھوم رہیں ہیں جیسے مچھون ہو۔ انکا مطلب رسول اللہؐ تھا (نعوذ باللہ)۔ اس وقت پھر ابلیس نے خوشی سے چیخ ماری تو اس کے دوست پھر جمع ہو گئے تو کہنے لگا: تم جانتے ہو کہ اس سے پہلے میں نے آدمؑ کے لئے کام کیا۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ پھر کہنے لگا: آدمؑ نے صرف عہد توڑا مگر رب کا کفر و انکار نہ کیا۔ اور یہ لوگ (منافقین) عہد بھی توڑیں گے اور رسولؐ کا کفر و انکار بھی کریں گے۔ جب رسول اللہؐ نے پر دہ فرمایا تو لوگوں نے علیؑ کے علاوہ کسی اور کو ولی بنا لیا تو ابلیس نے تاج بادشاہی پہنا اور منبر رکھوایا اور اس پر بیٹھ گیا اور اپنے سوار اور پیادے (شیطان) جمع کر لیے پھر ان سے کہا: خوشی سے ناچو کہ امامؑ کے قیام تک اب اللہ کی اطاعت نہیں ہوگی۔ پھر امام محمد باقرؑ نے تلاوت فرمائی ”اور یقیناً ابلیس نے ان کے متعلق اپنا ظن سچ کر دکھایا پس انہوں نے اسی کا اتباع کیا سوائے مومنین کے گروہ کے“ پھر فرمایا: جب رسول اللہؐ نے پردہ فرمایا اس آیت کی تاویل ہوئی۔ اور ابلیس کا ظن یعنی جب انہوں نے رسول اللہؐ کے متعلق کہا کہ وہ اپنی خواہش سے بولتے ہیں اس وقت ابلیس نے ظن کیا اور اسکا ظن سچ ہوا۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۳۷)

فوائد:

1. اس بارے میں کافی احادیث ہیں کہ اعلان ولایت علیؑ پر غدیر خم میں شیطانوں نے اپنے سروں پر مٹی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس شخص (رسول اللہؐ) نے آج ایسا عہد (ولایت علیؑ) باندھ دیا ہے کہ کوئی قیامت تک نہ کھول سکے گا۔ تو ابلیس نے کہا جو لوگ اس کے ارد گرد ہیں ان میں سے کچھ نے مجھ سے وعدہ کر لیا ہے اور ہرگز وعدہ خلافی نہ کریں گے۔
2. شیطانوں کو یقین کے ساتھ معلوم ہے کہ اگر سب ولایت علیؑ پر قائم ہو جاتے تو قیامت تک اللہ کی نافرمانی ختم ہو جاتی۔ اس لیے جو مقصر ملاں ولایت علیؑ کے ذکر سے روکتا ہے وہ عالم دین نہیں بلکہ ابلیس کا لشکر ہے۔ اسی لیے وہ ظن پر عمل بھی کرتا ہے۔
3. ظن، رائے، قیاس وغیرہ کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ دین یقین کا نام ہے اللہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی، انسان کا کام قرآن و سنت کا اتباع کرنا ہے نہ کہ دین میں دخل اندازی۔

❖.....❖.....❖

۲۲ وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهُ اِلَّا لِمَنْ اٰذِنَ لَهُ ط حَتّٰى اِذَا فُرِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ

قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ط قَالُوا الْحَقَّ ج وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ ه

اور اللہ کے ہاں کوئی شفاعت نفع نہیں دے سکتی سوائے اس شخص کے جس کے لیے اللہ نے اجازت دے دی ہو۔ حتیٰ کہ جب لوگوں کے دلوں کی گھبراہٹ دور ہوگی تو وہ کہیں گے کیا کہا تمہارے رب نے؟ وہ کہیں گے حق فرمایا اور وہ علی الکبیر ہے۔ (سبأ-23)

1. قیامت کے دن اللہ کے انبیاء اور رسولوں میں سے کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا جب تک اللہ ان کو اجازت نہیں دے گا سوائے رسول اللہ کے کیونکہ اللہ نے ان کو قیامت کے دن سے پہلے ہی شفاعت کی اجازت دے دی ہوئی ہے اور شفاعت ان کے لیے اور انکی ذریت کے آئمہ کے لیے ہے اور پھر اس کے بعد انبیاء کے لیے ہے۔

(حدیث معصومہ - تفسیر قمی - ص ۵۵۲) (البرہان - ج ۶ - ص ۳۴۰)

2. امام محمد باقر کا فرمان ہے کہ اولین اور آخرین میں سے کوئی ایک شخص ایسا نہیں کہ جو قیامت کے دن محمد رسول کی شفاعت کا محتاج نہ ہو۔ (اقتباس حدیث) (البرہان - ج ۶ - ص ۳۳۹)

فوائد:-

1. مقصر ملاں ابلیس کی طرح اللہ کا حکم سے بغیر اسکی خالص عبادت پر زور دیتا ہے اور وسیلہ معصومین کے بغیر اللہ سے رابطہ جوڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ مقصرین اپنی چند دن کی عبادت اور وہ بھی ذکر ولایت علی کے بغیر کے بل بوتے پر جنت میں جانا چاہتے ہیں۔ معصومین کی شفاعت کے بغیر اور ولایت علی کے جواز (پاسپورٹ) کے بغیر صراط سے گذر کر جنت داخل ہونا ناممکن ہے اول سے آخر زمانے کے تمام انسانوں کیلئے۔

2. مقصرین یہ پسند تو ہرگز نہیں کریں گے کہ ان کے نامہ اعمال کے باہر حلی حروف میں ”حب علی“ لکھا ہو یا پل پر سے گذرنے کے پاسپورٹ پر ولایت علی کی مہر لگی ہو تو ان کے لیے صرف ایک ہی راستہ رہ جاتا ہے کہ وہ اپنے راہنماؤں سے درخواست کریں جو پوری زندگی دنیا میں ولایت علی اور عزاداری کے خلاف جدوجہد کرتے رہے کہ دوزخ میں سے ایک خفیہ سرنگ نکالیں اور پیروکارانکے پیچھے پیچھے اس میں سے گذر کر اپنے مقام پر پہنچ جائیں۔



وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَ لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا

يَعْلَمُونَ ه

اور (اے حبیب) ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (سبأ-28)

1. امام جعفر صادق سے پوچھا گیا: کیا امام جو کچھ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے دیکھتا ہے؟ فرمایا: جو کچھ زمین کے اطراف کے درمیان ہے اس پر وہ حجت کیسے ہو سکتا ہے اگر وہ اس کو دیکھ ہی نہ سکتا ہو اور نہ ان کے درمیان فیصلہ جاری کر سکتا ہو؟ اور وہ ان لوگوں پر حجت کیسے ہو سکتا ہے جو نظروں سے غائب ہوں اور وہ ان پر اختیار نہ رکھتا ہو اور نہ ان کی اس تک رسائی ہو؟ اور وہ اللہ کی طرف سے پیغام پہنچانے والا کیسے ہو سکتا ہے اور مخلوق پر شاہد کیسے ہو سکتا ہے اگر وہ ان کو دیکھ ہی نہیں سکتا؟ اور وہ ان پر حجت کیسے ہو سکتا ہے جبکہ ان سے پردے میں چھپا ہو، اور اس کے اور لوگوں کے درمیان ایک رکاوٹ ہو کہ وہ اپنے رب کے حکم سے ان کے درمیان قیام نہ کر سکے اور اللہ فرماتا ہے ”اور ہم نے تمہیں تمام انسانوں کیلئے بھیجا بشیر اور نذیر بنا کر“، یعنی جو تمام زمین پر ہیں اور حجت نبی کے بعد نبی کے مقام پر قائم ہوتی ہے۔ اور یہی دلیل ہے جس کے بارے میں امت اختلاف کرتی ہے اور لوگوں کے حقوق چھین لیتے ہیں۔

2. بیشک اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کو حکم دیا تو اس نے ساری دنیا کو اپنے بازو کے ایک پر سے جمع کر کے رسول اللہ کے سامنے پیش کر دی اور وہ آپ کے سامنے ایسی ہی تھی جیسے ہاتھ کی تھیلی اور وہ اہل مشرق و مغرب کو دیکھ رہے تھے اور وہ ہر قوم سے ان کی زبان میں مخاطب ہوئے اور خود انکو اللہ تعالیٰ کی طرف اور اپنی نبوت کی طرف دعوت دی پس کوئی گاؤں یا شہر باقی نہ رہا مگر نبی اکرمؐ نے خود ان کو دعوت دی۔ (الصافی - ج ۳ - ص ۱۶۸) فوائد:-

1. عالم ذر میں بھی رسول اللہ تمام مخلوق کو دین الہی کی دعوت دے چکے ہیں اور اس دنیا میں نازل ہو کر بھی تمام مخلوقات کو دعوت حق دی۔ اسی طرح جب حضرت ابراہیمؑ نے حج کی دعوت دی تو تمام مخلوق تک آواز پہنچ گئی ان تک بھی جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے تو جنہوں نے لبیک کہا انہی کو حج نصیب ہوتا ہے۔
2. امامؑ نے جامع اور خوبصورت انداز میں مقصرین کی رد کی ہے اور واضح کر دیا کہ حجت الہی اولوالامر امامؑ حاضر و ناظر ہوتا ہے، تمام کائنات اس کے سامنے اور اس کے قبضہ قدرت میں ہوتی ہے، کوئی چیز امامؑ سے غائب نہیں ہوتی۔ امام اللہ کا صاحب اختیار وسیلہ ہے، مخلوق کی امامت رسائی ہے یعنی وہ امامؑ سے مدد مانگیں۔ امامؑ ہر چیز کو اور ہر عمل دیکھ رہا ہے اور ہمارے قریب ہے۔ امام قائم ہر جگہ موجود ہیں پردے میں نہیں ہیں صرف ہمیں نظر نہیں آتے۔ یہ ہماری آزمائش ہے کہ انسان شیطان پر بغیر دیکھے تو یقین رکھتا ہے، کیا وہ مظہر الہیؑ پر بھی یقین رکھتا ہے یا نہیں؟

ع ۴۵ قُلْ إِنَّمَا أَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ ۚ أَنْ تَقُومُوا لِلَّهِ مِثْلِي وَفِرَادَىٰ ثُمَّ تَتَفَكَّرُوا ۚ مَا

بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ۖ إِن هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ ۚ قُلْ

مَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ۖ إِن أَجْرِي إِلَّا عَلَى اللَّهِ ۚ وَهُوَ عَلَىٰ

كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۚ

(اے حبیبؐ) کہہ دو کہ میں تمہیں صرف اور صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں۔ اللہ کیلئے تم دو دو اور اکیلے اکیلے کھڑے ہو پھر سوچو تمہارے مالکؑ میں جنوں کی کونسی بات ہے؟ وہ تو صرف تمہیں شدید عذاب سے ڈرانے کے لیے تمہارے درمیان ہے۔ کہہ دو میں نے تم سے جو اجر مانگا ہے وہ تمہارے لیے ہی ہے۔ میرا اجر تو صرف اللہ کے ذمہ ہے اور وہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ (سباء - 46-47)

1. امام محمد باقرؑ سے اللہ تعالیٰ کے قول ”میں تمہیں صرف اور صرف ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں“ کے بارے میں فرمایا کہ میں تمہیں صرف اور صرف ولایت علیؑ کی نصیحت کرتا ہوں اور یہی وہ ایک بات ہے جس کے بارے میں اللہ فرماتا ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۲۵)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”کہہ دو میں جو اجر تم سے مانگتا ہوں وہ تمہارے لیے ہی ہے“ کے بارے میں فرمایا: یہ جو اجر مودت ہے میں تم سے کسی اور کیلئے نہیں مانگتا یہ تمہارے لیے ہی ہے تم اس سے ہدایت پا جاؤ گے اور قیامت کے دن عذاب سے نجات پا جاؤ گے۔ (البرہان - ج ۶ - ص

1. اللہ رحمان کا اور اس کے رسول رحمت کا ایک ہی سوال ہے، ایک ہی نصیحت ہے کہ ولایت علیٰ اور مودت اہل بیت۔ مقصر ملاں کہتا ہے چھوڑو اس نامکمل قرآن کو اور ناقابل اعتبار احادیث کو (نعوذ باللہ) اس کی بجائے میری ولایت (ولایت ملاں) پر ڈٹ جاؤ اور میری محبت میں ایسے اندھے ہو جاؤ کہ میرا ہر فتویٰ اللہ کا حکم سمجھ کر اس پر عمل کرنے لگ جاؤ۔
- ۲۔ منافقین مقصرین رسول اللہ کو کہتے تھے کہ (نعوذ باللہ) ان کو جنون ہو گیا ہے ہر وقت علیٰ کی ولایت، علیٰ کی محبت، علیٰ کے فضائل۔ درحقیقت اللہ تو مخلوق کی فلاح اور نجات چاہتا ہے مگر اس دور کے مقصرین بھی یہی کہتے ہیں کہ دیکھو یہ شیعہ علیٰ کی محبت کے جنون میں پاگل ہو گئے ہیں کیا دین میں ولایت علیٰ کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ جس کو فلاح و نجات نہیں چاہیے وہ اپنے عقیدہ و عمل سے ولایت علیٰ کو نکال دے۔



سورة فاطر

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعًا ط إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ
الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ ط وَالَّذِينَ يَمْكُرُونَ السَّيِّئَاتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ط وَمَكْرُ
أُولَئِكَ هُوَ يَبُورُ ۝

جو کوئی عزت چاہتا ہے (اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) عزت ساری کی ساری اللہ کے لیے ہے۔ اسی کی طرف طیب کلمات بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح اس کو اوپر اٹھاتا ہے اور جو لوگ بری چال بازیاں کرتے ہیں ان کے لیے شدید عذاب ہے اور ان کا مکر خود ہی عارت ہونے والا ہے۔ (فاطر-10)

1. امام جعفر صادق نے اللہ عزوجل کے قول ”طیب کلمے اسی کی طرف بلند ہوتے ہیں اور عمل صالح اس کو اوپر اٹھاتے ہیں“ کے بارے میں فرمایا (اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ اقدس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔ جو ہم سے محبت نہیں کرتا اللہ اس کے عمل اوپر نہیں جانے دیتا۔ (البرہان - ج ۶ ص ۳۵۶)

2. امام علی رضاً نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: کلم الطیب مؤمن کا یہ قول ہے ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ و خلیفۃ حقاً و خلفاؤہ خلفاء اللہ“ اور عمل صالح اس کو بلند کرتا ہے اور یہ اس کی دلیل ہے۔ اور عمل کا مطلب وہ اعتقاد ہے جو دل میں کہ یہ کلام جو زبان سے کہا ہے صحیح ہے۔ (البرہان - ج ۶ ص ۳۵۶)

3. رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر قول کی تصدیق عمل سے ہوتی ہے جو اس کی تصدیق یا تکذیب کر دیتا ہے جب فرزند آدم کچھ کہتا ہے اور اپنے اس قول کی

تصدیق اپنے عمل سے کرتا ہے تو اس کا قول اس کے عمل کی وجہ سے اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ اور اگر اس نے کچھ کہا اور اپنے قول کی اپنے عمل سے مخالفت کی تو اللہ اس کا قول اسکے خبیث عمل پر رد کرتا ہے (دے مارتا ہے) اور وہ ان کی وجہ سے (خود) جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (تفسیر قمی - ص ۵۵۸)

فوائد:-

1. معصومین کے اقوال میں واضح ہے کہ کلمہ طیبہ وہ ہے جس میں توحید الہی، محمد مصطفیٰ کی رسالت اور آئمہ طاہرین کی ولایت کا ذکر ہو۔ یہ کہیں ذکر نہیں ملتا کہ ذکر ولایت کلمہ کا جزو نہیں ہے، یہ تو صرف مجوسی مقصر ملاں کی سازش ہے۔
2. جو اس کلمے کی دل سے تصدیق کرے پھر عمل سے اس کی تصدیق کرے یعنی عمل میں بھی توحید، رسالت اور ولایت کا ذکر کرے پھر وہ عمل اللہ قبول کرتا ہے، ورنہ عمل کرنے والا اپنے قول و فعل سمیت دوزخ میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جس عمل میں ذکر علیؑ نہ ہو وہ عمل خبیث ہوتا ہے۔ جس کے قول و فعل میں تضاد ہو وہ منافق منکر ولایت مقصر ہوتا ہے۔
3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: کلمہ طیبہ مومن کا قول ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ و خلیفۃ رسول اللہ“ ہے اور عمل صالح یہ ہے کہ دل سے اعتقاد ہو کہ یہ (کلمہ) حق ہے اللہ کی طرف سے اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ (کلمہ) رب العالمین کی طرف سے ہے۔
4. اس فرمان معصوم کے بعد اگر کوئی مقصر کہے کہ ”علی ولی اللہ“ کا جزو کلمہ ہونے کا کوئی ثبوت نہیں تو جان لو کہ اس مقصر کے حرام زادہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔



وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِّنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ط وَمَا تَحْمِلُ
مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِہِ ط وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعْمَرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ
عُمُرِہِ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلٰی اللّٰهِ یَسِیْرٌ ۝

اور اللہ نے تمہیں تراب سے پیدا کیا پھر نطفہ سے پھر تمہارے جوڑے بنا دیے اور کوئی مادہ حاملہ نہیں ہوتی اور نہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم میں ہوتا ہے اور کسی عمر پانے والے کو عمر نہیں دی جاتی اور نہ کسی کی عمر میں کمی کی جاتی ہے مگر یہ کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ کیلئے بہت آسان ہے۔ (فاطر- 11)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جو قریب آ کر روضہ حسینؑ کی زیارت نہ کرے اللہ اس کی عمر کم کر دیتا ہے پھر کوئی کہے کہ وہ اپنی اجل سے تیس سال پہلے مر گیا تو وہ سچا ہے اور یہ اس لیے کہ اس نے آپؑ کی زیارت ترک کی۔ پس اس کی زیارت نہ چھوڑو اللہ تمہاری ترقی میں مدد کرے گا اور تمہارے رزق میں اضافہ کرے گا اور اگر تم اس کی زیارت ترک کرتے ہو تو اللہ تمہاری ترقی اور رزق میں کمی کرے گا پس اس کی زیارت میں سبقت کرو اور اس کو نہ چھوڑو کیونکہ حسینؑ ابن علیؑ اس کا تمہارے لیے اللہ کے حضور اور اس کے رسولؐ کے حضور اور علیؑ و فاطمہؑ کے حضور خود گواہ ہوگا۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۳۵۹)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ہم کوئی چیز نہیں جانتے جو عمر میں اضافہ کرتی ہو سوائے صلہ رحمی کے۔ اگر کسی شخص کی قسمت میں تین سال باقی ہوں اور وہ صلہ رحمی کرے تو اللہ اس کی عمر میں تیس سال کا اضافہ کر دیتا ہے تو اس کو تینتیس سال بنا دیتا ہے۔ اور اگر تینتیس سال زندگی ہو اور وہ قطع رحمی کرے تو اللہ تیس سال کم کر دیتا ہے اور اس کی زندگی تین سال بنا دیتا ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۵۹)

فوائد:-

ولایت ہے جس میں ترقی کے درجات زیاراتِ مقدسہ سے ملتے ہیں۔ شعائر اللہ کی تعظیم سے تقویٰ بڑھتا ہے۔

2. زیارت امام حسینؑ سے عطا ہونے والی برکات احاطہ تحریر میں نہیں لائی جاسکتیں۔ حسینؑ وہ رحمان اور کریم ہے جو لوح محفوظ کو بدل کر عطا کر سکتا ہے۔ ہر روز ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں جو کعبہ کا طواف کرنے کے بعد رسول اللہؐ کی زیارت کرتے ہیں پھر امیر المؤمنینؑ کی زیارت کرتے ہیں پھر امام حسینؑ کے پاس قیام کرتے ہیں اور سحر کے وقت آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں پھر ان کی تابعداری نہیں آتی۔

معصوم فرشتے اللہ کے قریب رہتے ہوئے حسینؑ کی زیارت کے منتظر رہتے ہیں اور دشمن الہی مقصر ملاں فتویٰ دیتا ہے کہ زور زور سے ماتم حسینؑ نہیں کرنا چاہیے احمقوں کی طرح اور خون کا پر سہ حرام ہے کیونکہ زور کا ماتم اور خون بہانا اپنے جسم کو نقصان دینا ہے۔ ماتم گریہ و زاری اور خون کا پر سہ سنت انبیاء اور سنت معصومینؑ ہے، اس سے منع کرنے والے یزید لعنت اللہ کے لشکری ہیں۔



إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ط وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ ۝

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے اور کوئی امت ایسی نہیں مگر اس میں ایک نذیر ہوتا ہے۔ (فاطر-24)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰؐ نے دنیا سے پردہ نہیں فرمایا جب تک ان کیلئے نذیر مقرر نہ ہو گیا۔ اگر کوئی کہے ایسا نہیں ہوا تو گویا رسول اللہؐ نے اپنی امت میں سے ان کو ضائع کر دیا جو ابھی مردوں کے صلب میں تھے۔ پوچھا گیا: کیا ان کیلئے قرآن کافی نہیں؟ فرمایا: ہاں مگر اس کے مفسر کو تلاش کر لیں۔ پوچھا گیا: کیا رسول اللہؐ نے اس کی تفسیر نہیں کی؟ فرمایا: ہاں مگر ایک مرد کیلئے اس کی تفسیر کر دی اور امت کیلئے اس مرد کی شان کی تفسیر کر دی اور وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔ (الصافی- ج ۳- ۱۷۹)

فوائد:-

1. نذیر نبی یا نبی کا وصی ہوتا ہے اور ہر زمانے کیلئے ایک امام موجود ہوتا ہے۔ اور قرآن کو کما حقہ سمجھنے کیلئے قرآن کے مترجم و مفسر استاد کی ضرورت ہے۔ اسی لیے مقصر ملاں کی بصیرت و فلسفہ جواب دے گیا اور علم ختم ہو گیا اور کونوئیں کے مینڈک کی طرح ٹیٹیں ٹیٹیں کرنے لگا کہ قرآن میں صرف پانچ سو آیات شریعت سے متعلق ہیں۔ اگر قرآن کو لسان اللہ کی تعلیمات کی روشنی میں سمجھیں تو مسائل حل ہو جائیں۔ اسی لیے رسول اللہؐ نے بار بار ہزار ہا مواقع پر مولا علیؑ کی شان کی تفسیر کی کہ امت کا کام ولایت علیؑ سے متمسک ہونا ہے۔ یہ نہ ہو کہ خود ولی بھی بنا لو اور کتاب بھی خود سمجھنا شروع کر دو۔



وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۖ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ

مِّنْ عَذَابِهَا ط كَذٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كٰفُوْرٍ ۙ وَهُمْ يَصْطَرِحُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَا

اٰخِرُ جُنَا نَعْمَلُ صٰلِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ط اَوَلَمْ نَعْمَرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ

تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمْ النَّذِيْرُ ط فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ۙ

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے جہنم کی آگ ہے نہ انکا خاتمہ کیا جائے گا کہ وہ مرجائیں اور نہ انکے لیے عذاب میں کمی کی جائے گی۔ اسی

طرح ہم ہر کفر کرنے والے کو بدلہ دیتے ہیں۔ اور وہ اس میں چیخ رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب ہمیں نکال لے ہم عمل صالح کریں گے ان اعمال کے خلاف جو پہلے ہم کرتے رہے تھے (جواب ملے گا) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی جس میں کوئی نصیحت لینا چاہتا تو لے سکتا تھا اور تمہارے پاس نذر بھی آچکا تھا پس چکھو (عذاب) ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔ (فاطر-36-37)

1. مولا علیؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا: یا علیؑ تیرے محبوبوں اور ان کے درمیان معاملہ ہے جو دنیا سے اپنا آنکھیں ٹھنڈی کرتے رہے حتیٰ کہ ان کو موت آگئی۔ پھر فرمایا ”اے ہمارے رب ہمیں نکال لے ہم صالح عمل کریں گے ان اعمال کے خلاف جو ہم کرتے تھے“ یعنی جب تمہارے دشمن آگ میں داخل ہوں گے تو کہیں گے ”اے ہمارے رب ہمیں نکال لے ہم صالح عمل کریں گے“ ولایت علیؑ میں ”ان اعمال کے خلاف جو ہم کرتے تھے“ اس کی عداوت میں۔ تو ان کو جواب میں کہا جائے گا ”کیا ہم نے تمہیں عمر نہیں دی تھی جس میں اگر کوئی نصیحت حاصل کرنا چاہتا تو نصیحت لے سکتا تھا اور تمہارے پاس نذر بھی آچکا تھا“ یعنی نبی اکرمؐ ”پس چکھو عذاب“ اور آل محمدؐ پر ”ظلم کرنے والوں کا کوئی مددگار نہیں“ جو ان کی مدد کرے اور اس سے ان کو نجات دلائے اور عذاب کو ان سے چھپالے۔

(البرہان- ۶ ج- ص ۳۷۳)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ سے منہ موڑ کر جو مقصر ملاؤں کے رنگ رنگیلے فتووں سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر رہے ہیں اگر ہوش میں آجائیں تو اپنا ہی فائدہ ہے۔ اعمال صالح وہ اعمال ہیں جن کی بنیاد ولایت علیؑ ہو اور خبیث عمل وہ ہے جو منکر ولایت کے کہنے پر کیا جائے اور اس میں ولایت علیؑ کا اقرار نہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول محمد مصطفیٰؐ نے بار بار مولا علیؑ کے بارے میں کوتاہی اور تقصیر کرنے سے خبردار کیا ہے۔



اِسْتِكْبَارًا فِي الْاَرْضِ وَمَكْرَ السِّيءِ ط وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السِّيءُ اِلَّا
بَاِهْلِهِ ط فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتِ الْاَوَّلِيْنَ ج فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ه
وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا ه

زمین میں تکبر کرنے لگے اور بری چالیں چلنے لگے اور بری چال (مکر) نہیں گھیرتی مگر اپنے چلنے والے کو ہی۔ تو کیا یہ اپنی پہلی قوموں کے طریقہ کا انتظار کر رہے ہیں؟ پس تم ہرگز اللہ کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے اور تم ہرگز اللہ کی سنت میں تغیر نہ پاؤ گے۔ (فاطر-43)

1. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تین خصلتوں کی نسبت لوگوں کی طرف دی گئی ہے: بغاوت (سرکشی) اور مکر (بری چالیں) اور عہد توڑنا۔ اللہ فرماتا ہے ”اے لوگو تمہاری بغاوت صرف اور صرف تمہاری جانوں پر ہی ہے“ (یونس- 23) اور فرماتا ہے ”پس جس نے عہد توڑا اس نے اپنی جان پر ہی توڑا“ (فتح-10) اور فرماتا ہے ”اور برا مکر نہیں گھیرتا مگر اس کے کرنے والے کو“ اور یقیناً ہم پر بغاوت کی گئی اور ہماری بیعت توڑی گئی اور ہم سے مکر کیا گیا۔

(البرہان- ۶ ج- ص ۳۷۵)

فوائد:-

مگر مقصر ملاں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ پرانا زمانہ سادہ تھا اب جدید دور کی ضروریات مختلف ہیں اس لیے مقصر ملاں کو اپنا ولی امام اور رہبر مان لو (یعنی ولایت علی سے بغاوت) تا کہ ہم تمہاری دل کی خواہشات کے مطابق حلال و حرام میں کچھ تبدیلی کر دیں (یہ معصومین کے احکام میں چالیں چلنا ہے) اور ہم تمہاری ذمہ داری لیتے ہیں اگر تم ہمارے فتاویٰ پر عمل کرو (یعنی ولایت علی اور شفاعت کا عہد توڑ کر ولایت علی کے مخالفین کے ساتھ ہو جاؤ)۔

2. یہ مقصرین کا کرو فریب، تکبر و سرکشی اور عہد ولایت کو توڑ کر دین الہی میں دخل اندازی ان کو خود ہی لے ڈوبے گی یہ اللہ اور معصومین کو نہیں بلکہ اپنے آپ کو دھوکہ دے رہے ہیں۔



سورة يس

يَسَّ ۙ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۙ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۙ عَلِي صِرَاطِ

مُسْتَقِيمٍ ۙ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۙ لِنُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ

غَفْلُونَ ۙ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۙ إِنَّا جَعَلْنَا فِي

أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ۙ وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ

سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۙ وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ ء

أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۙ إِنَّمَا تُنذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ

الرَّحْمَنَ بِالْغَيْبِ ۙ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۙ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ

وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ ۙ وَكُلُّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۙ

لیں۔ قسم ہے قرآن حکیم کی بیشک آپ رسولوں میں سے ہیں صراط مستقیم پر۔ (یہ قرآن) عزیز و رحیم کا نازل کردہ ہے۔ تاکہ تم ایسی قوم کو خبردار کرو جن کے باپ دادا خبردار نہیں کئے گئے تھے پس وہ غافل ہیں۔ ان میں سے اکثر پر یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں او وہ ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں اس لیے وہ سراٹھائے کھڑے ہیں۔ اور ہم نے ان کے سامنے ایک دیوار بنا دی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے ہم نے انہیں ڈھانک دیا ہے پس وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ اور ان کے لیے برابر ہے کہ تم انہیں خبردار کرو یا تم انہیں خبردار نہ کرو وہ ایمان نہ لائیں گے۔ تم صرف اور صرف اسے خبردار کر سکتے ہو جو ذکر کا اتباع کرے اور بغیر دیکھے رحمان سے ڈرے پس اسے مغفرت اور اجر کریم کی بشارت دے دو۔ بیشک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو اعمال انہوں نے آگے بھیجے ہیں اور جو ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے ہیں۔ اور ہر چیز کو ہم نے امام مبین میں احصا کر دیا ہے۔ (یس 1-12)

1. امام جعفر صادقؑ نے ”یس“ کے متعلق فرمایا کہ یہ نبی اکرمؐ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم ہے اور اس کا معنی ہے یا ایہا السامع الوحي۔ اور قسم ہے قرآن حکیم کی بیشک آپؐ مرسلین میں سے ہیں صراط مستقیم پر۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۸۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”تاکہ تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے پس وہ غافل ہیں“ یعنی تم ایسی قوم کو ڈراؤ جن میں آپؐ موجود ہیں جیسے ان کے باپ دادا کو ڈرایا گیا مگر وہ اللہ سے غافل ہیں اور اس کے رسولؐ سے اور اپنے عہد سے ”اور ان میں سے اکثر پر قول پورا ہو گیا“ جو امیر المؤمنینؑ اور ان کے بعد آئمہ طاہرینؑ کی ولایت کا اقرار نہیں کرتے ”پس وہ ایمان نہیں لائیں گے“ امیر المؤمنینؑ اور ان کے بعد اوصیاءؑ کی امامت پر۔ پس جب وہ ایمان نہیں لاتے تو اللہ انکی پکڑ کا ذکر کرتا ہے کہ ”ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیا ہے جو ان کی ٹھوڑیوں تک ہیں اس لیے وہ سراٹھائے کھڑے ہیں“ جنہم کی آگ میں۔ ”اور ہم نے ان کے سامنے دیوار بنا دی ہے اور ان کے پیچھے دیوار ہے اور ان کو ڈھانک دیا ہے پس وہ نہیں دیکھ سکتے“۔ یہ عذاب ہے جب ولایت امیر المؤمنینؑ اور ان کے بعد آئمہؑ کا اس دنیا میں انکار کرتے ہیں اور آخرت میں دوزخ کی آگ میں کھڑے ہونگے۔ اے حبیب محمدؐ ان کیلئے برابر ہے کہ آپؐ انہیں ڈرائیں یا آپؐ انہیں نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے“ اللہ پر اور علیؑ اور ان کے بعد آئمہؑ کی ولایت پر ”آپؐ تو صرف ان کو ڈرا سکتے ہیں جو ذکر کا اتباع کرتے ہیں“ یعنی امیر المؤمنینؑ کا ”اور رحمان سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں“ اے حبیب محمدؐ، پس ان کو بشارت دے دو مغفرت اور اجر کریم کی“ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۸۱)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب یہ آیت رسول اللہؐ پر نازل ہوئی ”اور ہر چیز ہم نے امام مبین میں احصا (جمع - محصور) کر دی ہے“ تو دو اشخاص مجلس سے اٹھے اور پوچھا: یا رسول اللہؐ وہ تورات ہے؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: پھر وہ انجیل ہے؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: وہ قرآن ہے؟ فرمایا: نہیں۔ پس امیر المؤمنینؑ شریف لے آئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: وہ یہ ہے۔ یہی وہ امام ہے جس میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر چیز کا علم جمع کر دیا ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۳۸۸)

4. امام جعفر صادقؑ نے ایک دن مفضل سے پوچھا: اے مفضل کیا تو محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کی معرفت کی حقیقت کو جانتا ہے؟ اس نے عرض کی: یا سیدی۔ ان کی معرفت کی گہرائی کیا ہے؟ فرمایا: تم جان لو کہ وہ مخلوقات سے بہت بلند ہیں روضہ خضرا کے پہلو میں، پس جس نے ان کی معرفت کی گہرائی کو (کچھ) جان لیا ہمارے ساتھ سنام اعلیٰ (اعلیٰ بلندیاں) میں ہوگا۔ جان لو کہ وہ علم رکھتے ہیں جو کچھ اللہ عزوجل نے خلق کیا ہے جو پیدا کیا ہے اور جو عدم سے بنایا ہے اور وہ کلمۃ التقویٰ ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کے خزانہ دار ہیں اور پہاڑوں صحراؤں اور سمندروں کے، اور جانتے ہیں کہ آسمان میں کتنے ستارے، فرشتے کتنے ہیں اور پہاڑوں کا وزن کتنا ہے اور سمندروں نہروں اور چشموں کے پانی کی مقدار کتنی ہے اور کوئی پتہ نہیں گرتا مگر اس کا علم رکھتے ہیں

اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک مگر کتاب مبین میں ہے اور وہ ان کے علم میں ہے اور تم بھی جان لو۔ مفضل نے عرض کی: یا سیدی میں نے یہ جان لیا اور اس کا اقرار کیا اور اس پر ایمان لایا۔ امام نے فرمایا: ہاں اے مفضل، ہاں اے مکرم، ہاں اے طیب، ہاں اے محبوب تو خوش قسمت اور تیرے لیے جنت کی خوش خبری اور اس (معرفت) کے صدقے ہر مومن کیلئے۔

(البرہان - ۶ ج - ص ۳۸۷)

5- امیر المؤمنینؑ کے ساتھ ابوذر ایک وادی سے گزرے اور چیونٹیاں سیلاب کی طرح بہہ رہی تھیں۔ ان کو دیکھ کر ابوذر حیران ہو کر کہنے لگے: اللہ اکبر۔ اعلیٰ ہے وہ ذات جو ان کی تعداد جانتی ہے۔ امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: ایسا نہ کہو بلکہ یہ کہو اے ابوذر کہ اعلیٰ ہے وہ جس نے ان کو پیدا کیا ہے۔ اس کی قسم جس نے ان کو بنایا ہے میں ان کی تعداد کو جانتا ہوں اور اللہ عزوجل کے اذن سے نرا اور مادہ کو بھی اچھی طرح جانتا ہوں۔ (البرہان - ۶ ج - ص ۳۸۷)

فوائد:-

1. جو ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتے اور معصومینؑ کی اطاعت کی بجائے غیر معصوم مقصرین کا قلمدان اپنی گردنوں میں ڈال لیتے ہیں اللہ ان کی گردنوں میں طوق ڈالے گا۔ ان کے آگے پیچھے اللہ نے دیواریں بنا کر اوپر سے ڈھک دیا ہے تاکہ بصیرت و بصارت سے محروم ہو کر مکمل ڈھکوبن جائیں۔ کیونکہ یہ ذکر (علیؑ) کے اتباع اور ذکر کے اقرار سے روکتے ہیں اور امامؑ کے علم میں شک کرتے ہیں۔



سورة الصافات

۳۳ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُورُونَ ۝

اور ٹھہراؤ انہیں کہ ان سے کچھ پوچھنا ہے۔ (الصافات - 24)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالیٰ دو فرشتوں کو صراط پر بیٹھنے کا حکم دے گا کہ کسی کو گزرنے کی اجازت نہ دیں مگر جس کے پاس علیؑ بن ابی طالبؑ کا نجات نامہ ہو اور جس کے پاس امیر المؤمنینؑ کا نجات نامہ نہ ہوگا اسے اوندھانا کے بل آگ میں پھینک دیا جائے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے "ان کو روکو ان سے کچھ پوچھنا ہے" ابو سعید خدری نے پوچھا: یا رسول اللہؐ میرے ماں باپ آپؑ پر قربان۔ وہ نجات نامہ کیا ہے جو علیؑ عطا فرمائیں گے؟ فرمایا: اس پر لکھا ہوگا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ و امیر المؤمنین علی بن ابی طالب وصی رسول اللہ"۔

(البرہان - ۶ ج - ص ۴۱۲)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں اور علیؑ صراط پر کھڑے ہونگے اور ہم دونوں کے ہاتھ میں تلوار ہوگی۔ پس اللہ کی مخلوق سے کوئی ایک نہیں گزر سکے گا مگر ہم اس سے ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں سوال کریں گے، پس جس کے پاس ولایت میں سے کچھ ہوگا نجات پا جائے گا ورنہ ہم اس کی گردن پر ضرب ماریں گے اور اس کو آگ میں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ کا قول تلاوت فرمایا "انہیں روکو ان سے سوال کیا جائے گا تمہیں کیا ہو گیا

ہے کہ ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ آج بڑے تابعدار بنے ہوئے ہیں" (البرہان - ج ۶ - ص ۴۱۴)

3. فرمان معصومینؑ ہے " ان کو روک لو ان سے پوچھا جانا ہے " ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کے بارے میں اور اہل بیتؑ کی محبت کے بارے میں -
(البرہان - ج ۶ - ص ۴۱۴)

فوائد:-

1. اعمال نامہ جس کے سرورق پر نور سے "حب علیؑ" لکھا ہوگا اور مکمل کلمہ طیبہ والاصراط سے گزرنے کے لئے پاسپورٹ (جواز) اسی کو ملے گا جو ولایت علیؑ کو جزو نہیں بلکہ دین کی اساس اور بنیاد سمجھتا ہے اور اس پر دل سے یقین رکھتا ہے اور ہر عمل میں اس کا اقرار کرتا ہے۔
 2. جو مقصر ولایت علیؑ کو اور "علیؑ ولی اللہ" کو کلمے اذان اقامت وغیرہ کا جزو ہی نہیں سمجھتا بلکہ ذکر علیؑ سے اس کی نماز باطل ہوتی ہے کیا اس کو وہ پاسپورٹ، جواز نامہ، آگ سے برات نامہ، نجات نامہ ملے گا جس پر "علیؑ ولی اللہ" لکھا ہوگا۔
- حد یہ ہے کہ یہ سب کچھ جانتے ہوئے مقصرین اپنی جاہلانہ ناپر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اس دن پوچھا جائے گا اے مقصر! یہ تمہارا بڑا رہبر پیر بڑا دعویٰ کرتا تھا کہ تمہاری ذمہ داری ختم اگر میرے فتوے پر عمل کرو۔ اب مدد کیوں نہیں کرتا گردن جھکا کر بڑا تابعدار بنا ہوا ہے دوزخ کے کنارے ذوالفقار حیدری کے نیچے۔



وَإِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لِبُرَاهِمٍ ۗ

اور بیشک ابراہیمؑ ان کے شیعوں میں سے ہے۔ (الصافات - 83)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے قول "اور بیشک ابراہیمؑ ان کے شیعوں میں سے ہے" کا مطلب ہے کہ بیشک ابراہیمؑ نبی اکرمؐ کے شیعوں میں سے ہے پس وہ علیؑ کے شیعوں میں سے ہے اور ہر کوئی جو علیؑ کا شیعہ ہے وہ نبی اکرمؐ کا شیعہ ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۴۱۹)
2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: تحقیق جب اللہ سبحانہ نے ابراہیمؑ کو خلق فرمایا تو ان کی آنکھوں سے پردہ ہٹایا تو انہوں نے دیکھا تو انہوں نے عرش کے پہلو میں ایک نور دیکھا۔ عرض کی: الہی یہ نور کیا ہے؟ اس سے فرمایا گیا: یہ نور میری تمام مخلوق سے چنے ہوئے محمدؐ کا ہے۔ اور انہوں نے اس کے پہلو میں ایک اور نور دیکھا تو عرض کی الہی اور یہ نور کس کا ہے؟ تو فرمایا گیا: میرے دین کے ناصر علیؑ بن ابی طالبؑ کا۔ اور ان دو نور کے پہلو میں تین اور نور دیکھے تو پوچھا: الہی یہ نور کن کے ہیں؟ تو ان سے فرمایا گیا: یہ فاطمہؑ کا نور ہے وہ اپنے محبوب کو آگ سے بچائے گی اور اس کے بیٹوں حسنؑ اور حسینؑ کا نور ہے۔ اور نو انوار اور دیکھے جو ان کو گھیرے ہوئے تھے تو پوچھا: الہی یہ نو انوار کن کے ہیں؟ فرمایا گیا: اے ابراہیمؑ یہ علیؑ اور فاطمہؑ کی ذریت پاک میں آئمہؑ ہیں۔ تو ابراہیمؑ نے پوچھا: الہی ان انوار خمسہ کے حق کے صدقے مجھے ان نو کی معرفت دے۔ پس فرمایا گیا: اے ابراہیمؑ ان میں پہلا علیؑ بن حسینؑ ہے اور اس کا فرزند محمدؑ، اور اس کا فرزند جعفرؑ اور اس کا فرزند موسیٰؑ اور اس کا فرزند علیؑ اور اس کا فرزند محمدؑ اور اس کا فرزند حسنؑ اور اس کا فرزند حجت القائمؑ۔ تو ابراہیمؑ نے کہا: الہی وسیدی میں ان کے ارد گرد بھی (چھوٹے چھوٹے) نور دیکھ رہا ہوں جن کی تعداد تیرے سوا کوئی نہیں جانتا۔ فرمایا: اے ابراہیمؑ یہ ان کے شیعہ ہیں امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ کے شیعہ۔ تو ابراہیمؑ نے پوچھا: اور شیعہ کی کیا تعریف (پہچان) ہے؟ فرمایا: اکاون رکعت نماز اور اونچی آواز سے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور رکوع سے قبل قنوت اور یمین پر ختم۔ اس وقت ابراہیمؑ نے کہا: اے اللہ مجھے امیر المؤمنین کے شیعوں میں قرار دے۔ پھر اللہ نے اسے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے "اور بیشک ابراہیمؑ ان کے شیعوں میں سے ہے"

(البرہان - ج ۶ - ص ۴۱۹)

فوائد:-

1. حضرت ابراہیمؑ کی ملت، محمد مصطفیٰؐ کے دین، علی مرتضیٰؑ کی منہاج والے شیعوں کی نماز یمن پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اور سب کو معلوم ہے یمن مولیٰ علیؑ کا نام ہے اور اسی لئے شیعوں کو اصحاب یمن کہا جاتا ہے۔ یعنی شیعوں کی نماز ذکر علیؑ، ذکر ولایت علیؑ و آئمہ طاہرینؑ پر ختم ہوتی ہے۔



وَفَدَيْنَهُ بِذَبْحٍ عَظِيمٍ ۝ وَتَرَكَآ عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝

اور ہم نے اس کا فدیہ دے دیا ذبح عظیم کی خاطر۔ اور اسے بعد میں آنے والوں پر چھوڑ دیا۔ (الصافات۔ 107-108)

1. امام علی رضاً نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ کو حکم دیا کہ اپنے بیٹے اسماعیلؑ کی جگہ وہ دنبہ جو تم پر نازل کیا گیا ہے ذبح کرو تو حضرت ابراہیمؑ نے تمنا کی کہ ان کے ہاتھوں انکا بیٹا اسماعیلؑ ہی ذبح ہو جاتا اور اس کی جگہ دنبہ ذبح کرنے کا حکم نہ ہوتا، تاکہ میرے دل پر وہی گذرتی جو ایک والد کے دل پر گذرتی ہے اپنے ہاتھوں سے پیارے بیٹے کے ذبح ہونے پر اور وہ اعلیٰ درجات کا اس وجہ سے مستحق ہوتا ہے اور مصائب پر ثواب پاتا ہے۔ تو اللہ عزوجل نے ان پر وحی کی: اے ابراہیمؑ میری مخلوق میں سے تو کس سے زیادہ محبت کرتا ہے۔ عرض کی: اے رب تو نے کوئی مخلوق پیدا نہیں کی کہ جس سے میں تیرے حبیب محمدؐ سے بڑھ کر محبت کروں۔ تو اللہ عزوجل نے اس پر وحی کی: اے ابراہیمؑ تو اس سے زیادہ محبت کرتا ہے یا اپنے آپ سے؟ عرض کی: لامحالہ میں اس سے زیادہ محبت کرتا ہوں اپنے آپ کی نسبت۔ فرمایا: تو تم اس کے بیٹے سے زیادہ محبت کرتے ہو یا اپنے بیٹے سے؟ عرض کی: اس کے بیٹے سے۔ فرمایا: تو تم اس کے بیٹے کا دشمنوں کے ہاتھوں ظلم سے ذبح کیا جانا تمہارے دل کو زیادہ دکھاتا ہے یا تمہارا بیٹا میری اطاعت میں تمہارے ہاتھوں ذبح ہونا؟ عرض کی: اے رب اس کا دشمنوں کے ہاتھوں ذبح ہونا میرا دل زیادہ دکھاتا ہے۔ فرمایا: اے ابراہیمؑ ایک گروہ گمان کرے گا کہ وہ امت محمدؐ سے ہیں پھر وہ آپ کے بعد آپ کے بیٹے حسینؑ کو ظلم اور زیادتی سے قتل کریں گے جیسے دنبہ ذبح کیا جاتا ہے پس اس وجہ سے میرا غضب ان پر واجب ہو گیا ہے۔ پس ابراہیمؑ اس پر پریشان ہو گئے اور ان کے دل میں درد اٹھا اور آہ و بکا کرنے لگے۔ تو اللہ عزوجل نے انکی طرف وحی کی: اے ابراہیمؑ تیرے بیٹے اسماعیلؑ کا غم اگر تو اسے اپنے ہاتھ سے ذبح کرتا میں نے فدیہ کر دیا ہے تیرا حسینؑ پر غم منانے پر اور اس کے قتل ہونے پر اور تمہیں اعلیٰ درجات دینا اپنے پر واجب کر لیا ہے مصائب حسینؑ پر ثواب پانے والے۔ اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے "اور ہم نے اس کا فدیہ دے دیا ذبح عظیم کی خاطر" (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۴۴۱)

2. امام علی رضاً کی اس بارے میں ایک حدیث کے خلاصاً چند جملہ ہائے مبارک یہ ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا "انا ابن الذبیحین" یعنی اسماعیلؑ ابن ابراہیمؑ اور عبداللہ بن عبدالمطلبؑ کا بیٹا ہوں۔ جب اسماعیلؑ دوڑ بھاگ کے قابل ہو گئے تو ابراہیمؑ نے کہا: اے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ تجھے ذبح کر رہا ہوں تیری کیا رائے ہے؟ اسماعیلؑ نے کہا: اے بابا جو آپکو حکم دیا جا رہا ہے اسے کر گذرو۔ اور یہ نہیں کہا کہ وہ کرو جو خواب میں دیکھ رہے ہو۔ وہ دنبہ جو اللہ نے بھیجا تھا وہ پیدا نہیں ہوا تھا بلکہ اللہ نے کن کہا اور وہ ہو گیا۔ تمام جانور جو منیٰ میں ذبح ہوتے ہیں وہ اسماعیلؑ کا فدیہ ہیں قیامت تک۔

حضرت عبدالمطلبؑ نے کعبہ کے دروازے کا حلقہ (کنڈا) پکڑ کر دعا کی کہ اللہ دس بیٹے عطا فرمائے تو ایک اللہ کی راہ میں قربان کر دوں گا۔ اللہ نے انہیں دس بیٹے عطا فرمائے تو قرعہ ڈالا تو عبداللہؑ کا نام نکلا جو سب سے زیادہ محبوب تھا تو اسے ذبح کرنے کا ارادہ کیا تو قریش اور خاندان حاکم ہو عورتیں رونے لگیں۔ عبدالمطلبؑ کی بیٹی عاتکہؑ نے مشورہ دیا کہ ایک معذرت اللہ کے حضور عبداللہؑ کو بچانے کے لئے ہو سکتی ہے۔ عبدالمطلبؑ کہنے لگے میری مبارک بیٹی وہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اس کے مقابلے میں اونٹوں کے قرعے نکالو حتیٰ کہ تمہارا رب راضی ہو جائے۔ تو سوا اونٹوں پر جا کر قرعہ اونٹوں پر نکالا تو قریش نے خوشی سے تکبیر بلند کی کہ پہاڑ کانپ گئے۔ تو عبدالمطلبؑ نے سوا اونٹ نحر کیئے اور عبدالمطلبؑ نے پانچ سنتیں جاری کیں جو اللہ عزوجل نے اسلام میں جاری رکھیں: باپ کی ازواج کا بیٹوں پر حرام ہونا، قتل کی دیت سوا اونٹ، کعبہ کا سات مرتبہ طواف، خزانہ ملنے پر خمس نکالانا، اور زمزم کھودا تو اس کا نام سقایہ الحاج

رکھا۔ اور اگر عبدالمطلبؑ حجت نہ ہوتے اور یہ کہ انہوں نے اپنے بیٹے عبد اللہؑ کو ذبح کرنے کا عزم کیا جس طرح ابراہیمؑ نے اسماعیلؑ کے ذبح کرنے کا عزم کیا تو نبی اکرمؐ ان دونوں کی طرف نسبت دے کر فخر نہ کرتے کہ وہ دونوں ذبیحان ہیں اور فرمایا کہ میں دو ذبح ہونے والوں کا بیٹا ہوں۔ اور اس اللہ کے فیصلے کی وجہ کہ اسماعیلؑ کا ذبح ہونا ملتوی کر دیا وہی ہے جس کی وجہ سے عبد اللہؑ کا ذبح ہونا ملتوی کیا گیا کیونکہ نبی اکرمؐ اور آئمہ طاہرینؑ ان کی اصلا ب میں تھے پس نبیؐ اور آئمہؑ کی برکت سے وہ ذبح ہونے سے بچ گئے ورنہ لوگوں کے لیے اپنی اولاد کو (اللہ کے قرب کی خاطر) قتل کرنا سنت ہو جاتا۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۴۴۲)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ کا فدیہ جنتی دینہ دے دیا اور ذبح عظیم کو آخری نبیؐ کے لیے قرار دے دیا۔ تو مولا حسینؑ نے ایک نہیں بلکہ کثیر تعداد میں ایک سے بڑھ کر ایک عظیم قربانی اللہ کی محبت میں اس کے دین کی خاطر پیش کر دی جس کی مثال پوری تاریخ کائنات میں نہیں مل سکتی۔ باب الحوائج حضرت علیؑ صغرؑ کا اپنے بابا کے ہاتھوں پر طاعوت دشمن ولایت علیؑ سے جہاد کرتے ہوئے نحر ہو جانا ذبح عظیم ہے۔
2. مولا حسینؑ کا محبوب اللہ عزوجل ہے تو مولا حسینؑ نے اپنے محبوب کی خاطر جیسے جام شہادت نوش فرمایا اس کا بدلہ ہرگز ہرگز ناممکن ہے اور امام حسینؑ کے بدلے تمام مخلوق کو قتل کیا جائے جس میں تمام بے گناہ ہوں پھر بھی امام مظلومؑ کا بدلہ برابر نہیں ہو سکتا۔ معصومینؑ کو ہاتھوں اور زبان سے قتل کرنے والوں پر لعنت ہو۔
3. حضرت عبدالمطلبؑ حجت اللہ ہیں اور تمام اجداد رسالت جن میں نور محمدؑ و آل محمدؑ منتقل ہوتا رہا سب حجت الہی ہیں۔ کیونکہ اللہ کے نور کا حامل صرف معصوم ہو سکتا ہے اسی طرح معصومینؑ کی ازواج طاہرہ اور عام عورتوں میں پائے جانے والے عیوب و نقائص سے پاک و پاکیزہ اور معصومہ ہوتی ہیں۔



سَلَامٌ عَلٰی اِلٰی یَاسِیْنٍ ۝

سلام ہو آل یاسین پر۔ (الصافات-130)

1. مولا علیؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”سلام ہو آل یاسین پر“ کے بارے میں فرمایا کہ یس محمدؑ ہیں اور ہم آل یس ہیں۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۴۴۸)

فوائد:-

1. مامون کا دربار علمائے عامہ سے بھرا ہوا تھا اور امام علیؑ رضاً سے آل محمدؑ کی شان پوچھی گئی تو آپؑ نے سورۃ الاحزاب کی آیت نمبر۔ 56 تلاوت فرمائی کہ اللہ کے حکم سے محمدؑ و آل محمدؑ پر صلوات بھیجو۔ انہوں نے مزید قرآنی ثبوت کا مطالبہ کیا تو امام نے سورۃ یس کی ابتدائی آیات تلاوت فرما کہا کہ یس محمد مصطفیٰؑ کا اسم گرامی ہے اور سورۃ صافات میں اللہ تعالیٰ فرما تا ہے ”سلام ہو آل یاسین پر“ یعنی آل محمدؑ پر۔ مامون اور اس کے علماء نے اس جواب پر ہرگز کوئی اعتراض نہیں کیا لہذا زیروں زبروں کے بدلنے سے حقیقت اور حق کو نہیں چھپایا جا سکتا۔
2. قرآن پاک میں اللہ آل محمدؑ کی شان بیان فرماتا ہے، ان کی ولایت کو لازم فرض قرار دیتا ہے اور ان پر سلام بھیجتا ہے اور ان کے دشمنوں پر لعنت کرتا ہے۔ مقصر ملاں اللہ کی محبوب آل محمدؑ کے ذکر خیر سے منع کرتا ہے اسی لیے امام حسن عسکریؑ کی بیان کردہ حدیث میں ان مقصر علماء کو فوج یزید لعنت اللہ سے بدتر قرار دیا گیا ہے جو احتجاج طبری میں درج ہے۔



وَمَا مِنَّا اِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصّٰفُّوْنَ ۝ وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ۝

اور ہم میں سے ہر ایک کا مقام مقرر ہے۔ اور بیشک ہم ہی صفیں باندھنے والے ہیں اور بیشک ہم ہی تسبیح کرنے والے

ہیں۔ (الصافات-164-166)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ”ہم میں سے کوئی نہیں مگر یہ کہ اسکا مقام معلوم ہے“ یہ آیت آل محمدؑ کے آئمہ و اوصیاء کے بارے میں نازل ہوئی۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۴۵۹)

2. مولاعلیٰ نے ایک خطبہ میں فرمایا: بیشک ہم آل محمدؑ عرش کے گرد عالم انوار میں تھے پس اللہ نے تسبیح کا امر فرمایا ہم نے تسبیح کی تو ہماری تسبیح سے ملائکہ نے تسبیح کی۔ پھر ہم زمین پر اترے تو اللہ نے تسبیح کا امر فرمایا تو ہم نے تسبیح کی تو اہل ارض نے ہماری تسبیح سے تسبیح کی اور بیشک ہم ہی صفیں بنانے والے ہیں اور بیشک ہم ہی تسبیح کرنے والے ہیں۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۴۵۹)

فوائد:-

1. تمام آسمان و زمین کی مخلوقات کو اللہ کی معرفت اور اسکی عبادت کرنے کا سلیقہ تعلیم فرمانے والے صرف معصومینؑ ہیں۔ معلم حقیقی کو چھوڑ کر باغی شاگرد کی اطاعت و تقلید کہاں کی عقل ہے؟



سورة ص

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ تَجْرِي بِأَمْرِهِ رُخَاءً حَيْثُ أَصَابَ ۝

پس ہم نے اس کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی تھی جہاں وہ پہنچنا چاہتا تھا۔ (ص - 36)

1. بیان کیا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ اپنی بساط (قالین) پر بیٹھے اور ہوا میں اڑتے تھے اور ایک دن وہ چلے تو کربلا کی زمین سے گذرے۔ ہوانے ان کی بساط کو تین چکر دیئے حتیٰ کہ گرنے کا خطرہ ہوا تو ہوا رک گئی اور بساط کو کربلا کی زمین پر اتارا اور سلیمان نے ہوا سے پوچھا: تو کیوں رک گئی؟ اس نے جواب دیا بیشک یہاں حسین قتل کردئے جائیں گے پوچھا: کون حسین؟ اس نے کہا: جو محمد مختارؑ کا سبط اور علیؑ کا فرزند ہے۔ پوچھا: ان کا قاتل کون ہوگا؟۔ جواب دیا آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں میں سے سب سے زیادہ لعین یزید لعنت اللہ ان کو قتل کرے گا۔ تو سلیمان نے ہاتھ بلند کئے اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بدعا کی اور انسانوں اور جنوں نے آمین کہا۔ پھر ہوا چلی اور بساط کو لے اڑی۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۴۸۴)

فوائد:-

1. امام مظلومؑ کا غم منانا اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء و معصومین اور مومنین پر لازم قرار دیا ہے۔ اور یزیدی لشکر غم حسینؑ کو مختلف طریقوں سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مقصرین شعائر اللہ کو بدعت قرار دے رہے ہیں۔ ماتم اور خون کے پرسہ کے خلاف فتوے دے رہے ہیں کہ یہ حرام ہے۔ کیونکہ ولایت علیؑ اور غم حسینؑ ان کا پول کھول دیتے ہیں جیسے بنو عباس نے اہل بیتؑ پر ظلم کے انتقام کے بہانے بنو امیہ سے حکومت چھینی پھر خود معصومینؑ پر ظلم کیا۔ اسی طرح مقصرین صرف اور صرف اہل بیتؑ کا نام استعمال کر کے اقتدار اور مال پر

قبضہ کرنا چاہتے ہیں اور معصومین کے القابات اور مرتبے کو اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں۔



قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِيمٌ ۝ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ۝

کہہ دو وہ نباء العظیم (بڑی خبر) ہے جس سے تم منہ پھیرتے ہو۔ (ص-67-68)

1. امیر المؤمنین نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے اکبر (بڑی) نہیں اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے اعظم ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۵۱۳) فوائد:-

1. اللہ کی سب سے بڑی آیت (آیت اللہ العظمیٰ) اور سب سے اہم اور بڑی خبر (نباء العظیم) مولیٰ علی ہیں اور منکرین و مقصرین اس سے منہ موڑتے ہیں کیونکہ وہ چاہتے ہیں کہ خود اللہ کی آیت بن جائیں اور پھر دنیا میں معصومین کی بجائے ان کی خبریں پھیلیں مسجدوں اور امام بارگاہوں میں ان کی تصاویر کی نمائش ہو۔ قرآن و سنت کی بجائے ان کے فتاویٰ سنائے جائیں۔ مولیٰ علی کی شان جب عیاں ہوگی تو مقصر کہے گا بے میں نے جب اللہ کے بارے میں کیوں تقصیر کی۔



قَالَ يَا بَلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِإِيْدِي ط أَسْتَكْبِرْتَ أَمْ كُنْتَ

مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ط خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

اللہ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے اسکو سجدہ کرنے سے روکا جسے میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا ہے۔ کیا تو بڑا ابن رہا ہے یا تو عالین میں سے ہے؟ اس نے کہا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اس کو تو نے مٹی سے خلق کیا ہے۔ (ص-75-76)

1. رسول اللہ سے ایک شخص نے پوچھا: یا رسول اللہ مجھے اس بارے میں بتائیں جو اللہ عزوجل نے ابلیس سے کہا: ”کیا تو تکبر کرتا ہے یا تو عالین میں سے ہے؟“ یا رسول اللہ وہ عالین کون ہیں جو ملائکہ مقررین سے اعلیٰ ہیں؟ تو رسول اللہ نے فرمایا: میں اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین۔ ہم عرش کے دامن میں اللہ کی تسبیح کرتے تھے تو ہماری تسبیح سے ملائکہ نے تسبیح سیکھی آدم کی تخلیق سے ایک ہزار سال پہلے۔ پھر جب اللہ عزوجل نے آدم کو خلق فرمایا تو ملائکہ کو اس کا سجدہ کرنے کا حکم دیا اور اللہ نے صرف ہماری عظمت کی خاطر ان کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو تمام ملائکہ نے مل کر سجدہ کیا سوائے ابلیس کے کیونکہ اس نے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”اے ابلیس تجھے اس کو سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے خلق کیا ہے۔ کیا تو تکبر کرتا ہے یا تو عالین میں سے ہے؟“ جن کے نام عرش کے شامیانے پر لکھے ہوئے ہیں۔ پس ہم اللہ کے دروازے ہیں جن سے آیا جاتا ہے۔ ہماری وجہ سے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں۔ پس جس نے ہم سے محبت کی اللہ نے اس سے محبت کی اور اسے اپنی جنت میں جگہ دی اور جس نے ہم سے بغض کیا اللہ اس سے بغض کرتا ہے اور اسے اپنی آگ میں جگہ دیتا ہے اور ہمارے ساتھ پاک ولادت والے کے علاوہ کوئی اور محبت نہیں کر سکتا۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۵۱۶)

2. امام جعفر صادق کے پاس ایک شخص آیا تو اس سے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ تو قیاس کرتا ہے؟ اس نے کہا: ہاں۔ فرمایا: تم قیاس نہ کیا کرو۔ کیونکہ سب

سے پہلے جس نے قیاس (ظن) کیا وہ ابلیس ہے جب اس نے کہا ”تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور اس (آدم) کو تو نے مٹی سے خلق فرمایا ہے“ تو اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا اور اگر وہ آدم کی نورانیت اور آگ کی روشنی کے بارے میں سوچتا تو دونوں کے درمیان کس کی فضیلت ہے جان جاتا اور ایک کا دوسری پر خالص پن جان لیتا۔ (البرہان - ج ۶ ص ۵۱۸)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے انوار معصومین کو آدم کی پیشانی میں منتقل کرے ان انوار کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے معصوم ملائکہ سے سجدہ کروایا۔ اور ابلیس نے اپنے ظن و قیاس سے اجتناب کرتے ہوئے اپنی رائے (فتویٰ) قائم کی کہ وہ بہتر ہے۔ دراصل اس نے ولایت سے انکار کیا۔ سجدہ نماز کا حصہ ہے تو ابلیس کے طریقے پر چلتے ہوئے مقصر ملائکہ نے بھی ظن و اجتہاد سے ولایت علیؑ کے اقرار کو نماز سے نکال دیا۔ دین میں اللہ نے ہر چیز بیان فرمادی ہے تو پھر قیاس، ظن، رائے اور ہدایت معصومین کے بغیر اپنی عقل کے گھوڑے دوڑانے کی کیا ضرورت ہے؟ حالانکہ ابلیس کا فتویٰ ہی غلط تھا کہ آگ مٹی سے بہتر ہے۔ مٹی سے درخت پیدا ہوتے ہیں اور درخت کی لکڑی سے پھر آگ پیدا ہوتی ہے تو مٹی آگ کو پیدا کرنے والی ہے۔
2. عالین اللہ عزوجل کی محبوب ترین ہستیاں جو مشیت الہی ہیں زمان و مکان سے پہلے سے، جن کی خاطر اللہ تعالیٰ کائنات خلق فرماتا ہے اور سجدے کرواتا ہے انہی کے ذکر سے مقصرین منہ موڑتے ہیں اور اپنی ولادت کا پول کھولتے ہیں۔



قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ ۝ إِنَّهُ هُوَ الْوَالِيُ ذِكْرُ

لِلْعَالَمِينَ ۝ وَلَتَعْلَمَنَّ نَبَاهُ بَعْدَ حِينٍ ۝

(اے حبیب) کہہ دو میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والا ہوں۔ نہیں یہ مگر عالمین کیلئے ذکر۔ اور تم کچھ مدت بعد ضرور اس کا حال جان لو گے۔ (ص 86-88)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”کہہ دو میں تم سے اس (کار رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا اور نہ میں بناوٹ کرنے والوں میں سے ہوں۔ نہیں یہ سوائے عالمین کیلئے ذکر“ یعنی وہ (ذکر) امیر المؤمنینؑ ہیں ”اور تم ضرور جان جاؤ گے اس کا حال کچھ مدت بعد“ یعنی جب قائمؑ ظہور فرمائیں گے۔ (البرہان - ج ۶ ص ۵۲۰)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: بناوٹ کرنے والے (متکلف) کی تین علامات ہیں: اپنے سے اعلیٰ رتبہ والے سے جھگڑے، اور جو حاصل نہ کر سکے اسکی کوشش کرے اور جس کے متعلق علم نہیں اس پر بیان بازی کرے۔

(الصافی - ج ۳ ص ۲۳۵)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: علماء میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اپنے آپ کو فتوے دینے کیلئے تیار کر لیتے ہیں اور کہتے ہیں مجھ سے پوچھو (جو چاہو) اور شاید ایک حرف بھی صحیح نہیں بتا سکتے اور اللہ بناوٹی لوگوں کو پسند نہیں کرتا پس وہ آگ میں چھٹے طبقے میں ہوں گے۔ (الصافی - ج ۳ ص ۲۳۵)

فوائد:-

1. تبلیغ دین کا اجر مودت معصومینؑ ہے انکی ولایت عالمین کیلئے رحمت ہے۔ مولانا علیؑ عالمین کے لئے ذکر ہیں جو اس ذکر الہی سے منع کرتے ہیں انکو ظہور امام کے بعد اس بناء عظیم کا پتہ چلے گا۔

2. مقصر ملاں متکلف ہے کہ کائنات کے سب سے اعلیٰ رتبے والوں سے حسد کرتے ہوئے ان کی ولایت سے بھگڑتا ہے، معصوم ہے نہیں مگر معصوم کا رتبہ حاصل کرنے کی جدوجہد کرتا ہے، من گھڑت علوم رٹ کر بغیر قرآن و سنت پڑھے دین میں فتوے بازی کرتا ہے اور کہتا ہے میں مرجع ہوں مجھ سے پوچھو۔



سورة الزمر

أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ
ط قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
أُولُو الْأَلْبَابِ ۝

کیا وہ جو خلوص سے دعا کرتا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتا ہے اور قیام میں کھڑا رہتا ہے۔ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے۔ کہو کیا برابر ہو سکتے ہیں جو علم رکھتے ہیں اور جو کچھ علم نہیں رکھتے۔ نصیحت تو صرف اور صرف صاحبان عقل ہی حاصل کرتے ہیں۔ (الزمر۔ 9)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”کہہ دو کیا برابر ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے۔ صرف نصیحت حاصل کرتے ہیں صاحبان عقل“ کے بارے میں فرمایا: صرف اور صرف ہم وہ ہیں جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن وہ ہیں جو کچھ علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۲۶)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ نے عقل سے زیادہ افضل کوئی چیز بندوں میں تقسیم نہیں کی، پس عاقل کی نیند جاہل کے جاگنے (عبادت) سے افضل ہے اور عاقل کا سکون جاہل کی تشخص سے افضل ہے اور اللہ نے کوئی نئی مبعوث نہ فرمایا جب تک اس کی عقل مکمل نہ کر دی اور اس کی عقل تمام امت کی مجموعی عقول سے افضل ہوتی ہے اور جو کچھ نبی اکرمؐ کے نفس میں مضمر ہوتا ہے وہ مجتہدین کے اجتہاد سے افضل ہوتا ہے اور کوئی بندہ اللہ کے فرائض ادا نہیں کر سکتا جب تک اس (نبیؐ) سے عقل حاصل نہ کر لے، اور تمام عبادت گزار اپنی عبادتوں کی فضیلت نہیں جانتے جیسے عاقل جانتا ہے اور عقل والے ہی اولوالالباب ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اور نہیں سمجھتے سوائے اولوالالباب (صاحبان عقل و بصیرت) کے“۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۲۶)

3. انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہ آیت علیؑ کے بارے میں نازل ہوئی ”کیا وہ جو خلوص سے دعائیں کرتا ہے رات کی گھڑیوں میں سجدے کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے“ راوی نے بیان کیا کہ میں علیؑ کی خدمت میں مغرب کے وقت آیا تو انہیں نماز پڑھتے ہوئے اور قرآن تلاوت کرتے ہوئے پایا

حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی پھر آپؐ نے وضو کی تجدید کی اور مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی پھر تعقیبات نماز میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا پھر لوگ آپؐ کے پاس آگئے تو اپنے فیصلے آپؐ سے کرواتے رہے یہاں تک کہ آپؐ ظہر کی نماز کے لئے اٹھے اور وضو کی تجدید کی پھر اپنے اصحاب کے ساتھ ظہر پڑھی پھر تعقیبات میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ ان کے ساتھ عصر پڑھی پھر لوگوں کے درمیان فیصلے کئے اور ان کو فتوے دیئے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۵۲۸)

فوائد:-

1. معصوم کا قول اجتہاد سے افضل ہوتا ہے جب معصومین نے ہر چیز کی تشریح فرمادی ہے تو پھر اجتہاد کس لئے؟ جو ولایت علیؑ کی مخالفت کرتے ہیں ان کے پاس نہ علم ہے نہ عقل۔
2. شیعہ علماء کا کردار یہ ہے کہ وہ کسی مسئلے کا حل اپنی عقل کو معصومین کی اطاعت میں رکھتے ہوئے قرآن و حدیث سے تلاش کر کے لوگوں کو بتائیں۔ شیعہ علماء اپنے مولاً کے امر کے مطیع ہوتے ہیں اور صرف اللہ اور معصومین کا حکم تلاش کر کے پیش کرتے ہیں۔
2. تمام معصومین نے اس زمین پر نازل ہونے کے بعد صرف ہماری تعلیم کی خاطر بے انتہا عبادات کیں اور بے مثال قربانیاں پیش کیں تاکہ لوگ توحید کی معرفت حاصل کر سکیں۔



وَالَّذِينَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوتَ اَنْ يَّعْبُدُوهَا وَاَنَا بُوَا اِلَى اللّٰهِ لَهُمُ الْبُشْرٰى ج
فَبَشِّرْ عِبَادِ ۙ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ اُولُو الْاَلْبَابِ ۙ

اور جن لوگوں نے اجتناب کیا کہ وہ طاغوت کی عبادت کریں اور اللہ کی طرف رجوع کر لیں ان کے لئے خوشخبری ہے پس بشارت دے دو ان لوگوں کو جو قول کو سنتے ہیں اور اس کے بہترین (پہلو) کی پیروی کرتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت بخشی ہے اور یہی لوگ صاحبان عقل ہیں۔ (الزمر - 17-18)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: سب کے سب جھنڈے جو قیام قائم سے پہلے بلند ہوں گے ان کے اٹھانے والے اللہ عزوجل کے علاوہ طاغوت کی عبادت کرتے ہوں گے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۵۳۲)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول "جو لوگ قول سنتے ہیں اور اس کے احسن کی اتباع کرتے ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ وہ جو آل محمدؑ کے لئے سر تسلیم خم کرتے ہیں وہ لوگ جب حدیث سنتے ہیں تو نہ اس میں اضافہ کرتے ہیں اور نہ اس میں کمی کرتے ہیں اور اسے پہنچاتے ہیں جیسا اسے سنا ہوتا ہے۔ (البرہان - ج ۶ - ص ۵۳۲)

فوائد:-

1. خبردار خبردار! امام زمانہؑ کے ظہور سے پہلے جتنے بھی انقلاب آئیں گے طاغوتی ہوں گے چاہے وہ اسلام کے نام پر آئیں یا انہوں نے بنو عباس کی طرح کالے جھنڈے اور

کالے کپڑے ہی کیوں نہ پہنے ہوں۔ بڑی آسان کسوٹی ہے کہ دیکھو وہ انقلابی ولایتِ علیؑ کے خلاف فتوے تو نہیں دیتے، عزاداری کے خلاف فتوے تو نہیں دیتے، ولایت میں شرک کرتے ہوئے خود ولایت کا دعویٰ تو نہیں کرتے، خون کا پرسہ دینے والوں کو دس محرم کے دن گرفتار تو نہیں کرتے۔ اگر ایسا کرتے ہیں تو سمجھ لو وہ سپاہ یزید کے طاغوتی اہل کا رہیں وہ اللہ کی نہیں شیطان کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کا مقصد اقتدار اور دولت ہے۔

2. ہدایت یافتہ وہی لوگ ہیں جو اقوال معصومینؑ کی کانٹ چھانٹ کے بغیر بیروی کرتے ہیں۔ اور وہ مقصرین کی طرح احادیث میں سے اپنی مرضی کا ایک جملہ سیاق و سباق کے بغیر پیش کر کے لوگوں کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونکتے۔



ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا رَجُلًا فِيهِ شُرَكَاءُ مُتَشَكِّسُونَ وَرَجُلًا سَلَمًا لِرَجُلٍ ط

هَلْ يَسْتَوِينَ مَثَلًا ط الْحَمْدُ لِلَّهِ ج بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک مرد کی جس میں کئی جھگڑا لوشریک ہیں اور ایک مرد جو سالم ایک مرد کے لئے ہے۔ کیا مثل میں دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ الحمد للہ، مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (الزمر۔ 29)

1. ”اللہ نے مثال بیان کی ہے ایک مرد کی جس میں کئی جھگڑا لوشریک ہیں“ یہ مثال اللہ نے امیر المؤمنینؑ کے لئے کی لئے دی ہے اور ان کے شریک وہ ہیں جنہوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کے حق کو غصب کر لیا اور اللہ تعالیٰ کے فرمان ”جھگڑا لو“ کا مطلب بغض رکھنے والے ہیں اور اس کا فرمان ”اور ایک مرد سالم ایک مرد کیلئے ہے“ یعنی امیر المؤمنینؑ سالم رسول اللہؐ کے لئے ہیں پھر فرمایا ”کیا مثل میں دونوں برابر ہیں؟ الحمد للہ۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے“ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۵۹۰) (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۳۹)

2. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: خبردار میرے قرآن میں مخصوص نام ہیں۔ اس بات سے ڈرو کہ انہیں اپنے لئے استعمال نہ کر لینا (ان پر غالب نہ ہو جانا) اور پھر اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤ، میں رسول اللہؐ کے لئے ”اسلم“ ہوں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اور ایک مرد سالم ایک مرد کے لئے ہے۔“ (الصافی۔ ج ۳۔ ص ۲۴۳)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ میں شرکت کرنے والے ظالموں غاصبوں کو اللہ بدخلق جھگڑا لوقرار دیتا ہے۔ مولا علیؑ نے اپنی جان مال اولاد سالم طور پر رسول اللہؐ کے لئے وقف اور قربان کر دی۔

2. مولا علیؑ نے اپنے اسمائے مبارکہ اور القابات کے استعمال سے منع فرمایا ہے، قرآن پاک میں مولا علیؑ کو آیت الکبریٰ کہا گیا ہے۔ جس کا مطلب سب سے بڑی اللہ کی آیت یعنی آیت اللہ العظمیٰ ہے اور زیارت امیر المؤمنینؑ میں آیت اللہ العظمیٰ کے الفاظ موجود ہیں۔ لہذا جو بھی اپنے آپ کو آیت اللہ العظمیٰ کہلوئے وہ مولا علیؑ کے قول کے مطابق دین سے گمراہ ہے اور کہنے والے بھی گمراہ ہیں صراط مستقیم سے۔



فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللَّهِ وَكَذَبَ بِالصِّدْقِ إِذْ جَاءَهُ ه ط أَلَيْسَ فِي

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكَافِرِينَ ۝ وَالَّذِي جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُم

الْمُتَّقُونَ ۝

پھر اس شخص سے بڑا ظالم اور کون ہوگا جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا اور صدق (سچائی) کی تکذیب کی جب وہ اس کے پاس آیا۔ کیا کافروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہیں ہے؟ اور جو شخص صدق لے کر آیا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہی لوگ متقین ہیں۔ (الزمر۔ 32-33)

1. مولاعلیٰ بن ابی طالب نے اللہ عزوجل کے قول "پھر اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور صدق (سچ) کی تکذیب کرے جب وہ اس کے پاس آئے" کے بارے میں فرمایا کہ صدق ہم اہل بیت کی ولایت ہے۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۴۱)
2. امام جعفر صادق نے اللہ عزوجل کے قول "اور جو صدق لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی" کے بارے میں فرمایا کہ جو صدق لے کر آیا وہ رسول اللہ ہیں اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

(البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۴۱)

فوائد:-

1. ولایت مولاعلیٰ کی تکذیب کرنے والے کافر ہیں یعنی اگر کوئی سمجھے کہ ولایت صرف معصومین کے لئے نہیں بلکہ مقصر ملاں بھی اس کا حقدار ہے اور مولاعلیٰ کے القابات بھی مقصر ملاں کے لئے جائز ہیں تو وہ شخص دراصل اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے اور اس سے بڑا ظالم کوئی نہیں۔



قُلْ يُعْبَادِي الَّذِينَ اسْرِفُوا عَلَىٰ انْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا ۝ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ۝

(اے حبیب) کہہ دو اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جانا۔ بیشک اللہ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بیشک وہ غفور و رحیم ہے۔ (الزمر۔ 53)

1. امام محمد باقر نے فرمایا: اللہ قیامت کے دن کسی ایک کا بھی یہ عذر قبول نہیں کرے گا کہ وہ کہے: اے رب مجھے معلوم نہیں تھا کہ صرف فاطمہ زہرا کی ذریت تمام انسانوں کی ولی ہے۔ اور اللہ نے خاص طور پر یہ آیت فاطمہ زہرا کی ذریت کے شیعوں کے بارے میں نازل فرمائی ہے "اے میرے بندوں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا۔۔۔" (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۴۶)

فوائد:-

1. ولایت صرف سیدہ فاطمہ زہرا کے گھرانے سے مخصوص ہے۔ اللہ کوئی عذر قبول نہیں کرے گا کہ ہم نے بڑی بڑی پگڑیوں والے وکیلوں سے سنا تھا کہ مجوسی مقصر بھی ولایت میں شریک ہیں ان کو بھی ولی مانو اور ان کی اطاعت مثل امام واجب ہے اور ان کا فتویٰ اللہ کا حکم سمجھ کر مانو اور اس پر عمل کرو۔
2. ہر ایک پر فرض ہے کہ خود معصومین کی معرفت حاصل کرے سنی سنائی باتوں پر بغیر حوالے اور تصدیق کے یقین نہ کرے۔
3. یہ آیت خاص کر اولاد فاطمہ زہرا کے شیعوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائی ہے کہ جو فاطمہ زہرا کے لال مظلوم گربلا کے غم میں اپنے جسموں پر زخم لگا لگا کر خون کا پرسہ دیتے ہیں اللہ فرماتا ہے کہ تم میری رحمت سے مایوس نہ ہونا اگر تمہارے کوئی گناہ بھی ہو گئے تو سارے کے سارے معاف کر دوں گا۔



وَأَنِيبُوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَأَسْلِمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ
 ۝ وَاتَّبِعُوا أَحْسَنَ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ
 بَغْتَةً وَانْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ أَنْ تَقُولَ نَفْسٌ يَحْسَرْتُنِي عَلَىٰ مَا فَرَّطْتُ فِي
 جَنْبِ اللَّهِ وَإِنْ كُنْتُ لَمِنَ السَّخِرِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ
 مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ أَوْ تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ
 الْمُحْسِنِينَ ۝ بَلَىٰ قَدْ جَاءَ تَكَ أَيْتِي فَكَذَّبْتِ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتِ وَكُنْتُ
 مِنَ الْكٰفِرِينَ ۝ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُمُ
 مُسْوَدَّةٌ ۗ أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ۝

اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف اور اس کے مطیع بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہاری کوئی مدد نہیں کی جاسکے گی، اور اتباع کرو احسن چیز کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے قبل اس کے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اس کا شعور بھی نہ ہو۔ کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس اس کو تا ہی پر جو میں جب اللہ کے بارے میں کرتا رہا اور دراصل میں تو مذاق اڑانے والوں میں تھا۔ یا کہے کہ کاش اگر اللہ نے مجھے ہدایت دی ہوتی تو میں بھی متقیوں میں سے ہوتا۔ یا جب عذاب دیکھے تو کہے کاش مجھے ایک بار (دنیا میں) واپس جانا مل جائے تو میں بھی محسنین میں سے ہو جاؤں۔ ہاں یقیناً میری آیات تیرے پاس آئی تھیں پھر تو نے انکی تکذیب کی اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔ اور قیامت کے دن تم ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹا بندھا ہے دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا جہنم تکبر کرنے والوں کیلئے ٹھکانہ نہیں ہے۔ (الزمر۔ 54-60)

1. اللہ عزوجل کا قول "اور پلٹ آؤ اپنے رب کی طرف" یعنی توبہ کرو" اور اس کے مطیع بن جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آجائے پھر تمہاری مدد نہیں کی جاسکے گی۔ اور اتباع کرو احسن (بہترین) کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے" قرآن میں اور امیر المؤمنین اور آئمہ کی ولایت اور اس پر دلیل اللہ عزوجل کا قول ہے "کہ کوئی شخص کہے ہائے افسوس اس کو تا ہی پر جو میں جب اللہ کے بارے میں کرتا رہا" یعنی امام کے بارے میں، امام

صادقؑ نے فرمایا کہ ہم جب اللہ ہیں۔ (حدیث۔ تفسیر قمی۔ ص ۵۹۲)

2. امیر المؤمنین نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا: میں ہادی ہوں، میں مہدی ہوں، میں یتیموں اور مسکینوں کا باپ ہوں اور بیواؤں کا نگران ہوں، اور میں ضعیفوں کا بلج ہوں اور ہر خوفزدہ کی امان ہوں اور میں جنت میں جانے والے مؤمنین کا قائد ہوں اور میں اللہ کی جبلت میں ہوں اور میں اللہ کا عروۃ الوثقی ہوں اور کلمہ تقویٰ ہوں اور میں عین اللہ ہوں اور اس کی سچی زبان (لسان صدق) اور اس کا ہاتھ ہوں اور میں وہ جب اللہ ہوں جس کے بارے میں فرمایا "کہ کوئی شخص کہے ہائے حسرت اس تقصیر پر جو میں نے جب اللہ کے بارے میں کی" اور میں اللہ کا اس کے بندوں پر رحمت و مغفرت کا کھلا ہوا ہاتھ ہوں اور میں بابِ ہلہ ہوں۔ جس نے میری معرفت حاصل کر لی اور میرے حق کو جان لیا تو یقیناً اس نے اپنے رب کو پہچان لیا کیونکہ یقیناً میں اس کی زمین میں اس کے نبی کا وصی ہوں اور اس کی مخلوق پر اس کی حجت ہوں۔ کوئی اس بات کا انکار نہیں کرتا مگر اللہ اور اس کے رسول گورد کرتا ہے۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۴۸)
3. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: جب اللہ امیر المؤمنین ہیں اور اسی طرح ان کے بعد اوصیاء ہیں اعلیٰ مقام پر حتیٰ کے یہ امر ان کے آخری تک پہنچتا ہے۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۴۷)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول "اگر اللہ میری ہدایت کرتا تو میں بھی متیقن میں سے ہوتا" یعنی علیؑ کی ولایت۔ تو اللہ ان کی بات رد کرتا ہے "ہاں میری آیات تیرے پاس آئی تھیں پھر تو نے ان کی تکذیب کی اور تکبر کیا تو نے اور تو کافروں میں سے تھا" (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۵۳)
5. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول "اور قیامت کے دن تم ان لوگوں کے منہ سیاہ دیکھو گے جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔ کیا جہنم تکبر کرنے والوں کیلئے ٹھکانہ نہیں ہے!" کے بارے میں فرمایا کہ جو یہ گمان کر لے کہ وہ امام ہے اور وہ (در اصل) امام نہ ہو اور چاہے وہ علوی فاطمی ہی کیوں نہ ہو۔ (البرہان۔ ج ۶۔ ص ۵۵۳)

فوائد:-

1. سب سے احسن نعمت ولایت معصومین ہے جو لازم ہے جس کی اللہ تعالیٰ بار بار دعوت دے رہا ہے اس کے بارے میں کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا ہر شخص پر خود اس ولایت کے بارے میں جاننا لازم ہے۔ قیامت کے دن کالے چہرے کے ساتھ ہاتھ ملنے اور دانتوں سے اپنے ہاتھ چبانے سے کوئی مدد نہیں ملے گی کہ ہائے میں مقصروں میں سے کیوں ہو گیا، ولایت علیؑ کا مذاق اڑاتا تھا، ولایت علیؑ سے نماز کو باطل سمجھتا تھا مگر تکبر کرتے ہوئے اپنا ذکر سجدے میں کرتا تھا۔ ہائے افسوس اللہ میری ولایت علیؑ کی طرف ہدایت کر دیتا تو میں بھی متقی اور محسن ہوتا۔ مگر اللہ نے تو قرآن میں ولایت علیؑ کی شان میں اور اس کے لازم ہونے کے بارے میں کثیر آیات نازل فرمادیں اور اس بارے میں بے شمار احادیث بھی موجود ہیں مگر مقصرین سننے کو ہی تیار نہیں تو پھر دوزخ کا ٹھکانہ تو ہے ہی۔
2. بغض علیؑ رکھنے والے مقصرین ولایت علیؑ کے حسد میں اندھا دھند تقلید کرنے والے لوگوں کی جہالت اور بے عقلی کا ثبوت یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے مقصر رہبروں اور مجتہدوں کو کچھ نہ کہو وہ تو سید ہیں مگر امام معصوم فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں جو امام کہلاتے ہیں چاہے سید ہی کیوں نہ ہوں۔ یعنی جو اپنے آپ کو امام کہلوائے اللہ کی بڑی آیت سمجھے وہ اگر سید ہے تو سادات سے خارج ہے اور اللہ پر جھوٹ باندھتا ہے۔



وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَالِي الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ

عَمَلُكَ وَ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْخٰسِرِينَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهُ فَاَعْبُدْ وَ كُنْ مِنَ الشّٰكِرِينَ ﴿٦٦﴾

اور یقیناً تمہاری طرف اور جو (انبیاء) تم سے پہلے تھے وحی کی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارہ

پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ بلکہ تم اللہ ہی کی عبادت کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ۔ (الزمر۔ 65-66)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور یقیناً ہم نے تمہاری طرف وحی کی اور ان کی طرف جو تم سے پہلے تھے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل حبط ہو جائے گا“ کے بارے میں فرمایا کہ اگر تم نے ولایت میں کسی اور کو شریک کیا یا علیؑ کی ولایت کے ساتھ کسی اور کی ولایت کا حکم دیا تو تمہارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خاسرین میں سے ہو جاؤ گے۔ ”بلکہ اللہ کی عبادت کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ“ یعنی بلکہ اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اسی کی عبادت کرو اور شاکرین میں سے ہو جاؤ کیونکہ میں نے تمہارے بھائی اور بچا کے بیٹے کے ذریعے تمہاری مدد کی ہے۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۵۵)

فوائد:-

1. اس آیت میں خطاب رسول اللہؐ سے ہے مگر حکم انسانوں کو دیا جا رہا ہے۔ کیونکہ معاذ بن جبل نے مشورہ دیا کہ ولایت علیؑ میں کسی اور کو بھی شریک کیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ انبیاء سابق کے زمانوں میں بھی ولایت معصومین میں کسی کو شرکت کی اجازت نہیں تھی اور مولیٰ علیؑ ہی انکا بھی مددگار تھا اور اللہ کی اس مدد پر شکر ادا کرو اور ولایت علیؑ میں شرک کر کے اپنے اعمال ضائع کروا کے خسارہ پانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ۔
2. اللہ کی سنت تو بدلتی نہیں ازل سے ابد تک کسی ایرے غیرے کو ولایت علیؑ میں شرکت کا حق نہیں تو مقصر ملاں دشمن ولایت و عزاداری کو یہ حق کس نے دیا ہے؟
3. اللہ کی عبادت وہی کرتا ہے جو ولایت علیؑ پر قائم رہتے ہوئے اور اقرار ولایت کے ساتھ عبادات بجالاتا ہے۔ ولایت علیؑ کی تبلیغ نہ کرنے سے اور اس ولایت میں شرکت کرنے سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔



وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَاقِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ
وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

اور تم دیکھتے ہو کہ ملائکہ عرش کے گرد حلقہ بنائے ہوئے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور ان کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا ہر حمد (تعریف) اللہ ہی کیلئے ہے جو عالمین کا رب ہے۔ (الزمر - 75)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا جب ایک رات میں معراج پر گیا تو عرش کے نیچے اپنے سامنے دیکھا کہ علیؑ بن ابی طالبؑ میرے سامنے عرش کے بالکل نیچے کھڑے ہیں اور اللہ کی تسبیح و تقدیس کر رہے ہیں۔ میں نے کہا: اے جبرائیلؑ علیؑ بن ابی طالبؑ مجھ سے پہلے آگئے؟ اس نے عرض کی: نہیں یا محمدؐ بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل عرش کے اوپر علیؑ بن ابی طالبؑ کی بہت کثرت سے ثنا کرتا ہے اور صلوٰۃ بھیجتا ہے تو عرش کو علیؑ بن ابی طالبؑ کی زیارت کا بہت شوق ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس فرشتے کو علیؑ بن ابی طالبؑ کی صورت پر عرش کے نیچے خلق فرمادیا تاکہ عرش اس کی طرف دیکھتا رہے اور اس کے شوق کو سکون ملتا رہے اور اس ملک کی تسبیح اور تقدیس اور تحمید کا ثواب اہل بیت کے شیعوں کیلئے قرار دیا۔ یا محمدؐ مصطفیٰؐ۔

(البرہان - ج ۶ - ص ۵۶۹)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ کم از کم ایک سو بیس مرتبہ معراج پر تشریف لے گئے۔ قاب تو سین پر مولیٰ علیؑ کو اپنے استقبال اور مصافحہ کیلئے موجود پایا۔ مولیٰ علیؑ کی شان واضح کرنے کیلئے مذکورہ بالا معراج پر پوچھا کہ کیا علیؑ مجھ سے پہلے آگئے۔ معصومین کا آسمانوں پر جانا قابل تعجب نہیں وہ تو نازل ہی عرش سے ہوئے ہیں اور جب مولیٰ علیؑ اس دنیا میں نازل ہوئے تو عرش اور فرشتوں نے مولیٰ علیؑ کی جدائی برداشت نہ کی تو اللہ نے مختلف جگہ پر کچھ ملائکہ کو مولیٰ علیؑ کی صورت پر خلق فرمادیا تاکہ آسمان والے مولیٰ علیؑ کی نورانی شبیہوں کی زیارت کرتے رہیں۔

سورة المؤمن

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ
 وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ
 لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتٍ
 عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ
 أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ
 رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا يُنَادُونَ لَمَقْتُ اللَّهِ

أَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ إِذْ تُدْعَوْنَ إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ

جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے ارد گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیے استغفار کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم ہر چیز پر وسیع ہے پس معاف کر دے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کی ہے اور تیری سبیل کا اتباع کیا ہے ان کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب داخل کر ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہیں ان کو بھی۔ بیشک تو غالب اور حکیم ہے اور بچالے ان کو برائیوں سے جس کو تو اس دن برائیوں سے بچالے اس پر تو نے بڑا رحم کیا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔ جن لوگوں نے کفر کیا ان سے پکار کر کہا جائے گا اللہ کی نفرت تمہارے غصے سے کہیں زیادہ ہے جو تم کو اپنے اوپر آ رہا ہے، اس وقت جب تمہیں ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی تو تم کفر کرتے تھے۔ (المؤمن - 7-10)

1. ”جو عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں“ یعنی رسول اللہ اور ان کے بعد ان کے اوصیاء اللہ تعالیٰ کے علم کے حامل ہیں ”اور جو اس کے ارد گرد ہیں“ یعنی ملائکہ ”وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور ایمان لانے والوں کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں“ یعنی آل محمد کے شیعوں کے

لیئے ”اے ہمارے رب تیری رحمت اور علم ہر چیز پر وسیع ہے پس معاف فرمادے ان لوگوں کو جنہوں نے توبہ کر لی“ ایرے غیرے کی ولایت سے اور بنو امیہ کی ولایت سے ”اور تیری سبیل کا اتباع کر لیا“ یعنی اللہ کے ولی علیؑ کی ولایت ”ان کو جہنم کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب اور ان کو ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے والدین اور بیویوں اور اولاد میں سے جو نیک ہیں ان کو بھی، بیشک تو غالب حکمت والا ہے“ یعنی جو علیؑ سے محبت رکھتے ہیں وہ ان میں سے نیک ہیں ”اور ان کو بچالے برائیوں سے جس کو تو نے اس دن برائیوں سے بچالیا تو یقیناً تو نے ان پر بڑا رحم کیا“ یعنی قیامت کے دن ”اور یہی بڑی کامیابی ہے“ جن کو اللہ نے مولیٰ علیؑ کے مخالفین کی ولایت سے نجات دی ”جنہوں نے کفر کیا“ یعنی بنی امیہ ”ان کو پکار کر کہا جائے گا اللہ کی نفرت تمہارے غصے سے کہیں زیادہ ہے جو تم کو اپنے اوپر آ رہا ہے اس وقت جب تمہیں ایمان کی طرف دعوت دی جاتی تھی“ یعنی ولایت علیؑ کی طرف ”تو تم کفر کرتے تھے“۔ (امام محمد باقرؑ) (البرہان - ج ۷ - ص ۱۲)

فوائد:-

1. معصومینؑ حاملان عرش الہی ہیں علم الہی کا خزانہ ہیں معصومینؑ کے توسط سے ہی آسمانوں اور زمین میں اللہ تعالیٰ کی معرفت اور عبادت ہوئی، معصومینؑ کے علاوہ کسی اور کی ولایت کی پیروی اللہ تعالیٰ کو قابل قبول نہیں۔ اور جو لوگ ذکر مولیٰ علیؑ سے منع کریں اور اپنی ولایت کی دعوت دیں ایسے لوگوں کی توبات بھی سنا جائز نہیں اور نہ ہی اپنے کسی دین و دنیا کے کام میں ان کو شامل کرنا چاہیے۔ جو ولایت علیؑ والی آیات و احادیث سے انکار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کو ان پر بے انتہاء غصہ ہے۔



إِنَّا لَنُصِرُّرُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ ۝

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعذِرَتُهُمْ وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ ۝

یقیناً ہم اپنے رسولوں اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں اس دنیا کی زندگی میں مدد کرتے ہیں اور اس دن جب گواہ قیام کریں گے۔ جس دن ظالموں کو ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے بدترین گھر ہے۔ (المؤمن - 51-52)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول ”یقیناً ہم اپنے رسولوں کی نصرت کرتے ہیں اور ان لوگوں کی جو ایمان لائے اس دنیا میں اور جس دن گواہ قیام کریں گے“ کے بارے میں فرمایا اللہ کی قسم یہ رجعت میں ہوگا، کیا تم نہیں جانتے کہ کثیر تعداد میں انبیاءؑ کی دنیا میں مدد نہیں کی گئی اور ان کو قتل کیا گیا اور ان کے بعد آئمہؑ کو بھی قتل کیا گیا اور نصرت نہیں کی گئی اور یہ رجعت میں ہوگا۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۰)

2. امام محمد باقرؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ حسینؑ بن علیؑ ان میں شامل ہیں ان کو قتل کیا گیا مگر ابھی تک نصرت نہیں کی گئی اللہ کی قسم حسینؑ کو قتل کیا گیا مگر ان کے خون کا بدلہ ابھی تک نہیں لیا گیا۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۰)

3. اللہ تعالیٰ کا قول ”اور جس دن گواہ قیام کریں گے“ کا مطلب آئمہ طاہرینؑ ہے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۱)

فوائد:-

1. کربلا سے شام تک معصومینؑ نے ولایت علیؑ کے جہاد میں قربانیاں پیش کیں اور اب بھی ولایت علیؑ کو زبانوں سے قتل کیا جا رہا ہے۔ ہر لمحہ فضاؤں میں ”صل من ناصرنا نصرنا“ کی آوازیں گونج رہی ہیں اور امام العصرؑ قبضہ ذوالفقار پر ہاتھ رکھے ولایت علیؑ کے دشمنوں سے بدلہ لینے کیلئے تیار ہیں اور پھر دوبارہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پوچھے گا کہ اس مودت کو کس جرم میں ہاتھوں اور زبانوں سے قتل کرتے رہے۔ اس دن کوئی معذرت قبول نہ ہوگی کہ یہ توضیح المسائل میں لکھا ہوا تھا کیونکہ اللہ کی طرف سے تو صرف ہدایت قرآن اور قول معصومؑ ہے۔

سورة فصلت

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَهُكُمُ اللَّهُ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ
وَاسْتَغْفِرُوهُ ۖ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ ۚ الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ

هُم كَفِرُونَ ۝

(اے حبیبؐ) کہہ دو بیشک میں تمہارے جیسا بشر نہیں ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے بس تمہارا معبود واحد معبود ہے پس تم سیدھے
اسی کی طرف رہو اور اس سے استغفار کرو اور تباہی ہے ان مشرکین کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں۔ (فصلت
7-6)

1. امام جعفر صادقؑ نے ابان بن تغلب سے فرمایا اے ابان کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ عزوجل مشرکین سے ان کے اموال سے زکوٰۃ طلب کرتا ہے جبکہ وہ اس کے
ساتھ شرک کرتے ہیں جہاں وہ فرماتا ہے ”اور تباہی ان مشرکین کے لیے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت سے منکر ہیں“۔ ابان نے عرض کی: میں آپؑ پر
قربان یہ کیسے ہے میرے لیے تفسیر فرمادیں۔ فرمایا: اور تباہی ہے ان مشرکین کے لیے جنہوں نے امام اولؑ کے ساتھ شرک کیا اور وہ آخری آئمہؑ کا کفر کرتے
ہیں۔ اے ابان صرف اللہ بندوں کو اپنے پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہے اور جب وہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لے آتے ہیں تو ان پر فرائض فرض کرتا
ہے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۴۳)

فوائد:-

1. معصومینؑ مشیت الہی ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی ہر خلقت کو عظیم بنایا (انک لعلی خلق عظیم) آسمان والوں کی ہدایت کیلئے ان کو نور کی صورت میں ظاہر کیا۔ زمین والے اس نور
کی ایک تجلی بھی نہ برداشت کر سکتے تو اللہ تعالیٰ نے معصومین کو زمین پر لباس بشری میں نازل فرمایا تاکہ زمین والے زیارت کا شرف حاصل کر سکیں۔
2. امام اول مولا علیؑ کی ولایت میں شرک کرنے والے مقصرین مشرک ہیں اور عملی طور پر وہ امام آخرؑ کے بھی منکر ہیں کیونکہ اگر وہ امام آخرؑ کو حاضر ناظر سمجھیں تو غیر معصوم مقصر
مجوسی ملاں کی تقلید نہ کریں۔ لہذا مشرک بھی ہوئے اور کافر بھی ٹھہرے اور ہلاکت و تباہی میں گھر گئے۔

❖.....❖.....❖

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَسْمَعُوا لِهَذَا الْقُرْآنِ وَالْغَوَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَعْلَبُونَ ۝

فَلَنُذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا عَذَابًا شَدِيدًا ۖ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا

يَعْمَلُونَ ۚ ذَٰلِكَ جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ النَّارُ ۗ لَهُمْ فِيهَا دَارُ الْخُلْدِ ط جَزَاءٌ بِمَا

كَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ۚ

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے انہوں نے کہا ہے کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور (خلل) ڈالو شاید کہ تم غالب آ جاؤ۔ تو ہم ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے سخت عذاب (کامزا) چکھائیں گے اور ہم ان کو بدترین اعمال جو وہ کرتے رہے تھے کا ضرور بدلہ دیں گے۔ وہ دوزخ ہے جو اللہ کے دشمنوں کی جزا ہے اس میں ہمیشہ کے لیے ان کا گھر ہے اس بات کا بدلہ کہ وہ ہماری آیات سے انکار کرتے تھے۔

(فصلت۔ 26-28)

1. اللہ تعالیٰ کا قول ”اور جن لوگوں نے کفر کیا کہا کہ اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں شور مچاؤ شاید کہ تم غالب آ جاؤ“ یعنی اس کو مذاق اور خرافات قرار دو۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۰)

2. اللہ عزوجل کا فرمان ”تو ہم مزا چکھائیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا“ ولایت علی بن ابی طالب گو ترک کر کے ”شدید عذاب کا“ اس دنیا میں ”اور ہم ضرور بدلہ دیں گے بدترین اعمال کا جو وہ کرتے رہے“ آخرت میں ”وہ آگ جو اللہ کے دشمنوں کی سزا ہے اس میں ہمیشہ کیلئے ان کا گھر ہے اس بات کا بدلہ کہ وہ ہماری آیات سے انکار کرتے تھے“ اور آیات آئمہ ہیں۔ (امام جعفر صادق) (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۱) فوائد:-

1. قرآن حکیم کو مجبور بنانے کیلئے مقصرین اس دور میں بھی بڑا شور مچاتے ہیں مثلاً مقصر ملاں کہے گا کہ قرآن میں سب کچھ ہے تو نماز کا طریقہ اس میں دکھا دیا کہے گا کہ قرآن میں تو صرف پانچ سو آیات احکام شریعت کے متعلق ہیں باقی دین اللہ نے ملاں پر چھوڑ دیا ہے تاکہ ملاں کی دکان چلتی رہے اور اس کے پیٹ کا دوزخ بھرتا رہے حالانکہ لوگ رسول اللہ کی وصیت بھول چکے ہیں کہ ثقلین چھوڑ کر جا رہا ہوں یعنی معلم قرآن اور قرآن۔ معصومین کے اقوال کے بغیر قرآن کا ترجمہ سمجھ میں آسکتا ہے اور نہ ہی تفسیر و تاویل کا پتہ چل سکتا ہے۔ مشیت الہی اور لسان اللہ ہی جانتے ہیں کہ اللہ بندوں سے کیا چاہتا ہے۔ سب جانتے ہیں اللہ معصومین کی ولایت اور مودت چاہتا ہے۔



وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا رَبَّنَا أَرِنَا الَّذِينَ اضَلَّنَا مِنَ الْجِنَّ وَالْإِنْسِ نَجْعَلُهُمَا

تَحْتَ أَقْدَامِنَا لِيَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِينَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا

تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي

كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۚ نَحْنُ أَوْلِيُّكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۗ وَلَكُمْ

فِيهَا مَا تَشْتَهَىٰ أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ ۗ نَزَّلْنَا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝

اور جن لوگوں نے کفر کیا کہیں گے اے ہمارے رب ہمیں دکھا ان جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ خوب ذلیل و خوار ہوں۔ جن لوگوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ ثابت قدم رہے ان پر فرشتے نازل ہوتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں) کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور خوش ہو جاؤ اس جنت سے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت میں بھی اور اس میں تمہارے لیے وہ کچھ ہے جس کی تمہارے دل خواہش کریں گے اور اس میں تمہارے لیے وہ کچھ ہے جو تم طلب کرو گے، یہ ضیافت ہے غفور و رحیم کی طرف سے۔

(فصلت۔ 29-32)

1. قیامت کے دن سیدہ فاطمہ زہراء کے قاتلوں کو لایا جائے گا پھر ان کو آگ کے کوڑوں سے مارا جائے گا اگر وہ ایک کوڑا سمندروں پر پڑ جائے تو ان کو مشرق سے مغرب تک آگ پکڑ لے اور اگر دنیا کے پہاڑوں پر مارا جائے تو سب پکھل کر راکھ ہو جائیں، پس ان کو اس سے مارا جائے گا۔ پھر امیر المؤمنینؑ کی مخالفت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیا جائے گا اور ان کو آگ کے کنوئیں میں پھینک کر اوپر سے ڈھکن بند کر دیا جائے گا نہ ان کو کوئی دیکھ سکے گا نہ وہ کسی کو دیکھ سکیں گے تو وہ لوگ جو ان کی ولایت ماننے والے ہوں گے کہیں گے ”اے ہمارے رب ہمیں دکھا ان جنوں اور انسانوں کو جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیل ترین ہوں“ اللہ عزوجل فرمائے گا ”اور تمہیں آج کے دن (کوئی بات) ہرگز فائدہ نہیں دے سکتی اس لیے کہ تم نے (بھی) ظلم کیا (لہذا) یقیناً تم دونوں عذاب میں اکٹھے شریک ہو“ (الزخرف۔ 39)۔ (خلاصہ حدیث۔ امام جعفر صادقؑ)

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۲)

2. جنوں میں سے ابلیس نے دارالندوہ میں رسول اللہ کے قتل کی تجویز پیش کی اور لوگوں کو نافرمانی کرا کے گمراہ کر دیا اور پھر رسول اللہ کی شہادت کے بعد آیا اور مولا علیؑ کے مخالف کی بیعت کی اور آدمیوں میں سے بھی ایک نے بیعت کی ”ہم انہیں اپنے قدموں تلے رکھیں تاکہ وہ ذلیل ترین ہوں“ پھر امیر المؤمنینؑ کے شیعوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جن لوگوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر وہ ثابت قدم رہے“ امیر المؤمنینؑ کی ولایت پر، اللہ فرماتا ہے ”ان پر ملائکہ نازل ہوتے ہیں“ موت کے وقت ”کہ نہ ڈرو اور نہ غم کرو اور جنت سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم تمہارے دنیا کی زندگی میں دوست ہیں“ یعنی تمہیں شیطانوں سے بچاتے ہیں ”اور آخرت میں بھی“ یعنی موت کے وقت ”اور اس میں تمہارے لیے وہ کچھ ہے جس پر تمہارا جی چاہے اور اس میں وہ کچھ ہے جو تم طلب کرو گے“ یعنی جنت میں ”ضیافت ہے غفور و رحیم کی طرف سے“۔ (حدیث معصومہ) (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۲)

3. ”پھر ثابت قدم رہے“ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا یعنی ایک امام کے بعد دوسرے امام (کی ولایت) پر ثابت قدم رہے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۳)

فوائد:-

1. معصومینؑ پر ہاتھوں اور زبانوں سے ظلم کرنے والوں کو دوزخ کے سب سے نچلے ذلیل ترین درجے کے کنوئیں میں پھینک کر اوپر سے ڈھکن سے ڈھک دیا جائے گا۔ ان آگ کے کنوئوں میں ڈھکے جانے والے ڈھکوصاحبان کے مقلدین بھی وہاں آس پاس ہی ہوں گے اور مطالبہ کریں گے کہ ان کو نکالو تاکہ ہم ان گمراہ کرنے والوں کو اپنے پاؤں تلے روند کر ذلیل کریں اور اپنا غصہ نکالیں کیونکہ انہوں نے ہمیں بڑے خوبصورت انداز سے گمراہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرمائے گا کہ تم ظلم میں شریک تھے لہذا عذاب میں بھی شریک رہو۔ جب اہل بیتؑ کے خلاف ان کی عصمت و طہارت اور عظمت و اقتدار پر انہوں نے زبان درازی کی تو تم چپ رہے، جب ایک اور ظالم نے امیر المؤمنینؑ کی ولایت میں شرکت کی ان کے القابات اپنالے پھر بھی تم چپ رہے، پھر ایک اور ظالم نے حق سیدہ کے بارے میں زبان درازی کی تو بھی تم چپ رہے، ظالموں نے عذاری کے خلاف فتوے دیئے تم

چپ رہے، حلال و حرام کو بدلا بیہودہ فتوے دیئے تم چپ رہے اور یہی کہتے رہے کہ یہ تو ہمارے قابل عزت قابل تقلید علماء ہیں اسلام کی پہچان ہیں لہذا آج ان کے ساتھ ہی آگ میں مزے اڑاؤ۔ ولایت الہی چھوڑی ہے تو ولایت ملاں کے اب مزے لو۔

2. جو ایک کے بعد دوسرے یعنی تمام معصومین کی ولایت پر قائم رہتے ہیں اور انہی کی اطاعت پر ثابت قدم رہتے ہیں فرشتے ان کو شیطانوں سے بچاتے ہیں ان کو مقصر مجوسی ملاؤں کے جال سے بچاتے ہیں موت کے وقت ان کے استقبال کو جنت کی خوشخبری کے ساتھ آتے ہیں کہ غفور و رحیم کی ضیافت تمہارے لئے تیار ہے۔ ❖.....❖.....❖

سورة الشورى

وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَهُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَ لَكِنْ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي رَحْمَتِهِ ط
وَالظَّالِمُونَ مَا لَهُمْ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ۝

اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کا نہ کوئی ولی ہے اور

نہ ہی مددگار۔ (الشوریٰ-8)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے فرمان ”اور وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ رحمت ولایت علی بن ابی طالبؑ ہے ”اور ظالموں کا نہ کوئی ولی ہے اور نہ ہی مددگار“۔

(البرہان-ج ۷-ص ۶۹)

فوائد:-

1. دین میں جبر نہیں اللہ تعالیٰ نے دونوں راستے دکھادیئے ہیں اور ان کا نتیجہ جزا اور سزا بھی بتا دیا ہے جنت و دوزخ کا انجام بھی بتلا دیا۔ اب یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے کہ جو چاہے اللہ کی سبیل اختیار کر لے یعنی ولایت معصومین اختیار کر لے اور جو چاہے غیر معصوم ملاں کی ولایت کو سینے سے لگا لے ایسے ظالموں کی بڑی آسان پہچان ہے کہ یا علی مدد سن کر ان کے چہرے پر موت کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں کیونکہ وہ حقیقت میں مولا علیؑ کی ولایت اور مدد کے قائل نہیں ہوتے جس کا ذکر اس آیت میں ہے وہ صرف زبانی کلامی کہتے ہیں کہ ہم بھی مولا علیؑ کو ولی مانتے ہیں مگر وہ تقلید مجوسی ملاؤں کی کرتے ہیں جو مولا علیؑ کی ولایت میں شرک کرتے ہیں۔

❖.....❖.....❖

أَمْ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ ۚ فَاللَّهُ هُوَ الْوَلِيُّ وَهُوَ يُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَهُوَ عَلَىٰ

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ ط ذَلِكُمُ اللَّهُ

رَبِّي عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ ۝ فَاطِرُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ
 أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا ۖ وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذُرُّكُمْ فِيهِ ۖ لَيْسَ كَمِثْلِهِ
 شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝ لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ يَبْسُطُ
 الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ ۖ وَيَقْدِرُ ۖ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝ شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا
 وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى
 وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ ۖ كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا
 تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۖ اللَّهُ يَجْتَبِي إِلَيْهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يُنِيبُ ۝

کیا انہوں نے اس کے سوا دوسرے ولی بنائے ہیں۔ پس اللہ ہی ولی ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور جس چیز میں بھی تم اختلاف کرو اس کا فیصلہ کرنا اللہ کا کام ہے۔ وہی اللہ میرا رب ہے اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔ وہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا ہے جس نے تمہارے لئے تم میں سے جوڑے بنائے اور جانوروں میں بھی جوڑے بنائے، اس میں تمہیں پھیلاتا ہے۔ کوئی چیز اس کی مثال نہیں ہے اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں وہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق کشادہ کر دیتا ہے اور (جس کیلئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے بیشک وہ ہر چیز جاننے والا ہے۔ اس نے تمہارے لئے دین کا وہی طریقہ مقرر کیا ہے جس کا حکم اس نے نوح کو دیا تھا اور جس کی اب ہم نے تمہاری طرف وحی کی ہے اور جس کا حکم ہم نے ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا تھا کہ دین کو قائم کرو اور اس میں تفرقہ نہ کرنا یہی بات مشرکوں کو ناگوار ہے جس کی طرف تم انہیں دعوت دیتے ہو۔ اللہ اپنے لئے منتخب کر لیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اپنی طرف راہ کی اسی کو ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ (الشوریٰ۔ 9-13)

1. نبی اکرم کے پاس یمن کے کچھ لوگ آئے اور کہنے لگے: ہم آل نوح کے ایک سابقہ بادشاہ کی نسل سے ہیں اور ہمارے نبی کے وصی سام تھے اور اپنی کتاب میں خبر دی کہ ہر نبی کے پاس معجزہ ہوتا ہے اور اس کا وصی اس کا قائم مقام ہوتا ہے تو آپ کا وصی کون ہے؟ تو آپ نے مولا علیؑ کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے عرض کی: یا محمد اگر ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں سام بن نوح دکھادیں تو آپ گریں گے؟ فرمایا: ہاں اللہ کے حکم سے، اور فرمایا: یا علیؑ اٹھو اور ان کے ساتھ مسجد میں داخل ہو کر دو رکعت ادا کرو اور محراب کے پاس زمین پر اپنے پاؤں سے ٹھوکر مارنا، تو علیؑ گئے اور ان لوگوں کے پاس صحیفہ تھا اور مسجد کے اندر محراب رسول اللہؐ میں پہنچے اور دو رکعت ادا فرمائیں پھر کھڑے ہو کر اپنے پاؤں سے زمین کو ٹھوکر ماری تو زمین پھٹ گئی اور ایک قبر اور تابوت

ظاہر ہوا اور تابوت سے ایک بزرگ کھڑا ہو جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا اور وہ اپنے سر سے مٹی جھاڑ رہا تھا اور اس کی ناف تک داڑھی تھی اور اس نے علیؑ پر صلوات پڑھی اور کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدًا رسول اللہ سید المرسلین و انک علیٰ وصی محمدؐ، سید الوصیین، میں سائلم بن نوح ہوں۔ تو انہوں نے اپنا صحیفہ کھولا اور اس (سائلم) کو ویسا ہی پایا جیسا کہ صحیفہ میں بیان تھا۔ پھر انہوں نے کہا کہ ہم چاہتے ہیں کہ صحیفہ میں سے ایک سورۃ پڑھیں تو سائلم نے اس میں سے پڑھا اور سورۃ تمام کی پھر مولا علیؑ کو سلام کیا اور پھر سو گئے جیسے پہلے تھے اور زمین مل گئی۔ اور انہوں نے اپنے لوگوں سے کہا: بیشک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور وہ ایمان لے آئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ”کیا انہوں نے اس کے سوا دوسرے ولی بنائے ہیں۔۔۔۔۔ اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔“

(البرہان - ج ۷ - ص ۷۰)

2. ہم پاک خاندان ہیں اور ہمارے فضائل انبیاء کے فضائل ہیں اور ہم اوصیاء کے بیٹے ہیں اور ہم اللہ کی کتاب میں مخصوص ہیں اور ہم لوگوں کی نسبت اللہ کے زیادہ حقدار ہیں اور ہم لوگوں کی نسبت اللہ کے دین کے زیادہ حقدار ہیں اور ہم وہ ہیں جن کیلئے اللہ نے اپنے دین کا طریقہ بتایا کہ وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے ”اس نے تمہارے لئے طریقہ مقرر کیا“ اے آل محمدؑ اس دین کا جس کا حکم نوح کو بھی دیا ”اور یقیناً ہم کو وصیت کی جس کا نوح کو حکم دیا“ جس کی تمہیں وحی کی ہے، یا محمدؑ اور جس کا حکم ابراہیمؑ کو دیا، اور اسماعیلؑ کو اور موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو، اور اسحاق اور یعقوب کو۔ پس یقیناً ہم علم رکھتے ہیں اور پہنچاتے ہیں جو ہمیں علم عطا کیا گیا ہے اور ان کا علم سونپا گیا ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں اور ہم اولی العزم رسولوں کے وارث ہیں ”کہ دین کو قائم کرو“ اے آل محمدؑ اور اس میں تفریق نہ کرنا، اور ایک جماعت رہنا ”یہ بات مشرکین پر بھاری ہے“ جو ولایت علیؑ میں شرک کرتے ہیں ”جس کی طرف تم انہیں دعوت دیتے ہو“ یعنی ولایت علیؑ کی طرف، مگر اے محمدؑ اللہ اس کو اپنی طرف ہدایت دیتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرتا ہے، یعنی جو ولایت علیؑ قبول کرتا ہے۔

(اقتباس حدیث - امام زین العابدینؑ) (البرہان - ج ۷ - ص ۷۲)

فوائد:-

1. اللہ کی ولایت مولا علیؑ کی ولایت ہے یعنی ولایت الہی اور ولایت معصومینؑ ایک ہی بات ہے معصومینؑ صفات الہیہ کے مظہر ہیں معصوم موت و حیات پر اختیار رکھتا ہے۔ اور ضروری نہیں کہ ابوترابؑ گسی کی قبر پر جائیں، جہاں سے چاہیں جس کو چاہیں زمین پھاڑ کر نکال لیں۔
2. کلمہ طیبہ ازل سے مکمل ہے جو حضرت سائلم نے بھی پڑھ کر سنایا مگر مقصرین کے نجس سینوں میں ولایت علیؑ والا کلمہ حلق سے نیچے نہیں اترتا۔
3. جو اللہ کی طرف رجوع کرے یعنی معصومینؑ کو مرجع مانے اللہ اسی کو سیدھے راستے پر قائم رکھتا ہے اور جو معصومینؑ کی مخالفت کرنے والے مجوسی ملاؤں کو اپنا مرجع بنا لے ان کو اقرار ولایت علیؑ ناگوار گزرتی ہے اللہ کے نزدیک وہ مشرک ہیں۔
4. اللہ کی سنت اور طریقہ نہیں بدلتا، دین کی بنیاد ازل سے ایک ہی ہے جس کا حکم تمام انبیاءؑ کو دیا گیا وہ بنیاد معصومینؑ کی ولایت ہے۔



اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيزُ ۗ مَنْ كَانَ يُرِيدُ

حَرَّتِ الْآخِرَةَ نَزِدْ لَهُ فِي حَرَّتِهِ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرَّتِ الدُّنْيَا نُوتِهِ مِنْهَا

وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝

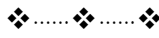
اللہ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور وہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے، جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اس کی کھیتی میں ہم اضافہ کرتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے ہم اسی سے کچھ دے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔ (الشوریٰ۔ 19-20)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے جسے چاہتا ہے رزق دیتا ہے“، یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ ”جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے“، یعنی امیر المؤمنینؑ اور آئمہؑ کی معرفت ”اس کی کھیتی میں ہم اضافہ کرتے ہیں“، یعنی ہم اس میں اضافہ کرتے ہیں وہ ان کی حکومت میں اپنا حصہ پاتا ہے اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے ہم اسی سے کچھ دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کیلئے کوئی حصہ نہیں“، یعنی امام قائمؑ کی معیت میں اس کے لیے حق کی حکومت میں کوئی حصہ نہیں۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۷۶)

فوائد:-

1. رزق اور نعمت ولایت علیؑ ہے جو ان لوگوں کو اللہ عطا فرماتا ہے جو ظن اور شک سے نفرت کرتے ہیں اور مخالفین ولایت کی بجائے اللہ سے رجوع کرتے ہیں یعنی باب اللہ پر سر تسلیم سجودے میں رکھ دیتے ہیں اور مجوسیوں کا قلاوہ گردن میں نہیں ڈالتے۔

2. جو لوگ معصومینؑ کی معرفت و ولایت کے رزق و نعمت پر اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں ان کو رجعت میں دوبارہ اٹھایا جائے گا تاکہ حق کی حکومت دیکھ کر خوش ہوں۔ اور جن لوگوں نے منکرین ولایت اور دشمنان عزاداری کو اپنا پیر و مرشد بنا لیا ہے اور قرآن و سنت کو پس پشت ڈال دیا ہے ان کو بھی رجعت میں اٹھایا جائے گا مگر فرق یہ ہے کہ ان کو حصہ دینے کی بجائے ذوالفقار سے دو حصے کر دیا جائے گا۔



أَمْ لَهُمْ شُرَكَوًا شَرَعُوا لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَالٌ يَأْذَنُ بِهِ اللَّهُ ط وَلَوْ لَا كَلِمَةُ
الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ط وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ تَرَى الظَّالِمِينَ
مُشْفِقِينَ مِمَّا كَسَبُوا وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ ط وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
فِي رَوْضَاتِ الْجَنَّاتِ ج لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ط ذَلِكَ هُوَ الْفَضْلُ
الْكَبِيرُ ۝ ذَلِكِ الَّذِي يَبْشُرُ اللَّهُ عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ط
قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى ط وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً

نَزِدُ لَهُ فِيهَا حُسْنًا ط إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ شَكُورٌ ۝ اَمْ يَقُولُونَ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ
 كَذِبًا ۚ فَاِنْ يَشَاءِ اللَّهُ يَخْتِمْ عَلَى قَلْبِكَ ط وَيَمْحُ اللَّهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ
 بِكَلِمَتِهِ ط اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝

کیا ان کے ایسے شریک ہیں جنہوں نے ان کے لئے ایسا دین مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی؟ اور اگر فیصلہ کن کلمہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا اور بیشک ان ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے۔ تم دیکھو گے یہ ظالم اپنے ان اعمال (کے انجام) سے ڈر رہے ہوں گے جو انہوں نے کمائے تھے اور وہ ان پر واقع ہونے والا ہے۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیئے وہ جنت کے باغوں میں ہوں گے جو کچھ بھی چاہیں گے اپنے رب کے ہاں پائیں گے یہی بہت بڑا فضل ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کی خوشخبری اللہ اپنے بندوں کو دیتا ہے جو ایمان لائے ہیں اور صالح اعمال کرتے ہیں (اے حبیبؐ) کہہ دو میں تم سے اس (کا رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے قربانی کی مودت کے اور جو کوئی بھلائی کمائے گا ہم اس کے لئے اس میں اضافہ کر دیں گے بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا قادر دان ہے۔ کیا وہ لوگ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے پس اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر مہر لگا دے اور اللہ باطل کو مٹا دیتا ہے اور اپنے کلموں سے حق کو ثابت کرتا ہے بیشک وہ سینوں کی باتوں کو جاننے والا ہے۔

(الشوریٰ-21-24)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول کے قول، اور اگر فیصلہ کن کلمہ نہ ہوتا تو ان کے درمیان فیصلہ چکا دیا جاتا اور بیشک ان ظالموں کیلئے دردناک عذاب ہے، کے بارے میں فرمایا کہ اگر اللہ عزوجل کا ان کے بارے میں پہلے سے امر طے شدہ نہ ہوتا تو امام قائمؑ ان میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑتے۔ (البرہان-ج ۷-ص ۷۷)

2. کلمہ امام ہے اور اس پر دلیل اللہ تعالیٰ کا قول ہے، اور کلمہ باقیہ کو ان کے بعد آنے والوں کیلئے قرار دیا تاکہ ان کو دوبارہ اٹھایا جائے، یعنی امامت۔ پھر فرمایا، اور بیشک ظالمین، یعنی وہ لوگ جنہوں نے اس کلمہ پر ظلم کیا، ان کے لئے دردناک عذاب ہے، پھر فرمایا، تم دیکھو گے کہ ظالم، آل محمدؑ کے حق پر ظلم کرنے والے، ڈر رہے ہوں گے جو انہوں نے کمایا، یعنی خائف ہوں گے کہ جن اعمال کا انہوں نے ارتکاب کیا، اور وہ ان پر واقع ہوگا، جس سے وہ خوف کھاتے تھے۔ پھر اللہ نے ان لوگوں کا ذکر کیا جو کتابوں پر ایمان لائے اور ان کا اتباع کیا تو فرمایا، اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کئے وہ جنتوں کے باغوں میں ہوں گے ان کے لئے جو وہ چاہیں گے ان کے رب کے ہاں موجود ہے یہی بہت بڑا فضل ہے یہی وہ چیز ہے جس کی اللہ اپنے بندوں کو بشارت دیتا ہے جو ایمان لائے، اس کلمہ پر اور صالح اعمال کرتے رہے، جن کا ان کو حکم دیا گیا۔ (البرہان-ج ۷-ص ۷۷)

3. امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ مہاجرین اور انصار رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ آپ کو خرچ کرنے کے لئے سامان کی ضرورت ہے اور آپ کے پاس فنود بھی آتے ہیں یہ ہمارے مال اور جانیں حاضر ہیں جو چاہیں فیصلہ کریں اس میں جو چاہیں عطا کر دیں جو چاہیں رکھ لیں بغیر کسی حرج کے۔ تو اللہ عزوجل نے روح الامین کو نازل فرمایا اور کہا: اے محمدؐ کہہ دو میں تم سے اس (کا رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے

قربانی کی مودت کے، یعنی تم میرے بعد میرے قرابتداروں سے مودت کرنا، جب وہ چلے گئے تو منافقوں نے کہا جو رسول اللہ نے ہم پر بوجھ ڈالا ہے اسے ترک کرتے ہیں اس کو تو ہمارے سامنے صرف اس لیے پیش کیا ہے تاکہ اپنے بعد اپنے قرابتداروں کے ذریعے ہمیں ذلیل کریں یہ تو کوئی چیز نہیں مگر اس کو بیٹھے بیٹھے گھڑ لیا ہے۔ اور یہ انہوں نے بہت بڑی بات کہی تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ”کیا وہ کہتے ہیں کہ اس نے اسے خود گھڑ لیا ہے۔ ان سے کہو اگر میں نے اسے خود گھڑ لیا ہے تو تم میرے بارے میں اللہ کی طرف سے کسی چیز کا اختیار نہیں رکھتے اور وہ خوب جانتا ہے جو باتیں تم اس بارے میں بنا رہے ہو۔ میرے اور تمہارے درمیان وہی گواہ کافی ہے اور وہ غفور و رحیم ہے۔ (الاحقاف۔ 8) تو نبی اکرم نے ان کو بلایا اور پوچھا: یہ بات کس نے کی ہے؟ تو وہ کہنے لگے اللہ کی قسم ہم میں سے کچھ نے یہ سخت باتیں کی ہیں جسے ہم ناپسند کرتے ہیں تو رسول اللہ نے ان کو یہ آیات سنائیں تو وہ رونے لگے اور شدید آہ و بکا انہوں نے کی، تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ”وہ وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا ہے اور ان کے گناہ معاف کرتا ہے اور جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں۔“ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۸۲)

4. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ جب یہ آیت ”کہہ دو میں اس (کار رسالت) کے اجر کا تم سے کوئی سوال نہیں کرتا سوائے میرے قربانی کی مودت کے“ رسول اللہ پر نازل ہوئی تو رسول اللہ گھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر ایک فرض فرض کیا ہے تو کیا تم اس کے لیے تیار ہو؟ ان میں سے کسی ایک نے بھی جواب نہ دیا تو آپ پلٹ آئے، پھر جب دوسرا دن ہوا تو کھڑے ہو کر پھر وہی فرمایا پھر تیسرے دن ان میں کھڑے ہوئے اور اسی طرح فرمایا تو کوئی ایک بھی نہ بولا۔ تو فرمایا اے لوگو یہ بات نہ سونے کے متعلق ہے اور نہ چاندی کے اور نہ کھانے کے متعلق ہے اور نہ پینے کے۔ پھر وہ کہنے لگے: اب بتادیں۔ فرمایا بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھ پر نازل فرمایا ہے ”کہہ دو میں تم سے اس کا اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربانی کی مودت کے“ انہوں نے کہا: اس کو ہم قبول کرتے ہیں، اللہ کی قسم اس کو وفانہ کیا مگر سات افراد نے: سلمان اور ابوذر اور عمار اور مقداد بن اسود کنندی اور جابر بن عبد اللہ انصاری اور رسول اللہ کا غلام ثبیت اور زید بن ارقم۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۸۳)

5. رسول اللہ نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مختلف شجروں سے پیدا کیا اور مجھے اور علیؑ کو ایک شجر سے خلق فرمایا پس میں اس کی جڑ ہوں اور علیؑ اس کی شاخ (تنا) ہیں اور فاطمہؑ اس کا شگوفہ ہیں اور حسنؑ و حسینؑ اس کا پھل ہیں اور ہمارے شیعہ اس کے پتے ہیں، جس نے اس کی شاخوں کو پکڑ لیا نجات پا گیا اور جس نے کج روی کی ہلاک ہو گیا اور اگر ایک بندہ صفا اور مروہ کے درمیان اللہ کی ایک ہزار سال عبادت کر لے پھر ایک ہزار سال پھر ایک ہزار سال حتیٰ کہ سو کھی منک کی طرح ہو جائے مگر ہماری محبت نہ رکھتا ہو تو اللہ اسے آگ میں ناک کے بل پھینک دے گا، پھر فرمایا: ”کہہ دو میں تم سے اس (کار رسالت) کا کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے میرے قربانی کی مودت کے“ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۸۶)

6. جب یہ آیت نازل ہوئی تو پوچھا گیا: یا رسول اللہ آپ کے قرابتدار کون ہیں جن کی مودت ہم پر واجب کی گئی ہے؟ فرمایا: علیؑ اور فاطمہؑ اور ان کے بیٹے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۸۶)

فوائد:-

1. اگر اللہ نے ظالموں کو امتحان کے لیے مہلت نہ دی ہوتی تو اب تک اللہ کے حکم سے امام ظالموں کا صفایا کر چکے ہوتے، جب ظالموں کی نسل میں کوئی نیک آدمی پیدا ہونے والا نہ رہے گا تو امام قائمؑ ظہور فرما کر باطل و طاغوت کا صفایا کر دیں گے۔
2. کلمہ آئمہؑ ہیں ان کی ولایت و امامت ہے، جو لوگ اس کلمہ طیبہ پر ظلم کرتے ہیں یعنی زبان سے اسے نکٹے کرتے ہیں یعنی یہ کہتے ہیں کہ ”علیؑ ولی اللہ“ اس کلمے کا جزو نہیں ہے ان ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے، اور وہ اپنے دلوں میں جانتے ہیں اور خوفزدہ بھی ہیں کہ ان پر حارث بن نعمان کی طرح عذاب واقع ہوگا۔
3. جو لوگ مکمل کلمہ طیبہ پر ایمان لا کر اللہ کی کتابوں (قرآن و احادیث) کا اتباع کرتے ہیں یعنی مقصر ملاں کے فتاویٰ نظمی پر مبنی کتاب پر عمل نہیں کرتے وہی اللہ کے فضل سے جنت کے باغوں میں من پسند کی زندگی گزاریں گے۔

4. آدم سے خاتم تک کی تبلیغ حد ایت کا نچوڑ معصومین کی مودت ہے ولایت علیؑ ہے۔ ولایت علیؑ کے بغیر ہزاروں سالوں کی عبادت بھی دوزخ سے ہرگز نہیں بچا سکتی۔ ذکر علیؑ



وَلَمَنْ أَنْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهِ فَأُولَئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيلٍ ۗ إِنَّمَا السَّبِيلُ عَلَى
 الَّذِينَ يَظْلِمُونَ النَّاسَ وَيَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ط أُولَئِكَ لَهُمْ
 عَذَابٌ أَلِيمٌ ۗ وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ ۗ وَمَنْ
 يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ مِنْ وَّلِيٍّ مِّنْ بَعْدِهِ ط وَتَرَى الظَّالِمِينَ لَمَّا رَأَوْا الْعَذَابَ
 يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّنْ سَبِيلٍ ۗ وَتَرَاهُمْ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا خَشِيعِينَ مِنَ
 الدُّلِّ يَنْظُرُونَ مِنْ طَرَفٍ خَفِيٍّ ط وَقَالَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ الْخُسْرَيْنِ الَّذِينَ
 خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَآهْلِيهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط أَلَا إِنَّ الظَّالِمِينَ فِي عَذَابٍ مُّقِيمٍ
 ۗ وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ أَوْلِيَاءَ يَنْصُرُونَهُمْ مِّنْ دُونِ اللَّهِ ط وَمَنْ يُضِلِلِ اللَّهُ فَمَا لَهُ
 مِنْ سَبِيلٍ ۗ

اور جو لوگ ظلم ہونے کے بعد بدلہ لیں ان لوگوں پر تو کوئی راہ (کھلی) نہ تھی، راہ تو صرف ان لوگوں پر (کھلی) تھی جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور کسی حق کے بغیر زمین میں بغاوت کرتے ہیں ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے، البتہ جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کا اللہ کے بعد کوئی ولی نہیں اور تم دیکھو گے کہ ظالم جب عذاب دیکھیں گے تو کہیں گے کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ اور تم دیکھو گے کہ جب یہ پیش کیئے جائیں گے تو ذلت سے جھکے جا رہے ہوں گے اور وہ چھپی چھپی نگاہوں سے دیکھیں گے، اور جو لوگ ایمان لائے تھے کہیں گے کہ بیشک خسارہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈال دیا، خبردار ظالم لوگ دائمی عذاب میں ہوں گے، اور ان کا کوئی ولی نہ ہوگا جو اللہ

کے علاوہ ان کی مدد کرے اور جس کو اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیے کوئی (نجات کی) سبیل نہیں۔ (الشوریٰ-41-46)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ”اور جو ظلم ہونے کے بعد بدلہ لے“ یعنی القائمؑ اور ان کے اصحاب ”ان لوگوں کیلئے کوئی راستہ نہیں“ اور جب قائم قیام فرمائیں گے تو بنی امیہ، جھٹلانے والوں اور ناصبیوں سے وہ اور ان کے اصحاب بدلہ لیں گے اور یہی اللہ تبارک و تعالیٰ کا قول ہے ”راستہ تو صرف ان کیلئے تھا جو لوگوں پر ظلم کرتے اور بغیر کسی حق کے زمین میں بغاوت کرتے ان لوگوں کے لیے دردناک عذاب ہے“ پھر یہ بھی فرمایا ”اور تم دیکھو گے کہ ظالمین“ جنہوں نے آل محمدؑ کے حق پر ظلم کیا ”جب وہ عذاب دیکھیں گے“ اور علیؑ اس پہلو سے عذاب ہے کہ اس کی وجہ سے عذاب ہوا کیونکہ وہ جنت اور دوزخ تقسیم کرنے والا ہے ”وہ کہیں گے کہ کیا واپسی کی کوئی راہ ہے؟“ تا کہ پھر علیؑ سے محبت اختیار کر لیں ”اور تم دیکھو گے کہ جب یہ اس کے سامنے پیش کیئے جائیں گے تو ذلت سے جھکے جا رہے ہوں گے“ علیؑ کے سامنے ”وہ دیکھیں گے“ یعنی آل محمدؑ اور ان کے شیعہ ”بیشک خسارہ اٹھانے والے وہی لوگ ہیں جنہوں نے قیامت کے دن اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے میں ڈال دیا خبردار بیشک ظالم لوگ دائمی عذاب میں رہیں گے“ جنہوں نے آل محمدؑ کے حق پر ظلم کیا، اللہ کی قسم ناصبیوں کا مطلب وہ لوگ ہیں جنہوں نے امیر المؤمنینؑ اور انکی ذریت کے خلاف عداوت نصب کی اور جھٹلانے والے ”اور ان کا کوئی ولی نہ ہوگا جو اللہ کے علاوہ ان کی مدد کرے اور جسے اللہ گمراہی میں چھوڑ دے اس کے لیے کوئی راہ نجات نہیں“۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۹۴)

فوائد:-

1. جب امام قائم قیام فرمائیں گے تو جھوٹے ناصبیوں سے بدلہ لیں گے کیونکہ ناصبوں نے معصومین کے حق کے خلاف عداوت نصب کی، ولایت علیؑ کے سامنے ولایت ملاں نصب کی، مولای علیؑ کے مخصوص القابات چھین لیے اور خود امام اور آیت اللہ العظمیٰ بن بیٹھے، امام مظلوم کی عزاداری روکنے کیلئے فتوے دیئے خون کا پر سہ دینے والوں کے زخموں پر نمک چھڑکا اور قید خانوں میں بند کیا، حق سیدہ فاطمہ زہراءؑ کا انکار کیا، یہی وہ ناصبی ہیں جن کا تفصیل سے امام نے پل کھولا ہے کہ یہ ناصبی شیعہ علماء کا لبادہ اوڑھ کر ہمارے فضائل گھٹائیں گے اور پھر اس پر اضافہ کرتے چلے جائیں گے جس سے ہم برابر ہیں یہ لوگ فوج یزید سے بدتر ہیں، یہ ناصبی خود بھی خسارے میں ہیں اور اپنے مقلدین کو بھی انہوں نے ہلاکت و خسارے میں ڈال دیا ہے۔



سورة الزخرف

وَإِنَّهُ فِي أُمِّ الْكِتَابِ لَدَيْنَا لَعَلِيَّ حَكِيمٌ ۝٤

اور بیشک وہ ام الکتاب میں ہمارے ہاں یقیناً علی حکیم ہے۔ (الزخرف-4)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”صراط مستقیم“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ امیر المؤمنینؑ ہیں اور ان کی معرفت ہے اور اس کی دلیل کہ وہ ہی امیر المؤمنینؑ ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ”اور بیشک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک یقیناً علی حکیم ہے“۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۱۰۶)

2. اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا تو امام جعفر صادقؑ نے فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۱۰۶)

فوائد:-

1. دشمنان ولایت کوششوں کے باوجود مولاعلیٰ کے نام قرآن سے نہ مٹا سکے تو اب شیطان نے اپنے وکیلوں کو یعنی مقصر ملاؤں کو نیا سبق پڑھایا کہ مولاعلیٰ کا نام مٹ نہیں سکتا مگر اس کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کرو اور مقلدین کو بتاؤ کہ علیٰ کا نام کلمے، آذان، اقامت کا جزو نہیں ہے بلکہ شیعوں کو علیٰ کا نام لینے کی عادت (شعاریہ) سی پڑ گئی ہے۔
تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مکاری کا یہ جواب دیا کہ نماز میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ قدر ضرور پڑھو تا کہ جو لوگ طوعاً نماز میں ذکر علیٰ نہیں کرنا چاہتے وہ کراہاً ضرور کریں کیونکہ ان سورتوں میں مولاعلیٰ کا ذکر ہے معصومین کا ذکر ہے۔ ❖.....❖.....❖

وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ۝

اور باقی رہنے والے کلمہ کو اس کی اولاد میں قرار دیا تا کہ وہ (لوگ) اس کی طرف رجوع کریں۔ (الزخرف-28)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اور باقی رہنے والے کلمے کو اس کی پشت میں قرار دیا“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ امامت ہے جس کو اللہ عزوجل نے مولا حسینؑ کی پشت میں قرار دیا جو قیامت کے دن تک باقی رہے گی۔
(البرہان - ج ۷ - ص ۱۱۴)

فوائد:-

1. اس آیت کا ذکر سورۃ الشوریٰ کی آیات 21-24 کے ذیل میں بھی گذر چکا ہے۔
2. یہ باقی رہنے والا کلمہ اور اللہ کا نور ہدایت امام قائم ہیں جن کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے، آئمہ طاہرینؑ کعبہ کی مثل ہیں لوگوں کو ان کے حضور حاضر ہونے کا حکم ہے وہ لوگوں کے پاس نہیں آتے، جو ہدایت چاہتا ہے وہ باب اللہ پر سر تسلیم سجدے میں رکھ دے تو ہدایت مل جائے گی۔
3. اور جو لوگ اس باقی رہنے والے کلمہ کی طرف رجوع کرنے کی بجائے خود ساختہ مقصر مرجع کے سامنے ماتھا ٹیک دیں ان کو اللہ منہ کے بل آگ میں پھینک دے گا جس کا ایندھن بت (منکر ولایت مرجع) اور انسان (اندھے مقلد مقصرین) ہیں۔

❖.....❖.....❖

فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ ۝

پس اگر ہم تمہیں لے جائیں تو پھر بھی ہم ان سے انتقام لینے ہی والے ہیں۔ (الزخرف-41)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اے محمدؐ پس اگر ہم تمہیں مکہ سے مدینہ لے جائیں تو پھر اس کی طرف واپس لائیں گے اور علیٰ بن ابی طالبؑ کے ذریعے ان سے انتقام لیں گے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۱۲۶)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ کو تنگ کر کے مکہ سے نکالنے والوں سے مولاعلیٰ نے انتقام لیا، اور مولاعلیٰ کے ذکر کو نماز اور عبادات سے نکالنے والے ناصیبوں مقصروں سے امام زمانہؑ انتقام لیں گے۔ ❖.....❖.....❖

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوْحِيَ إِلَيْكَ ۚ إِنَّكَ عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ وَإِنَّهُ

لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ ۝

پس تم اس کو تھامے رہو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم صراط مستقیم پر ہو، اور بیشک یہ ذکر ہے تمہارے لیے اور تمہاری قوم کیلئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ (الزخرف-43-44)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ اللہ نے اپنے نبیؐ کی طرف وحی کی ”پس تم اس کو تھامے رہو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم صراط مستقیم پر ہو“، یعنی بیشک تم ولایت علیؑ پر ہو اور علیؑ ہی صراط مستقیم ہے۔ (البرہان-ج ۷-ص ۱۲۹)
 2. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”پس تم اس کو تھامے رہو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ علیؑ بن ابی طالب کے بارے میں۔ (البرہان-ج ۷-ص ۱۲۹)
 3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور بیشک یہ تمہارے لیے اور تمہاری قوم کے لیے ذکر ہے اور عنقریب تم سے سوال کیا جائے گا“ کے بارے میں فرمایا کہ ذکر قرآن ہے اور ہم اس کی قوم ہیں اور ہم مسؤل ہیں۔ (البرہان-ج ۷-ص ۱۳۰)
- فوائد:-

1. ذکر رسول اللہؐ ہیں مولا علیؑ ہیں قرآن ہے۔ قرآن حکیم صامت ہے معصومین قرآن ناطق ہیں، ولایت علیؑ اللہ کی وہ عظیم نعمت اور امانت ہے جس سے متمسک رہنے کی تمام انبیاء کو وصیت کی گئی ہے، قرآن ذکر ولایت ہے اس کو پس پشت ڈالنے والوں کے لیے ہلاکت ہے۔



وَسَأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ الْهَاتَةِ

يُعْبَدُونَ ۝

اور تم سے پہلے ہم نے جتنے رسول بھیجے ان سب سے پوچھ لو کیا ہم نے رحمان کے علاوہ بھی کوئی معبود بنائے تھے کہ ان عبادت کی جائے۔ (الزخرف-45)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب میں آسمانوں کی طرف معراج پر گیا تو میرے ساتھ سفر پر جبرائیلؑ بھی چوتھے آسمان پر پہنچا تو وہاں میں نے سرخ یا قوت کا بیت دیکھا۔ تو جبرائیلؑ نے کہا یا محمدؐ یہ بیت معمور ہے جس کو اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے خلق فرمایا، پس آپ اس میں نماز پڑھائیں، پس میں نماز کے لیے کھڑا ہوا اور اللہ نے نبیوں اور رسولوں کو جمع کیا تو جبرائیلؑ نے ان کی صفیں بنائیں پھر میں نے ان کو نماز پڑھائی جب میں نے سلام پڑھا تو میرے رب کی طرف سے مجھے پیغام ملا کہ یا محمدؐ تمہارا رب تمہیں سلام کہتا ہے کہ رسولوں سے پوچھو: مجھ سے پہلے کس چیز پر تمہیں بھیجا گیا؟ تو میں نے پوچھا؟ انہوں نے کہا: تمہاری ولایت پر اور علیؑ بن ابی طالبؑ کی ولایت پر اور یہی اللہ کا قول ہے ”اور تم سے قبل ہم نے جتنے رسول بھیجے ان سے پوچھ لو“۔ (البرہان-ج ۷-ص ۱۳۵)

2. امام علی رضاً نے فرمایا کہ ولایت علیؑ تمام انبیاء کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے اور اللہ نے کسی بھی رسول کو ہرگز مبعوث نہ فرمایا مگر محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی وصایت کے ساتھ۔ (البرہان-ج ۷-ص ۱۳۵)

3. رسول اللہؐ نے جابر سے پوچھا: اے جابر کون سے بھائی افضل ہوتے ہیں۔ اس نے عرض کہ: ایک باپ اور ماں سے بیٹے۔ تو فرمایا: بیشک تمام انبیاءؑ میرے بھائی ہیں اور میں ان سب میں افضل ہوں اور بھائیوں میں سے سب سے محبوب علیؑ بن ابی طالبؑ ہے اور وہ میرے نزدیک انبیاءؑ سے افضل ہے پس جس نے گمان کیا کہ انبیاءؑ اس سے افضل ہیں تو یقیناً اس نے کفر کیا کیونکہ میں نے علیؑ کو بھائی نہیں بنایا مگر یہ کہ میں اس کی فضیلت کا علم رکھتا ہوں۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۱۳۶)

4. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: میں اللہ کا رسول ہوں جو اس کا پیغام پہنچاتا ہے اور تم وجہ اللہ ہو جس پر ایمان لایا جاتا ہے پس میری کوئی نظیر نہیں سوائے تیرے اور تیری کوئی مثال نہیں سوائے میرے۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۱۳۶)

فوائد:-

1. ولایت معصومین کے اقرار سے اللہ تعالیٰ نے رسولوں کو نبوت عطا فرمائی۔ مجوسی ملاں اسی اقرار ولایت کو اصول دین اور فروع دین سے نکالنے کی ناکام کوشش کر رہا ہے۔
2. ولایت علیؑ تمام آسمانی کتب میں فرض قرار دی گئی اور تمام امتوں کو اس پر ایمان لانے اور اقرار کرنے کا حکم دیا جاتا رہا۔ جو ولایت علیؑ سے انکار کرتا رہا ہلاک ہوتا رہتا رہے گا۔
3. مجوسی ملاں آخری سجدے میں اپنا ذکر تو کرتا ہے اور مولا علیؑ کو تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں کے ذکر سے نماز کو باطل قرار دیتا ہے یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کر کے کفر کرتا ہے۔

❖.....❖.....❖

وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۖ وَقَالُوا يَا هَيْتَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ ۖ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا ۖ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مَثَلًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ ۖ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلَائِكَةً فِي الْأَرْضِ يَخْلُفُونَ ۖ

اور جب ابن مریم کی مثال بیان کی گئی تو یکا یک تیری قوم اس پر شور مچانے لگی اور انہوں نے کہا کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ۔ یہ بات انہوں نے محض کج بخشی کیلئے بیان کی ہے بلکہ یہ ہیں ہی جھگڑا لو لوگ۔ وہ صرف ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے مثال بنا دیا۔ اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے فرشتے بنا دیں جو زمین میں جانشین ہوں۔ (الزخرف - 57-60)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ایک دن جب رسول اللہؐ تشریف فرما تھے کہ امیر المؤمنین آئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک تم میں عیسیٰ بن مریم کی شباہت ہے اگر میری امت کا ایک گروہ تمہارے بارے میں وہ نہ کہتا جو نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کہا تو میں تمہارے بارے میں ضرور وہ بیان کرتا کہ لوگوں کی اکثریت نہ گذرتی مگر تیرے قدموں کے تلے سے مٹی اٹھالیتی اور وہ اس کی بدولت برکت کی دعائیں کرتے۔ پس بدو اور مغرہ بن شعیم اور

کچھ قریشی غصے میں آگئے اور کہنے لگے یہ تو راضی نہیں ہوتا مگر اپنے چچا کے بیٹے کو عیسیٰ بن مریم کی مثال بنا دیا۔ تو اللہ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمایا ”اور جب ابن مریم کی مثال دی گئی ایک لخت تیری قوم اس پر شور مچانے لگی اور وہ کہنے لگے کیا ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ۔ یہ بات انہوں نے صرف کج بخشی کیلئے کی ہے بلکہ وہ ہے ہی جھگڑا لوتوم۔ وہ صرف ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے مثال بنا دیا اور اگر ہم چاہیں تو تم میں سے“ یعنی بنی ہاشم میں سے ”فرشتے بنا دیں جو زمین میں جانشین ہوں“۔

حارث بن عمرو فہری غصے میں آگیا اور کہنے لگا: اے اللہ اگر یہ حق ہے تمہاری طرف سے کہ بنی ہاشم بادشاہوں کی طرح ایک کے بعد دوسرا وارث ہوں گے تو ہم پر آسمان سے پتھر برسایا ہم پر دردناک عذاب لے آ۔ تو اللہ نے حارث کی گفتگو نازل کی اور آپؐ پر یہ آیت نازل کی ”اور اللہ ان پر عذاب کرنے والا نہیں جبکہ آپ ان میں موجود ہیں اور نہ اللہ ان پر عذاب کرنے والا ہے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں“ (الانفال-33)۔ تو آپ نے اس سے فرمایا: اے ابن عمرو یا تو توبہ کر لو اور یا یہاں سے چلے جاؤ۔ اس نے کہا: اے محمدؐ بلکہ سارے قریش کو کچھ نہ کچھ بنا دو جو تمہارے اختیار میں ہے تاکہ بنو ہاشم تمام عرب و عجم پر مکرم ہو جائیں۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یہ میری طرف سے نہیں ہے یہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس نے کہا: یا محمدؐ میرا دل توبہ پر نہیں مانتا البتہ میں آپ کے پاس سے چلا جاتا ہوں پھر اپنی سواری منگوا کر اس پر سوار ہو گیا جب مدینہ سے باہر پہنچا تو پتھر آیا اور اس کے سر پر لگا۔ تو اسی وقت نبی اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی ”ایک سائل نے واقع ہونے والا عذاب مانگا جو ولایت علیؑ سے کفر کرنے والوں کیلئے ہوتا ہے جس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا معارج والے اللہ کی طرف سے“ تو رسول اللہؐ نے اپنی ارد گرد جو منافق تھے ان سے کہا: جاؤ اپنے ساتھی کی طرف کہ یقیناً جو فیصلہ اس نے چاہا تھا وہ اس پر آگیا ہے، اللہ عزوجل فرماتا ہے ”اور انہوں نے فیصلہ چاہا اور ہر جاہل اور دشمن حق نامراد ہو گیا“ (ابراہیم-15) (البرہان-ج ۷-ص ۱۴۰)

2. کچھ لوگ نبی اکرمؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے: یا محمدؐ بیشک عیسیٰ بن مریمؑ مردے کو زندہ کرتے تھے پس ہمارے لئے بھی مردہ زندہ کریں۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم کس کو زندہ کرنا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم فلاں شخص کو چاہتے ہیں اور اس کی موت کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ تو آپ نے علیؑ بن ابی طالبؓ کو بلایا اور کچھ کہا جو معلوم نہیں اور فرمایا: ان کے ساتھ مردے تک جاؤ اور اس کو اسکے اور اسکے والد کے نام سے پکارنا۔ پس وہ ان کے ساتھ گئے اور اس مرد کی قبر پر جا کر کھڑے ہوئے اور پکارا: یا فلاں بن فلاں تو مردہ اٹھا تو انہوں نے اس سے سوال کئے پھر وہ اپنی قبر میں واپس لیٹ گیا پھر وہ واپس پلٹے اور کہنے لگے یہ تو بنی عبدالمطلب کے عجائب میں سے ہے تو اللہ نے نازل فرمایا ”اور جب ابن مریمؑ کی مثال بیان کی گئی تو یکدم تمہاری قوم شور مچانے لگی“ یعنی مذاق اڑانے لگی۔ (البرہان-ج ۷-ص ۱۴۲)

3. مولیٰ علیؑ نے فرمایا کہ ایک دن میں نبی اکرمؐ کے پاس گیا تو قریش کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، مجھے دیکھا تو فرمانے لگے: یا علیؑ تمہاری مثال اس امت میں عیسیٰ بن مریمؑ کی مثال ہے۔ ایک قوم تم سے محبت کرے گی تو تمہاری محبت میں حد سے بڑھ جائے گی تو ہلاک ہو جائے گی اور ایک قوم بغض کرے گی اور تمہارے بغض میں حد سے بڑھ جائے گی تو ہلاک ہو جائے گی اور ایک قوم میانہ روی اختیار کرے گی تو نجات پا جائے گی۔ یہ بات ان لوگوں پر گراں گزری اور مذاق کرنے لگے اور انہوں نے کہا: اب اس کو انبیاء و رسل کی شبیہ قرار دیتا ہے۔ تو یہ آیات نازل ہوئیں۔ (البرہان-ج ۷-ص ۱۴۴)

فوائد:-

1. فضائل مولیٰ علیؑ سن کر ان لوگوں نے کہا کہ ہمیں اس سے زیادہ لات وعزئی اور وہ بت جن کی ہم جاہلیت میں پوجا کرتے تھے زیادہ پسند ہیں۔ وہ لوگ تمام اہل بیت کے فضائل وعظمت سے حد کرتے تھے۔ ان لوگوں کی اولاد بھی وہی رویہ اختیار کئے ہوئے ہے۔ ولایت علیؑ کے متعلق واضح آیات واحادیث سننے کے باوجود پھر کہہ دیتے ہیں مگر ہم تو مجوسی مقصر ملاں کی بات مانیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ مردہ زندہ کریں تو خوش ہوتے ہیں مگر مولیٰ علیؑ مردے کو زندہ اور زندہ کو مردہ اور جنس اور نوع تبدیل کریں تو منہ پر مردنی چھاجاتی

ہے۔

2. خاندانِ نبوت نور کا گھرانہ ہے معصومین لباسِ بشری میں نازل ہوئے تاکہ لوگ زیارت کا شرف حاصل کریں وہ چاہیں تو ملکوتی لباس پہن لیں، یا نور کا لباس پہن لیں مگر تجلی کون برداشت کرے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ معصومین دراصل مشیتِ الہی ہیں۔ اگر اللہ چاہے تو نبی ہاشم کو ملائکہ بنا کر زمین کا حاکم کر دے۔
3. وہ قوم جس نے مولیٰ علیؑ کے حکم کی مخالفت کرتے ہوئے ان کو اللہ کہا اور اپنی طرف سے محبت میں حد سے گذر گئے دراصل انہوں نے مولیٰ کی نافرمانی کی وہ نصیری کہلائے۔ دوسری قوم جو مولیٰ سے بغض و حسد کرتی ہے منہ زبانی تو کہتے ہیں کہ ہم بھی مولیٰ علیؑ سے محبت کرتے ہیں ان کی ولایت پر ایمان رکھتے ہیں مگر اقرار ولایت کو کلمہ کا جزو بھی نہیں مانتے مولیٰ علیؑ کی ولایت میں شرک کرتے ہیں ان کے القابات اپنے لئے جائز قرار دیتے ہیں اور قرآن و سنت کی بجائے من گھڑت علوم کی ترویج کرتے ہیں۔ تیسری قوم شیعہ مومنین میانہ رو ہے جو معصومین کو مشیتِ الہی مانتے ہیں۔ اللہ اور معصومین کو جدا نہیں کرتے یعنی اللہ اور معصومین کی رضا اور ارادہ ایک ہے۔ معصومین جو فرماتے ہیں اور عمل کرتے ہیں وہ اللہ کی منشا سے ہوتا ہے مومنین کا کام ان احکامات کی بلاچوں و چراں اطاعت کرنا ہے یہی قوم نجات یافتہ ہے۔



وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَاتَّبِعُونِ ط هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ۝
وَلَا يَصُدُّكُمْ الشَّيْطَانُ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۝

اور یقیناً وہ قیامت کی شناخت ہے پس تم اس کے بارے میں شک نہ کرو اور میرا اتباع کرو یہی صراطِ مستقیم ہے اور شیطان تم کو (اس سے) نہ روک دے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (الزخرف۔ 61-62)

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ۝
کیا وہ صرف ساعت کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک ان پر آجائے اور ان کو شعور بھی نہ ہو۔
(الزخرف۔ 66)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: اور یقیناً علیؑ تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے ساعت کا علم ہے اور عنقریب تم سے لازمی علیؑ بن ابی طالب کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۴۴)
2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اور یقیناً وہ ساعت کی نشانی ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد امیر المومنینؑ ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ علیؑ تم اس امت کے علم (ہدایت) ہو پس جس نے تمہارا اتباع کیا نجات پا گیا اور جس نے تمہیں چھوڑا ہلاک ہو گیا گمراہ ہو گیا۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۴۵)
3. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”کیا وہ صرف ساعت کا انتظار کر رہے ہیں کہ اچانک ان پر آجائے“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ قیامت قائم کی ساعت ہے جو ان پر اچانک آجائے گی۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۴۵)
- فوائد:-

1. ساعت کا مطلب قیامت بھی ہے اور ظہور قائم کا وقت بھی ہے۔ معصومین کو سب کا علم ہے۔ انسانوں کا نہ فائدہ ہے نہ حق بنتا ہے کہ ساعت کے وقت کے متعلق دریافت کریں کیونکہ مخلوق کا مقصد تخلیق اطاعت ہے اور معصومین کا حق ولایت و حکمرانی ہے۔
- دین الہی کی شناخت، نشانی، علم ہدایت مولیٰ علیؑ ہیں انکی ولایت و مودت ہے۔ مجوسی ملاں ولایت علیؑ کے ذکر کو اپنے منہ کی پھونکوں سے مٹا کر دین الہی کی شناخت ختم کرنا چاہتا ہے



وَمَا ظَلَمْنَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا هُمُ الظَّالِمِينَ ۝ وَنَادُوا يَمْلِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ ۝ قَالَ إِنَّكُمْ مَكِثُونَ ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ بِالْحَقِّ وَلَكِنَّ أَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كُرْهُونَ ۝ أَمْ أَبْرَمُوا أَمْرًا فَإِنَّا مُبْرِمُونَ ۝ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ ۝ بَلَىٰ وَرُسُلْنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُونَ ۝

اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود (اپنے اوپر) ظلم کرتے تھے۔ اور وہ پکاریں گے اے مالک! تیرا رب ہمارا خاتمہ ہی کر دے۔ وہ کہے گا: تم (یوں ہی) پڑے رہو گے۔ یقیناً ہم تمہارے پاس حق لے کر آئے تھے لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے۔ کیا ان لوگوں نے کسی امر کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی ایک فیصلہ کر رہے ہیں۔ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں نہیں سنتے۔ کیوں نہیں۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس لکھ رہے ہیں۔ (الزخرف۔ 76-80)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ظالم ہیں“ کے بارے میں فرمایا کہ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا کہ انہوں نے اہل بیتؑ کی ولایت ترک کر دی بلکہ وہ خود ظلم کرتے تھے۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۳۸)

2. پھر اہل دوزخ کی ندا بیان کرتے ہوئے اللہ فرماتا ہے ”اور وہ پکاریں گے اے مالک (خازنِ دوزخ) تمہارا رب ہم پر فیصلہ کر دے“ یعنی ہمیں موت دے دے تو مالک کہے گا، ”تم یوں ہی رہو گے“ پھر اللہ فرمائے گا ”یقیناً تمہارے پاس حق آیا“، یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ لیکن تم میں سے اکثر حق کو ناپسند کرنے والے تھے“ یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ کو اور دلیل کہ ولایت امیر المؤمنینؑ حق ہے اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”اور کہہ دو حق میرے رب کی طرف سے ہے“ یعنی ولایت علیؑ پس جو چاہے ایمان لے آئے اور جو چاہے کفر کر دے بیشک ہم نے“ آل محمدؑ کے حق پر ”ظلم کرنے والوں کیلئے آگ تیار کر رکھی ہے“ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۳۸)

3. نبی اکرمؐ نے بعض صحابہ کو حکم دیا کہ علیؑ کو امیر المؤمنینؑ کہہ کر سلام کرو تو ایک شخص کہنے لگا: نہیں اللہ کی قسم اہل بیتؑ میں نبوت اور امامت کبھی بھی جمع نہ ہونے دیں گے تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ”کیا انہوں نے ایک امر کا فیصلہ کر لیا ہے تو ہم بھی ایک فیصلہ کر رہے ہیں، کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی راز کی باتیں اور ان کی سرگوشیاں نہیں سنتے۔ کیوں نہیں۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے ان کے پاس لکھ رہے ہیں“ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۵۰)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کو ترک کرنے والے خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں پھر دوزخ میں موت بھی مانگیں گے تو نہیں ملے گی، دائمی عذاب میں رہیں گے۔ مقصر مجوسی ملاں بھی نبوت و امامت کو اہل بیتؑ میں جمع نہیں دیکھ سکتا۔ لہذا نبوت کا دعویٰ قادیانی مرزائیوں نے کر لیا اور مجوسیوں نے ولایت و امامت کا دعویٰ کر لیا۔

سورة الدخان

حَمِّمٌ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبْرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۝
فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيمٍ ۝

حَمِّمٌ - قسم ہے کتاب مبین کی۔ بیشک ہم نے اسے لیلہ مبارکہ میں نازل فرمایا کیونکہ ہم خبردار کرنے والے تھے اس میں تمام امر حکیم صادر کئے جاتے ہیں۔ (الدخان - 1-4)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی باطنی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ حم تو محمدؐ ہیں اور یہ (نام) ہوڈ کی کتاب میں ہے جو ان پر نازل ہوئی اور یہ (نام) مخفف حروف میں ہے اور کتاب مبین کا مطلب امیر المؤمنین علیؑ ہے اور لیلہ مبارکہ فاطمہؑ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قول ”اس میں تمام امر حکیم صادر کئے جاتے ہیں“ یعنی اس سے خیر کثیر عطا ہوتی ہے کہ ایک رجل حکیم اور رجل حکیم اور رجل حکیم۔ (اقتباس حدیث) (البرہان - ج ۷ - ص ۱۵۶)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: ”حم - قسم ہے کتاب مبین کی۔ بیشک ہم نے اسے“ یعنی قرآن ”مبارک رات میں نازل کیا کیونکہ ہم خبردار کرنے والے تھے“ اور یہی لیلۃ القدر ہے جس میں اللہ نے قرآن کو ایک ہی دفعہ بیت معمور میں نازل کیا۔ پھر بیت معمور سے بیس سال میں نبی اکرمؐ پر نازل فرمایا ”اس میں صادر ہوتے ہیں“ یعنی لیلۃ القدر میں ”تمام حکمت والے امور“ یعنی جو کچھ اللہ نے حق و باطل کے امر مقدر کیئے ہیں اور اس سال میں جو کچھ ہونا ہوتا ہے اور اس میں اللہ مشیت اور بدا ہوتی ہے جس کو چاہے مقدم کر دے جس کو چاہے موخر کر دے اجل، رزق، بلا اور مرض میں سے، جس میں چاہے اضافہ کر دے اور جس میں چاہے کمی کر دے اور وہ (امور) رسول اللہؐ سے امیر المؤمنینؑ تک پہنچتے ہیں اور امیر المؤمنینؑ سے آئمہؑ تک، حتیٰ کہ صاحب الزمانؑ تک منتہی ہوتے ہیں اور وہ بداء اور مشیت اور تقدیم اور تاخیر سے مشروط ہوتے ہیں۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۱۶۱)

فوائد:-

1. لیلہ مبارکہ اور لیلہ قدر سیدہ فاطمہؑ زہرا ہیں اور ازل سے اللہ کے مبینے (شہر) بارہ ہیں جو آئمہ طاہرینؑ ہیں۔ لیکن اگر سیدہ فاطمہؑ زہرا کی ذریت میں ہزار آئمہ بھی ہوتے تو وہ ان سے افضل ہوتیں۔ سیدہ کا کفو مولا علیؑ کے علاوہ کوئی نہیں۔
2. اللہ تعالیٰ کائنات کے امور اپنے حبیب معصومین کے ذریعے چلاتا ہے اور کائنات کی ابتداء، بقا اور انتہا بھی معصومین کے لیے ہے۔



فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝

پھر نہ آسمان ان پر رویا نہ زمین اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی۔ (الدخان - 29)

1. امیر المؤمنینؑ کے سامنے سے اللہ اور اسکے رسولؐ کا ایک دشمن گزار تو فرمایا ”پھر نہ آسمان ان پر رویا اور نہ زمین اور نہ ہی ان کو مہلت دی گئی“ پھر آپ کے سامنے مولا حسینؑ گذرے تو فرمایا: لیکن اس پر آسمان اور زمین ضرور روئیں گے۔ اور آسمان و زمین کسی پر نہیں روئے سوائے مجھی بن ذکر یا اور حسین بن علیؑ

کے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۶۳)

2. امام زین العابدینؑ نے فرمایا کہ کسی بھی مومن کی آنکھوں میں حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت پر آنسو آجائیں حتیٰ کہ وہ اس کے رخسار پر جاری ہو جائیں تو اللہ جنت میں اس کے لیے گھرتیاری کر دیتا ہے اور کسی بھی مومن کی آنکھوں میں آنسو آجائیں حتیٰ کہ اس کے رخسار پر جاری ہو جائیں اس اذیت کی وجہ سے جو ہمارے دشمنوں نے ہمیں دنیا میں دی تو اللہ اس کیلئے جنت میں مکان صدق تیار کرتا ہے اور کوئی بھی مومن ہمارے لیے اذیت اٹھاتا ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اس کے رخسار پر جاری ہو جاتے ہیں اس جھگڑے کی وجہ سے جو اذیت اسے ہمارے لیے ملی تو اللہ اس کے چہرے سے اذیت کو دور کر دیتا ہے اور قیامت کے دن اسے مصیبت اور دوزخ سے امان ہے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۶۳)

3. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جس نے ہمارا ذکر کیا یا جس کے سامنے ہمارا ذکر کیا گیا اور اس کی آنکھ سے مچھر کے پر کے برابر بھی آنسو نکل آئے تو اللہ اس کے گناہ معاف فرما دیتا ہے چاہے وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۶۳)

4. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جس نے حسینؑ کو قتل کیا وہ زنا زادہ تھا اور جس نے یحییٰ بن زکریاؑ کو قتل کیا وہ بھی زنا زادہ تھا اور جب حسینؑ شہید ہوئے تو آسمان ایک سال سرخ رہا۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۶۵)

5. حسینؑ پر آسمان اور زمین طویل زمانے تک روتے رہے اور اس کی تصدیق یہ ہے کہ ان کی شہادت کے دن آسمان سے خون برسا اور یہ جو سرنخی تم آسمان میں دیکھتے ہو حسینؑ کی شہادت کے دن ظاہر ہوئی اور اس سے قبل کبھی نہ دیکھی گئی اور ان کی شہادت کے دن دنیا میں جو بھی پتھر اٹھایا جاتا اس کے نیچے خون پایا جاتا۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۶۵)

فوائد:-

1. بیشک عزاداران امام مظلومؑ ظاہر ولادت والے ہوتے ہیں۔ اور معصومینؑ کو ہاتھوں اور زبانوں سے شہید کرنے والے اور عزاداری کے خلاف فتوے دینے والے نجس ولادت والے ہوتے ہیں۔ خون کے پر سے کی مخالفت کرنے والے اپنی ماں کے راز کو افشا کرتے ہیں۔



يَوْمَ لَا يَغْنِي مَوْلَى عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنصَرُونَ ۝ إِلَّا مَنْ رَحِمَ

اللَّهُ ط إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝

اس دن کوئی عزیز کسی عزیز کے کچھ بھی کام نہیں آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جاسکے گی سوائے اس کے جس پر اللہ رحم کرے بیشک وہ عزیز اور رحیم ہے۔ (الدخان۔ 41-42)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ اللہ جس کا ذکر بلند ہے نے انبیاء کے اوصیاء اور ان کے اتباع کرنے والوں میں سے کسی کو مستثنیٰ قرار نہیں دیا سوائے امیر المؤمنینؑ اور ان کے شیعوں کے اور وہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے اور اس کا قول سچا ہے ”اس دن کوئی دوست کسی دوست کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے گا اور نہ ان کی مدد کی جاسکے گی سوائے اس کے جس پر اللہ کا رحم ہے“ اس سے مراد علیؑ اور ان کے شیعہ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۱۶۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے اس قول کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم ہم وہ ہیں جن پر اللہ کا رحم ہے اور وہ ہیں جو مستثنیٰ ہیں اور وہ ہیں جن کی ولایت تم کو فائدہ دے گی۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۱۶۸)

فوائد:-

1. اس دنیا میں، قبر میں اور قیامت میں فائدہ دینے والی چیز صرف ولایت مولا علیؑ ہے۔ اور جو اقرار ولایت علیؑ سے روکے اور اس کے خلاف فتوے دے وہ لوگوں کے اعمال کی ذمہ داری کیسے لے سکتا ہے اور کیسے کہتا ہے کہ میرے رسالہ عملیہ پر عمل کرو تو تم بری الذمہ ہو! کیا مجھ ہی ملاں نے اللہ سے نجات کا کوئی عہد لیا ہوا ہے؟ نعوذ باللہ۔



سورة محمد

الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۝ كَفَرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ۝ ذَلِكَ بَانَ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِنْ رَبِّهِمْ ۝ كَذَلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ ۝

جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکا اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیے اور اس چیز پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے اور وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے اللہ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا۔ یہ اس لیے کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے انہوں نے باطل کا اتباع کیا ہے اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انہوں نے حق کا اتباع کیا ہے جو ان کے رب کی طرف سے ہے اسی طرح اللہ لوگوں کیلئے ان کی مثالیں بیان کرتا ہے۔ (محمد - 1-3)

وَالَّذِينَ كَفَرُوا فَتَعَسَا لَهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ ذَلِكَ بَانَ لَهُمْ كَرَهُوا مَا
 أَنْزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝

اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے تو ان کے لیے ہلاکت ہے اور اللہ نے ان کے اعمال کو ضائع کر دیا یہ اس لیے کہ انہوں نے اس چیز کو

ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی ہے تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔

(محمد۔8-9)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ”جن لوگوں نے کفر کیا“ یعنی بنو امیہ“ اور اللہ کی سبیل سے روکا“ یعنی ولایت علیؑ بن ابی طالب سے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۲۰۵)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، اور جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کئے اور اس پر ایمان لائے جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے، علیؑ کے بارے میں، اور وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اللہ نے ان کی برائیاں دور کر دیں اور ان کا حال درست کر دیا، پھر ان کے اعمال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، ”یہ اس لئے کہ جن لوگوں نے کفر کیا انہوں نے باطل کا اتباع کیا ہے“ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ کے دشمنوں کا اتباع کیا اور جو لوگ ایمان لائے ہیں انہوں نے اپنے رب کی طرف سے حق کا اتباع کیا ہے“ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۲۰۵)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے علیؑ کے بارے میں نازل کی تو اللہ نے ان کے اعمال برباد کر دیئے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۲۰۷)

فوائد:-

1. مجوسی ملاں ذکر علیؑ سے روکتا ہے اقرار ولایت سے روکتا ہے نعرہ حیدرؑ سے روکتا ہے یعنی اللہ کی سبیل سے روکتا ہے اور اپنے پیر و کاروں کے اعمال کو ضائع اور برباد کرتا ہے۔ دراصل یہ لوگ باطل کا اتباع کرتے ہیں ابلیس کے وکیل ہیں۔



إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِّنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ لَا الشَّيْطٰنُ
سَوَّلَ لَهُمْ ط وَأَمَلَىٰ لَهُمْ ۖ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ
سَنُطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأَمْرِ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِسْرَارَهُمْ ۖ فَكَيْفَ إِذَا تَوَفَّيْتَهُم
الْمَلَائِكَةُ يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ وَأَدْبَارَهُمْ ۖ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ اتَّبَعُوا مَا آسَخَطَ
اللَّهُ وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ فَاحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۗ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ
مَّرَضٌ أَن لَّنْ يُخْرِجَ اللَّهُ أَضْغَانَهُمْ ۖ وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ فَلَعَرَفْتَهُمْ
بِسِيمَتِهِمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ط وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ ۖ

بیشک جو لوگ لٹے پاؤں پھر گئے بعد اس کے کہ ان کیلئے ہدایت واضح ہو گئی ہے شیطان نے ان کو دھوکہ دیا ہے اور انہیں امیدیں دلائی ہیں۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہا جنہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا ہے جو اللہ نے نازل کی ہے کہ ہم بعض امور میں تمہاری اطاعت کریں گے۔ اللہ ان کی خفیہ باتیں جانتا ہے۔ پھر کیا حال ہو گا جب فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے ان کا خاتمہ کریں گے۔ یہ اس لئے کہ انہوں نے اس چیز کا اتباع کیا جو اللہ کو بہت غضبناک کرتی ہے اور انہوں نے اس کی رضا سے کراہت کی تو اس نے ان کے اعمال کو برباد کر دیا۔ کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں بیماری ہے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ ان کے دلوں کا کھوٹ باہر نہیں نکالے گا۔ اور اگر ہم چاہیں تو ان کو تمہیں دکھا دیں تو ان کے چہروں (علامتوں) سے تم ان کو پہچان لو اور ان کے لہجے (اندازِ کلام) سے تو تم ان کو پہچان ہی لو گے۔ اللہ تم سب کے اعمال کو خوب جانتا ہے۔ (محمدؐ - 25-30)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”بیشک جو لوگ اپنے لٹے پاؤں مرتد ہو گئے انکے لئے ہدایت واضح ہو جانے کے بعد“ یعنی مخالفینِ مولا علیؑ ایمان سے پھر گئے امیر المؤمنینؑ کی ولایت ترک کر کے۔ پھر مخالفینِ علیؑ اور ان کے اتباع کرنے والوں کے بارے میں فرمایا ”یہ اس لئے کہ انہوں نے ان لوگوں سے کہا جنہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جو اللہ نے نازل کی ہے“ علیؑ کے بارے میں ”کہ ہم تمہاری صرف کچھ امور میں اطاعت کریں گے“ بنو امیہ کو اپنے اس عہد کی طرف دعوت دی کہ نبی اکرمؐ کے بعد خلافت کا امر ہم میں نہ آجائے اور ہمیں خمس میں سے بھی کچھ نہ دیا جائے۔

(اقتباس حدیث) (البرہان - ج ۷ - ص ۲۱۸)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب رسول اللہؐ نے غدیر خم کے دن مولا علیؑ کی ولایت نصب کی تو لوگ کہنے لگے کہ اسے کیا ہو گیا ہے کہ اپنے چچا کے بیٹے کا بازو بلند کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”کیا ان لوگوں نے جن کے دلوں میں مرض ہے یہ سمجھ لیا ہے کہ اللہ ان کے دلوں کا ٹیڑھ پن ظاہر نہیں کرے گا“ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۲۰)

3. امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: آدمی اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوتا ہے جب بولتا ہے تو ظاہر ہو جاتا ہے پس اللہ نے نازل فرمایا ”اور تم ان کو ان کے لہجے سے تو ضرور پہچان لو گے“ (الصافی - ج ۳ - ص ۳۲۹)

4. ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ ”اندازِ کلام“ سے مراد یہاں علیؑ بن ابی طالبؑ کے لئے ان لوگوں کا بغض ہے۔ اور ہم رسول اللہؐ کے عہد میں منافقوں کو علیؑ بن ابی طالبؑ کے بغض سے ان کو پہچانتے تھے۔ (ایسی روایت جابر سے بھی ہے) (الصافی - ج ۳ - ص ۳۲۹)

فوائد:-

1. ناصبی مقصرین کی ان آیات میں بڑی واضح خصوصیات بیان فرمائی گئی ہیں کہ وہ مرتد ہیں ولایتِ علیؑ سے منہ موڑ کر شیطان کی امیدوں سے وابستہ ہیں وہ ولایتِ علیؑ والی آیات کو ناپسند کرتے ہیں، موت کے وقت فرشتے ان کے چہروں اور پیٹھ پر آگ کے کوڑے ماریں گے۔ انہوں نے اللہ کے بنائے ہوئے امام کو چھوڑ کر اپنے بنائے ہوئے امام کی پیروی شروع کر دی اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا پول نہیں کھلے گا یعنی سب یہی سمجھیں گے کہ یہ بھی شیعہ عالم ہیں مگر ان کے اندازِ کلام سے ہی ان کا پتہ چل جاتا ہے کہ وہ دشمنِ الہی ہیں جب وہ شعائر اللہ کو برا بھلا کہتے ہیں، عزاداری کے جلوسوں کو دکھاوا کہتے ہیں، خون کے پرسہ کو حرام کہتے ہیں، اقرار ولایت سے عبادت کو باطل قرار دیتے ہیں، قرآن و احادیث سے لوگوں کو متنفر کرتے ہیں، ان کے چہروں پر تجسوت عیاں ہوتی ہے۔ نعرہ حیدری بلند کرو تو ان کی ولادت کی خبر ان کے ماتھے پر لکھی جاتی ہے۔



إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَشَاقُّوا الرَّسُولَ مِنْ مَّ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ

لَهُمُ الْهُدَىٰ ۖ لَنْ يَضُرُّوهُمُ اللَّهُ شَيْئًا ط وَسَيُحِبُّ أَعْمَالَهُمْ ۝

بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکا اور رسولؐ کی مخالفت کی بعد اس کے کہ ان کیلئے ہدایت واضح ہو چکی تھی وہ اللہ کو ہرگز کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے اور عنقریب اللہ ان کے اعمال برباد کر دے گا۔ (محمدؐ - 32)

1. ”جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی سبیل سے روکا“، یعنی امیر المؤمنینؑ سے روکا ”اور رسولؐ کی مخالفت کی“، یعنی اہل بیتؑ کے حق میں عہد کر کے اسے قطع کر دیا ”بعد اس کے کہ ان کے لئے ہدایت واضح ہو چکی تھی“، یعنی امیر ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۲۲) فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ کے نزدیک اعمال قبول ہونے کی صرف ایک کسوٹی ہے کہ اعمال کی بنیاد ولایت علیؑ ہو، دین کی بنیاد ولایت علیؑ ہو، اقوال کی بنیاد ولایت علیؑ ہو، دل و دماغ اور زبان پر علیؑ ہو۔ ولایت علیؑ کے بغیر اعمال ضائع اور برباد ہو جاتے ہیں یعنی وہ کرنے والے کیلئے دوزخ میں سانپ اڑدھے اور کچھو بنتے رہتے ہیں اور ان اعمال کے کرنے والے کیلئے تیار بیٹھے ہیں۔



سورة الفتح

اِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ الْحَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةَ فَاَنْزَلَ اللَّهُ سَكِيْنَتَهُ عَلَىٰ رَسُوْلِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوْا اٰحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝

جب ان لوگوں نے جنہوں نے کفر کیا ہے اپنے دلوں میں حمیت بٹھالی جاہلانہ عصبيت تو اللہ نے اپنے رسولؐ اور مومنین پر سکون نازل فرمایا اور کلمہ تقویٰ ان پر لازم قرار دیا اور وہی اس کے زیادہ حقدار ہیں اور ان کے اہل اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔ (الفتح - 26)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ نے مجھ سے عہد لیا تو میں نے عرض کی اے میرے رب اسے کھول کر بیان فرما۔ اللہ نے فرمایا تو سنو۔ میں نے کہا کہ میں سن رہا ہوں۔ اللہ نے فرمایا: اے محمدؐ بیشک تیرے بعد ہدایت کا علم علیؑ ہے اور میرے دوستوں کا امام ہے اور جو میری اطاعت کرتے ہیں ان کے لئے نور ہے اور وہ وہ کلمہ ہے جس کو اللہ نے متقین پر لازم قرار دیا ہے، پس جس نے اس سے محبت کی یقیناً اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس سے بغض رکھا یقیناً اس نے مجھ سے بغض رکھا پس اس کو اسکی بشارت دے دو۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۴۳)

2. امام علی رضاً نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور ان پر کلمہ تقویٰ لازم قرار دیا اور وہ اسکے زیادہ حقدار ہیں اور انکے اہل“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ ولایت امیر المؤمنین ہے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۴۳)

فوائد:-

1. کلمہ طیبہ ازل سے ایک ہی ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں جو جنت پر، عرش پر، کرسی پر، ملائکہ کے پروں پر، حوروں کے چہروں پر لکھا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بار بار یاد کروایا معراج پر مؤمنین کیلئے دوبارہ یاد کرایا کہ یہ کلمہ متقین اور انکے اہل و عیال کیلئے لازم ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جب بھی کوئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے تو فوراً علیٰ ولی اللہ کہے۔ تو صاف واضح ہو گیا جو لوگ کہتے ہیں کہ علیٰ ولی اللہ کلمے کا جزو نہیں ہے وہ یقیناً نہ متقی ہیں اور نہ ہی ایمان ان کے دلوں میں داخل ہوا ہے۔ وہ جاہل بعضی متعصب منافقین ہیں اللہ کے نافرمان ہیں۔



هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ ط وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا ط مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا نَّسِيمًا هُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِّنْ آثَرِ السُّجُودِ ط ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ ط وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطَاةً فَازَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ط وَعَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ مَغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا ط

وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے اور اس پر اللہ کی گواہی کافی ہے۔ محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ (حقیقت میں) ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت اور آپس میں رحمدل ہیں تم انہیں رکوع کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھو گے وہ اللہ کا فضل اور رضا چاہتے ہیں سجدوں کے اثر سے ان کے چہروں پر علامات ہیں یہ ان کی صفت (مثال) تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی مثال یوں ہے کہ جیسے ایک کھیتی ہو جس نے کوئیل نکالی پھر اس کو تقویت دی پھر وہ اور موٹی ہو گئی پھر اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی کاشت کرنے والوں کو وہ خوش کرتی ہے تا کہ ان کی وجہ سے کافر جلیں۔ اللہ نے ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں اور صالح اعمال کرتے ہیں مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے۔ (الفتح - 28-29)

1. مولا ابوالحسن نے اللہ تعالیٰ کے قول ”وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ وہی ہے جس

غالب کر دے۔ اللہ فرماتا ہے ”اور اللہ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے“ یعنی ولایت قائم ”خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو“ (الصف 8) یعنی ولایت علیٰ ناگوار ہو۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۲۳۶)

2. ابن عباس سے اللہ کے قول کے بارے میں روایت ہے کہ ”جیسے ایک کھیتی ہے جس نے کوئی نکالی“ اصل کھیتی عبدالمطلب ہے اور کوئی محمد ہے اور ”وہ کاشت کرنے والوں کو خوش کرتی ہے“ یعنی علیٰ ابن ابی طالب۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۲۳۸)

فوائد:-

1. دین حق ولایت علیٰ ہے اللہ تعالیٰ ولایت علیٰ کو غالب کرنے والا ہے خواہ خود ساختہ مجوسی و یوں کو ناگوار ہی گذرے۔ جو اقرار ولایت کا انکار کرتا ہے وہ دین حق کا انکار کرتا ہے۔

2. تمام آسمانی کتب میں ولایت معصومین بیان کی گئی۔ جب مومنین فضائل علیٰ والی آیات و احادیث بیان کرتے ہیں اور نعرہ حیدری بلند کرتے ہیں تو اصولی لوگوں کا دم گھٹنے لگتا ہے جب تشہد میں اقرار توحید و رسالت کے بعد ”اشہد ان علیا ولی اللہ“ کہتے ہیں تو ان پر موت کے سائے چھا جاتے ہیں اور جب مومنین اسی پر نہیں رکتے بلکہ مزید شہادت دیتے ہیں ”واولادہ المعصومین حجج اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین“ تو وہ جلنے لگتے ہیں جیسے کہ دوزخ میں۔ اور اللہ کو یہ بات بہت پسند ہے کیونکہ اس نے ہی زمین توحید میں یہ شجرہ طیبہ کاشت کیا ہے جب اس پورے شجرے کا ذکر مومن کرتا ہے اللہ کے حضور میں کھڑے ہو کر تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے اور مقصرین آگ میں جلتے ہیں کہ مجوسی ملاں نے تو صرف ذکر علیٰ سے روکا تھا یہ مومنین تو تمام معصومین کی ولایت کی گواہی دیتے ہیں۔



سورة الحجرات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سب سننے والا جاننے والا ہے

اے لوگو جو ایمان لائے ہو نبیؐ کی آواز سے اپنی آواز بلند نہ کیا کرو اور نہ ان کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے اونچی آواز میں بات کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ (الحجرات-1-2)

1. اللہ اور اس کے رسولؐ کے فیصلے اور حکم سے قبل خود کسی امر کا فیصلہ کرنے سے منع فرمایا گیا ہے اور یہ بھی مطلب ہے کہ رسول اللہؐ کے آگے نہ چلو۔ (الصافی-ج ۳-ص ۳۴۲)

2. کچھ بیوقوف لوگ رسول اللہؐ کے پاس آتے تو بیت الشرف کے باہر سے اونچی آواز میں پکارتے یا محمدؐ باہر تشریف لائیں ہم آپؐ سے کچھ گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے معصومینؑ کا ادب سکھانے کیلئے یہ آیات نازل فرمائیں۔ (البرہان-ج ۷-ص ۲۵۲)

فوائد:-

1. قیامت تک کیلئے جن چیزوں کی انسان کو ضرورت ہوسکتی ہے اس کے بارے میں معصومینؑ اللہ تعالیٰ کے فیصلے اور احکامات بتا چکے ہیں پھر اللہ اور معصومینؑ سے آگے بڑھ کر فتوے بازی کرنا جائز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دین کو آسان بنایا ہے یعنی جتنا معصومؑ فرمادیں کافی ہے پھر بال کی کھال اتارنا خود کو ہلاکت میں ڈالنے والی بات ہے۔

2. قول فعل میں معصومینؑ سے آگے بڑھنا اعمال کو ضائع کر دیتا ہے۔ اسی طرح مقامات مقدسہ پر اونچی آواز سے باتیں کرنا منع ہے۔



وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ط لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ
وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ
وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ ط أُولَٰئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝

اور جان لو کہ تم میں اللہ کا رسولؐ موجود ہے اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لے تو تم ہلاکت میں پڑ جاؤ۔ مگر اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے اور کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو نفرت دی ہے ایسے ہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ (الحجرات-7)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں سجا دیا ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب امیر المؤمنینؑ ہے ”اور کفر و فسق و عصیان سے تمہیں نفرت دی ہے“، یعنی ولایت علیؑ کے مخالفین۔ (البرہان-ج ۷-ص ۲۵۷)

2. امام باقرؑ العلوم نے فرمایا کہ کیا دین محبت کے سوا کچھ ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دی ہے اور اسے تمہارے دلوں میں مزین کر دیا ہے“ اور فرماتا ہے ”اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو تو اللہ تم سے محبت کرے گا“ اور فرماتا ہے ”وہ ان سے محبت کرتا ہے جو اس کی طرف ہجرت کرتے ہیں“۔

(البرہان-ج ۷-ص ۲۵۷)

فوائد:-

1. دین الہی صرف مودت معصومینؑ ہے ولایت مولا علیؑ ہے۔ مومن وہ ہے جس کے دل میں ولایت علیؑ مزین ہو۔ اور ولایت علیؑ کے مخالفین کی بھرپور نفرت ہو یعنی جو ولایت علیؑ سے کفر کرتے ہیں یعنی اقرار ولایت علیؑ کا انکار کرتے ہیں اور جو فاسق ہیں یعنی معصومینؑ کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں معصومینؑ کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں اور مقصر ملاں کو بنی

اسرائیل کے انبیاء سے افضل سمجھتے ہیں اور جو عصیان کرتے ہیں یعنی معصومین کے اقوال کی نافرمانی کرتے ہیں اور ان کو رد کر کے اپنے فتوے جاری کرتے ہیں۔
2. رشد و ہدایت کی نشانی مودت معصومین اور ولایت علیؑ ہے اور مقصر ملاں سے نفرت ہے۔



يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا
ط إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ۝ قَالَتِ الْأَعْرَابُ
إِنَّا آمَنَّا ط قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي
قُلُوبِكُمْ ط وَإِنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَا يَلِتْكُمْ مِنْ أَعْمَالِكُمْ شَيْئًا ط إِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے اور ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے ہیں تاکہ تم ایک دوسرے کو تعارف کرا سکو۔ بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی ہے بیشک اللہ سب جاننے والا باخبر ہے۔ بدو لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں۔ ان سے کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم مسلمان ہو گئے اور ایمان تو تمہارے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو تو وہ تمہارے اعمال میں کسی چیز کی کمی نہیں کرے گا بیشک اللہ غفور و رحیم ہے۔ (الحجرات-13-14)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے دو قسمیں خلق فرمائیں اور مجھے بہترین قسم میں قرار دیا اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے جب وہ اصحابِ بیمن اور اصحابِ شمال کا ذکر فرماتا ہے اور میں اصحابِ بیمن میں سب سے بہترین ہوں۔ پھر اللہ نے تین اقسام میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان میں سے تیسری بہترین قسم میں قرار فرمایا اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے، پس اصحابِ بیمن کیا (خوش نصیب) ہیں اصحابِ بیمن۔ اور اصحابِ شمال کیا (بد نصیب) ہیں اصحابِ شمال اور سابقون تو پھر سبقت لے جانے والے ہیں“ (الواقعة-8-10) اور میں سابقین میں سب سے بہتر ہوں۔ پھر اس نے تین قبائل بنائے اور مجھے سب سے بہترین قبیلے میں قرار دیا اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے ”اور ہم نے تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ تم تعارف کرا سکو بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے“ اور میں تمام اولادِ آدم سے زیادہ متقی ہوں اور ان سب سے زیادہ عزت والا ہوں اللہ بلند حمد و ثنا والے کے نزدیک لیکن میں فخر نہیں کرتا پھر اللہ نے قبائل کے گھر بنائے اور مجھے سب سے بہترین گھر میں قرار دیا اور یہ اللہ عزوجل کا قول ہے، صرف اور صرف اللہ کا ارادہ ہے کہ تم اہل بیتؑ سے جس کو دور رکھے اور تمہیں طاہر رکھے جیسا طاہر رکھنے کا حق ہے“ (الاحزاب-33) (البرہان-ج ۷-ص ۲۶۷)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ کے قول ”بدو لوگوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں ان سے کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یہ کہو کہ ہم اسلام لائے اور ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا“ کے بارے میں فرمایا کہ کیا تم نہیں سمجھتے کہ ایمان اسلام سے جدا ہے۔

امام محمد باقرؑ نے اسی آیت کے بارے میں فرمایا کہ جس نے گمان کیا کہ وہ ایمان لائے تو یقیناً اس نے جھوٹ بولا اور جس نے یہ گمان کیا کہ وہ اسلام نہیں لائے تو اس نے بھی جھوٹ بولا۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۶۹)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ایمان اقرار اور عمل ہے اور اسلام بغیر عمل کے اقرار ہے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۷۰)

4. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایمان میں اسلام شریک ہے اور اسلام میں ایمان شریک نہیں ہے۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۲۷۰)

5. رسول اللہؐ نے فرمایا کہ ایمان دل سے معرفت اور زبان سے اقرار اور ارکان سے عمل ہے۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۲۷۳)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ اور انکی اصل بیت کے انوار کو معصومین انبیاء کی سب سے بہترین قوم اور قبیلے میں نازل فرمایا۔ قیامت کے دن سب نسب اور رشتہ دار یاں ٹوٹ جائیں گی سوائے نسب معصومین کے۔ لوگوں میں قبیلے اور قومیں تعارف کیلئے ہیں مگر اللہ کے نزدیک وہی مکرم ہے جس کے پاس ولایت مولا علیؑ ہے۔

2. مومن صرف وہی ہے جس کے دل میں معرفت مولا علیؑ ہے اور زبان سے اس ولایت کا اقرار کرتے ہوئے اعضاء و جوارح سے عمل صالح کرتا ہے۔ جو شخص صرف منہ زبانی ولایت علیؑ کا اقرار کرے مگر عمل کی منزل پر دانستہ طور پر اقرار ولایت نہ کرے تو وہ منافق ہے۔



يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَلَيْسَ لِلّٰهِ اَمْرٌۢ بِاللّٰهِ يَمُنُّ

عَلَيْكُمْ اَنْ هَدَيْتُمْ لِّلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

یہ لوگ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ وہ اسلام لے آئے ہیں۔ ان سے کہو اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی ہدایت دی ہے اگر تم سچے ہو۔

(المحجرات - 17)

1. جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں خندق کھودنے میں رسول اللہ کے ساتھ تھا اور لوگ خندق کھود رہے تھے اور علیؑ بھی خندق کھود رہے تھے تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ میرے بابا تم پر قربان جب تم خندق کھود رہے ہو تو جبرائیلؑ مٹی جھاڑ رہا ہے اور میکائیلؑ اس کی مدد کر رہا ہے اور اس سے قبل کسی ایک کی مدد نہیں کی۔ پھر رسول اللہ نے ایک شخص سے کہا کہ تم بھی خندق کھودو تو وہ غصہ کھا گیا اور کہنے لگا محمدؐ اس پر راضی نہیں ہے کہ ہم اس کے ہاتھ پر اسلام لائے ہیں حتیٰ کہ اب ہمیں مشقت کرنے کا حکم دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ پر نازل فرمایا ”یہ تم پر احسان جتاتے ہیں کہ اسلام قبول کیا ہے ان سے کہہ دیں اپنے اسلام کا مجھ پر احسان نہ جتاؤ بلکہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے کہ تمہیں ایمان کی ہدایت دی ہے اگر تم سچے ہو“۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۷۶)

فوائد:-

1. خندق کے دن جب عمار یا سر خندق کھود رہے تھے تو گردوغبار اڑ رہا تھا اور یہ صحابی جس کو رسول اللہ نے خندق کھودنے کا حکم دیا تھا پاس سے گزرتے ہوئے ناک پر آستین رکھ لی دھول سے بچنے کیلئے تو عمار نے اس برا بھلا کہا۔ ایسے لوگ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے مسلمان بن کر اللہ اور معصومین پر احسان کیا ہے۔

یہی ہر دور میں ہوتا چلا آیا ہے لوگ آج بھی کہتے ہیں کہ مقصد مجوسی ملاں کو کچھ نہ کہو کیونکہ ان کی وجہ سے اسلام کی پہچان ہے عزت ہے وہ ہمارے رہ رہیں حالانکہ اللہ کا ان پر احسان ہے کہ مجوسیوں کو اسلام کی نعمت دی اب وہ ولایت علیؑ اور عزا داری کی مخالفت کرتے ہیں اور خود ان کو جلوس میں آکر ماتم امام مظلوم کرنے سے ہتک محسوس ہوتی ہے۔ جو کوئی

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اور ہر نفس آئے گا کہ اس کے ساتھ سائق اور شہید ہوگا“ کے بارے میں فرمایا کہ سائق (ہانکنے والا) امیر المؤمنینؑ اور شہید (گواہ) رسول اللہؐ ہیں۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۹۰)
2. مولانا علیؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو“ کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا بیشک جب اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انسانوں کو ایک ہی جگہ جمع کر لے گا تو میں اور تم اس دن عرش کے دائیں طرف ہوں گے پھر اللہ تبارک و تعالیٰ مجھ سے اور تم سے کہے گا: تم دونوں اٹھو اور جہنم میں ڈال دو جس نے تم دونوں سے بغض رکھا اور تم دونوں کی تکذیب کی اور تم دونوں سے دشمنی کی، آگ میں ڈال دو۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۹۲)

3. رسول اللہؐ نے فرمایا اس دن (قیامت) میرے سر پر تاج الملک ہوگا جس پر لکھا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۹۲)
4. عبداللہ بن مسعود ایک دن رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ مجھے حق دکھا دیں تاکہ میں اس کا اتباع کروں۔ تو فرمایا: اے ابن مسعود کمرے کے اندر چلے جاؤ۔ پس وہ اندر گیا تو دیکھا کہ امیر المؤمنینؑ رکوع و سجود کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں اے اللہ تیرے عبد اور تیرے رسول محمدؐ کی حرمت کے صدقے میرے شیعوں میں سے خطا کار کو معاف فرما دے۔ ابن مسعود رسول اللہؐ کو یہ خبر دینے کیلئے باہر نکلا تو ان کو بھی رکوع و سجود میں پایا اور وہ کہہ رہے تھے اے اللہ تیرے عبد علیؑ کی حرمت کے صدقے میری امت کے گناہ گاروں کو معاف فرما دے۔ ابن مسعود گھبرا گیا حتیٰ کہ غش کھا گیا تو رسول اللہؐ نے اس کو اٹھایا اور کہا: اے ابن مسعود ایمان کے بعد کفر کرتے ہو؟ اس نے عرض کی: معاذ اللہ لیکن میں نے دیکھا کہ علیؑ آپ کے صدقے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں اور آپ ان کے صدقے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: اے ابن مسعود بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھے اور علیؑ کو اور حسنؑ و حسینؑ کو اپنے نور عظمت سے مخلوق پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے خلق فرمایا جس وقت کوئی تسبیح و تقدیس نہیں تھی اور میرے نور کی شعاع سے آسمان وزمین پیدا کیئے اور میں آسمانوں اور زمین سے افضل ہوں اور علیؑ کے نور کی شعاع سے عرش اور کرسی پیدا کی اور علیؑ عرش اور کرسی سے اعلیٰ ہے اور حسنؑ کے نور کی شعاع سے لوح و قلم پیدا کیئے اور حسنؑ لوح و قلم اعلیٰ ہے اور حسینؑ کے نور کی شعاع سے جنتیں اور حوریں پیدا کیں اور حسینؑ ان دونوں سے افضل ہے۔ پھر مشرق و مغرب پر اندھیرا طاری کر دیا تو ملائکہ نے اللہ عزوجل سے اندھیرے کی شکایت کی اور عرض کی: اے اللہ انوار کے صدقے جن کا تو خالق ہے ہمیں اس اندھیرے سے نجات دے۔ تو اللہ عزوجل نے ایک روح کو خلق فرمایا اور اسے ایک دوسری کے قریب کیا اور ان دونوں سے ایک نور خلق فرمایا پھر نور اور روح کو ملا دیا تو اس سے زہراءؑ خلق ہوئیں پس اسی لئے اس کا نام زہراء رکھا کہ اس سے مشرق و مغرب روشن ہو گئیں۔ اے ابن مسعود جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ عزوجل مجھ سے اور علیؑ سے کہے گا: جس کو تم دونوں چاہو آگ میں داخل کر دو اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر سرکش کو“ پس کافر وہ ہے جس نے میری نبوت کی مخالفت کی اور سرکش وہ ہے جس نے علیؑ سے دشمنی کی اور اس کی اہل بیتؑ سے اور اس کے شیعوں سے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۹۹)
5. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ صراط پر تشریف فرما ہوں گے کسی کو گذرنے جانے کی اجازت نہیں ہوگی سوائے اس کے جس کے پاس دوزخ سے نجات نامہ ہوگا۔ پوچھا گیا کہ نجات نامہ کیا ہے؟ فرمایا علیؑ بن ابی طالبؑ اور انکی ذریت کے آئمہ طاہرینؑ کی ولایت۔ اور منادی ندا دے گا: اے محمدؐ اے علیؑ تم دونوں ڈال دو جہنم میں ہر کافر کو، تمہاری نبوت کا انکار کرنے والا ”سرکش“ علیؑ بن ابی طالبؑ اور انکی ذریت کے آئمہؑ کی ولایت سے سرکشی کرنے والا۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۰۱)

6. اللہ تعالیٰ کا قول ”خیر سے روکنے والا“ کے بارے میں فرمایا کہ روکنے والا مولانا علیؑ کا مخالف ہے اور خیر سے مراد ولایت امیر المؤمنینؑ ہے اور آل رسولؐ کے حقوق ہیں جب ایک نے سیدہ فاطمہؑ کو فذک واپس کرنے کی تحریر لکھ دی دوسرے نے منع کر دیا پس وہ ”حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہے جس نے اللہ کے ساتھ دوسرا معبود بنالیا“ انہوں نے کہا ہم انکار کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے لیے امامت اور خمس قرار دیا ہے۔ ”اس کے ساتھی نے کہا“ یعنی دوسرے شیطان نے ”اے ہمارے رب میں نے تو اسے سرکش نہیں بنایا“ یعنی پہلے کو ”بلکہ یہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا“ تو ان دونوں سے کہا جائے گا ”میرے حضور

میں جھگڑانہ کرو میں نے تو پہلے ہی تمہاری طرف تنبیہ بھیج دی تھی۔ میرے ہاں قول بدلائیں جاتا، جو کروت تم کرتے رہے ہو اس کو نیکیوں سے تو بدلائیں جا سکتا، جو میں وعدہ کرتا ہوں اس کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۰۱)

7. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا“ کے بارے میں فرمایا: جس نے گمان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو نافرمانی پر مجبور کیا یا ان پر وہ ذمہ داریاں ڈالیں جن کی وہ طاقت نہیں رکھتے تو اس شخص کا ذبح کیا ہوا نہ کھاؤ اور نہ اس کی شہادت قبول کرو اور نہ اس کے پیچھے نماز پڑھو اور نہ اسے زکوٰۃ میں سے کوئی چیز دو۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۳۰۲)

فوائد:-

1. محشر برپا کر کے مخلوقات کو اکٹھا کرنے والے مولا علیؑ ہیں اور سب پر گواہ رسول اللہؐ ہیں۔ اور دوزخ و جنت کے تقسیم کرنے والے مولا علیؑ ہیں اگر کسی کی شفاعت ہوگی تو معصومین کے صدقے میں ہوگی اللہ تمام مخلوقات کو صرف معصومین کے صدقے معاف کرتا ہے جس طرح عبد اللہ بن مسعود کو حق دکھایا گیا۔
2. قیامت کے دن رسول اللہؐ کے تاج پر بھی پورا مکمل کلمہ لکھا ہوگا تاکہ مقصرین پر واضح ہو جائے کہ ازل سے اللہ کا کلمہ اور قول یہی ہے جو بدلتا نہیں۔ مقصر ملاں زبان درازی کرتا ہے ”علیٰ ولی اللہ“ کلمہ کا جزو نہیں ہے لیکن قیامت کے دن اسے پتہ چل جائے گا کہ ”علیٰ ولی اللہ“ کے بغیر کلمہ اور عبادت والے اپنی کثرت کے باوجود بغیر پاسپورٹ (جواز صراط) کے دوزخ کی اندھیرنگری میں پھینک دیئے جائیں گے۔ پھر اقرار ولایت سے روکنے والے مجوسی ملاں کے بارے میں ان کے ساتھی مقلدین اللہ سے کہیں گے ہم نے تو انہیں سرکش نہیں بنایا تھا یہ خود ہی اپنے آپ کو انبیاء سے افضل سمجھتے تھے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب میرے سامنے نہ جھگڑو میرے رسولؐ نے تو تبلیغ ولایت کر دی تھی مگر تم نے خود مجوسی ملاں کی بات مان کر اپنے اوپر ظلم کیا۔ اللہ کی سنت، طریقہ، اصول، دین، قول اور کلمہ نہیں بدلتا۔ اب دونوں پیر مرید یہاں دوزخ میں بھی اکٹھے رہو۔



سورة الذاریات

إِنَّمَا تُوْعَدُونَ لَصَادِقٌ ۖ وَإِنَّ الدِّينَ لَوَاقِعٌ ۖ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ۖ

إِنَّكُمْ لَفِي قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ۖ يُؤَفِّكُ عَنْهُ مَنَافِكٌ ۖ قِتِلَ الْخَرَّاصُونَ ۖ

بیشک جو تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ سچا ہے اور بیشک دین حقیقت واقع ہے تم سے مضبوط راستوں والے آسمان کی۔ بیشک تم قول میں اختلاف کر رہے ہو۔ اس سے وہی روگردانی کرتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہو، ہلاک ہو گئے قیاس و گمان سے حکم لگانے والے۔ (الذاریات

(10-5-

دین ہے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۳۰۸)

2. ”قسم ہے مضبوط راستوں والے آسمان کی“ فرمایا آسمان رسول اللہ ہیں اور علی مضبوط راستے ہیں۔ ”بیشک تم قول میں اختلاف کر رہے ہو“ یعنی علی کے بارے میں اختلاف، یہ امت اس کی ولایت میں اختلاف کرے گی پس جو علی کی ولایت پر ثابت قدم رہا جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے ولایت علی کی مخالفت کی وہ دوزخ میں داخل ہو گیا ”اس سے وہی منہ پھیرتا ہے جو حق سے پھرا ہوا ہو“ یعنی علی، جس نے اس کی ولایت سے روگردانی کی وہ جنت سے محروم ہو گیا۔

(حدیث۔ امام محمد باقر) (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۳۱۰)

فوائد:-

1. ولایت علی نجات کی ضامن ہے یہ اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے ولایت علی ہی دین الہی ہے جو اس پر ثابت قدم رہے اسے ضرور جزا ملے گی یہ حقیقت واقع ہے اور مضبوط راستہ صراط مستقیم ہے جو بلند یوں کی طرف جاتا ہے وہ ولایت علی کا راستہ ہے۔
2. جو قول حق میں اختلاف کر رہے ہیں یعنی اقرار ولایت عبادات میں جائز نہیں یہ جزا نہیں وغیرہ وغیرہ وہ لوگ حق سے پھرے ہوئے ہیں اور ظن و قیاس سے فتوے دیتے ہیں اللہ ان کو ہلاک کرتا ہے۔ یعنی ولایت علی کے خلاف ظن اجتہادی سے حکم لگانے والے مغضوب اہل دوزخ ہیں۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گے۔



سورة النجم

وَالنَّجْمِ إِذَا هَوَىٰ ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوَىٰ ۝ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ عَلَّمَهُ شَدِيدُ الْقُوَىٰ ۝ ذُو مِرَّةٍ ۝ فَاسْتَوَىٰ ۝ وَهُوَ

بِالْأَفْقِ الْأَعْلَىٰ ۝ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّىٰ ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝ فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ

عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۝

قسم ہے ستارے کی جب وہ اترا۔ تمہارا مالک (نبیؐ) نہ بھٹکا اور نہ بہکا اور وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ نہیں یہ مگر وحی جو اس کی

طرف کی جاتی ہے۔ اسے بڑی قوتوں والے اور بڑے دانائے تعلیم دی ہے، پھر وہ کھڑا ہو گیا جبکہ وہ بالائی افق پر تھا پھر وہ اور قریب ہوا پھر

معلق ہو گیا پس دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم پھر اللہ نے اپنے عبد کی طرف وحی فرمائی جو کچھ بھی وحی فرمائی۔ (النجم۔ 1-10)

1. امام زین العابدینؑ نے فرمایا: فتح مکہ کے سال میں ایک رات اصحاب رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہؐ جتنے بھی انبیاءؑ گذرے ہیں جب ان کا امر رسالت استقامت پکڑ گیا تو وحی کی وصیت کی جو اس کے بعد اس کے مقام پر کھڑا ہوا اور اس کے امر کا حکم دے اور امت میں انتظام کرے جس طرح وہ کرتا تھا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: یقیناً میرے رب نے اس کا مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ میرا رب عزوجل جس کو محبوب رکھتا ہے کہ وہ میرے بعد میری امت میں میرا خلیفہ ہو صاف ظاہر کر دے آسمان سے آیت نازل کر کے تاکہ لوگ میرے بعد وصیؑ کو جان لیں۔ جب عشاء کی نماز پڑھا چکے تو اس گھڑی لوگوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ دیکھیں کیا ہوتا ہے اور وہ تاریک رات تھی جس میں چاند نہیں تھا کہ ایک عظیم روشنی دیکھی جس نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا اور یقیناً ستارہ آسمان سے زمین پر نازل ہوا اور چکر پر چکر کھائے حتیٰ کہ علیؑ بن ابی طالبؑ کے حجرے پر آکر رک گیا اور اس کی شعاعیں بے انتہا تھیں کہ حجرے کو ڈھانپ لیا کہ تنور لگتا تھا اور اس کی شعاعیں چکر کاٹ رہی تھیں اور لوگ گھبرا گئے تو لوگ کلمہ اور تکبیر پڑھنے لگے اور کہنے لگے: یا رسول اللہؐ ستارہ تو یقیناً آسمان سے علیؑ بن ابی طالبؑ کے حجرے کے اوپر نازل ہو چکا ہے۔ تو رسول اللہؐ اٹھے اور فرمایا: اللہ کی قسم وہی ہے میرے بعد امامؑ اور میرے امر کو قائم کرنے والا وحی۔ پس اس کی اطاعت کرو اور تم اس کی مخالفت نہ کرنا اور نہ تم اس سے آگے بڑھنا اور وہی میرے بعد اللہ کا خلیفہ ہے اس کی زمین میں۔ پھر لوگ رسول اللہؐ کے پاس سے نکلے تو منافقین میں سے ایک کہنے لگا: یہ تو اپنے پچا کے بیٹے کے بارے میں اپنی خواہش نفس کے علاوہ کچھ کہتا ہی نہیں اور بہک گیا ہے حتیٰ کہ اگر ممکن ہو کہ اسے نبی قرار دے تو ضرور ایسا کر دے۔ اس وقت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور کہا: یا محمدؐ علیؑ الاعلیٰ آپؐ کو سلام کہتا ہے اور آپؐ سے فرماتا ہے: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم قسم ہے ستارے کی جب وہ اترتا تمہارا مالک نہ گمراہ ہو نہ بہکا اور وہ خواہش نفس سے نہیں بولتا۔ نہیں ہے یہ سوائے وحی کے جو اس کی طرف کی جاتی ہے۔“ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۳۴۲)

2. ”اور وہ بالائی افق پر تھا“ یعنی رسول اللہؐ پھر قریب ہوا پھر سکون اختیار کیا پس دو کمانوں کا یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا“ یعنی وہ اللہ سے اتنے قریب تھے جتنا کمان کے قبضے سے کمان کے سرے تک ”یا اس سے بھی کم“ اللہ کے انعام و رحمت سے اس سے بھی کم فاصلہ ”پھر اس نے اپنے عبد پر وحی کی جو کچھ بھی وحی کی“ یعنی وحی بالمشافہ (براہ راست گفتگو)۔ اللہ کے قول اور رسول اللہؐ کی سماعت میں کمان کی رسی اور لکڑی کے درمیان جتنا فاصلہ تھا۔ رسول اللہؐ سے اس وحی کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: میری طرف وحی کی گئی کہ بیشک علیؑ سید الوصیین ہے اور امام المتقین ہے اور قائد الغر المحجلین ہے اور خاتم النبیین کے بعد انکا پہلا خلیفہ ہے۔ تو لوگوں نے بیان کے درمیان ہی کہہ دیا: کیا یہ اللہ کی طرف سے ہے یا اس کے رسولؐ کی طرف سے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ سے فرمایا کہ ان سے کہہ دو ”اس کے دل نے تمذیب نہیں کی جو اس نے دیکھا“ پھر ان لوگوں کی رد کرتے ہوئے فرمایا ”کیا تم اس چیز پر جھگڑتے ہو جو وہ آنکھوں سے دیکھتا ہے“ پھر رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا: یقیناً اس کے بارے میں مجھے اس کے علاوہ مزید حکم دیا گیا ہے مجھے حکم ہے کہ لوگوں کیلئے اس (کی ولایت) کو نصب کر دوں اور ان سے کہوں: یہ میرے بعد تمہارا ولی ہے اور یہ غرق ہونے کے دن کشتی کی مانند ہے کہ جو اس میں داخل ہو گیا نجات پا گیا اور جو اس سے باہر نکل گیا غرق ہو گیا۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۳۴۴)

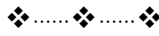
3. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب میں آسمان پر معراج کو گیا تو اپنے رب عزوجل کے قریب ہوا حتیٰ کہ میرے اور اس کے درمیان دو کمانوں یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا تو اللہ نے فرمایا: یا محمدؐ تو خلق میں کس سے محبت کرتا ہے۔ میں نے کہا: یا رب علیؑ سے۔ اللہ نے فرمایا: یا محمدؐ ادھر دیکھو پس میں نے اپنے بائیں دیکھا تو علیؑ بن ابی طالبؑ موجود تھے۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۳۴۷)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”پھر قریب ہوا پھر رک گیا پس دو کماتوں یا اس سے بھی کم فاصلہ تھا“ کے بارے میں فرمایا: محمد اللہ کے قریب ہوئے تو ان کے اور اللہ کے درمیان کچھ نہ تھا سوائے ایک لؤلؤ کے فریم کے جس کی پلیٹ سونے کی تھی قریب ہوئے تو ایک تصویر نظر آئی تو اللہ نے پوچھا: یا محمدؑ کیا تم اس تصویر کو پہچانتے ہو؟ تو انہوں نے کہا: ہاں یہ علیؑ بن ابی طالبؑ کی تصویر ہے تو اللہ تعالیٰ نے آپؑ پر وحی کی کہ اس سے فاطمہ زہراؑ کا عقد فرمادیں اور اسے وصی قرار دیں۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۵۱)

فوائد:-

1. ستاروں نے کئی دفعہ مولا علیؑ کی دہلیز پر سجدہ کیا۔ قاب قوسین جیسے بلند ترین مقام پر اللہ اپنے حبیبؑ کو بلا کر خود ذاکر بن کر علیؑ کی ولایت بیان فرماتا ہے اور اللہ نے قاب قوسین کو مولا علیؑ کی تصویر سے سجایا ہوا ہے یہی تصویر حجاب الہی بنی ہوئی تھی اور مولا علیؑ بھی خود وہاں موجود تھے۔
2. اعلان ولایت علیؑ قاب قوسین سے لے کر کائنات کے ہر کونے کونے میں اور ازل سے لے کر ابد تک ہوتا رہے گا۔ جس نے شک کیا غرق ہو گیا۔



وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمَوَاتِ لَا تُغْنِي شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا إِلَّا مِنْ بَعْدِ أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَرْضَى ۝

اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ بھی کام نہیں آسکتی مگر اس کے بعد کہ اللہ اس کی اجازت دے جس کیلئے وہ چاہے اور اس کو پسند کرے۔ (النجم - 26)

1. نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: میں تمہارے پاس حوض پر وارد ہوں گا اور اے علیؑ تم ساقی ہو گے اور حسنؑ راہنما ہوگا اور حسینؑ سردار ہوگا اور علیؑ بن حسینؑ انتظام کرنے والا ہوگا اور محمدؑ بن علیؑ تقسیم کرنے والا ہوگا اور جعفرؑ بن محمدؑ اکٹھا کرنے والا ہوگا اور موسیٰؑ بن جعفرؑ محبوبوں اور مبغضوں کی پہچان کرنے والا اور منافقوں کا خاتمہ کرنے والا ہوگا اور علیؑ بن موسیٰؑ مومنین کو آراستہ کرنے والا ہوگا اور محمدؑ بن علیؑ اہل جنت کو انکے درجوں میں لے جانے والا ہوگا اور علیؑ بن محمدؑ اپنے شیعوں کا خطیب اور انکا حورس سے عقد کرنے والا ہوگا اور حسنؑ بن علیؑ اہل جنت کا چراغ ہوگا جس سے وہ روشنی حاصل کریں گے اور ہادی مہدیؑ قیمت کے دن ان کی شفاعت کرنے والا ہوگا۔ وہاں کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی مگر جس کے لئے وہ چاہے اور اس کو پسند کرے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۵۶)

فوائد:-

1. شفاعت کا حق ان کو ہے جو مشیت الہی ہیں اور مرتضیٰ ہیں۔ امام موسیٰ کاظمؑ وہاں منافقوں کا قلع قمع کر دیں گے جو صرف منہ زبانی ولایت علیؑ کے دعویدار ہیں۔ مقصر مجوسی ملاں لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ جو اس کے فتوؤں پر عمل کرے گا وہ جو ابد ہی سے بری الذمہ ہے۔ معصومین کے علاوہ مخلوقات کی شفاعت کرنے والا کوئی نہیں۔ تمام انبیاءؑ بھی اپنے پیروں کا روں کی شفاعت کیلئے رسول اللہؐ کے پاس آئیں گے۔



هَذَا نَذِيرٌ مِّنَ النَّذْرِ الْأُولَى ۝

یہ ڈرانے والوں میں سے سب سے پہلا نذیر ہے۔ (النجم-56)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”یہ ڈرانے والوں میں سے سب سے پہلا نذیر ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے پہلے عالم ذر میں تمام مخلوق کی نسلوں کو حاضر کرے صفوں میں کھڑا کیا تو اللہ نے محمدؐ کو بھیجا تو ان پر کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ لوگوں نے آپؐ کا انکار کیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا ”یہ ڈرانے والوں میں سے سب سے پہلا نذیر ہے“ اس سے اللہ کی مراد محمدؐ ہے جب آپؐ نے پہلے عالم ذر میں لوگوں کو اللہ عزوجل کی طرف دعوت دی۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۶۵)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں تمام مخلوق کو توحید و رسالت و ولایت کی دعوت دی اور سب سے پہلے دین الہی کی طرف دعوت دینے والے رسول اللہ ہی ہیں اور تمام انبیاء نے دین مصطفیٰ کی طرف اپنی قوموں کو دعوت دی۔ پہلی قوموں کو انبیاء و ولایت معصومین پر ایمان لانے اور اقرار کرنے کی دعوت دیتے رہے، جن لوگوں نے ولایت علیؑ کو ٹھکرایا اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا۔ ازل سے ہلاکت کی وجہ انکار ولایت علیؑ ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ولایت علیؑ کے بارے میں کوتاہی اور تقصیر سے بار بار خبردار کیا ہے اور قیامت تک ولایت علیؑ کی تبلیغ کا حکم دیا ہے۔ ہر ایک مومن اور مومنہ کا فرض ہے کہ ولایت علیؑ کا پیغام آنے والی نسلوں تک پہنچائیں۔ اور شیعہ علماء کا بھیس بدل کر ولایت علیؑ سے مختلف طریقوں سے روکنے والے منافقین کی نشاندہی کریں۔ اور اپنے بچوں کو ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے یہود و نصاریٰ بننے سے بچائیں۔



سورة القمر

اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنَّتٍ وَّ نَهْرٍ يُّجْرِيْ فِيْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِيْكِ مُّقْتَدِرٍ ۝۵۵

پیشک متقین جنتوں اور نہروں میں ہوں گے۔ سچی جگہ میں بڑے ذی اقتدار بادشاہ کے پاس۔

(القمر-54-55)

1. جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں رسول اللہ کے پاس تھے تو بعض اصحاب نے جنت کا ذکر کیا تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: پیشک جنت والوں میں سے سب سے پہلے اس میں علی بن ابی طالب داخل ہوگا۔ تو ابودجانہ انصاری نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپؐ نے ہمیں نہیں بتایا تھا کہ جنت انبیاء پر حرام ہے جب تک آپؐ اس میں داخل نہ ہوں گے اور تمام امتوں پر جب تک آپؐ کی امت اس میں داخل نہ ہوگی؟ تو فرمایا ہاں اے ابودجانہ مگر جان لو کہ اللہ عزوجل نے نور کے ایک علم اور نور کے ایک عمود دونوں کو آسمانوں اور زمین پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے بنایا اور اس علم پر لکھا: ”لا الہ الا اللہ، محمد رسول اللہ، آل محمدؐ تمام مخلوق سے بہترین ہیں، لواء (علم) کا مالک علیؑ ہے اور وہ قوم کا امام ہے“۔ تو امام علیؑ نے فرمایا: حمد ہے اس اللہ کی جس نے ہمیں یہ خیر دی، یا رسول اللہ! اور ہمیں شرف عطا فرمایا۔ تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ میں بشارت دیتا ہوں کہ جان لو جو بھی ہم سے محبت کرتا ہے اور ہماری محبت کا دعویٰ کرتا ہے اللہ اسے ہمارے ساتھ رکھے گا اور یہ آیت تلاوت فرمائی ”پیشک متقین جنتوں اور نہروں میں ہوں گے سچی جگہ میں صاحب اقتدار بادشاہ کے پاس“

۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۷۹)

فوائد:-

1. کامیاب وہی لوگ ہیں جن کا کلمہ توحید و رسالت اور تمام معصومین کی ولایت پر مشتمل ہے اور وہ اللہ کے حضور نماز میں تمام معصومین کی ولایت کی گواہی دے کر مودت معصومین کے دعویٰ ہونے کی تصدیق کرتے ہیں۔ صاحبان عقل و بصیرت کے لیے تو صاف ظاہر ہے کہ اقرار ولایت و امامت والا کلمہ طیبہ، قول ثابت اور کلمۃ التقوی اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے ہزار سال پہلے نور کے پرچم پر لکھ دیا تھا۔



سورة الرحمن

الرَّحْمَنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝

رحمان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی ”الانسان“ کو خلق فرمایا اسے ”البیان“ کا علم دیا۔

(الرحمن - 1-4)

1. امام علی رضاً نے اللہ عزوجل کے قول ”رحمان ہے جس نے قرآن کی تعلیم دی“ کے بارے میں فرمایا کہ بیشک اللہ عزوجل نے محمد مصطفیٰ کو قرآن کی تعلیم دی، ”الانسان“ کو خلق فرمایا اسے ”البیان“ کا علم دیا، وہ علی بن ابی طالب ہیں ان کو ہر چیز کا علم بیان فرما دیا جس کی لوگوں کو ضرورت ہو سکتی ہے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۸۳)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ”البیان“ اسم اعظم ہے جس سے ہر چیز کی تعلیم دی۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۸۳)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ کو اپنا علم اور اسم اعظم، مشیت و رضا عطا فرما کر پھر خلق فرمایا۔ معصومین علم الہی کا خزانہ ہیں آئمہ طاہرین نے قیامت تک پیش آسکنے والے مسائل کا حل بتلا دیا۔ اس لیے معصوم امام کی اطاعت و تقلید کرنے والے مومن کو کسی مقصر مجوسی ملاں کے ظنی فتاویٰ کی ہرگز ضرورت نہیں پڑتی۔ جو شخص اپنی جہالت یا بدبختی کی وجہ سے یہ کہتا ہے کہ نئے جدید دور کے نئے نئے مسائل ہیں وہ قرآن و حدیث میں کہاں ملیں گے۔ تو ایسا شخص درحقیقت قول الہی اور قول معصوم کی تکذیب کرتا ہے۔



وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝

اور آسمان کو اس نے بلند کیا اور میزان کو قائم کر دیا۔ تاکہ تم میزان میں زیادتی نہ کرو اور ٹھیک ٹھیک تو لو انصاف کے ساتھ اور نہ میزان کو خسارہ دو۔ (الرحمن - 7-9)

1. امام علی رضاً نے فرمایا: آسمان رسول اللہؐ ہیں انکو اللہ نے اپنی طرف بلند کیا اور میزان امیر المؤمنینؑ ہیں جن کو مخلوق کے لیے نصب فرمایا ” تاکہ تم میزان میں زیادتی نہ کرو“ یعنی امامؑ کی نافرمانی نہ کرو ” اور ٹھیک وزن کرو انصاف کے ساتھ“ یعنی عدل کے ساتھ امامؑ کی اطاعت قائم رکھو ” اور نہ میزان کو خسارہ دو“ یعنی امامؑ کے حق کو ہلکا مت جانو اور اس پر ظلم نہ کرو۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۸۳) فوائد:-

1. بلند ترین حقیقی آسمان رسول اللہؐ ہیں جس کے بارہ برج آئمہ طاہرینؑ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا جزا و سزا کا پیمانہ، میزان اور کسوٹی صرف مولا علیؑ ہیں ان کی ولایت ہے۔ ولایت مولا علیؑ کو اللہ نے نصب فرمایا ہے اس کے مقابلہ میں جو اپنی ولایت نصب کرے وہ ناصبی مقصر ظالم ملاں ہے۔ قول معصومؑ کو چھوڑ کر زیادتی نہ کرو، غیر معصوم کی اطاعت و تقلید نہ کرو اور حق معصومؑ کو ہلکا سمجھ کر ظلم نہ کرو۔



رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ

يَلْتَقِينَ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِينَ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ يَخْرُجُ

مِنْهُمَا اللَّوْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝

دو مشرقوں کا رب اور دو مغربوں کا رب۔ پس تم دونوں اپنے رب کی کس کس نعمت کی تکذیب کرو گے۔ اس نے دو سمندر جاری کیئے جو باہم ملتے ہیں، ان دونوں کے درمیان ایک پردہ (برزخ) ہے کہ ایک دوسرے پر سبقت نہیں کرتے۔ پھر تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ ان دونوں سے لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں۔ (الرحمن - 17-22)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”دو مشرقوں کا رب اور دو مغربوں کا رب“ کے بارے میں فرمایا: مشرقین رسول اللہؐ اور امیر المؤمنینؑ ہیں اور مغربین حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔ ”پس تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کی تکذیب کرو گے“ یعنی تم دونوں میری کون کون سی نعمت کی تکذیب کرو گے محمدؐ کی یا علیؑ کی؟ اور انہی دونوں کے صدقے میں نے بندوں پر انعام فرمایا ہے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۸۶)

2. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اس نے دو سمندر جاری فرمائے جو باہم ملتے ہیں“ کے بارے میں فرمایا کہ علیؑ اور فاطمہؑ دو عمیق سمندر ہیں ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی پر سبقت نہیں کرتا۔ ”ان دونوں کے درمیان برزخ ہے“ یعنی رسول اللہؐ ان دونوں میں سے لؤلؤ اور مرجان نکلتے ہیں“ یعنی حسنؑ اور حسینؑ۔

فوائد:-

1. مشرقین اور مغربین کا رب یعنی اللہ کو معصومین کا رب ہونے پر فخر ہے اور مشرق و مغرب یعنی کائنات کی ابتداء اور انتہاء معصومین کے صدقے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت محمد علیؐ اور ان کی پاک آلؑ ہے تو جن و انس دونوں میں سے کون اللہ کی اس عظیم تکذیب کر سکتا ہے۔ معصومین کے صدقے اللہ تعالیٰ بندوں پر رحمت کرتا ہے۔ اللہ کی عظیم نعمت و امانت کی تکذیب کرنے والے شیطان، اسکے چیلے اور انسانی شکل میں مقصرین ہیں۔
2. مولانا علیؒ اور سیدہ فاطمہ زہراءؑ علم الہی کے دو لامحدود گہرے سمندر ہیں جو ایک دوسرے کا کفو ہیں دونوں کا درجہ اللہ کے نزدیک برابر ہے ایک دوسرے پر سبقت نہیں کرتے اور ان کی ذریت آمنہ طاہرینؑ ہیں جو لؤلؤ اور مرجان ہیں۔



كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۖ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۚ

ہر چیز جو اس (زمین) پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب کا جلال و اکرام والا چہرہ باقی رہ جائے گا۔ (الرحمن - 26-27)

سَنَفْرُغُ لَكُمْ أَيُّهَ الثَّقَلَيْنِ ۚ

ہم عنقریب فارغ ہیں تمہارے لیے اے ثقلین۔ (الرحمن - 31)

تَبَرَّكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۚ

بڑی برکت والا ہے تیرے رب کا اسم جلال و اکرام والا۔ (الرحمن - 78)

1. امام زین العابدینؑ نے فرمایا ”ہر چیز جو اس پر ہے فنا ہونے والی ہے“ یعنی جو کچھ زمین پر ہے۔ ”اور صرف تیرے رب کا چہرہ باقی رہنے والا ہے“ فرمایا کہ ہم وہ چہرہ ہیں جس سے اللہ کی طرف آیا جاتا ہے۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۳۹۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ ہم وجہ اللہ ہیں۔ (الصافی - ج ۳ - ص ۳۸۷)

3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”ہم عنقریب فارغ ہیں تمہارے لیے اے ثقلین“ کے بارے میں فرمایا ثقلین سے مراد ہم اور قرآن ہے۔ اور

اس پر دلیل رسول اللہؐ کا قول ہے ”یقیناً میں تم میں ثقلین چھوڑ رہا ہوں اللہ کی کتاب اور میری عمرت اہل بیتؑ“۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۳۹۱)

4. امام محمد باقرؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول ”با برکت ہے تیرے رب کا اسم جلال و اکرام والا“ بارے میں فرمایا کہ ہم اللہ کا جلال اور اس کی کرامت ہیں۔ ہماری اطاعت کے صدقے اللہ بندوں پر کرم کرتا ہے۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۴۰۲)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ باقی رہنے والا چہرہ، اللہ کے جلال و اکرام کا مظہر، اللہ کا با برکت اسم عظیم معصومینؑ ہیں جن کی وجہ سے اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور انہی کی وجہ سے کائنات میں اللہ کی عبادت ہوتی ہے۔

2. ثقلین قرآن صامت اور قرآن ناطق ہیں۔ ان کے علاوہ ہر چیز فنا و ہلاک ہونے والی ہے۔ جب ہر چیز تباہ ہو جائے گی تو اللہ فرمائے گا کہ آج ملک کس کا ہے؟ تو معصومینؑ جو اب دیں گے کہ اللہ جبار و قہار کیلئے۔ جس ملک پر اللہ تعالیٰ کو فخر ہے وہ ملک معصومینؑ ہی ہیں۔



سورة الواقعة

وَأَمَّا إِنْ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ فَسَلَّمَ ۖ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ۖ

اور اگر وہ اصحابِ یمن میں سے ہو (تو اس کا استقبال یوں ہوتا ہے) سلام ہے تجھے تو اصحابِ یمن میں سے ہے۔ (الواقعة۔

(91-90)

1. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: تم وہ ہو جس کے ذریعہ اللہ نے ابتدائے خلق میں حجت پیش کی جب مخلوق کو روحوں کی صورت کھڑا گیا تو ان سے فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: اور محمدؐ میرا رسول؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ فرمایا: اور علیؑ امیر المؤمنین و وصی؟ تو تمام مخلوق نے تیری ولایت سے تکبر و نافرمانی کے سوا ہر چیز سے انکار کر دیا سوائے قلیل تعداد لوگوں کے اور وہ قلیل سے بھی کم ہیں اور وہی اصحابِ یمن ہیں۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۳۰)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے کائنات خلق فرمائی تو اعلان ولایت کیا اور جب قیامت برپا ہوگی تو بھی اعلان ولایت سے اور مولا علیؑ کے مخالفین پر لعنت کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کے سامنے امانت ولایت علیؑ کو پیش کیا پھر عالم ارواح میں تمام انسانوں کو ولایت علیؑ کی دعوت دی چندا انسانوں کے علاوہ سب نے انکار کیا۔ عالم ذر میں بھی یہی ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ تو ہر انسان کو ولایت علیؑ پر پیدا کرتا ہے کیونکہ وہ عادل ہے تا کہ اللہ پر کوئی حجت باقی نہ رہے۔ اس نے بار بار ولایت علیؑ کی دعوت دی پھر تمام انبیاء ولایت علیؑ کا بیٹاق لیتے رہے۔ رسول اللہؐ نے تمام ظاہری حیات دنیا میں ولایت علیؑ کی تبلیغ کی۔ رسول اللہؐ کا سب سے پہلا اور آخری پیغام بھی یہی تھا۔ اب یہ والدین اور معلم کی ذمہ داری ہے کہ بچے کو فطرت الہی پر رہنے دیں یا اسے ولایت علیؑ سے ہٹا کر عیسائی اور یہودی بنا دیں۔ عیسائی اور یہودی علما نہیں چاہتے تھے کہ عوام خود تورات، زبور اور انجیل پڑھیں کیونکہ ان میں ذکر معصومینؑ تھا اس لیے انہوں نے عوام کیلئے توضیح المسائل کی طرف کتابیں وضع کر دیں کہ صرف ان کو عوام پڑھے جن میں ذکر معصومینؑ نہیں تھا۔ یہی کام مقصر مجوسی ملاں کرتا ہے کہ عوام کو بڑے خوبصورت انداز سے قرآن پاک سے دور کرتا ہے اور ذکر معصومینؑ سے مختلف بہانوں سے دور کرنے کیلئے اپنے من گھڑت فتوؤں کی کتابیں رائج کرتا ہے۔

2. مؤمنین کو مقصرین کی اکثریت سے ہرگز پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اصحابِ یمن یعنی شیعیان مولا علیؑ تو ہیں ہی قلیل تعداد میں۔ جن کا استقبال فرشتے کرتے ہیں اور سلام کریں گے اور بشارتیں دیں گے۔



سورة الحديد

هُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ عَلَىٰ عَبْدِهِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لِّيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ط
وَإِنَّ اللَّهَ بِكُمْ لَرَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝

وہ وہی ہے جو اپنے بندے پر واضح آیات نازل کرتا ہے تاکہ وہ تمہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آئے اور بیشک اللہ تم پر شفیق و مہربان ہے۔ (الحدید-9)

1. امام محمد باقرؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”تاکہ وہ تمہیں ظلمات سے نور کی طرف نکال لائے“ کے بارے میں فرمایا کہ کفر سے ایمان کی طرف یعنی ولایت علیؑ کی طرف۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۴۳۹)

فوائد:-

1. قرآن حکیم اور اس کی واضح آیات اور رسول اللہؐ اور ان کی واضح احادیث کا یہ کام ہے کہ وہ انسان کو گمراہی و ہلاکت کے اندھیرے سے نکال کر ولایت علیؑ کے نورِ نجات میں لے آتی ہیں۔ معصومین کی ولایت نور الہی ہے اور غیر معصوم کی ولایت ظلمت ہے۔ ولایت علیؑ ایمان ہے اور مجوسی مقصر ملاں کی ولایت کفر و نفاق ہے۔



مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعْفَهُ لَهُ وَلَهُ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝

کون ہے جو اللہ کو قرض دے قرض حسنہ تو وہ اسے کئی گنا بڑھادے گا اور اس کے لیے بہترین اجر ہے۔ (الحدید-11)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”کون ہے جو اللہ کو قرض دے قرضہ حسنہ“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ صلہ رحمی (تعلق جوڑنا) کے بارے میں ہے اور یہ تعلق (رشتہ و رابطہ) خاص طور پر آل محمدؑ سے تعلق ہے۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۴۴۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ ایک درہم جو امام کو پہنچے وہ وزن میں احد کے پہاڑ سے کہیں زیادہ ہے۔ ایک اور موقع پر فرمایا کہ ایک درہم جو امام کو پہنچے وہ ان ایک ہزار درہموں سے افضل ہے جو نیک کاموں پر خرچ کیئے جائیں۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۴۴۱)

فوائد:-

1. آئمہ طاہرینؑ کے امر کو زندہ کرنے کیلئے جو رقم موئین تبلیغ و ولایت علیؑ اور عزا داری امام حسینؑ پر خرچ کرتے ہیں وہ اللہ کا قرضہ حسنہ ہے جس کا اجر عظیم اور کریم ہے۔

2. جو لوگ ولایت علیؑ کے مخالفین اور عزا داری امام مظلومؑ کے مخالفین مقصر مجوسی ملاں کو مال و دولت دیتے ہیں وہ اپنے پیسے بھی ضائع کرتے ہیں اور ظلم بھی کماتے ہیں۔



يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ وَالْمُنْفِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا انظُرُونَا نَقْتَسِمْ مِنْ

نُورِكُمْ ۚ قِيلَ ارْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَالْتَمِسُوا نُورًا ۖ فَضُرِبَ بَيْنَهُم بِسُورٍ لَهُ

بَابٌ ۖ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ۗ يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ

مَعَكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ وَ لَكِنَّا كُنَّا فِتْنَةً أَنْفُسِكُمْ وَ تَرَبَّصْتُمْ وَ ارْتَبْتُمْ وَ غَرَّتْكُمْ

الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّهِ وَ غَرَّكُمْ بِاللَّهِ الْغُرُورُ ۗ فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ

فِدْيَةٌ ۚ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۖ مَا أَوْلَكُمُ النَّارُ ۖ هِيَ مَوْلَاكُمْ ۖ وَ بئسَ

الْمَصِيرُ ۝

اس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ان لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہیں گے کہ ہماری طرف دیکھو تا کہ ہم تمہارے نور سے کچھ فائدہ حاصل کر سکیں۔ ان سے کہا جائے گا اپنے پیچھے پلٹو تا کہ نور تلاش کرو پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس دروازے کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔ وہ آواز دیں گے (مومنوں کو) کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے۔ وہ کہیں گے ہاں لیکن تم نے اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا اور تم موقع کے منتظر رہے اور تم شک میں پڑے رہے اور جھوٹی امیدوں نے تمہیں فریب دیا حتیٰ کہ اللہ کا امر آگیا اور بڑے دھوکے باز نے تمہیں اللہ کے معاملے میں فریب دیا۔ پس آج تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا تمہارا ٹھکانہ آگ ہے وہی (آگ) تمہاری خبر گیری کرنے والی (ولی) ہے اور یہ بہت برا انجام ہے۔ (الحمدید۔ 13-15)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول ”پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس میں ایک دروازہ ہوگا اس کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب۔ وہ آواز دیں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟“ کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیات ہمارے، ہمارے شیعوں اور کافروں کے بارے میں نازل ہوئیں کہ جب قیامت کا دن ہوگا اور تمام مخلوقات کو میدان محشر میں جمع کیا جائے گا تو اللہ ایک دیوار حائل کر دے گا جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر رحمت یعنی نور ہوگا اور اس کے باہر کی طرف عذاب یعنی ظلمت۔ پس اللہ ہمیں اور ہمارے شیعوں کو دیوار کے اندر کر دے گا جہاں رحمت اور نور ہوگا اور ہمارے دشمنوں اور کفار کو دیوار کے باہر کر دے گا جہاں ظلمت ہوگی۔ پھر تمہیں (شیعوں کو) ہمارے دشمن اور تمہارے دشمن اس دروازے سے جو دیوار میں ہوگا کے باہر سے عذاب میں سے پکاریں گے: کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے ہمارا نبی ایک تھا، ہماری نماز اور تمہاری نماز ایک تھی اور ہمارے روزے اور تمہارے روزے ایک تھے اور ہمارے حج اور تمہارے حج ایک تھے؟ پھر ان کو اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ جواب دے گا: ہاں لیکن تم نے اپنے نبی کے بعد اپنے آپ کو فتنے میں ڈال دیا پھر تم نے منہ پھیر لیا اور جس امر کا تمہارے نبی نے تم کو حکم دیا تھا تم نے ترک کر دیا اور تم گردش

زمانہ کا انتظار کرتے رہے اور جو کچھ تمہارے نبیؐ نے کہا تھا اس میں شک کرتے رہے اور تمہاری جھوٹی امیدوں اور جو کچھ تم نے اہل حق کے خلاف جمع کیا ہے تمہیں فریب دیا اور اللہ کے حلم و بردباری کی وجہ سے تم دھوکہ کھا گئے اس حال تک کہ حق آ گیا یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ نے حق کے ساتھ ظہور کیا اور اس کے بعد آئمہ حق کے ساتھ ظاہر ہوئے اور اللہ عزوجل کا قول ”اور بڑے دھوکہ باز نے تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکہ دیا“ یعنی شیطان ”پس آج کے دن تم سے کوئی فدیہ نہیں لیا جائے گا اور نہ ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا“ یعنی تمہارے لئے کوئی بھلائی موجود نہیں تم نے خود اسے ختم کر دیا ”تمہارا ٹھکانہ آگ ہے وہی تمہاری سرپرست ہے اور بہت برا انجام ہے“ (البرہان - ج ۷ - ص ۴۴۴)

2. رسول اللہؐ نے اللہ عزوجل کے قول ”پھر ان کے درمیان ایک دیوار حائل کر دی جائے گی جس کا ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر رحمت ہوگی اور اس کے باہر کی طرف عذاب“ کے بارے میں فرمایا کہ میں دیوار ہوں اور علیؑ دروازہ ہے اور دیوار سے نہیں آیا جا سکتا سوائے دروازے کی طرف سے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۴۴۵)۔
فوائد:-

1. قیامت کے دن مومنین کے آگے اور دائیں طرف معصومین کا نور راہنمائی کر رہا ہوگا اور ولایت علیؑ سے منافقت کرنے والے مرد اور عورتیں اندھیرے میں ٹھوکریں کھا رہے ہوں گے تو وہ مومنین سے نور مانگیں گے تو ان کو مومنین جواب دیں گے کہ اپنے پیچھے پلٹو تا کہ دوزخ کی آگ سے روشنی لے سکو۔ پھر رسول اللہؐ اور مولانا علیؑ مومنین کو اپنے حصار میں لے لیں گے یعنی اپنے نورانی دامن رحمت میں امان دیں گے اور اس حصار رحمت کے باہر منافق اور کافر عذاب کی تاریکیوں میں ہونگے۔ منافقوں، مقصروں نے معصومین کو نور اللہ نہ مانا بلکہ اپنے جیسا بشر سمجھا تو اس لیے قیامت کے دن نور تو دور کی بات ہے ان کو روشنی تک نہ ملے گی۔ رحمت کا شہر تو رسول اللہؐ ہیں مگر دروازہ صرف ولایت علیؑ ہے۔ درود دیوار کے باہر سے منافق پکار کر کہیں گے کیا تمہارے ساتھ اکٹھے مسجد و امام بارگاہ میں نہیں ہوتے تھے نماز روزہ اکٹھا کیا ج پر ساتھ گئے تو جواب ملے گا رسول اللہؐ کے بعد تم نے ولایت علیؑ سے منہ پھیر کر مجوسی ملاں کی ولایت کو گلے لگا لیا۔ نبی اکرمؐ نے تمہیں اقرار ولایت کا حکم دیا تھا تم نے اقرار ولایت سے عبادت کے باطل ہونے کا فتویٰ دے دیا۔ تم نے گردش زمانہ کا انتظار کیا جب موقع ہاتھ آیا تو خود ولی اور امام اور آیت اللہ بن بیٹھے۔ تم نے معصومین کی عصمت، اختیار و قدرت اور حاضر ناظر ہونے پر شک کیا مگر شیطان کے حاضر و ناظر اور گمراہ کرنے پر قادر ہونے پر یقین رکھا۔ مجوسی ملاں نے تمہارے اعمال کی ذمہ داری لینے کا وعدہ کیا تو تم اس شیطان کے دھوکے میں آ گئے۔ مقصر مجوسی ملاں کو تم نے اپنا ولی بنایا تو اس آگ پرست کی تقلید کرنے کا نتیجہ ہے کہ آج آگ تمہاری ولی ہے۔
ولایت علیؑ وہ بھلائی ہے جس سے شفاعت و نجات ہے۔



اَلَمْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَخْشَعْ قُلُوْبُهُمْ لِدِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۗ
وَلَا يَكُوْنُوْۤا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوْا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ
فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ ۗ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۙ اَعْلَمُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۙ

کیا ابھی ان لوگوں کیلئے جو ایمان لائے ہیں وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر کیلئے اور اس حق کیلئے جو نازل ہوا ہے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو پہلے کتاب دی گئی تھی پھر ان پر لمبی مدت گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے اکثر فاسق

ہیں۔ جان لو کہ بیشک اللہ زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے یقیناً ہم نے تمہارے لیے اپنی آیات واضح بیان کر دیں ہیں شاید کہ تم عقل سے کام لو۔ (الحدید۔ 16-17)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: یہ آیت ”اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر لمبی مدت گذر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں اکثر فاسق ہیں“ زمانہ غیبت کے لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور مدت غیبت (کبریٰ) کی مدت ہے اور اس سے اللہ عزوجل کی مراد ہے کہ اے امت محمدیہ! اے شیعو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جن کو پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر طویل مدت گذر گئی۔ پس اس کی تاویل زمانہ غیبت کے لوگوں کے لیے جاری ہے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۳۶)

2. امام محمد باقرؑ نے اللہ کے قول ”جان لو کہ یقیناً اللہ زمین کو زندہ کرتا ہے اس کی موت کے بعد“ کے بارے میں فرمایا کہ اس کی موت کے بعد سے مراد اہل ارض کا کفر ہے اور کافر مردہ ہوتا ہے پس اللہ زمین کو قائم کے ذریعے زندہ کرے گا تو وہ اس میں عدل کرے گا تو زمین زندہ ہوگی اور اس کے اہل زندہ ہوں گے ان کی موت کے بعد۔

(البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۳۶)

فوائد:-

1. مولانا علیؒ اور معصومینؑ ذکر اللہ ہیں۔ حق اسی طرف مڑتا ہے جدھر جدھر مولانا علیؒ مڑتے ہیں۔ اللہ خبردار کر رہا ہے مومنین کو یعنی شیعوں کو کہ یہی وقت ہے کہ اپنے دلوں کو ذکر اللہ اور حق کیلئے جھکا دو کیونکہ غیبت کبریٰ کے ختم ہونے پر ظہور قائم کے بعد ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ خبردار مقصر مجوسی ملاں کے چکر میں نہ آنا وہ تمہیں نماز میں بھی ذکر اللہ اور کلمہ حق سے روکے گا اور تم کافروں کی طرح مردہ ہو جاؤ گے۔ اللہ نے ولایت علیؑ کی واضح آیات بیان فرمادیں ہیں شاید تم عقل سے کام لے لو۔



لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ ج وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ

مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ ط إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

یقیناً ہم نے اپنے رسولوں کو واضح نشانیوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں اور ہم نے لوہا نازل کیا جس میں بڑا زور ہے اور لوگوں کے لیے فوائد ہیں تاکہ اللہ کو معلوم ہو جائے کہ کون بن دیکھے اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ بیشک اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔ (الحدید۔ 25)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ہم میزان ہیں۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۶۳)

2. کافی صحابہ سے روایات ہیں کہ اس آیت میں حدید (لوہا) سے مراد ذوالفقار ہے جو آسمانوں سے نبی اکرمؐ پر نازل ہوئی تو اسے علی مرتضیٰؑ کو عطا فرمایا۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۶۳)

فوائد:-

ولایت علیؑ نہیں ہوگی وہاں ہر کام خراب ہو جائے گا چاہے ولادت ہو، موت ہو، حساب کتاب ہو سب جگہ ہلاکت و خسارہ ہوگا۔

2. جو ولایت علیؑ پر قائم رہے گا اسے بڑا فائدہ ہوگا۔ جو ولایت علیؑ کے بارے میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا حکم نہیں مانتا، غیبت کبریٰ میں امامؑ کو دیکھے بغیر اللہ اور اس کے رسولؐ کی مدد نہیں کرتا وہ ذوالفقار کے زور دار وار سے نہیں بچ سکے گا۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہیں اپنی رحمت کا دو گنا حصہ عطا فرمائے گا اور تمہارے لیے ایک نور قرار دے گا جس میں تم چلو گے اور تمہیں معاف کر دے گا اور اللہ غفور و رحیم ہے۔ (الحمدید-28)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ”تمہیں اپنی رحمت کا دو گنا حصہ عطا فرمائے گا“، یعنی حسنؑ اور حسینؑ اور تمہارے لیے نور قرار دے گا جس کے ذریعے تم چلو گے“ یعنی تمہارے لیے امام عادل قرار دیتا ہے جس کی تم اطاعت کرتے ہو اور وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔ (البرہان-ج ۷-ص ۴۶۵)

فوائد:-

1. اللہ سے ڈرنے والے متقین، رسول اللہؐ پر مکمل ایمان لانے والے مومنین کیلئے امام حسنؑ اور امام حسینؑ رحمت ہیں ان کے دلوں میں اللہ نور و مودت علیؑ قرار دیتا ہے جس سے وہ چلتے ہیں یعنی ان کو حیات ابدی مل جاتی ہے۔ جن لوگوں کے دلوں میں نور ولایت علیؑ نہیں وہ مردہ ہیں۔ طوطے کی طرح زبانی کلامی یہ کہہ دینا کہ ہم بھی ولایت علیؑ کو مانتے ہیں مگر عملی طور پر اقرار ولایت اور عزا داری کے خلاف فتوے دینے والے ناصیبوں کی تقلید کرنا ہرگز کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ولایت علیؑ خطاؤں کو سوکھی لکڑی کی طرح جلا کر رکھ بنا دیتی ہے اور ولایت علیؑ کسی پہلو سے بھی مخالفت نیک اعمال کو جلا کر رکھ بنا دیتی ہے۔



سورة المجادلة

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ط مَا يَكُونُ مِنْ
نَجْوَى ثَلَاثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا آدْنَى مِنْ
ذَلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ آيْنَ مَا كَانُوا ج ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا يَوْمَ

الْقِيَمَةُ ط إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

کیا تم نے غور نہیں کیا کہ یقیناً اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور کچھ زمین میں ہے نہیں کوئی سرگوشی ہوتی تین آدمیوں میں مگر وہ ان میں چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ میں مگر وہ ان میں چھٹا ہوتا ہے اور نہ اس سے کم اور نہ اس سے زیادہ مگر وہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں کہیں بھی وہ ہوں پھر قیامت کے دن وہ ان کو بتا دے گا جو کچھ انہوں نے کیا ہے بیشک اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ (المجادلہ - 7)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ یہ ولایت علیؑ کے مخالفین کے بارے میں نازل ہوئی جن میں ابو عبیدہ بن جراح، عبدالرحمن بن عوف، ابو حذیفہ کا غلام سالم، مغیرہ بن شعبہ بھی شامل تھے جب انہوں نے اپنے درمیان ایک عہد نامہ لکھا اور عہد کیا اور متفق ہو گئے کہ جب محمدؐ چلے گئے تو خلافت و نبوت کو بنی ہاشم میں کبھی بھی نہ جانے دیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائی۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۴۷۱)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کے خلاف یہ عہد نامہ کعبہ میں بیٹھ کر لکھا گیا تھا۔ اسی عہد نامے کی تائید کرتے ہوئے مقصر ملاں مقامات مقدسہ کے پاس بیٹھ کر تحریری فتوے صادر کرتے ہیں کہ اقرار ولایت سے نماز باطل ہے، اقرار ولایت اذان و اقامت کا جزو نہیں، علیؑ ولی اللہ کلمہ کا جزو نہیں، یا علیؑ مدد اور نعرہ حیدری جائز نہیں خصوصاً مسجد میں، عزاداری امام حسینؑ کے خلاف فتوے، معصومین کی عصمت و قدرت کے خلاف زبان درازیاں۔ ایسے لوگوں پر ازل سے ابد تک لعنت ہے۔

2. ولایت علیؑ کے مخالفین کا عقیدہ سبہ شعبہ ہے: منافقت یعنی منہ زبانی ولایت کا اقرار مگر عملی طور پر مخالفت، کفر یعنی حقیقی طور پر ولایت علیؑ کے منکر، اور شرک یعنی ولایت علیؑ کے ساتھ مجوسی مقصر ملاں کی ولایت شامل کرنا۔ ایسے لوگ قیامت کے دن سبہ شعبہ سائے کے تلے ٹھہرائے جائیں گے جس کا ذکر سورۃ مرسلات کی آیت نمبر 30 میں ہے کیونکہ یہ تین والا گروہ ہے اور دوسرا گروہ پانچ والا ہے جو لوہائے حمد کے نیچے مولا علیؑ کی ولایت کے صدقے رحمت میں ہوں گے۔



أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ النَّجْوَىٰ ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنَجَّوْنَ
بِالْأَثَمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَإِذَا جَاءَهُمْ حَيْوُكٌ بِمَا لَمْ
يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ لَا يَقُولُونَ فِيْٓ أَنفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللَّهُ بِمَا نَقُولُ ط حَسْبُهُمْ
جَهَنَّمُ ۚ يَصَلُّونَهَا ۚ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝

کیا تم نے نہیں دیکھا ان لوگوں کو جنہیں سرگوشیاں کرنے سے منع کیا گیا ہے پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے منع کیا گیا اور وہ گناہ اور زیادتی اور رسولؐ کی نافرمانی کیلئے سرگوشیاں کرتے ہیں اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ اللہ ہمیں ان باتوں کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم کہتے ہیں ان کے لئے جہنم کافی ہے جس میں وہ جھلسیں گے پس بہت برا انجام ہے۔ (المجادلہ - 8)

1. رسول اللہ کے پاس کچھ صحابی آئے اور عرض کی کہ اللہ سے انکے لئے فلاں چیز کا سوال کریں اور وہ چیز انکے لئے حلال نہیں تھی جس کا وہ سوال کرتے تھے تو اللہ عزوجل نے نازل فرمایا ”اور وہ گناہ اور زیادتی اور رسول کی نافرمانی کیلئے سرگوشیاں کرتے ہیں“ اور جب وہ (منافق) آتے تو آپ سے کہتے: انعم صباحاً اور انعم مساءً، اور یہ زمانہ جاہلیت والوں کا سلام ہے تو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ”اور جب وہ تمہارے پاس آتے ہیں تو تمہیں اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے تم پر سلام نہیں کیا“ تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: یقیناً ہم اس کو اس سے بہتر سے بدل دیتے ہیں: اہل جنت کا سلام ہے: السلام علیکم۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۷۲)

2. امام محمد باقر نے فرمایا کہ ایک یہودی رسول اللہ کے پاس آیا تو کہا: السلام علیکم۔ تو رسول اللہ نے جواب دیا: علیکم۔ پھر ایک اور آیا تو اسی طرح کہا تو اس کا جواب بھی وہی دیا جو اس کے ساتھی کو دیا تھا۔ پھر ایک اور آیا تو اسی طرح کہا تو رسول اللہ نے اسکو وہی جواب دیا جو ان کے ساتھیوں کو دیا۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۴۷۳)

فوائد:-

1. جو چیزیں جائز نہیں منافق ان کا سوال کرتے تھے جس سے اللہ نے منع فرمایا ہے اسی طرح مجوسی مقصر ملاں لوگوں کے لئے بے ہودہ باتیں فتوے دے کر جائز قرار دے رہا ہے، اور جو چیزیں دین کی بنیاد اور لازم فرض ہے یعنی ولایت علیؑ اسے دین سے نکال رہا ہے
2. یہ مقصرین زمانہ جاہلیت اور منافقوں کی طرح آپس میں سلام کرتے ہیں یعنی آپ دیکھیں گے کہ یہ کہتے ہیں: صبح بخیر اور شام بخیر۔ یعنی حقیقت میں ان کو اسلام کا سلام بھی پسند نہیں اور عقل و بصیرت سے خالی کمزور ایمان لوگ ان کی اندھا دھند تقلید کئے جا رہے ہیں۔
3. السلام علیکم کا مطلب ہے تم پر موت آئے۔ یہ یہودیوں کی لفظوں کے ہیر پھیر (علم الاصول) سے رسول اللہ کی نافرمانی اور مخالفت تھی، جیسے وہ راعنا بھی کہتے تھے، یہی کام مجوسی ملاں کر رہا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا تھا کہ مجھ پر دم بریدہ صلوات مت بھیجو اور اللہم صلی علی محمدؐ کہہ کر نہ رک جاؤ بلکہ اس طرح کہو اللہم صلی علی محمدؐ و آل محمدؐ۔ تو آپ مشاہدہ کر لیں کہ مومنین مکمل درود ایک ہی سانس میں تلاوت کریں گے اور مجوسی مقصرین پہلے اللہم صلی علی محمدؐ کہیں گے پھر تھوڑا رک کر و آل محمدؐ کہیں گے۔ ظاہر اُوہ کہیں گے کہ ہم نے تو درود موسیقانہ اور شاعرانہ انداز سے خوبصورت کر کے پڑھا ہے مگر دراصل وہ رسول اللہ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ اور کمزور ایمان کے بیچارے لوگ بھیڑ چال کی طرح ہر وہ چیز اپنا رہے ہیں جو مجوسی ملاں کہتا جاتا ہے۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ط وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم آپس میں پوشیدہ بات کرو تو گناہ اور زیادتی اور رسول اللہ کی نافرمانی کے لئے پوشیدہ باتیں نہ کرو بلکہ نیکی اور تقویٰ کے لئے پوشیدہ باتیں کیا کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں جمع کیا جائے گا۔ (المجادلہ۔ 9)

1. ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ منافقین کی علامت بغض علیؑ بن ابی طالب تھی ایک دن رسول اللہ صبح میں مہاجرین و انصار کے درمیان تشریف فرما تھے اور میں بھی ان میں موجود تھا کہ علیؑ آئے اور لوگوں میں سے راستہ بناتے ہوئے نبی اکرمؐ کے پاس آکر بیٹھ گئے اور وہی ان کے بیٹھنے کی جگہ تھی جسے سب جانتے تھے تو ایک شخص نے دوسرے کی طرف دیکھا اور وہ منافقت کا اشارہ تھا تو رسول اللہ کو پتہ چل گیا کہ ان کا کیا ارادہ ہے تو غضبناک ہو گئے شدید غضبناک حتیٰ کہ رخ اقدس کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کوئی بندہ جنت میں داخل نہیں ہو سکتا جب تک مجھ سے محبت نہ کرے اور اس نے جھوٹ بولا جس نے گمان کیا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور اس سے بغض رکھتا ہے۔ اور علیؑ کا ہاتھ پکڑا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے

بارے یہ آیت نازل فرمائی۔

(البرہان - ج ۷ - ص ۴۷۳)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو یہ بھی ہرگز برداشت نہیں کہ کوئی آنکھوں کے اشارے سے بغیر بولے مولا علیؑ کے خلاف بات کرے۔ شیطان نے بڑی امیدیں دلائی ہوں گی سبز باغ دکھائے ہوں گے کہ مجوسی ملاں کمر باندھ کر ولایت علیؑ کے خلاف فتوے دیتا ہے۔ اور ان کے چھوٹے چھوٹے چچے کڑھتے ہیں کہ ان شیعوں کے پاس ولایت علیؑ کے علاوہ کوئی اور عنوان گفتگو ہی نہیں۔ ہاں یہ سچ ہے ہمارے نامہ اعمال کا عنوان بھی، 'حب علیؑ' ہوگا۔



يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَيْكُمْ صَدَقَةً ط

ذَلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَأَطْهَرُ ط فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ؕ ؕ ؕ

أَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَيْكُمْ صَدَقَاتٍ ط فَإِذَا لَمْ تَفْعَلُوا وَتَابَ

اللَّهُ عَلَيْكُمْ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ ط وَاللَّهُ

خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ ؕ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب تم رسولؐ سے کوئی پوشیدہ بات کرو تو راز کی بات کرنے سے پہلے صدقہ دو یہ تمہارے لئے بہتر اور پاکیزہ تر ہے اور اگر تمہیں کچھ میسر نہ ہو تو بیشک اللہ غفور و رحیم ہے۔ کیا تم ڈر گئے کہ پوشیدہ بات کرنے سے پہلے صدقہ دیں۔ پس جب تم نے ایسا نہیں کیا اور اللہ نے بھی تمہاری توبہ قبول کر لی تو نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور اللہ باخبر ہے اس سے جو کچھ تم کرتے ہو۔ (المجادلہ - 12-13)

1. امام علیؑ نے فرمایا کہ بیشک اللہ کی کتاب میں ایک ایسی آیت ہے جس پر مجھ سے پہلے نہ کسی ایک نے عمل کیا اور نہ میرے بعد کوئی اس پر عمل کرے گا: آیت نجوی۔ میرے پاس ایک دینار تھا تو میں نے اسے بھنا کر دس درہم لے لئے تو میں نے ہر دفعہ نبی اکرمؐ سے راز کی بات کرنے سے پہلے ایک درہم دیا۔ پھر اس آیت کو اس آیت نے منسوخ کر دیا "کیا تم ڈر گئے کہ پوشیدہ بات کرنے سے پہلے صدقہ دیں۔۔۔۔۔ اللہ باخبر ہے اس سے جو تم کرتے ہو"

(البرہان - ج ۷ - ص ۴۸۳)

فوائد:-

1. معصومینؑ ناطق قرآن ہیں۔ مومنین تمام آیات قرآنی پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور مقصرین صرف پانچ سو آیات کو قابل عمل جانتے ہیں۔ یعنی قرآن پاک میں جو سینکڑوں آیات ولایت علیؑ کے بارے میں ہیں کیا وہ شریعت کا حصہ نہیں ہیں۔ ولایت علیؑ تو دین الہی اور شریعت محمدیؐ کی بنیاد ہے۔



أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ۖ مَا هُمْ مِنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۗ
وَيَحْلِفُونَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے ایسی قوم کو دوست بنایا ہے جس پر اللہ کا غضب ہے وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ جانتے ہوئے جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں۔ (المجادلہ - 14)

1. ایک صحابی کے پاس سے رسول اللہ گزرے اور وہ ایک یہودی شخص کے پاس بیٹھا رسول اللہ کی خبریں لکھ رہا تھا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وہ صحابی رسول اللہ کے پاس آیا تو رسول اللہ نے اس سے پوچھا: میں نے تمہیں دیکھا کہ تم یہودی کے پاس سے لکھ رہے تھے جبکہ اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ میں تو اس سے وہ لکھ رہا تھا جو آپ کی صفتیں تورات میں ہیں اور وہ پڑھ کر رسول اللہ کو سنانے لگا اور وہ غصے میں تھے۔ تو انصار میں سے ایک شخص اسے کہنے لگا: تیرا بیڑا غرق، کیا تو نہیں دیکھتا کہ رسول اللہ تم پر غضبناک ہیں؟ تو پھر وہ کہنے لگا: میں اللہ کے غضب اور اس کے رسول کے غضب سے پناہ مانگتا ہوں میں نے تو صرف یہ اس لیے لکھا کہ اس میں آپ کی خبر پائی۔ تو رسول اللہ نے اس سے فرمایا: اگر موسیٰ بن عمران بھی ان میں موجود ہوتے اور میں اس کے پاس آتا تو وہ اس چیز سے دستبردار ہو جاتا جو تو لایا ہے لیکن تو جو لایا ہے اس کی وجہ سے کافر بن رہا ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے“ یعنی ان کے اور کفار کے درمیان پردہ، تلوار کے ڈر سے زبان سے اقرار ان کی قسمیں ہیں اور جزیہ سے معافی ہے۔ (البرہان - ج ۷ - ص ۲۸۵)

فوائد:-

1. یہودیوں نے رسول اللہ کی صفات میں تحریف کی ہوئی تھی کہ وہ عظیم الجثہ، لمبے لمبے بالوں والے، مزید پانچ سو سال بعد آئیں گے تاکہ لوگ آپ کو پہچان کر ایمان نہ لے آئیں۔ بالکل یہی حال مجوسی مقصرین کا ہے وہ معصومین کے بارے میں بڑے خوبصورت انداز سے کتابیں لکھتے ہیں مگر درحقیقت اس میں معصومین کی تنقیص کی ہوئی ہوتی ہے اور سادہ لوح عوام سمجھتی ہے کہ دین ہے تو مجوسی قوم کے پاس ہے۔ حالانکہ مقصر علماء کا مقصد صرف دولت و اقتدار ہے۔ موئین کو مقصرین مجوسی علماء کی لکھی ہوئی کتب سے بے حد محتاط رہنا چاہیے۔ یہ نہ ہو کہ معصومین کے کسی فضائل میں شک کر کے تمام کے تمام اعمال برباد ہو جائیں اور عذاب واقع ہو جائے۔



يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيَحْلِفُونَ لَهُ كَمَا يَحْلِفُونَ لَكُمْ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ
عَلَىٰ شَيْءٍ ۗ ط إِلَّا أَنَّهُمْ هُمُ الْكَاذِبُونَ ۝ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ فَأَنسَهُمُ
ذِكْرَ اللَّهِ ۗ ط أُولَٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطَانِ ۗ ط إِلَّا إِنَّ حِزْبَ الشَّيْطَانِ هُمُ الْخٰسِرُونَ
۝ إِنَّ الَّذِينَ يُحَادِّثُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ فِي الْأَذْلٰئِنَ ۝ كَتَبَ اللَّهُ

لَا غَلِبَنَا أَنَا وَرُسُلِي ط إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا اور وہ اس کے سامنے (اسی طرح) قسمیں کھائیں گے جس طرح وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں خبردار بیشک وہ جھوٹے ہیں۔ ان پر شیطان مسلط ہو چکا ہے اور اس نے اللہ کا ذکر ان کو بھلا دیا ہے یہی لوگ شیطان کا گروہ ہیں خبردار شیطان کے گروہ کے لوگ خسارہ پانے والے ہیں بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل ترین لوگوں میں سے ہیں۔ اللہ نے لکھ دیا ہے کہ میں اور میرا رسول ضرور غالب رہیں گے بیشک اللہ بڑی قوت والا زبردست ہے۔

(المجادلہ-18-21)

1. اللہ تعالیٰ کا قول ”جس دن اللہ سب کو اٹھائے گا تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے جس طرح وہ تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں“ یعنی جب قیامت کا دن ہوگا اللہ ان لوگوں کو جمع کرے گا جنہوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہوگا تو ان کے سامنے ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے تو وہ اس کے سامنے قسمیں کھائیں گے کہ انہوں نے ان میں سے کوئی عمل نہیں کیا جس طرح انہوں نے دنیا میں رسول اللہ کے سامنے قسمیں کھائیں جب انہوں نے عہد کیا تھا کہ ولایت بنی ہاشم میں نہیں جانے دیں گے اور پھر جب انہوں نے عقبہ میں رسول اللہ کو قتل کرنے کی کوشش کی تو اللہ نے اپنے نبی کو مطلع کر دیا اور اس بات کی خبر کر دی تو انہوں نے آپ کے سامنے قسمیں کھالیں کہ انہوں نے ایسا نہیں کہا اور نہ ہی اس بات کی کوشش کی ہے حتیٰ کہ اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمایا ”وہ اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں کہ انہوں نے (یہ بات) نہیں کہی اور یقیناً انہوں نے کلمہ کفر کہا اور اپنے اسلام کے بعد کفر کیا اور انہوں نے اس کام کا ارادہ کیا جو نہ کر سکے اور انہوں نے یہ انتقام نہیں لیا مگر اس بات کا کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کو اپنے فضل سے غنی کر دیا اب اگر وہ توبہ کر لیں تو ان کیلئے بہتر ہے۔۔۔۔“ (توبہ-74) (البرہان-ج-۷-ص ۴۸۶)

2. مولانا علی بن ابی طالب نے فرمایا: بیشک عنقریب امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ بہتر فرقے آگ میں اور ایک فرقہ جنت میں۔ اور تہتر سے میں تیرہ فرقے ہم اہل بیت کی مودت کا دعویٰ کرتے ہوں گے ان میں ایک جنت میں اور بارہ آگ میں جائیں گے۔ پس ہدایت یافتہ فرقہ (رحمت الہی کا) امیدوار مومن مسلم رشد و معرفت والا ہے جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور وہ میری اطاعت و محبت کرتے ہوئے میرے امر کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہے اور میرے دشمنوں سے برأت کرتا ہے، مجھ سے محبت اور میرے دشمن سے بغض رکھتا ہے وہ میرے حق میری امامت اور کتاب اللہ اور اس کے نبی کی سنت میں میری فرض کی ہوئی اطاعت کی معرفت رکھتا ہے اور وہ نہ کبھی تکذیب کرتا ہے اور نہ کبھی شک کرتا ہے کیونکہ اللہ نے ہمارے حق کے صدقے اس کا دل منور کر دیا ہے اور وہ ہمارے فضائل کی معرفت رکھتا ہے اور اسے الہام کیا جاتا ہے اور اسے سر سے پکڑ کر ہمارے شیعوں میں داخل کر دیا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کے دل کو اطمینان آجاتا ہے اور اس کا یقین مضبوط ہوتا ہے اس میں شک داخل نہیں ہوتا کہ میں اور قیامت تک میرے بعد اوصیاء ہادی ہیں جن کو اللہ نے اپنے ساتھ اور اپنے نبی کے ساتھ قرآن کی کثیر آیات میں ملایا ہے اور ہمیں طاہر اور معصوم خلق فرمایا اور اپنی مخلوق پر گواہ قرار دیا اور اپنی زمین پر اپنی حجت اور اپنے علم کا خزانہ اور اپنی وحی کا ترجمان بنایا اور ہمیں قرآن کے ساتھ اور قرآن کو ہمارے ساتھ قرار دیا نہ ہم اس سے جدا ہوتے ہیں اور نہ وہ ہم سے جدا ہوتا ہے حتیٰ کہ ہم رسول اللہ کے پاس حوض پر وارد ہوں گے جیسا کہ انہوں نے فرمایا ہے۔ پس یہی فرقہ تہتر میں سے آگ سے نجات پانے والا ہے اور تمام فتنوں اور گمراہیوں اور شہات سے نجات پانے والا ہے اور یہی سچے اہل جنت ہیں اور یہی ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے۔ اور باقی تمام بہتر فرقے جن کا دین بغیر حق کے ہے وہ شیطان کے دین کے مددگار ہیں وہ دین کو ابلیس اور اس کے دوستوں سے لیتے ہیں وہ اللہ کے دشمن ہیں اور اس کے رسول کے دشمن ہیں اور مومنین کے دشمن ہیں وہ آگ میں بغیر حساب کے داخل کیئے جائیں گے اللہ اور اس کا رسول ان سے برأت کرتا ہے اور وہ اللہ اور اس کے رسول کے

ساتھ شرک کرتے ہیں اور وہ غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں جبکہ ان کو پتہ بھی نہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔ وہ قیامت کے دن کہیں گے: اللہ کی قسم اے ہمارے رب ہم مشرک نہیں تھے اور وہ قسمیں اٹھائیں گے جس طرح تمہارے سامنے قسمیں اٹھاتے ہیں اور وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں خبردار یقیناً وہ جھوٹے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۲۸۶)

فوائد:-

1. تمام مقصر ملاؤں نے عوام کو فریب دیا ہوا ہے صرف یہی منبر سے بتایا جاتا ہے کہ شیعہ جنت میں جائیں گے۔ یہ نہیں بتایا جاتا کہ شیعوں کے کون سے بارہ فرقتے دوزخ میں جائیں گے۔ کیونکہ اگر پوری حدیث پڑھ دیں تو عوام لامحالہ ملاں کے پیچھے پڑ جائے گی کہ نجات پانے والے فرقتے کی نشاندہی کرو تا کہ ہم دوزخ سے بچ سکیں۔ پھر عوام کو بتانا پڑے گا کہ ناجی فرقہ وہ ہے جو علم الاصول، فلسفہ اور ظن و قیاس کو چھوڑ کر قرآن و سنت پر عمل کرتا ہے۔ جو قرآن و سنت کو کافی اور مکمل سمجھتا ہے جو ولایت علیؑ کے سامنے مجوسی ملاں کی ولایت نصب نہیں کرتا۔
2. مجوسی ملاں کی ولایت پر ایمان رکھنے والے گمان کرتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں مگر وہ بغیر حق کے مذہب پر ہیں شیطان ان کو ذکر اللہ (ذکر ولایت علیؑ) نہیں کرنے دیتا۔ وہ ذلیل ترین لوگ ہیں۔ عنقریب حق غالب آنے والا ہے یعنی ظہور قائم۔



سورة الحشر

لَا يَسْتَوِيْ اَصْحَابُ النَّارِ وَاَصْحَابُ الْجَنَّةِ ط اَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَائِزُونَ



اہل دوزخ اور اہل جنت برابر نہیں ہو سکتے اور اہل جنت ہی کامیاب ہیں۔ (الحشر۔ 20)

1. رسول اللہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے اور جنت والے ہی کامیاب ہیں“ اور فرمایا اصحاب جنت وہ ہیں جو میری اطاعت کرتے ہیں اور میرے بعد علی بن ابی طالب کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی ولایت کا اقرار کرتے ہیں اور اصحاب دوزخ وہ ہیں جو اس کی ولایت پر یقین نہیں رکھتے اور عہد ولایت کو توڑتے ہیں اور اسے میرے بعد قتل کریں گے۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۰۶)
- فوائد:-

1. بڑی واضح حدیث ہے کہ اہل جنت ولایت علیؑ کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں کسی غیر معصوم مجوسی مقصر کی ولایت کے دھوکے میں نہیں آتے اور مومنین اللہ کے حضور کھڑے ہو کر ولایت کا اقرار کرتے ہیں۔ لوگوں کے سامنے فریب دہی کے لئے اقرار کرنا اہمیت نہیں رکھتا۔ ایمان، اقرار اور اعمال تو صرف اللہ کیلئے ہیں اس لئے اپنے ایمان کا اظہار اللہ کے سامنے کرنا چاہیے۔
2. دوزخ جانے والے وہ ہیں جن کو ولایت علیؑ پر تسلی اور اطمینان نہیں اور وہ اللہ سے کئے ہوئے ولایت علیؑ کے بیٹاق کو توڑ کر مقصر ملاں کی بیعت کر لیتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ واقعی مقصر ملاں ان کے اعمال کا ذمہ دار جوابدہ ہوگا۔ اور پھر وہ ولایت علیؑ کو زبان سے قتل کرتے ہیں یعنی اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر دیدہ دانستہ ولایت علیؑ کے اقرار سے انکار کرتے ہیں۔

سورة الصف

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ۝ هُوَ
الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْمُشْرِكُونَ ۝

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں اور اللہ تو اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے خواہ کافروں کو ناگوار ہو۔ وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو ناگوار ہو۔ (الصف۔ 8-9)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ چاہتے ہیں کہ ولایت امیرالمؤمنینؑ کو اپنے منہ کی پھونکوں سے بجھادیں، ”اور اللہ تو اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے“ اور اللہ امامت کو پورا کرے گا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے ”ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا ہے“ (تغابن۔ 8) تو وہ نور امام ہے اور فرماتا ہے ”وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے“ یعنی وہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو وحی کی ولایت کے ساتھ بھیجا ہے اور ولایت ہی دین حق ہے ”تاکہ اسے پورے دین پر غالب کر دے“ یعنی قیام قائم کے وقت اسے تمام ادیان پر غالب کر دے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اللہ اپنے نور کو پورا کرے گا قائم کی ولایت کے ساتھ خواہ ولایت علیؑ کا انکار کرنے والوں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔ (البرہان۔ ج ۷۔ ص ۵۲۶)

فوائد:-

1. مجوسی مقصرین کے فتووں سے نور ولایت علیؑ نہیں بجھ سکتا چاہے وہ کتنی ہی پھونکیں زہریلے سانپ کی طرح مارتے رہیں کہ ولایت علیؑ کلمہ، اذان، اقامت اور تشہد کا جزو نہیں ہے بلکہ موجب بطلان ہے (نعوذ باللہ)۔ واضح قول معصوم ہے کہ ولایت معصومین ہی دین حق ہے نور ہے ہدایت ہے۔ ولایت علیؑ پوری کائنات پر غالب ہے۔

2. ولایت علیؑ اور ظہور قائم جن کافروں اور مشرکوں کو ناگوار ہے وہ کافر و مشرک کوئی اور نہیں ہیں بلکہ یہی مجوسی مقصرین ہیں جب ظہور امام زمانہ ہوگا تو یہ لوگ اگر پتھروں کے اندر بھی جا چھپیں گے تو پتھر پکارے گا اے مومن میرے اندر کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے اسے نکال کر قتل کرو۔ اور حضرت عیسیٰؑ تمام خنزیریوں کو قتل کر دیں گے چاہے وہ انسانی لباس کے اندر ڈھکے ہوئے ہوں۔

3. لوگوں کو فریب دیا جاتا ہے کہ صرف ایک خنزیر کہتا ہے کہ معصومین بالکل ہم جیسے بشر ہیں اور نور نہیں ہیں۔ دراصل تمام اصولی مقصرین کا عقیدہ یہی ہے صرف وہ ظاہر نہیں کرتے تاکہ دنیا کو مقصرین کا مذہب غالب نظر آئے۔ مقصر ملاں کے دھوکے میں ہرگز نہیں آنا چاہیے جو بھی مجوسی ملاں کی ولایت کا قائل ہے وہ دشمن دین ہے۔



سورة الجمعة

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ
وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ۝

وہ وہی ہے جس نے امیوں (مکہ کے رہنے والوں) میں ایک رسول بھیجا جو ان میں موجود ہے جو انہیں اس کی آیات سناتا ہے اور ان کا تزکیہ نفس کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یقیناً وہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ (الجمعة - 2)

1. امام محمد تقیؑ سے پوچھا گیا: یا بن رسول اللہؐ کہ نبی اکرمؐ کو امی کیوں کہا گیا؟ فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں؟ عرض کی گئی: وہ گمان کرتے ہیں کہ ان کو امی اس لیے کہا گیا کہ وہ لکھنا نہیں جانتے تھے۔ تو امامؑ نے فرمایا: وہ جھوٹ بولتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اللہ اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے ”وہ وہی ہے جس نے امیوں میں رسول بھیجا جو ان میں ہے جو ان کو آیات الہی سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے“ تو وہ ان کو تعلیم کیسے دیتے تھے جب خود نہیں جانتے تھے؟ اللہ کی قسم یقیناً رسول اللہؐ تہتر زبانوں میں پڑھ لکھ لیتے تھے اور صرف ان کو امی اس لیے کہا کہ وہ مکہ کے رہنے والے تھے اور مکہ امہات القرئی میں سے ہے اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”تا کہ تم ام القرئی اور اس کے اردگرد والوں کو ڈراؤ“ (انعام - 92)

(البرہان - ج 8 - ص 6)

فوائد:-

1. مجوسی مقصر ملاں اس لیے معصومینؑ کے علم کے بارے میں زبان درازی کرتا ہے کہ وہ غیب کا علم نہیں جانتے تھے تا کہ ملاں کی اپنی جہالت اور بدبختی کا پول نہ کھل جائے کیونکہ دشمنان ولایت علیؑ کی زبان اس دنیا اور آخرت میں بھی مجوسی زبان ہے۔ قول معصومؑ ہے کہ دوزخ میں مجوسی زبان بولی جائے گی۔ اسی لیے قنوت میں فارسی کے علاوہ ہر زبان میں دعا مانگی جاسکتی ہے۔

2. اللہ کی پسندیدہ زبان عربی کو فروغ دینا چاہیے اور دین کی تعلیم صرف عربی زبان میں ہونی چاہیے۔



ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ط وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔ (الجمعة - 4)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ محمدؐ اور علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کی اہل بیتؑ کے فضائل کا ذکر کرنے کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں تو آسمان سے ملائکہ ان کی عزت افزائی کے لیے اترتے ہیں، جب وہ (مؤمنین) کا متفرق ہو جاتے ہیں تو ملائکہ آسمان کی طرف بلند ہو جاتے ہیں تو (دوسرے) ملائکہ کہتے ہیں: یقیناً ہم تم سے ایسی خوشبو سونگھ رہے ہیں جو ہم نے پہلے نہیں سونگھی اور اس سے بہتر خوشبو کوئی نہیں ہے۔ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جو محمدؐ و آل محمدؑ کے فضائل کا ذکر کر رہے تھے تو ان کی خوشبو پھیل کر ہمیں بھی لگ گئی ہے۔ تو وہ کہتے ہیں: ہمیں ساتھ لیے ہوئے بھی اس مکان میں اتر

و جہاں وہ تھے۔ تو وہ کہتے ہیں: وہ تو متفرق ہو گئے ہیں۔ تو وہ کہتے ہیں: ہمارے ساتھ اس مکان میں اتر اس میں ابھی بھی ہمارے لیے تبرک ہے۔
(البرہان - ج ۸ - ص ۸)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ تحقیق جب آسمان دنیا والے ملائکہ دیکھتے ہیں کہ ایک اور دو اور تین لوگ آل محمدؑ کے فضائل کا ذکر کر رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں: کیا تم نے دیکھا یہ کتنے قلیل ہیں اور ان کے دشمن کثرت میں ہیں (پھر بھی) وہ آل محمدؑ کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔ تو دوسرا گروہ کہتا ہے: ”یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے“۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۸)

فوائد:-

1. مجلس میں مقصرین کا دم گھٹتا ہے ہر وقت فضائل علیؑ و ولایت علیؑ۔ فضائل محمدؑ و آل محمدؑ سننا سنانا عظیم فضل اور نعمت ہے۔ فضائل علیؑ کی مجالس میں ملائکہ تبرک لینے آتے ہیں۔ مقصروں کا گمان ہے کہ مجالس میں فروع دین بھی بیان ہونے چاہیں کہ وضو غسل اور طہارت وغیرہ کیسے کی جاتی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے تو منبر اور مجلس ہے ہی فضائل آل محمدؑ بیان کرنے کے لیے، دوسرے ولایت علیؑ کے بغیر اگر کوئی سمندر میں بھی ڈوب جائے تو پاک نہیں ہو سکتا اور تیسرے یہ کہ بنیادی مسائل تو گھر سے سیکھے جاتے ہیں اگر والدین کو ہی نہیں پتہ تو انہوں نے طہارت کے بغیر ہی زندگی گذاری اور مقصر کو جہنم بھی دے دیا۔



مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ط
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ط وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظَّالِمِينَ ه قُلْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ هَادُوا إِن زَعَمْتُمْ أَنَّكُمْ أَوْلِيَاءُ لِلَّهِ مِنْ دُونِ
النَّاسِ فَتَمَنَّوْا الْمَوْتَ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ه

ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بار ڈالا گیا تھا پھر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا اس گدھے کی طرح جس پر کتابیں لادیں جاتی ہیں۔ بہت بری ہے مثال ان لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور اللہ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ ان سے کہہ دو اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو اگر تمہارا گمان ہے کہ تم سب لوگوں کے سوا اللہ کے ولی ہو تو موت کی تمنا کرو اگر سچے ہو۔ (المجموعہ - 5-6)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ پھر بنی اسرائیل میں مثال بیان کی تو فرمایا ”ان لوگوں کی مثال جن پر تورات کا بار ڈالا گیا پھر وہ اسے نہ اٹھا سکے اس گدھے کی مانند ہیں جس پر کتابیں لادیں جائیں“، یعنی گدھا کتابیں اٹھاتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ ان میں کیا ہے اور نہ ان پر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح بنی اسرائیل نے گدھے کی طرح بار اٹھایا کہ نہ وہ جانتے تھے اس میں کیا ہے اور نہ وہ اس پر عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”اے لوگو جو یہودی بن گئے ہو اگر تمہارا گمان ہے کہ تم تمام انسانوں کے سوا (بالا تر) اللہ کے ولی ہو تو موت کی تمنا کرو اگر تم سچے ہو“ تورات میں لکھا ہے کہ اولیاء اللہ موت کی تمنا کرتے ہیں۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۹)

فوائد:-

1. مجوسی مقصرین کی مثال گدھے کی ہے کہ جس نے قرآن وحدیث کا بوجھ تو اپنے اوپر لاد لیا ہے مگر یہ نہیں جانتے کہ اس میں لکھا کیا ہے صدیاں گزر جانے کے بعد اتنا پتہ چلا

ہے کہ قرآن میں پانچ سو آیات شریعت کے متعلق ہیں۔ اور باقی جو سینکڑوں آیات ولایت علیؑ کے متعلق ہیں جو دین و شریعت کی بنیاد ہیں اس سے یہ مقصر گدھا بھگتا ہے جیسے جنگلی گدھا اسد اللہ سے بھگتا ہے (مدثر۔ 49-51) اور یہ گدھے قرآن و حدیث میں لازم کی گئی ولایت علیؑ پر عمل بھی نہیں کرتے پھر جب دوزخ میں آگ کے صندوق میں اللہ ان کو گدھا بنا کر عذاب الیم دے گا تو پھر اونچی آواز میں رنگیں گے (ڈینچو ڈینچو کی آوازیں نکالیں گے) اور دوسرے دوزخیوں کے آرام میں خلل ڈالیں گے۔

یہ بے ہدایت عالم مقصر جو ولایت علیؑ کی مخالفت کر کے یہودی بن گئے ہیں اور مولانا علیؑ کی ولایت کے مقابلے میں اپنی ولایت کا جھنڈا نصب کرتے ہیں اگر یہ واقعی اللہ کی طرف سے ولایت کے عہدے پر فائز ہو کر بڑے آیت اللہ بن گئے ہیں تو مومنین کے مقابلہ میں آکر مباہلہ کر لیں اور موت کی بددعا کریں اس کیلئے جو جھوٹا ہو۔ اللہ کے فضل سے شیعان حیدر کرار مباہلہ کیلئے حاضر ہیں۔



ع ۸ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ**

وَذَرُوا الْبَيْعَ ۗ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۗ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ

فانتشروا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ

تُفْلِحُونَ ۗ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفضوا إِلَيْهَا وَتَرَكَوْكَ قَائِمًا ۗ قُلْ

مَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ۗ وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّزِقِينَ ۙ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب ندادی جائے نماز کیلئے یوم جمعہ کی طرف سے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔ اور جب انہوں نے تجارت اور کھیل تماشہ ہوتے ہوئے دیکھا تو اس کی طرف بھاگ گئے اور تمہیں قیام میں چھوڑ دیا۔ کہہ دو جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ کھیل تماشے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔

(الجمعة۔ 9-11)

1. امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا: جمعہ کو جمعہ کیسے کہا گیا؟ فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے اس میں اپنی مخلوق کو محمدؐ اور ان کے وصیؑ کی ولایت کے میثاق کیلئے جمع کیا تو اس کا نام یوم جمعہ رکھا کہ اس میں اپنی مخلوق کو جمع کیا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۱)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: اللہ نے جمعہ اس لیے کہا کہ اللہ عزوجل نے اس دن تمام اولین و آخرین کو جمع کیا اور تمام جو جن وانس اللہ نے پیدا کیے ہیں اور ہر چیز جو ہمارے رب نے پیدا کی ہے اور تمام آسمان اور زمینیں اور سمندر اور جنت اور دوزخ اور ہر شئی جو اللہ نے پیدا کی ہے میثاق لینے کیلئے، پھر ان سے ربوبیت اور محمدؑ کی نبوت اور علیؑ کی ولایت کا میثاق لیا اور اس دن اللہ نے آسمانوں اور زمین کیلئے فرمایا ”آ جاؤ چاہتے ہوئے یا نہ چاہتے ہوئے۔ دونوں نے کہا ہم آگئے فرمان بردار ہو کر“ (فصلت۔ 11) تو اللہ نے اس دن کا نام جمعہ رکھا کہ اس میں اولین و آخرین کو جمع کیا۔ پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ”اے لوگو جمع

ایمان لائے ہو جب نماز کیلئے ندا دی جائے یوم جمعہ کی طرف سے، یعنی تمہارے اس دن کی طرف سے جس میں تمہیں جمع کیا گیا اور نماز امیر المؤمنینؑ ہیں یعنی نماز ولایت اور یہی ولایت کبریٰ ہے پس اسی دن رسولؐ اور انبیاءؑ اور ملائکہ اور ہر چیز جو اللہ نے خلق کی ہے اور ثقلان: جن وانس اور تمام آسمان اور زمینیں اور مومنین اللہ عزوجل کو لیک کہتے ہوئے آئے۔ ”پس اللہ کے ذکر کی طرف جاؤ“ اور ذکر اللہ امیر المؤمنینؑ ہیں ”اور خرید و فروخت چھوڑ دو“ یعنی علیؑ کے مخالف کو ”اور یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے“ یعنی امیر المؤمنینؑ کی بیعت اور ولایت، مولیٰ علیؑ کے مخالف کی بیعت اور ولایت سے بہتر ہے ”اگر تم علم رکھتے ہو اور جب نماز پوری ہو جائے“ یعنی امیر المؤمنینؑ کی بیعت ”تو زمین میں پھیل جاؤ“ یعنی اوصیاءؑ کی زمین، اللہ نے ان کی اطاعت اور ولایت کا حکم دیا ہے جس طرح رسولؐ کی اطاعت اور امیر المؤمنینؑ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔ اللہ نے ان کو ارض کہہ کر ان کے اسمائے مبارک کی طرف اس سے مراد لی ہے ”اور اللہ کا فضل تلاش کرو“ جو اوصیاءؑ پر ہے ”اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ“ پھر اللہ عزوجل اس مقام پر محمدؐ سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے: یا محمدؐ ”جب تم تجارت اور تماشہ دیکھو“ یعنی شک اور مخالفت کرنے والے مخالفین ولایت (تو ان سے منہ موڑ لو) ”اور وہ تمہیں چھوڑ دیتے ہیں“ علیؑ کے ہمراہ ”قیام میں ان سے کہہ دو“ یا محمدؐ ”جو کچھ اللہ کے پاس ہے“ علیؑ اور اوصیاءؑ کی ولایت ”وہ تماشے اور تجارت سے بہتر ہے“ یعنی ولایت علیؑ کے مخالفین کی بیعت اور ”اللہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے“۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۱۲)

فوائد:-

1. رسول اللہؐ جمعہ کی نماز پڑھا رہے تھے کہ دحیہ کلبی شام سے سامان تجارت لے کر آیا اور لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے ڈھول باجے بجے تو سب مسلمان نماز چھوڑ کر بھاگ گئے سوائے امام علیؑ، مولا حسنؑ، مولا حسینؑ، سیدہ فاطمہؑ، سلمان، ابوذر، مقداد اور صہیب کے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ نے یقیناً جمعہ کے دن میری مسجد کو دیکھا ہے اگر یہ آٹھ افراد جو میری مسجد میں بیٹھے ہیں نہ ہوتے تو اللہ شہر کو اس کے باسیوں سمیت آگ سے جلادیتا اور قوم لوط کی طرح پتھر کا عذاب ہوتا۔ اور مسجد میں باقی رہ جانے والوں کے بارے میں یہ نازل ہوا ”ان لوگوں کو تجارت غافل نہیں کرتی“۔ (نور - 37)
2. امام جعفر صادقؑ نے مقصرین کیلئے سارے راستے بند کر دیئے ہیں اس سے زیادہ اور کس وضاحت کی ضرورت ہے کہ نماز کا مطلب ازل سے امیر المؤمنینؑ ہے اور علیؑ کی ولایت کا اقرار کرنا ہے پھر تمام آئمہ طاہرینؑ کی ولایت کے صدقے اللہ کے فضل کے امیدوار بن جاؤ تا کہ کامیابی حاصل کر سکو۔
3. جو جاہل اصل نماز (ولایت علیؑ) کو چھوڑ کر مجوسی ملاں کے کھیل تماشے (تقلید کا ڈھونگ) کی طرف متوجہ ہیں وہ آگ اور پتھروں کے عذاب کے مستحق ہیں مگر چند مومنین کی نماز ولایت قائم کرنے کے صدقے بچ رہے ہیں ان کو قیام قائم تک مہلت دی جا رہی ہے۔
4. یوم جمعہ کی ندا، اذان، نماز، ذکر اللہ یہ سب اقرار ولایت علیؑ کی طرف دعوت ہے اور پھر ظہور امام قائم کے دن ولایت علیؑ کی دعوت دی جائے گی اور مومنین ذکر اللہ یعنی امام زمانہؑ کی طرف بھاگ پڑیں گے۔



سورة المنافقون

إِذَا جَاءَكَ الْمُنْفِقُونَ قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ لَرَسُولُ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ
 لَرَسُولُهُ ط وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنْفِقِينَ لَكَذِبُونَ ه اتَّخَذُوا أَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
 فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ط إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ه ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا
 ثُمَّ كَفَرُوا فَطُبِعَ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ ه وَإِذَا رَأَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ
 أَجْسَامُهُمْ ط وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ ط كَانَهُمْ خُشْبٌ مِّنْ سِنْدَةٍ ط
 يَحْسَبُونَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ط هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ط قَاتَلَهُمُ اللَّهُ أَنَّى
 يُؤْفَكُونَ ه وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّا رُءُوسَهُمْ
 وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ ه سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ
 تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ط لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ه

(اے حبیبؐ) جب یہ منافق تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں آپ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اور اللہ جانتا ہے کہ تم ضرور اس کے رسولؐ
 ہو اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق ضرور جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اس طرح اللہ کی سبیل سے رکتے اور روکتے
 ہیں، بہت برا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا اس لیے ان کے دلوں پر مہر لگا دی گئی پس وہ کچھ
 نہیں سمجھتے۔ اور اگر تم ان کو دیکھو تو ان کے جتنے تمہیں اچھے لگیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات سنتے رہ جاؤ۔ یہ تو (دیوار کے ساتھ)
 چنی ہوئی لکڑیوں کی مانند ہیں ہر زوردار آواز کو اپنے خلاف سمجھتے ہیں یہی دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہو، اللہ ان کو قتل کرے! کدھر سے

بہکائے جا رہے ہیں۔ اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کا رسول تمہارے لیے مغفرت کی دعا کرے تو اپنے سر موڑ لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ رکتے ہیں اور وہی متکبر ہیں۔ ان کے لیے برابر ہے خواہ تم ان کے لیے مغفرت کی دعا کرو یا تم ان کیلئے مغفرت کی دعا نہ کرو اللہ انہیں ہرگز معاف نہیں کرے گا بیشک اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ (المنافقون۔ 1-6)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے پھر انہوں نے کفر کیا“ کے بارے میں فرمایا بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کو منافق کہا ہے جو اس کے رسولؐ کی اسکے وصیؑ کی ولایت کے بارے میں اتباع نہیں کرتے اور جو اسکے وصیؑ کی اور اس کی امامت کی مخالفت کرتے ہیں ان کو محمدؐ کی مخالفت کرنے والوں کی طرح قرار دیا اور اس کو قرآن میں نازل فرمایا اور فرمایا: یا محمدؐ ”جب منافق تمہارے پاس آتے ہیں“ یعنی تمہارے وصیؑ کی ولایت کے منافق ”وہ کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ یقیناً اس کے رسولؐ ہیں اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ“ ولایت علیؑ کے ”منافق یقیناً جھوٹے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا لیا ہے پس اللہ کی سبیل سے روکتے ہیں“ اور سبیل وصیؑ ہے ”بہت برا ہے جو کچھ وہ کر رہے ہیں۔ یہ اس لیے کہ وہ ایمان لائے“ تمہاری رسالت پر اور ”کفر کیا“ تمہارے وصیؑ کی ولایت سے ”تو اس لیے اللہ نے ان کے دلوں پر چھاپا لگا دیا پس وہ کچھ نہیں سمجھتے۔“

پوچھا گیا کہ اس کے کیا معنی ہیں کہ وہ کچھ نہیں سمجھتے۔ فرمایا کہ وہ تمہاری نبوت کے بارے میں عقل سے کام نہیں لیتے ”اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ رسول اللہ تمہارے لیے دعائے مغفرت کریں“ یعنی جب ان سے کہا جاتا ہے کہ ولایت علیؑ کی طرف آؤ تو نبی تمہارے لیے گناہوں کی معافی کرا دیں ”تو وہ اپنے سروں کو جھٹکتے ہیں“ اللہ فرماتا ہے ”اور تم انہیں دیکھتے ہو کہ وہ روکتے ہیں“ ولایت علیؑ سے ”اور وہ متکبر بنتے ہیں“ اس پر پھر چونکہ اللہ ان کے دل کی حالت جانتا ہے تو اس طرح فرمایا ”ان کیلئے برابر ہے کہ آپ ان کے لیے دعائے مغفرت کریں یا آپ ان کے لیے دعائے مغفرت نہ کریں اللہ ان کو ہر گز معاف نہیں کرے گا بیشک اللہ فاسق لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“ یعنی آپ کے وصیؑ پر ظلم کرنے والے۔ (البر بان۔ ج 8۔ ص 16)

فوائد:-

1. موسیٰ مقصرین جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ ولایت علیؑ کے قائل ہیں پھر وہ ان قسموں کو ڈھال بنا کر یعنی لوگوں کو فریب دے کر ولایت علیؑ سے روکتے ہیں وہ بہت برا کام کر رہے ہیں اللہ نے ان کے دلوں پر چھاپا لگا دیا ہے۔ جب تم ایسے مقصر ملاں کو دیکھتے ہو تو بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ بہترین لکڑیاں عبا قبا، بناوٹی رعب و بدبہ اپنے اوپر طاری کیئے ہوئے اور غاصب شام کی طرح بڑی چپڑی چپڑی سیاست و فلسفہ والی باتیں، لگتا ہے کہ بڑے متقی و پرہیزگار ہیں مگر یہ لکڑیاں ہیں جو ولایت علیؑ کی بات نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں بلکہ یہ لکڑیاں دوزخ کا ایندھن ہیں۔ اگر رحمت اللعالمین مصلح عظیم اخلاقا ان کے لیے دعا کر بھی دیں تو اللہ ان فاسقوں کو معاف نہیں کرے گا کیونکہ انہوں نے ولایت علیؑ کے بارے میں ظلم کیا خود بھی اقرار ولایت نہیں کرتے اور دوسروں کو بھی روکتے ہیں یہ مغضوب یہودی ہیں۔ دراصل ان کو اپنے دل کی حالت کا علم ہے کہ ولایت معصومینؑ سے بغض رکھتے ہیں ان کے فضائل سے جلتے ہیں اس لیے جب بھی کوئی گرج دار آواز سنتے ہیں تو ڈر جاتے ہیں کہ ان پر عذاب تو نہیں آگیا۔ اللہ نے ان دشمنان ولایت سے ہوشیار رہنے کا حکم دیا ہے۔ یہ لوگوں کو بہکانے والے، اللہ ان کو قتل کرے ہلاک کرے۔ اس قرآن پاک کی آیت کی مانند، مفتح الجنان میں زیارت امام کا جملہ ہے: اللہ ان کو قتل کرے جنہوں نے آپؐ کو ہاتھ یا زبان سے قتل کیا۔ مقصرین اقرار ولایت سے انکار کر کے زبان سے قتل کر رہے ہیں۔ اپنے ناپاک منہ کی پھونکوں سے نور ولایت کو بجھانے کی یزیدی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی لیے امام نے ان کو فوج یزید سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔



سورة التغابن

هُوَ الَّذِي خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ

۞

وہ وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پس تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مومن ہے اور جو تم کرتے ہو اللہ وہ سب دیکھ رہا ہے۔
(التغابن-2)

فَامِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا ط وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۞

پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا اور جو تم کرتے ہو اللہ اس سے باخبر ہے۔ (التغابن-8)

1. امام جعفر صادق نے اللہ کے قول ”پس تم میں کوئی کافر ہے اور تم میں کوئی مومن ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ عزوجل ہماری ولایت پر ان کے ایمان کو جانتا ہے اور ان کے کفر کو بھی، جس دن صلب آدم میں جبکہ وہ عالم ذر میں تھے اللہ نے ان سے میثاق لیا۔ (البرہان- ج ۸- ص ۲۴)

2. امام جعفر صادق نے فرمایا: ”اور نور جس کو ہم نے نازل فرمایا“ وہ امیر المؤمنین ہیں۔
(البرہان- ج ۸- ص ۲۷)

3. امام محمد باقر نے اللہ عزوجل کے قول ”پس ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جس کو ہم نے نازل کیا“ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم نور آل محمد میں آئمہ طاہرین ہیں قیامت کے دن تک اور اللہ کی قسم وہی نور اللہ ہیں جن کو نازل کیا اور اللہ کی قسم وہی آسمانوں اور زمین میں اللہ کا نور ہیں، اللہ کی قسم امام کا نور مومنین کے دلوں میں اس سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے جو دن کو چمکتا ہے اور اللہ کی قسم وہی مومنین کی دلوں کو منور کرتے ہیں اور جس کے لیے اللہ چاہتا ہے ان کا نور اس سے چھپا لیتا ہے تو ان کے دل اندھیر ہو جاتے ہیں۔ اللہ کی قسم کوئی بندہ ہم سے محبت نہیں کر سکتا اور ہمیں دلی نہیں مانتا جب تک اللہ اس کے دل کو طاہر نہ کر دے، اور کسی بندے کا دل اللہ پاک نہیں کرتا جب تک وہ ہمیں تسلیم نہ کر لے اور ہمارا مطیع نہ ہو جائے پس جب وہ ہمارا مطیع ہو جاتا ہے اللہ اسے سخت ترین حساب سے معاف کر دیتا ہے اور اسے قیامت کے دن کی سب سے بڑی گھبراہٹ سے امان دے دیتا ہے۔
(البرہان- ج ۸- ص ۲۷)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ ولایت علی کے منکرین و مقصرین و منافقین کو عالم ذر اور عالم ارواح سے جانتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس سے بھی پہلے سے ہر چیز اللہ کے علم میں ہے کہ کون خبیث کیا کیا ظلم آل محمد کے حقوق پر کرے گا، منکر ولایت و عصمت معصومین محفل و بصیرت کا اندھا ہوگا یا کسی کا کاننا کیا ہوا ہوگا یا لنگڑا ہوگا یا اناج ہوگا یا مجوسی ہوگا یا کسی بے وفا شہر کا ہوگا یا کسی بے ہودہ معاشرے کی پیداوار ہوگا، اللہ ان سب کے کروت سے باخبر ہے اور دیکھ رہا ہے، کچھ کی نشاندہی احادیث میں موجود ہے۔

2. مقصر ملاں معصومین جو اللہ کا نور ہیں کو اپنے جیسا خاکی بشر گمان کرتا ہے۔ مقصر ملاں کے ظن اجتہادی نے اس کے دل کا دیا بھجا دیا ہے اور اس پر حارثی کپنی کا تالا لگ گیا

ہے۔



وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ ۚ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَىٰ رَسُولِنَا الْبَلْغُ

الْمُبِينِ ۝

اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اگر تم منہ موڑ لو تو ہمارے رسول پر تو صرف صاف واضح پہنچا دینا ذمہ ہے۔ (التغابن۔ 12)

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَسْمِعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا لِّأَنْفُسِكُمْ ۗ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝

پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جتنی تم میں استطاعت ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور مال خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کیلئے بہتر ہے اور جو نفس کی کنجوسی سے بچا لیتے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (التغابن۔ 16)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اگر تم منہ موڑ لو تو تمہارے رسول کے ذمے صرف صاف پہنچا دینا ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم جو ان سے پہلے تھے جو ہلاک ہوئے اور جو ہمارے قائم کے قیام تک ہلاک ہوں گے وہ سب صرف ہماری ولایت ترک کرنے اور ہمارے حق کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ اور رسول اللہ نے اس دنیا سے پردہ نہیں فرمایا جب تک اس امت کی گردن پر ہمارا حق لازم نہ کر دیا اور اللہ جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی ہدایت دیتا ہے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۹)

2. امیر المؤمنینؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جیسا تقویٰ کرنے کا حق ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ اللہ کی قسم رسول اللہ کی اہل بیت کے علاوہ اس پر کسی نے عمل نہیں کیا، ہم اللہ کا ایسے ذکر کرتے ہیں کہ کسی لمحہ اس کو نہیں بھولے اور ہم اس کا ایسا شکر ادا کرتے ہیں کہ کبھی ناشکری نہیں کی اور ہم اس کی اطاعت کرتے ہیں کہ کبھی نافرمانی نہیں کرتے، اور جب یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ نے عرض کی: ہم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو پھر اللہ نے نازل فرمایا ”پس اللہ سے ڈرو جتنی تم استطاعت رکھتے ہو“ پھر فرمایا ”اور سنو“ یعنی جس چیز کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے ”اور اطاعت کرو“ یعنی اللہ، اور اس کے رسول اور اسکی اہل بیت کی اطاعت کرو جس کے بارے میں تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔

(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۰)

فوائد:-

1. یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے اس لیے دونوں راستوں میں سے جو چاہو اختیار کر لو۔ رسول اللہ نے واضح کھلا صاف طور پر بار بار ہزار ہا مواقع پر ولایت علیؑ کی تبلیغ فرمادی اور بتا دیا کہ ہر ہلاک ہونے والی قوم صرف اس لیے ہلاک ہوئی کہ اس نے ولایت علیؑ سے منہ موڑ لیا۔ رسول اللہ نے امت کی گردن میں ولایت علیؑ کا ہار ڈال دیا، مقصرین نے اللہ کی عظیم نعمت کے ہار کو اتار کر مجوسی ملاں کا پھندا اپنی گردن میں ڈال لیا۔

2. اللہ کی معرفت صرف معصومین کو ہے، اللہ کی کما حقہ عبادت، ذکر، حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس صرف معصومین کرتے ہیں۔ باقی تمام مخلوقات معصومین کو دیکھ کر اپنی ہمت کے مطابق اللہ کی عبادت کی کچھ کوشش کرتے ہیں۔ ہمارا کام صرف سننا اور اطاعت کرنا ہے۔ مقصر ملاں کا معصومین کی برابری کرنا شیطان کا پڑھایا ہوا سبق ہے۔

سورة الطلاق

أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِيَ الْأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا ۗ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا ۖ رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ

لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۗ قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقًا ۗ

اللہ نے ان کے لئے شدید عذاب تیار کیا ہے پس اللہ سے ڈرو اور عقل رکھنے والو جو ایمان لائے ہو یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسول نازل فرمایا جو تمہیں اللہ کی واضح طور پر بیان کرنے والی آیات سناتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور صالح عمل کرتے ہیں تاریکیوں سے نور کی طرف نکال لائے اور جو کوئی اللہ پر ایمان لائے گا اور صالح عمل کرے گا اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں تا ابد ہمیشہ رہیں گے یقیناً اللہ نے اس کا بہترین رزق قرار دیا ہے۔

(الطلاق-10-11)

1. امام علی رضاً نے فرمایا: الذکر رسول اللہ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں اور یہ اللہ عزوجل کی کتاب میں واضح بیان ہے جب وہ سورۃ طلاق میں فرماتا ہے:۔۔۔۔۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاحبان عقل جو ایمان لائے ہے، یقیناً اللہ نے تمہاری طرف ذکر رسول نازل فرمایا جو تم پر واضح بیان کرنے والی آیات تلاوت کرتا ہے۔۔۔۔۔ پس ذکر رسول اللہ ہیں اور ہم ان کے اہل ہیں اور یقیناً اس کے متعلق سورہ نحل میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے، پس اہل ذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے،۔ (البرہان-ج ۸-ص ۴۵)

فوائد:-

1. رسول اللہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں، مولا علی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں جس کا بیان سورۃ زخرف کی آیت نمبر- 44 میں ہے کہ ”یقیناً یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کیلئے“ اور تمام معصومین اللہ تعالیٰ کا ذکر ہیں اسی لئے قول معصوم ہے: نحن ذکر اللہ۔ معصومین قرآن ناطق ہیں اور قرآن صامت بھی اللہ کا ذکر ہے۔ اللہ عزوجل معصومین کا ذکر ہے اور معصومین اللہ تعالیٰ کے ذکر ہیں۔

2. مقصر مجوسی ملاں دور کی گراہی میں مبتلا ہے انتہائی درجے کا جاہل ہے کہتا ہے کہ نماز میں قرآن اور ذکر الہی کے علاوہ مزید کچھ نہیں پڑھا جاسکتا۔ لیکن وہ اتنا بھی نہیں جانتا کہ اللہ کا ذکر محمد اور علی اور انکی پاک آل ہیں۔ اور قرآن ناطق بھی وہی ہیں۔ پھر نماز اقرار ولایت علی سے باطل کیسے ہوگی؟ جو بھی جان بوجھ کر اقرار ولایت علی کے بغیر نماز پڑھتا



سورة الملك

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ

مُسْتَقِيمٍ ﴿۲۲﴾

کیا وہ شخص جو اوندھا اپنے منہ کے بل چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو بالکل سیدھا صراطِ مستقیم پر چل رہا

ہے۔ (الملک-22)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ بیشک اللہ مثال دے رہا ہے اس شخص کی جو ولایت علیؑ سے پھر گیا ہو وہ اس شخص کی طرح ہے جو منہ کہ بل چل رہا ہو اور اپنے معاملے میں ہدایت نہ پاتا ہو۔ اور جو مولانا علیؑ کا اتباع کرے وہ بالکل سیدھا صراطِ مستقیم پر ہے اور صراطِ مستقیم امیر المؤمنینؑ ہیں۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۷۴)

2. امام محمد باقرؑ مسجد حرام میں باب بنی شیبہ سے داخل ہو رہے تھے تو لوگوں کو دیکھ کر فضیل سے فرمایا: اے فضیل یہ لوگ اسی طرح جاہلیت میں طواف کرتے تھے اور نہ یہ حق کی معرفت رکھتے ہیں اور نہ انکا اپنا یا ہوا دین دین ہے۔ اے فضیل ان کی طرف دیکھو وہ اپنے منہ کے بل اوندھے ہیں اللہ ان پر لعنت کرتا ہے جو منہ کے بل اوندھے مسخ شدہ پیدا ہوئے ہیں، پھر فرمایا ”کیا وہ جو اوندھا اپنے منہ کے بل چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ ہے یا وہ جو بالکل سیدھا صراطِ مستقیم پر چل رہا ہے“ اللہ کی قسم اس (صراطِ مستقیم) کا مطلب علیؑ اور اوصیاءؑ ہیں۔ پھر تلاوت کی ”پھر جب وہ اس کو قریب سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا اور کہا جائے گا یہی تو وہ ہے جس کی تم تمنا کرتے تھے“ امیر المؤمنینؑ۔ (اقتباس حدیث)

(البرہان - ج ۸ - ص ۷۵)

فوائد:-

1. ظاہر ہے جو ولایت علیؑ پر ہو وہ اللہ کے سوا کسی کے سامنے نہیں جھکتا اور جو ولایت علیؑ کو چھوڑ کر مجوسی مقصر ملاں کی بیعت کا فادہ گلے میں ڈال لے تو پھر تو اسے جانور کی طرح منہ کے بل ہی چلنا پڑے گا۔

2. ولایت علیؑ کے مخالفین پیدا ہی مسخ شدہ ہوتے ہیں منہ کے بل الٹا چلنے والے قیامت کے دن بھی منہ کے بل چلا کر ان کو اوندھانا کے بل دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ یہ امیر المؤمنینؑ کے القابات دوسروں کے لئے جائز قرار دیتے ہیں۔



فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ

تَدْعُونَ ۝

پھر جب وہ اس کو قریب سے دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے جنہوں نے کفر کیا تھا اور کہا جائے گا یہی تو ہے وہ جس کی تم تمنا کرتے تھے۔ (الملک-27)

1. امام محمد باقرؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی پھر فرمایا: کیا تم جانتے ہو کس کو دیکھیں گے؟ اللہ کی قسم وہ علیؑ کو رسول اللہؐ کے ساتھ دیکھیں گے اور وہ ان کے قریب لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا یہی ہے وہ جس کی تم تمنا کرتے تھے، یعنی اپنے آپ کو امیر المؤمنینؑ کا لقب دیتے تھے، امیر المؤمنینؑ کے علاوہ کسی اور کے لئے یہ لقب جائز نہیں سوائے اپنے پاس سے گھڑ لینے والے جھوٹے کے لئے، یہ قیامت تک کیلئے ہے۔ (البرہان- ج ۸- ص ۷۸)
 2. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ یہ علیؑ ہیں جب وہ (مخالفین ولایت) ان کی اللہ کے پاس منزلت و مقام دیکھیں گے تو اپنے ہاتھ چبائیں گے کہ اس کی ولایت میں میں نے کوتاہی کیوں کی۔ (البرہان- ج ۸- ص ۷۷)
- فوائد:-

1. ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والے، خود کو آیت اللہ العظمیٰ اور امام کہلانے والے یعنی مولا علیؑ کے القابات اپنے لئے جائز قرار دینے والے اور ان کے پیروکار جب قیامت کے دن مولا علیؑ کی شان کی جھلک دیکھیں گے تو ان کے چہرے مسخ اور سیاہ ہو کر بگڑ جائیں گے، پھر وہ افسوس کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اپنے منہ سے چبائیں گے کہ کیوں ولایت علیؑ کے سامنے اپنی ولایت نصب کی پھر اپنے لئے معصومینؑ کے القابات جائز قرار دیئے اور فرعون بن بیٹھے۔ ولایت علیؑ سے کفر کیا اور دوسروں کو بھی اقرار ولایت علیؑ سے فتوے دے دے کر روکا۔ اس دن منہ کے بل دوزخ میں پھینک دیئے جانے کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہوگا۔
2. معصومینؑ کے مقام و مرتبہ اور انکی فضیلتوں کی تمنا کرنا ہلاکت ہے۔ مخلوق صرف ان کی اطاعت کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ ہمارا کام فضائل معصومینؑ سننا اور سنانا ہے اور ولایت علیؑ کی تبلیغ کرنا ہے اور انتظار ظہور امام زمانہؑ کرنا ہے اور عزاداری امام مظلومؑ برپا کرنا ہے۔



سورة القلم

وَإِنْ يَّكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُنزِلُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ
يَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ۗ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِلْعَالَمِينَ ۝^{الزَّيْعِ}

اور ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے تمہارے قدم اپنی بری نظروں سے اکھاڑ دیں گے جب ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو یقیناً دیوانہ ہے اور وہ کچھ نہیں سوائے عالمین کے لیے ذکر۔

(القلم۔ 51-52)

1. امام جعفر صادقؑ مدینہ سے مکہ جا رہے تھے جب غدیر خم پہنچے تو فرمایا: اس جگہ رسول اللہؐ گھڑے تھے جب علیؑ کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا: جس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے۔ اور دائیں طرف چار لوگوں کے خیمے تھے جب انہوں نے آپؐ کی طرف دیکھا کہ علیؑ کا ہاتھ بلند کیا حتیٰ کہ بغل کی سفیدی ظاہر ہو گئی تو وہ کہنے لگے: اس کی آنکھوں کی طرف دیکھو ایسے گھوم رہی ہیں جیسے مجنون کی آنکھیں۔ تو جبرئیلؑ آئے اور عرض کی: تلاوت فرمائیں ”اور ایسے لگتا ہے کہ جن لوگوں نے کفر کیا ہے تمہارے قدم اپنی بری نظروں سے اکھاڑ دیں گے جب ذکر سنتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو ضرور مجنون ہے اور وہ تو صرف عالمین کیلئے ذکر ہے“ اور ذکر علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۹۷)

فوائد:-

1. جو بھی ولایت علیؑ پر ثابت قدم ہو اور اسکی تبلیغ کرے اسے باطل کے طعنے تو سننے پڑتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے مقصرین کی ذرا پرواہ نہیں کی اور ذکر علیؑ جاری رکھا۔ اصولی مقصرین بھی شیعہ مومنین کا مذاق اڑاتے ہیں کہ یہ شیعہ ولایت علیؑ میں پاگل دیوانے ہو گئے ہیں ہر بات میں ولایت علیؑ لے آتے ہیں۔ حالانکہ بصیرت کے اندھوں مقصرین کو معلوم نہیں کہ مولا علیؑ عالمین کے لیے ذکر ہیں جس طرح رسول اللہؐ عالمین کے لیے رحمت ہیں۔

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: ”اپنی مجالس کو ذکر علیؑ سے مزین کیا کرو“۔

ذکر علیؑ عمل کو خوبصورت بناتا ہے۔ ذکر علیؑ کے بغیر اعمال بد صورت اور ناقابل قبول ہوتے ہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ”۔۔۔۔۔ میں کسی عمل کرنے والے کا عمل قبول ہی نہیں کرتا مگر علیؑ کی ولایت اور میرے رسول احمدؑ کی نبوت کے اقرار کے ساتھ۔۔۔۔۔“ (حدیث قدسی) اس حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ عمل میں ایمان کی شرط نہیں لگا رہا بلکہ اقرار ولایت کی شرط ہے عمل کے دوران۔ یعنی جو علم آجانے کے بعد بھی نماز میں ولایت علیؑ کا اقرار نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں۔ اس نے سنت رسولؐ کی مخالفت کی۔



سورة الحاقة

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ رَّسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۙ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۙ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۙ وَلَا
 بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۙ قَلِيْلًا مَّا تَذْكُرُوْنَ ۙ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ وَلَوْ تَقَوَّلَ
 عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۙ لَا خَدْنًا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۙ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۙ
 فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ۙ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ
 اَنَّ مِنْكُمْ مُّكٰذِبِيْنَ ۙ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلٰى الْكٰفِرِيْنَ ۙ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ۙ
 فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۙ

بیشک یہ رسول کریم کا قول ہے اور یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے۔ تم لوگ کم ہی ایمان لاتے ہو۔ اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے تم لوگ کم ہی نصیحت قبول کرتے ہو۔ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے اور اگر بعض باتیں خود گھڑ کر ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے تو تم میں سے کوئی بھی روکنے والا نہ ہوتا۔ اور بیشک یہ متقین کے لیے تذکرہ ہے اور بیشک ہم ضرور جانتے ہیں کہ تم میں سے یقیناً کچھ لوگ جھٹلانے والے ہیں اور بیشک یہ کافروں پر حسرت ہے اور بیشک یہ یقینی حق ہے پس تسبیح کرو اپنے رب عظیم کے اسم کے ساتھ۔ (الحاقة۔ 40-52)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے ان آیات کے بارے میں فرمایا کہ لوگوں نے کہا کہ محمدؐ نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے اللہ نے علیؑ کے بارے میں اس کا حکم نہیں دیا تو اللہ نے اس کو قرآن میں نازل کیا اور فرمایا کہ بیشک ولایت علیؑ رب العالمین کی طرف سے نازل کردہ ہے اور اگر بعض باتیں خود گھڑ کر ہماری طرف منسوب کرتے تو ہم اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے پھر ہم اس کی شہ رگ کاٹ ڈالتے۔ پھر یوں فرمایا کہ بیشک ولایت علیؑ متقین کے لیے تذکرہ ہے، عالمین کیلئے بھی، اور بیشک ہم ضرور جانتے ہیں کہ تم میں جھٹلانے والے بھی ہیں اور بیشک علیؑ کافروں کیلئے حسرت ہے اور بیشک ولایت علیؑ یقینی حق ہے۔ پس اے محمدؐ تسبیح کرو اپنے رب عظیم کے اسم کے ساتھ یعنی اپنے رب عظیم کا شکر ادا کرو جس نے تمہیں یہ فضل عطا فرمایا ہے۔ (البرہان۔ ج 8۔ ص 110)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کے بارے میں آیات کلام الہی ہیں اور قول رسولؐ ہیں۔ ولایت علیؑ سے بھرپور قرآن شاعری اور کہانت نہیں بلکہ عالمین کے رب کا حکم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ کی اہمیت واضح کرنے کیلئے انداز کلام وہی اختیار کرتا ہے جو سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 67 میں ہے۔ تاکہ مقصرین پر واضح ہو جائے کہ ولایت علیؑ والی آیات و احادیث کو غیر معتبر سمجھنے والوں کو اللہ قتل کرے گا۔ ولایت علیؑ کو جھٹلانے والے کافر ہیں اور ولایت علیؑ ان کافروں پر حسرت بن کر ٹوٹی ہے اور یہی کافر ذکر ولایت سے مایوس ہو جاتے ہیں جس کا ذکر

سورۃ مائدہ کی آیت نمبر 3 میں ہے۔ ولایت علیٰ حق یقین ہے اور صرف متقین کا تذکرہ ہے اور وہ اللہ کی اس نعمت ولایت پر اس کا شکر ادا کرتے ہیں۔



سورة المعارج

سَالَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۝ لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ مِّنَ اللَّهِ ذِي

المعارج ۝

مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے جو کافروں کے لئے واقع ہونے والا ہے اس کو کوئی دفع کرنے والا نہیں۔ اللہ کی طرف سے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے۔ (المعارج۔ 1-3)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے متعلق فرمایا کہ مانگنے والے نے عذاب مانگا ہے جو ولایت علیؑ کا کفر و انکار کرنے والوں پر واقع ہوتا ہے جس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ جب غدیر خم کا دن تھا رسول اللہؐ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا پھر علیؑ بن ابی طالبؓ کو بلایا اور انکا ہاتھ پکڑا پھر اپنے ہاتھ سے بلند کیا حتیٰ کہ ان کے بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوگئی اور لوگوں سے فرمایا: کیا میں نے رسالت پہنچادی؟ کیا میں نے تمہیں نصیحت کردی؟ انہوں نے کہا: ہاں اللہ گواہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا: پس جس کا میں مولا ہوں تو اس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ اس سے محبت کر جو اس سے دشمنی کرے اور اس سے دشمنی کرے۔ پس یہ خبر لوگوں میں پھیل گئی تو یہ حارث بن نعمان فہری تک پہنچی تو اپنی سواری پر نکلا اور رسول اللہؐ مقام بطح پر تھے تو اونٹنی کو دوڑاتے لایا پھر اسے باندھا اور نبی اکرمؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا: یا عبد اللہؐ۔ آپؐ نے ہمیں دعوت دی کہ کہو لا الہ الا اللہ تو ہم نے کیا پھر ہمیں دعوت دی کہ کہو آپؐ اللہ کے رسول ہیں تو ہم نے کیا اور جودل میں تھا وہ تھا ہی پھر آپؐ نے ہم سے کہا نماز پڑھو تو ہم نے پڑھی پھر آپؐ نے ہم سے کہا روزے رکھو تو ہم نے رکھے پھر آپؐ نے ہم سے کہا حج کرو تو ہم نے حج کیا پھر آپؐ نے ہم سے کہا جس کا میں مولا ہوں پس اس کا علیؑ مولا ہے اے اللہ اس سے محبت کر جو اس سے دشمنی کرے اور اس سے دشمنی کرے جو اس سے دشمنی کرے۔ تو یہ آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ تو اس سے فرمایا: بلکہ اللہ کی طرف سے اور اسے تین دفعہ فرمایا۔ پس وہ اٹھا اور وہ غصہ میں تھا اور کہنے لگا: اے اللہ اگر جو محمدؐ گھتا ہے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھر برساتا کہ پہلوں کے لیے عذاب اور ہمارے بعد والوں کے لیے عبرت کی نشانی بن جائے اور اگر جو محمدؐ کہتے ہیں وہ جھوٹ ہے تو ان پر عذاب نازل کر (نعوذ باللہ)۔ پھر اپنی اونٹنی پر سوار ہوا اور چل دیا تو اللہ نے اس کے سر پر پتھر مارا اور وہ گر کر مر گیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے نازل فرمایا: مانگنے والے نے عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہوتا ہے جس کو کوئی دفع نہیں کر سکتا۔ اس اللہ کی طرف سے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے۔

(البرہان۔ ج 8۔ ص 115)

فوائد:-

1. ولایت علیؑ کے متعلق قرآن و حدیث کے احکامات کو رد کرنے والے کو اللہ اس لیے سنگسار کرتا ہے کیونکہ اس کی ولادت میں شرک و گندگی ہوتی ہے۔ منکر ولایت کے لیے دنیا میں پتھر اور آخرت میں آگ ہے۔

سورة نوح

رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا وَ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ط
وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝^{النصف}

میرے رب مجھے معاف فرمادے اور میرے والدین کو بھی اور جو میرے گھر میں مومن داخل ہو اور مومنین اور مومنات کو بھی اور ظالموں کے لئے ہلاکت (خسارہ) کے سوا کسی چیز میں اضافہ نہ کر۔

(نوح-28)

۱۔ امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد صرف اور صرف ولایت ہے، جو ولایت میں داخل ہو گیا وہ انبیاء کے گھر میں داخل ہو گیا اور اللہ کا قول ہے ”صرف اور صرف میرا ارادہ ہے کہ تم اہلبیت سے جس کو دور رکھوں اور تمہیں طاہر رکھوں جیسے طاہر رکھنے کا حق ہے“ اس سے مراد آئمہ اور ان کی ولایت ہے جو ان کی ولایت میں داخل ہو گیا وہ نبی اکرمؐ کے گھر داخل ہو گیا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۳۳)

فوائد:-

۱۔ ولایت علیؑ اللہ عزوجل کا قلعہ ہے جو اس میں داخل ہو گیا عذاب سے امان پا گیا۔ ولایت علیؑ رسول اللہ کا بیت الشرف ہے جو اس میں داخل ہو گیا اس کے گناہ ختم ہو گئے۔ جو بھی گناہ گار ولایت علیؑ سے متمسک ہو گیا وہ بھی پاک ہو گیا۔ نجات و کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ آخری دم تک ولایت علیؑ پر قائم رہے۔

۲۔ نبی دعا کر رہے ہیں کہ ظالموں کیلئے بربادی میں اضافہ فرما، یعنی ولایت علیؑ کے سلسلے میں ظلم و مخالفت کرنے والوں کیلئے انبیاء بھی بدعا کرتے ہیں۔



سورة الجن

وَأَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُونَ وَمِنَّا الْقَاسِطُونَ ط فَمَنْ أَسْلَمَ فَأُولَئِكَ تَحَرَّوْا
رَشَدًا ۝ وَأَمَّا الْقَاسِطُونَ فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝ وَأَنَّ لَوِ اسْتَقَامُوا عَلَى

سے منحرف ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن بن گئے ہیں۔ اور یہ کہ اگر لوگ طریقہ پر قائم رہیں تو ہم انہیں وافر پانی سے ضرور سیراب کرتے۔ تاکہ اس میں ہم انہیں آزمائیں۔ اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا۔ اور بیشک مساجد اللہ کے لیے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو، اور یقیناً جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لیے کھڑا ہوا تو لوگ قریب تھے کہ اس پر ہجوم کر آئیں۔ کہہ دو میں تو بس اپنے رب کو پکارتا ہوں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔ کہہ دو کہ میں تمہارے لئے نہ نقصان کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ بھلائی کا۔ کہہ دو مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پاتا۔ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچادینے کے سوا (میری کوئی ذمہ داری نہیں) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا تو یقیناً اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ حتیٰ کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور (کون) تعداد میں کم ہے۔ کہہ دو میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کیلئے لمبی مدت مقرر کرتا ہے۔ وہ عالم الغیب ہے پس اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے جو رسول سے مرتضیٰ ہے تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتا ہے۔ تاکہ وہ جان لے کہ درحقیقت انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچادینے اور وہ احاطہ کیئے ہوئے ہیں ان سب چیزوں کا جو ان کے آس پاس ہیں اور ہر چیز کی تعداد کو اس نے شمار کر رکھا ہے۔ (الجن۔ 14-28)

1. امام محمد باقر نے فرمایا ”پس جو مسلم ہوئے انہوں نے نجات کا راستہ ڈھونڈ لیا“ یعنی جن لوگوں نے ہماری ولایت کا اقرار کیا ”انہوں نے بھلائی کا راستہ پالیا۔ اور جو حق سے منحرف ہیں تو وہ جہنم کا ایندھن بن گئے“ مولا علیؑ کے مخالف اور ان کے ساتھی۔ ”اور یہ کہ اگر لوگ طریقہ پر ثابت قدم رہیں تو ہم انہیں وافر پانی سے ضرور سیراب کرتے“ پس طریقہ ولایت علیؑ ہے۔ ”تاکہ اس سے ہم انہیں آزمائیں“ یعنی قتل حسینؑ سے آزمائیں۔ ”اور جو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے گا وہ اسے سخت عذاب میں مبتلا کرے گا اور بیشک مساجد اللہ کے لیے ہیں لہذا اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو“ یعنی آل محمدؑ کے ساتھ کسی اور کو (شریک نہ کرو) پس ان کے علاوہ کسی اور کو امام مت بناؤ۔ ”اور یقیناً جب اللہ کا عبد اس کو پکارنے کیلئے کھڑا ہوا“ یعنی رسول اللہؐ جب لوگوں کو ولایت علیؑ امیر المؤمنین کی دعوت دیتے ہیں تو ”قریب ہے“ کہ قریش ”ان پر ہجوم کر آئیں“ یعنی دشمنی کرتے ہیں۔ ”کہہ دو میں تو بس اپنے رب کو پکارتا ہوں“ میں تو صرف اپنے رب کے حکم کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ ”میں تمہارے لیے کوئی اختیار نہیں رکھتا“ اگر تم ولایت علیؑ سے منہ پھیر لو ”نقصان کا اور نہ بھلائی کا“ ”کہہ دو مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکتا“ اگر میں چھپاؤں جس چیز کا مجھے حکم دیا گیا ہے ”اور میں ہرگز اس کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں پاتا“ یعنی ماویٰؑ سوائے اللہ کی بات پہنچادینے کے“ کہ میں تمہیں پہنچادوں جو اللہ نے ولایت علیؑ بن ابی طالب کے بارے میں حکم دیا ہے ”اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا“ ولایت علیؑ کے بارے میں ”تو یقیناً اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے“۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ تم دوزخ (نار) تقسیم کرنے والے ہو اور تم کہو گے: یہ میرے لیے ہے اور یہ تیرے لیے ہے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یہ علیؑ اور نار والا امر کب ہوگا؟ تو اللہ نے نازل فرمایا ”حتیٰ کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے“ یعنی موت اور قیامت ”تو وہ دیکھ لیں گے“ یعنی مولا علیؑ کے تمام مخالفین ”کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور (کون) تعداد میں کم ہے“ تو انہوں نے کہا کہ یہ کب ہوگا؟ تو اللہ نے محمدؐ سے فرمایا ”کہہ دو میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے کہ وہ قریب ہے یا میرا رب اس کیلئے لمبی مدت مقرر کرتا ہے“ یعنی ملتوی کرتا ہے ”وہ عالم الغیب ہے پس اپنے غیب کو کسی پر ظاہر نہیں کرتا سوائے جو رسول میں سے مرتضیٰ ہے“ یعنی علی مرتضیٰؑ رسول سے ہیں اور وہ اس سے ہیں۔ اللہ فرماتا ”تو اس کے آگے اور پیچھے محافظ لگا دیتا ہے“ یعنی اس کے دل میں علم ہے اور جو اس کے پیچھے رصد (مہیا کرنے والا محافظ) ہے اس کو علم تعلیم کرتا ہے اور اس کو علم کارزق کھلاتا ہے اور اللہ

اس کو الہام سے تعلیم دیتا ہے اور صد نبی اکرمؐ سے تعلیم ہے ”تا کہ وہ جان لے“ کہ نبیؐ نے ”اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے۔ اور وہ احاطہ کیئے ہوئے ہے“ یعنی علیؑ جو رسولؐ کے پاس علم ہے ”اور ہر چیز کی تعداد کو اس نے شمار کر رکھا ہے“ جو ہو چکا ہے یا ہوگا آدمؑ کے پیدا کرنے کے دن سے لے کر قیامت قائم ہونے تک جو بھی ہوفتنہ یا زلزلہ یا زمین دھنس جائے یا اللہادی جائے یا جو گذری تو میں ہلاک ہوئیں یا جو باقی میں ہلاکت میں پڑیں گی اور کتنے ظالم یا عادل امام ہوں گے ان سب کے نام اور نسب جانتے ہیں اور کون موت سے مرے گا یا قتل ہوگا اور کتنے اماموں کو ذلیل کرنے کی کوشش کی جائے گی تو ذلالت انکو نقصان نہ دے گی اور کتنے اماموں کی مدد کی جائے گی تو مدد اس کو فائدہ نہ دے گی۔

(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۴۰)

2. امام علی رضاً نے فرمایا کہ مساجد آئمہ ہیں۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۴۳)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ”اگر وہ طریقہ پر ثابت قدم رہیں تو ہم ضرور انہیں وافر پانی سے سیراب کریں“ یعنی اگر وہ علیؑ بن ابی طالبؑ امیر المؤمنین اور ان کی ذریت میں سے اوصیاءؑ کی ولایت پر ثابت قدم رہیں اور انکے حکم و نہی کی اطاعت کریں تو ہم ان کے دلوں کو ضرور ایمان سے سیراب کریں اور طریقہ علیؑ بن ابی طالبؑ اور اوصیاءؑ کی ولایت ہے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۳۹)

فوائد:-

1. جو ولایت علیؑ پر ثابت قدم ہو کر صرف معصومین کے احکامات (امر و نہی) پر عمل کرتا ہے اور غیر معصوم مقصرین کے فتوؤں سے منہ پھیر لیتا ہے تو اللہ اس کے دل کو ایمان سے سیراب کر کے مودت سے بھر دیتا ہے۔ اور پھر کر بلا کی قربانی ہر ایک لیے آزمائش ہے کون عزاداری کرتا ہے اور کون عزاداری کے خلاف فتوے دیتا ہے اور کون ولایت آئمہ سے شرک کر کے مجوسی ملاں کو امام اور ولی بناتا ہے۔ ولایت علیؑ کی مخالفت کرنے والوں کو کوئی عذاب الہی سے نہیں بچا سکتا۔
2. مولا علیؑ نے فرمایا کہ میں محمدؐ ہوں اور محمدؐ میں ہے۔ جیسے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں۔ اور اللہ فرماتا ہے کہ جو مرتضیٰ محمدؐ سے ہے اس کے پاس میرا علم غیب ہے وہ امام جس میں ہر چیز احصاء کر دی گئی ہے۔



سورة المزمل

يَا أَيُّهَا الْمَزْمِلُ ۖ قُمْ إِلَيْهِ إِلَّا قَلِيلًا ۖ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۖ

اے (چادر تطہیر لپیٹنے والے) مزملؑ۔ رات کو (نماز میں) قیام کرو مگر کم۔ اس (رات) کا نصف یا اس سے کچھ کم کر لو۔ (المزملؑ۔

(3-1)

1. قول معصومؑ کے مطابق اس سورۃ کا شان نزول یہ ہے کہ نبی اکرمؐ پوری رات کھڑے ہو کر عبادت فرماتے تو اس سے ان کے پاؤں مبارک سو جھ گئے تو

اللہ تعالیٰ نے تخفیف کیلئے یہ نازل فرمایا۔ اور آپؐ چادر اوڑھ کر آرام فرماتے تھے اس لیے اللہ نے مزملؑ کہہ کر خطاب کیا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۴۷)

1. تمام مخلوقات اللہ کی عبادت کا حق ادا نہیں کر سکتیں۔ صرف معصومین اللہ کی کماحقہ عبادت کرتے ہیں۔ معصومین نے آسمانوں میں عبادت کی تو فرشتوں نے ان کو دیکھ کر عبادت کرنا سیکھی۔ اور جن وانس کو پیدا ہی عبادت کرنے کیلئے کیا گیا مگر اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ کم عبادت کیا کرو تا کہ مقصرین کو پتہ چل سکے کہ معصومین نہ ہم جیسے ہیں اور نہ ان کو عبادت کرنے کیلئے اللہ نے خلق کیا ہے۔ معصومین نے جو ظاہری حیات انسانوں کے سامنے گزاری اس میں سب کام ہماری تعلیم و ہدایت کی خاطر انجام دیئے۔ معصومین کا کھانا پینا چلنا پھرنا زندگی بسر کرنا عبادت کرنا سب ہماری تعلیم کی خاطر ہے۔ ورنہ معصومین تو اللہ تعالیٰ کی محبوب ہستیاں ہیں جن کو اللہ نے صرف اپنی خاطر خلق فرمایا ہے۔



سورة المدثر^ص

يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۗ قُمْ فَأَنْذِرْ ۗ

اے مدثر (چادرِ تطہیر اوڑھنے والے)۔ اٹھو اور خبردار کرو۔ (المدثر۔ 1-2)

فَإِذَا نَقَرَ فِي النَّاقُورِ ۗ فَذَلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۗ عَلَى الْكَافِرِينَ

غَيْرُ يَسِيرٍ ۗ

پس جب ناقور میں پھونک ماری جائے گی تو وہ دن بڑا مشکل دن ہوگا کافروں پر آسان نہ ہوگا۔

(المدثر۔ 8-10)

1. امام محمد باقر نے اللہ عزوجل کے قول ”اے مدثر اٹھو اور خبردار کرو“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد محمد ہیں اور رجعت میں ان کا قیام جس میں وہ خبردار کریں گے۔ ”پس جب ناقور میں پھونک ماری جائے گی“ ناقور وہ ندا ہے جو آسمان سے آئے گی کہ خبردار تمہارا ولی اللہ اور فلان بن فلان القائم بالحق ہے۔ یہ ندا جبرائیل اس دن کی تین گھڑیوں میں دے گا تو وہ دن کافروں پر مشکل ہوگا آسان نہیں ہوگا یعنی کافروں مرحومہ لوگوں پر جو اللہ کی نعمت اور ولایت علی بن ابی طالب کا انکار کرتے ہیں۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۵۳-۱۵۵-۱۵۶)

1. مقصرین اللہ کی عظیم نعمت ولایت اور اعلانِ غدیر بھول چکے ہیں۔ مجوسی ملاں یہ بھی بھول چکا ہے کہ رسول اللہ نماز کیسے پڑھتے تھے، سنت کے مطابق تشہد و سلام کیسے ہونا چاہیئے۔ لیکن خبردار۔ رسول اللہ اور تمام معصومین رجعت میں آرہے ہیں پھر ولایت علی کی تبلیغ و دعوت شروع ہوگی۔ اقرار ولایت علی سے بھاگنے والوں پر ظہور کا دن آسان نہیں ہوگا



ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۖ وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَمْدُودًا ۖ وَبَنِينَ

شُهُودًا ۖ وَمَهَدْتُ لَهُ تَمَهِيدًا ۖ ثُمَّ يَطْمَعُ أَنْ أَزِيدَ ۖ كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا

عَيْنًا ۖ سَأُرْهِقُهُ صَعُودًا ۖ إِنَّهُ فَكَرَ وَقَدَّرَ ۖ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۖ ثُمَّ قُتِلَ

كَيْفَ قَدَّرَ ۖ ثُمَّ نَظَرَ ۖ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۖ ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ۖ فَفَالَ إِنَّ هَذَا

إِلَّا سِحْرٌ يُؤْتَرُ ۖ إِنَّ هَذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ۖ سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ۖ

چھوڑ دو مجھے (اس سے بھگتتے کیلئے) جس کو میں نے وحید پیدا کیا ہے اور اس کے لیے بہت پھیلا ہوا مال قرار دیا اور حاضر رہنے والے (گواہ بیٹے اور اس کے لیے راہ ہموار کی پھر وہ طمع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں۔ ہرگز نہیں بیشک وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے میں عنقریب اسے کٹھن گھائی پر چڑھاؤں گا۔ یقیناً اس نے سوچا اور ایک بات تجویز کی۔ پس وہ ہلاک ہو کیسی بات تجویز کی پھر اس نے دیکھا پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا پھر پلٹا اور تکبر کیا پھر کہا یہ کچھ نہیں ہے مگر ایک جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔ یہ کچھ نہیں سوائے بشر کے کلام کے۔ عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا۔ (المدثر۔ 11-26)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”چھوڑ دو مجھے اور جس کو میں نے وحید پیدا کیا“ کے بارے میں فرمایا کہ وحید کا مطلب حرام زادہ ہے یعنی ولایت علیؑ کا مخالف ”اور اس کے لیے زیادہ مال قرار دیا“ یعنی مال کی زیادتی (مہلت) ایک مدت تک ملتوی کر دی ”اور گواہ بیٹے“ جن لوگوں نے گواہی دی کہ رسول اللہؐ کا کوئی وارث نہیں ہوتا ”اور اس کے لیے راہ ہموار کی“ جو بادشاہی سے ملی اس کی راہ ہموار کی ”پھر وہ لالچ کرتا ہے کہ اس میں اضافہ کروں۔ ہرگز نہیں بیشک وہ ہماری آیات سے عناد رکھتا ہے“ یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ کی مخالفت میں رسول اللہؐ سے عناد رکھتا ہے ”میں عنقریب اسے کٹھن گھائی پر چڑھاؤں گا کیونکہ اس نے سوچا اور ایک بات تجویز کی“ گھائی دوزخ میں ایک تانبے کا پہاڑ ہے جس پر مولانا علیؑ کا مخالف مجبوراً چڑھتا ہے جب اس پہاڑ پر ہاتھوں سے چلنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ پگھل جاتا ہے تو گھٹنوں تک اس میں دھنس جاتا ہے پھر جب نکلتا ہے پھر وہی ہوتا ہے اور اسی طرح ہوتا رہتا ہے جب تک اللہ کا حکم ہو۔ تو اس نے ولایت کے بارے میں سوچا جس کے بارے میں حکم دیا گیا تھا اور اس نے اس بات کا فیصلہ کر لیا کہ جب رسول اللہؐ پردہ فرما جائیں گے تو امیر المؤمنینؑ کی بیعت کو تسلیم نہیں کریں گے جو بیعت عہد رسول اللہؐ میں کی ہے ”پس ہلاکت ہو اس پر کیسی بات سوچی پھر ہلاکت ہو اس پر کیسی بات تجویز کی“ عذاب پر عذاب ہوگا اس کو قائم عذاب دیں گے۔ پھر اس نے رسول اللہؐ کی طرف دیکھا اور امیر المؤمنینؑ کی طرف اور تیوری چڑھائی اور منہ بنا لیا اس پر جو اسے حکم دیا گیا ”پھر وہ پلٹا اور تکبر کیا اور اس نے کہا یہ کچھ نہیں سوائے چلتے جادو کے“ منکر ولایت نے کہا بیشک نبی علیؑ کے ذریعے لوگوں پر

جادو کرتا ہے یعنی یہ اللہ عزوجل کی طرف سے وحی نہیں ہے ”عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا“۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۵۸) فوائد:-

1. مقصروں میں وہ حرام زادہ ہوتا ہے جو کہتا ہے کہ فدک حق سیدہ زہراءؑ نہیں تھا۔ یہ مجوسی مقصرین دراصل معصومین سے عناد و حسد رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا سوچ کر فیصلہ کر لیا تھا کہ امام قائم کے پردہ غیبت میں جانے کے بعد بیعت مولانا علیؑ توڑ کر اپنی ولایت کا اعلان کر دیں گے۔ اللہ ان کو ہلاک کرے پھر امام مگھور فرما کر ان کو عذاب دیں۔



وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ص وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ
كَفَرُوا لَ لَا يَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَلَا
يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ لَ وَيَلْقَوْنَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ
وَالْكَافِرُونَ مَا ذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَذَا مَثَلًا ط كَذَلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ مَنْ يَشَاءُ
وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ط وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ط وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرٌ
لِلْبَشَرِ ؕ كَلَّا وَالْقَمَرِ ؕ وَاللَّيْلِ إِذَا أَدْبَرَ ؕ وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ؕ إِنَّهَا
لِإِحْدَى الْكُبَرِ ؕ نَذِيرًا لِلْبَشَرِ ؕ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ؕ ط

اور ہم نے دوزخ کے نگران نہیں بنائے سوائے فرشتوں کے اور ہم نے ان کی یہ تعداد نہیں بنائی مگر ان لوگوں کی آزمائش کیلئے جنہوں نے کفر کیا ہے تاکہ وہ لوگ یقین کر لیں جن کو کتاب دی گئی ہے اور ان لوگوں کا ایمان بڑھ جائے جو ایمان لائے ہیں اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے اور مومنین شک میں نہ رہیں اور جن لوگوں کے دلوں میں مرض ہے اور کفار یہ کہتے ہیں کہ اللہ کا اس مثال سے کیا ارادہ ہے اسی طرح اللہ گمراہ کر دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور نہیں یہ مگر انسانوں کے لیے ذکر۔ ہرگز نہیں قسم ہے چاند کی اور رات کی جب وہ پلٹتی ہے اور صبح کی جب وہ روشن ہوتی ہے۔ یہ بڑی چیزوں میں سے ایک ہے انسانوں کو خبردار کرنے والی۔ تم میں اس کے لیے جو آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے رہنا چاہے۔ (المدثر۔ 31-37)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ”تاکہ وہ یقین کر لیں جن کو کتاب دی گئی ہے“ وہ یقین کرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول اور اس کا وصی حق ہیں۔ ”اور ان کا ایمان زیادہ ہو جائے جو ایمان لائے ہیں“ ان کے ایمان میں وصی کی ولایت سے اضافہ ہوتا ہے۔ ”اور جن کو کتاب دی گئی ہے اور مومنین شک میں نہ رہیں“

یعنی ولایت علیؑ کے بارے میں۔ ”اور نہیں یہ سوائے انسانوں کے لئے ذکر“ ہاں ولایت علیؑ، یہ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک ہے، یعنی ولایت“ تم میں سے جو چاہے آگے بڑھے یا پیچھے رہے، یعنی جو ہماری ولایت کی طرف آگے بڑھے اس سے دوزخ دور کر دیا اور جو ولایت سے پیچھے ہٹے دوزخ کی طرف آگے بڑھا دیا جاتا ہے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۵۹)

فوائد:-

1. شیعہ مومنین جن کو اللہ نے کتاب دی ہے ولایت علیؑ کے صدقے ان کا یقین و ایمان بڑھتا ہے اور جن کے دلوں میں ولایت علیؑ کے حسد کا مرض ہے وہ ان آیات قرآنی سے مزید گمراہ ہوتے ہیں کہ یہ کیا ہے کہ معصومین ہر آیت کو ولایت علیؑ سے جوڑ دیتے ہیں۔ پھر اللہ عز و جل مولانا علیؑ کی سیدۃ فاطمہؑ کی اور قیام قائم کی قسم اٹھا کر فرماتا ہے کہ ولایت علیؑ بہت بڑی چیز ہے۔ اب دین میں زبردستی نہیں کہ مولانا کی ولایت کی طرف بڑھ کر نجات حاصل کرو یا ملاں کی ولایت کی طرف بڑھ کر نار حاصل کرو۔



كُلُّ نَفْسٍ مِّمَّا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ۖ إِلَّا اَصْحَابَ الْيَمِينِ ۗ فِي جَنَّاتٍ

يَتَسَاءَلُونَ ۖ عَنِ الْمُجْرِمِينَ ۗ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ ۖ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ

الْمُصَلِّينَ ۗ وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْمَسْكِينِ ۗ وَكُنَّا نَحُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۗ

وَكُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ ۗ حَتَّىٰ اٰتٰنَا الْيَقِيْنَ ۗ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ

الشَّفَعِيْنَ ۗ

ہر شخص رہن (برغمال۔ قیدی) ہے ان (اعمال) کا جو اس نے کمائے ہیں سوائے اصحاب یمن کے جو جنتوں میں ہوں گے (وہاں سے) وہ مجرموں سے پوچھیں گے۔ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور ہم (حق پر) نکتہ چینی کرنے والوں کے ساتھ نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور ہم یوم الدین کی تکذیب کرتے تھے حتیٰ کہ ہمیں موت آگئی پس سفارش کرنے والوں کی سفارش ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ (المدثر۔ 38-48)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت ”تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے“ کے بارے میں فرمایا کہ اس مطلب ہے کہ ہم آئمہؑ کے اتباع کرنے والوں میں سے نہ تھے جن کے بارے میں اللہ فرماتا ہے ”اور سابقون تو سبقت لے جانے والے ہیں وہی مقررین ہیں“ (واقعہ۔ 10-11) کیا تم نہیں دیکھتے کہ جو گھڑ دوڑ میں سبقت لینے والے کے پیچھے (یعنی دوسرے نمبر پر) رہتا ہے لوگ اسے مصلیٰ کہتے ہیں پس یہی مطلب یہاں ہے کہ اللہ فرماتا ہے ”ہم مصلین میں سے نہ تھے“ ہم سابقین کی اتباع کرنے والوں میں سے نہیں تھے ”اور ہم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے“

یعنی حقوق آل رسول اور وہ خمس ہے جو آل رسول کے قربی اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ کا قول ”اور ہم (حق پر) نکتہ چینی کرنے والوں کے ساتھ نکتہ چینی کیا کرتے تھے اور ہم یوم الدین کی تکذیب کرتے تھے“ یعنی یوم جزا کی ”حتیٰ کہ ہمیں یقین آ گیا“ یعنی موت آگئی اور ”پس سفارش ان کو کوئی فائدہ نہیں دے گی“ اگر تمام مقرب فرشتے اور انبیاء و مرسلین بھی آل محمد کے ناصبی کی شفاعت کریں تو ان سے قبول نہیں کی جائے گی جو وہ سفارش کریں گے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۱۶۲)

فوائد:-

1. مقصرین اپنے ہی اعمال کے قیدی ہیں اس دنیا میں قید بامشقت کاٹ رہے ہیں۔ اقرار ولایت علی کے بغیر محنت و مشقت کر کے اپنی طرف سے بڑے نیک اعمال کر رہے ہیں مگر ان کو راکھ بنا کر اڑا دیا جائے گا۔ آخرت میں معلوم ہوگا کہ اقرار ولایت نہ کرنے کی وجہ سے وہ مجرم بن گئے کیونکہ وہ سابقین کی اطاعت و پیروی کرتے ہوئے ویسی نماز نہیں پڑھتے تھے جیسے رسول اللہ پڑھتے تھے جس میں رسول اللہ ولایت علی کی گواہی تلاوت فرماتے تھے اور نماز میں امت کی مغفرت کے لیے دعا بھی کرتے تو علی کے حق کا واسطہ دے کر کرتے۔ اور مقصرین خمس نہیں دیتے تھے یعنی خمس کے حقداروں کی بجائے مجوسی ملاں کو دے کر ضائع کر دیتے تھے اور بغیر علم کے خواہ خواہ ولایت علی پر نکتہ چینی کرتے تھے کہ مسجد اور نماز میں ذکر علی کہاں سے آ گیا۔ اور رجعت پر بھی مقصرین کا کماحقہ ایمان نہیں ہے۔ اسی لیے امام نے فرمایا کہ اگر تمام فرشتے اور انبیاء بھی ناصبی کی شفاعت کریں گے تو قبول نہ ہوگی۔ اور ناصبی کی تشریح بھی امام نے مکمل طور پر فرمادی ہے کہ وہ نام نہاد شیعہ علماء جو معصومین کی شان میں گستاخی کرتے ہیں اور اس میں بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں جو فوج یزید لعنت اللہ سے بھی بدتر ہیں۔ یعنی وہ مجوسی عالم جو ولایت علی کے سامنے اپنی ولایت کا جھنڈا نصب کرتے ہیں پھر اقرار ولایت علی کے خلاف فتوے دیتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں اور پھر معصومین کے القابات بھی استعمال کرتے ہیں۔ تفصیل احتجاج طبری میں موجود ہے۔



فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ ۝ كَانَهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَفِرَّةٌ ۝ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝ بَلْ يُرِيدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَنْ يُوتَىٰ صُحُفًا مِّنْشَرَةً ۝ كَلَّا ۝ بَلْ لَا يَخَافُونَ الْآخِرَةَ ۝ كَلَّا إِنَّهُ تَذْكِرَةٌ ۝ فَمَنْ شَاءَ ذَكَرْهُ ۝ وَمَا يَذْكُرُونَ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۝ هُوَ أَهْلُ التَّقْوَىٰ وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝

ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تذکرہ سے منہ موڑ رہے ہیں گویا کہ وہ جنگلی گدھے ہیں جو شیر سے خوفزدہ ہو کر بھاگ رہے ہیں۔ بلکہ ان میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلی کتاب دی جائے ہرگز نہیں بلکہ وہ لوگ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔ ہرگز نہیں بیشک وہ تذکرہ ہے۔ پس جو چاہے اس کا ذکر کرے اور کوئی ذکر نہیں کرتا سوائے جس کیلئے اللہ چاہے وہ تقویٰ والے اور مغفرت والے ہیں۔ (المدثر - 49-56)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا ”پس ان کو کیا ہو گیا ہے کہ تذکرہ سے منہ موڑتے ہیں“ یعنی ولایت امیر المؤمنین کے تذکرے سے اور ”گویا وہ جنگلی گدھے جو شیر سے ڈر کر فرار ہوتے ہیں“ یعنی وہ وحشی گدھے ہیں جو فرار اختیار کرتے ہیں جب اسد کو دیکھتے ہیں اور اسی طرح مرجہ لوگ حق سے نفرت کرتے ہیں

جب آل محمد کے فضائل سنتے ہیں پھر اللہ فرماتا ہے ”بلکہ ان میں سے ہر آدمی چاہتا ہے کہ اسے کھلی کتاب دی جائے“، یعنی مخالفین میں تمام آدمی چاہتے ہیں کہ ان پر آسمان سے کتاب نازل ہو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے خوف نہیں کھاتے“ اس سے مراد قائم کی حکومت ہے پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ تذکرہ ولایت ہے ”ہرگز نہیں بیشک وہ تذکرہ ہے پس جو چاہے اس کا ذکر کرے اور ذکر نہیں کرتا مگر جس کے لیے اللہ چاہے وہ ہی تقویٰ والے اور مغفرت والے ہیں“۔ اس جگہ پر تقویٰ نبی اور مغفرت امیر المؤمنین ہیں۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۶۱)

فوائد:-

1. جو اقرار ولایت علی سے فرار کرتے ہیں اللہ ان کو جنگی وحشی (جن کو اصل تہذیب و شریعت کا پتہ نہ ہو) گدھے قرار دیتا ہے جو اسد اللہ سے بھاگتے ہیں اور پھر بھاگ کر آگ کے گڑھے میں گر جاتے ہیں۔ اور بھاگتے مقصرین اس لیے ہیں کہ ولایت علی قرآن و سنت کے تحت شک و اختلافات سے پاک دین حق پر جمع ہونے کی دعوت دیتی ہے اور اس کے برعکس مقصرین کے مجوسی رہبر قرآن و سنت کو ناکافی سمجھتے ہیں اختلافات کو رحمت سمجھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہر مجوسی ملاں پر آسمان سے کتاب اترے۔ اب یہ تو ان کو معلوم ہے کہ اللہ سے تو ان کا کوئی رابطہ ہے نہیں لہذا بغض و حسد کی بنا پر ہر ایک ملاں نے اپنی کتاب چھاپ لی اور لوگوں کو گمراہ کیا کہ یہ رسالہ عملیہ اللہ کی طرف سے ہے جو اس پر عمل کرے مجوسی ملاں اس کا ذمہ دار ہوگا۔ اور وہ دراصل قیام قائم اور ذوالفقار سے بھی نہیں ڈرتے۔ اب یہ اللہ کی عطا کردہ توفیق ہے پاک و حلال ولادت والوں کے لیے کہ وہ اقرار ولایت علی اور ذکر فضائل علی کرتے ہیں وہی تقویٰ اور مغفرت والے ہیں یعنی محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ انہی کے ہادی اور ولی ہیں۔



سورة القيامة

إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴿١٢﴾ فَإِذَا قَرَأَهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴿١٣﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ

﴿١٤﴾ كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ﴿١٥﴾ وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ﴿١٦﴾ وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ

نَاصِرَةٌ ﴿١٧﴾ إِلَىٰ رَبِّهَا نَظِرَةٌ ﴿١٨﴾

بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کو پڑھانا ہمارے ذمہ ہے پس جب ہم اسے پڑھیں تو اس قرأت کی پیروی کرو۔ پھر اس کی وضاحت کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ تم دنیا سے محبت کرتے ہو اور آخرت کو چھوڑ دیتے ہو۔ اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

1. فرمایا: قرآن کا جمع کرنا اور پڑھنا آل محمد کی ذمہ داری ہے ”پس جب ہم اسے پڑھیں تو اس قرأت کا اتباع کرو“ یعنی اس کا اتباع کرو جو سنایا جاتا ہے ”پھر اس کا بیان بھی ہمارے ذمہ ہے“ یعنی اس کی تفسیر۔

(البرہان - ج ۸ - ص ۱۶۷)

2. امام علی رضاً سے عبدالسلام ہروی نے پوچھا: یا بن رسول اللہ اس حدیث کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں ”بیشک مومنین جنت میں اپنی منزلوں سے اپنے رب کی زیارت کریں گے“ تو فرمایا: اے ابوصلت بیشک اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اپنی مخلوق میں انبیاء اور ملائکہ سے بھی زیادہ فضیلت عطا فرمائی ہے اور ان کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیا اور ان کی بیعت کو اپنی بیعت اور دنیا و آخرت میں ان کی زیارت کو اپنی زیارت۔ پس اللہ عزوجل فرماتا ہے ”جس نے رسول کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ کی اطاعت کی“ (النساء - 80) اور فرمایا ”بیشک جو لوگ تیری بیعت کرتے ہیں یقیناً وہ اللہ کی بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں کے اوپر اللہ کا ہاتھ ہے“ (الفح - 10) اور نبی اکرم کا فرمان ہے: جس نے میری حیات ظاہری میں یا میری شہادت کے بعد میری زیارت کی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی زیارت کی۔ اور نبی اکرم کا جنت میں درجہ تو سب درجات سے بلند ہے۔ پس جس نے اپنی منزل میں جنت کے درجے سے آپ کی زیارت کی تو یقیناً اس نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی زیارت کی۔

پھر عبدالسلام نے پوچھا: یا بن رسول اللہ اس حدیث کے کیا معنی ہیں ”کہ لا الہ الا اللہ کا ثواب اللہ تعالیٰ کے چہرے کی طرف دیکھنے کے برابر ہے“ تو فرمایا: اے ابوصلت جس نے اللہ تعالیٰ کے چہرے کی صفت بیان کی جیسے چہرے ہوتے ہیں تو یقیناً کفر کیا لیکن اللہ تعالیٰ کا چہرہ اس کے انبیاء اور اس کے رسول اور اس کی حجتیں ہیں جن کے ذریعے اللہ عزوجل کی طرف توجہ حاصل ہوتی ہے اور اس کے دین کی طرف اور اس کی معرفت۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور باقی رہ جانے والا ہے تیرے رب کا چہرہ جلال و اکرام والا“ (الرحمن - 26-27) اور اللہ عزوجل فرماتا ہے ”ہر چیز ہلاک ہو جانے والی ہے سوائے اس کے چہرے کے“ (القصص - 88) پس قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اس کے رسولوں اور اس کی حجتوں کی طرف اپنے درجوں سے دیکھنا ثواب عظیم ہے مومنین کے لیے اور تحقیق نبی اکرم نے فرمایا: جس نے میری اہل بیت اور عترت سے بغض کیا قیامت کے دن نہ میں اسے دیکھوں گا اور نہ وہ مجھے دیکھے گا۔ بیشک تم میں ایسے موجود ہیں جو مجھے کبھی نہ دیکھیں گے بعد اس کے جب میں ان سے جدا ہو جاؤں گا۔ اے ابوصلت بیشک اللہ تعالیٰ کا وصف مکان سے نہیں بیان کیا جاسکتا اور نہ وہم و بصیرت اس کا ادراک کر سکتے ہیں۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۱۶۹)

3. رسول اللہ نے فرمایا: فقیر مومنین میں سے کوئی ایک ایسا نہیں جس کے ذمہ تبعہ (پیروی) نہ ہو۔ پوچھا گیا: میں آپ پر قربان تبعہ کیا ہے؟ فرمایا: اکاون رکعات اور مہینے میں تیس دن روزے۔ جب قیامت کا دن ہوگا وہ اپنے قبروں سے نکلیں گے اور ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے تو ان میں سے ایک مرد سے کہا جائے گا: مانگو تمہیں عطا کیا جائے۔ تو وہ کہے گا: میں اپنے رب سے محمد کے چہرے کی زیارت مانگتا ہوں۔ تو اللہ عزوجل اہل جنت کے لیے اجازت دے گا کہ وہ محمد کی زیارت کریں۔ پس رسول اللہ کے لیے جنت کے قالینوں میں سے ایک قالین پر نور کا منبر نصب کیا جائے گا جس کی ایک ہزار سیڑھیاں ہیں اور ایک زینے سے دوسرے زینے تک گھوڑے کی دوڑ کا سفر ہے تو اس پر محمد اور امیر المؤمنین اوپر چڑھ کر تشریف فرما ہوں گے اور آل محمد کے شیعہ اس منبر کو مس کریں گے تو اللہ ان کی طرف نظر کرم کرے گا اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے“ تو ان کو نور عطا کیا جائے گا حتیٰ کہ جب ان میں سے کوئی واپس آئے گا تو حور اس کی طرف نظر بھر کر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتی ہوگی۔

(البرہان - ج ۸ - ص ۱۷۰)

فوائد:-

1. قرآن مجید کو رسول اللہ نے فرمانے پر مولا علی نے جمع کیا۔ قرآن کا ترجمہ، تفسیر، تنزیل اور تاویل صرف معصومین جانتے ہیں کہ اللہ کے کلام کا کیا مطلب ہے کیونکہ وہی لسان اللہ اور مشیت اللہ ہیں۔ اور احکامات قرآنی کی پیروی کرنا ہمارا فرض ہے۔ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ہم صرف پانچ سو آیات لیں گے باقی ولایت علی والی آیات ہم پر لاگو نہیں ہوتیں

سورة الانسان

وَيُطْعَمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكْرًا ۝

اور وہ اللہ کی محبت کی بنا پر مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں (اور ان سے کہتے ہیں) ہم تمہیں صرف اللہ کی خاطر کھلا رہے ہیں ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ (الانسان۔ 8-9)

1. امام حسن اور حسینؑ کی ایک دفعہ طبیعت ذرا ناساز ہوئی تو مولا علیؑ نے تین روزوں کی نذر مان لی اور سیدہ فاطمہ زہراؑ اور حضرت فضہؑ نے بھی نذر مان لی اور امام حسنؑ و حسینؑ نے بھی نذر مان لی۔ ان کی طبیعت بحال ہو گئی تو اہل بیتؑ نے روزہ رکھ لیا۔ اور حضرت فضہؑ نے جو کی پانچ روٹیاں پکائیں اور افطار کے وقت دسترخوان لگا دیا تو دروازے پر ایک مسکین نے آکر کھانا مانگا تو سب نے اپنا کھانا اسے عطا کر دیا۔ دوسرے دن پانی سے روزہ رکھا کیونکہ روزانہ جناب سیدہ فاطمہ زہراؑ اور ان کا تہی تھیں تو شمعون یہودی سے ایک صاع جو معاوضہ میں ملتے اور یہ تین روزوں کیلئے مولا علیؑ نے تین صاع جو کا اس سے معاملہ کیا تھا۔ دوسرے دن ہر ایک کیلئے پھر حضرت فضہؑ نے ایک روٹی پکائی اور افطار کے وقت پانچ روٹیاں دسترخوان پر رکھ دیں تو دروازے پر ایک یتیم نے آکر کھانا مانگا تو پھر سب نے اپنا کھانا اسے دے کیا اور بھوکے رہے۔ تیسرا روزہ پھر پانی سے رکھا اور حضرت فضہؑ نے پانچ روٹیاں پکا کر افطار کے وقت دسترخوان پر رکھیں تو دروازے پر ایک قیدی نے آکر کھانے کا سوال کیا تو سب نے اپنا کھانا اسے عطا کر دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہؐ نے آکر فرمایا کہ جبرائیل آئے ہیں اور آپ سب کو سلام کہتے ہیں اور آپ کی شان میں یہ آیات (1-22) نازل فرمائی ہیں۔ (خلاصہ حدیث) (البرہان۔ ج 8۔ ص 149)

فوائد:-

1. معصومینؑ کا قول و فعل قرآن بنتا ہے اور مزید برآں معصومینؑ کچھ بولتے ہی نہیں مگر وہ اللہ کی منشا ہوتی ہے اور معصومینؑ کوئی فعل انجام دیں تو اللہ سے اپنا فعل قرار دیتا ہے۔ اور معصومینؑ اللہ کی محبت میں ہر چیز قربان کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہ سورۃ جو اہل بیتؑ کی شان میں نازل کی ہے اس میں اہل بیتؑ کی جاریہ حضرت فضہؑ بھی شامل ہیں۔ قرآن معصومینؑ کا قصیدہ ہے اور ان کے دشمنوں کیلئے عذاب کی خوشخبری ہے۔ اسی لیے مقصرین قرآن سے دور بھاگتے ہیں۔



إِنَّ هَذِهِ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ۝ وَمَا تَشَاءُ وَنَ إِلَّا أَنْ

يَشَاءَ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا ۝ قِصْلُ ۝ يُدْخِلُ مَنْ يَشَاءُ فِي

رَحْمَتِهِ ط وَ الظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ع

بیشک یہ تذکرہ ہے پس جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے والی سبیل اختیار کرے۔ اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر جو اللہ چاہتا ہے بیشک اللہ علیم و حکیم ہے۔ وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ (الانسان

(31-29-)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ”بیشک یہ تذکرہ ہے“ یعنی ولایت ”وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل کرتا ہے“ یعنی ہماری ولایت میں۔ ”اور ظالموں کیلئے اس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے“ کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ فرماتا ہے، اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، بیشک اللہ اس سے بلند تر ہے کہ وہ ظلم کرے اور وہ منع کرتا ہے کہ اس کی ذات کے ساتھ ظلم منسوب کیا جائے۔ لیکن اللہ اپنے نفس کو ہمارے ساتھ ملاتا ہے تو اس نے ہمارے اوپر ظلم کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت قرار دیا پھر اس کو قرآن میں اپنے نبیؐ پر نازل فرمایا، اور ہم ان پر ظلم نہیں کرتے بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں“ (نحل۔ 118۔ بقرہ 57) (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۱۸۷)

فوائد:-

1. تذکرہ ولایت علیؑ قرب الہی کی سبیل ہے۔ معصومینؑ مشیت الہی ہیں جو یہ چاہتے ہیں وہی ان کا خالق چاہتا ہے۔ جو ولایت علیؑ میں پورا داخل ہو گیا وہ اللہ کی رحمت میں داخل ہو گیا۔ ولایت علیؑ ولایت الہی ہے تو لامحالہ جو ولایت الہی کو چھوڑ کر مجوسی ملاں کی ولایت کے سامنے پوجا پاٹ شروع کر دے گا تو اس نے خود ہی اپنی جان پر ظلم کیا ہے۔ اب اگر کسی پر قرآن وحدیث چھوڑ کر ظن و قیاس پر مبنی فتاویٰ پر عمل کرنے کی وجہ سے عذاب ہوگا تو یہ عدل ہے ظلم نہیں ہوگا۔



سورة المرسلات

وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ ؕ أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ؕ ثُمَّ نَتَّبِعُهُمُ الْآخَرِينَ ؕ

كَذَلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ ؕ

تبہمی ہے اس دن تکذیب کرنے والوں کے لیے۔ کیا ہم نے اگلوں کو ہلاک نہیں کیا؟ پھر انہی کے پیچھے ہم بعد والوں کو بھیج دیں گے۔ مجرموں کے ساتھ ہم اسی طرح کرتے ہیں۔

(المرسلات۔ 15-18)

انْطَلِقُوا إِلَىٰ مَا كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ﴿٣١﴾ انْطَلِقُوا إِلَىٰ ظِلِّ ذِي ثَلَاثِ شُعَبٍ ﴿٣٢﴾

ظَلِيلٌ وَلَا يُغْنِي مِنَ اللَّهَبِ ﴿٣٣﴾

چلو (اب) اس چیز کی طرف جس کو تم جھٹلاتے تھے۔ چلو اس سایے کی طرف جو تین شاخوں (نوگوں) والا ہے۔ نہ ٹھنڈا سایہ دینے

والا اور نہ ہی شعلوں سے بچانے والا۔ (المرسلات۔ 29-31)

1. امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا ”تباہی ہے اس دن تکذیب کرنے والوں کیلئے“، یعنی اللہ فرماتا ہے کہ اے حبیب محمد! تباہی ہے تکذیب کرنے والوں کیلئے اس کی جو میں نے تمہاری طرف ولایت علیؑ کے بارے میں وحی کی ہے۔ ”کیا ہم نے اولین کو ہلاک نہیں کیا۔ پھر انہی کے پیچھے ہم آخرین کو بھیج دیں گے“ یعنی اولین وہ لوگ جنہوں نے اوصیاء کی اطاعت کے بارے میں رسولوں کی تکذیب کی ”مجرموں کے ساتھ ہم اسی طرح کرتے ہیں“، یعنی جس نے آل محمدؑ کے بارے میں جرم کیا اور ان کے وصی گوستایا جتنا سنا سکتا تھا۔ (البرہان۔ ج 8۔ ص 191)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: جب لوگوں (مخالفین ولایت) کو پیاس ستائے گی تو ان سے کہا جائے گا ”جاؤ اس کی طرف جسے تم جھٹلاتے تھے“، یعنی امیر المؤمنینؑ، پھر جب وہ ان کے پاس آئیں گے تو ان لوگوں سے فرمائیں گے ”جاؤ سہہ شعبہ سائے کی طرف۔ نہ سایہ دار اور نہ شعلوں سے بچانے والا“ یعنی پیاس کے شعلوں سے۔

(البرہان۔ ج 8۔ ص 191)

3. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ جب اہل دوزخ آگ میں جانے کو تیار کیئے جائیں گے تو آگ میں داخل ہونے سے پہلے انہیں اس کی طرف بھیجا جائے گا اور کہا جائے گا: اس سہہ شعبہ سائے میں داخل ہو جاؤ۔ جو آگ کے دھوئیں سے بنا ہوا ہوگا اور وہ سمجھیں گے کہ یہ جنت ہے۔ پھر وہ آگ میں فوج در فوج داخل ہوں گے اور وہ دو پہر کا وقت ہوگا۔ اور اہل جنت کو ان کی خواہش کے تحفے ملیں گے حتیٰ کہ جنت میں انکو انکی منزلیں عطا کر دی جائیں گی دو پہر کے وقت۔

(الصافی۔ ج 3۔ ص 502)

فوائد:

1. پہلی امتوں میں جو ہلاک ہوئے وہ ولایت علیؑ کی مخالفت میں واصل جہنم ہو چکے ہیں اور جو بعد والوں میں ولایت علیؑ اور عزاداری کے خلاف فتوے دیتے ہیں اللہ تعالیٰ انکو بھی پہلوں کے ساتھ دوزخ میں منسلک کرتا ہے۔ قیامت کے دن بڑے بڑے نمازی حاجی روزے دار مگر جب اللہ کے حق میں اقرار ولایت سے انکار کر کے کوتاہی کرنے والے مقصرین اللہ سے جنت کا مطالبہ کریں گے تو ان کو اس نکتہ سائے کے نیچے جانے کا حکم ہوگا جسے وہ جنت سمجھیں گے وہاں ان پر شعلوں کی بارش ہوگی کیونکہ دنیا میں بھی وہ ولایت علیؑ کو چھوڑ کر آگ پرست مجوسی ملاں کی ولایت کا اقرار کرتے تھے تو جس کو جو چیز پسند اور محبوب ہوتی ہے وہ اسی کے ساتھ محسوس ہوگا اور اسی کے ساتھ رہے گا۔

2. یا اللہ ہماری دعا ہے جو شیعہ مومنین سنت رسول اللہؐ اور تیرے حکم کے مطابق تیرے حضور میں حاضر ہو کر نماز میں ولایت علیؑ کی شہادت دیتے ہیں انکو معصومین کی رحمت کے سائے تلے رکھنا۔ اور جو لوگ مجوسی مقصر ملاں کی ولایت کو مانتے ہیں انکو مجوسی ملاں کے ساتھ بھیجنا جہاں بھی وہ جائیں۔ الہی آمین۔



سورة النبأ

عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۚ عَنِ النَّبَا الْعَظِيمِ ۚ الَّذِي هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۚ كَلَّا

سَيَعْلَمُونَ ۚ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۚ

وہ کس کے متعلق ایک دوسرے سے سوال کرتے ہیں؟ اس عظیم خبر کے متعلق جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا پھر ہرگز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے۔

(النبأ-1-5)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا ”وہ کس کے متعلق سوال کرتے ہیں“ یہ امیر المؤمنینؑ کے متعلق ہے اور امیر المؤمنینؑ کا فرمان ہے: اللہ عزوجل کی کوئی آیت مجھ سے بڑی نہیں اور نہ ہی اللہ کی کوئی خبر مجھ سے بڑی ہے اور یقیناً میری ولایت کو گذری ہوئی امتوں پر بھی فرض کیا گیا۔ تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ (البرہان - ج 8 - ص 192)

2. رسول اللہؐ نے علی مرتضیٰؑ سے فرمایا: یا علی تم حجت اللہ ہو اور تم باب اللہ ہو اور تم اللہ کی طرف جانے والا راستہ ہو اور تم نبأ عظیم ہو اور تم صراط مستقیم ہو اور تم مثل الاعلیٰ ہو، یا علی تم مسلمانوں کے امام ہو اور امیر المؤمنینؑ ہو اور خیر الوصیینؑ ہو اور صدیقیوں کے سید و سردار ہو، یا علی تم فاروق اعظمؑ ہو اور تم صدیق اکبر ہو، یا علی تم میرے خلیفہ ہو اور تم میرے دین کے قاضی ہو اور تم میرے دشمنوں کو سزا دینے والے ہو، یا علی تم میرے بعد مظلوم ہو یا علی تم مجھے چھوڑ دیا جائے گا یا علی تم مجھے مجبور بنا دیا جائے گا۔

اللہ گواہ ہے اور جو میری امت میں سے حاضر ہیں کہ تیرا گروہ (پارٹی، حزب) میرا گروہ ہے اور میرا گروہ اللہ کا گروہ ہے اور بیشک تیرے دشمنوں کی پارٹی شیطان کی پارٹی ہے۔ (البرہان - ج 8 - ص 195)

3. رسول اللہؐ کے پاس صحرا بن حرب آیا اور پوچھنے لگا: یا محمدؐ آپ کے بعد یہ امر (ولایت) ہمارے لیے ہے یا کس کے لیے ہے؟ فرمایا: اے صحرا۔ میرے بعد امارت (خلافت) اس کے لیے ہے جو مجھ سے اس منزلت پر ہے جس پر ہارونؑ موسیٰؑ سے ہے تو اللہ نے یہ نازل فرمایا ”وہ کس بارے میں پوچھتے ہیں؟ نبأ عظیم کے بارے میں“ ان میں سے کچھ علیؑ کی ولایت و خلافت کی تصدیق کرتے ہیں اور ان میں سے کچھ اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ پھر فرمایا ”ہرگز نہیں“ اور یہ ان کی نفی اور رد ہے۔ ”عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا“ یعنی عنقریب انہیں اسکی خلافت معلوم ہو جائے گی جب ان سے ان کی قبروں میں اس کے متعلق سوال کیا جائے گا، پس کوئی اس دن نہ زمین کے مشرق میں اور مغرب میں، اور نہ خشکی پر اور نہ سمندر میں بچے گا مگر یہ کہ منکر و نکیر اس سے موت کے بعد امیر المؤمنینؑ کی ولایت و خلافت کے متعلق سوال کریں گے اور وہ مرنے والے کو کہتے ہیں: تیرا رب کون ہے؟ اور تیرا دین کون سا ہے؟ تیرا نبی کون ہے؟ اور تیرا امام کون ہے؟ (البرہان - ج 8 - ص 195)

4. جنگ صفین میں ایک شخص فوج شام سے نکلا۔ اس نے اسلحہ لگایا ہوا تھا اور اس کے اوپر قرآن اور وہ پڑھ رہا تھا ”عم یتساءلون۔ عن النبأ العظیم“ تو

مولاعلیٰ بنفیس نفیس نکلے اور اس سے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ نباء عظیم کیا ہے جس میں تم اختلاف کر رہے ہو؟ اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو مولاعلیٰ نے اس سے فرمایا: میں ہوں اللہ کی قسم وہ عظیم خبر جس میں تم اختلاف کر رہے ہو اور اس کی ولایت میں تم جھگڑا کر رہے ہو اور میری ولایت سے تم قبول کرنے کے بعد واپس پلٹ رہے ہو اور تمہاری بغاوت تمہیں ہلاک کر رہی ہے بعد اس کے کہ میری تلوار نے تمہیں نجات دلوائی اور یقیناً تم غدیر کے دن کو بھی جانتے ہو اور قیامت کے دن بھی (دوبارہ) جان جاؤ گے جو تم (پہلے سے) جانتے ہو۔ پھر مولانا نے اپنی ذوالفقار بلند کی اور اس کے سر اور ہاتھوں پر ماردی۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۱۹۶)

5. مولاعلیٰ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں وہ نباء عظیم ہوں جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ہرگز نہیں عنقریب وہ جان لیں گے پھر ہرگز نہیں عنقریب انہیں معلوم ہو جائے گا جب میں جنت اور دوزخ کے درمیان کھڑا ہوں گا اور کہوں گا: یہ میرے لئے اور یہ تیرے لئے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۱۹۶) فوائد:-

1. اللہ کی عظیم خبر اور سب سے بڑی آیت مولاعلیٰ ہیں اگر کوئی کہے کہ نہیں میں بھی آیت اللہ العظمیٰ ہوں اور ولی بھی ہوں اور مخلوق پر حجت بھی ہوں اور اسلام پر بھی حجت ہوں تو اللہ سے قتل اور ہلاک نہیں کرے گا تو اور کیا کرے گا۔ جیسے گذری ہوئی امتوں کو ہلاک کیا جنہوں نے ولایت علیٰ سے انکار اور اس کی مخالفت کی۔

2. رسول اللہ نے مولاعلیٰ سے فرمایا کہ تم میرے دین کے قاضی ہو مگر میرے بعد تمہیں مظلوم اور مجبور بنایا جائے گا اور تیرے مخالف شیطان کی پارٹی میں۔ تو صاف ظاہر ہے جو مولاعلیٰ کو قاضی نہیں مانتے یعنی اقوال معصومین پر مجوسی ملاں کے فتووں کو ترجیح دیتے ہیں وہ شیطان کی پارٹی میں یعنی وہ نمازیں اللہ کیلئے نہیں پڑھتے بلکہ طاغوت کی عبادت کرتے ہیں۔ اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ قیام قائم سے پہلے جتنے بھی جھنڈے اٹھیں گے وہ باطل پر ہوں گے اور طاغوت کی عبادت کرتے ہوں گے (یعنی ولایت علیٰ کی مخالفت)۔ اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جن علماء اور قاضیوں کے اعمال ان کے اقوال سے مختلف ہوں گے (یعنی زبانی کلامی لوگوں کو کہتے ہیں کہ ہم شیعہ ہیں اور ولایت علیٰ کو مانتے ہیں مگر عمل کی منزل پر کہتے ہیں کہ اقرار ولایت سے نماز باطل ہو جاتی ہے) قیامت کے دن وہ اپنی زبانیں چبا رہے ہوں گے اور ان کی زبانیں ان کے سینوں تک نکلی ہوں گی اور ان سے پیپ بہ رہی ہوگی۔

3. اللہ کے سامنے اقرار ولایت سے انکار کا نتیجہ موت کے وقت، قبر میں، حشر میں اور صراط پر معلوم ہوگا کہ مجوسی ملاں نے مقصرین کے ساتھ کیا ہاتھ کیا ہے۔ مجوسی ملاں کو تو آگ سے محبت ہے اور اپنی زبان سے بھی محبت ہے جو آگ میں رہنے والے بولیں گے۔ دوسرے لوگ خواجواہ بھیڑ چال میں خود کو ہلاک کر رہے ہیں۔

4. مجوسی مقصرین فوج شام کی طرح قرآن تو پڑھتے ہیں مگر آیات ولایت سے بے خبر ہیں۔ مقصر چاہے قرآن پڑھے یا نماز وہ ذوالفقار سے ہرگز نہیں بچ سکتا۔



يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۗ لَا يَتَكَلَّمُونَ إِلَّا مَنْ أَدِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ

وَقَالَ صَوَابًا ۗ ذَٰلِكَ الْيَوْمَ الْحَقُّ ۗ فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ مَا بَا ۗ إِنَّا

أَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيبًا ۗ يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ يَدُهُ وَيَقُولُ الْكٰفِرُ

يَلَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا ۗ

جس دن روح اور فرشتے صف بستہ کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہیں بولے گا سوائے اس کے جسے رحمان نے اجازت دی ہے اور وہ ٹھیک بات کہتا ہے۔ وہ دن حق ہے پس جو چاہے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بنا لے۔ بیشک ہم نے تمہیں اس عذاب سے خبردار کر دیا ہے جو قریب ہے جس دن آدمی وہ سب کچھ دیکھ لے گا جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے اور کافر کہے گا کاش میں تراب (خاک) ہوتا۔ (النبا۔ 38-40)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کیلئے رحمان کی اجازت ہے اور وہ ٹھیک بات کہتا ہے“ اللہ کی قسم ہم ہیں جن کو اس دن اجازت دی گئی ہے اور ہم حق بات کہتے ہیں۔ پوچھا گیا: میں آپ پر قربان، آپ کیا کہیں گے؟ فرمایا: ہم اپنے رب کی حمد کریں گے اور ہم اپنے نبیؐ پر صلوات پڑھیں گے اور ہم اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے اور ہمارا رب اسے رد نہیں کرے گا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۰۰)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اور اللہ اولین و آخرین کی مخلوقات کو ایک میدان میں جمع کر لے گا تو تمام مخلوقات سے ان کا قول ”لا الہ الا اللہ“ جدا کر دے گا سوائے اس کے جس نے ولایت علیؑ بن ابی طالبؑ کا اقرار کیا ہوگا۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”جس دن روح اور ملائکہ صف بستہ کھڑے ہوں گے کوئی کلام نہیں کر سکے گا مگر جس کیلئے رحمان کی اجازت ہو اور وہ حق بولے“ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۰۰)

3. امام جعفر صادقؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”جس دن آدمی دیکھے گا جو کچھ اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجا اور کافر (منکر ولایت) کہے گا: کاش میں تراب ہوتا“ کے بارے میں فرمایا کہ کاش میں ترابی ہوتا یعنی علوی جو ابو ترابؑ سے محبت کرتا ہے۔ بیشک رسول اللہؐ نے امیر المؤمنینؑ کو ابو ترابؑ کی کفایت دی۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۰۱)

4. عبایہ نے عبد اللہ بن عباس سے پوچھا: رسول اللہؐ نے علیؑ کو ابو ترابؑ کی کفایت کیوں دی؟ اس نے کہا: کیونکہ وہ زمین کے مالک ہیں اور اہل ارض پر آپ کے بعد اللہ کی حجت ہیں اور ان ہی کے صدقے زمین کی بقا ہے اور انہی کے صدقے سکون میں ہے اور بیشک میں نے رسول اللہؐ سے سنا کہ فرمایا: بیشک جب قیامت کا دن ہوگا اور کافر دیکھے گا کہ جو کچھ اللہ تبارک و تعالیٰ نے علیؑ کے شیعہ کیلئے ثواب اور قدر و منزلت اور انعام و اکرام تیار کر رکھا ہے تو وہ کہے گا: اے کاش میں تراب ہوتا یعنی علیؑ کے شیعوں میں سے ہوتا اور یہی اللہ عزوجل کا قول ہے ”اور کافر کہے گا اے کاش میں تراب ہوتا“ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۰۲)

فوائد:-

1. سفارش و شفاعت کا حق صرف معصومین کو ہے۔ مجوسی ملاں کا ذمہ داریاں اپنے سر لینا سراسر فریب ہے۔ ویسے بھی منکر ولایت علیؑ کے بارے میں اللہ کسی کی بھی سفارش قبول نہیں کرے گا چاہے تمام انبیاء اور ملائکہ زور لگائیں۔

2. جو اللہ کے سامنے پورا مکمل کلمہ نہیں پڑھتے یعنی توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ ولایت علیؑ کی شہادت نہیں دیتے اللہ ان کے نامہ اعمال سے پڑھے ہوئے کلمے ختم کر دے گا اعمال راکھ بن جائیں گے۔ اقرار ولایت علیؑ کے علاوہ کوئی اور چارہ ہے ہی نہیں۔ زمین کے مالک اور کائنات کی بقا کے راز مولانا علیؑ ہیں۔ کائنات ان کے بغیر تباہ و برباد ہو جائے تو کیا مقصر کی نماز اقرار ولایت کے بغیر تباہ و برباد نہ ہوگی۔ قیامت کے دن اپنے ہاتھ منہ میں چبانے سے کیا فائدہ ہوگا۔ ابھی وقت ہے صرف زبان سے سنت رسولؐ کے مطابق ایک جملہ ہی تو تلاوت کرنا ہے یعنی اللہ حضور نماز میں تفسد میں توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ ولایت علیؑ و آئمہؑ کی شہادت تلاوت کرنی ہے۔



سورة النازعات

فَالسَّبِقَاتِ سَبْقًا ۝ فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ۝ يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ ۝ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ ۝

ط
۵
ز

پس سبقت کرنے والے سبقت کرتے ہیں پھر امور کی تدبیر کرتے ہیں۔ جس دن راجفہ (زلزلہ) ہلا دے گا۔ اس کے بعد اس کے پیچھے آنے والا (رادفہ) آئے گا۔ (النازعات 4-7)

قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝

وہ کہتے ہیں تب تو یہ واپسی (قیامت میں) بڑے خسارے والی ہے۔ (النازعات 12)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”جس دن راجفہ ہلا دے گا اس کے پیچھے رادفہ آئے گا“، یعنی راجفہ حسین بن علیؑ ہیں اور رادفہ علی بن ابی طالبؑ ہیں اور سب سے پہلے جو اپنے سر سے خاک جھاڑیں گے وہ حسین بن علیؑ ہیں۔

(البرہان - ج ۸ - ص ۲۰۵)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: حساب کے دن مبارک نفع بخش واپسی ان کے لیے ہے جو میری ولایت رکھتے ہیں اور میرے امر کا اتباع کرتے ہیں اور علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کی ولایت رکھتے ہیں اور ان کے امر کا اتباع کرتے ہیں۔ اس کی بدولت اللہ ان کو جنت میں داخل کرے گا میرے ساتھ اور میرے وصی علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کے ساتھ۔ اور خسارے والی واپسی میری عداوت ہے اور میرا مرتکب کرنا ہے اور علیؑ اور اس کے بعد اوصیاءؑ کی عداوت ہے اس کی بدولت اللہ ان کو آگ میں نچلے طبقوں میں سے سب سے نچلے طبقے میں داخل کر دے گا۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۲۰۶)

فوائد:-

1. پہلی آیات رجعت کے بارے میں ہیں کہ معصومین جب زمین سے ظہور فرمائیں گے تو زلزلے کے ساتھ زمین پھاڑ کر برآمد ہوں گے جس طرح مولا علیؑ قیامت کے دن آسمان پھاڑ کر فرشتوں کے ساتھ برآمد ہوں گے جہاں مولا علیؑ کو غمام کے نام سے پکارا گیا ہے۔ معصومین حاضر و ناظر ہیں جہاں سے چاہیں ظہور فرمائیں جس طرح رجعت میں مولا علیؑ زمین ہلا کر دابۃ الارض کے نام سے برآمد ہوں گے مولا علیؑ تو کئی بار آئیں گے ہر معصوم کی مدد کریں گے۔

2. قیامت کے دن حشر نشر تو اسی کے لیے فائدہ مند ہے جو معصومین کی ولایت پر دل سے ایمان رکھتا ہے اور انہی کے امر (اقوال و احکامات و فتاویٰ) کا اتباع کرتا ہے اور غیر معصوم مقصر ملاں کے فتووں کو رد کر کے ردی کی ٹوکری میں پھینکتا ہے۔



سورۃ عبس

عَبَسَ وَتَوَلَّى ۚ اِنْ جَاءَهُ الْاَعْمٰى ۚ وَمَا يُدْرِىكَ لَعَلَّهٗ يَزْكٰى ۚ

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۚ اَمَّا مَنْ اَسْتَغْنٰى ۚ فَانْتَلَهٗ تَصَدٰى ۚ وَمَا

عَلَيْكَ اِلَّا يَزْكٰى ۚ وَاَمَّا مَنْ جَاءَكَ يَسْعٰى ۚ وَهُوَ يَخْشٰى ۚ فَانْتَ

عَنْهُ تَلَهٰى ۚ

(اس شخص نے) تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا کہ آپ کے پاس ایک نابینا آ گیا ہے اور (اے شخص) تمہیں کیا معلوم کہ وہ پاکیزگی حاصل کرتا ہے یا نصیحت لیتا ہے تو (نبیؐ کی) نصیحت اسے فائدہ دیتی ہے۔ لیکن جو بے پرواہ بنتا ہے تم اس کی طرف متوجہ ہو گے حالانکہ اگر وہ پاکیزہ نہ بھی ہو تو تم پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ لیکن جو آپ کے پاس دوڑتا ہوا آتا ہے اور وہ اللہ سے ڈرتا ہے تم (رسول اللہ کے پاس بیٹھا ہوا شخص) اس (نابینا) سے بے رخی برتتے ہو۔ (عبس - 1-10)

1. ابن ام مکتوم رسول اللہ کے مؤذن تھے اور وہ نابینا تھے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آیا تو آپ کے پاس صحابہ بیٹھے تھے جن میں ایک امیر آدمی بھی تھا تو رسول اللہ نے ابن ام مکتوم کو اس پر مقدم کیا تو اس پر اس امیر شخص نے تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا تو اللہ نے نازل فرمایا کہ اس شخص نے ”تیوری چڑھائی اور منہ پھیر لیا کہ آپ کے پاس نابینا آیا ہے اور تجھے کیا معلوم کہ وہ اپنا تزکیہ نفس کرتا ہے“ یعنی طاہر اور پاک ہوتا ہے ”یا نصیحت لیتا ہے“ کہ رسول اللہ اس کو نصیحت کرتے ہیں ”تو وہ نصیحت سے فائدہ حاصل کرتا ہے“ پھر اللہ اس شخص سے فرماتا ہے ”کیا جو بے نیازی کرتا ہے تم اس کی طرف توجہ دو گے“ یعنی جب تمہارے پاس غنی (بے نیاز) آئے تو اس کی طرف تم توجہ دو گے اور بلند مقام دو گے؟ ”اور تم پر ذمہ داری نہیں کہ وہ پاکیزہ ہو“ یعنی تمہیں کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہیے کہ وہ پاک ہو یا ناپاک رہے جبکہ وہ غنی ہے ”لیکن جو تمہارے پاس دوڑتا آتا ہے“ یعنی ابن ام مکتوم ”اور وہ ڈرتا ہے اور تم اس سے بے رخی کرتے ہو“ یعنی تم (امیر شخص) اس سے بے رخی برتتے ہو اور اس سے محبت سے پیش نہیں آتے۔ (البرہان - ج 8 - ص 212)

فوائد:-

1. ایک امیر شخص جو مسلمان تھا اس کو بچانے کیلئے لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیات رسول اللہ کی تہدید کیلئے نازل ہوئیں کیونکہ آپ نے نابینا سے بے رخی کی (نعوذ باللہ) رسول اللہ جو عالمین کیلئے رحمت ہیں اور سب سے عظیم اخلاق کے مالک و معلم ہیں وہ نیک اور غریب لوگوں سے کیسے بے رخی سے پیش آسکتے ہیں۔

اسی طرح آجکل بھی کچھ نام نہاد مسلمان شیعوں سے امام کے نام پر تمہیں بٹور کر غنی بن گئے ہیں اور ولایت کا دعویٰ بھی کرتے ہیں۔ کمزور ایمان والے معصومین کی بجائے

ان مقصر غنیوں کی حمایت کرتے ہیں کہ جو وہ فتوے دیتے ہیں وہ صحیح ہیں مگر قرآن وحدیث ناکافی اور غیر معتبر ہو سکتے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کو ایسے خود ساختہ رسول اور غنیوں کی



سورة التکویر

وَإِذَا الْمَوْءُ دَةً سَأَلَتْ لَصِ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ۖ

اور جب زندہ درگور سے پوچھا جائے گا کہ وہ کس جرم میں قتل کی گئی۔ (التکویر۔ 8-9)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ جب مودت سے پوچھا جائے گا کہ کس خطا پر قتل کیا گیا۔ اور یہ مودت فی القربی ہے اور بیشک اسے قطع کیا گیا ہے پوچھا جائے گا کہ اسے کس قصور میں قطع کیا گیا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۲۰)
- فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ کے پورے نظام ہدایت آدم سے خاتم تک کا شہر اور مقصد مودت محمدؐ و آل محمدؐ ہے اور اس مودت کو دشمنان الہی نے تلوار، زہر اور زبان سے شہید کیا اور اب بھی مسلسل زبانوں سے شہید کر رہے ہیں اسی مودت اور ولایت علیؑ کے بارے میں قبر اور قیامت میں سوال ہوگا کہ کس جرم و خطا کی بنا پر اس کو قتل کیا گیا۔



فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُسِ ۖ الْجَوَارِ الْكُنُسِ ۖ وَاللَّيْلِ إِذَا عَسَسَ ۖ وَالصُّبْحِ إِذَا
تَنَفَّسَ ۖ إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ۖ ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ ۖ
مُطَاعٍ ثَمَّ أَمِينٍ ۖ وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُونٍ ۖ وَوَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۖ
وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۖ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَجِيمٍ ۖ فَأَيْنَ
تَذْهَبُونَ ۖ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ۖ لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَسْتَقِيمَ ۖ وَمَا
تَشَاءُونَ

إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

پس نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے والے کی، چلنے والے پھر چھپ جانے والے کی اور رات کی جب وہ رخصت ہو اور صبح کی جب اس نے سانس لی۔ بیشک یہ کریم رسول کا قول ہے جو صاحب قوت ہے مالک عرش کے ہاں بلند مرتبہ ہے۔ اسکی اطاعت کی جاتی ہے اور امین ہے اور تمہارا مالک (رسول) مجنون نہیں ہے اور بیشک اس نے اسے کھلے افق پر دیکھا اور وہ غیب کے معاملے میں بخیل نہیں ہے اور وہ کسی شیطان مردود کا قول نہیں ہے پھر تم لوگ کدھر جا رہے ہو۔ یہ تو محض عالمین کیلئے ذکر ہے تم میں سے جو چاہے صراط مستقیم پر چلے اور تم کچھ بھی نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے۔

(الکویر۔ 15-29)

1. امام محمد باقر نے اللہ عزوجل کے قول ”پس نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں پلٹنے والے کی چلنے اور چھپ جانے والے کی“ کے بارے میں فرمایا کہ امام من دو سو ساٹھ میں پردہ غیبت میں چلے جائیں گے پھر وہ شہاب کی طرح ظاہر ہو کر تاریک رات کو روشن کر دیں گے اور اگر تم ان کا زمانہ پالو گے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۲۴)

2. مولانا علی نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور رات کی جب وہ رخصت ہو“ کے بارے میں فرمایا اس کا معنی تاریک رات ہے اور یہ اللہ اس شخص کی مثال کے رہا ہے جو اپنی ذات کی ولایت کی طرف دعوت دے اور ولی الامر کی ولایت سے منہ موڑے۔ ”اور صبح کی جب وہ سانس لے“ اس کا مطلب اوصیاء ہے۔ بیشک ان کا علم صبح سے زیادہ منور اور واضح ہوتا ہے جب وہ طلوع ہوتی ہے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۲۵)

3. ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے قول ”بیشک یہ رسول کریم کا قول ہے جو صاحب قوت ہے مالک عرش کے ہاں بلند مرتبہ ہے اسکی اطاعت کی جاتی ہے اور امین ہے“ کا مطلب رسول اللہ ہیں جو مالک عرش کے ہاں صاحب قوت و بلند مرتبہ ہیں اور رضوان جنت اور دوزخ کے مالک فرشتے آپ کی اطاعت کرتے ہیں اور اللہ کی مخلوق پر امین ہیں اس پر جو کچھ ان کو سونپا گیا اور آپ کے بھائی علی امیر المؤمنین بھی امین ہیں جو کچھ محمد مصطفیٰ نے ان کو امت کے بارے میں سونپا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۲۶)

4. امام جعفر صادق نے اللہ تعالیٰ کے قول ”اور تمہارا مالک مجنون نہیں ہے“ کے بارے میں فرمایا اس کا مطلب رسول اللہ ہیں جو امیر المؤمنین لوگوں کے لئے علم ہدایت نصب کرنے پر مجنون نہیں ہیں۔ ”اور وہ غیب کے معاملے میں بخیل نہیں“ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے نبی پر غیب کے معاملے میں بخیل نہیں کرتا اور شیطان مردود کا قول نہیں، یعنی کہانت جو قریش میں تھی تو وہ ان کے کلام کو شیطاں کے کلام سے منسوب کرتے تھے جو ان کے ساتھ ہوتے تھے اور ان کی زبان سے منکلم ہوتے تھے ”پھر تم کدھر جا رہے ہو۔ یہ تو محض عالمین کے لئے ذکر ہے“ تم لوگ علی سے کہاں بھاگے جا رہے ہو یعنی اس کی ولایت سے تم کہاں فرار ہو رہے ہو ”یہ تو صرف عالمین کیلئے ذکر ہے“ جو اللہ نے میثاق اس کی ولایت کا لیا ”تم میں سے جو چاہے صراط مستقیم پر چلے“ علی اور اس کے بعد آئمہ کی اطاعت میں ”اور تم کچھ بھی نہیں چاہتے سوائے اس کے کہ جو اللہ رب العالمین چاہتا ہے“ یعنی ان کی مشیت اللہ کی طرف ہے لوگوں کی طرف نہیں۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۲۶)

5. امام علی نقی نے فرمایا بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے آئمہ کے دلوں کو اپنے ارادہ کا سرچشمہ بنایا ہے اور جب وہ کوئی چیز چاہتے ہیں تو اللہ بھی وہی چاہتا ہے

اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر جو اللہ چاہتا ہے“

(البرہان - ج ۸ - ص ۲۲۷)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ امام قائم کے ظہور و غیبت کی قسم کھا کر پھر تاریک دور کا ذکر فرماتا ہے جس میں مقصرین و مخالفین و معصومین کی ولایت سے منہ موڑ کر اپنی ذاتی ولایت کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے پھر اس کے بعد حق کی صبح طلوع ہوگی تو ظہور قائم سے دنیا پھر منور ہو جائے گی۔
2. تبلیغ ولایت علیؑ پر لوگوں نے رسول اللہؐ کو دیوانہ کہا (نعوذ باللہ) قرآن کا کلام الہی ہونے سے انکار کیا۔ اسی طرح مقصر ملاں کھل کر تو قرآن کی مخالفت کر نہیں سکتا تو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے کہ اس قرآن میں احکامات واضح اور مکمل نہیں ہیں لہذا ملاں کی ولایت مان لو تا کہ وہ فتوے دے اور لوگوں کے ماڈرن مسائل حل ہوں۔
3. جو صراط مستقیم پر چلنا چاہے تو ذکر علیؑ کرے۔ معصومین کی اطاعت کرے جو مشیت الہی ہیں۔

❖.....❖.....❖

سورة المطففين

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝۱ اِذَا كَتَالُوْا عَلٰی النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝۲ وَاِذَا كَالُوْهُمْ

اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝۳

تباہی ہے (ناپ تول میں) کمی کرنے والوں پر۔ جو لوگوں سے جب ناپ تول کر لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر لیا وزن کر کے دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں۔

(المطففين - 1-3)

كَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سَجِّينٍ ۝۴

(المطففين - 7)

ہرگز نہیں۔ بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال سجين میں ہے۔

اِذَا تَتْلٰى عَلَيْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝۵ كَلَّا بَلْ سَكَنَ رَانَ عَلٰی

قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝ كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ ۝ ط

ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ ۝ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ ۝ ط كَلَّا إِنَّ

كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عَلَيِّنَ ۝ ط

۱۸ جب اسے ہماری آیات سنائی جاتی ہیں کہتا ہے یہ پہلے لوگوں کے قصے کہانیاں ہیں۔ ہرگز نہیں بلکہ زنگ لگا دیا ہے ان کے دلوں پر ان اعمال نے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بیشک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم رکھے جائیں گے پھر وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔ پھر ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے۔ ہرگز نہیں، بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال علیین میں ہے۔
(المطففين - 13-18)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: ”تباہی ہے ان کی کرنے والوں کیلئے“، یعنی اے محمدؐ جو تیرے خمس میں کمی کرتے ہیں ”جو لوگوں سے ناپ کر لیتے ہیں تو پورا لیتے ہیں“، یعنی جب غنیمت میں اپنا حق لیتے ہیں تو پورا پورا لیتے ہیں ”جب ان کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو انہیں کم دیتے ہیں“، یعنی جب ان سے آل محمدؐ کے خمس کا سوال کیا جاتا ہے تو اس میں کمی کرتے ہیں۔ ”ہلاکت ہے اس دن تکذیب کرنے والوں کیلئے“، اے محمدؐ تیرے وصیؑ کی تکذیب کرنے والوں کے لیے ”جب اس کو ہماری آیات سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ پہلوں کی کہانیاں ہیں“، یعنی قائم کی تکذیب کرتا ہے۔ جب وہ آپؐ سے کہے گا: ہم تو آپؐ کو نہیں جانتے اور آپؐ سیدہ فاطمہؑ کی ذریت سے نہیں ہیں جیسے مشرک محمد مصطفیٰؐ کیلئے کہتے تھے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۲۳۳)

2. امام موسیٰ کاظمؑ نے اللہ تعالیٰ کے قول ”ہرگز نہیں۔ بیشک فاجروں کا اعمال نامہ سچین میں ہے“ کے بارے میں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں کے آئمہ کے حق کے خلاف بہت برے کام کیئے اور ان پر زیادتی کی۔ ”پھر ان سے کہا جائے گا یہ وہی ہے جس کی تم تکذیب کرتے تھے“، یعنی امیر المؤمنینؑ۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۲۳۵)

3. رسول اللہؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا: یا علیؑ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ تھا اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی پس مجھے اور تجھے خلق فرمایا دو روحیں اپنے نور جلال سے اور ہم رب العالمین کے عرش کے سامنے اللہ کی تسبیح اور اس کی حمد اور تہلیل کرتے تھے اور یہ آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے پہلے کی بات ہے اور جب اللہ نے ارادہ کیا کہ آدمؑ کو خلق کرے تو مجھے اور تجھے ایک طینت سے خلق فرمایا طینت علیین سے اور اسے اس نور سے گوندا اور ہمیں تمام انوار اور جنت کی انہار سے مس کیا۔ پھر آدمؑ کو خلق کیا اور وہ طینت و نور اس کی صلب کے سپرد کر دیا پھر جب وہ خلق ہو چکا تو اس کی صلب سے اس کی ذریت کو نکالا تو ان کو قوت گویائی دی اور اپنی ربوبیت کا اقرار لیا۔ اور سب سے پہلے جس نے اس کی ربوبیت کا اقرار کیا وہ میں اور تم ہو اور پھر انبیاء اللہ عزوجل سے اپنی منزلت اور قربت کے لحاظ سے۔ تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا: تم دونوں نے سچ کر دکھایا اور اقرار کیا اے محمدؐ اور اے علیؑ، اور تم دونوں نے میری اطاعت میں سبقت کی اور یہی تمہارے بارے میں میرے علم میں پہلے سے تھا پس تم دونوں میری خلق میں چنے ہوئے ہو اور تمہاری دونوں کی ذریت میں سے آئمہ اور تم دونوں کے شیعہ اور اس طرح میں نے تمہیں خلق کیا ہے۔

پھر رسول اللہ نے فرمایا اے علیؑ وہ طینت صلب آدمؑ میں تھی میرا اور تیرا نور اس کی آنکھوں کے درمیان تھا اور وہ انبیاء اور معصومین کی آنکھوں کے درمیان منتقل ہوتا رہا حتیٰ کہ وہ نور اور طینت صلب عبدالمطلبؑ تک پہنچے تو اس کے دو حصے کیئے گئے تو آدھے حصے سے اللہ نے مجھے خلق فرمایا اور مجھے نبیؐ اور رسول قرار دیا اور دوسرے آدھے حصے سے تجھے خلق فرمایا اور تجھے خلیفہ اور وصی اور ولی قرار دیا۔ جب میں اپنے رب کی عظمت سے دوکمان یا اس سے کم فاصلے پر تھا تو مجھ سے فرمایا: یا محمدؐ میری خلق میں سب سے زیادہ تجھے کون پسند ہے؟ تو میں نے کہا: علیؑ بن ابی طالبؑ تو عزوجل نے فرمایا: پس اس کو خلیفہ اور وصی قرار دو اور یقیناً میں نے اسے ولی اور وصی قرار دیا ہے۔ اے محمدؐ میں نے تمہارا نام اور علیؑ کا نام اپنے عرش پر لکھا ہے قبل اس کے کہ میں نے مخلوق پیدا کی میری محبت تم دونوں کے لئے ہے اور اس کے لئے جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور تم دونوں کو ولی مانتا ہے اور تم دونوں کی اطاعت کرتا ہے۔ پس جو تم دونوں سے محبت کرتا ہے اور تم دونوں کی اطاعت کرتا ہے اور تم دونوں کو ولی مانتا ہے وہ میرے نزدیک مقررین میں سے ہے۔ اور جو تم دونوں کی ولایت کی مخالفت کرے اور تم دونوں سے منہ موڑ لے وہ میرے نزدیک گمراہ کافروں میں سے ہے۔ یا علیؑ جو میرے اور تمہارے درمیان جھگڑے جبکہ میں اور تم ایک نور سے ہیں اور ایک طینت سے ہیں تو تم مجھ پر دنیا و آخرت میں لوگوں سے زیادہ حق رکھتے ہو اور تیری اولاد میری اولاد ہے اور تیرے شیعہ میرے شیعہ ہیں اور تیرے دوست میرے دوست ہیں اور تم کل میرے ساتھ جنت میں ہو گے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۳۶)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰؐ اور علی مرتضیٰؑ کو کائنات خلق کرنے سے پہلے سے ایک ساتھ رکھا ہے انکے انوار کو معصوم انبیاء اور حجوتوں کی پیشانیوں میں منتقل کرتا رہا جو سجدے کرنے والے تھے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے انوار کو ساجدین کی پیشانیوں میں منتقل ہوتا دکھتا رہا۔ محمدؐ اور علیؑ ہر جگہ اکٹھے ہیں اور اللہ فرماتا ہے کہ جب بھی کوئی لالہ اللہ محمد رسول اللہ کہے تو فوراً علیؑ ولی اللہ کہے مگر جو سی مقصر نے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے کہ علیؑ ولی اللہ تلاوت کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے۔ مقصر ملاں ذلیل نجس پانی کی پیداوار اپنے نجس ذہن سے اللہ تعالیٰ کے نور جلال کے خلاف فتوے دیتا ہے۔ ان کو اپنے جیسا بشر سمجھتا ہے ان سے بھول چوک جائز قرار دیتا ہے۔ (نعوذ باللہ)



إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا يَضْحَكُونَ ﴿١﴾ وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَرُونَ ﴿٢﴾ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ﴿٣﴾ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ﴿٤﴾ وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَفِظِينَ ﴿٥﴾ فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ﴿٦﴾ عَلَىٰ الْأَرَائِكِ ﴿٧﴾ هَلْ تُؤْتِبُ الْكُفَّارَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ﴿٨﴾

جن لوگوں نے جرم کیئے تھے وہ (دنیا میں) ان لوگوں پر ہنستے تھے جو ایمان لائے تھے۔ جب ان کے پاس سے گذرتے تو ان کی طرف

آنکھوں سے اشارے کرتے تھے اور جب اپنے گھر والوں کی طرف پلٹتے تو مزے لیتے ہوئے پلٹتے تھے اور جب دیکھتے تو کہتے تھے کہ یہ بہکے ہوئے لوگ ہیں حالانکہ یہ ان پر نگران بنا کر نہیں بھیجے گئے تھے۔ پس جو لوگ ایمان لائے تھے وہ آج کفار پر ہنس رہے ہیں مسندوں پر بیٹھے ہوئے (ان مجرموں کا حال) دیکھ رہے ہیں۔ کیا بدلہ دے دیا گیا کفار کو ان اعمال کا جو وہ کرتے رہے تھے۔ (المطففین۔ 29-36)

1. ابن عباس سے ان آیات کے متعلق روایت ہے کہ صحن کعبہ میں حارث بن قیس اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے مولیٰ علیؑ گذرے تو وہ کہنے لگے: اس مرد کی طرف دیکھو جسے محمدؐ نے منتخب کر لیا ہے اور اپنی اہل بیتؑ میں سے چن لیا ہے۔ اور وہ مذاق اڑا رہے تھے اور ہنس رہے تھے۔ پس قیامت کا دن ہوگا تو ایک دروازہ جنت اور دوزخ کے درمیان کھول دیا جائے گا اور اس دن مولیٰ علیؑ مسند پر تشریف فرما ہوں گے اور ان (مجرموں) سے فرمائیں گے: تم ادھر آ جاؤ۔ تو جب وہ آئیں گے تو ان کے درمیان دروازہ بند ہو جائے گا۔ پس اسی طرح ان کا مذاق کیا جائے گا ان پر ہنسا جائے گا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۴۱)

فوائد:-

1. امام زین العابدینؑ اور امام حسن عسکریؑ سے بھی اسی طرح کی احادیث وارد ہیں کہ ولایت علیؑ کے منکرین سے دوزخ میں مذاق کا بدلہ لیا جائے گا۔ مجوسی مقصرین بھی مذاق اڑاتے ہیں دیکھو یہ شیعہ ہر کام میں علیؑ ولی اللہ، نحس رنگ کے کالے کپڑے پہن کر یا حسینؑ یا حسینؑ خون ضائع کرتے ہیں، نہ نماز نہ روزہ، کہتے ہیں مولیٰ علیؑ بچالیں گے! ہاں حق ہے ہم گناہ گار مگر عزا داروں کی معصومین انشاء اللہ ضرور شفاعت کریں گے۔ ❖.....❖.....❖

سورة الانشاق

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَن طَبَقٍ ۝

تم ضرور منزل بمنزل گدرو گے۔ (الانشاق۔ 19)

1. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ ”تم ضرور درجہ بدرجہ چلو گے“ کا مطلب ایک حالت سے دوسری حالت، رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اپنے پہلوں کی سنت پر ضرور چلو گے جیسے ایک جو تبا بالکل دوسرے جیسا ہوتا ہے اور تیر کا ایک پر دوسرے پر جیسا ہوتا ہے اور تم ان کے طریقہ پر چلنے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کرو گے نہ گز بھر نہ ہاتھ بھر نہ بالشت بھر حتیٰ کہ اگر تم سے پہلے والے کسی گاوہ کے بھٹ میں داخل ہوئے تو تم بھی ضرور اس کے بل میں داخل ہو گے۔ پوچھا گیا: آپ کا مطلب یہود و نصاریٰ ہے یا رسول اللہؐ؟ فرمایا: تو اور کیا مراد ہے۔ تم ضرور اسلام کے بندھن ایک ایک کر کے توڑو گے پس تم اپنے دین میں سب سے پہلے جسے توڑو گے وہ امامت ہے اور آخری نماز ہے۔ (الصافی۔ ج ۳۔ ص ۵۲۹)

فوائد:-

1. ہر آسمانی کتاب میں واضح طور پر محمدؐ و آل محمدؐ کا ذکر موجود ہے اس ذکر سے عوام کو دور اور گمراہ کرنے کیلئے یہود و نصاریٰ کے علماء نے عوام کیلئے کتابیں وضع کر دیں جن میں ذکر معصومین نہیں تھا۔ یہی کام مجوسی مقصر ملاؤں نے کیا ہے کہ قرآن و احادیث کی بجائے توضیح المسائل پڑھو جس میں کلمہ طیبہ تک موجود نہیں۔

2. قول رسولؐ کے مطابق مقصروں نے یہود و نصاریٰ کی تمام سنتیں پوری کر لی ہیں بلکہ اب ان سے آگے آگے ہیں۔ اسلام کے پہلے بندھن امامت و ولایت کو توڑ چکے ہیں خود مجوسی ملاں امام اور ولی بن گیا ہے، ولایت ملاں کی دعوت عام پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے چکی ہے۔ اور اب مقصر ملاں نماز کو بھی توڑ چکا ہے۔ شہادت ثالثہ کی تلاوت سے نماز باطل ہونے کے فتوے یزید کے لہجے میں گونج رہے ہیں۔ جن علماء سو نے امام حسینؑ کو قتل کرنے کے فتوے دیئے تھے ان کی اولاد مجوسی مقصرین آجکل بے حیائی کو فروغ دینے کیلئے فتوے پرتوے دی رہی ہے۔ سب جانتے ہیں کھول کر بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔



سورة البروج

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ۝ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ ۝ وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ ۝

قسم ہے برجوں والے آسمان کی اور اس دن کی جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور شاہد کی اور مشہود کی۔

(البروج-1-3)

1. رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ عزوجل کا ذکر عبادت ہے اور میرا ذکر عبادت ہے اور علیؑ کا ذکر عبادت ہے اور اس کی اولاد میں سے آئمہؑ کا ذکر عبادت ہے اور اس کی قسم جس نے مجھے نبوت کے ساتھ مبعوث فرمایا اور سب مخلوقات سے افضل قرار دیا بیشک میرا وصی تمام اوصیاء سے یقیناً افضل ہے اور وہ یقیناً اللہ کے بندوں پر اللہ کی حجت ہے اور اسکی مخلوق پر اس کا خلیفہ ہے اور جو اس کی اولاد میں آئمہ ہدیٰ اس کے بعد ہیں۔ انہی کے صدقے اللہ نے اہل ارض پر عذاب روکا ہوا ہے اور انہی کے صدقے اللہ کی اجازت سے آسمان زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے اور انہی کے صدقے پہاڑ لوگوں پر گرنے سے رکے ہوئے ہیں اور انہی کے صدقے سے مخلوق بارش سے سیراب ہوتی ہے اور انہی کے صدقے نباتات اگتے ہیں اور وہی اللہ کے اولیائے حق ہیں اور اس کے صادق خلفاء ہیں ان کی تعداد مہینوں کی تعداد کے برابر ہے اور وہ بارہ ماہ ہیں اور ان کی تعداد موسیٰ بن عمران کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہے ”قسم ہے برجوں والے آسمان کی“ پس آسمان میں ہوں اور بروج میرے بعد آئمہؑ ہیں ان میں اول علیؑ اور ان میں آخری مہدیؑ ہے۔

(البرہان-ج ۸-ص ۲۵۰)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: شاہد نبیؐ اور مشہود امیر المؤمنینؑ ہیں۔ (البرہان-ج ۸-ص ۲۵۰)

فوائد:-

1. نبی اکرمؐ شاہد گواہی دینے والے اور مولا علیؑ مشہود جن کی ولایت کی گواہی رسول اللہؐ نماز میں دیتے رہے۔ اور ذکر علیؑ عبادت ہے۔ بد بخت مقصر ملاں ذکر علیؑ کو عبادت سے خارج قرار دیتا ہے۔ مجوسی ملاں کو اللہ تعالیٰ نے جو مہلت شیطان کے ہمراہ دی ہے اس کا ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے۔ وہ نمک حرام اللہ کا رزق اور نعمتیں تو مولا علیؑ کے صدقے حاصل کر رہا ہے مگر خنزیر کی طرح تمام برے افعال انجام دیتا ہے۔



سورة الطارق

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ ۝ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ۝

قسم ہے آسمان کی اور رات کو نمودار ہونے والے کی اور تمہیں کیا معلوم رات کو نمودار ہونے والا کیا ہے چمکتا ہوا تارا۔ (الطارق)

(3-1-

1. امام جعفر صادقؑ کے قول کے مطابق یہ تارا (نجم) امیر المؤمنین اور اوصیاء کا تارا ہے جو ساتویں آسمان پر طلوع ہوتا ہے اور اس کی روشنی چیرتی ہوئی آسمان دنیا کو روشن کرتی ہے اسی لیے اللہ عزوجل نے وہاں اس کا نام نجم الثاقب رکھا ہے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۲۵۸) فوائد:-

1. قسم اس چیز کی کھائی جاتی ہے جو اپنے سے افضل ہو یا محبوب ترین ہو یا جس کی عظمت و اہمیت اجاگر کرنا مقصود ہو۔ اللہ تعالیٰ سب کا خالق و مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبوب ترین ہستیوں کی قسمیں کھاتا ہے یا ان سے منسوب چیزوں کی قسمیں کھاتا ہے تاکہ مقصرین پر معصومین کی عظمت واضح ہو جائے اور حجت باقی نہ رہے۔ اللہ تعالیٰ معصومین کی قسمیں کھاتا ہے بد بخت مجوسی ملاں ان کے خلاف فتوے دیتا ہے ان کے حقوق غصب کرتا ہے ان کے القابات اپنے لیے جائز قرار دیتا ہے۔ ولایت علیؑ کا ستارا سارے آسمانوں کو روشن کرتا ہے۔ اندھے مقلدوں کا اپنا حج کا ناراجہ لوگوں کو نور ولایت سے نکال کر اپنی اندھیر نگری میں بسانا چاہتا ہے۔



سورة الاعلى

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝

(الاعلى - 1)

(اے حبیب!) اپنے رب اعلیٰ کے اسم کی تسبیح کرو۔

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝

یقیناً فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ نفس کیا اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کیا پھر نماز پڑھی۔

(الاعلیٰ-14-15)

1. امیر المؤمنین نے اللہ عزوجل کے قول ”اپنے رب اعلیٰ کے اسم کی تسبیح کرو“ کے بارے میں فرمایا کہ عرش کے ستون پر اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے یہ لکھا ہے: لا الہ الا اللہ وحده لا شریک له وان محمدًا عبده ورسوله فاشهدوا بہما وان علیاً وصی محمد۔

(البرہان- ۸ ج- ص ۲۶۳)

2. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کرنا روزے کو مکمل کرتی ہے جس طرح نبی اکرمؐ پر صلوٰۃ بھیجنا نماز کو مکمل کرتی ہے اور جس نے روزہ تو رکھا مگر زکوٰۃ نہ دی تو اس کا روزہ قبول نہ ہوا اگر اس نے جان بوجھ کر اس کو ترک کیا اور جس نے نماز پڑھی اور نبی اکرمؐ پر صلوٰۃ نہ بھیجی اور اسے جان بوجھ کر ترک کیا تو اس کی نماز نہیں بیشک اللہ عزوجل اس کے سبب نماز قبول کرتا ہے وہ فرماتا ہے ”یقیناً فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ نفس کیا اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کیا پھر نماز پڑھی“۔ (البرہان- ۸ ج- ص ۲۶۳)

3. امام علی رضاً نے عبید اللہ دھقان سے پوچھا کہ اللہ کے قول ”اور اپنے رب کے اسم کا ذکر کرو تو نماز پڑھو“ کا کیا مطلب ہے؟ اس نے کہا کہ جب اپنے رب کے اسم کا ذکر کرو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ فرمایا: پھر تو اللہ عزوجل نے اس سے (بندوں کو) بہت زیادہ تکلیف دی ہے! اس نے عرض کی میں آپؑ پر قربان پھر کیا مطلب ہے؟ فرمایا کہ جب بھی اپنے رب کے اسم کا ذکر کرو تو محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات بھیجو۔ (البرہان- ۸ ج- ص ۲۶۳)

فوائد:-

1. مولیٰ نے بیان فرمادیا کہ اللہ کا ذکر اور تسبیح تو حید و رسالت و ولایت کا اقرار ہے جو عرش پر لکھا ہے کائنات کی تخلیق سے پہلے۔ اور تمام مسلمان متفق ہیں کہ نماز محمدؐ و آل محمدؐ پر صلوات کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

تو واضح ہے کہ مقصر ملاؤں کا فتویٰ شیطان کا القا کیا ہوا ہے کہ اقرار ولایت علیؑ سے نماز باطل ہوتی ہے۔ مکمل کلمہ طیبہ (شہادات) جو عرش پر، جنت پر، کرسی پر لکھا ہوا ہے اس سے نماز کیسے باطل ہوگی پھر تو مجوسی ملاں کی فکر و ظن کے مطابق عرش کرسی اور جنت بھی باطل ہو گئے (نعوذ باللہ) مگر درحقیقت جنت مقصر ملاں جو ولایت و عزاداری کے خلاف فتوے دیتا ہے پر حرام ہے اسی لیے وہ دانستہ طور پر ولایت علیؑ کا اقرار نہیں کرتا اور اپنی دوزخی فوج یزید میں اضافہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔



بَلْ تُؤْتِرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ^{زصل} وَالْآخِرَةَ خَيْرٍ ^ط وَابْقٰی ^ط اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُولٰٓئِ ^ع صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوسٰى ^ع

مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو حالانکہ آخرت بہتر ہے اور باقی رہنے والی ہے۔ بیشک یہ پہلے صحیفوں میں بھی ہے۔ ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔ (الاعلیٰ-16-19)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”مگر تم دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو“ کے بارے میں فرمایا کہ اس کا مطلب ولایت علیؑ کے مخالفوں کی ولایت ہے ”اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے“ یعنی ولایت امیر المؤمنینؑ بیشک یہ پہلے صحیفوں میں بھی ہے ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔

(البرہان- ۸ ج- ص ۲۶۳)

2. امام رضاً نے فرمایا کہ ولایت علیؑ تمام انبیاء کے صحیفوں میں لکھی ہوئی ہے اور اللہ نے ہرگز کوئی رسول مبعوث نہیں فرمایا مگر محمدؐ کی نبوت اور علیؑ کی

فوائد:-

1. احادیث میں ایک سو چار آسمانی کتب کا تذکرہ ملتا ہے جن میں اللہ نے ولایت علیؑ لکھ کر اس پر ایمان اور اس کا اقرار تمام امتوں پر فرض قرار دیا اور اللہ نے رسالت و نبوت کی شرط بھی یہی رکھی یعنی اقرار ولایت معصومینؑ۔ افسوس صد افسوس کہ مجوسی مقصرین کو اس کے باوجود اقرار ولایت علیؑ کا ثبوت نہیں ملتا۔ اسی لیے عقل و بصیرت کے یہ اندھے بکواس کرتے ہیں کہ ”علیؑ ولی اللہ“ کلمے اذان اقامت اور تشہد کا جزو نہیں ہے۔ پھر یہ بھی بکواس کرتے ہیں کہ اگر ولایت علیؑ اتنی اہم ہوتی تو مولانا علیؑ کا نام قرآن میں دکھاؤ۔ ہم ایسے اندھوں کو قرآن کیسے سمجھائیں جن کا ایمان ہی قرآن پر نہیں جن کو مشکل سے پانچ سو آیات کی سمجھ آئی ہے۔ ورنہ مولانا علیؑ کا ذکر قرآن میں ڈیڑھ ہزار مرتبہ سے زیادہ دفعہ آیا ہے۔ سورۃ مریم آیت نمبر 50، سورۃ حجر آیت نمبر 41، سورۃ زخرف آیت نمبر 4 میں مولانا علیؑ کے اسم شریف کا ذکر ہے سورۃ جن آیت نمبر 27 میں مرتضیٰ کا ذکر ہے سورۃ توبہ کی آیت نمبر 40 میں علیؑ والے کلمے کا ذکر ہے۔ مگر پھر بھی مقصرین ہمیشہ رہنے والی ولایت علیؑ کو چھوڑ کر ولایت ملائکہ کے سراپ کے پیچھے بھاگ رہے ہیں۔ اور عقل سے بے بہرے یہ کہتے ہیں کہ ملائکہ کی ولایت بھی اللہ کی طرف سے ہے جس طرح سامری نے چھڑے کے بارے میں کہا تھا۔ ایک دل میں دو محبتیں کیسے ہو سکتی ہیں کہ مولانا علیؑ بھی اور ان سے حسد کرنے والوں سے بھی جو ان کے القابات چراتے ہیں۔



سورة الغاشية

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ ۖ وَجُوهُ ۖ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۖ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۖ

تَصَلَّىٰ نَارًا حَامِيَةً ۖ تَسْقَىٰ مِنْ عَيْنِ آنِيَةٍ ۖ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ

ۖ لَا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ ۖ وَجُوهُ ۖ يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۖ لِّسَعِيهَا رَاضِيَةٌ ۖ

فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۖ لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۖ

کیا تمہارے پاس چھا جانے والی کی خبر آئی ہے۔ کچھ چہرے اس دن خوفزدہ ہوں گے ناصیبوں والے عمل کرنے والے۔ دھکتی آگ میں وہ داخل ہوں گے انہیں کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔ نہیں ہوگا ان کیلئے کوئی کھانا سوائے ضریع (تلخ خاردار جھاڑی) کے جو نہ موٹا کرے گی نہ بھوک میں کام آئے گی۔ کچھ چہرے اس دن بارونق ہوں گے اپنی سعی پر خوش ہوں گے عالی مقام جنت میں ہوں گے۔

اس میں وہ کوئی بے ہودہ بات نہ سنیں گے۔ (الغاشیہ-1-11)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہر ایک ناصبی چاہے وہ عبادت اور اجتہاد بھی کرے وہ اس آیت سے منسوب ہے ”ناصبیوں والے عمل کرنے والے دھکتی آگ میں داخل ہوں گے“ اور ہر ناصبی مجتہد کے عمل رکھ ہیں۔

(البرہان- ج ۸- ص ۲۶۸)

2. امام جعفر صادق نے فرمایا کہ ہمیں کوئی پرواہ نہیں کہ ناصبی نماز پڑھے یا زنا کرے اور یہ آیات ان کے بارے میں نازل ہوئی ہیں ”ناصبیوں والے اعمال کرنے والے وہ دھکتی ہوئی آگ میں داخل ہوں گے“۔

(البرہان- ج ۸- ص ۲۶۸)

3. ”کیا تمہارے پاس چھا جانے والی کی خبر آئی ہے“ یعنی یا محمد یقیناً تمہارے پاس قیامت کی خبر آچکی ہے اور غاشیہ کا مطلب کہ لوگوں پر چھا جانے والی ”کچھ چہرے اس دن خوفزدہ ہوں گے ناصبی کام کرنے والے“ یہ ناصبیوں کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کے دین کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور نماز بھی پڑھتے ہیں اور روزے بھی رکھتے ہیں اور امیر المؤمنین کے خلاف (انکے غیر کی ولایت) نصب بھی کرتے ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”ناصبی اعمال کرنے والے“ عمل بھی کرتے ہیں اور (غیر کی ولایت) نصب بھی کرتے ہیں ان کے اعمال و افعال میں سے کوئی چیز قبول نہیں کی جائے گی“ جھلس دے گی“ ان کے چہرے ”دھکتی ہوئی آگ۔ انہیں کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا“ شدید حرارت سے کھولتا ہوا پانی ان کیلئے ”ان کیلئے کوئی طعام نہ ہوگا سوائے ضریح کے“ دوزخیوں کا پسینہ اور جو زانیوں کی شرمگاہ سے (پیپ) خارج ہوتی ہے ”جو نہ موٹا کرے گی اور نہ بھوک مٹائے گی“ پھر اللہ امیر المؤمنین کا اتباع کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے ”کچھ چہرے اس دن خوشحال ہوں گے اپنی کوشش پر خوش ہوں گے یعنی اللہ ان کی کوشش پر راضی ہوگا“ وہ جنت عالیہ میں ہوں گے جہاں وہ کوئی لغو بات نہ سنیں گے“ یعنی بے ہودہ بات اور جھوٹ۔ (البرہان- ج ۸- ص ۲۷۰)

فوائد:-

1. بڑی واضح تشریح بیان فرمادی گئی ہے کہ ناصبی مجتہد جو اپنی ولایت مولا علیؑ کی ولایت کے سامنے نصب کرتا ہے یعنی کسی مسئلے کا فتویٰ قرآن و حدیث کے خلاف ظن اجتہادی سے دیتا ہے اس کے اعمال رکھ اور خاک بن کراڑ جائیں گے اور وہ اعمال گناہان کبیرہ کے مترادف ہیں چاہے نمازیں روزے ہی کیوں نہ ہوں۔ معصومینؑ کی عصمت پریشک کرنے والوں کو نجس ترین گندی چیزیں پلائی جائیں گی۔



انَّ الْيَنَّا يَا بَهُمْ ۖ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۖ

ان لوگوں کو ہماری طرف ہی پلٹنا ہے۔ پھر ان کا حساب لینا بھی ہمارے ذمہ ہے۔

(الغاشیہ-25-26)

1. رسول اللہ نے فرمایا کہ جب قیامت کا دن ہوگا ہمارے شیعوں کا حساب ہمارے سپرد کر دیا جائے گا۔ تو جو گناہ اس کے اور اللہ عزوجل کے درمیان ہوں گے اس کے متعلق ہمارا فیصلہ اللہ قبول فرمائے گا اور جو گناہ اس کے اور لوگوں کے درمیان ہوں گے اس کا ہم انہیں معاوضہ دیں گے تو وہ قبول کر لیں گے

اور جو گناہ اس کے اور ہمارے درمیان ہوں گے تو ہم اس کو بخشنے اور معاف کرنے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (البرہان- ج ۸- ص ۲۷۲)

2. امام جعفر صادق نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ”انہیں ہماری طرف پلٹنا ہے پھر ان کا حساب ہمارے ذمہ ہے“ کے بارے میں فرمایا کہ جب اللہ تمام

لوگوں کو ایک میدان میں محشور کرے گا تو ہمارے شیعوں کا سختی سے حساب لینا ملتوی کر دے گا تو ہم کہیں گے: اے ہمارے معبود یہ ہمارے شیعہ ہیں۔ تو اللہ عزوجل فرمائے گا: یقیناً ان کا معاملہ میں نے تمہارے سپرد کر دیا اور انکے لیے تمہاری شفاعت ہے اور میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے انکو جنت میں بغیر حساب کے داخل کر دو۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۷۳)

3. امام علی نقیؑ نے آئمہ کی زیارت جامعہ تعلیم کرتے ہوئے فرمایا: پس آپ سے منہ موڑنے والا دین سے خارج ہے اور آپ سے جدا ہونے والا پیچھے رہ جانے والا ہے اور آپ کے حق کا مقصر نیست و نابود ہو جانے والا ہے اور حق آپ کے ساتھ ہے اور آپ میں ہے اور آپ سے ہے اور آپ کی طرف ہے اور آپ حق کے اہل اور معدن ہیں اور نبوت کی میراث آپ کے پاس ہے اور مخلوق کا پلٹنا آپ کی طرف ہے اور ان کا حساب آپ کے ذمہ ہے اور فیصلہ کن بیان آپ کے پاس ہے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۷۳)

فوائد:-

1. معصومینؑ ذمہ داری لے رہے ہیں کہ ہم اپنے گناہ گار شیعوں کی شفاعت و نجات کے ضامن ہیں۔ مقصرین کو شرم آنی چاہیے کہ معصومینؑ کے حقوق میں شک کرتے ہیں ان کی مودت میں کوتاہی کرتے ہیں ان کے اختیارات مجوسی ملاں کے لیے جائز گمان کرتے ہیں کہ مجوسی ملاں اپنے مقلدوں کو بچالے گا۔ مقصروں کو تو اللہ ہلاک کرے گا۔ معصومینؑ حق کا سرچشمہ ہیں نبوت و رسالت کی کان ہیں ولایت الہی کا خزانہ ہیں۔ تمام مخلوقات کا رجوع معصومینؑ کی طرف ہے اور مقصرین کا مرجع مجوسی ملاں ہے جس نے دوزخ میں سیٹھیں بک کروانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔



سورة الفجر

وَالْفَجْرِ ۝ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ وَالْيَلِ إِذَا يَسْرٍ ۝ هَلْ فِي ذَلِكَ

قَسَمٌ لِّذِي حَجْرِ ۝

قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب کہ وہ جا رہی ہو کیا اس میں صاحب عقل کیلئے کوئی قسم ہے۔

(الفجر۔ 1-5)

1. اقوال معصومینؑ کے مطابق فجر سے مراد امام قائمؑ ہیں اور دس راتوں سے مراد امام حسنؑ سے لے کر امام حسن عسکریؑ تک دس آئمہؑ ہیں اور شفع سے مراد رسول اللہؐ اور مولا علیؑ اور وتر سے مراد اللہ واحد القہار ہے۔

1. اللہ تعالیٰ چہارہ معصومین کی قسم کھا کر فرماتا ہے کہ صاحبان عقل کیلئے یہ بڑی قسم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے فرعونوں کو ضرور عذاب دے گا جو ولایت علی کی مخالفت کرتے ہیں۔



يَا أَيُّهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۖ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَةً ۖ فَادْخُلِي

فِي عَبْدِي ۖ وَادْخُلِي جَنَّتِي ۖ

اے نفس مطمئن۔ واپس لوٹ اپنے رب کی طرف۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے پس شامل ہو جا میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جا میری جنت میں۔ (الفجر۔ 27-30)

1. امام جعفر صادق نے فرمایا: سورۃ فجر کو اپنے فرائض اور نوافل میں تلاوت کرو کیونکہ یہ حسین بن علی کی سورت ہے اور اس سے رغبت رکھو اللہ تم پر رحم کرے گا۔ ابو اسامہ نے پوچھا: اس سورت کا خاص امام حسین کیلئے ہونے کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں سنا ”اے نفس مطمئن اپنے رب کی طرف رجوع کر تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ہے پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا“ اس کا مطلب صرف حسین بن علی ہے پس وہی نفس مطمئن ہیں جو اللہ سے راضی ہیں اور اللہ ان سے راضی ہے۔ اور آل محمد کے اصحاب قیامت کے دن اللہ سے راضی ہوں گے اور وہ ان سے راضی ہوگا۔ اور یہ سورت حسین بن علی کے بارے میں نازل ہوئی اور ان کے شیعوں اور آل محمد کے شیعوں کے بارے میں خاص طور پر۔ جو سورۃ فجر کی تلاوت عادت بنا لے وہ حسین کے ساتھ جنت میں ہوگا بیشک اللہ عزیز و حکیم ہے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۲۸۴)

1. عصر عاشور کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے رحمان حبیب حسین کو اپنے پاس معراج پر بلانے کیلئے انہی آیات کے ذریعے پیغام بھیجا تھا۔ مگر سجدے میں مولا حسین نے کوئی ایسی راز و نیاز کی باتیں اپنے محبوب اللہ سے کیں کہ اللہ قادر مطلق نے کربلا کو قاب تو سین او ادنیٰ بنا دیا۔

2. معصومین نے نماز میں ان سورتوں کی تلاوت کا حکم دیا ہے جو معصومین کے متعلق ہیں مثلاً سورۃ فاتحہ میں ذکر علی ہے مولا علی صراط مستقیم ہیں۔ سورۃ اخلاص مولا علی کے مثل ہے۔ سورۃ القدر میں تمام معصومین کا ذکر ہے فرشتے لیلۃ القدر میں معصومین کا طواف کرتے ہیں۔ سورۃ الفجر مولا حسین کی سورۃ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ہر ایک انسان نماز میں ذکر معصومین کرے چاہے طوعاً یا کرہاً۔ مومنین دل کی گہرائیوں سے رضائے الہی کی خاطر تشہد میں ولایت معصومین کی شہادت خوشی سے دیتے ہیں اور مقصرین و منافقین کرہاً لالچ دنیا میں عبادت کرتے ہیں آخرت پر یقین کے بغیر کیونکہ مقصرین کا مذہب ظن و قیاس، شک و اشکال، احتیاط و اجتناب پر مبنی ہے جس میں یقین کا کہیں گزر نہیں۔ اور دین حق میں صرف یقین ہے شک کا کہیں گزر بھی نہیں۔



سورة البلد

لَا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ ۚ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ ۚ وَالْوَالِدِ وَمَا وَلَدَ ۚ

نہیں میں قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تم اس شہر میں مقیم ہو اور قسم ہے باپ کی اور اسکی اولاد کی۔

(البلد-1-3)

أَلَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ ۚ وَلِسَانًا وَشَفَتَيْنِ ۚ وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ ۚ فَلَا اقْتَحَمَ

الْعُقَبَةَ ۚ وَمَا أَذْرُوكَ مَا الْعُقَبَةُ ۚ فَكُ رَقَبَةَ ۚ

کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے اور ہم نے اسے دو راستے (حق اور باطل) دکھائیے ہیں

مگر وہ گھائی پر سے نہ گذرا اور تمہیں کیا معلوم کہ گھائی کیا ہے۔ کسی گردن کو چھڑانا۔ (البلد-8-13)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”اور تم اس شہر میں مقیم ہو“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد رسول اللہؐ ہیں اور ”قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی“ علیؑ اور انکی اولاد (آئمہ طاہرینؑ) (البرہان- ج 8- ص 288)

2. امام علیؑ نے فرمایا: بیشک میں اور میری اولاد میں اوصیاء آئمہ مہتدون ہیں ہم سب محدث ہیں۔ پوچھا گیا کہ یا امیر المؤمنینؑ وہ کون ہیں؟ فرمایا: حسنؑ اور حسینؑ پھر میرا بیٹا علیؑ بن حسینؑ پھر اس کے بعد آٹھ ایک کے بعد ایک اور یہ وہی ہیں جن کی اللہ قسم کھاتا ہے ”اور قسم ہے باپ کی اور اس کی اولاد کی“ باپ رسول اللہؐ ہیں اور انکی اولاد یہ اوصیاء ہیں۔ (البرہان- ج 8- ص 289)

3. امام محمد باقرؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”کیا ہم نے اس کیلئے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں بنائے“ کے بارے میں فرمایا کہ دو آنکھیں رسول اللہؐ ہیں اور زبان امیر المؤمنینؑ ہے اور دو ہونٹ حسنؑ اور حسینؑ ہیں۔

(البرہان- ج 8- ص 291)

4. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”مگر وہ گھائی پر سے نہ گذرا“ کے بارے میں فرمایا کہ جس کو اللہ نے ہماری ولایت کی وجہ سے عزت بخشی تو یقیناً اسے گھائی سے گذرنے کا جواز مل گیا اور ہم وہ گھائی ہیں جس سے جو گذرانجات پا گیا۔ ”کسی گردن کو چھڑانا“ یعنی تمام تر لوگ آگ کے غلام ہیں سوائے اس کے جو ہماری اطاعت و ولایت میں داخل ہو گیا تو یقیناً اللہ نے اس کی گردن آگ سے چھڑالی۔ اور گھائی ہماری ولایت ہے۔

(البرہان- ج 8- ص 292)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں محمدؐ و علیؑ کی قسم کھاتا ہے اور انکے گیارہ بیٹوں آئمہ طاہرینؑ کی قسم کھاتا ہے کہ شاید انسان میری اس عظیم نعمت کا شکر ادا کر کے نجات پا جائے۔ اللہ تعالیٰ

چاہتا ہے کہ ہم دو آنکھوں سے رسول اللہ کا قرآن اور احادیث پڑھیں جس میں ذکر معصومین ہے ان کے فضائل ہیں پھر زبان سے اقرار ولایت علی کریں اور ہونٹوں (منہ) سے آئمہ کے فضائل و مصائب بیان کریں۔

2۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو دونوں راستے بتادیئے ہیں ایک ولایت علی کا صراطِ مستقیم جو بلند یوں کی طرف جاتا ہے جسے عقبہ (گھاٹی) کہا گیا ہے اور دوسرا پستی کی طرف طبقاتِ جہنم کی طرف جاتا ہے جو معصومین کے مخالفوں کا راستہ ہے جو لوگوں کی گردنوں میں قلاوے ڈال کر ساتھ لے جا رہے ہیں۔ جو ولایت علی کا راستہ اللہ کے فضل و کرم سے اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی گردن سے ناری قلاوہ اتار دیتا ہے یعنی مجوسی ملاں کے مقلدین صرف ولایت علی کے اقرار کے ذریعے اپنی گردنیں آگ کے پھندے سے بچا سکتے ہیں۔



سورة الشمس

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا ۝ وَالْقَمَرِ إِذَا تَلَّهَا ۝ وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّهَا ۝ وَاللَّيْلِ

إِذَا يَغْشَاهَا ۝

قسم ہے شمس کی اور اس کی روشنی کی۔ قسم ہے قمر کی جبکہ وہ اس کے پیچھے آتا ہے اور قسم ہے دن کی جب وہ سورج کو نمایاں کر دیتا ہے اور قسم ہے رات کی جب وہ سورج کو ڈھانک لیتی ہے۔ (الشمس۔ 1-4)

1. امام جعفر صادقؑ نے اللہ عزوجل کے قول ”قسم ہے شمس کی اور اس کی روشنی کی“ کے بارے میں فرمایا کہ شمس رسول اللہ ہیں ان کے ذریعے اللہ عزوجل نے لوگوں کیلئے انکادین واضح کر دیا ”قسم ہے قمر کی جبکہ وہ اس کے پیچھے آتا ہے“ وہ امیر المؤمنین ہیں جو رسول اللہ کے پیچھے آتے ہیں اور آپ نے انہیں اپنا علم منتقل کیا ”اور رات کی جب وہ سورج کو ڈھانک لیتی ہے“ وہ آئمہ جو رہیں جنہوں نے ظلم سے آل محمد سے امر خلافت غصب کر لیا اور اللہ ان کا فعل بیان کرتا ہے ”اور رات کی جب وہ اس کو ڈھانک لیتی ہے“ اور ”قسم ہے دن کی جب وہ سورج کو نمایاں کر دیتا ہے“ وہ سیدۃ فاطمہ زہراء کی اولاد سے امام ہیں جن سے رسول اللہ کے دین کے بارے میں سوال کیا جائے تو پوچھنے والے کیلئے واضح صاف بیان کر دیتے ہیں تو اللہ عزوجل نے اسے بیان کیا ہے ”قسم ہے دن کی جب وہ سورج کو جلا بخشتا ہے“۔

(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۲۹۷)

فوائد:-

1. دین الہی کی وضاحت معصومین کے ذمہ ہے علماء حق کا کام صرف اور صرف احکامات کو قرآن و حدیث کا حوالہ دے کر عوام تک پہنچانا ہے۔ علمائے حق کی عزت و توقیر مومنین کا فرض ہے۔ لیکن ولایت معصومین کے مقابلے میں کسی کی ولایت نصب کرنا اور دین الہی میں ظن سے فتوے صادر کرنا ناحق اور باطل ہے۔ قیامت تک پیش آسکنے والے مسائل کا حل معصومین بتا چکے ہیں اور علمائے حق اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور پھر ہمارے زمانے کے امام حاضر و ناظر ہیں جس کو بھی راہنمائی اور ہدایت کی ضرورت ہو وہ یقیناً



سورة الیل

فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّى ۚ لَا يَصْلُهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۚ الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى ۚ

پس میں نے تمہیں خبردار کر دیا ہے اس آگ سے جو بھڑک رہی ہے۔ اس میں داخل نہیں ہوگا مگر وہ شقی جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا۔

(الیل-14-16)

1. امام جعفر صادقؑ نے ان آیات کے متعلق فرمایا کہ جہنم میں ایک وادی ہے جس میں آگ بھری ہے اس میں شقی کے سوا کوئی نہیں جائے گا یعنی وہ جس نے علیؑ کے بارے میں رسول اللہؐ کی تکذیب کی اور ان کی ولایت سے منہ موڑ لیا۔ اور دوزخ کی آگیں ایک سے ایک بڑھ کر ہے اور اس آگ کی وادی سے زیادہ آگ نہیں جو ناصبیوں کے لیے ہے۔

(البرہان-ج ۸-ص ۳۰۴)

فوائد:-

1. شقی القلب بد بخت ہیں وہ لوگ جو ولایت علیؑ کے مقابلے میں ایسے لوگوں کی ولایت نصب کرتے ہیں جو واضح احادیث رسولؐ کی تکذیب کرتے ہیں جو ولایت علیؑ کے بارے میں ہیں۔ مثلاً رسول اللہؐ نماز میں ذکر ولایت علیؑ فرماتے اور علیؑ کا واسطہ دے کر مومنین کی مغفرت کی دعا کرتے اور مومنین کیلئے علیؑ کی محبت دلوں میں ڈالنے کی دعا فرماتے تھے۔ اور ناصبی مجوسی ملاں لوگوں کو نماز میں ذکر علیؑ سے روکتا ہے۔ دوزخ کی وادیاں اور کنوئیں انکے انتظار میں ہیں۔



سورةالم نشرح

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۙ اَلَّذِيۡۤ اَنْقَضَ

ظَهْرَكَ ۙ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۙ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ

يُسْرًا ۙ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ ۙ وَالِى رَبِّكَ فَاَرْغَبْ ۙ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہیں کیا اور ہم نے تم پر سے وہ بھاری بوجھ اتار دیا جس سے تمہاری کمر ٹوٹی جاتی تھی اور تمہارے لیے تمہارے ذکر کو بلند کر دیا۔ پس بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے پس جب تم فارغ ہو چکو تو قائم مقام مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جاؤ۔ (الم نشرح۔ 1-8)

1. امام علی رضاً نے فرمایا ”کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہیں کیا“ یعنی اے محمد گویا ہم نے علی کو تمہارا وصی نہیں بنایا؟ ”اور ہم نے تم پر سے باری بوجھ اتار دیا“ یعنی علی بن ابی طالب کے ذریعے کفار اور اہل تاویل سے جنگوں کا بوجھ ”اور ہم نے بلند کر دیا تمہارے لیے“ اس کے ذریعے ”تمہارا ذکر“ یعنی اے محمد ہم نے تمہارے ذکر کے ساتھ اس کا رتبہ بھی بلند کیا ہے۔ (البرہان۔ ج 8۔ ص 316)

2. امام جعفر صادق نے اللہ تعالیٰ کے قول ”پس جب تم فارغ ہو چکو تو قائم مقام نصب کر دو“ کے بارے میں فرمایا کہ رسول اللہ حج فرما رہے تھے کہ نازل ہوا ”پس جب تم فارغ ہو جاؤ“ اپنے حج سے ”تو نصب کر دو“ لوگوں کے لیے علی گو۔ (البرہان۔ ج 8۔ ص 315)

فوائد:-

1. مولانا علی اللہ کی طرف سے وہ سلطان نصیر ہے جس پر رسول اللہ کا فخر سے سینہ مبارک چوڑا ہو گیا۔ یعنی جس کے دل میں علی ہو اسے کوئی فکر اور مشکل نہیں۔ ولایت علی کی بدولت مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ مولانا علی کی مدد سے کائنات کے رسول رحمت کا سینہ اقدس چوڑا ہے اور مقصرین کا یا علی مدد سن کر سینے میں دم گھٹتا ہے۔

2. اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ساتھ اپنے رسول اور اپنے ولی کا ذکر بلند فرمایا ہے مجوسی فتووں سے یہ نور نہیں بجھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کو کثرت اعمال نہیں احسن عمل کی ضرورت ہے اگر اکثریت نماز میں ذکر ولایت علی نہیں کرتی تو اللہ تعالیٰ کو انکی کوئی پروا نہیں۔ ولایت علی مومنین کے دلوں میں نصب ہے۔ اس نور ولایت کو کوئی دلوں سے نہیں بجھا سکتا۔



سورة التين

وَالَّتَيْنِ وَالزَّيْتُونَ ۝ وَطُورِ سِينِينَ ۝ وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ ۝ لَقَدْ خَلَقْنَا
الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ۝ ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ
بِالدِّينِ ۝ أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَكَمِينَ ۝

قسم ہے انجیر کی اور زیتون کی اور طور سینا کی اور اس پر امن شہر کی۔ بیشک ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا پھر اسے سب نیچوں سے نیچے پلٹا دیا سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے ان کے لیے کبھی نہ ختم ہونے والا اجر ہے پس اس کے بعد دین کے بارے میں تمہیں کون جھٹلا سکتا ہے۔ کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے۔ (التین - 1-8)

1. امام علی رضاً نے فرمایا کہ التین (انجیر) اور زیتون حسن اور حسین ہیں اور طور سینا امیر المؤمنین ہیں اور بلد الامین رسول اللہ ہیں یعنی لوگ آگ سے امان پاتے ہیں جب آپ کی اطاعت کرتے ہیں ”یقیناً ہم نے انسان کو بہترین ساخت پر پیدا کیا“ یعنی جب اللہ نے اپنی ربوبیت اور محمد کی نبوت اور ان کے اوصیاء کی ولایت کا میثاق لیا تو انہوں نے اقرار کیا۔ ہاں خبردار دیکھو کہ اللہ فرماتا ہے ”پھر اسے سب نیچوں سے نیچے پھینک دیا“ یعنی سب سے نچلے طبقے میں جب عہد کو توڑا اور آل محمد پر یادتی کی ”سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح عمل کئے“ اللہ کی قسم یہ امیر المؤمنین اور ان کے شیعہ ہیں ”ان کیلئے نہ ختم ہونے والا اجر ہے“ اور ”پس اس کے بعد دین کے بارے میں تمہیں کون جھٹلا سکتا ہے“ اور دین امیر المؤمنین ہیں ”کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے“۔ (البرہان - ج 8 - ص 320)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ معصومین کی قسمیں کھا کر فرماتا ہے کہ جو معصومین کی اطاعت کرے گا وہ امان پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یقیناً انسانوں کو دین فطرت، اسلام، فطرت الہی، بہترین ساخت یعنی ولایت علی پر پیدا کیا ہے۔ اب انسان کو اختیار ہے کہ ولایت علی کا جو اجر نجات ترک کر کے مجوسی ملاں کی ولایت کا چھندا گلے میں ڈال کر دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں چھلانگ لگا دے۔

2. ولایت مولا علی کی مخالفت کرنے والے جہنم میں سے سر اٹھا کر پکاریں گے کہ ہم ولایت علی بن ابی طالب پر ایمان لائے۔ اس وقت مولا علی عجب عظمت سے مسکراتے ہوئے باہر آئیں گے اور فرمائیں گے رب کعبہ کی قسم میرے رب نے میرے حق میں فیصلہ کیا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں میں سے سب سے بڑھ کر فیصلہ کرنے والا نہیں ہے“

3. اگر مقصر سیدھی راہ پر آنا چاہیں تو کام اتنا مشکل نہیں ہے بلکہ آسان ہے کیونکہ اللہ نے دین ولایت کو آسان بنا دیا ہے۔ کرنا صرف اتنا ہے کہ مجوسی ملاں کی ولایت کا چھندا گردن سے اتار کر حربن جاؤ۔ اللہ کے حضور نماز میں اقرار ولایت علی کرو، عزا داری امام مظلوم قائم کرو، ظہور قائم کیلئے اپنے آپ کو اعمال صالح کے ذریعے تیار کرو اور کوئی بھی ولایت عزا داری یا عصمت معصومین کے خلاف بات کرے یا فتویٰ دے تو اس کی مذمت کرو۔ دشمنان اہل بیت پر لعنت کرو۔

سورة العلق

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اقْرَأْ وَرَبُّكَ

الْكَرِيمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

پڑھو (اے حبیب) اپنے رب کے اسم کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ پڑھو اور تمہارا رب بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جس کا اسے علم نہ تھا۔ (العلق۔ 1-5)

1. ابن عباس کی روایت میں بیان ہے کہ جب جبرائیل پہلی وحی لے کر خوبصورت شکل اور بہترین خوشبو کے ساتھ حاضر ہوئے تو عرض کی: یا محمد آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ کیلئے برکتیں اور اکرام مخصوص کرتا ہے اور آپ سے فرماتا ہے: آپ ثقلمین کی طرف میرے رسول ہیں پس ان کو میری عبادت کی طرف دعوت دو اور تحقیق وہ کہیں: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ پھر وحی سنائی۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۲۳)

فوائد:-

1. پہلی وحی قرآن شروع کرنے سے پہلے اللہ نے لوگوں کو کلمہ یاد دلایا جس کا عہد عالم ذر میں لیا گیا تھا۔ اور مجوسی مقصر ملاں اللہ جبار و قہار کے سامنے مخالفت پر ڈٹا ہوا ہے کہ علی ولی اللہ تو کلمے کا حصہ ہے ہی نہیں۔ اللہ عادل ہے ولایت علی کے مخالفوں کو ان کی نجاستوں کے ساتھ دوزخ کے سب سے نچلے طبقے میں پھینکے گا۔

2. قلم مولا علی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ولایت علی کے ذریعے لوگوں کو ہدایت تعلیم فرماتا ہے۔ جس کے دل میں ولایت علی ہے یقیناً اس پر بڑے کریم کا کرم ہے۔ پھر وہ شخص ملاں کے چکر میں نہیں آتا کہ کلمہ تو صرف لا الہ الا اللہ ہے پھر اس میں محمد رسول اللہ کا اضافہ ہوا پھر یہ شیعوں کا شعار (عادت) ہے کہ اس کے بعد علی ولی اللہ کہتے ہیں۔

سورة القدر

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝ خَيْرٌ

مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنْزِيلُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ ۝ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ

پیشک ہم نے اس کو لیلیۃ القدر میں نازل کیا ہے اور تمہیں کیا معلوم لیلیۃ القدر ہزار ماہ سے بہتر ہے۔ فرشتے اور روح

اس میں اپنے رب کے اذن سے ہر حکم لے کر اترتے ہیں وہ (رات) سلامتی ہے فجر کے طلوع ہونے تک۔ (القدر۔ 1-5)

1. امام محمد باقر نے فرمایا: علیؑ و فاطمہؑ کا گھر رسول اللہؐ کا گھر ہے اور ان کے گھر کا چھت عالمین کے رب کا عرش ہے۔ اور ان کے گھروں کا چھت عرش تک بالکل کھلا ہے وحی اور ملائکہ کی معراج کیلئے وہ ان پر وحی لے کر صبح شام نازل ہوتے ہیں اور ہر ساعت اور ہر لمحے اور ملائکہ کی فوجوں کا سلسلہ منقطع نہیں ہوتا، ایک فوج نازل ہوتی ہے اور ایک فوج بلند ہوتی ہے۔ اور پیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ابراہیمؑ کے لیے آسمانوں کو کھول دیا حتیٰ کہ عرش کو دیکھ سکیں اور اللہ نے انکی بصارت میں زیادتی کی اور پیشک اللہ نے محمدؐ اور علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ کو زیادہ قوت بصارت عطا فرمائی ہے اور وہ عرش کو دیکھتے ہیں اور وہ اپنے گھروں کا چھت عرش کے سوا کوئی اور نہیں پاتے پس ان لوگوں کے گھروں کے چھت رحمان کے عرش سے بنے ہیں۔ اور ملائکہ اور روح معراج کرتے ہیں فوج کے بعد فوج ان کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ اور ہم آئمہ کے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہیں کہ جس میں ملائکہ معراج کو نہ آتے ہوں جس کیلئے اللہ تعالیٰ کا قول ہے ”ملائکہ اور روح اپنے رب کے اذن سے اس میں نازل ہوتے ہیں ہر حکم لے کر۔ سلامتی ہے۔“

(البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۴۲)

2. امام جعفر صادقؑ کی ایک حدیث مبارک کے مطابق لیلیۃ القدر سے مراد سیدہ فاطمہ زہراءؑ اور فجر سے مراد قیام قائم ہے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۴۲) فوائد:

1. ملائکہ معراج کرنے کیلئے سیدۃ النساء العالمینؑ کے بیت الشرف اور ان کے امام بیٹوں کے بیوت الاشراف میں ہر لمحہ نازل ہوتے رہتے ہیں اور کائنات میں جو احکامات الہی نافذ ہونے ہوتے ہیں ان کو پیش کرتے رہتے ہیں۔
2. شہر (ماہ) سے مراد امام بھی ہے اور لیلیۃ القدر سے مراد سیدۃ فاطمہ زہراءؑ بھی ہے۔ یعنی مولا علیؑ کی ہمسرا اور کفوسیدہ کی عظمت ہزار اماموں سے زیادہ ہے۔ امام حسن عسکری نے فرمایا ہے کہ ہم اللہ کی جنتیں ہیں اس کی مخلوق پر اور ہماری جدہ فاطمہؑ ہم پر اللہ کی جنت ہیں۔ اسی لیے سیدۃ کا اسم حجۃ اللہ بھی ہے۔
3. قیام قائم (فجر) تک ولایت علیؑ کے مخالفین پر عذاب رکا ہوا ہے یہ مہلت ہے جو اللہ تعالیٰ نے انکو شیطان کے ساتھ ساتھ دی ہوئی ہے۔ ظہور کے بعد ابلیس اور اسکے مجوسی ساتھی واصل جہنم کر دیئے جائیں گے۔
4. معصومین کے گھروں کی چھت عرش الہی ہے یعنی ان کے درمیان مختلف عالم اور ساتوں آسمان حائل نہیں ہوتے۔ معصومین کے روضہ ہائے مبارک انکے گھروں میں ہی شمار ہوتے ہیں۔ یعنی جب مومن زائرین زیارت معصومین کیلئے انکے حرم میں داخل ہوتے ہیں تو وہ عرش الہی کے سائے میں ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی نظر کرم میں ہوتے ہیں۔
5. معصومین کی نظر میں پوری کائنات ہوتی ہے یعنی انکی بصارت کی کوئی حد نہیں اور کائنات انکی نظر میں ہونا عجیب نہیں کیونکہ کائنات اللہ تعالیٰ نے انکی محبت میں خلق فرمائی ہے۔ عقل و بصیرت سے محروم گمراہی و ضلالت کے گھاٹوں پر اندھیرے میں دھکے کھانے والا مقصر مجوسی ملاں مولا علیؑ کے ذکر کی حدیں مقرر کرتا ہے۔ جن کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر سے متصل کیا ہے اور بلند کیا ہے۔



سورة البينة

لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنْفِكِينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۚ رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۚ فِيهَا كُتِبَ قِيمَةٌ ۚ

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ ۚ وَمَا أُمِرُوا

إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ ۚ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ

وَذَلِكَ دِينُ الْقِيمَةِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ

فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ أُولَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۚ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا

وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ۚ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۚ

اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا تھا وہ باز آنے والے نہ تھے یہاں تک کہ ان کے پاس ایک کھلی دلیل آجاتی۔ اللہ کی طرف سے رسول انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سناتا۔ جن میں بالکل درست لکھا ہے۔ جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان میں افتراق نہیں ہوا مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلی دلیل آچکی تھی۔ اور ان کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی عبادت کریں اپنے دین کو اس کیلئے خالص کرتے ہوئے بالکل یکسو (سیدھا) اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہی بالکل درست دین ہے۔ بیشک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ رہیں گے وہ لوگ مخلوقات میں سے بدترین ہیں۔ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیے وہ لوگ تمام مخلوقات میں سے بہترین ہیں۔ (البینہ-1-7)

1. امام محمد باقر نے اللہ عزوجل کے قول ”اہل کتاب میں سے جن لوگوں نے کفر کیا“ کے بارے میں فرمایا کہ وہ شیعوں میں سے جھٹلانے والے ہیں کیونکہ کتاب سے مراد آیات ہیں اور اہل کتاب شیعہ ہیں اور ”مشرکین نہ باز آنے والے“ سے مراد مجوسی فرقہ ہے ”یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل آجاتی“ یعنی

حتیٰ کہ انکے لیے حق واضح ہو جاتا اور ”اللہ کی طرف سے رسول“ کا مطلب محمد مصطفیٰ ہیں ”انہیں پاک صحیفے پڑھ کر سناتا ہے“ یعنی اپنے بعد اولی الامر کا ثبوت ان کو دیتے ہیں اور وہ آئمہ ہیں اور وہی پاک صحیفے ہیں اور ”جن میں بالکل درست لکھا ہے“ یعنی ان کے پاس حق مبین ہے اور ”جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ان میں تفرقہ نہیں ہوا“ یعنی شیعوں میں جھٹلانے والا فرقہ اور ”مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس کھلی دلیل آچکی تھی“ یعنی اس کے بعد کہ ان کے پاس حق آچکا تھا ”اور ان کو حکم نہیں دیا گیا“ یعنی ان مختلف فرقوں کو ”مگر اللہ کی عبادت کریں دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے“ اور اخلاص اللہ اور اس کے رسول اور آئمہ پر ایمان ہے ”اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں“ اور نماز امیر المؤمنین علی بن ابی طالب ہیں ”اور یہی سیدھا دین ہے“ اس سے مراد فاطمہ ہے اور ”جو لوگ ایمان لائے اور صالح اعمال کیے“ یعنی جو لوگ اللہ اور اس کے رسول اور اولی الامر پر ایمان لائے اور جو انہوں نے حکم دیا اس کی انہوں نے اطاعت کی تو یہ ایمان اور عمل صالح ہوگا۔

(البرہان - ج ۸ - ص ۳۲۶)

2. رسول اللہ نے مولا علی سے فرمایا: یا اخی۔ کیا تو اللہ عزوجل کا قول اسکی کتاب میں سنتا ہے ”بیشک جو لوگ ایمان لائے اور صالح عمل کیے وہی خیر البریہ ہیں“؟ مولا علی نے فرمایا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: وہ تم اور تمہارے شیعہ ہوتے روشن چہروں والے سیراب شکم مطمئن آؤ گے۔ کیا تم اللہ عزوجل کا قول اسکی کتاب میں سنتے ہو ”بیشک جن لوگوں نے کفر کیا اہل کتاب اور مشرکین میں سے وہ ہمیشہ جہنم کی آگ میں رہیں گے وہی شر البریہ ہیں“؟ مولا علی نے جواب دیا: جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: وہ تمہارے دشمن اور انکے شیعہ ہیں وہ قیامت کے دن سیاہ چہروں والے پیاسے لائے جائیں گے شتی مغضوب انکار کرنے والے منافقین۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۳۲۷)

3. امام محمد باقر نے فرمایا کہ رسول اللہ نے مولا علی سے فرمایا: تم خیر البریہ ہو اور تمہارے شیعہ روشن چہروں والے ہیں۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۳۵۱)

4. جابر سے روایت ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے فرمایا کہ علی خیر البریہ ہے اور رسول اللہ کے اصحاب جب مولا علی کو آتے دیکھتے تو کہتے کہ خیر البریہ آ رہے ہیں۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۳۵۱)

فوائد:-

1. واضح ہو گیا ہے کہ سب شیعہ کہلانے والے ایک جیسے نہیں ہیں۔ قول معصوم کے مطابق تیرہ فرقے شیعوں کے ہیں جن میں صرف ایک ناجی ہے۔ اور ان آیات میں کچھ فرقوں کا ذکر ہے۔ ایک فرقہ جو جھٹلانے والا تکذیب کرنے والا ہے یعنی کسی مسئلے کے بارے میں واضح آیات و احادیث کے باوجود اور انکی تکذیب کرتے ہوئے مجوسی ملاں کا فتویٰ درست قرار دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر واضح ثبوت موجود ہے کہ رسول اللہ نماز میں ولایت علی کی شہادت تلاوت فرماتے تھے مگر یہ کاذب شیعہ فرقہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اقرار ولایت علی سے نماز باطل ہوتی ہے (نعوذ باللہ) اور دوسری مکتذب شیعہ فرقے کی مثال یہ ہے کہ اتنی واضح آیات و احادیث موجود ہیں کہ کلمہ طیبہ اقرار تو حید و رسالت و ولایت آئمہ پر مشتمل ہے جو ازل سے ہے مگر مکتذب شیعہ فرقہ عقیدہ رکھتا ہے کہ ”علی ولی اللہ“ کلمہ کاذب نہیں ہے۔ یعنی یہ فرقہ اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلانے والا ہے۔ دوسرے فرقہ جس کا ذکر ہے وہ مشرکین یعنی جنہوں نے آئمہ طاہرین کو چھوڑ کر اپنا امام خود مقرر کر لیا یعنی اللہ کے اختیار ولایت میں شرک کیا اور خود امام بنانے پر ناصبی ہوئے۔ لیکن اصولی شیعوں میں بہت زیادہ صفات پائی جاتی ہیں: 1- منافقت: منہ زبانی ولایت علی کا اقرار عمل کی منزل پر انکار۔ منہ زبانی شیعہ کہلوانا مگر ان کے دین کی بنیاد علم الاصول فقہ فلسفہ وغیرہ جو کہیں اور سے لیا گیا ہے۔ 2- تکذیب: قرآن و حدیث کو جھٹلا کر مجوسی ملاں کے فتووں پر ایمان رکھتے ہیں۔ 3- کفر و شرک: ولایت علی کا انکار کر کے مجوسی ملاں کی ولایت کا عقیدہ رکھتے ہیں اللہ کے اختیار ولایت میں شرک کرتے ہیں۔ معصومین کے القابات کو منع کرنے کے باوجود اپنے لیے جائز قرار دیتے ہیں۔ 4- ناصبی: ولایت علی کے مقابلے پر ولایت ملاں نصب کرتے ہیں۔ معصومین کے فضائل و عصمت کے بارے میں گستاخی کرتے ہیں اور امام حسن عسکری نے تو ان کو ناصبی اور فوج یزید سے بدتر فرمایا ہے۔ 5- منکر حق: قرآن اور رجعت پر کما حقہ اعتقاد نہیں رکھتے بلکہ ہر حق پر شک کرتے ہیں۔ انکا مذہب شک کی بنیاد پر قائم ہے۔ معصومین کے علم غیب، عصمت، عظمت و اقتدار، حاضر و ناظر ہونے، معرفت نورانیہ یعنی ہر حق پر شک کرتے ہیں۔ یہ اصولی مقصرین علم اور حق، دلیل و برہان آجانے کے باوجود کرتے ہیں کیونکہ اسکے بغیر مجوسی ملاں کی ہنڈی حوالے کی دکان نہیں چلتی۔

2. امام نے واضح فرمایا ہے کہ نماز مولیٰ علیؑ ہیں اور اللہ کا سیدھا دین سیدہ فاطمہ زہراءؑ ہیں یعنی اللہ کا دین مولیٰ علیؑ کے گھر سے صادر ہوتا ہے۔ اسی مولیٰ کو مقصر نماز سے خارج کرتا ہے پھر قیامت کے دن سیاہ چہرے اور پیاس سے اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ افسوس جب اللہ کے بارے میں کوتاہی کیوں کی۔ مولیٰ علیؑ کا انکار کرنے والے مخلوقات میں سب سے زیادہ بدتر شریعہ ہے یعنی حیوانوں سے بھی بدتر۔



سورة الزلزلة

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ وَاخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَقَالَ الْاِنْسَانُ

مَا لَهَا ۝

جب زمین کو بڑی شدت سے زلزلہ دیا جائے گا اور زمین اپنے سارے بوجھ باہر نکال دے گی اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔

(الزلزلہ-1-3)

1. سیدہ فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں کہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ کے زمانے میں لوگ زلزلے میں مبتلا ہوئے تو پریشانی میں خلیفہ کی طرف نکلے تو اس کو خود مولیٰ علیؑ کی طرف پریشانی میں جاتے ہوئے پایا تو لوگ اس کے پیچھے مولیٰ علیؑ کے دروازے پر پہنچے تو مولیٰ علیؑ ان کے پاس باہر آئے بغیر کسی خوف کے جس میں وہ (عوام) مبتلا تھے۔ پس آپ چلے اور لوگ آپ کے پیچھے چلے حتیٰ کہ ایک ٹیلے پر آکر رہ گئے اور اس پر بیٹھ گئے اور وہ لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور وہ مدینہ کی دیواروں کو آگے پیچھے لرزتے دیکھ رہے تھے۔ مولیٰ علیؑ نے ان سے کہا کہ ایسے لگتا ہے کہ تم یہ دیکھ کر ہلاک ہو رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم کیسے ہلاک نہ ہوں جبکہ ایسا (زلزلہ) ہم نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ تو آپ نے لبوں کو حرکت دی اور زمین پر اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ سکون میں آ جا۔ تو زمین رک گئی۔ تو لوگوں کو تعجب ہوا ان کے پہلے تعجب سے زیادہ جب آپ باہر تشریف لائے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: یقیناً تمہیں تعجب ہو رہا ہے کہ جو میں نے کام کیا ہے؟ انہیں نے جواب دیا: ہاں۔ فرمایا: میں وہ مرد ہوں جس کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”جب زمین کو شدید زلزلہ دیا جائے گا اور زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی اور انسان کہے گا اسے کیا ہو گیا ہے“ پس میں وہ انسان ہوں جو اس سے کہے گا: تجھے کیا ہو گیا ہے ”اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی“ مجھ سے اپنی خبریں بیان کرے گی۔

(البرہان-ج ۸-ص ۳۵۶)

فوائد:-

1. یہ زلزلہ روکنے کا واقعہ ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ پیش آیا۔ ایک دفعہ بصرہ جاتے ہوئے ایسا ہوا۔ ایک دفعہ مولیٰ علیؑ اپنی ظاہری خلافت کے دور میں بازار کا معائنہ کر رہے تھے

کہ زلزلے کو روکا۔ ایک دفعہ مقام رجبہ پر ایسا ہوا اور مولیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ یہ اپنے رب سے باتیں کرتی ہے۔ ایک دفعہ یہ واقعہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ کے زمانے میں پیش آیا۔ یعنی زمین کے مالک و مختار مولیٰ ابوتراہ ہیں۔ اور یہ طے ہے کہ غضبی جگہ پر نماز نہیں ہوتی تو مقصرین جو مولیٰ کی ولایت کی شہادت سے انکار کرتے ہیں وہ مولیٰ کی زمین پر نماز کیسے پڑھ سکتے ہیں۔ اور نمک بھی زمین سے نکلتا ہے یعنی رزق بھی اللہ معصوم کی جوتیوں کے صدقے بندوں کو عطا کرتا ہے اور کائنات کی بقا معصوم کے حاضر و ناظر ہونے کا ثبوت ہے۔ تو جو بھی مولیٰ کے خلاف زبان درازی کرے تو وہ یقیناً سنگ نمک حرام ہے۔

2. قیام قائم کے وقت زمین اپنے بوجھ باہر نکال دے گی یعنی دشمنان مولیٰ اور دشمنان امام مظلوم کو باہر پھینک دے گی تاکہ امام قائم ان کو زندہ کر کے سزا دیں۔
جو لوگ ولایت مولیٰ اور عزاداری امام حسین کی مخالفت کرتے ہیں وہ زمین پر بوجھ ہیں۔



سورة العاديات

وَالْعَدِيَّتِ صُبْحًا ۝ فَالْمُورِيَّتِ قَدْحًا ۝ فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحًا ۝ فَأَثَرُنَّ بِهِ نَقْعًا ۝
فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝

قسم ہے سرپٹ دوڑنے والے ہانپتے (فراٹے بھرتے) گھوڑوں کی پھر پتھروں پر ٹاپیں مار کر چنگاریاں نکالنے والوں کی پھر صبح سویرے چھاپہ مارنے (حملہ کرنے) والوں کی۔ تو اس سے گردوغبار بلند کرتے ہیں پھر (دشمنوں کے) گروہ میں جاگتے ہیں۔ (العاديات-1-5)

1. امام جعفر صادق نے اس سورت کی تفسیر بڑی تفصیل سے بیان فرمائی ہے جس کا خلاصہ ہے کہ وادی یابس کے لوگوں نے بارہ ہزار گھڑسواروں کا لشکر جمع کیا اور پکے حلف اٹھائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ کو شہید کر کے رہیں گے چاہے ہم سب کام آجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو خبر دی تو آپ نے ایک شخص کی سرداری میں چار ہزار گھڑسواروں کا لشکر روانہ کیا تو وہ شخص وادی یابس کے لوگوں کی دھمکی سن کر فوج کی مخالفت کے باوجود شکست خوردہ واپس آ گیا۔ رسول اللہ نے اس کی سرزنش کی اور ایک دوسرے کو اس لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا۔ پھر وہی ہوا جو پہلے کے ساتھ ہوا۔ پھر رسول اللہ نے مولیٰ کو لشکر دے روانہ کیا اور آپ رسول اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر بڑی تیز رفتاری سے وہاں پہنچ گئے اور انکو اسلام پیش کیا تو انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ ہم تو آپ کے منتظر تھے لڑنے کے لئے۔ مولیٰ نے صبح کی نماز اول وقت پر پڑھ کر حملہ کر دیا اور اتنی جلدی فتح ہو گئی کہ مولیٰ کے لشکر کے آخری حصے کو پتہ بھی نہ چلا۔ ادھر رسول اللہ نے مسلمانوں کو فتح کی خبر دی اور نماز میں یہ نازل کر دہ سورت بھی تلاوت فرمادی۔ اور تین میل مدینہ سے باہر آ کر سواری سے اتر کر مولیٰ کا استقبال کیا۔ مولیٰ بھی گھوڑے سے اتر آئے اور رسول اللہ نے گلے لگا کر پیشانی پر آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اور جنگ خیبر جتنا مال غنیمت ملا جتنا کسی

اور جنگ میں نہ ملا۔ مسلمانوں میں صرف دو شہید ہوئے اور ان کے ایک سو بیس قتل ہوئے اور چھ سو بیس قیدی بنائے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۳۶۱)

فوائد:-

1. اللہ تعالیٰ فضائل علیؑ سے حسد کرنے والوں کو جانتا ہے کہ وہ قرآن سے بھاگیں گے صرف چند آیات لے کر کیونکہ قرآن میں جگہ جگہ علیؑ کا تذکرہ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ ولایت علیؑ کے اقرار سے بھاگنے والوں کو اور زیادہ جلاتا ہے تاکہ دنیا میں بھی حسد کی آگ میں جلیں اور آخرت میں دوزخ کی آگ میں جلیں۔ تو اس لئے اللہ تعالیٰ نے مولیٰ علیؑ کے گھوڑے کی قسمیں کھا کر قرآن کی آیات بنا دیں تاکہ مقصرین کے پاس کوئی دلیل باقی نہ رہے۔ تاکہ جب بھی قرآن پڑھیں تو معصوم کا گھوڑا بھی یاد آئے۔ اسی لئے مجوسی ملاں ذوالجناح کی مخالفت کرتا ہے نعوذ باللہ بدعت کہتا ہے اور اللہ تعالیٰ معصوم کی سواری کی قسمیں کھاتا ہے۔ مجوسی مقصرین دراصل اللہ کے دشمن ہیں ابلیس کے بھائی ہیں۔ رسول اللہ سواری سے اتر کر مولیٰ علیؑ کا استقبال کرتے ہیں مقصران کے ذکر سے منہ موڑتا ہے۔



سورة التكاثر

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝

پھر ضرور اس دن تم سے نعیم کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ (التکاثر - 8)

1. امام جعفر صادقؑ نے اس آیت کے بارے میں فرمایا کہ اس امت سے سوال ہوگا اس نعمت کا جو اللہ نے ان پر کی ہے اپنے رسولؐ اور اہل بیتؑ کے ذریعے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۳۷۴)

2. رسول اللہؐ نے فرمایا: اے علیؑ بیشک جو بندے سے موت کے بعد سب سے اول پوچھا جائے گا وہ شہادت یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور تم مومنین کے ولی ہو جس کو اللہ نے قرار دیا ہے اور میں نے بھی قرار دیا ہے تمہارے لیے۔ پس جس نے اس کا اقرار کیا اور اس پر عقیدہ رکھا وہ نعیم کی طرف چلا گیا جس کیلئے زوال نہیں۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۳۷۵)

3. امام جعفر صادقؑ سے نعمان نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان امر بالمعروف کیا ہے؟ فرمایا: المعروف وہ ہے جسے آسمان والے بھی جانتے ہیں اور زمین والے بھی جانتے ہیں اور وہ امیر المؤمنین علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں (یعنی امر بالمعروف کا مطلب ولایت علیؑ کی دعوت دینا ہے)۔ اس نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان پھر منکر کیا ہے؟ فرمایا وہ جنہوں نے علیؑ کے حق پر ظلم کیا اور ان کے معاملہ کو خراب کیا اور لوگوں کو ان کے برخلاف اکسایا۔ اس نے پوچھا: اگر کوئی شخص کسی کو اللہ کی نافرمانی کرتے ہوئے دیکھے اور اسے اس سے منع کرے تو وہ کیا ہے؟ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: وہ نہ امر بالمعروف ہے اور نہ نبی عن المنکر ہے وہ تو صرف نیکی ہے جو اس نے کی ہے اپنے لیے۔ نعمان نے پوچھا: میں آپؑ پر قربان مجھے اللہ عزوجل کے قول ”پھر ضرور اس دن تم سے نعیم کے بارے پوچھا جائے گا“ کے بارے میں بتائیں۔ امامؑ نے فرمایا: تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے عرض کی: زندگی میں امن اور بدن کی صحت اور کھانے کو ملتا ہو۔ فرمایا: اے نعمان اگر اللہ یہ تجھے دے دے اور قیامت کے دن تمہیں ٹھہرا لے حتیٰ کہ تم سے ہر لقمہ جو تو نے کھایا اور ہر گھونٹ جو تو نے پیا کے متعلق پوچھے تو تمہارا کھڑا ہونا

بہت طولانی ہو جائے گا۔ اس نے عرض کی: تو پھر نعیم کیا ہے میں آپ پر قربان۔ فرمایا: نعیم ہم ہیں جس کے ذریعے اللہ نے لوگوں کو گمراہی سے نکالا اور انہیں اندھے پن سے ہمارے ذریعے بصارت عطا کی اور جہالت سے نکال کر ہمارے ذریعے ان کو علم دیا۔ اس نے پوچھا: میں آپ پر قربان تو قرآن ہمیشہ جدید کیسے رہے گا؟ فرمایا: وہ اس طرح کہ قرآن کو کسی ایک زمانے کیلئے قرار نہیں دیا گیا کہ دوسرے زمانے کیلئے نہ ہو کہ ایام گزرنے سے وہ پرانا ہو جائے اور اگر یہ اس طرح ہوتا تو دنیا فنا ہونے سے پہلے قرآن فنا ہو چکا ہوتا۔

(البرہان - ج ۸ - ص ۳۷۷)

فوائد:-

1. ہر جگہ ولایت علیؑ کا سوال ہوگا کہ ولایت کو دین کی بنیاد ہونے کا عقیدہ رکھتے ہوئے ولایت علیؑ کی شہادت دی یا مجوسی مقصر ملاں کے فتوے کے مطابق ولایت علیؑ کو جزو بھی نہ مانتے ہوئے صرف زبانی کلامی وہ بھی صرف لوگوں کے سامنے بیان بازی کر دی۔
2. مقصر ملاں روح عبادات کے بغیر فرودین پر زور دیتا ہے کہ بس بغیر سوچے سمجھے اہلیس کی طرح عبادتیں کیئے جاؤ۔ ہر چیز کی بنیاد ولایت علیؑ ہے۔ نماز ولایت کی گواہی دینے کا نام ہے۔ روزہ ولایت علیؑ کے خلاف زبان درازی کرنے سے باز رہنے کا نام ہے۔ حج مولانا علیؑ کے مقام ظہور کی زیارت کا نام ہے۔ زکوٰۃ اپنے نفس کو مولانا علیؑ کے خلاف شکوک سے پاک کرنے کا نام ہے۔ خمس مولانا علیؑ کا حق ولایت ادا کرنے کا نام ہے۔ جہاد تبلیغ ولایت علیؑ کا نام ہے، امر بالمعروف ولایت علیؑ کی دعوت کا نام ہے۔ نہی عن المنکر لوگوں کو مجوسی مقصر ملاں سے رجوع کرنے سے باز رکھنے کا نام ہے، تولا مولانا علیؑ کی مودت کا نام ہے اور تبرامولانا علیؑ کی ولایت کے مخالفین پر لعنت کا نام ہے۔
3. توحید مولانا علیؑ کے خالق کا نام ہے، عدل مولانا علیؑ کا صفات الہیہ کا مکمل مظہر ہونے کا نام ہے، نبوت مولانا علیؑ کے بھائی کا نام ہے، امامت مولانا علیؑ کی ذریت کا نام ہے، قیامت مولانا علیؑ کی ولایت کے متعلق سوال کا نام ہے۔
3. مقصرین نے جس سے اپنے دین کی بنیاد یعنی علم الاصول وغیرہ کو لیا اس شخص سے قرآن کے مبہم اور ناکافی ہونے کا عقیدہ بھی لے لیا کہ نئے نئے مسائل قرآن وحدیث میں کہاں سے ملیں گے لہذا سو سالہ بلکہ ہزاروں سالہ شیطان سنیا سی مجوسی بابا سے رجوع کرو۔ کیونکہ اس تجربہ کا عامل بابا نے آدمؑ کو بھی دھوکا دیا تو کمزور ایمان شیعوں کو گمراہ کرنا تو بائیس ہاتھ کا کھیل ہے۔ مجوسی مقصر ملاں اللہ کے دعویٰ حق کو رد کرتا ہے کہ قرآن میں ہر چیز کا بیان موجود ہے۔



سورة العصر

وَالْعَصْرِ ۝ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ ۝ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
وَتَوَّصَّوْا بِالْحَقِّ ۝ وَتَوَّصَّوْا بِالصَّبْرِ ۝

قسم ہے عصر کی۔ بیشک انسان خسارے میں ہے سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور صالح عمل کرتے رہے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے۔ (العصر - 1-3)

1. امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ”العصر“ سے مراد ظہور قائم کا وقت ہے ”بیشک انسان خسارے میں ہے“ یعنی ہمارے دشمن ”سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے“ امیر المؤمنین علیؑ کی ولایت پر ”اور صالح عمل کیے“ یعنی فرائض ادا کیے ”اور حق کی نصیحت کرتے رہے“ یعنی ولایت علیؑ کی ”اور صبر کی نصیحت کرتے رہے“ یعنی اپنی اولادوں کو جو اپنے بعد چھوڑ گئے ولایت پر صبر کرنے (ثابت قدم رہنے) کی وصیت کرتے رہے۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۸۰)

فوائد:-

1. مومنین کو واضح طور پر ظہور قائم یا دلاتے ہوئے تبلیغ ولایت علیؑ کا حکم ہے اور اپنی اولاد کو اس کام پر لگانے کا حکم ہے۔ ہر ایک کو اپنی حیثیت کے مطابق تبلیغ ولایت علیؑ کرنا لازم ہے ورنہ خسارہ اور ہلاکت ہے۔



سورة الفيل

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيلِ ۚ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ۚ وَاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيلَ ۚ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ ۚ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّا كُوِلٌ ۚ

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ کیا اس نے ان کی تدبیر کو ضائع نہیں کر دیا اور ان پر پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ بھیجے جو ان پر پتھر کی کنکریاں پھینکتے تھے پھر ان کو کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔ (الفیل۔ 1-5)

1. حدیث معصوم کا خلاصہ یہ ہے کہ حبشہ کا بادشاہ ابرہہ بن صباح کعبہ کو منہدم کرنے کیلئے لشکر کے ساتھ آیا اور لوٹ مار مچادی تو حضرت عبدالمطلبؑ کے اونٹ بھی پکڑ لئے۔ تو حضرت عبدالمطلبؑ اس کے پاس گئے وہ تخت پر بیٹھا تھا اس نے آپؑ کے حسن و جمال اور صورت کو دیکھا تو پوچھا کہ آپؑ کے آباء و اجداد میں بھی یہی نور اور جمال تھا جو میں آپؑ میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: اے بادشاہ میرے تمام تر آباؤ اجداد میں یہ جمال اور نور اور خوبصورتی تھی۔ ابرہہ نے اپنے سب سے بڑے ہاتھی کو حاضر کرنے کا حکم دیا جو عظیم الجثہ اور سفید رنگ کا تھا اس کے دانت درو جو اھر سے مرصع تھے اور اس پر ابرہہ کو بڑا فخر تھا۔ جب سائس ہاتھی جس کا نام محمود تھا کولایا تو جب وہ ہاتھی حضرت عبدالمطلبؑ کے سامنے آیا تو آپؑ کو سجدہ کیا مگر اس نے بادشاہ کو کبھی سجدہ نہ کیا تھا اور اللہ نے اسے قوت گویائی دی تو اس نے عربی زبان میں حضرت عبدالمطلبؑ کو سلام کیا۔ اور حضرت عبدالمطلبؑ نے ہاتھی کو بتایا کہ اسے کعبہ گرانے کیلئے لایا گیا ہے تو اس نے کہا کہ وہ ایسا نہیں کرے گا۔ بادشاہ نے ہاتھی کو واپس لے جانے کا حکم دیا۔ پھر اس نے جناب عبدالمطلبؑ کے آنے کا سبب پوچھا تو آپؑ نے فرمایا کہ تیرے بندوں نے میرے اونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے وہ مجھے واپس کر دے۔ اسے حیرت ہوئی کہ کعبہ پر حملہ کرنے سے منع نہیں کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا کہ

میں اونٹوں کا رب ہوں جن کو تیرے ساتھیوں نے پکڑ لیا ہے۔ میں اس بیت کا رب نہیں ہوں جسے تو منہدم کرنے کے ارادے سے آیا ہے اور بیت کا رب سے تمام مخلوق سے بچانے کی قدرت رکھتا ہے اور سب سے زیادہ حقدار ہے۔ آپ اونٹ واپس لے کر چلے تو وہ بھی لشکر لے کر نکلا مگر محمود ہاتھی حرم میں داخل نہ ہوتا مگر جب اسے چھوڑتے تو واپس بھاگتا تھا۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے حضرت عبداللہؑ سے فرمایا کہ کوہ ابو قیس پر جا کر سمندر کی طرف دیکھو کہ کوئی چیز آرہی ہے تو مجھے خبر کرو۔ تو حضرت عبداللہؑ نے دیکھا کہ پرندوں کے جھنڈ سیلاب اور رات کی طرح آرہے ہیں وہ پہلے کوہ ابو قیس پر آئے پھر کعبہ کے سات طواف کئے پھر صفا و مروہ کے سات چکر لگائے تو حضرت عبداللہؑ نے آ کر خبر دی۔ تو حضرت عبدالمطلبؑ نے باہر نکل کر لوگوں سے فرمایا اے اہل مکہ! فوج کی طرف جاؤ اور مال تقیمت لے لو۔ لوگوں نے جا کر دیکھا تو فوج کھائی ہوئی لکڑی کی طرح پڑی تھی ہر پرندے کے پاس تین پتھر تھے ایک چونچ اور دو پنوں میں۔ ایک پتھر سے ایک آدمی کو قتل کیا۔ حضرت عبدالمطلبؑ نے پھر کعبہ کا پردہ پکڑ کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ (البرہان۔ ج ۸۔ ص ۳۸۹)

فوائد:-

1. جانور بھی حجت الہی، مولا علیؑ کے دادا عبدالمطلبؑ کو سجدہ کرتے ہیں۔ مقصرین ان جنگلی جانوروں سے بھی بدتر ہیں جو ذکریٰ سے بھاگتے ہیں اور سجدہ تو دور کی بات ہے اقرار ولایت سے انکار کرتے ہیں مگر سجدے میں اپنا ذکر کرنا نہیں بھولتے کہ اے رب مجھ کو زور، ذلیل، حقیر اور مسکین بندے پر رحم کر۔
2. کعبہ ولایت علیؑ کی نشانی ہے۔ کعبہ کی دیوار ولایت علیؑ کے سامنے سجدہ ریز ہوئی تو اللہ نے اس کعبہ کو گرانے کے ارادے سے آنے والوں کو پتھر مار مار کر کھائے ہوئے بھوسے کی مانند کر دیا۔ اسی طرح ولایت علیؑ کے بغیر کی ہوئی عبادات دوزخ میں عذاب بن کر اپنے کرنے والے کے انتظار میں ہیں کہ وہ آئے تو اسے چبا چبا کر بھوسہ بنا دیں۔
3. حضرت عبدالمطلبؑ کو علم تھا کہ ان کا رب کیا کرنے والا ہے مگر مقصرین معصومین کے علم غیب رکھنے کا انکار کرتے ہیں۔ ابرہہ دشمن تھا مگر اس نے عبدالمطلبؑ کا نور دیکھا تو اس کا اقرار کیا مگر مجوسی مقصرین شیعہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہوئے بھی معرفت نورانیہ کا انکار کرتے ہیں اور معصومین کو اپنے جیسا بشر سمجھتے ہیں۔ یہ مجوسی کنوئیں کے مینڈک دوزخ کی زبان میں ٹیٹیں ٹیٹیں کرتے ہیں۔



سورة الكوثر

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ ۝ وَأَنْحَرْ ۝ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ

الْأَبْتَرُ ۝

بیشک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی ہے پس تم اپنے رب کیلئے نماز پڑھو اور قربانی دو بیشک تمہارا دشمن ابتر (بے نسل) ہے۔ (الکوثر۔ 1-3)

(

جاہلیت میں ابتر اس شخص کو کہتے تھے جس کے اولاد نہ ہو، پھر عمر و نے یہ بھی کہا کہ میں محمدؐ سے بغض رکھتا ہوں تو اللہ نے اپنے رسولؐ پر نازل فرمایا ”بیشک ہم نے آپؐ کو کوثر عطا کی ہے پس اپنے رب کیلئے نماز ادا کرو اور قربانی دو بیشک تمہارا دشمن ہی ابتر ہے“ یعنی آپؐ سے بغض رکھنے والے لوگوں کا نہ دین ہے نہ نسل ہے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۴۰۵)

2. رسول اللہؐ کی ایک طویل حدیث کے چند جملہ ہائے مبارک مولا علیؑ کے بارے میں یہ ہیں۔۔۔۔۔ اللہ نے مجھے نبی قرار دیا اور علیؑ کو وصی قرار دیا اور مجھے کوثر عطا فرمائی اور اسے سلسبیل عطا فرمائی۔۔۔۔۔ (ابن عباس کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا) تم پر علیؑ بن ابی طالبؓ کی مودت لازم ہے۔ اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا ہے اللہ کسی بندے سے نیکی قبول ہی نہیں کرتا جب تک اس سے علیؑ بن ابی طالبؓ کی محبت کا سوال نہ کر لے حالانکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ پس اگر وہ بندہ ولایت لیکر آیا ہے تو اس کا عمل جیسا کچھ بھی ہو قبول کیا جاتا ہے اور اگر بندہ ولایت لے کر نہیں آیا ہے تو اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں ہوتا پھر اسے آگ میں لے جانے کا حکم ہو جاتا ہے۔ اے ابن عباس۔ اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا بیشک دوزخ کی آگ کا غضب بغض علیؑ رکھنے والے پر اس شخص سے زیادہ ہے جو گمان کرتا ہو کہ اللہ کا بیٹا ہے۔ اے ابن عباس اگر (بفرض محال) تمام مقرب فرشتے اور انبیاء مرسلین علیؑ کے بغض پر جمع ہو جائیں تو اللہ انکو ضرور آگ کا عذاب دے مگر وہ ہرگز ایسا نہیں کریں گے۔ ابن عباس نے پوچھا: یا رسول اللہؐ کوئی ایسا بھی ہوگا جو علیؑ سے بغض رکھے؟ فرمایا: ہاں ایک قوم بغض رکھے گی جو گمان کرتی ہوگی کہ وہ بھی میری امت میں ہے لیکن اللہ نے انکا اسلام میں کوئی حصہ قرار نہیں دیا۔ اے ابن عباس ان کے بغض کی علامت یہ ہے کہ وہ علیؑ پر ایسے کوفضیلت دیں گے جو ان سے کہیں پست درجہ ہوگا۔ اس کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی مبعوث فرمایا اللہ نے مجھ سے معزز کوئی نئی مبعوث نہیں فرمایا اور وصیوں میں علیؑ سے زیادہ کوئی معزز وصی نہیں۔۔۔۔۔ اے ابن عباس علیؑ کی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کرنا اور انکا مددگار اور دوست نہ ہو جانا۔۔۔۔۔ اے ابن عباس اگر تم چاہتے ہو کہ تم اللہ سے اس حال میں ملاقات کرو کہ وہ تم سے راضی ہو تو تم علیؑ بن ابی طالبؓ کا طریقہ پکڑ لو، جس طرف وہ رغبت کریں تم ان کے ساتھ رغبت کرنا اور ان کی امامت پر راضی رہنا اور اس سے دشمنی کرنا جس سے وہ دشمنی کریں اور اس سے محبت کرنا جس سے وہ محبت کریں۔ اے ابن عباس، اس بات سے ڈرو کہ علیؑ کے بارے میں کسی شک میں داخل ہو جاؤ کیونکہ علیؑ میں شک یقیناً اللہ عزوجل کا کفر ہے۔ (البرہان - ج ۸ - ص ۳۹۹)

فوائد:-

1. سیدۃ فاطمہ زہراءؑ کے نور کے علاوہ معصومین کا نور معصوم انبیاء اور حجّتوں کی پیشانیوں میں منتقل ہوتا رہا۔ نور سیدۃ عرش الہی پر رہا۔ جب دشمنوں نے رسول اللہؐ کے بیٹوں کے چلے جانے پر طعنے دیئے تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو معراج پر بلا کر براہ راست نور سیدۃ عطا فرمایا۔ سیدۃ زہراءؑ کے اسمائے مبارکہ میں سے ایک اسم کوثر بھی ہے جس کا ذکر اس سورۃ میں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کو کوثر عطا فرمائی تو مولا علیؑ کو سلسبیل عطا فرمائی یعنی سیدۃ معصومہ زینبؑ اور سیدۃ معصومہ ام کلثومؑ۔
2. کوثر کی ذریت نے اللہ کی رضا کی خاطر ایسی نماز قائم کی اور ایسی قربانیاں دیں کہ ہر چیز دین الہی کی سر بلندی کیلئے قربان کر دی تو بے نیاز کو کسی تدبیر سے امام زین العابدینؑ کو بچانا پڑا اور کوثر کی ذریت طاہرہ کو اللہ نے قیامت تک قائم اور حاضر و ناظر بنا دیا۔ اور معصومین کے دشمنوں کو بے نسل بنا دیا۔ یہ حقیقت ہے جس کی قرآن میں بار بار تصدیق ہے کہ اہل بیت کے دشمن اپنے باپ کی نہیں بلکہ شیطان کی اولاد ہوتے ہیں۔
3. رسول اللہؐ کی حدیث حق ہے کہ مولا علیؑ سے بغض اور حسد رکھنے والا دوزخ کے عذاب سے ہرگز نہیں بچ سکتا چاہے وہ نبی ہو یا فرشتہ۔ اور علیؑ کے بارے میں شک کفر ہے مثلاً اس شک میں پڑ جانا کہ نماز میں ولایت علیؑ کی گواہی دیں یا نہ دیں؟ یعنی اس شخص نے حکم الہی اور سنت رسولؐ پر مجوسی پست ترین ملاں کے فتوے کو ترجیح دے کر اللہ عزوجل کا کفر کیا۔ یہی بغض علیؑ کی علامت قول رسولؐ میں بیان ہے۔



سورة الكافرون

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ۚ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبَادُونَ مَا أَعْبُدُ
 ۚ وَلَا أَنَا عَابِدٌ ۚ مَا عَبَدْتُمْ ۚ وَلَا أَنْتُمْ عِبَادُونَ مَا أَعْبُدُ ۚ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ
 دِينِ ۚ

کہہ دو اے کافرو! میں ان کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے۔ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔ (الکافرون - 1-6)

1. امام جعفر صادقؑ سے ایک شخص نے اس سورۃ کے بارے میں سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں بار بار ایک بات کے تکرار کی کیا حکمت ہے؟ امام نے فرمایا: اس کے نزول اور تکرار کا سبب یہ ہے کہ قریش نے رسول اللہؐ سے کہا: آپ ہمارے معبودوں (بتوں) کی ایک سال عبادت کریں اور ہم آپ کے معبود کی ایک سال عبادت کریں گے اور آپ ہمارے معبودوں کی ایک سال عبادت کریں اور ہم آپ کے معبود (اللہ) کی ایک سال عبادت کریں گے۔ تو اللہ نے ان کا جواب اسی طرح دیا جو انہوں نے کہا۔ تو اس بارے میں فرمایا جو انہوں نے کہا: تم ہمارے معبودوں کی ایک سال عبادت کرو ”کہہ دو اے کافرو! میں اس کی عبادت نہیں کرتا جن کی عبادت تم کرتے ہو“ اور اس بارے میں جو انہوں نے کہا: ہم تمہارے معبود کی ایک سال عبادت کریں گے ”اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں“ اور اس بارے میں جو انہوں نے کہا: تم ہمارے معبودوں کی ایک سال عبادت کرو ”اور نہ میں ان کی عبادت کرنے والا ہوں جن کی عبادت تم نے کی ہے“ اور اس بارے میں جو انہوں نے کہا: ہم تمہارے معبود کی ایک سال عبادت کریں گے ”اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے“ (البرہان - ج ۸ - ص ۴۰۹)

فوائد:-

1. بالکل اسی فرمان الہی کے تحت شیعہ مومنین اپنے دین اور عبادات میں شرک نہیں کرتے۔ شیعہ ولایت الہیہ میں شرک نہیں کرتے یعنی کسی غیر معصوم کو ولایت الہی میں شریک نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ معصوم جتوں کے علاوہ کسی کی اطاعت نہیں کرتے۔
2. حالانکہ اصولی مقصر علماء نے اپنی پوری کوشش کی ہے اور کر رہے ہیں کہ کسی طرح شیعہ اثنا عشری دین حق کو ختم کر کے اپنے ساتھ ملا کر ایک مرکب قسم کا دین بنا لیا جائے جس میں ولایت علیؑ کے ساتھ ساتھ ولایت ملا بھی شامل ہو۔ مگر اللہ کو یہ ہرگز منظور نہیں ہے۔ مجوسیوں کو انکا چوری کیا ہوا اصولی مذہب مبارک ہو اور شیعہ مومنین کو قرآن و سنت والا ولایت علیؑ کا دین حق مبارک ہو۔



سورة الفلق

قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝

وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں فلق کے رب کی ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے اور تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے اور گرہوں میں پھونکنے والوں کے شر سے اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے۔ (الفلق۔ 1-5)

1. ”کہہ دو میں پناہ مانگتا ہوں فلق کے رب کی“ فرمایا کہ فلق جہنم میں کنواں ہے جس کی گرمی کی شدت سے دوزخ والے بھی پناہ مانگتے ہیں۔ اس کنوئیں نے اللہ سے اجازت مانگی کہ ایک سانس بھرے (پھونک مارے) تو اسے اجازت ملی تو جہنم بھڑک اٹھا۔ اور اس کنوئیں میں ایک آگ کا صندوق ہے جس صندوق کی حرارت سے اس کنوئیں والے بھی پناہ مانگتے ہوں اور وہ تابوت ہے اور اس تابوت میں پہلوں میں سے چھ اور آخرین میں سے چھ ہیں پہلوں میں سے چھ یہ ہیں: آدم کا بیٹا جس نے اپنے بھائی کو قتل کیا اور نمرود جس نے ابرہیمؑ کو آگ میں ڈالا اور فرعون موسیٰ والا اور سامری جس نے نچھڑا بنایا اور وہ جس نے یہودیوں کو یہودی بنایا (یعنی جس نے عزیزؑ کو اللہ کا بیٹا کہلوایا) اور وہ جس نے نصاریٰ کو نصرانی بنایا (یعنی جس نے عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا کہلوایا) اور آخرین میں چھ یہ ہیں: ابن ملجم اور خارجیوں کا سردار اور انکے چار ساتھی۔ ”اور تاریکی کے شر سے جب وہ چھا جائے“ یعنی جو کنوئیں میں ڈالا جاتا ہے وہ اس گڑھے میں گر جاتا ہے۔ (البرہان۔ ج 8۔ ص ۴۳۸)

2. امام محمد باقرؑ نے فرمایا کہ بیشک حسد ایمان کو کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

(البرہان۔ ج 8۔ ص ۴۳۸)

فوائد:-

1. ازل سے اب تک جتنے ولایت علیؑ کے دشمن ہیں جنہوں نے لوگوں کو ولایت الہی سے گمراہ کر کے اپنی بادشاہی کا اعلان کیا وہ سب اس کنوئیں میں ہیں جن میں یزید، عمر و عاص، ابو موسیٰ اشعری اور آمنہؓ گو شہید کرنے والے سب شامل ہیں یعنی ہر دور، ہر ملک، ہر نسل سے ولایت علیؑ کے مخالفین کو اللہ اس کنوئیں میں پھینک کر فوراً اس کا ڈھکن بند کر دیتا ہے تاکہ باقی دوزخیوں کو اس کی حرارت سے تکلیف نہ ہو۔ کیونکہ وہ سب اس اندھے کنوئیں میں ڈھکے ہوئے ہیں اسی لئے ان سب کو ڈھکوا اینڈ برادرز کہا جاتا ہے۔ اور جنہوں نے ولایت علیؑ کی مخالفت کی بنیاد رکھی وہ اس کنوئیں کے اندر آگ کے تابوت میں بند گدھوں کی طرح چبختے ہیں۔

2. مجوسی مقصر ملاں ولایت علیؑ سے حسد کرتا ہے۔ اپنے نطنی فتاویٰ کو شائع کر کے کہتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اپنی ولایت کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ معصومینؑ کے فضائل سے حسد کی وجہ سے مجوسی ملاں کا ایمان لکڑی کی طرح جل کر راکھ بن چکا ہے۔



تکمیل

امام العصر والزمان عجل الله تعالیٰ فرجه الشریف کی عنایات کے صدقے اس کتاب کی تالیف نصف شعبان 1431 ہجری مکمل ہوئی۔ اس میں ولایت سے متعلق ایک ہزار ایک سو سے زیادہ آیات معصومین کی تفسیر کے ساتھ جمع کی گئی ہیں۔ تالیف میں تفسیر لقمی، تفسیر الصافی اور البرہان فی تفسیر القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے۔

منتظر قیام قائم

السید ابو محمد نقوی

syyed.naqvi@yahoo.com